توضیح مجید فی تنقیح کلام الحمید

سید علی ابن سید دلدار علی

۱۲۵۳ھ



بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب المربوبین الرحمن علی العالمین

جمیع شکر ثابت ہی واسطی خدا کی کہ مربی ہی مخلوقات کا رحمت کنندہ ہی اوپر عالمین کے

الرحیم علی المؤمنین تبارک الله احسن الخالقین

احسان کنندہ ہی اوپر مومنین کی بزرگ ہی خدا کہ بہتر خالقون کا ہے

الواحد الفرد الصمد الذی لم یکن له کفوا احد و

ایک ہی تنہا ہی سردار ہی ایسا کہ نہین ہی واسطی اوسکی مانند کوئی چیز اور

اعوذ به من شر حاسد اذا حسد ومن شر النفاثات فی

پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ اوسکی بدی حسد کنندہ سی وقتیکہ حسد کری اور بد زنان جادو کنندہ سی بیچ

العقد وصلی الله علی خیر خلقه محمد المبعوث علی

گرہ ہای رسیتو کی اور درود نازل کری اللہ اوپر بہتر مخلوق اپنی کی وہ محمد ہین کہ مرسل ہین اوپر

كافة الجن والبشر المؤيد من معجزة القرآن الذي هو كلام
سيع جن اور بشر کی ایسی کہ مدد کئی گئی مین معجزہ قرآن سے وہ قران کہ وہی کلام

خالق الاعز الاكبر واله الذين اذهب الله عنهم
دالکنندہ کا ہی کہ عزیز ہی کبیر ہی اور اوپر آل اونکی کی ایسی کہ دور کیا ہی اللہ نی اونسی

الرجس وطهرهم تطهيرا لاسيما على ابن عمه علي المرتضى
نال ابد کو اور پاک کیا ہی اونکو جو حق طہارت ہے خصوصًا اوپر پسر عم اونکی کی کہ وہ علی مرتضی ہین

الذي حبه جنة من نار اللظى وبغضه باعث الضلالة والهوى
سی کہ محبت اونکی سپر ہی آتش دوزخ سی اور عداوت اونکی موجب ہے واسطی گمراہی اور بلا کت کے

حل لغات

الحمد وہی ثنا کرنا ہی ساتھ نیکی کی بنا بر قصد تعظیم کی الرب لغت مین اوسکے کئی معنی
ہین ایک یہہ ہی کہ مالک کو کہتی مین ایک مدبر کنندہ کو اور بمعنی سید اور مربی
اور تمام کنندہ اور نعمت دہندہ اور صاحب کے ہین اور معنی الرحمن کی یہہ ہین جو تعالی
مہربان ہی خلق پر ساتھہ روزی دینی کی اور احسان کرنیکی اور نیکی کے اور معنی
الرحیم کی یہہ ہین خدا مومنون پر رحمت عظیم کرتا ہی اور معنی تبارك کی برکت کی ہین
اور منفعت کی اور عظمت کے اور وسعت رحمت کی اور کثرت نعمت کے
ہین اور معنی الواحد کی یکتا اور تنہا کی ہین کہ نہ فرزند رکھتا ہی نہ زوجہ اور نہ

الصَّمَدُ کی سید ہین کہ بتفوق سب سردارو نپر رکہتا ہو اور ایسا ہو کہ لوگ بیچ
حاجات اپنی کی التجا طرف اوسکے کرتی ہون اور بمعنی قصد آیا ہی اور بمعنے
مکان بلند آیا ہی اور بمعنی کُفُو کی نظیر اور مساوی کی ہین اور بمعنی عینا ہے
ہی اور نافع اور ہمزہ اور خلف نی بسکون فا اور ہمزہ پڑہا ہی اور حفص نے بضم فا
اور فتحہ واو پڑہا ہی اور باقیون نے ساتھہ ہمزہ اور ضمہ فاکی پڑہا ہی اور بمعنی حَاسِد
کی از روی زوال نعمت ہی اور بمعنے نَفَّاثَات کی زمان ساحرہ ہین کہ رشتے
مین گرہ باندہ کر اوسپر جادو کرتی ہین اور بمعنی رَجِس کے اعمال قبیحہ مین اور
او بمعنی گناہ کی اور وسوسہ شیطانی ائی ہین اور لَظٰی نام ہی نامہای جہنم
سی اور بمعنی هوا کے ہلاکت ہین اور خواہشونکی اور سوا اسکے اور بہی ہین
واسطی طول کی مذکور نہ ہوی اَمَّا بَعد از جملہ برکات عہد و اوان سلطنت
وابہت توامان سرو خواقین جہان ملاذ قیاصر زمان ملجای اکاسر دوران دارا
دربان سکندر غو شان خاقان سکندر حشمت و خدیو سلیمان شوکت قدر قدرت
فریدون عظمت باسط بساط امن و ہدایت مرکز آسمان وقار و عدالت اعلی
حضرت خورشید مرتبت اعنی السلطان الاعظم والخاقان الاکرم ابو الفتح
معین الدین سلطان عادل نوشیروان زمان محمد علی شاہ بادشاہ دوران
خلد اللہ ملکہ و سلطانہ و افاض علی العالمین برہ و احسانہ
ایک یہہ ہی کہ ہر گاہ بمصداق الولد سر لابیہ شاہزادہ آفاق گیر و ولیعہد عدیم النظیر شمس

شمس تابان فلک سلطنت و اقبال و قمر درخشان فضل و کمال در صدف عظمت و کامکاری
لعل بدخشان ابہت و نامداری نونہال بوستان الاد و دمانی سرو حدیقہ عالی خاندانی
ثمرہ شجرہ عظمت و سلطنت رافع لوای دین و دولت موسس اساس کیش و ملت حامی
دین خاتم الرسالت سلطان جم سپاہ و خاقان گیتی پناہ مروج مذہب ائمہ طاہرین
حامی دین ائمہ معصومین کز محیط اکرم گستری قطب فلک مسکین پروری مشکل کشائی
گرہ ہای کاربستگان دستگیر دستہای پژمردگان برق تیغ آتشبار اونکی واسطے
خرمن حیات معاندین کے سبب دخول دار البوار ہی اور ابدار حسام جانستان اونکی بہ
سرہای مخالفین ایک سبیل بجانب مسکین بیس القرار وہ شجاعت نژاد کہ اگر کوئی تیغ خلاف
میان سی کہیچی مثل بید برخود لرزنی لگی اور جو شخص کہ جارانہ عداوت در برکری صورت
موت اپنی اوسمین جلوہ گر پاوی ہیبت اوسکے سی لرزہ بر دلیران روم و زنگ ہے
اور فطانت اوسکی سی انگشت حیرت در دہان دانشوران فرنگ ہی واللہ درہ من قال

وہ یکتا ہی ہر یک فن و علم مین
مثل ہی شجاعت مین اور حلم مین

عدالت سی اوسکی ہی امن و امان
نہ لی خلق اب نام نوشیروان

عصافیر کی خوف و دہشت سی یان
لگاتا نہین باز بہی آشیان

جہان بکہواتا شہر مین دربدر
قلادہ بہ گردن پہرین شیر نر

زبردست غالب نہین زیر پر
کہ در تا ہی ہووے نہ زیر و زبر

نہین ہی کوئی ظلم آموختہ
کہ شاہین کی ہی چشم تا بدوختہ

شجاع جہان صفدر روزگار
ممالک ستان سرور نامدار

کری تو نگاہ دشمنی کر خیال — تو اقبال اوسکے سی ہووے پامال

رخ اوسکی سی نور سعادت عیان — جبین سی ہی نور شجاعت عیان

کہ ہی رعب و صولت سی جسکی ندا — قوی پشت دین رسول خدا

وللہ درّ من قال

ثریا پاوہی عالی ہمم ہے — سکندر پاسبان دارا حشم ہی

فلک تمثال اوسکا آستان ہی — کہ اوس در پر ملایک پاسبان ہی

شجاع و شیر افگن عدل گستر — شہ ضرغام صولت خلق پرور

حسام اوسکی جو میدان میں علم ہو — چمک سی برق عطارد کا قلم ہو

عجب کیا شیر ہو روبہ کا دمساز — مکان گنجشک کا ہو پنجہ باز

تعجب کچھ نہیں اسکا کہ ہووہ — بناوی باز کے گھر آشیانہ

ہی شہرہ چار سو عدل و کرم کا — ہی آوازہ ہر اک جانب حشم کا

نہیں مظلوم کو ظالم سی ڈر ہے — وہ منصف ہے کہ عالم بی خطر ہے

فصاحت ختم ہی عالی ہمم پر — بلاغت ختم ہی بحر کرم پر

ہی ادنا خوشہ چین سحبان وائل — کہ ہی خود ناطقہ تک اوسکا قائل

یہی دین نبی کا پاسبان ہے — محبت ال احمد سے کمان ہے

یہی ہی سالک راہ شریعت — یہی ہی رہ رو شرع و طریقت

اسی سی جلوہ گر دین متین ہے — منور اس سی بس شرع متین ہے

بدل ہی دوستدار آل عبا کا — محب ہی یہہ شہید کربلا کا

نہین تعریف کی طاقت بان کو نہین توصیف کی وسعت بیان کو
یہی ہردم دعای مومنین ہی بہہ مصروف دعا ہر ناکد ین ہیے
محمد شہ شہید کربلا ہو معاون مصطفی او مرتضے ہو

محی مراسم الشریعت الغرا مشید قوانین ملت بیضا السلطان ابن السلطان والخاقان ابن الخاقان اعنی ابو الظفر سپہر شکوہ ثریا جاہ صاحب عالم امجد علیخان بہادر دام اقبالہ لازالت رایات دولتہ مرتفعۃ ورؤس اعدائہ منکسورۃ ہموارہ ہمت والا نہمت انکی مصروف رواج دین ائمہ معصومین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین ہے لہذا اس ایام خجستہ انجام مین کہ سن ہزار دو صد و پنجاہ وسہ ہجری ہے اس خاکسار کو کہ زائرین ابن ابرعلی یعنی سید علی ابن فخر المجتہدین و قدوۃ المتکلمین سید دلدار علی ابن سید محمد معین النقوا علی اللہ فی فرادیس الجنان مقامہما ارشاد ہوا کہ قبل ازین تفسیر کلام اللہ کہ زبان اردو ہی ہند مین تالیف ہوئے اور سیزدہ جزو مرتب ہوکر بسبب بعضے موانع کی اتمام کو نہ پہنچی اس مدت کام مین اختتام کو پہنچا بنابرین دیباچہ اس تفسیر کو بنام نامی ملازمین مزین کرکی مشغول اتمام ہوا اور اس تفسیر کا توضیح مجید فی تنقیح کلام اللہ الحمید نام رکھا پوشیدہ نرہی کہ قبل از شروع مقصود ایک مقدمہ معرض بیان مین اتا ہے کہ مشتمل ہی او پر بیان اون احادیث کی کہ جنسی ترغیب قرات قران اور جاننا معنی فرقان کا معلوم ہوتا ہے چنانچہ طریقہ مخالف اور موالف سی مروی ہی کہ حضرت رسالت نے فرمایا ہے انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اہلبیتی ان تمسکتم

بهما لن تضلوا بعدی لن یفترقا حتی یردا علی الحوض

یعنی بدرستیکه مین درمیان تمهاری چهوڑتا هون دو چیز بزرگ کو ایک کتاب خدا ہی اور دوسرے اہلبیت میری ہر گاہ کہ تمسک کروگی تم ساتهہ اونکی ہر گز گمراہ نہوگی بعد میری اور وہ دونو ایک دوسری سی جدا نہونگی جبتک وارد ہون اوپر میری نزدیک حوض کوثر کی اور وجہ مقدم کرنی اس حدیث کے احادیث دیگر سی یہہ ہے کہ درصورت تاخر جای ایہام مخالفین تہی ہر گاہ کہ اون احادیث دیگر سی فضیلت قران ثابت ہوی پس کسواسطی حسبنا کتاب اللہ سی امامیہ منکر ہوتی ہین اور درصورت تقدم یہہ ایہام مدفوع ہوتا ہی بلکہ کفر خلیفہ ثانی اثبات کو پہنچتا ہی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ حسبنا سی انفکاک احدہما عن الآخر لازم آتا ہی اور حدیث ثقلین سی کہ متفق علیہ فریقین ہے تعذر افتراق اون دونو کا اور یہہ مستلزم تکذیب جناب نبوی ہی اور تکذیب تو تکذیب ان ہو الا وحی یوحی ہی اور تکذیب وحی تکذیب جناب اسی اور تکذیب خدا کفر ہی اور حدیث قدسیمین آیا ہی جو کوئی کہ تلاوت قران مشغول ہوا در عرض حاجت اپنی سی غفلت کری بہترین مند شاکرین اوسکو عطا کرتا ہون اور زمرہ صابرین اور حامدین مین نام اوسکا ثبت کرتا ہون اور حاجت اوسکی روا کرتا ہون اور عبداللہ ابن مسعود نے پیغمبر خدا سی روایت کی ہی کہ قران خوان احسان خدا کے طرف اوسکی جمیع بندگانکی دعوت کی ہی پس سزاوار ہی کہ خوان نعمت اوسکی سی بہرہ مند ہوا اور جتی الامکان فواید اوسکے سی فایدہ مند ہو اسواسطی کہ وہ ریسمان محکم ہی جو شخص کہ تمسک اوسی کری ہر گز رحمت واسعہ خدا سی محروم نہین ہوتا ہی

ہوتا ہی اور ایک نور ہی روشن کہ گمراہونکو بمنزل مقصود پہنچاتا ہی پس تلاوت اوسکی
کرو تا اینکہ حق تعالی بعوض ہر حرف کی دس حسنی تمہاری واسطی لکھی اور نہین کہتا ہون مین
کہ الم کی واسطی دس حسنی ہین بلکہ الف کی واسطی دس حسنی اور لام کی واسطی دس
حسنی اور میم کے واسطی دس حسنی ہین اور محمد ابن یعقوب کلینی نی رسول خدا سے
روایت کی ہی کہ جس شخص کو حقتعالے علم قران عطا کری اور وہ تصور کری کہ کسی
اور کو زیادہ اس سے عطا کیا ہی پس اوسنی تحقیر امر عظیم کی کی اور فرمایا ہی کہ ہر گاہ
کارہای دنیا تمپر مشکل ہون اور طریق معاش و معاد تمسی پوشیدہ ہو متوسل بقران ہو
تا حاجت دنیا و اخرت روا ہو اور لیث ابن سلیم جناب نبو صلی اللہ علیہ و الہ سی
نقل کیا ہی کہ اون حضرت نی فرمایا ہی کہ بتلاوت قران خانہ ہای اپنی کو روشن کرو اور
بترک تلاوت تاریک نکرو جسطرح سی کہ روشن یہود و نصاری کی ہی کہ نماز مساجد مین
ادا کرتی ہین اور مساکن اپنی کو معطل رکہتی ہین اور جو شخص کہ گہر مین کثرت سی تلاوت
قران کری خیر و برکت اوس گہر مین زیادہ ہوتی ہی اسواسطی کہ قران برخوردار کرتا ہی
اہل اپنی کو اور اسمان کو روشن جسطرح کہ ستارکان اسمان اہل زمین کو روشن
کرتی ہین اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی مروی ہے کہ ہر گاہ کوی
مسلمان مسکن اپنی مین تلاوت قران کرتا ہی درخشندگان اسمان اوسکو بیکد یگر
دکہلاتی ہین جسطرح سی کہ اہل دنیا ستارہ درخشندہ کو با یکد یگر دکہلاتی ہین اور فرماتے
کہ مین تعجب کرتا ہون اس امر سی کہ گہر مین قران ہو اور خدا تعالے شیاطین کو اوسی دور
نکری اور اون حضرت نی فرمایا ہی چاہئی کہ بندہ مومن نمری تا اینکہ قران کو سیکہی یا سیکہتی مین

اوسکی مرجای اور حسن دیلمی نے کتاب اپنی مین سو لخدا صلے اللہ علیہ و آلہ سے
نقل کیا ہی کہ تلاوت قران افضل ہی ذکر سی اور ذکر افضل ہی صدقہ سی اور صدقہ
افضل روزہ سی اور روزہ سپر ہی آتش دوزخ سی اور جناب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ سے
منقول ہی کہ خوانندہ قران بہر حرف کہ نماز مین پڑہتا ہی اگر استادہ ہی توسو
نیکیان لکھی جاتی ہین اور اگر بیٹھا ہوا ہی تو پچاس نیکیان اور اگر غیر نماز مین با
طہارت ہی پچیس نیکیان اور بی طہارت دس اور جناب امام حسین علیہ السلام
سی مروی ہے کہ جو شخص شبکو ختم قران کری تا وقت صبح ملایک اوسپر درود بہیجتی ہین
اور اوسکی واسطی استغفار اور اگر دنکو ختم قران کری وہ ملایک کہ نگہبان اوسکے
ہین تا شب اوسکی واسطی طلب امرزش کرتی ہین اور دعا اوسکی مستجاب ہے اور ثواب
ختم قران بہتر ہی اوس چیز سی کہ درمیان اسمان و زمین کی ہی اور ابی عبد اللہ
علیہ السلام سی مروی ہی کہ جو شخص ایک حرف کتاب خدا سی سنی واسطی اوسکے
ایک حسنہ لکہتی ہین اور ایک بدی اوسی محو کرتی ہین اور ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے
اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سی مروی ہی کہ جو شخص قران پڑہی گویا درمیان
دونو پہلو اوسکے کی پیغمبری جالی اور مرتبہ پیغمبر کو پہنچا ہی مگر یہہ کہ وحی نازل نہین
ہوی اور تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام مین مذکور ہی کہ والدین قاری کے روز قیامت
مین تاج سر پر رکھین گے کہ نور اوسکا دس ہزار برس کی راہ تک پہنچیگا اور دو حلی
پہناوینگے کہ قیمت اوسکی بیان مین نہین آسکتی اسواسطی کہ ادنا تار اوسکا مقابل
سو ہزار دینار کی ہی اور بادشاہی خلد کی نامہ مین لکہہ کر دست راست قاری مین

قاريمين دي كي اور اوس سي كهين كي كه قرآن پڑہتا ہوا اوپر چلا جا كه منزل تيري نزديك خدا كي سو كي جسوقت كه تو ختم كريكا اور رہگاه والدين اوسكي حلي اور تاج اپني ديكهين كي عوض كرين كي كه بار خدايا يهه شرف اور بزرگواري كس سبب سي همكو عطا كي كه كردار همارے مقتضي اس مرتبي نهي كرام الكاتبين جواب مين كهين كي كه يهه ثواب اوس چيز كا هي كه فرزند اپني كو تعليم قران كيا تها علقم ابن قيس ني روايت كي هي كه مين باواز خوش قران كو پڑہتا تها عبد الله مسعود ني مجهي طلب كيا اور كها كه باواز مليح قران كي تلاوت كر چند آيه پڑہي ميني كها اوسني كه اور پڑہ كه سني رسول خدا صلي الله عليه واله سي سنا هي كه باواز نيكو آرايش قران كي هي اور سنت هي كه قاري قران كو از روي مصحف پڑہي اگرچه حافظ هو تا اوسكو ثواب قراءت اور ثواب نظر كرنيكا حاصل هو چنانچه اسحق ابن عمار ني روايت كي هي كه امي عبد الله عليه السلام سي پوچها ميني يا ابن رسول الله صلي الله عليه واله مين حافظ قران هون تلاوت اوسكي از روي قران كرون يا از ظهر قلب فرمايا از روي مصحف كي نهين سنا تو ني كه قرانمين نظر كرنا عبادت هي اور حضرت صادق عليه السلام سي مروي هي كه تين چيز شكايت خداي عزوجل سي كرين كي ايك مسجد كه خراب هو گئي هوا اور اهل اوسكي اوسمين نماز نكرتي هون اور دوسري وه عالم كه درميان جهلا هوا اور وه اطاعت اوسكي نكرين اور تيسري مصحف كه گهر مين كها هوا اور گرد اوس پر بيٹهه گئي هوا اور كوئي اوسكي تلاوت نكرتا هوا اور سزاوار هي كه قاري مداومت تلاوت قران كري تا بسبب فراموشي قران روز قيامت حسرت اوسي حاصل نهو يعقوب احمر ني روايت كيا هي

کہ ابی عبداللہ علیہ السلام نے مجھسی فرمایا ہر گاہ کوئی شخص کسی سورہ کو فراموش کرے فردای
قیامت وہ سورہ بخوب ترین صورت اپنی تئین دکھلاوے اور کہی کی وہ صورت کہ سلام
الہی تجھپر ہو اور وہ شخص اوسی کہیگا کہ تو کون ہی کہ ساتھہ اس صورت زیبا اور زینت دلربا
کی آراستہ ہی وہ صورت کہی کی کہ مین وہ سورہ ہون کہ دنیا مین تلاوت کرتا تھا تو
اور بعد اسکی فراموش کیا تونے اگر ترک نکرتا تو یہہ درجہ عالی نام زد تیری ہوتا اوسوقت وہ
شخص تاسف کریگا اور اوسوقت وہ تاسف فایدہ نکریگا اور شک نہین کہ مقصود ذات
قران سے یاد کرنا معانی قرانکا ہی تا پیوستہ اوامر ونواہی اوسکے پر عمل کرے ابن عباس سے
منقول ہی جو شخص کہ قران پڑہی اور معانی اوسکے نجانے بمنزلہ اوس شخص کی ہی نجانے کہ
کیا کہتا ہی اور ہر گاہ کہ بمقتضاے قول حق تعالے واذا قرات القران فاستعذ با
للہ من الشیطان الرجیم حقوق قران سے یہہ ہی کہ قاری جسوقت قدم حرم حریم
قرا مین رکہی ابتدا باستعاذہ کرے لہذا قبل از شروع تفسیر سورہ فاتحہ اولا معانی
استعاذہ مین ایما اور اشارہ ہوتا ہی اعوذ باللہ یعنی طلب پناہ کرتا ہون مین ساتھہ
معبود یکتا اور خداوند بیہمتا کے من الشیطان الرجیم شر وسوسہ دیو سرکش سے
یا دور رحمت الہی سے اور ایسا وہ دیو سرکش کہ نکالا گیا جنت سے ساتھہ تیر لعنت کی یا نکالا
گیا طبقات آسمان سے اور معلوم کیا چاہیے کہ استعاذہ سبب رستگاری دنیا اور آخرت
ہی اور ایسی جگہہ سے ہی کہ جمیع انبیا بوسیلہ استعاذہ مقام قرب الہی کو پہنچی ہین اور
جمیع کفار پر غالب ہوئی ہین چنانچہ نوح علیہ السلام نے جسوقت کہا رب انی اعوذ
بک ان اسئلک ما لیس لی بہ علم حق تعالی سے نے اوسکی جواب مین فرمایا

فرمایا یا نوح اهبط بسلام منا وبرکات علیك بمقتضای اس فرمان کے
خلعت سلامتی اور برکت کا پہنایا اور ابراہیم خلیل اللہ صلوات اللہ علیہ نے
جسوقت کہ نمرود نی اونکو آتش مین ڈالا تہا کہا اعوذ باللہ خلقنی فهدانی
من شر ما عصاه حقتعالی نی اوسوقت مین آتش کو حکم کیا کہ یا نار کونی
بردا وسلاما علی ابراهیم بمقتضای قول اپنی اتخذ الله ابراهیم
خلیلا ابراہیم کو خلیل اپنا کیا اور جسوقت کہ یوسف صدیق نے حقتعالی سی مناجات
کی کہ معاذ الله ربی حقتعالی نی اونکو مکروہات زنان سی باز رکہا جسطرح سی کہ
حقتعالی آپ فرماتا ہی وکذلك لنصرف عنه السوء والفحشاء اور موسی
علیہ السلام نی حقتعالی سی مناجات کی کہ انی عذت بربی وربکم ان ترجمون
حقتعالی نی اونکی حق مین فرمایا وکلم الله موسی تکلیما اور جسوقت کہ مادر مریم
نی کہا انی اعیذها بك وذریتها من الشیطان الرجیم حقتعالی نی
مریم کو مادر اکبر پیغمبران کیا اور حق مریم مین فرمایا وتقبلها ربها بقبول حسن
اور مریم نی بھی جسوقت کہا انی اعوذ بالرحمن منك ان کنت تقیا حقتعالی نی
عیسی علیہ السلام کو اونکی بطن سی پیدا کیا اور بجہتہ دفع تہمت کے روح اللہ کو حکم کیا
کہ وقت تولد مین کہہ تو انی عبد الله اتانی الکتب وجعلنی نبیا وجعلنی
مبارکا اور جسوقت مین جناب خاتم الانبیا صلوات اللہ علیہ نی فرمایا کہ اعوذ بك
من همزات الشیاطین واعوذ بك رب ان یحضرون
حقتعالی نی اونکو بمقام قرب پہچایا اور اونکی حق مین فرمایا ثم دنی فتدلی

ہی اور رحیم سو جز رحمت کے تائید اس قول کی حدیث نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ ہی کہ خدا کی سو جز
رحمت کی ہین ایک جز رحمت کا دنیا مین بھیجا ہی اور ننانوی جز خزانہ احسان مین رکھتی ہین روز
قیامت مین سو جز تمام کر کی بندون پر انعام کریگا اور ایک حدیث مین ہی کہ مانند صحیح کے
حضرت امام جعفر صادق صلوات اللہ علیہ سی منقول ہی کہ اون حضرت نے تفسیر
بسم اللہ الرحمن الرحیم مین فرمایا ہی کہ مراد با سی بہا اور خوبیہای الہی ہی اور سین سے
سنا اور بلندی اور میم سی ملک اور سلطنت الہی اور بعضی روایت مین ہے کہ میم سی مجد
اور عظمت الہی ہی اور الف اللہ سی مراد آلاء و نعمای الہی اور لام سی لزوم اور وجوب محبت ائمہ
معصومین علیہم السلام ہی اور ہا سی ہوان اور خواری مخالفین محمد اور آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
ہی اور رحمن سی بخشندہ جمیع خلایق ہی اور رحیم سی بخشندہ مومنین ہی اور ایک حدیث مین
کہ مانند صحیح ہی وارد ہی کہ ایک شخص مجلس امیر المومنین علیہ السلام مین کہرا ہوا اور عرض
کی کہ یا امیر المومنین علیہ السلام معنی بسم اللہ الرحمن الرحیم سی مجہی آگاہ کیجی
حضرت نے فرمایا کہ اللہ بزرگترین اسماء الہی سی ہی اور یہہ ایسا اسم ہی کہ سوای حقتعالی
کی اور کسیکو نہین کہہ سکتی اور کسی نی بہی اپنی تئین ساتہہ اس نام کی مسمی نہین کیا ہی
اوس شخص نے عرض کی کہ اللہ کی کیا معنی ہین حضرت نی فرمایا کہ معنی اسکی یہہ ہین
کہ جمیع حوایج اور شداید مین ہر مخلوق پناہ طرف اللہ کے لاتا ہی جسوقت کہ امید اوسکی
جمیع خلایق سی منقطع ہوتی ہی بعد اسکی اونحضرت نے فرمایا کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ
و آلہ نی فرمایا ہی کہ جس شخص کو کوئی مہم پیش آوی اوسی ازروی اخلاص اور حضور قلب
بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہی حق سبحانہ و تعالی حاجت اوسکی دنیا مین بر لاتا ہے

برلاتا ہی یا ذخیرہ کرتا ہی مطلوب اوسکے کو تا روز قیامت مین اوسکو عطا کری اور وہ خیر

کہ نزدیک حق سبحانہ وتعالی کی ذخیرہ ہوتی ہی بہتر ہی اوس چیز سی کہ دنیا مین انکو ملی اور

بعضی کتب ادعیہ مین بملاحظہ حقیر آیا ہی کہ واسطی دفع شداید اور طلب حاجت کی بسم الله

اسطرحسی پڑھے کہ موضع خلوت مین روبقبلہ بیٹھی اور کسی سی بات نکری اور اول واخر صلوات

پڑہی اور ہزار مرتبہ کہی یَا مُغِیثُ اَغِثْنِی بِحَقِّ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا

صَاحِبَ الْمَرَایِ وَالْمُسْمَعِ اَغِثْنِی بِحَقِّ اٰلِ طٰهٰ ویٰسٓ اور بعد اسکی

سو مرتبہ کہی اِدْفَعِ الْعَظِیْمَ بِالْعَظِیْمِ وَاَنْتَ اَعْظَمُ مِنْ کُلِّ عَظِیْمٍ

پس وہ محنت ساتھ راحت کی مبدل ہو اور جواہر القران مین واسطی دفع وسوسہ اور محفوظ

رہنی تمام بلاؤن سی اور کشادگی کارونکی بسم الله کو ساتھ طریق مربع کی شرف اوقات

مین درج کری اسطرحسی کہ اوسکو معطر رکہی اور ہمیشہ باطہارت

الرحیم	الرحمن	الله	بسم
بسم	الله	الرحمن	الرحیم
الرحمن	الرحیم	بسم	الله
الله	بسم	الرحیم	الرحمن

رہی اور تجربہ حقیر مین بہی آیا ہی اور علمانی بابی بسم الله

مین دو احتمال لکہی ہین ایک یہہ ہی کہ بامعنی ملابست

اور مقارنت ہو اس صورت مین معنی اسکی یہہ ہونگی کہ ازروی میمنت اور تبرک کی

ابتدا ساتھ نام الہی کی کرتا ہون مین اسواسطی کہ جو کام مقرون بنام الہی نہو وہ

مبارک نہین ہوتا ہے اور دوسرا احتمال یہہ ہی کہ بمعنی استعانت کی ہو تا بندہ معلوم کرے

کہ کوی عمل اعمال خیر سی یا مطلق اعمال سی بغیر امداد اور استعانت اسم الہی بندسی صادر

نہین ہوتا ہی اور احادیث بی ائمہ معصومین صلواۃ الله علیہم اجمعین سے اس معنومین

وارد ہین اور بنا ان دو احتمال کی مسئلہ خلق اعمال پر ہے تفصیل اس اجمال کی یہہ

کہ ہر گاہ معتزلہ قایل اسکے ہوی ہین کہ بندہ اعمال اپنی مین مستقل ہی اور مطلقا خدا کو
دخل نہین ہی بنابر اسکی احتمال اول کو انہون نی اختیار کیا ہی اور اشاعرہ نی ہر گاہ
کہ افعال کو مخلوق حقتعالی جانا ہی احتمال ثانی کو اختیار کیا ہی اور ہر گاہ کہ اعتقاد
شیعہ یہہ ہی کہ یہہ دونو مذہب باطل ہین بلکہ افعال بندی سی صادر ہوتی ہین ولیکن بتوفیقات
الہی صدور اوسکا بندی سی ممکن نہین ہے لہذا احتمال ثانی ساتہہ مذہب انکی کی انسب ہے
اور یہی علمانی اختلاف کیا ہی کہ مراد اسم اللہ سی لفظ اللہ کی ہی یا مطلق اسمار الہی
ہی یا ین معنی کہ ذات الہی مراد ہوا ور اکثر اخبار اسپر دلالت رکہتی ہین کہ بندہ بسم اللہ سے
استعانت بذات الہی چاہتا ہی اور بعضی روایات سی معلوم ہوتا ہی کہ الفاظ اسمار الہی
بہی تاثیر رکہتی ہین بلکہ حروف اسما بہی خالی از تاثیرات نہین ہین چنانچہ سابق مذکور ہوا
کہ با سی مراد بہا اور حسن الہی اور سین سی سنا اور رفعت ہی اور چند اخبار وارد ہوے
ہین کہ ہر ایک حرف تہجی سی بہی ایک معنی رکہتی ہین چنانچہ تفسیر الف لام میم مین ذکر ہوگا
سُورَةُ فَاتِحَةِ الْكِتٰبِ مَكِّيَّةٌ اور بعضی کہتی ہین **مدنیّةٌ** اور بعضی کہتی ہین
کہ مکی اور مدنی ہی اور باتفاق آیات اسکے سات ہین ابن عباس سی مروی ہے کہ ہر چیز کی
ایک اصل ہی چنانچہ اصل دنیا مکہ ہی اور اصل سماوات آسمان ہفتم ہی اور اصل زمین زمین
ہفتم ہی اور اصل جنات بہشت عدن ہی اور اصل دوزخ درکہ ہفتم ہی اور اصل مخلوقات
آدم ہین اور اصل پیغمبران نوح ہین اور اصل نبی اسرائیل یعقوب ہین اور اصل کتب قرآن ہے
اور اصل سورہا فاتحہ الکتاب ہی اور اصل فاتحہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی جمیع علمار امامیہ
اور اکثر فقہار عامہ متفق ہین اس امر پر کہ بسم اللہ جزو سورہ فاتحہ ہی اور اخبار اس باب مین

باب مین دو نو فریقو نمین وارد هوی هین اور جمله اونهین اخبار مین سی ایک یهه هی که روایت
کی معاویه ابن عمار نی ابی عبد الله علیه السلام سی جسوقت که کهرا هوتمین طرف
نماز کی پس پرهونمین بسم الله الرحمن الرحیم کو بیچ سوره فاتحه کی فرمایا حضرت نی
که آری کهامینی پس جسوقت که پرهونمین فاتحة الکتاب کو تو پرهونمین بسم الله کو
ساتهه سورة کی فرمایا که نعم اور دوسرا یهه هی که روایت کی هی اوسکو محمد ابن مسلم
نی که سوال کیا مینی ابو عبد الله علیه السلام سی که سبع مثانی اور قران عظیم
بهی فاتحه هی فرمایا که هان عرض کیا مینی که بسم الله الرحمن الرحیم من جمله سبع
المثانی هی فرمایا که آری اور وه افضل انکی هی اور یهه دونو حدیثین صحیح
هین اور بنا بر طول کی اور اخبار اور احادیث اسباب مین مذکور نهوئین **حل اللغات**
اسم مشتق سمو سی هی اسواسطی که وهی اسم رفعت اور شعار مسمی کا هی اور نزدیک
کوفیین کی سمه سی مشتق هی اور اصل اوسی اسم کی وسم هی واو کو محذوف کیا او
همزه وصل اوسکی عوض لائی اور وجه نه کهنی بالله کی بجای بسم الله کی یهه هی
که برکت اور استعانت ساتهه ذکر کرنی اسم اوسکی کی هویا واسطی فرق کی
درمیان قسم کی که بالله اطلاق کرتی هین اور وجه عدم کتابت الف کی
بسم الله مین یهه هی که کثرت استعمال مین سهولت منظور هوتی هی
اور عوض اوسکی باکو وصل کردیا اور اصل الله کی الاله تهی پس حذف کیا گیا همزه اور
عوض اوسکی الف لام زیاده کیا الله مخصوص معبود بحق کو کهتی هین اور اله
اصل لغت مین کل معبود کو کهتی تهی بعد اسکی اطلاق اسکا معبود بحق مین

غالب ہوگیا اور یہہ مشتق الہ سے ہے بمعنی معبود کی اور الرّحمن الرّحیم یہہ دونوں اسم
ہیں کہ وضع کئی گئی ہیں واسطی مبالغہ کی اور مشتق رحم سے ہیں مثل غضبان
کی غضب سے ہے اور علیم کی علم سے اور معنی رحمت کی لغت میں رقت قلب کے
ہیں اور عطوفت کی اسطرح سے کہ تفضل اور احسانکو مقتضی ہو اور پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ والہ سے مروی ہے کہ سورہ فاتحہ شفای جمیع درد ہا ہی اور ابو سلمان
نی روایت کی ہی کہ ہمراہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی کسی جنگ کو گئی تہے
ہم کہ ناگاہ ہم میں سے ایک شخصکو صرع عارض ہوئی ایک صحابی نی سورہ
فاتحہ اوسکی کوش میں پڑہا وہ شخص اوٹہہ کہڑا ہوا اور صرع اوسی زایل ہوئی
اس قصہ کو بعرض حضرت پہچایا فرمایا کہ یہہ سورہ اصل قران اور شفا جمیع امراض اور درد ہا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
ابتدا کرتا ہوں ساتہہ نام خدا کے کہ رحمن ہی رحیم ہی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ
تمام شکر ثابت ہی واسطی خدا کی کہ پالنیوالا عالمونکا ہی رحمن ہی رحیم ہی مالک روز قیامت کا ہی

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ
تیری ہی عبادت کرتی ہیں ہم اور تجہی سی مدد چاہتی ہیں ہم ہدایت کر ہمکو راہ راست کو

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ
کہ راہ اون لوگونکی ہے کہ انعام کیا ہی تونی اوپر اونکی نہ راہ اون لوگونکی کہ غضب کیا گیا ہی اوپر اونکی اور نہ راہ گمراہوں

مسلم ابن حجاج نے صحیح اپنی مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت کی
فرمایا کہ حقتعالی فرماتا ہے کہ مینے سورہ فاتحہ کی قسمت کی ہے درمیان اپنی اور
بندونکی نصف اپنی واسطے اور نصف بندونکی واسطے ہرگاہ بندہ کہتا ہے
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ حقتعالی فرماتا ہے کہ بندے میرے نے ابتدا کے
ساتھہ نام میری کی مجکو واجب ہے کہ تمام کارہای دنیا اور آخرت کو سرانجام
کرونمین اور اوسکے مال مین برکت دونمین اور جسوقت کہ کہتا ہے اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ
رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے کہ بندے میرے نے ثنا وستایش
میری کی اور ہرگاہ کہ بندہ کہتا ہے اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ جانب خدا سے خطاب آتا ہے
کہ بندہ میرا ثنا وستایش میری کہتا ہے اور مدح میری ورد زبان کرتا ہے اور
ہرگاہ کہ بندہ کہتا ہے مٰلِكِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ حقتعالی فرماتا ہے کہ بندہ میرا
بزرگواری میری یاد کرتا ہے اور ہرگاہ کہ بندہ کہتا ہے اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَ
اِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ حقتعالی فرماتا ہے یہہ ہے درمیان میرے اور بندے میرے کے
اور یہہ وہ عہد ہے کہ روز الست مین اوسے لیا تہا مینے اور یہہ صفات کہ
مذکور ہوئے مخصوص میری ہین اور ہرگاہ بندہ کہتا ہے اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ
الۡمُسۡتَقِیۡمَ سے تا آخر سورہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے کہ یہہ صفات بندے میرے کے
ہین واجب ہے مجکو کہ مین اوسکو راہ راست پہچاؤن اور جمیع حاجات اوسکے
روا کرون توضیح معلوم کر تو کہ ہرگاہ بسم اللہ الرحمن الرحیم افتتاح ہے نام
منعم حقیقی ہے اور اعتراف ساتھہ الوہیت اوسکی کی اور یہہ باعث ہے مشغول

ہوئی ساتھہ حمد او رشکر اوسکی کی لہذا حق سبحانہ وتعالی نی بعد از بسم اللہ کے
طریقہ کیفیت حمد کو تعلیم بندگان کیا اور فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ یعنی ماہیت اور حقیقت
ثنا اور ستایش جمیل اور وصف جلیل کہ ازل سی ابد تک تہی اور رہی اور رہو کے
مخصوص اوس خدا کی ہی کہ موصوف بجمیع اسماء حسنی اور صفات کمال ہے
سعید ابن قماط نی فضل سی روایت کے کہ مینی ابی عبد اللہ علیہ السلام سی عرض
کی وہ دعا کہ مشتمل بہ جمیع مقاصد دارین ہو تعلیم فرمائی ارشاد کیا کہ حقتعالے
کی بلفظ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ستایش کر اور پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ سی مروی ہی جو امر
کہ اول اوسکا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نہو ابتر اور ضایع ہوتا ہی اور انجام کو نہین پہنچتا ہے
اور پہر اون حضرت سی منقول ہی کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ نصف میزان ہی اور اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ تمام میزان ہی یعنی ثواب اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ دو برابر ثواب سُبْحَانَ اللّٰهِ کی
ہی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ رسولخدا صلی اللہ
علیہ والہ نی فرمایا ہرگاہ کہ بندہ کہی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَمَا هُوَ اَهْلُهُ وَمُسْتَحِقُّهُ
ملایک لکہنی ثواب اوسکے سی عاجز ہوتی ہین جانب الہی سی خطاب آتا ہے
کہ وجہ نہ لکہنی ثواب اسکی کے کیا ہی ملایک عرض کرتی ہین کہ کیا جانتی ہین
ہم ثواب اس کلمہ کا کہ کس مرتبہ پر ہی حقتعالے امر فرماتا ہی کہ تم اس کلمہ کو لکہہ لو
مجہپر لازم ہی کہ ثواب اوس حمد کا کہ سزاوار میری ہی اوسکو عطا کرون اور بہی
اون حضرت سی منقول ہی جسوقت کہ حق سبحانہ وتعالے کوئی نعمت بندی کو
عطا کری اور مقابل اوسکے مین بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہی حقتعالی فرشتونسی خطاب

خطاب کرتا ہی دیکھو کہ مینی اوسکو ایک چیز حقیر عطا کی ہی اور اوسنی اوسکی مقابل
مین ایسا کلمہ زبان پر لایا کہ شامل جمیع حمد کی لازم ہی یہ کہ مین اوسکو نعمت غیر
متناہی عطا کرون اور ابو سعید نی ابی عبد اللہ علیہ السلام سی روایت کی کہ جو
شخص وقت صبح چار بار کہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ عہدہٗ نعمتِ شکر
اوس روز سی باہر آیا ہی اور ہر گاہ شب کو کہی عہدہ نعمت شکر ش[ب]
سی باہر آیا ہی منقول ہی کہ نوح علیہ السلام ہر گاہ کہ تناول طعام سی فارغ ہوتی
تہی کہتی تہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور اسیطرح سی بعد پانی پینی کے اور بعد جامہ پہنی
کی اور بعد سوار ہونی کی لہذا حق سبحانہ وتعالی نی اونکی حق مین فرمایا اِنَّہٗ
کَانَ عَبْدًا شَکُوْرًا اور معنی حمد کی ثنا کرنا ہی اوپر جمیل اختیاری کی نعمت سی ہو یا غیر
نعمت سی اور مدح ثنا کرنا ہی اوپر جمیل کی خواہ اختیاری ہو خواہ غیر اختیاری
اور الف لام اسمین جنس کا ہی اور بعض نی کہا ہی کہ استغراق کا ہی اور ہر کا
حمد بنا بر اوصاف جمیلہ اور صفات کمالیہ کی ہی لہذا حق سبحانہ وتعالی نی بعد حمد کے
بیان صفات کمال اپنی کا کرتا ہی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ یعنی حقیقت حمد کی مخصوص
اوس خدا کی ہی کہ پروردگار تمام عالم کا ہی ملایک اور منی جان اور انسان اور
سایر حیوانات سی وہب منبہ سی مروی ہی کہ حقتعالی نی اٹھارہ ہزار عالم پیدا کئی ہین
یہہ دنیا ایک اونمین سی ہی اور دہ سترہ ہزار مسکن روحانیات ہی اور عدد اونکی سوا
حقتعالی کے کوئی نہین جانتا ہی ابن کعب سی مروی ہی کہ اٹھارہ ہزار عالم سی
اٹھارہ ہزار ملایک ہین چار ہزار پانسی بطرف مشرق اور چار ہزار پانسی بطرف

منسوب اور چار ہزار پانسی بطرف جنوب اور چار ہزار پانسی بطرف شمال اور ہمراہ انکی
... ہین کہ عدد اونکی سوای خدا کی کوئی نہین جانتا اور حدیث مین وارد
ہوا ہی کہ جو کوئی سات بار کہی یا رَبِّ اور ایک روایت مین ہی پانچ مرتبہ جو دعا کہ
بعد اوسکی کری مستجاب ہوتی ہی اور بھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سی مروی
ہی کہ ہرگاہ بندہ مومن کہتا ہی یا رَبِّ حقتعالی فرماتا ہی کہ لبیک اور جسوقت کہ
بار دویم یا سیوم کہتا ہی یا رَبِّ جانب رب عزیز سی ندا آتی ہی جو چیز کہ چاہتا
مجھسی طلب کر تا مجھ در

تربیت پہچانا ایک شی کا ہی طرف کمال اوسکی بتدریج اور وصف رب حقتعالی
ساتھہ رب کی مبالغتہً ہی مثل عدل کی اور عالم نام اوس چیز کا ہی کہ معلوم کی جاوی
وہ چیز بسبب اوسکی اور مراد عالم سی کل وہ چیز ہی کہ جو سوای حقتعالی کی ہی جواہر
اور اعراض سی اور بعد اوسکی بیان صفات دیگر کا فرماتا ہی اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اور وجہ تکرار ان دونو اسم کی واسطی مبالغہ کی ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ ذکر کرنا
ان دونو اسم کا بسم اللہ مین بنظر اسکی ہی کہ بی مادہ اور مدت ممکنات کو اولاً پیدا
کیا اور بجہت اسکی سزاوار پرستش کا ہوا اور وجہ ذکر اونکی اس مقام مین اس جہت سی ہی
کہ باقی رکھنا ممکنات کا اجل مسمی تک اور اعادہ کرنا انکا آخرت مین واسطی جزا اور
سزا دینی کی منوط بید قدرت اوسکی ہی اور موید اس قول کا یہہ ہی کہ بعد ان دو صفت
کی فرماتا ہی کہ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ یعنی حقتعالی بادشاہ روز قیامت ہی کہ جمیع
بندگان کو جزا دیگا اسطرحسی کہ متقیون کو ثواب دیگا اور عاصیونکو عقاب

عقاب اور بادشاہی اوسکی اگرچہ شامل دنیا اور آخرت ہی لیکن تخصیص آخرت
سی بجہتہ تعظیم اوس روز کی ہی یا اس جہت سی کہ اوس روز کوئی دعوی بادشاہی
نکریگا اور یہہ آیہ دلیل تام ہی واسطی اثبات روز معاد کی اور امیدوار کرانیوالا بندونکا
ساتہہ ثواب کی اور ڈرانا انکا ساتہہ عقاب کی اور مالک کی معنی لغت مین
یہہ ہین کہ تصرف کرنی والا ہو اشیای مملوکہ مین جسطرحسی کہ چاہی اور یوم الدین
سی روز جزا مراد ہی جسطرحسی کہ عرب مین بولتی ہین کما تدین تدان اور معنی اسکی
یہہ ہین جسطرحسی جزا دیگا تو جزا دیا جاویگا تو اور بعضون نی کہا ہی کہ دین سی یہاں شریعت
اور بعضون نی کہا ہی کہ بمعنی طاعت ہی بنابران دو قول کی یوم الشریعت اور یوم
الطاعت ہو گا پس ہرگاہ بندی اس آیہ مین تامل کرین رجا اور خوف کو منظور نظر
رکہین اور روی دل کو بجانب حقتعالی متوجہ کرین اور راغب ساتہہ عبادت اوسکی
کی ہون اور بعد اسکی واسطی تعلیم پرستش کی فرماتا ہی اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ
اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ تیری ہی عبادت کرتی ہین ہم اور غیر تیری کو پرستش مین
شریک نہین کرتی ہین اسواسطی کہ غیر ترا سزاوار بندگی کی نہین ہی اور تجہی سی مدد
چاہتی ہین ہم جمیع حوایج اور مقاصد مین ابوطلحہ نی روایت کی ہی کہ مین ہمراہ
رسولخدا صلی اللہ علیہ والہ بعضی حروب مین تہا کہ کارحرب سخت اور کارزار گرم
ہوا جناب رسول صلی اللہ علیہ والہ نی سر مبارک اپنا جانب آسمان بلند کیا اور فرمایا
کہ یَا مَالِکَ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ دیکہتا
تہا مین کہ بدون محاربہ سر گرمی برتی تہی اور قطع کنندہ معلوم نہوتا تہا اور

اور کفار منہزم ہوی اور جب کہ حرب سے فراغت حاصل ہوئی اس سال کو پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ سے استفسار کیا فرمایا کہ ملائک اونکو قتل کرتی تھی اور
ایک روایت مین آیا ہے کہ جس وقت بندہ مومن کو کسی امر مین دشواری حاصل ہو
ان کلمات شریفہ کی مداومت کری سہولت اور آسانی اوسکی واسطے مہیا ہو اور ہر گاہ
کہ تخصیص عبادت کی اور استعانت کی حقتعالی سی باعث قبول حاجات ہی
لہذا اللہ اسکے حقتعالی نے فرمایا ہی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ جیسے
محدث نے ابو بریدہ سلمی سی کہ اصحاب جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ سی
ہی نقل کی ہی کہ صراط مستقیم طریقہ محمد اور آل محمد ہی اور حدیث مَثَلُ اَهْلِ بَيْتِي
كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ
وَهَوَى شاہد اس مطلب پر ہی کہ کتب فریقین مین مرقوم ہی اور مسلمات سی ہی
اور معنی اس حدیث کی یہہ ہین کہ مثل اہلبیت میری کی مانند کشتی نوح ہی جو کوئی
کہ سوار ہوا نجات پائی اور جسنے کہ تخلف کیا ہلاک ہوا اور مراد اہلبیت سی جناب
امیر اور فاطمہ اور حسنین ہین چنانچہ صاحب مشکات اور جامع الاصول نے
مسلم سی روایت کی ہی اور اوسنے سعد ابی وقاص سی ہر گاہ کہ آیہ مباہلہ
نازل ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے علی اور فاطمہ اور حسنین کو طلب
کیا اور کہا اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِي بار الہا یہہ ہین اہلبیت میرے
صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ راہ اون لوگون کی کہ انعام کیا ہی تونے
اوپر اونکی نعمت ہدایت کو اور طریق طاعت اپنی کو اور مراد اسسی انبیا اور

اور صدیقان اور شہدا اور صلحا ہین فخرالدین رازی نے تفسیر کبیر مین لکھا ہی
کہ یہہ آیہ دلالت کرتی ہی امامت ابوبکر کو اس دلیل سی کہ ہم نی ذکر کیا ہی
تقریر اِسکی اهْدِنَا الصِّرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ہی اور خدا نے
الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کو بیان کیا ہی ایہ دیگر مین کہ وہ ایہ یہہ ہی أُولَئِكَ
الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ
وَالصَّالِحِينَ یعنی وہ لوگ کہ جن پر انعام کیا ہی خدانی وہی نبیونسی اور صدیقو نسی
اور شہداؤنسی اور صالحونسی ہین اور شک نہین ہی کہ سردار صدیقونکی ابوبکر ہین
پس معنی اس آیہ کی یہہ ہوی کہ اللہ نی ہمکو حکم کیا ہی طلب کرنی ہدایت ابوبکر کو اور راہ
سایر صدیقونکی اور اگر ابوبکر ظالم ہوتی اقتدا کرنا اونسی درست نہوتا پس ثابت ہوا ذکر
ماسبق سی کہ دلالت اس ایہ کی بامامت ابی بکر ہی انتہی جناب والد ماجد علیین مکان
نی در رد کلام اوسکی کتاب عماد الاسلام مین فرمایا ہی یہہ استدلال ایسا ہے
کہ عورت غم فرزند مین بنس دی اس واسطی کہ بتواتر فریقین مین ثابت ہوا ہی کہ علی
ابن ابیطالب علیہ السلام صدیق اس امت کی ہین چنانچہ دلالت کرتا ہی قول
رسولخدا صلی اللہ علیہ و الہ کا تحقیق کہ صدیق اکبر ایمان لائی قبل ایمان ابی بکر کی
اور اسلام لائی قبل اسلام اوسکی اور مثل قول جناب امیر علیہ السلام کی حق
عثما مین کہ بہتر ہون تجسی اور اون دونوسی عبادت کی مینی قبل اذن دونوکے
اور بعد اونکی اور قول اونحضرت کا ہی کہ مین اول ایمان لانی والونسی اور عابدون
سی ہون اور مثل اسکی اقوال بہت ہین اور تحقیق کی کہ گذرا ماسبق مین عدم

عدم ایمان ابی بکر کا انکا کلیہ یہ جاہی اینکہ صدیق ہووی **مولف کہتا ہی**
ہرگاہ کہ وہ امور کہ دلالت بر عدم ایمان ابی بکر کہتی ہین اور جناب والد ماجد نے
ذکر اونکا کیا ہی اس موضع مین مذکور کرنا اونکا باعث طول کا ہوتا ہی لہذا کلمہ چند
کہ خاطر مین تہی بنا بر عدم ایمان ابی بکر بیان کیے جاتی ہین کہ حقتعالی قران مین فرماتا ہے
وَيَقُولُونَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِنْهُمْ
مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَمَا أُولَئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ یعنی کہتی ہین کہ ایمان
لائی ہم ساتہہ خدا کی اور رسول کی اور اطاعت اونکی کرتی ہین ہم بعد اسکی
تولی اور اعراض کرتی ہین ایک گروہ اونمین سی بعد کہنی اس قول کی اور نہین
ہین یہہ لوگ مومن پس بنا بر اس آیہ کی جو شخص کہ تولی اور اعراض قبول امر حضرت
نبوی صلی اللہ علیہ والہ سی کری یقیناً کافر ہی اور تولی اور اعراض خلفای
ثلثہ کا تخلف جیش اسامہ سی فریقین مین ثابت ہی اور اسیطرح سی قول خلیفہ
ثانی سی کہ وہ حسبنا کتاب اللہ ہی چنانچہ سابق حدیث ثقلین مین مذکور ہوا اور
حقتعالی فرماتا ہی وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا اس آیہ سی ثابت ہوتا ہی کہ ایذای رسول
کفر ہی اور ایذای جناب فاطمہ صلواۃ اللہ علیہا بنا بر حدیث متفق علیہ فریقین
اَلْفَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّي مَنْ آذَاهَا فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ
آذَى اللَّهَ وَمَنْ آذَى اللَّهَ فَقَدْ كَفَرَ ایذای جناب نبوی صلی اللہ علیہ والہ سے
اور ایذای جناب فاطمہ لم تتکلم حتی ماتت سی کہ درباب غصب فدک وارد ہے

روہی کالشمس فی رابعۃ النہار منجلی اور روشن ہی اور یہی مدای جناب
نبوی صلی اللہ علیہ والہ کلمہ لیہجر سی ثابت ہوتی ہی اور بمقتضاے قول حق تعالے
وَمَنْ يُشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ اور بہم نظر
بقول حقتعالے وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى
وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَ
سَآءَتْ مَصِيْرًا جو شخص کہ مناقشہ اور معارضہ کرے جناب نبوی صلی اللہ علیہ
والہ سے کافر ہی اور ثبوت مناقشہ حدیث دوات وقرطاس سی ظاہر ہوتا ہے
اور بمقتضاے اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى کی کلمہ لیہجر در حقیقت نسبت ہزیان بجناب
باری ہی اور بمقتضاے قول حقتعالے فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ
اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً حلت متعہ ثابت ہوتی ہی پس فرمانا خلیفہ ثانی کا
مُتْعَتَانِ كَانَتَا مُحَلَّلَتَيْنِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَنَا اُحَرِّمُهُمَا
مُتْعَةُ النِّسَاءِ وَمُتْعَةُ الْحَجِّ یعنی دو متعہ تھی حلال کی گئی عہد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ میں اور میں حرام کرتا ہوں اون دونو کو ایک متعہ نساے
اور ایک متعہ حج ہی یہہ خلاف حکم خدا ہی بمقتضاے مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ
اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ خلاف کرنا حکم خدا سی کفر ہی اور یہہ
خلاف اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ نافرمانی خدا و رسول عمل میں لانے
اور نافرمانی خدا و رسول کی کفر ہی اور علاوہ اسکے اَنَا اُحَرِّمُهُمَا سی معلوم
ہوتا ہی کہ محرم جناب خلیفہ ثانی ہیں اور یہہ در حقیقت مقتضی اشتراک خلیفہ

ثانی ہی کارخانہ خدای مین اسواسطی کہ بنا براِن اَلحُکمُ اِلّاَ لِلّٰہِ کی سوای خدا کوی
حاکم حلال و حرام نہین ہوسکتا اور محرّم اور محلل ہونا یہہ مخصوص ذات کبریائے
ہی پس درحقیقت خلیفہ ثانی درپردہ دعوی خدای کرتی تہی اور یہہ کفر ہی
متوہم نہ ہو کہ بعضی ان ادلہ سی کفر خلیفہ ثانی ثابت ہوتا ہی اور یہہ خلاف
اوس خبر کی ہی کہ اول مین مذکور ہوا اسواسطی کہ کوئی اسکا قایل نہین ہوا ہی کہ خلیفہ
ثانی منسوب بہ کفر ہون اور خلیفہ اول نہون پس درحقیقت اثبات کفر خلیفہ ثانی
اثبات کفر خلیفہ اول ہی طبری اور بلاذری نی روایت کی ہی کہ ابوبکر بعد از بیعت لینی
کی منبر پر گیا اور کہا کہ اَقِیلُونِی فَلَستُ بِخَیرِکُم وَعَلِیٌّ فِیکُم یعنی بیعت
اور خلافت میری سی دست بردار ہو مین بہتر تم سی نہین ہون حال آنکہ علی
درمیان تمہاری ہی اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نی اکثر خطبو مین فرمایا
کہ نہایت امور عجیبہ سی ہی کہ ابوبکر حالت حیات مین طلب اقالہ بیعت سی
کرتا تہا اور اظہار ندامت و پشیمانی پس اسی معلوم ہوتا ہی کہ بزور اور بہ غلبہ
اون نی خلافت کو لیا تہا پس یہہ درحقیقت بنا بر آیہ مباہلہ کی کہ علی علیہ السلام کو
حقتعالی نی بہ نفس پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ تعبیر کیا ہی غصب ریاست نبوی
صلی اللہ علیہ والہ ہی اور یہہ کفر ہی اور بعد کلام سابق کی جناب والد علیین مکان
نی فرمایا ہی کہ اگر اسطرحکا صحیح ہووی استدلال پس سزاوار ہی کہ قول حقتعالی
صِرَاطَ الَّذِینَ اَنعَمتَ عَلَیهِم دلیل ہووی اوپر صحت امامت علی
ابن ابیطالب علیہ السلام کی نکہ امامت ابی بکر کی اسواسطی کہ بنا بر قول پیغمبر خدا

خدا صلی اللہ علیہ والہ کی کہ علی ابن ابیطالب علیہ السلام صدیق اکبر ہین اور نازل
کرتا ہی اسکو قول خدا کا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ
نِعْمَتِیْ یعنی اج کی دن کامل کیا ہمنی واسطی تمہاری دین تمہاری کو اور تمام کیا
ہمنی اوپر تمہاری نعمت اپنی کو روایت کی ہی جمہور سنیون نی ابو سعید خدری سے
کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ نی غدیر خم مین طلب کیا لوگون کو واسطی بیعت سے علی
علیہ السلام کی اور حکم کیا کہ نیچی درختون کی جاروب کرو خار و خاشاک سی پس
جاروب کیا لوگون نی اور بلایا علی علیہ السلام کو پس لیا ہاتھ حضرت امیر
علیہ السلام کا اور بلند کیا تا اینکہ دیکھا لوگون نی سفیدی لباس زیر بغل
رسول صلی اللہ علیہ والہ اور علی علیہ السلام کو بعد اسکی ابھی لوگ متفرق نہوے
تھی کہ یہہ آیہ نازل ہوی اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ پس جناب نبوی صلی اللہ
علیہ والہ نی فرمایا اللہ اکبر اوپر کامل کرنی دین کی اور تمام کرنی نعمت کی
اور راضی ہونی رب کی ساتھہ رسالت میری اور ولایت علی ابن ابیطالب علیہ
السلام کی بعد میری پھر بعد اسکی حضرت نی فرمایا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ
فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْ مَنْ
نَصَرَہُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہُ یعنی مین جس شخص کا مولا ہون پس علی
اوسکے مولا ہین خداوندا دوستی کر اوس شخص سی کہ جو دوستی کری علی ابن
ابیطالب علیہ السلام اور نصرت کر ناصر اوسکی کی اور ذلیل کر اوس شخص کو
اور دشمنی کر اوس شخص سی کہ دشمنی کری علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے
کہ جو ذلیل کری اونکو بنا بر اسکی مراد ساتھہ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ

کی صراط شیعہ امامیہ ہی کہ انعام کیا ہی اوپر اونکی امامت علی ابن ابیطالب
علیہ السلام اور اولاد طاہرین علیہم السلام کی غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ
یعنی نہ طریق اون لوگون کی کہ غضب واقع ہوا ہی اوپر اونکی اور یہہ جماعت جہود ہی
کہ بسبب عناد اور طغیان اور قتل انبیا اور تحریف توریت حقتعالی نی ان پر غضب
کیا اور انکی حق مین فرمایا وغضب اللہ علیہم ولعنہم وَلَا الضَّآلِّیْنَ
اور نہ راہ اوس جماعت کی کہ گمراہ ہوی ہین طریق حق سی مراد ان سی ترسایان ہین
کہ عیسی کو خدا کہتی تہی اور محمد صلی اللہ علیہ والہ کا اعتقاد نہ لائی ایک روایت مین
وارد ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ والہ نی وادی القرا مین جہودان و ترسایان سی
محاربہ کیا ایک صحابی نی رسولخدا صلی اللہ علیہ والہ سی استفسار کیا
کہ یہہ کون ہین کہ تمہارے ساتہہ محاربہ کرتی ہین فرمایا کہ یہہ مغضوب علیہم ہین
بعد اوسکی حق ترسایان مین پوچہا کہ یہہ کون ہین فرمایا کہ یہہ والضالون ہین
اِعْلَمْ اَیَّدَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّہٗ قَدْ وَرَدَ عَنْ طَرِیْقِ الْعَامَّۃِ وَ
الْخَاصَّۃِ اَلْخَبَرُ الْمَاثُوْرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
قَالَ قَالَ لِیْ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ صَلَوٰتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ
اَرْبَاعًا رُبْعٌ فِیْنَا وَرُبْعٌ فِیْ عَدُوِّنَا وَرُبْعٌ سُنَنٌ وَاَمْثَالٌ
وَرُبْعٌ فَرَایِضُ وَاَحْکَامٌ وَلَنَا کَرَایِمُ الْقُرْاٰنِ وَکَرَایِمُ الْقُرْاٰنِ

القرآن محاسنه واحسنه لقوله تعالى الذين يستمعون
القول فيتبعون احسنه والقول هو القرآن ويؤيد هذا
ما رواه الشيخ ابو جعفر الطوسي باسناده الى الفضل
بن شاذان عن داؤد بن كثير قال قلت لابي عبد الله
عليه السلام انتم الصلوة في كتاب الله عز وجل وانتم الزكوة
وانتم الحج فقال يا داؤد نحن الصلوة في كتاب الله عز وجل
ونحن الزكوة ونحن الصيام ونحن الحج ونحن الشهر الحرام
ونحن البلد الحرام ونحن كعبة الله ونحن قبلة الله ونحن
وجه الله قال الله تعالى فاينما تولوا فثم وجه الله ونحن الآيات
ونحن البينات وعدونا في كتاب الله عز وجل الفحشاء والمنكر
والبغي والخمر والميسر والانصاب والازلام والاصنام
والاوثان والجبت والطاغوت والميتة والدم ولحم الخنزير

يا داؤد إن الله خلقنا فأكرم خلقنا وفضلنا وجعلنا أمناءه وحفظته وخزانه على ما في السموات وما في الأرض وجعل لنا أضداداً وأعداء فسمانا في كتابه وكنى عن أسمائنا بأحسن الأسماء وأحبها إليه تكنية عن العدد وسمى أضدادنا وأعداءنا في كتابه وكنى عن أسمائهم وضرب لهم الأمثال في كتابه في أبغض الأسماء إليه وإلى عباده المتقين

ويؤيده هذا ما رواه أيضاً عن الفضل بن شاذان بإسناده عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال نحن أصل كل خير ومن فروعنا كل بر ومن البر التوحيد والصلوة والصيام وكظم الغيظ والعفو عن المسيء ورحمة الفقير وتعاهد الجار والإقرار بالفضل لأهله وعدونا أصل كل شر ومن فروعهم كل قبيح وفاحشة فمنهم الكذب والنميمة

وَالنَّمِيمَةُ وَالْبُخْلُ وَالْقَطِيعَةُ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ بِغَيْرِ حَقِّهِ وَتَعَدِّي الْحُدُودِ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرُكُوبُ الْفَوَاحِشِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ مِنَ الزِّنَا وَالسَّرِقَةِ وَكُلُّ مَا وَافَقَ ذَلِكَ مِنَ الْقَبِيحِ وَكَذَبَ مَنْ قَالَ إِنَّهُ مَعَنَا وَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِفَرْعِ غَيْرِنَا وَمِنْ ذَلِكَ مَا ذَكَرَهُ الشَّيْخُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ بَابَوَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فِي كِتَابِ الْاِعْتِقَادِ وَذَكَرَ شَيْئاً مِنْ تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ فَقَالَ قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَا مِنْ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ أَوَّلُهَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِلَّا وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَمِيرُهَا وَقَائِدُهَا وَشَرِيفُهَا وَأَوَّلُهَا وَمَا مِنْ آيَةٍ تَسُوقُ إِلَى الْجَنَّةِ إِلَّا فِي النَّبِيِّ وَالْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَأَشْيَاعِهِمْ وَأَتْبَاعِهِمْ وَمَا مِنْ آيَةٍ تَسُوقُ إِلَى النَّارِ إِلَّا وَهِيَ فِي أَعْدَائِهِمْ وَالْمُخَالِفِينَ لَهُمْ وَإِنْ كَانَتِ الْآيَاتُ فِي ذِكْرِ الْأَوَّلِينَ

فما كان منها من خير فهو جار في اهل الخير وما كان

منها من شر فهو جار في اهل الشر وليس في الاخيار

خير من النبي صلى الله عليه واله ولا في الاوصياء افضل

من اوصيائه ولا في الامم افضل من هذه الامة و

هي شيعة اهل البيت عليهم السلام في الحقيقة دون

غيرهم ولا في الاشرار شر من اعدائهم والمخالفين لهم

يهه حديث كتاب تاويل ايات الظاهره مين مذكور هي من شاء فليرجع اليه
اور ترجمه اسكا يهه هي مدد كري تيري الله بدرستيكه طريق سني وشيعه سي وارد
كه عبد الله ابن عباس رضي الله عنه ني جناب امير المومنين سي روايت كي هي
كه قران نازل هوا هي چار حصي پر جو تهاي حصه هماري حقمين اور جو تهاي حصه همارے
دشمنوں كي مذمت مين اور جو تهاي حصه مستحبات و امثال مين هي اور جو تهاے
فرائض اور احكام مين اور واسطي هماري كرايم قران هي اور كرايم قران محاسن
اسكا اور احسن اسكا هي اور اسي واسطي حقتعالى ني كها هي الذين
يستمعون القول فيتبعون احسنه يعني وه لوك كه سنتي هين قول
كو پس پيروي كرتي هين احسن قولكي اور مراد قول سي قران هي اور تائيد مين اسكي

اسکی وہ خبر ہی کہ شیخ ابوجعفر طوسی بہ اسناد خود فضل ابن شاذان سی اور اونی
داؤد ابن کثیر سی روایت کی ہی کہ کہا مینی ابی عبد اللہ علیہ السلام سی کہتم صلوٰہ
ہو جس موضع قرآن مین کہ وارد ہوا ہی اور تم زکوٰۃ ہو اور تم حج ہو یس حضرت نی فرمایا
کہ ای داؤد کتاب خدا مین ہمکو صلوٰۃ کیا ہی اور اسیطرحسی زکوٰۃ اور صیام
ہی اور ہمکو حج شمار کیا ہی اور ہمکو شہر حرام اور بلد الحرام اور کعبۃ اللہ اور قبلۃ اللہ
اور وجہ اللہ شمار کیا ہی چنانچہ حقتعالے فرما ہی فاینما تولوا فثم وجہ اللہ یعنی
جہان کہین کہ منہہ پہیر و تم پس وہان وجہ اللہ ہی اور ہم آیات اور بینات ہین اور
دشمن ہمارا کتاب خدا مین بلفظ فحشا اور منکر اور بغی اور خمر اور میسر اور انصاب
اور ازلام اور اصنام اور اوثان اور جبت اور طاغوت اور میتہ اور دم اور لحم الخنزیر
وارد ہی ای داؤد تحقیق خدا نی خلق کیا ہمکو پس بزرگ کیا خلقت ہماریکو اور
فضیلت دی ہمکو اور کردانا ہمکو امین اپنا اور نگہبان اپنا اور خزینہ دار اپنا
اوس چیز پر کہ جو بیچ آسمانونکی ہی اور جو چیز کہ بیچ زمین کی ہی اور کردانا ہی
واسطی ہماری ضدونکو اور دشمنونکو پس نام رکہا ہی ہمارا کتاب اپنی مین او
کنایہ ساتہہ احسن نامونکی اور دوسترین اسماکی کیا ہی بروجہ کنایہ عدوسی
اور ہماری دشمنونکا نام رکہا ہی کتاب اپنی مین اور کنایہ اونکی اسماسی مبغوض
ترین اسما کیا ہی اور مولف کہتا ہی معنی فحشا کی گناہ اور بدی کی ہین اور
معنی منکر کی حرام اور قبیح کی ہین اور معنی بغی کی فساد کی ہین اور معنی خمر کی
شراب کی ہین اور معنی میسر قمار کی ہین اور معنی انصاب کی وہ حیوانات ہین

که جو ذبح کی ہوں واسطی اصنام وغیرہ کی اور معنی ازلام کی تیرونکی ہین اور تفصیل
اسکے آئندہ مذکور ہوگی اور معنی اصنام کی اور اوثان کی واحد ہین اور معنی
جبت اور طاغوت کی وہ معبود ہی کہ جو سوای خدا کی ہی اور تائید کرتی ہی وہ
روایت کہ روایت کیا ہی اوسنی فضل ابن شاذان سی کہ ابی عبد اللہ
علیہ السلام نی فرمایا کہ ہم اصل ہین ہر خیر کی اور جو ہر اور نیکی ہی ہماری فروع سی ہے
از انجملہ توحید ہی اور صلوۃ ہی اور صیام ہی اور فرو بردن غضب ہی اور عفو کرنا
گنہکار سی ہی اور رحمت کرنا فقیر پر ہی اور مدارات ہمسایہ ہی اور اقرار فضیلت
فضلا ہی اور عدو ہمارا اصل ہر شر ہے اور فروع اوسکی سی کل بدیان ہین از انجملہ
کذب ہی اور بدگوئی اور بخل اور قطع رحم اور کہانا سود کا اور کہانا مال یتیم کا بغیر
حق کی اور تجاوز کرنا حدود ماموره خدا سی اور مرتکب ہونا فواحش ظاہرہ اور باطنہ
کا از انجملہ سرقہ ہی اور زنا ہی اور جو چیز کہ ازین قبیل ہو اور جہوٹا ہی وہ شخص کہ کہی
بدرستیکہ وہ ہماری ساتہہ ہی در حالیکہ متعلق ہو وی ساتہہ فرع غیر ہماری کی
اور اسی مویدات سی وہ خبر ہی کہ ذکر کیا ہی اوسکو شیخ ابو جعفر محمد ابن بابویہ رحمتہ
اللہ علیہ نی بیچ کتاب اعتقادات کی اور ذکر کیا ہی بعضی تاویلات قرآنسی
پس کہا ہی کہ جناب صادق علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ نہین ہی کوئی آیہ قرآن مین کہ
اول اوسکا یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ہو مگر یہہ کہ علی ابن ابیطالب امیر اوسکے
ہین اور قاید اوسکی ہین اور شریف اوسکی ہین اور اول اوسکی ہین اور نہین ہی
کوئی آیہ کہ لیجاتی ہی طرف جنت کی مگر یہہ کہ حق بیچ ائمہ علیہم السلام اور پیروان

بہ روان اونکی مین وارد ہی اور نہین ہی کوئی ایہ کہ لیجاتی ہی طرف نار کی مگر یہہ کہ وہ حق
عدا و مخالفین اونکی مین وارد ہی اور اکثر مین وہ آیات ہیچ ذکر اوہین کی پس وہ آیہ
منبع خیر کی وارد ہی پس وہ جاری ہی اہل خیر مین اور جو آیہ کہ شر سی ہی پس وہ
جاری اہل شر مین ہی اور نہین ہی اخیار مین کوئی بہتر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ سی
اور نہین ہی کوئی اوصیا مین افضل اوصیای نبی سے اور نہ امتو مین کوئی افضل ہی
اس امت سی اور وہ درحقیقت شیعہ اہلبیت علیہم السلام ہین اور نہیچ اشرار کی
کوئی اشر ہی اعدا و مخالفین اہلبیت سی انتہی ترجمتہا اور ہر گاہ اس حدیث سی معلوم
ہوتا ہی کہ کلام الہی مین جو اسماکہ احسن ہین اور حبیب تر ہین بطرف خدا از روی عدد اور
حساب کنایہ اسمای چہاردہ معصوم سی ہی اور جو اسماکہ بد ہین اور بغض ترین اسما
ہین بطرف خدا پس وہ کنایہ اسمای مخالفین اور اعدا ہماری سی ہی چنانچہ تفصیل
اس اجمال کی یہہ ہی مثلاً زبر لفظ الزکوۃ سی اسم محمد و وصیہ علی
الہادی واولادہما ہویدا ہوتا ہے اور زبر اوس حرف کو کہتی ہین کہ اول حرف
ہو حروف تہجی سی خواہ وہ حرف دو حرفی ہو خواہ سہ حرفی ہو مثل با کی اور الف کی
بنا بر اسکی زبر حرف الزکوۃ کو حروف اول سی حساب کری اور اعداد اوسکی جمع
کری پس وہ اعداد اور اعداد محمد و وصیہ علی الہادی برابر ہوتی ہین اور زبر الشہر
الحرام سی المصطفی الزکی والائمۃ مطابق ہوتی ہین اور اسیطرح
زبر کعبۃ اللہ سی محمد وعلی وابناوہما الہادون بالحق مطابق
ہوتی ہین اور زبر الایات سی النبی وعلی واولادہما

واولادهما الاوصیاء اول صورت یہ تھی اور صورت دوم یہ ہے
کہ بینات لفظ البینات سے محمد وعلی وابناوهما ہویدا ہوتا ہے
اور سوم مجموع زبر اور بینات لفظ الصیام سے محمد الزکی ونایبہ علی
الهادی واولادهما اور مجموع زبر و بینات وجہ الله سے احمد و
علی وابناوهما الهدی چہارم زبر الصلوة سے محمد النبی
ووصیہ علی الهادی واولادهما اور بینات الصلوة سے محمد
والہ الازکیاء ہویدا ہوتا ہے اور پنجم زبر قبلة الله سے المصطفی
نبی الله وعلی واولادهما اور مجموع زبر اور بینات قبلة الله
سے محمد حبیب الله والائمة الاطهار اور ششم بینات الحج
سے محمد الزکی والہ اور مجموع بینات اور زبر الحج سے محمد
وهو النبی والہ اور ہفتم زبر البلد الحرام سے محمد وعلی
وجیبہ وابناوهما اور بینات البلد الحرام سے محمد نبی الله وعلی
ابن ابیطالب واولادهما اور مجموع بینات اور زبر البلد
الحرام احمد هو والہ خلیفة الله اور زبر واصل کل خیر
سے النبی المصطفی والائمة الاوصیاء ہویدا ہوتا ہے و بینات
اصل کل خیر سے احمد وعلی وابناوهما اور مجموع زبر
اور بینات اوسکی سے احمد وعلی افضل الاوصیاء والہ ہویدا
ہوتا ہے سات صورتیں جو اس مقام میں ذکر ہوئیں شان ائمہ دین میں تھیں

تھین اور سات صورتین ستان مخالفین کی یہہ ہین اوّل یہہ ہی کہ زبر الفحشاء
سی اعداء ال احمد المصطفی ظاہر ہوتا ہی اور زبر ہر ایک المنکر
والمیسر سی عدو ال محمد الامی کا بھا منکشف ہوتا ہی اور
اسی طرح سی عبارت دیگر بھی زبر المنکر والمیسر سی ہویدا ہوتی
ہی اور وہ یہہ ہی عدو احمد وعلی وولدہما اور زبر الطاغوت
سی غاصب حق ال الاحمد وعدوہم اور دویم یہہ ہی کہ
بینات لفظ الخمر والجبت سی عدو ال محمد اور بینات الازلام
سی عدو ال محمد المصطفی اور بینات المیتة سی عدو ال
النبی اور سیوم یہہ ہی کہ مجموع زبر اور بینات البغی سی ظالم احمد
وعلی وابنائہما اور مجموع زبر اور بینات الدم سی عدو ال
محمد ہو النبی اور چہارم یہہ ہی کہ زبر الانصاب سی عدو
احمد والہ اور بینات الانصاب سی منکر ال محمد اور پنجم
صورت یہہ ہی کہ زبر الاوثان سی منکر ولاء ال نبی الله
الامی اور مجموع زبر و بینات الاوثان سی منکر ولایة ال محمد
واعادیہم ہویدا ہوتا ہی اور یہہ کلام ہی اوسی زبر و بینات سی ظاہر ہوتا ہی
من خالف النبی وال النبی اور ششم یہہ ہی کہ بینات الاصنام سی
منکر ال احمد حبیب الله ظاہر ہوتا ہی اور اسی طرح سی مجموع زبر و
بینات اوسکی سی منکر وال حبیب الله حقوقہم اور ہفتم یہہ ہی

زبر الخنزیر سے اعداء آل احمد و منکر و اولایتہم اور بینات اوسکے
سے عدد واحمد نبی اللہ وآلہ اور مجموع زبر و بینات اوسکی سے اعداء
آل محمد الهادی وظالموھم اور زبر اصل کل شر سے اعادی
النبی المصطفی وعلی وابنائهما حاصل ہوتا ہے ایضاً عدد واحمد
والائمۃ الهدی ایضاً اعداء المصطفی وعلی حبیبہ واعداء
بنیہما وایضاً منکر والنبی وعلی الهادی واولادھما
ہویدا ہوتا ہے اور بینات اصل کل شر سے اعداء احمد وعلی
الهادی وآلہ اور مجموع زبر و بینات اوسکی سے منکر ولایۃ
آل النبی والاعداء جداً واضح ہوتا ہے اور حق تعالی فرماتا ہے الصراط
المستقیم حروف اسکی چودہ ہین اور عدد اسکی بحساب زبر ایک ہزار بارہ
ہین بنا بر اسکی مودۃ النبی وحب اهل بیتہ اور بینات اوسکی ہے
کہ جیسے باٹھہ ہوتی ہین ولایۃ آل العباء والاولاد اور مجموع زبر بینات
الصراط المستقیم کہ ایک ہزار جیسے جو ہتر ہوتی ہین یہہ عبارت پیدا ہوتی
ہے حب محمد وعلی وحسنیہما وعلی ومحمد وجعفر وموسے
وعلی ومحمد وعلی والحسن والمهدی اور موید ہے اس مضمون کے
وہ روایت کہ اہل سنت نے روایت کی ہے یعنی سدی نے کہ اہل سنت وجماعت
سے ہے روایت کی ہے اسباط سے اور اوسنے روایت کی ہے مجاہد سے اور
اوسنے ابن عباس سے کہا کہ معنی اهدنا الصراط المستقیم کے یہہ ہین کہ

که کهو تم هی گروه مردمان اهدنا الصراط المستقیم ای هدایت کر همکو بطرف دوستی
محمد اور اهلبیت اوسکی کی صلوات الله علیهم اور بحساب زبر اس آیه کی سید
الائمة المعصومین هو ابن ابی طالب اور بینات اسکی سی علیؑ هو
ابو الائمة الهدی هویدا هوتا هی اور تائید اسکی کرتی هی وه خبر که ذکر کیا هی
اوسکو علی ابن ابراهیم نی تفسیر اپنی مین کر ابی عبد الله علیه السلام نی فرمایا هی که
الصراط المستقیم امیر المؤمنین علیه السلام هین یا انهی کلام علیه السلام اور قول حق
تعالی صراط الذین انعمت علیهم نوزده حروف هین اور بحساب زبر ایک برابر
اتهه سی سات عدد اسکی هوتی هین اور مطابق اس عدد کی یهه عبارت پیدا هوتی
هی النبی وولی الله والحسن والحسین وعلیؑ ومحمد وجعفر وموسی
وعلیؑ ومحمد وعلیؑ والحسن والمهدی اور بحساب عبارت بینات
سات سی چهیاسی عدد اسکی هوتی هین مطابق اسکی یهه کلمات پیدا هوتی
هین احمد النبی والائمة علیؑ واله اور یهه بهی کلمات حاصل هوتی هین
الامی هو احمد وعلی واله الائمة اور تائید کرتی هی اسکی وه روایت
که ذکر کیا هی اوسکو ابو علی طبرسی نی تفسیر اپنی مین که مراد الذین انعمت علیهم
سی نبی اور ائمه صلوات الله علیهم هین بدلیل قول حق تعالی فاولئک مع الذین
انعم الله علیهم من النبیین والصدیقین والشهدا والصالحین
وحسن اولئک رفیقا یعنی یهه مردمان همراه اون شخصونکی هین که انعام
کیا هی الله نی اوپر اونکی که وه انبیا هین اور صدیقین هین اور شهدا اور صالحین هین

اور یہہ اشخاص بہتر ہین از روی رفاقت کی مولف کہتا ہی کہ وجہ تائید کی یہہ ہی
کہ ما سبق مین مذکور ہوا کہ سردار صدیقین علی ابن ابیطالب ہین پس مراد اس آیہ سی علی
ابن ابیطالب اور اولاد اونکی کہ جو معصوم ہین خطا اور لغزشون سی اور قول حق تعالی کا
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس المغضوب علیہم دوازدہ حرف ہین
بحساب زبر عدد اسکی دو ہزار چوبیس ہین خارج ہوتی ہی اس سی غضب اللہ
علی الیہود اور الضالین سات حرف ہین عدد زبر اسکی نوسی بائیس ہوتے ہین خارج
ہوتی ہین اس سی النصاری ہم الاشقیاء کلا اور یہی یہہ عبارت پیدا ہوتی ہے
ہم النصاری ہو الاء الاشقیا جدا اور یہی زبر الضالین سی یہہ عبارت پیدا
ہوتی ہی الشکاک وہم لا یعلمون الامام جدا بالحق اور تائید اسکی
کرتی ہی وہ روایت کہ ذکر کیا ہی اوسکو علی ابن ابراہیم نی کہ مراد مغضوب علیہم
سی یہود اور نصاری ہی اور ضالون اور شکاک ہین ایسی وہ کہ نہین پہچانتی ہین امام کو
تمام ہوا اول تکملہ اور وہ اتین کہ سورہ فاتحہ کی تہین اور وہ عبارتین کہ بحساب زبر اور بینات
ہویدا ہوتی تہین بخوبی اوسکو ناظر مطلع ہوا الحال ذکر آیات سورہ بقر ہوتا ہی ابی
ابن کعب نے حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ سی نقل کی ہی کہ جو شخص سورہ بقر
کی تلاوت کری جناب باری رحمت نامتناہی اپنی مین مستغرق کرتا ہی اور ثواب
مثل اوس شخص کے عطا کرتا ہی کہ ایک سال راہ خدا مین حفظ حدود دیار اسلام
کیا ہو کفار سی اور بعد اسکی فرمایا کہ ای اہل اسلام کو امر کر ساتہہ تعلم اس سورہ کے
کہ جاننا اسکا برکت ہی اور ترک اسکا حسرت و ندامت روز قیامت مین اور اہل سحر

سحر اور بطلان طاقت پڑہنی اور سننی اسکی کی نہین رکہتی ہین اور وہب منبہ نے
روایت کی ہی کہ جو کوئی سورہ بقر اور آل عمران کو پڑہی نور اوسکا غربیًا سی
عجیبًا تک جاتا ہی غربیًا عرش ہی اور عجیبًا زمین ہفتم ہی اور پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ والہ سی منقول ہی کہ جو کوئی اس سورہ کو تلاوت کری پہر اوسکا خیرات سی جاتے
نہین رہتے ہے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اونحضرت نی ایک لشکر کسی جنگ کی
واسطی بہیجا اور منظور ہوا کہ ایک کو اونہین سی امیر کرین ایک ایک کو نزدیک اپنی
بلاتی تہی اور فرماتی تہی کہ تو کوی سورہ قرآنکا جانتا ہی وہ کہتا فلان فلان سورہ تا اینکہ
ایکجوان اکی ایا کہ سن مین سب سی خوردتر تہا استفسار کیا اوسی کہ تو قرآن سی
کونسی سورہ جانتا ہی عرض کے اوسنی کہ سورہ بقر کو جانتا ہون مین فرمایا کہ تجہی امیر
اس لشکر کیا مینی لوگون نی کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اوس شخص کو کہ
سن مین سب سی خوردتر ہی سپیران پر امیر کرتی ہین فرمایا کہ وہ شخص سورہ بقر کو
جانتا ہی اور تم نہین جانتی ہو اس حدیث شریف سی معلوم ہوتا ہی کہ منصب امارت
اور حکومت بعلم وفضل ہی نہ بسال او رکبر سن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سی مروی ہی کہ جو کوئی سورہ بقر اور سورہ آل عمران کی تلاوت کری روز قیامت
مین یہہ دو سورہ ہی اوسکی سر پر چہتر ہونگی تا سوزش افتاب سی محفوظ رہی او اونہی
حضرت سی مروی ہے کہ جو شخص خواہان ارجمندی کا ہو دنیا اور عقبی مین اور مرتبہ رفیع
چاہی تلاوت ان دونو سورہ کی کری بسم اللہ الرحمن الرحیم
الم نزدیک اکثر مفسرونکی الف اشارہ ہی انا سی اور لام اشارہ ہی اللہ سی اور

میم عالم سے ای انا اللہ اعلم یعنی دانا ترہون سب سے اور یا الف اشارہ ہے
ساتھہ اللہ کی اور لام ساتھہ جبرئیل کی اور میم ساتھہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی یعنی
حق تعالی نے قران کو بواسطہ جبرئیل طرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ بھیجا ہے اور ائمہ صلوات
اللہ علیہم سے مروی ہے کہ حروف مقطعہ اسرار قران سے ہین اور کوی شخص اوس پر
مطلع نہین ہے مگر وہ کہ موید من عند اللہ ہو مثل جناب نبوی اور ائمہ معصومین
علیہم السلام کی اور جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر کتاب
خدا کا ایک خلاصہ ہے اور خلاصہ قران حروف مقطعہ ہین اور بعضی تفاسیر مین مرقوم
ہے کہ سبب افتتاح سوریکا بحروف مقطعہ یہہ ہے کہ ہر گاہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ
تلاوت قران کرتی تہی مشرکین جمع ہوتی تہی اور مشغول شعر خوانی اور صفیر اور تالے
بجانی مین ہوتی تہی کہ تا استماع کلام سے لوک باز رہین اور دین اسلام کی رغبت نکرین
لہذا حقتعالے نے ان حروف عجیبہ کو نازل کیا تا یہہ کہ کفار سنی اوسکی سے سکوت اختیار کرین
اور استماع قرآن مین مشغول ہون اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے
کہ ایک شخص نے حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ سے سوال کیا تفسیر ابجد سے
اونحضرت نے فرمایا کہ یاد کرو تفسیر ابجد کو کہ اسمین معنی عجیبہ ہین وای اوس عالم پر کہ تفسیر
اوسکی نجانتا ہو پس اوس شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ معنی ابجد کی آپ
ارشاد کرین پس حضرت نے فرمایا کہ الف سے مراد آلا و نعمای الہی ہے اور ایکحرف
اسماء الہی سے اور با سے مراد بہجت اور کمالات الہی اور جیم سے جنت اور جمال اور
جلال الہی اور جمال سے صفات ثبوتیہ اور جلال سے صفات سلبیہ ہے اور دال سے

دال سی دین الہی اور ہا ہوز سی ہاویہ جہنم کہ درک اسفل ہی جای منافقین ہی پس
وای اوس شخص پر کہ جو ہاویہ مین گری اور واو سی ویل اہل جہنم ہی اور زای سی
مراد زاویہ جہنم ہی اور حای حطی سی حطوط اور کرنا گناہونکا ہی استغفار کرنی والونسی
شب قدر مین اور طا سی مراد طوبی ہی کہ وہ نام ایک درخت کا ہی بہشت مین کہ مانند آفتاب
کی خانہای شیعونمین شاخین اوسکی سایہ کئی ہین اور ہر شاخ مین اوسکی ثمرات اور
نعمات ہین کہ نہ کسی انکھہ نی دیکھا ہوا اور نہ کسی کان نی سنا ہوا اور نہ خاطر مین کسی کی
خطور کیا ہوا اور اوس درخت کو حق سبحانہ تعالی نی بید قدرت اپنی پیدا کیا ہی اور
اوسکو ذیحیات کیا ہی کہ شیعیان اور مراتب اونکی کو پہچانتا ہی اور اہل بہشت
کہ خلوت خانہ اپنی مین بیٹھی ہونگی دیکھین گی شاخین اوسکی آونچتہ ہین اور ہر قسم
کی پوشش زینت وغیرہ سی اوسمین موجود ہی اور یہہ درخت ثمرہ شجرہ محبت
اہلبیت ہی پس طوبی اصل اوسکی اہلبیت سی ہی اور حسن باب کہ مرجع نیک ہی مخصوص
شیعیان ہی اور یا سی مراد ید قدرت او تسلط الہی ہی اور حضرت نی فرمایا ہی
حاشا کہ حق سبحانہ و تعالی دست رکہتا ہو جسطرح سی کہ بعضی کفار جسمیت خدا کی قایل
ہوی ہین بلکہ ہاتہہ اوسکا کنایہ قدرت سی ہی یا نعمت سی ہی کہ سب خلق پر فایض
ہی اور کاف کلمن سی کلام الہی مراد ہی جو کچہہ کہ فرمایا ہی تبدیل نہین کرسکی اوسکو
اور لام سی لقای اہل بہشت ہی با یکدیگر واسطی زیارت اور سلام اور تحیت کی اور لوم
کرنا اہل جہنم کا ہی ایک دوسرکو اپسمین اور میم سی ملک اور بادشاہی خدا مراد ہی
کہ اوسکو زوال اور فنا نہین ہی اور نون سی نون والقلم وما یسطرون ہی اور مراد قلم سی

قلم نور ہی اور نون سی دوات نور ہی اور روشنائی اوسکی نور سی ہی کہ لوح محفوظ
مین اوسکی مرقوم ہوتا ہی اور ملائکہ مقربین گواہ اوسپر ہوتی ہین ہرچند کہ شہادت الہی
کافی ہی لیکن بواسطہ اتمام حجت کی اور معاندین کی گواہ لیتا ہی الخ اور حضرت امام
حسین علیہ السلام سی منقول ہی کہ ایک یہودی نزدیک حضرت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ و آلہ کی آیا اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام حاضر تھی یہودی نی عرض کی
کیا فایدہ ہی حروف ہجا مین جناب نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ نی حضرت امیر المومنین
علیہ السلام سی فرمایا کہ ای علی جواب اسکا دی اور اونحضرت نی دعا کی کہ خداوند
علی کو توفیق عطا کر کہ جواب اسکا بخوبی دی پس حضرت امیر المومنین علیہ السلام نی فرمایا
کہ ہر حرف حروف ہجا سی اشارہ ہی طرف ایک اسم کی اسما الہی سی پس الف سی
مراد اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ہی اور با سی باقی مراد ہی اور تا سی
مراد تواب ہی یعنی توفیق دینی والا توبہ کا او قبول کرنی والا توبہ کا ہی اور ثا سی مراد
ثابت ہی کہ قایم بذات خود ہی اور جیم سی جل ثناؤہ اور حا سی حقیقت او ثبات
او دوام الہی ہی اور اشارہ طرف حی انور حلیم کی ہی اور خا سی خبیر اور عالم مراد ہے
اور دال سی دیان دین ہی یعنی دین حق کو اوسنی قرار دیا ہی اور ذال سی ذو الجلال
والاکرام مراد ہی اور را سی رؤف اور مہربان ہی اور زا سی مراد زینت معبودین
ہی یعنی کوئی معبود برابری اوسکی نہین کر سکتا ہی اور سین سی مراد سمیع او بصیر ہے
او شین سی مراد شاکر ہی بندگان مومن اپنی کا اور صاد سی صادق الوعد مراد ہی اور
ضاد سی ضار مراد ہی او طا سی طاہر او مطہر مراد ہی او ظا سی ظاہر او مظہر مراد ہی

مراد ہی اور عین سی عالم مراد ہی اور غین سی غیاث اور فریاد رس مراد ہی اور فا سی
فالق مراد ہی اور قاف سی قادر مراد ہی اور کاف سی کافی مراد ہی اور لام سی لطیف
مراد ہی اور میم سی مالک الملک مراد ہی اور نون سی نور مراد ہی اور واو سی واحد
مراد ہی اور ہا سی ہدایت کنندہ خلق اور لام الف سی لا الہ الا اللہ وحدہ لا
شریک لہ مراد ہی اور یا سی ید قدرت مراد ہی

الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ
یہہ کتاب ہے کہ نہین شک ہی بیچ اسکی درحالیکہ ہدایت کرنی والی ہی واسطی پرہیزگاروں کے

الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا
ایسی پرہیزگار کہ ایمان لاتی ہین ساتہہ قیامت کے اور برپا رکہتی ہین نماز کو اور اوس چیز سے

رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ
کہ روزی دی ہی ہمنی اونکو خرچ کرتی ہین اور ایسی وہ پرہیزگار کہ ایمان لاتی ہین ساتہہ اوس چیز کے کہ نازل کی گئی

إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ
طرف تیری ای محمد اور اوس چیز کی کہ نازل کی گئی ہی پہلی تجہسی اور ساتہہ آخرت کے وہ یقین کرنی والی ہین

أُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ
یہہ لوگ کہ وصف کی گئی اوپر ہدایت کی ہین جانب پروردگار اپنی سی اور یہہ وہ رستگار ہین

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ
بدرستیکہ وہ لوگ کہ انکار لائی یکسان ہی اوپر اونکی ڈراوی تو اونکو یا نہ ڈراوی

تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى

تو اونکو نہ ایمان لاوین سے کے کویا کہ مہر کی خدانی اوپر دلون اونکی کی اور اوپر

سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

کانون اونکی کی اور اوپر انکھون اونکی کے پردہ ہین اور واسطی اونکی عذاب ہی بڑا

ذلك مشار الیہ اسکا وہ کتاب ہی کہ قبل اسکی حق تعالی نی وعدہ کیا تہا مثل
اسکی کہ فرمایا تہا اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا اور مثل اسکی یا بیچ کتب
متقدمہ کی وعدہ فرمایا تہا مثل توریہ وانجیل کے اَلْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ معنی
اسکی یہہ ہین وہ کتاب کہ خدانی وعدہ نازل اوسکی کا کیا تہا یہہ کتاب ہی اور یہہ
کتاب مصدر ہی اور مراد اسسی مفعول ہی بنا بر مبالغہ کی یعنی ذلک المکتوب مثل
لباس بمعنی ملبوس یعنی یہہ مکتوب ہی کہ نہین شک ہی بیچ اسکی اور وجہ شک
نہونی کی یہہ ہی ہرگاہ کہ حجیت اسکی نہایت ظاہر ہی بعد نظر صحیح کی عاقل کو معلوم
ہوتا ہی کہ یہہ کلام خدا ہی اور حد اعجاز کو پہنچا ہی کہ کوئی اسکی معارضہ مین لا نہین
سکتا اور معجزہ ہونا اسکا کئی وجہ سی ہی اول یہہ ہی کہ کمال فصاحت اور بلاغت
مین ہی کہ باوجود طلب معارضہ کی ہر چند ایک سورہ ہو کوئی نہ لا سکا چنانچہ قول
حقتعالی ہی وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ
مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ
یعنی اگر ہو تم بیچ شک کی اوس چیز سی کہ نازل کی ہمنی اوپر بندی اپنی محمد کی پس
لاؤ تم ایک سورہ مانند اوسکی اور بلاؤ تم اعوان اپنی کو ورا خدا سی اگر ہو تم

اگر ہو تم صادق اور ہے قول حقتعالی ہی اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰیهُ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَیٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ یعنی آیا کہتی ہیں وہ کہ پیغمبر خدا نی قرآن کو وضع کیا ہی پس کہہ تو ای محمد پس لاؤ تم برابر دس سوریکی کہ مثل اسکی ہو موضوعات اپنی سی اور طلب کرو تم اوس شخص کو کہ مطیع تمہارا ہو ورا رخدا سی اگر ہو تم راست گو اور ہے قول حق تعالی ہی قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا یعنی کہہ تو ای محمد ہرچند جمع ہوں جن و انس اوپر اس بات کی کہ لاویں مثل اس قرآن کی نہ لاسکیں گی ہرچند باہم یکدیگر مدد کریں اور اسطرح کی اقوال بہت ہیں بجہت خوف طول کی ذکر نکیا پس ملاحظہ کیا چاہی کہ باوجود ان آیات کی اہل اوس زمانی کی کہ نہایت فصاحت پر حریص تہی باوجود حمیت جاہلیت کی اور کمال سعی اطفای نور نبوت اون حضرت کی معارضہ کلام اللہ سے عاجز ہوی تا بحدیکہ سیف کشی اور قتل ہونا اختیار کیا اور موید اسکی وہ چیز ہی کہ اعلام الوری میں مرقوم ہی کہ جناب سید المرسلین اکثر اوقات اصنام قریش کی مذمت فرماتی تہی اور حضور مشرکین میں قرآن پڑہتی تہی پس بعضی اونمیں سی کہتی تہی کہ محمد جو کچہہ پڑہتی ہیں شعر ہی اور بعضی کہتی تہی کہانت ہی اور بعضی کہتی تہی خطبہ ہی اور ولید ابن مغیرہ کہ اوس زمان میں بزرگ اور شیخ عرب تہا اور نزدیک اوسکی اشعار پڑہتی تہی اور ہر شخص سے کے شعر کو ترجیح دیتا تہا اور سبکی نزدیک مقبول القول تہا اور نہایت فن فصاحت اور بلاغت میں مہارت رکہتا تہا

اور اولاد بہت سی رکہتا تہا کہ مکہ سے کبہی بتقریب تجارت وغیرہ باہر نہین گیا تہا
اور دس غلام رکہتا تہا کہ ہر غلام کو ہزار دینار سرخ دیکر تجارت کو بہیجا تہا او
اوسوقت مین مالک قنطار تہا یعنی اسقدر طلای احمر رکہتا تہا کہ ایک جلد گاو نر کی
بہر جای اور اکثر پیغمبر خدا کی استہزا کرتا تہا اور عم ابو جہل تہا ایک روز ابو جہل
نزدیک اوسکی آیا اور کہا ای ابا عبد الشمس یہ کہ محمد پڑہتا ہی سحر ہی یا کہانت
ہی یا خطبہ ہی پس ولید نی کہا توقف کر تا مین سنکر جواب دونگا بعد اسکی نزدیک
رسول خدا کی آیا اور کہا کہ ای محمد اشعار اپنی سی پڑہ حضرت نی فرمایا کہ شعر نہین ہین
بلکہ کلام خدا ہی کہ بواسطہ انبیا و رسل حقتعالی بطرف خلق بہیجتا ہی ولید نی کہا
کہ پڑہ پس حضرت سورہ سجدہ پڑہنی لگی ہرگاہ جناب نبوی نی بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہا ولید نی ہنسکر کہا کہ یہ رحمن نام ایک شخص کا ہی کہ یمامہ مین ہی تو ہمکو طرف
اوسکی دعوت کرتا ہی حضرت نی فرمایا کہ اس طرحسی نہین ہی بلکہ تمکو دعوت کرتا
ہون طرف ایسی خدا کی کہ رحمن ہی اور رحیم ہی پس ہرگاہ وہ حضرت پہنچی ساتہہ اس
قول حقتعالی کی **فان اعرضوا فقل انذرتکم صاعقۃ مثل صاعقۃ**
عاد وثمود بمجرد سننی اس قول کی ولید کی بدن پر لرزہ عارض ہوا اور مضطرب
ہوکر اپنی گہر کو گیا اور بطرف قریش کی نہ گیا قریش نی کہا کہ ابو عبد الشمس نی
دین محمد کو اختیار کیا اس جہت سی ہمارے پاس نہ آیا پس ابو جہل روز دیگر نزدیک اوسکی
گیا اور کہا کہ ہمکو فضیحت کیا تونی اور سر نگون کیا اور بطرف دین محمد کی رغبت کی
تونی کہا اوسنی کہ اسطرحسی نہین ہی بلکہ ہرگاہ کہ کلام صعب سنا مینی ہوبای

موتاہی مین میری کہری ہوگئی بعد اوسکی ابو جہل نی کہا آیا یہہ شعر ہی کہا اوسنی کہ نہین
پہر کہا اوسنی کہ یہہ خطبہ ہی کہا اوسنی کہ نہین بدرستیکہ خطب کلام متصل ہوتاہی اور یہہ
کلام متفرق ہی کہ اسکی واسطی فصاحت ہی ابو جہل نے کہا پس کہانت ہی یہہ اوسنی
کہا کہ نہین بعد اسکی ولید نی کہا کہ مین اس باب مین فکر کرتا ہون روز دیگر کہ اوسنی
پوچہا کہا کہ کہو تم کہ یہہ سحر ہی کہ دلربائی اسمین بہت ہی اور یہ بات منقول ہی کہ ایکروز ولید
ابن مغیرہ نزدیک رسولخدا کی آیا اور کہا کہ قدری قران سی پڑہو تو پس جناب سید
المرسلین نے پڑہا اِنَّ اللّٰہَ یَأمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی
وَیَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ
پس ولید نی کہا کہ پہر اعادہ کیجی حضرت نی کہا پہر پڑہا بعد اسکی ولید نی کہا
واللہ ان لہ الحلاوۃ وان لہ الطلاوۃ ان اعلاہ والمثمر و
ان اسفلہ لمعرق وما یقول ھذا البشر اور سید مرتضی رہ نی کہا ہے
کہ معجزہ ہونا قران کا بنا بر صرف کی ہی یعنی حقتعالی نی قدرت معارضہ کی کفار سی
صلب کے بعد اسکی کہ اونکو قدرت معارضہ کی اور استدلال اسطرحسی کیا ہی
کہ ہر گاہ دو شی مین تفاوت بہت سا ہو ہر ایک بحسب سلیقہ اپنی کی ممیز اون دونو مین
ہوتا ہی اور احتیاج رجوع کی طرف ماہر تراپنی کی اس باب مین نہین رکہتا مثلا
تمیز ہونا کرباس اور شبنم مین ہر یک کو حاصل ہی اور احتیاج رجوع کی اس امر
مین طرف بزاز کی نہین ہی اور ہم باوجود مرتبہ علم و فصاحت کی فرق کرتی ہین ہم
درمیان فصاحت شعر امرء القیس کے اور غیر اوسکی کی باوجود اس بات کی کہ تفاوت

درمیان ان دونوں کی اس مرتبہ پر نہین ہی کہ شعر امرء القیس بحد اعجاز کو پہنچا ہو پس اگر
تفاوت درمیان کلام مجید کی اور افصح قصاید عرب کی بہت سا ہوتا تا بحدیکہ
فصاحت کلام مجید بحد اعجاز کو پہنچی و اذ لیس فلیس پس معلوم ہوا کہ حقتعالی
نی وقت طلب معارضہ کی طاقت اونکی سلب کی اور یہہ صلب قدرت جملہ معجزہ
سے ہی اسواسطی کہ معجزہ اوسی کہتی ہین کہ جو خارق عادت ہو انتہی کلامہ اور بعد
اسکی جناب والد علیین مکان نی اسطرحسی لکہا ہی نہین پوشیدہ ہی وہ چیز کہ
جو بیچ اس کلام کی ہی لیکن اولاً پس اس جہت سی کہ حکایت ولید ابن مغیرہ سی
ظاہر ہوتا ہی کہ نہایت مرتبہ فصاحت الہی کی قایل تہی کہ لانی مثل اوسکی سی
عاجز ہوی پس اگر بمجرد صلب قوت کی ہوتا اسطرحکا اقرار اون سی متصور نہوتا اور
لیکن ثانیاً پس اس جہت سی عادت مقتضی اس امر کی ہی کہ بر تقدیر سلب قوت اظہار
اس معنی کا وہ کرتی کہ ہمنی قبل اسکے مثل اس کلام کی انشا کیا ہی الحال تو ہمنی
سحر کیا ہی اور لیکن ثالثاً پس اس جہت سی کہ معارضہ منحصر اسمین نتہا کہ
کلام سر نو سی تصنیف کری بلکہ کافی تہا کہ کلام سابق کو معارضہ مین نقل
کرتی انتہی کلامہ اعلی اللہ فی فرادیس الجنان مقامہ اور بعضی علمانی کہا ہے
کہ وجہ اعجاز قران مشتمل ہونا اوسکا ہی اکثر ایسی چیز ونسی کہ عقل سلیم اور
ذہن مستقیم ساتہہ اوسکی حاکم ہی اسواسطی کہ جو کچہہ حکمانی ہزار دن برس
معارف الہی مین فکر کیے اور ہر سورہ اور ہر آیہ مین ہزار دن برس باحسن وجوہ
فکر کی نہی بیان ہوا ہی اور جو امر کہ مخالف عقول سلیمہ اور افہام

اور افہام مستقیمہ ہی بیچ کلام الہی کی نہین ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ معجزہ
اس حیثیت سی ہی کہ فصاحت اور عدم فصاحت کلام الہی مین اور تناقض
نہین ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ واسطی مشتمل ہونی اخبار غیب کی معجزہ ہے
هُدًى لِلْمُتَّقِينَ یعنی نیک دلالت کرنی والی ہی اور راہ راست دکھلانی والے
ہی واسطی پرہیزکارونکی اور ہدی بروزن فعل مصدر ہی مثل بکا کی اور وہی ہدے
دلالت ہی کہ پہچا دینی والی ہی مطلوب کو اور اس موضع مین معنی ہادی کی ہی
جناب امیر المومنین علیہ السلام سی مروی ہی کہ متقی وہ ہی کہ اگر جمیع اعمال اوسکی ایک
طبق پر رکھین اور اوسکو تمام جہان پر عرض کرین کوئی چیز اوسمین ایسی نہو کہ جسکی
دیکھنی سی شرم اوی تنبیہ اصل متقین موتقیین بروزن مفتعلین تھی مشتق
وقایہ سی بعد اسکی واو کو تا سی بدل کیا اور تا کو تا مین ادغام کیا اور کسرہ یا کو بنا بر ثقیل
ہونیکی دور کیا بعد اسکی بجہت التقای ساکنین ایک یا کو حذف کیا متقین ہوا اور اصل
تقوی وقوی تھی واو کو تا سی بدل کیا مثل تراث کہ اصل اوسکی وراث تھی
اور اصل معنی اتقا کی مانع ہونا درمیان دو چیزونکی ہی عرب مین کہا جاتا ہی اتقاہ بالترس
یعنی کردانا سپر کو مانع درمیان اپنی اور دشمن سے ہکذا فی مجمع البیان اور کہا ہی
شیخ ابو علی نی کہ معنی تقوی کی تین وجہ سی ہین ایک یہہ ہی کہ ایک شخص مطیع
ہوا اور عاصی نہوا اور شاکر ہو کافر نہوا اور ذاکر ہوا اور ناسی نہوا اور یہی معنی
ابی عبد اللہ علیہ السلام سی منقول ہی اور دوسری یہہ ہی کہ پرہیز کرنا جمیع
معاصی سی اور یہہ قول ابو علی جبائی کا ہی اور تیسری یہہ ہی کہ مجاہدہ کرنا راہ خدا مین

ہی اور عدم خوف ملامت کنندہ سی یہہ قول مجاہد کا ہی اور وجہ اول احسن
وجوہ ہی ہکذا فی مجمع البحرین اور الحق اس مقام مین کلام جناب والد ماجد علیین مآب
ہی کہ اصل مواعظ حسنیہ مین مرقوم ہی اتماما للمرام و توضیحا للمقام بیان کیا جاتا ہی وہ یہہ
ہی کہ اصل معنی تقوی حفظ اور نگہداری ہی کہا جاتا ہی اتّقیت الله اتقاءً یعنی
محافظت کی مینی نفس اپنی کی عذاب اوسکی سی اور تقوی اسم ہی اسی محافظت کا
اور گویا عرف فقہا مین محافظت اور نگاہ رکہنا عذاب اور مخالفت الہی سی ہی
اور قریب اسیکی معنی ورع کی ہین اسواسطی کہ ورع بمعنی کف نفس ہی عذاب
الہی سی اور معنی عفت ہین مولانا صالح نی لکہا ہی کہ عفّت حالت نفسانی ہی کہ بسبب
اوسکی انسان باز رہتا ہی غلبہ شہوات باطلہ ہی پس اگر ترک واجبات غلبۂ شہوت
مین داخل ہی پس درمیان تقوی اور ورع اور عفت کی نسبت مساوات کی ہی والا
جو شخص کہ متقی ہو متورع ہوگا عفیف بہی ہوگا اور عکس اسکا نہین ہی لیکن عدالت
پس مرکا کہ بنابر شہوہت راسخہ نفس الامری ہی کہ جسکی سبب سی انسان اجتناب
کرتا ہی ارتکاب کبایر سی اور پرہیز کرتا ہی اصرار صغایر سی اور خلاف مروت سی
پس اسوقت مین ظاہر ہی کہ عدالت نفس الامری مساوی معنی تقوی وغیرہ ہو موید اسکی
وہ معنی ہین کہ حضرت نبوی صلی الله علیہ و الہ سی منقول ہی جماع التقوی فی قولہ
تعالی ان الله یامر بالعدل الخ یعنی مجموع تقوی بیچ قول حق تعالی کی ہے
مدرستیکہ خدا امر کرتا ہی ساتہہ عدل کی اور احسان کی اور دینی ذوی القربی
کی اور منع کرتا ہی فحشا اور منکر سی انتہی ترجمتہ مگر اسلیکہ کہا جای کہ اتقا وغیرہ مین

مین شرط ہی کہ صغیرہ کا ہی بدون اصرار کی بہی سادر نہو لیکن یہ نہایت بعید ہی اسواسطے
کہ تقوی اور ورع اور عفت بامعنی از جملہ خواص معصوم ہو کا فتامل یعنی پس تامل کر اس
مقام مین اری درمیان عدالت ظاہری اور تقوی نفس الامری کی فرق یہہ ہی پس
ممکن ہی کہ کوی شخص محکوم بعدالت ہو اور بحسب نفس الامر کی نہو عادل اور متقی نہو مولانا
صالح نی شرح کلینی مین بیان کیا ہی کہ ارباب قلوب نی ورع کو پانچ قسم کئی ہین
اول ورع عادلان ہی اور وہ عبارت عدم فسق سی ہی اور قسم دویم ورع صالحین
ہی وہ عبارت ترک ما یحتمل التحریم ہی یعنی جس چیز مین کہ احتمال حرمت ہو اوسکو ترک کری
ہر چند کہ شرع مین جواز اوسکا معلوم ہوتا ہو مثل عطایای اہل جور کی اور قسم تیسری
ورع متقین اور وہ عبارت ہی ترک کرنا اوس چیز کا کہ حلیت اوسکی مین شبہہ نہو اور یہ
ترک اوسکا اس جہت سی ہو کہ انجام کار اوسکا بطرف ارتکاب حرام ہو اور قسم چوتھی
ورع صدیقین ہی اور وہ ترک کرنا امور مباح کا ہی بسبب ایک امر کی کہ اتصال اوس
امر کا ناخوش ہو چنانچہ منقول ہی کہ ذوالنون مصری علیہ اللعن و العذاب درحالیکہ زندان مین
تہا ایک روز گرسنہ ہوا ایک زن صالحہ نی واسطی اسکی بدست زندانبان طعام
بہیجا پس ذوالنون نی تناول طعام سی انکار کیا اور کہا ہر کا کہ بدست ظالم سجا تو وی تی
نہین تناول کرتا مین اور اسیطرح سی منقول ہی بعضی عارفین سی کہ پانی ایک نہر کا
کہ اوسکو بعضی ظلمہ نی درست کی تہی نہین پیتی تہی ہر چند کہ وہ آب فی نفسہ مباح تہا
قسم پنجم ورع مقربین وہ ترک صرف قلب ہی ماسوی اللہ سی اور بعد اسکی مولانا
صالح نی لکہا ہی درمیان ورع اور وسواس شیطانی کی اشتباہ واقع ہوتا ہی

مثل ایک شخص ہو کہ دو پارچہ لباس بر کہتا ہو اور ایک اونمین سی نجس ہو اور اوسکو
پاک بہی کیا ہو معہذا پارچہ دیگر مین نماز بجالاوی باین توہم کہ اوس پارچہ مین نجاست
پہونچی تہی بخلاف پارچہ دویم کی کہ کبہی اوسمین نجاست نہین داخل ہوی تہی پس یہہ
اجتناب قبیل وسواس شیطانی ہی ہرچند کہ مجتنب اس پرہیز کو ورع اور تقوی سی
سمجہا ہی اور اسیطرح وہ شخص کہ دست اپنی کو بسبب مصافحہ غیر کی دہو ڈالی بخیال
اینکہ شاید کہ دست مصافحہ دہندہ مین نجاست ہو یا دست اوس شخص کو
بوسہ دیا ہو کہ نجس ہو خصوصًا دستہای عوام کی کہ جنکو معرفت احکام طہارت اور
نجاست کی نہو پس ظاہر یہہ ہی کہ امثال اسکی وساوس شیطانی ہین تمام ہوا محصل
کلام مولانا صالح کا بعد اسکی جناب والدی لکہا ہی مخفی نرہی کہ تقسیم ورع بنہج
مذکور ورای طور عقل ہی اور یہہ طریق صاحبان کشف وشہود کا ہی لیکن وہ چیز کہ عقل
سلیم اوسکی حاکم ہی پس یہہ ہی کہ افعال مکلّف منحصر احکام خمسہ مشہورہ مین
ہی وہ واجب و حرام و مستحب و مکروہ و مباح ہی اور ماسبق سی معلوم ہوا کہ تقوی
اور ورع اور عفت منافات رکہتی ہین ارتکاب حرام سی بلکہ ترک واجبات سی بہی
منافات ہی لیکن تقوی مین داخل کرنا فعل جمیع مستحبات اور ترک جمیع مکروہات کا پس
ظاہر یہہ ہی کہ یہہ معنی شرط عصمت بہی نہین چہ جای اینکہ تقوی مین محسوب ہوا اسواسطی
کہ ترک اولی ہونا انبیا سی اتفاقی ہی چنانچہ کہانا گندم کا آدم سی باوجود قول حق تعالے
ولا تقربا هذه الشجرة فتكونا من الظالمين عمل مین آیا غایت الامر
اینکہ ہمارے علمانی لکہا ہی کہ یہہ نہی تنزیہی تہی اور یہہ معنی بعینہ معنی کراہت ہی آیی

آری ممکن ہی کہنا اس امر کا کہ فعل مستحب ور ترک مکروہ کہ وجہ استحباب اور
کراہت اوسکی نزدیک شارع کی ظن وجوب ور حرمت رکھتا ہو بحسب نفس الامر
کی چاہی متقی اور متورع کو کہ اوسی اجتناب بلازم جانی مثلا سور اوس حائض کا کہ اجتناب
نجاست نکرتی ہو نزدیک شارع کی مکروہ ہی سور اوسکا اور معلوم ہی کہ وجہ کراہت
کی یہہ ہی کہ شارع نی مظنون کیا ہی کہ مبادا بحسب نفس الامر وہ سور نجس ہو پس تقوے
اور ورع مقتضی اس بات کا ہی کہ سور حائض مذکورہ سی اجتناب سزاوار ہی لیکن آگاہ
کہ استحباب و کراہت حکم شرعی ہی بدون دلیل شرعی حکم استحباب و کراہت
کسی چیز کا ممکن نہین ہی بنا بر اسکی اگر کوئی شخص حکم کری کہ اجتناب میت محتمل
الحرمت اور محتمل النجاست سے کیا چاہی مثلا بازار مسلمین سی گوشت کا مول لینا یا اقسام
شیرینی وغیرہ سی اجتناب کرنا درست نہین ہی اسواسطی کہ اس مواضع مخصوصہ مین
شارع سی حکم باجتناب وارد نہین ہوا ہی ہر چند گمان غالب ہی کہ ذبیحہ کو برخلاف شرع
ذبح نکیا ہو یا اوسی کاردسی بدون تطہیر کی گوشت کو صاف کیا ہو یا اصل
شیرینی دست کفار سی بنی ہو اور اہل اسلام اوسوقت کی احتراز ایسی شیرینی
سی نکرتی ہون اور ہم بمقتضای قولہ تعالی وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ حکم کرنا خلاف ما انزل اللہ سی حرام ہی اور معنے
اس آیہ کی یہہ ہین جو شخص کہ حکم بخلاف ما انزل اللہ کری پس وہ فاسقون سے ہی
انتہی ترجمہ اور توہم نہو کہ وجہ استحباب اجتناب کے ان اشیاء مظنون النجاستہ
سی وہ استحباب ہی کہ جسنی اجتناب سور حائض متہمہ کا ثابت ہوتا ہی اسواسطے

کہ اجتناب سور حائضہ مذکورہ کا قول معصوم سے ثابت ہوتا ہی اور وہ قول یہہ ہی کہ
اِذَا کَانَتِ الْحَائِضُ مَاْمُوْنَۃً فَلَا بَاْسَ بِالْوُضُوْءِ بِسُؤْرِھَا یعنی
جب کہ حائض بچاوہ میں اتصال نجاست سے پس نہیں مضایقہ ساتہہ وضو کی سور اوسکی
سے اور شک نہیں ہی کہ یہہ حدیث ہر گاہ کہ مخصوص حائض ہی سوای حائض کے
اسی مواضع میں قیاس باطل ہی بالجملہ قباحت حکم باستحباب جمیع مظنون
النجاسات باین دلیل ضعیف بہتر نہیں ہی اور اگر کوی کہی کہ استحباب ایسی
اشیا کا اس قول معصوم سے استخراج کر سکتی ہیں اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَالْحَرَامُ بَیِّنٌ
وَشُبُھَاتٌ بَیْنَ ذٰلِکَ فَمَنْ تَرَکَ الشُّبُھَاتِ نَجٰی مِنَ الْمُحَرَّمَاتِ وَمَنْ
اَخَذَ بِالشُّبُھَاتِ ارْتَکَبَ الْمُحَرَّمَاتِ مِنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُ یعنی حلال
ظاہری اور حرام ظاہری اور شبہات ہیں درمیان اسکی پس جس شخص نے کہ ترک
کیا شبہات کو نجات پای حرام سے اور جس شخص نے کہ لیا شبہات کو مرتکب محرمات ہوا اس حیثیت سے
نہیں جانتا وہ انتہی ترجمہ جواب اسکا یہہ ہی کہ مراد شبہات سے وہ شبہات ہیں کہ دلیل شرعی سے شبہہ
ہونا اوسکا ثابت ہوا اوس وقت میں اجتناب اوس سے مستحب ہی لیکن وہ شبہہ کہ فقط بسبب
احتمال عقلی ہو پس شمول اس حدیث کا اوس شبہہ کو معلوم نہیں ہوتا ہی خصوصاً نظر
بحدیث صحیح کہ معویہ بن عمار نے نقل کیا ہی اور مضمون اوسکا یہہ ہی کہ سوال کیا جناب
صادق علیہ السلام سے کہ ایک قسم لباس ہی کہ اسکو سابری کہتی ہیں اور اوسکو
مجوسی بناتی ہیں اور وہ شراب خواری کرتی ہیں اور نجس ہی سے ہیں آیا جائز
ہی اوسکی خرید کرو نہیں اور دہو ون دہونیکی اوسکو پہنون میں اور اوسمین نماز ادا کرون

کرون حضرت نی فرمایا آری جایز ہی راوی کہتا ہی کہ پارچہ سی ایک قمیص اور ایک
ردا بجہت اون حضرت کی درست کی اور روز جمعہ وقتیکہ آفتاب بلند ہوا تہا بہیجا
اور اونحضرت نی منظور فرمایا اس بہیجنی سی دریافت کیا بعد اسکی اونحضرت سینے
پہن کر واسطی نماز جمعہ کی تشریف لیگئی اور نماز جمعہ ادا کی اور امثال اسکی احادیث کثیرہ
وارد ہوئی ہین یہہ محل گنجایش نہین رکہتا بالجملہ مستحب ہونا اجتناب کا ما یحتمل
التحریم سی خالی از اشکال نہین ہی بلکہ محالات سی ہی پس جس جگہہ کہ نص اور تصریح
استحباب اجتناب کی ثابت ہو مثل استخوان میتہ وغیرہ کی حکم باستحباب
اوسکی کیا جاتا ہی والا بمقتضای قول معصوم **کل شیٔ مطلق حتی یرد فیہ
نہی** یعنی ہر چیز مطلق ہی تا اینکہ نہی اوس باب مین وارد ہوا و بمقتضای اصل
اباحت حکم ساتہہ مباح ہونی اوس چیز کی کیا گیا ہوا اور ہر گاہ کہ حال استحباب
اجتناب ما یحتمل التحریم اور نجاست کا بخوبی مذکور ہوا پس بدون ورود تصریح کی مادہ
مخصوصہ مین سب مواضع مین بعید ہی اور اسی واسطی اسکا کوئی علمای متقدمین
سی قایل نہین ہوا اور کسطرح سی یہہ امر اس قسم سی نہو والا لازم آتا ہی کہ وہ جماعت
سابقین سی کہ اجتناب ایسی اشیا سی نہین کرتی تہی حکم بتفسیق اونکی
کیا جای مثل ابن بابویہ اور حسن بن ولید کہ اونہون نی تجویز قنوت کی زبان
فارسی کی ہی اور دلیل اونکی یہی ہی **کل شیٔ مطلق حتی یرد فیہ نہی**
اور اسیطرح سی تجویز کیا ہی ابن بابویہ نی سہو منی کو اور وضو کرنا گلاب سی
یا ماہ رمضان کا تیس دن کا ہونا علی الدوام باوجود اس امر کی کہ احتمال خلاف

کا بھی ہی اور بعد اسکی جناب والدنی تحریر کیا ہی کہ استحباب اوس عمل کا کہ ذوالنون
عمل مین لایا تہا یا بعضی عارفین اوسکو عمل مین لائی تہی اور مانند اسکی خالی از
تکلف نہین انتہت ترجمتہ کلام الوالد الماجد قولہ **الذین یومنون بالغیب**
مراد غیب سی اشیای غایبہ ہین مثل وجود حق تعالی اور ملایکہ اور پیغمبران اور
اماماں اور احوال قیامت اور بہشت اور دوزخ وغیرہ کی اور ایمان عبارت ہی
اعتقاد اصول خمسہ سی کہ توحید اور عدل اور نبوت اور امامت اور معاد سی
اور تفسیر اہلبیت علیہم السلام مین ہی کہ مراد غیب سی غیبت صاحب
الزمان علیہ السلام ہی اور ہرگاہ کہ نماز افضل عبادات سی ہی اور زکوۃ
افضل اعمال مالی ہی ہی اس جہت سی حق سبحانہ وتعالی نی سایر اعمال سی
مخصوص بذکر اسکو کیا اور متقین کو باین دو صفت ستایش کی چنانکہ فرمایا ہی
کہ پرہیزگار وہ لوک ہین کہ اعتقاد لائی ہین بجمیع ما جاء بہ النبی **ویقیمون**
الصلوۃ ومما رزقناہم ینفقون اور جناب والد ماجد نی کتاب
عماد الاسلام مین تحقیق رزق مین اسطرح سی لکہا ہی اور تحقیق نزدیک
میری یہہ سی کہ رزق بمعنی مرزوق کی متصف نہین ہوتا ہی بحل و حرمت [illegible]
کہ مرزوق فعل بندونکا نہین ہی تا اینکہ متصف ہوی حل و حرمت سی
بلکہ مرزوق مخلوق اللہ تعالی ہی نہ کہ عین خلق اور ایجاد پس متصف نہو کا قبح
اور حسن سی ہرگاہ کہ یہہ ثابت ہوا پس متصف ہونا رزق کا حلال اور حرام سی
بر سبیل مسامحہ اور مجاز ہی پس حق یہہ ہی کہ حق تعالی نی خلق کیا رزق کو اور

اور معین کی ہی سبیل تحصیل کی پس وہی خدا رازق ہی یعنی خالق رزق ہی اور
معین کرنی والا سبیل تحصیل کا ہی پس جو شخص کہ تصرف کری رزق مین غیر
سبیل سی پس وہ مرزوق ہی اس معنو نسی کہ رزق اوسکا حق تعالی نی پہنچایا
طرف اوسکی اور وہ منتفع ہوا اوسی اگرچہ وہ گنہگار ہوا بسبب تصرف کرنی
ملک خدا مین بدون اذن اوسکی کی اور جو شخص کی تصرف کری رزق مین موافق
شرع کی پس وہ مرزوق ہی کہ روزی دی اوسکو خدا نی اور اجازت منتفع ہونیکی
دی اور راضی ہی اوسی اور یہی معنی قول حقتعالی کی ہین وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ
يُنفِقُونَ انتہی کلامہ اور رزق لغت مین حظ کو کہتی ہین اور عرف مین وہ چیز
ہی کہ جسّی نفع پاوی حیوان اور بظاہر معنی انفاق کی اس مقام مین صرف مال
ہی سبیل خیر مین واجب اور سنت سی اور محمّد ابن مسلم نی امام جعفر صادق سے
روایت کی ہی کہ مراد اسی انفاق علم ہی یعنی اوس چیز سی کہ تعلیم کرتے
ہین ہم انکو خلق کو پہچاتی ہین قولہ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ
مراد اسّی مومنین اہل کتاب ہین مثل عبد اللہ ابن سلام وغیرہ کی اور یہہ
معطوف ہی اوپر الذین یؤمنون بالغیب کی اور یہہ داخل ہین
بیچ جملہ متقین کی بسبب داخل ہونی خاص کی عام مین پس اس صورت
مین یہہ دو ایتین تفصیل متقین مین نازل ہوی ہین اور یہہ قول ابن عباس کا
ہی اور یا عطف متقین پر ہی پس بنابر اسکی معنی اس آیہ کی یہہ ہین
کہ یہہ کلام الہی ہادی ہی واسطی متقین کے اور اون لوگونکی کہ ایمان لای

ہین اہل ملل سی اور احتمال اس امر کابہی رکہتا ہی کہ مراد انسی متقین ہوون اور یہہ دو
صفت واقع ہوی ہون متقین کی قوله وما انزل من قبلك وبالاخرة هم
یوقنون اولئك على هدى من ربهم واولئك هم المفلحون
معنی انزل کی یہہ ہین کہ نقل کیے جای ایک شی کا اعلی سی طرف اسفل کی پس مراد
ما انزل من قبلك سی کتب پیغمبران سابقہ ہین اور مراد آخرت سی قیامت ہی
کہ واقع ہونی اوسکی ہین مطلقا اور اصلا شک اونکو نتہا وہ متقی کہ باین صفت
آراستہ ہین راہ راست پر ہین جانب پروردگار اپنی سی بایں معنی کہ توفیقات
ایمان جانب رب سی ہی نہ باین معنی کہ حق تعالی نی ایمان کو اونہین خلق کیا ہی
چنانچہ مذہب اہل سنت کا ہی اور بطلان اس معنی کا صاحبان عقل پر
پوشیدہ نہین ہی اسواسطی کہ کافرون مین ایمان کو خلق نکرنا اور عذاب کرنا اس
صورت مین کفار پر ظلم صریح ہی معاذ الله من ذلک اور مراد مُفلحون
سی متقین ہین یعنی رستکاری مخصوص بمتقین ہی امام محمد باقر علیہ السلام سے
مروی ہی ان علیا وشیعته هم الفایزون بدرستیکہ علی علیہ
السلام اور شیعہ اونکی رستکار ہین اور مجاہد سی مروی ہی کہ چار آیہ اول سورہ
بقرہ سی مدح مومنین مین نازل ہوی ہی بعد اوسکی دو آیہ مذمت کافرونمین
ان الذین کفروا الى قوله ولهم عذاب عظيم معنی کفر کی
لغت مین پوشیدہ کرنی نعمت کی ہین اور شرع مین تکذیب اور انکار اوس
چیز کا کہ یقینا معلوم ہو کہ پیغمبر خدا اوسکو لائی ہین اور وجہ کفر پہنی زنار کی یہہ ہی

یہہ ہی اس واسطی کہ یہہ دلیل تکذیب جناب نبوی کی ہی اس جہت سی کہ شعار مشرکین
ہی کہ وہ منکر نبوت تہی او سواء خبر ان کی ہی یعنی استوا کی اور معنی انذار کے
تخویف کی ہین اور وجہ ذکر تخویف سی یہہ ہی کہ تخویف کی تاثیر قلب مین زیادہ
ہوتی ہی بخلاف جلب نفع کی کہ ترک نفع ممکن ہی اور حاصل ان آیات کا یہہ ہی
بدرستیکہ وہ لوگ کہ از روی عناد انکار کیا اجابۃ النبی کا اور اصلا التفات نکیا
طرف دلایل روشن کی کہ جنسی حقیت ایمان معلوم ہوتی تہی برابر ہی اوپر اونکے
کہ خوف دلاوی تو اونکو یا نہ خوف دلاوی تو اونکو ایمان نہ لاوین کی پس تحت نظر نہ کرنی
اونہین کفار کی معجزات ظاہرہ جناب نبوی مین اسقدر کفر راسخ ہوا تہا کہ گویا مہر
کی تہی خدا نی اوپر قلوب اور اوپر کانون اونکی سے اور بینایی پر اونکی پردی
مین بعضی مفسرین نی لکہا ہی کہ مراد ختم سی بیج کفر کی یعنی حقتعالی آخرت مین
کور اور کر اور بی عقل حشر کریگا اور یا مراد ختم سی ایک علامت ہی کہ حق تعالی
ان تین عضو کافرون پر رکہی کا تا ملایکہ اونکو باین علامت پہچانی اور لعنت کرین
پس حاصل اس آیہ کا یہہ ہی ہر گاہ کہ کفار از روی عناد اور انکار کی اصلا التفات
طرف اسلام کی نکرین کی پس گویا اس مرتبہ کو پہنچی ہین کہ امید ایمان کے
انسی باقی نہین رہی اور نہ دریافت کرنی حق مین بمنزلہ اوس شخص کے ہین
کہ مہر ان تین اعضا پر اوسکی ہو اور اگر اس آیہ کو محمول بمعانی ظاہرہ کرین ظلم
صریح حقتعالی پر لازم آتا ہی حالانکہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی کہ لیس
بظلام للعبید اور بہی حق تعالی فرماتا ہی لا اکراہ فی الدین

اور ازین قبیل اور آیات بہت سی ہین بنا بر طول کے ذکر نکیا لفظ غشاوۃ مین
تینون اعراب جایز ہی اور ضمہ اسکا بنا بر ابتدا کی ہی گویا کہ عبارت اس نہج پر ہی
غشاوۃ علی ابصارهم وعذاب لهم یعنی پردہ ہی اوپر انکھون اونکی
کی اور عذاب عظیم ہی واسطی اونکی منقول ہی کہ عبد اللہ ابن سلول اور مغتب
بن قشیر اور تابعین انکی نی اپسمین قرار دیا زبان اظہار اسلام کیا چاہئی اور
دلمین اپنی اعتقادات پر رہا چاہئی تا دست مسلمانونسی رہائی پاوین اور
ساتھہ تقرب مسلمانونکی مشرف ہون خدمت پیغمبر مین اور اسرار مسلمانونسی
مطلع ہوکر کفار کو اوسی اگاہ کرین پس باتفاق نزدیک حضرت رسالت کی آئی
اور اظہار اسلام کیا لہذا حق تعالی نی واسطی اگاہ کرنی جناب نبوی کی فرمایا
تکمیل دویم در بیان آیات رکوع اوّل سورہ بقرہ ہی اور خبر اول مین شانزدہ
رکوع ہین بنا بر اسکی پس وہ عبارتین کہ قول حقتعالی بسم اللہ الرحمن الرحیم
الم ذلك الکتاب لا ریب فیه هدی للمتقین الذین
یومنون بالغیب ویقیمون الصلوة ومما رزقناهم
ینفقون سی پیدا ہوتی ہین مذکور ہوتی ہین تفصیل اسکی یہہ ہی کہ الکتاب
چھہ حرف ہین عدد اسکی بحساب زبر چارسی چوّن ہین مطابق اسکی یہہ
عبارت پیدا ہوتی ہین علی ولی اللہ ھو امام الحق اور عدد
اوسکی بحساب بینات تین سی چالیس ہوتی ہین خارج ہوتی ہی مطابق اس
عدد کی یہہ عبارت علی ھو امام بالحق اور للمتقین سات حرف ہین

هين اور عدد اسكي بحساب زبر چهه سي سات هين مطابق اسكي يهه عبارت
پيدا هوتي هي لموالي الائمة وحبهم ولموالي ال النبي والاشياع
حاصل اسكا يهه هوتا هي كه يهه كتاب هي كه بيچ اسكي هدايت هي واسطي موالي
ائمه كي اور حب اونهين ائمه كي اور هدايت هي واسطي مواليان آل نبي كي اور
شيعيان اونكي كي پس عبارت عربي اس نهج سي مثلا هوگي هدى
للمتقين اي هدى لموالي الائمة وحبهم وهدى لموالي
ال النبي والاشياع اور عدد للمتقين كي بحساب بينات دو سي اكتر
هوتي هين مطابق اسكي يهه عبارت پيدا هوتي هي هولاء محبوا علي
واولاده جدا اور وهم محبوا علي واولاده اور عدد الغيب
كي كه پانچ حرف هي بحساب زبر ايك هزار تيتاليس هين مطابق اسكي يهه عبارت
پيدا هوتي هي احياء الناس وانبساطهم وقيام المهدى
الهادي واحياء مواليه قبل يوم الحساب اور ومما رزقنا
هم ينفقون ستره حرف هي عدد اسكي بحساب زبر سات سي
چهياسي هين مطابق اسكي يهه عبارت پيدا هوتي هي وبما علمنا كلا
منا يقرءون اور تائيد كرتي هي اسكي وه روايت كه ذكر كيا اوسكو
علي ابن ابراهيم سي نے پدر اپني سي اور اوسني محمد بن ابي عمير سي اور اوسني
جميل بن صالح سي اور اوسني مفضل سي اور اوسني جابر سي اور
اوسني ابي جعفر عليه السلام سي كه فرمايا اون حضرت ني كه الم اور جو حرف

کہ قران مین ہی قطع کی گئی ہین اسم اعظم اللہ سی اور ترکیب دی ہی اوسکے
رسول نی یا امام علیہ السلام نی پس اگر کوئی دعا بحق اوس حرف کی طلب کری
البتہ مقرون باجابت ہوتا ہی بعد اسکی جابر نی کہا کہ مینی کہا کہ اس قول
حق تعالی سی وذلک الکتاب لاریب فیہ کیا معنی ہی فرمایا
الکتاب امیر المومنین لاشک فیہ انہ امام ھدی للمتقین یعنی کہ کتاب
سی مراد امیر المومنین ہین کہ شک نورباب اوسکی نہین اور تحقیق کہ وہ امام ہادی
ہین واسطی متقین کی پس یہہ دونو واسطی شیعیان ہماری کی ہین کہ ھم
المتقون ہین یعنی وہ پرہیزگاری والونسی ہین اور الذین یومنون
بالغیب ہین یعنی شیعیان ہماری ایمان لائی ہین ساتہہ غیب کی وہ غیب
یہہ ہی کہ اعتقاد برانگیختہ ھو النبی کا رکہتی ہین اور ایمان لائی ہین ساتہہ
حشر اور نشر کی اور قایم ہونی قایم ال محمد کی اور رجعت کی ومما رزقناھم
ینفقون قال مما علمنا القران یتلون یعنی حضرت نی فرمایا
کہ مراد ومما رزقناھم ینفقون سی یہہ کہ اوس خبر سی
کہ ہمنی اونکو تعلیم کیا ہی قران سی تلاوت کرتی ہین اور ایضا زبر للمتقین
سی لموالی علی وصی الرسول اور بینات سی ھم موالی
علی واحباؤہ اور زبر الغیب سی الخلف الصالح
ھو المھدی الھادی اور بینات سی کہ دوسی بینہ ہوتی ہین
عبارت پیدا ہوتی ہین ھو ابن الحسن اور مجموع زبر اور بینات

بینات الغیب سی کہ ایک ہزار دوسی چھین ہوتی ہین یہہ عبارت پیدا ہوتی ہے

حجة الله صاحب العصر والزمان هو المهدي الهادي

اور قول حق تعالی کا ان الذین کفروا سواء علیهم ءانذرتهم

ام لم تنذرهم لا یؤمنون کہ بعد آیات سابقہ مذکور ہی ہیں توضیح

اسکی یہہ ہی ان الذین کفروا بارہ حرف ہی بحساب زبر ایکہزار

ایک سی اونچاسی عدد ہوتی ہین مطابق اسکی یہہ عبارت پیدا ہوتی ہی

من جحدوا بالله وبما امن به هؤلاء المؤمنون

بان الله احد وباحمد حبیبه وعلی وکیل نبیه واله

حاصل پس اسی کلام کا یہہ ہی بدرستیکہ وہ مردمان کہ کافر اور منکر ہوی

ہین ساتہہ خدا کی اور ساتہہ اوس چیز کی کہ ایمان لائی ہین یہہ مومنین

بتحقیق کہ خدا واحد ہی اور احمد حبیب اوسکا ہی اور علی وکیل نبی الله ہین

اور اعتقاد آل اونکی کا رکہتی مین برابر ہین واسطی اون منکر لی خوف

دلاوی اونکو یا نہ ڈراوی اونکو ایمان نہ لاوینگی اور ہرگز راہ راست پر نہ

اوینگی فقط رکوع دوم ومن الناس من یقول امنا بالله

اور بعضی لوگو سی شخص ہی کہ کہتا ہی کہ ایمان لائی ہین ہم ساتہہ خدا کی

وباليوم الآخر وما هم بمؤمنين يخادعون

اور ساتہہ روز قیامت کی درحالتیکہ نہیں ہین وہ ایمان لانی والی فریب دیتی ہین

اللّٰہ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَہُمْ وَ
خدا کو اور لوگون کو کہ ایمان لائی اور نہین فریب دیتی ہین مگر نفسون اپنی کو اور

مَا یَشْعُرُوْنَ فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ فَزَادَہُمُ اللّٰہُ
نہین جانتی ہین سزا عمل اپنی بیچ دلون انکی کے بیماری نفاق ہی پس کو بڑھا دیا ہی خدا نے

مَرَضًا وَلَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ بِمَا کَانُوْا یَکْذِبُوْنَ
بیماری اونکی کو اور واسطی اونکی عذاب دردناک ہی بسبب اوس چیز کی کہ تہی وہ جہوٹ بولتی دعوی اسلام مین

وَاِذَا قِیْلَ لَہُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ قَالُوْا اِنَّمَا
اور ہر گاہ کہ کہا گیا واسطی اونکی کہ نہ فساد کرو تم بیچ زمین کے کہا اونی کہ نہین ہم

نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ اَلَآ اِنَّہُمْ ہُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰکِنْ
مگر صلح کرنی والے آگاہ ہو تحقیق کہ وہ منافق فساد کرنی والی ہین اور لیکن نہین جانتی ہین

لَّا یَشْعُرُوْنَ وَاِذَا قِیْلَ لَہُمْ اٰمِنُوْا کَمَآ اٰمَنَ
کہ ہم مفسد ہین اور ہر گاہ کہ کہا گیا واسطی اونکی کہ ایمان لاؤ تم جسطرح سی کہ ایمان لائی ہین

النَّاسُ قَالُوْا اَنُؤْمِنُ کَمَآ اٰمَنَ السُّفَہَآءُ اَلَآ اِنَّہُمْ
اور مومنین کہا اونون کہ آیا ایمان لاوین ہم جسطرح سی کہ ایمان لائی ہین حمقا آگاہ تحقیق کہ

ہُمُ السُّفَہَآءُ وَلٰکِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ
وہی احمق ہیں اور لیکن وہ نہین جانتی ہین اور ہر گاہ کہ وہ ملاقات کرتی ہین اون

اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِہِمْ قَالُوْٓا
لوگونسی کہ ایمان لائی کہتی ہین کہ ایمان لائی ہم اور جبکہ خلوت کرتی ہین طرف شیاطینون اپنی کی کہتی ہین کہ

إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُونَ اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ

کہ ہم ساتھ تمہاری ہین نہین ہین ہم مگر ہنسنی والی خدا ہنسی کا

بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ أُولَٰئِكَ

ساتھ اونکی اور چھوڑیگا اونکو بیچ سرکشی کی درحالتیکہ سرگردان ہونگی راہ صواب سی یہہ وہ لوگ ہین

الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَتْ

کہ مول لیا اونہوں نی گمراہی کو بعوض ہدایت کی پس فایدہ کیا

تِجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ

تجارت اونکی نی اور نہین ہین وہ ہدایت پانی والی مثل اونکی مانند مثل

الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ

اوس شخص کی ہی کہ روشن کری آگ پس جبکہ روشن کرچکی وہ ہی اک اوس چیز کو کہ جو گرد اوس شخص کے

ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ

ہی لیجاتی خدا نور اونکا اور چھوڑی اونکو بیچ تاریکی کے

لَا يُبْصِرُونَ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ

درحالتیکہ نہین دیکھتی ہین بہری ہین گونگی ہین اندھی ہین پس وہ لوگ نہ پہرینگی کفر نفاق سی

أَوْ كَصَيِّبٍ مِنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ

یا مثل اونکی مانند اون لوگونکی ہی کہ باران خوب آسمان سی نازل ہوتا ہی بیچ اوسکی تاریک ہو اور گرجنا اور چمکنا

يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ مِنَ الصَّوَاعِقِ

کہ رکھتی ہوویں اونگلیونکو بیچ کانون اپنی واسطی خوف آواز بجلی کے

حَذَرَ الْمَوْتِ وَاللّٰهُ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ
واسطی خوف مرگ کي اور علم خدا کا احاطہ کرنی والا ہی ساتھہ اعمال کافرون کے

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ كُلَّمَا اَضَاءَ
آنکھون انہون سے ہر کا در وشنی دیتی واسطی اون کے

لَهُمْ مَشَوْا فِيهِ وَاِذَا اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا وَلَوْ شَاءَ
واسطی اونکی چلتی ہین بیچ اوسکی اور ہرگاہ کہ تاریکی اوپر اونکی لاحق ہوتی ہی کہڑی ہورہتی ہین اور اگر چاہتا

اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ اِنَّ اللّٰهَ
خدا لیجاتا شنوائی اونکی کو اور بینائی اونکی کو بتحقیق کہ خدا

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
اوپر سب چیز کے قادر ہے
معنی خدعہ کی لغت مین یہہ

ہی مین کہ تو ہم مین ڈالنا غیر کا خلاف اوس چیز کی کہ پوشیدہ کیا
اوسنی اور مخادعہ دو شخصو مین ہوتا ہی جسطرحسی کہ خاصہ مفاعلت
کا ہی اور مخادعہ کرنا اونکا ساتھہ خدا کی بظاہر ممکن نہین ہی یعنی مکر کرنا
ساتھہ خدا کی محال ہی اسواسطی کہ نہین ہی پوشیدہ اوپر اوسکی کوی
امور مخفیہ سی اور اسیطرحسی کفارونکا بھی قصد مکر کا ساتھہ خدا کے
نہ تہا بلکہ مراد مخادعہ رسول اللہ ہی بنا بر اسکی کہ معاملہ رسول معاملہ خدا ہی چنانچہ
حق تعالی فرماتا ہی من یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ اور جیسا کہ حق تعالی
فرماتا ہی ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللّٰہ اور یا یہہ

یہہ کہ صورت معاملہ کفار کی ساتہہ خدا کی اسطرحسی کہ ظاہر مین اقرار ایمان کرتی
ہین اور باطن مین کفر رکہتی ہین اور صورت معاملہ خدا کا کفار سی اسطرحسی
ہے کہ اجرای احکام مسلمین اونپر کیا حال انکہ نزدیک حق تعالی بدتر از
کفار ہین پس یہہ دونو صورت معاملہ مخادعین کے ہی اور مرض حقیقتا وہ چیز ہی کہ
جو عارض ہو بدن انسان کو اور خارج کردی اوسکو اعتدال خاص سی اور موجب
خلل افعال ہو اور مجازاً اعراض نفسانیہ کو بہی کہتی ہین کہ جنسی خلل کمال نفس
مین ہو مثل جہل اور بدعقیدہ ہونا اور حسد اور عداوت اور حب معاصی کے
اسواسطی کہ یہہ چیزین مانع ہین ہہچنی فضایل سی اور یا پہچا دینی والے
ہین یہہ چیزین طرف زوال حیات حقیقی ابدی کی اور حاصل معنی اس آیہ
کی یہہ ہین پس گویا کہ زیادہ کیا خدا نی مرض اونکی کو بسبب ترک کرنی اوس
الطاف اور توفیقات کی کہ مومن کو عطا کرتا ہی کہ سبب اوسکی ایمان
لاتا ہی اور اسناد زیادتی کی طرف خدا کی اسواسطی ہی کہ حق تعالی اور امور کو
بجا لاتا ہی کہ اونکی بسبب سی حسد اونکا زیادہ ہوتا ہی پس درحقیقت یہہ
اسناد طرف خدا کی مجاز ہی عاصم اور حمزہ اور کسائی نی **یکذبون**
پڑہا ہی اور باقی قرائی بہ تشدید پڑہا ہی اور **واذا قیل لهم** معطوف
ہی اوپر یکذبون کی یا معطوف ہی اوپر یقول کی اور معنی فساد کی لغت مین
یہہ ہین کہ ایک شی کا خارج ہونا اعتدال سی اور صلاح ضد اوسکی ہے
اور مراد فساد سی بیچ زمین کی یہہ ہی کہ برانگیختہ کرنا حروب کا بسبب مکر

کرنیکی ساتهه مسلمانونکی اور ازین قبیل اور فتنونسی پس درحقیقت فساد بهیج
مافی الارض کی لوکونسی اور دواب اور کهیتونسی هی اور کسائی اور هشام
نی قیل باشمام ضم اول پڑہا هی اور قیل سی جو قایل سمجها جاتا هی وه حق تعالی
هی یا رسول اوسکا هی یا بعض مومنین هین اور قالوا انما نحن مصلحون
جواب هی اذا کا که واسطی ردّ قول ناصح کی کها اونهون نی که نهین هین هم مکر اصلاح
کرنی والی اور بیضاوی نی ذیل تفسیر اس آیه اذا قیل لهم امنوا الخ مین
لکها هی که کمال ایمان مجموع دو امر سی حاصل هوتا هی ایک اعراض کرنا اوس چیز
سی که سزاوار نهو کرنا اوسکا چنانچه مقصود لا تفسدوا کا هی اور اعتقاد
ماینبغی کا چنانچه مقصود امنوا کا هی تنبیهٌ اس مقام سی معلوم هوتا هی
که تبرّا مقدم هی تولی پر اور حقتعالی نی کلمه حق کو زبان اس ناصب پر جاری کیا هی
انتهی اور مراد ناس سی وه لوک هین که جو کامل انسانیت مین هون که بمقتضای عقل
عمل کرتی هون اس صورت مین الف لام جنس کا مراد هی اور یا مراد الف لام سی
عهد هی که اشاره طرف جناب نبوی صلعم کی هی که وه شخص که جو ساتهه اونکی ایمان
لایا هی کها اونهون نی که آیا ایمان لائین هم جسطرح سی که ایمان لائین هین حمقا
اور همزه اسمین واسطی انکار کی هی اور مراد سفه سی سبکی اور قلت عقل اور بدی
رای کی هی اور حلم مقابل اسکی هی منقول هی که عبد الله ابی اور تابعان
اوسکی ایک روز ساتهه امیر المومنین علیه السلام اور ایک جماعت مسلمین
سی ملاقات کی هر ایک نی ازروی خوشامد کی مدح و ستایش اونکی کی

اونکی کی اونحضرت نی فرمایا کہ ای عبد اللہ خدا سی خوف کر اور نفاق کو ترک
کر اور بہ نیت خالص ایمان لا کہا اوسنی کہ ای ابو الحسن ہمکو بنفاق نسبت نکر
اسواسطی کہ ہم مانند تیرے ایمان لائے ہین اور رسول سی اعتقاد
رکہتی ہین حق تعالی نی بجہت تکذیب اون منافقین کی اور تصدیق جناب
امیر المومنین کے یہ آیہ نازل کیا واذا لقوا الذین امنوا الخ یعنی لقا کی مصادفہ
کی ہین کہا جاتا ہی لقیتہ ولاقیتہ اذا صادفتہ یعنی زبان
عرب مین کہتی ہین کہ ملاقات کی مینی اوسی وقتیکہ ہم صدف ہوا اوسی
اور معنی خلوت کی منفرد ہونیکی ہین اور مراد شیاطین سی وہ لوگ ہین
کہ جو مماثل شیطان ہین تمرد مین اور سیبویہ نی نون شیطان مین دو قول
لکہی ہین ایک یہہ کہ نون اصلی ہی بنا بر اشتقاق کی شطن سی اور معنی
شطن کی بعید ہونیکی ہین اسواسطی کہ شیطان دور ہوا صلاح سی اور
دوسرا قول یہہ ہی کہ یہہ نون زاید ہی بنا بر اشتقاق اسکی شاطہ سی اور
معنی شاطہ کی باطل ہونیکے ہین اور مراد معکم سی مومنین ہین
ای ساتہہ تمہاری ہین ہم دین مین اور اعتقاد مین اور معنی استہزا
کی سخری کی ہین اور استخفاف کی اور معنی استہزای خدا کی ساتہہ اون
لوگونکی یہہ ہین کہ جزا اسنی کی اونکو دیگا اور عرب مین محاورہ ہی کہ
جزای گناہ گناہ ہی مثل اسکی جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی
روایت ہی کہ قیامت کی دن منافق بسبب نور مومنون کی پل صراط سی

کندہ جاتین کی جب دروازہ بہشت پر پہنچین گی اور بہشت کو بہ زینت اور بارا ستگی
تمام دیکہین گے جیا ہین گی کہ پانون اوٹہاکر دروازہ بہشت مین رکہین آتش دوزخ
اونہین کہیچ لیجاوی گی عرض کرین گی بارخدایا ہر گاہ کہ ہم لایق دوزخ
تہی کسواسطی ہمکو منع نکیا کہ ساتہہ مومنونکی منو جبہ بہشت ہوی اور بہشت کو اس
زینت سی دیکہا خطاب الہی ہوی گا کہ یہہ جزا اوس سستی کی ہی کہ دنیا مین
ساتہہ مومنونکی ستی تہی اور بعضی یمدہم کی زیادہ کرنی اور تقویت دینی کی ہین یا
اور یہہ مشتق ہی قول عرب سی کہ مد الجیش ہی اور یہہ اہل عرب اوسوقت
بولتی ہین جسوقت کہ لشکر کو زیادہ کرین تفسیر بیضاوی مین بنا بر مسلک
معتزلہ کی اسطرحسی لکہا ہی ہر گاہ کہ مانع ہوا خدا اونہین منافقین سی الطاف
اور توفیقات اپنی کا کہ مومن کو عطا کرتا ہی اور مخذول کیا اونکو بسبب کفر
اور اصرار کرنی کفر کی اور مسدود کیا واسطی اونکی راہ ہای توفیق کو پس بسبب اسکی
زیادہ ہوی تاریکی قلب کی پس زیادتی کی اونہون نی بیچ طغیانین بنابر
اسکی اسناد طغیان طرف حق تعالی مثل اسناد فعل کی طرف مسبب ہے
یعنی ہر گاہ کہ حق تعالی سبب ترک الطاف کا ہوا کہ وہ سبب ٹہرا ہی زیادتی
ظلمت قلوب منافقین کا لہذا نسبت اس زیادتی ظلمت کی طرف حقتعالی کیا
ہے
از قبیل اسناد فعل بطرف سبب الاسباب ہی انتہی محصلہ پوشیدہ نر
کہ ذکر کرنا قول معتزلہ کا اس مقام مین حیثیت مذکورہ سی مشعر ہے
بہ بطلان اور تضعیف قول معتزلہ کی اور ہر گاہ کہ مسلک معتزلہ اس باب مین

ہین موافق مسالک امامیہ اثنا عشری ہین لہذا عنان قلم بطرف رد قول بیضاوی کی معطوف کی جاتی ہی بناء علیہ مرقوم ہوتا ہی کہ اگر منعقد رہو ناظواہر کلام الٰہی کا بنابر کسی مسلک کی لازم آتا ہو اور یہہ دلیل بطلان مسلک کی ہووین چاہیئی کہ کوئی مسلک مقرون بصواب نہو اسواسطی کہ کوئی مسلک ایسا نہوگا کہ ظواہر بعضی آیات کا مخالف اوس مذہب کی نہووین جسطرحسی کہ ظاہر اس آیہ کا مخالف مسلک معتزلہ ہی اسیطرحسی ظواہر آیات دیگر کا مخالف مسلک اشاعرہ ہی کہ خالق خیر و شر حق تعالی کو جانتی ہین اسواسطی کہ اکثر آیات کلام ربانی ایسی ہین کہ جن سے حق تعالی کو خالق افعال بندگان نہین جانتے ہین اسواسطی کہ اکثر آیات کلام ربانی ایسی ہین کہ جن سی نسبت افعال کی طرف بندونکی معلوم ہوتی ہی مثل اسکی کہ قبل اس آیہ کی نسبت استہزا کی بطرف منافقین کے ہی چنانچہ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُونَ سی معلوم ہوتا ہی اور اسیطرح وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ سی اور اسیطرح اَنُؤْمِنُ کَمَا اٰمَنَ السُّفَهَاءُ سی اور اسیطرح وَلٰکِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ اور اسیطرح اِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ سی اور اسیطرح آیات کثیرہ ہین کہ متتبع او متفحص کلام الٰہی پر پوشیدہ نہین ہین اور یہہ کمال بیحیائی ہی کہ انسان اپنی عیوب خانگی پر نظر نکری اور عیوب دیگران کا متفحص ہو اور اگر کوئی کہی کہ یہہ اعتراض بنابر جمیع مسالک کی لازم آتی ہے پس لازم ہی کہ جواب اسکا جانب امامیہ سی بہ نیابۃ الامر جو کچھہ ہوگا پس وہی جواب بنابر مسلک اشاعرہ کی بہی ہوگا جواب اسکا یہہ ہی کہ اولا تحریر

الم جواب از جانب امامیہ مرقوم ہوتا ہے اور ثانیاً عدم اجرای اس جواب کا بنا بر مسلک
اشاعرہ کی پس معلوم کیا جاتا ہے کہ قاعدہ کلیہ تاویل آیات اور اخبار مین یہہ ہے
کہ جو امر بادلہ قطعیہ عقلیہ اثبات ہو جاے پس وہ آیہ کہ مخالف اوس امر کی ہو تاویل کی جاتی
پس اس باب مین ادلہ اعتقاد طرفین سننا چاہیے اور جسکا اعتقاد کہ بادلہ
قاطعہ عقلیہ ثابت ہو آیات مخالفہ اوس مذہب کی تاویل کیا جاتا ہے چنانچہ عقیدہ
امامیہ درباب افعال عباد یہہ ہے کہ افعال بندگان باختیار اور قدرت اونکی
صادر ہوتی ہین اور دلیل اونکی اس عقیدہ پر یہہ ہے درصورتیکہ خالق افعال
بندگان حق تعالی ہو ظلم صریح حقتعالی پر لازم آتا ہے تفصیل اس اجمال کے
یہہ ہے مثلاً اگر کوئی شخص غلام اپنی کو باندھ کر فرش نفیس اپنی پر ڈال
دے اور اوسکو اس حال پر رہنے دے بحدیکہ وہ بول و براز کردے اور بعد
اسکی اوسپر زدوکوب کرے اس صورت مین یقین کلی ہے کہ عقلا اوس
آقا کو منسوب بظلم کرین گی اور حق سبحانہ و تعالی کلام اللہ مین فرماتا ہے کے
لیس بظلام للعبید اور اس سے کیا ظلم زیادہ ہو گا کہ خود حق تعالے
افعال محرمہ کو دست عباد سے صادر کرے اور بعد اوسکی صدور اوس فعل پر
معذب کرے اور رہ گا کہ یہہ موقوف اوپر بیان حسن اور قبح عقلے کی ہے
لهذا امامیہ کو قباحت ظلم بادلہ عقلی اور نقلی بوجہ احسن میسر ہے اور اس
صورت مین بادلہ قاطعہ مقصود امامیہ ثابت ہوا بنا بر اسکی جس جس آیہ
سے ظلم حق تعالی ثابت ہوتا ہو تاویل کی جاتی ہے گے بخلاف اشاعرہ کے

اشاعرہ کی ہرگاہ کہ وہ عقل سی دست بردار ہوی ہین لہذا اون آیات کو کہ
جنسی خلق افعال بندگان حق تعالی ثابت ہوتا ہی بظاہر محمول کرتی
ہین حال آنکہ قباحت اسکی کالشمس فی رابعة النہار روشن
اور منجلی ہی لیکن چونکہ اشاعرہ اہل سنت خفافیش سیرت دیدہ ودانستہ
اس امر حق سی چشم پوشی کرتی ہین اور علاوہ اسی عجب تر یہہ ہی کہ ہرگاہ
افعال معترلہ بہی مخلوق الہی بنابر مسلک اشاعرہ کی ہین پس طعن وتشنیع
کمال بیہودہ ہی الحال ادلہ حسن وقبح عقلی بیان ہوتی ہین اول احتجاج
امامیہ یہہ ہی کہ اگر جمیع افعال مساوی ہون اور اصلا رجحان ایک کا
دوسری پر نہو پس منع کرنا بعضی سی اور امر کرنا بعض ترجیح بلا مرجح
لازم آتی ہی اور ترجیح بلا مرجح باطل ہی دویم یہہ ہی کہ اگر حسن وقبح منحصر
بشرع ہو تو چاہی کہ منکرین شرع قایل اسکی نہون چنانچہ براہمہ سبکی سب
منکر جمیع ادیان اور شرایع ہین لیکن قایل حسن وقبح عقلی کی ہین اور
دلیل اسکی بداہت عقل کو کہتی ہین سیوم یہہ ہی کہ اگر حسن وقبح منحصر بشرع
ہو تو چاہی کہ حق تعالی سی امر بکفر اور تکذیب انبیا اور تعظیم اصنام اور مداومت
زنا اور چوری پر اور منع عبادات سی نیک ہو واسطی کہ ان امور مین
بنابر اس تقدیر کی درحقیقت کوی قباحت نہین ہی پس وقتیکہ امر کیا حق تعالی
نی ساتہہ ان امور کی نیک ہوی چہارم یہہ ہی کہ حق تعالے فرماتا ہی
واذا فعلوا فاحشة قالوا وجدنا علیها اباءنا واللہ

امرنا بها قل ان الله لا یامر بالفحشاء اتقولون علی الله
ما لا تعلمون اس آیہ سے معلوم ہوتا ہے تقدم فحشا کا امر و نہی سے
پر اور قول حق تعالی ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء
ذی القربی وینہی عن الفحشا والمنکر والبغی اور یہی ثابت
ہوتا ہے کہ عدل اور احسان اور فحشا او منکر امر و نہی سے مقدم تھے اور مثل
اسکی آیات کثیرہ ہین کہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ افعال قبل امر و نہی
موصوف بحسن و قبح تھے پنجم یہہ ہے کہ روایت کیا اوسکو ابی بصیر نے
ابی عبد اللہ سے کہ اوحضرت نے فرمایا جس شخص نے کہ اعتقاد اس
امر کا کیا کہ خدا امر بفحشا کرتا ہے پس تحقیق کہ اوس نے تکذیب کی خدا کی اور جس
شخص نے زعم کیا کہ خیر و شر اوسی کیطرف سے ہے پس تحقیق کہ تکذیب کی
اوسنے خدا کی اور یہی روایت کی ہے حفص نے اوس حضرت سے کہا کہ فرمایا
رسول خدا صلعم نے جس شخص نے کہ زعم کیا کہ حق تعالی امر بدی کرتا ہے
پس تحقیق کہ اوسنے تکذیب کی خدا کی اور اسیطرح سے بہت سی احادیث
ہین کہ ذکر کرنا اونکا باعث طول کا ہوتا ہے اور ہرگاہ کہ ان ادلہ عقلی اور نقلی
سے ثابت ہوا کہ افعال بندگان مخلوق خالق انس و جان بلا واسطہ نہین ہے
پس جو آیہ کہ خلاف اسکی ہو تاویل پذیر ہے پس اسصورت مین وہ تفسیر کہ
جانب معتزلہ سے مصنف بیضاوی نے ذکر کیا ہے کمال مستحسن اور بجا ہے
الحاصل ادلہ اشاعرہ بیان ہوتے ہین اول دلیل یہہ ہے کہ افعال بندگان

بندگان اضطراری ہین پس اسصورت مین بحسن و قبح موصوف نہون گے
لیکن دلیل دوسری دعوی کی یہہ ہی پس اجماع اور بداہت عقل سے معلوم ہوتا ہے
کہ افعال اضطراری موصوف بحسن و قبح نہین ہوتی اور لیکن دلیل دعوی اول
کی پس یہہ ہی کہ بندہ ترک فعل اپنی پر قادر ہی یا نہین درصورت ثانی عین اضطرار
ثابت ہوا اور درصورت اول احتیاج طرف مرجح کی ہی یا نہین درصورت ثانی
ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہی اور وہ باطل ہی اور لزوم انسداد باب اثبات صانع
ہوتا ہی اور درصورت اول مرجح سے فعل لازم ہی پس اضطرار لازم ہوگا
اور یا لازم نہوگا تو پس اولا صدور اوسکا ممکن نہوگا اور پہر بعد اسکی احتیاج
مرجح کی ہوگی اور اسیطرح سے تسلسل لازم اویگا یا دور اور جواب اسکا نقضاً
یہہ ہی کہ اسی دلیل سے اضطرار افعال واجب تعالی بہی ثابت ہوتا ہے
پس جو جواب اسکا اشاعرہ دین کی وہی جواب ہمارا بہی ہی اور ازین قبیل
اور دو دلیلین مخالفین کے ذیل تفسیر آیہ **وما یذکر الا اولوا الالباب**
مین مذکور ہوئین ہین لہذا اس مقام مین مذکور نہوئین اور طغیان ساتہہ ضمہ اور
کسرہ کی مثل لُقیان اور لِقیان کی تجاوز کرنا حد سے ہے عصیان اور
کفر مین اور اصل اسکی **تجاوز الشی عن مکانہ** ہی اور معنی عمہ کی
تحیر کی ہین اور معنی تجارت کی طلب ربح ہی بیع و شرا سے اور ربح
زیادتی اوپر اصل مال کے ہی اور تفسیر **ما کانوا مہتدین**
کی یہہ ہی کہ نہین ہین وہ کہ ہدایت پانی والی ہون واسطے طرق تجارت کی

اسواسطی کہ مقصود اوسی تجارت سی سلامتی راس المال کی ہی ساتھہ زیادتی
کی حالانکہ اونہون نی بتحقیق کہ ضایع کیا دونو مطلوب کو اس واسطی کہ راس
مال انکا فطرت سلیمہ ہی اور عقل صرف ہی پس ہرگاہ وہ معتقدان گمراہیون
کی ہوی باطل ہوی استعداد اونکی اور تخلل پذیر عقل اونکی اور نہ باقی رہا واسطی
اونکی راس مال کہ جسکی سبب سی متوسل ہون طرف لینی حق کی اور پہنچی کمال
کی پس باقی رہی وہ خایب اور خاسر اور نا امید فایدہ سی اور اصل مال سی
اور ہرگاہ کہ حق سبحانہ تعالی نی حقیقت حال منافقین بیان کی بعد اسکی
واسطی زیادتی توضیح کی بضرب المثل مذکور اونکا کرتا ہی مثلہم کمثل
الذی الخ اور معنی مثل کی بیچ اصل کی نظیر کی ہین عرب مین بولتی ہین مِثل
ومَثَل ومَثِیل مانند شِبہ اور شَبَہ اور شَبِیہ بعد اسکی
نقل کی گئی لفظ مثل کی واسطی اوس قول کی کہ جسمین تمثیل لائی گئی ہو اور خالی
غرابت سی نہو اور بعد اسکی لفظ مثل کی مستعار ہوئی ہی واسطی ہر حال کی
یا قصہ کی یا صفت کی کہ جسکی شان سی غرابت ہو مثل قول حق تعالی کے
مثل الجنة التی وعد المتقون اور مثل قول حق تعالی کی واللہ
المثل الاعلی اور حاصل معنی اس آیہ کی یہہ ہین کہ حال عجیبہ اونکا مانند
حال اوس شخص کی ہی کہ جو جلا دی اگ کو اور الذی بمعنی الذین
کی ہی اور مذہب صحیح یہہ ہو وی کہ الذین جمع نہین ہی بلکہ زیادتی اسمین
واسطی زیادتی معنی کی ہی اور اسیواسطی الذین بیا آیا ہی تثنیہ بنابر

بنا بر لغت فصیح کی ایسی لغت فصیح جسپر قران نازل ہوا ہی اور ہر گاہ کہ جمع ہونا
اسکا ثابت نہوا پس واحد اور جمع اسمین برابر ہی اور معنی استیقاد کے
طلب وقود کی ہین اور وہی روشن ہونا نار کا اور بلند ہونا شعلی کا اور تفصیل
اس مثل کی یہہ ہی یعنی جسطرح سی کہ چند اشخاص واسطی دیکھنی راہ کی اور
خوف کم کرنی راہ کی شب تاریک مین آتش روشن کرین اور ہر گاہ کہ وہ
آتش اطراف کو روشن کری اور حق تعالی اوس روشنی کو بجھاوی اور وہ
بسبب تاریکی کی بیابانمین حیران اور سرگردان رہین اسیطرح سی حال منافقین
کا ہی کہ شب تیرہ ضلالت مین بسبب اظہار کلمہ اسلام کی خوف شمشیر
مسلمانونسی امین ہوتی ہین اور ساتھہ مسلمین کے مختلط رہتی ہین اور
نفس اور مال اپنی سی بیخوف رہتی ہین حق تعالی وقت مرگ کی نور
ظاہری اونکا کہ وہ اقرار ایمان ہی ساتھہ زبان کی تاریک کرتا ہی بسبب
کفر باطنی اونکی کی اور وہ روشنی ایمان کی تاریکی عقوبت سی بدل ہوتی
ہی اور تاریکی عذاب مین رہتی ہین اور اصلا راہ باہرانی کی اوسی
نہین دیکھتی ہین ہرگاہ وہ جماعت کہ حال اونکا ایسا ہی کہ حق تعالی نی
اونکی حق مین فرمایا ہی و رعد و برق الخ پس توضیح اسکی
یہہ ہی کہ رعد آواز اوس فرشتہ کی ہی کہ ابر کو اطراف عالم مین لیجاتا ہی
اور جناب امیر المومنین علیہ السلام سی مروی ہی کہ برق روشنی ایک
تازیانہ آہنین کی ہی کہ فرشتی ہر طرف ابر کو مارتی ہین اور بروایت دیگر

ایک تازیانہ ہی نور سی کہ فرشتی ہر طرف ابر کو مار کر لیجاتی ہین اور بعضے
کہتی ہین کہ رعد صدای برہم خوردن پارچہ ہای ابرہی اور برق وہ آتش
ہی کہ بسبب اوس برہم خوردن پارہای ابر کی چمکتی ہی حاصل اسکا یہہ ہی
کہ منافقین کی مثال اون لوگونسی ہی کہ گرفتار باران ہوی ہون اور ہر مرتبہ
رعد و برق اوسمین ظاہر ہوتی ہو **وَاللّٰهُ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ**
اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ حق تعالی نی تشبیہ دی ہی
باران کو کہ اسمان سی نازل ہوتا ہی ساتہہ قران کی اور ظلمات و رعد و برق
کو تشبیہ دی ہی اون آیات قران سی کہ جنسی خوف عذاب معلوم ہوتا ہی
اور روشنی اور صاعقہ کو مشابہت دی ہی ساتہہ اون آیات کی کہ
جنسی خوف آخرت معلوم ہوتا ہی اور ابن مسعود سی منقول ہی کہ دو منافق
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سی فراری ہوی اور مدینہ سی باہر گئی
اثنای راہمین باران شدید با رعد و برق لاحق ہوا جسوقت کی بجلی چمکتی
چند قدم راہ جاتی تہی اور وقت تاریکی توقف کرتی تہی اور ہر گاہ کہ آواز
رعد پیدا ہوتی تہی انگشت اپنی کانمین رکہتی تہی تا ہول اوسکی سی ہلاک
نہون اور ہر گاہ کہ بیتاب ہوتی تہی کہتی تہی کاش زودتر صبح ہووی
کہ نزدیک پیغمبر خدا کی حاضر ہوتی اور طاعت اوسکی کرتی ہر گاہ صبح
ہوئی نزدیک پیغمبر کی آئی اور ایمان لائی اور برای نام مومن ہوی لہذا حق تعالے
نی منافقان مدینہ کو بحال ان دو شخصون کی تشبیہ دی اور فرمایا کہ مثل انکی

انکی مثل اون لوگونکی ہی کہ بجہت ترس و بیم انکشت کانمین رکہتی تہی تا صاعقہ اونکو
ہلاک نکری علیٰ کُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ منقول ہی کہ ہرگاہ منافقین نزدیک پیغمبر
صلی اللہ علیہ والہ کی آئی انکشت گوش مین رکہتی تہی اسواسطی کہ مبادا
حکم خدا درباب قتل منافقین نازل ہووین حقتعالی نی اونکو تشبیہ دی ساتہہ لوس
جماعت کی کہ انکشت بیچ کان اپنی کی خوف ستی صدای صاعقہ سی رکہتی تہی
اور ہرگاہ بدیدہ بصیرت دلیل روشن قرانی سنتی تہی قریب ہوتا تہا کہ قلوب
انکی بجہت اوس دلیل کی نورانی ہوون لہذا حق تعالی نی تشبیہ دی اونکو ساتہہ
برق کی کہ بسبب درخشندہ کی کی قریب تہا کہ دیدہ ہای اصحاب باران کو
روشنی پہونچی اور خیرہ کی اختیار کرین اور ہرگاہ کہ علامت ظفر و فتح مسلمین
دیکہتی تہی بدین اسلام میل کرتی تہی اور جس وقت کہ مجلس مومنین مین
آتی تہی متحیر ہوتی تہی لہذا حق تعالی نی اسحالت کو تشبیہ دی ہی اہل باران
سی تکملہ سیوم دربیان آیات رکوع دویم ہی وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ
سینتالیس حرف ہی عدد اوسکی بحساب زبر اکہتر اراتہہ سی اکاون
مطابق اسکی یہہ عبارت پیدا ہوتی ہی اولاء بایعوا علی بن ابیطالب
یوم الغدیر وجاحدوہ من بعدہ یعنی یہہ مردمان کہ بیعت
کی اونہون نی علی ابن ابیطالب کی روز غدیر مین اور انکار کیا اونہون نی
بعد بیعت کی نہین ایمان لائین کی اور یہہ بہی عبارت پیدا ہوتی ہی

ومن الناس من يقول امنا بالله ما امرك يا حبيب الله
بنصب علي الهادي اماما وسابسا وما هم بمؤمنين
قوله يخادعون الله گیاره حرف هین عدد اوسکی بحساب
زبر اٹهه سي سات هين اور مطابق اسكی يهه عبارت پيدا هوتی هے
ابوبكر وعمر وبن عفان اور عدد اوسكی بحساب بينات كی چار سي
اون سٹهه هين مطابق اسكی يهه عبارت ظاهر هوتی هي بوبكر والعدو
جدا والاموي اور يهي يهه عبارت نكلتي هي ابوحفص جدا
والاموي بعده واولهما قوله والذين امنوا
گیاره حرف هين اور عدد اوسكی بحساب زبر اٹهه سي چهتر هين موافق اوسكی
يهه عبارت هويدا هوتي هي وامير المؤمنين سيد المعصومين
اور بحساب بينات اوسكی پانچ سي اناسي هين مطابق اوسكی يهه عبارت
ظاهر هوتي هي علي هو وصي محمد المصطفى قوله واذا
قيل لهم دس حرف هين اور عدد اوسكی بحساب زبر نوسي تيس
هوتي هين اور اسي يهه عبارت پيدا هوتي هي اي لنا كتي عهد
علي ولي الله اور بينات اوسكی چار سي تهتر هوتي هي اور مجموع
اوسكا ايكهزار تين سي چهيانوي هوتي هين مطابق اسكی يهه عبارت
هوتي هي اي لهولاء ذاكتي بيعة وصيك هو ولي الله
قوله امنوا پانچ حرف هين اور بينات اوسكا تين سي تينتيس هوتي

ہوتی ہین مطابق اوسکی یہہ عبارت پیدا ہوتی ہے بمحمد واحیبوا للامام ناسبہ الٓم
۱۴۲ ۴۹ ۶۴

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَ
ای گروہ مردمان عبادت کرو پروردگار اپنے کی ایسا وہ خدا ہی کہ پیدا کیا تمکو اور

الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ الَّذِي
اون لوگون کو کہ آگے تمسے ہین شاید کہ تم پرہیز کرو ایسا خدا ہے

جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ
کہ گردانا واسطے تمہاری زمین کو فرش اور آسمان کو سقف اور نازل کیا

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا
آسمان سے پانی کو پس نکالا سبب اوسکی انواع میوون سے واسطے روزی دینی

لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُونَ
تمہارے کی پس نہ قرار دو تم واسطے خدا کو شریکونکو اور حالانکہ جانتے ہو تم

وَاِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا
اور اگر ہو تم بیچ شک کی اوس چیز سے کہ نازل کی ہی ہمنی اوپر بندہ ہمارے محمد کی

فَاْتُوا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوا شُهَدَآءَكُمْ
پس لاؤ تم ایک سورہ مثل اوس سورہ کی اور بلاؤ تم حاضرین اپنے کو

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ
غیر خدا سے اگر ہو تم راست گویون سے

فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَن تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي

پس اگر نہ بجا لاؤ تم اور ہرگز بجا لاؤ گے تم پس ڈرو تم آتش دوزخ سے

وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ

کہ ہیزم آدمی ہیں اور بہت سے پتھر ہیں کہ مہیا کی گئی ہیں

لِلْكَافِرِينَ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

واسطے کفاروں کے اور بشارت دے اون لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں اور کام اونہوں نے

الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن

نیک کئے ہیں تحقیق واسطے اونکے بہشت ہیں کہ جاری ہیں

تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِن

زیر درختوں سے نہریں ہر گاہ کہ روزی دی گئی اونہیں بہشت سے

ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوا هَٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا

میوون سے بروزی کامل کہا اونہوں نے کہ یہہ وہ چیز ہے کہ روزی دی گئی تھی ہم

مِن قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيهَا

آگے سے اور دی گئی وہی میوہ مشابہ میوہ دنیا کی اور واسطے اونکی بیچ اوس بہشت کے

أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

عورتیں ہی پاکیزہ اور وہ بیچ اوسکی ہمیشہ رہیں گے

إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَن يَضْرِبَ مَثَلًا

تحقیق کہ خدا نہیں شرم کرتا ہے یہہ کہ بیان کرے مثل خواہ وہ مثل

مَا بَعُوضَةً فَمَا فَوقَهَا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا

پشی کے ہو یا برتر اوسکی ہو پس وہ لوک کہ ایمان لائین ہین

فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ وَأَمَّا

پس یقین کرتی ہین وہ بتحقیق کہ وہ مثل حق ہی جانب پروردگار اپنی سےہی اور

الَّذِينَ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ

وہ لوک کہ کافر ہوی پس کہتی ہین کہ کیا مرادلی ہی خدانی

بِهَذَا مَثَلًا يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي

ساتہہ اسکی ازروی مثل لانی کی کویا کہ کمراہ کیا خدانی بسبب اسکی اکثرون کو اور ہدایت کی

بِهِ كَثِيرًا وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ

بسبب اسکی بہتون کو اور نہین کمراہ ہوتی ساتہہ اسکی مکر مردمان فاسق

الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ

ایسی وہ لوک فاسق کہ عہدشکنی کرتین ہین عہد خدا سی پس از

مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ

عہد کرنی لی اور قطع کرتین ہین اوس چیز کو کہ حکم کیاہی خدانی ساتہہ اوسکی یہہ کہ

يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ

وصل کری مثل صلہ رحم وغیرہ کی اور وہ فساد کرتین ہین بیچ زمین کی یہہ وہ لوک ہین

هُمُ الْخَاسِرُونَ كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ

کہ زیان کار وہی ہین کسطرحسی انکار کرتی ہون ساتہہ خداکی

وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ
اور حال انکا یہی تم مردہ تہی پس زندہ کیا تمکو اللہ نی بعد اسکی موت دیگا تمکو بعد اسکی

يُحْيِيكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُونَ هُوَ الَّذِي
پہر زندہ کریگا بعد اسکی طرف اوسکی رجوع کئی جاؤگی تم وہ ایسا خدا ہی

خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ
کہ پیدا کیا واسطی تمہاری اوس چیز کو بیچ زمین ہی سب کو بعد اسکی

اسْتَوٰى اِلَى السَّمَاءِ فَسَوّٰهُنَّ سَبْعَ
قصد کیا طرف خلق کرنی آسمان کی پس درست کیا سات

سَمٰوَاتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ
آسمانون کو اور وہ ساتہہ سب چیز کی دانا ہی

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ یعنی شاید کہ تم پرہیزکرو عذاب سی یعنی
برکت اور خلوص نیت عبادت کی اور پرستش پروردگار اپنی سی
رہائی آتش دوزخ سی پاؤ بعضی علمای تفسیر سی منقول ہی کہ کلمہ
لعل اور عسی واسطی وجوب ولزوم کی ہی اسواسطی کہ کریم سی لایق
نہین ہی کہ کسی کو طمع مین ڈالی اور اوسی محروم کردانی یعنی خدای سبحانہ
پر واجب ولازم ہی کہ پرستندکان اپنی کو رہائی عذاب سی دیوی
قوله وَالسَّمَاءَ بِنَاءً خبر مین آیا ہی ہرگاہ کہ حق تعالی نی چاہا
کہ آسمان اور زمین کو پیدا کری پہلی ایک جوہر سبز کو پیدا کیا ہموازنہ ہفت

سورۂ بقر

ہفت آسمان اور ہفت زمین کی بعد اسکی بنظر ہیبت اوسمین نظر کی وہ جوہر آب لرزان ہوا اور وہ کف اور بخار کہ موج اوسکی سی پیدا ہوا تہا سات طبق اسمان کی اور سات طبق زمین کی پیدا کئی اور منقول ہی کہ گندگی ہر طبقہ زمین اور آسمان کی بقدر پانصد سالہ راہ ہی اور بعد از خلق کرنی آسمان اور زمین کی حاملان عرش کو پیدا کیا اور طبقات کو اونکی دوش پر رکہا پس ایک فرشتہ اور پیدا کیا اور اسکو حکم کیا کہ ہاتہون کو پہیلا مشرق سی مغرب تک اور زمین کو اوتہا اور واسطی قدم رکہنی اوس فرشتہ کی ایک گاو پیدا کی کہ اوسکی چالیس ہزار شاخین اور چالیس ہزار دست و پا تہی موجب حکم فرشتہ نی کوہان اوس گاو پر قدم رکہا اور شاخین اوس گاو کی اطراف زمین سی گذر کر نیچی عرش کی برآمد ہوئین اور مونہہ اوس گاو کا دریا مین ہی ہر روز ایک مرتبہ دم کہیچی ہی اسی باعث زیادتی اور کمی دریا مین پیدا ہوتی ہی اور واسطی قرار گاو کی ایک پتہر پیدا کیا برابر سات آسمان اور سات زمین کی بعد اسکی مچہلی پیدا کی اوس مچہلی کو نیچی پتہر کی قرار دیا اور مچہلی کو پانی پر اور پانی کو ہوا پر اور ہوا کو ساتہہ قدرت کاملہ اپنی کی قایم رکہا بعد اسکی زمین مانند کشتی کی پانی مین حرکت کرتی تہی پہاڑونکو پیدا کیا اور انکو میخ زمین مقرر کیا واسطی تہرانی زمین کی قولہ وَاَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً یعنی بہیجا آسمان سی اوس پانیکو کہ مبارک اور کثیر النفع ہی مراد اسی آب باران

هی اور نزدیک بعضی کی مراد بسماء سی یہ ہی کہ آب دریا کو لیکر متوجہ ہوا کا ہوتا ہی
اور باران برساتا ہی **قوله وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ** حالانکہ تم جانتی ہو جن
چیزونکی عبادت کرتی ہو قادر نہین ہین کہ کسی چیز کو پیدا کرین اور نعمتونکو
تمہین عطا کرین پس کسطرح سزاوار پرستش ہون اور ہرگاہ جانا تمنی
کہ وہ شرکا مستحق پرستش نہین ہین پس ظاہر ہوا کہ حق سبحانہ وتعالی
یکتا ہی اور کوئی غیر اوسکی سزاوار پرستش نہین ہی **قوله والحجارة**
مراد حجارہ سی پتہر کو کرتی ہی کہ حرارت اوسکی سخت ہی اور بدبو اوسکی
موذی ہی اور قول صحیح یہہ ہی کہ مراد حجارہ سی وہ پتہر ہی کہ بت
بناکر کفار عبادت کرتی تہی حدیث مین وارد ہی کہ جناب رسول نی فرمایا
کہ آگ دنیا کی ایک حصہ ہی ہفتاد حصہ آتش دوزخ سی اور پہر اون حضرت
سی منقول ہی کہ آتش دوزخ کو ہفتاد مرتبہ دہوکر دنیا مین بہیجا اور اون
حضرت نی اثنای خطبہ مین فرمایا کہ اگر اس مسجد مین لاکہہ آدمی ہون
اور میان اونکی ایک اہل دوزخ سی دم لیوی گرمی دم اوسکی سبب سی سبکی
ہلاک ہووین **قوله اُعِدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ** خبر مین وارد ہی کہ داود
گریہ بہت کرتی تہی لوگونی کہا کہ ای داود گریہ کم کرو اور اسقدر جفا اپنی
نفس پر روا نرکہو کہا اونہون نی ای یاران ترک کرو مجہی تا گریہ کرون مین
قبل اسکی کہ گریہ سودمند نہو اور قبل اسکی کہ استخوان دوزخ مین
سوختہ ہون منصور عمار کہتا ہی کہ ایک سال حج کو گیا مین اور کوفی مین فرودس ہوا

ہوا ایک شب کوچہ ہای کوفہ سی گذرا مین ایک سرا سی آواز سنی مین نے کہ
کوئی کہتا ہی خداوندا قسم عزت و جلال تیری کی کہ گناہ کیا مین نی اور مخالفت
تیری مراد تہی اور عذاب تیرسی جاہل نتہا مین لیکن خطا گناہ صادر ہوا
اور ساتہہ فروگذاشت تیری کی مغرور ہوا مین خداوندا مجہی عذاب تیرسی کون
نجات دیگا اور اگر دست بیر ریسمان رحمت تیرسی علحدہ ہو سکی ساتہہ
دست آویز کرون مین منصور کہتا ہی کہ مین نی واسطی امتحان کی دہان اپنا
شگاف در مین رکہا اور اس آیہ کی تلاوت کی یا ایہا الذین
امنوا قوا انفسکم و اہلیکم نارا وقودہا الناس
والحجارۃ الخ بمجرد سنتی اس ایہ کی نعرہ مارا اور ایک ساعت مضطرب
ہوا بعد اسکی ساکت ہوا مین اوس سرا کو نشان دی کر پہرا روز دیگر پہر
آیا ایک جنازہ کو دیکہا کہ در سرا پر رکہا ہوا ہی ایک پیر زن اوس سرا
سی اتی ہی اور جاتی ہی کہا مین نی کہ ای پیر زن یہہ مرد کون ہی کہ
بیک مرگ کی اجابت لبیک کی ہی کہا اوسنی کہ جوان خداترس فرزندان
رسول خدا سی ہی دیروز مناجات مین تہا کہ ایک مرد کا گذار ہوا اور
ایک آیہ قران سی تلاوت کی بمجرد سننی کی مضطرب ہو کر گرا اور بجوار
رحمت ایزدی پیوستہ ہوا مین نی اوسوقت کہا کہ اولیا اسیطرح کی
ہوتی ہین اور جاننا چاہئے کہ فایدہ ارسال پیغمبر کا ڈرانا کافرون کا اور
عاصیون کا ہی عذاب آخرت سی تا کفر او رعصیان سی باز رہین لیکن شتابت

دینا مومنونکا اور متقیون کا ہی ساتھہ ثواب ابد کی تا ایمان اور طاعت مین
ثابت قدم رہین اسی واسطی حق سبحانہ وتعالی نی وعدہ ثواب کو مقارن وعید تو
کیا اور فرمایا کہ ای محمد ہر گاہ بدلیل روشن حجت کافرون پر لازم کی تونی
اور اونکو خوف دلایا تونی پس رغبت دلا انکو اور خوشخبری دی اونکو
چنانچہ اشارہ طرف اسکی ہی وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا الی قولہ
الانهارُ مراد اسی نہرین پانیکی اور شیر کی اور شراب اور عسل مصفا
کی ہین مسروق سی منقول ہی کہ نہرین بہشت کی ظاہر زمین پر روان ہین اور
کندیدہ نہین اور بقدرت خدا پانی و شیر و خمر و عسل پہلوی یکدیگر جاری
ہین اور با یکدیگر آمیختہ نہین ہین منقول ہی امام جعفر صادق علیہ السلام کہ اس
مضمون کو بیان فرماتی تہی اور ایک ملحدین سی حاضر تہا کہا اوسنی کہ عقل
اس مطلب کو قبول نہین کرتی ہی کہ چارون نہرین پہلوی یکدیگر سی
متصل ہون اور فرق کنندہ درمیان اونکی نہو اور با وجود اسکی امیختہ کی
حاصل نہو انحضرت نی فرمایا کہ ای سفیہ نہین دیکہتا تو کہ جل سبحانہ نی
ایک پوست تخم مرغ مین دو چیزین جمع کی ہین کہ رنگ اور ذایقہ مین مختلف
ہین اور اصلا با یکدیگر مخلوط نہین ہوتی ہین ہر گاہ اوس شخص نی اس کلام
حکمت نظام کو امام علیہ السلام سی سنا ملزم اور قایل ہوا انس سی روایت
ہی کہ نہرین بہشت کی روی زمین پر جاری ہی ایک جانب کو مروارید ہی
اور جانب دیگر یاقوت اور مشک ہی مجاہد نی روایت کی ہی کہ زمین بہشت

بہشت نقرہ سی ہی اور خاک اوسکی مشک سی اور اصل درختان مروارید سفید سی
ہی اور زبرجد اور یاقوت سی ہی اور اہل بہشت اگر کہڑی ہین ہاتہہ اونکی ثمرات
کو پہنچتی ہین اور اگر نشستہ یا خفتہ ہین شاخ درخت متصل ہوتی ہی تا میوہ کو
لین اور غرفہ ہای بہشت سی نظارہ درختونکا اور آبہای روان کا کرتی ہین
اور میوہ ہای پاکیزہ بہشت سی تناول کرتی ہین قولہ مِنْ قَبْلُ یعنی
اس قسم کی ثمرات قبل اسکی دنیا مین ہمین صورت دیکہتی تہی لیکن لذت
اور ذایقہ اونکا بمراتب زیادہ ہی اور حکمت اسمین یہہ ہی کہ طبعت اہل بہشت
کی اول مرتبہ مین خواہش طرف اوسکی کرکی اور برغبت تمام اوسکو لین کی
پس اگر مشابہت میوہ دنیا سی میوہ بہشت کو نہوتی رغبت اوسکی طرف نہوتی
اور بعضی مفسرون نی لکہا ہی کہ مراد من قبل سی یہہ ہی کہ ہرگاہ مرتبہ دیگر
اہل بہشت ثمرات کو دیکہین گی کہ یہہ ثمر ذایقہ اور رنگ اور بوی خوش
مین مثل اوس ثمر کی ہی کہ قبل اسکی اسی بہشت مین دیکہا تہا ہمنی چنانچہ حسن
سی مروی ہی کہ ایکظرف طعام کو نزدیک ایک اہل بہشت کی حاضر کرین
کی اور شخص اوسکو تناول کریگا بعد اسکی ایکظرف دیگر مثل اوسکی
لاوین کی کہی کا وہ شخص کہ یہہ وہ چیز ہی کہ روزی دی گی تہی قبل اسکی
اوسوقت وہ فرشتہ کہ طعام کو حاضر کیا ہی کہی کا کہ کہا اسکو اسکا رنگ مثل سابق لیکن ہیی
اور ذایقہ اسکا مختلف ہی یا یہہ مراد ہی کہ ہرگاہ بندہ مومن بہشت مین میوہ
تناول کریگا فی الحال حق تعالی مثل اوسکی بجای اوس میوہ کی قایم مقام

کر چکا اوسوقت مومن کہیگا هٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ مسروق سی روایت ہی کہ درختان بہشت مانند خوشہ خرما کی ثمرات اونکی باکدیگر چسپیدہ ہین ہرگاہ کہ ایک میوہ اوسکی لین کی حق سبحانہ وتعالی مثل اوسکی مرتبہ دیگر اوسی جگہہ ایک میوہ اور پیدا کریگا بعد اسکی واسطی تاکید اس کلام کی تکرارًا فرماتا ہی وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا یعنی دیا جائیگا مومنونکو میوہ ہای بہشت سی کہ مشابہ ہوگا رنگ اون ثمرات سی کہ قبل اسکی مومنون کو دیا تہا لیکن ذائقہ مین تفاوت ہی اور منقول ہی کہ مزا سب میوہ ہای دنیا کا ایک میوہ بہشت مین ہوگا اور نزدیک بعضی مفسرونکی یہہ معنی ہین کہ سب نعمتہای بہشت لطافت اور خوبی مین مانند یکدیگر ہونگی مثلا خادم مطابق لیاقت مسکن اور مسکن مانند لیاقت فرش اور اقسام طعام موافق نوع دیگر اور باقی اسی پر قیاس کرچنانچہ پیغمبر سی مروی ہی کہ بہشت مین چند طایر ہین کہ ہر ایک کی واسطی ستر ہزار پر ہین ہرگاہ کہ خوان کو اگی بندہ مومن کی رکہتی ہین وہ پرندہ اتا ہی اور پرون کو تکان دیتا ہی ہر پر اوسکی سی طعام باہر اتا ہی کہ برف سی سفید زیادہ ہی اور شہد سی شیرین تر اور مسکہ سی نرم تر زیادہ ہی اور سب لطافت اور لذت اور بوی خوش مشابہ یکدیگر ہوتی ہی اور غرفہای عالیہ مین تکیہ زدہ فارغ البال تناول ان اقسام میوہ ہا مین مشغول ہین أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ یعنی واسطی اونکی زنان ہی حور ونسی اور پاکیزہ عیبہای دنیا سی مثل بول اور غایط اور منی اور حیض کی اور استحاضہ اور نفاس کی

کی اور کشافات دیگر سی سعید ابن عامر رضہ سی مروی ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ نی
فرمایا کہ اگر کوی زن زنان بہشت سی ایکمرتبہ دنیا کی طرف دیکھی تمام روی زمین
بوی مشک سی پر ہو اور آفتاب وماہ سی روشنی زایل ہو اور ابن عباس رضی
اللہ عنہ سی روایت ہی کہ جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ اگر حور العین
آب دہن ہفت دریای تلخ وشور مین دالی مثل شہد کی شیرین ہو جائی اور خبر
مین وارد ہی کہ اگر بندہ مومن زن عجوزہ رکہتا ہو کہ بانواع عیوب مبتلا ہو اور
نہایت بدہیئت ہو حق تعالی بہشت مین جمیع عیوب سی پاکیزہ کرتا ہی اور جو
جمال اور حسن کہ حور العین کو ہو اوس پیرزن کو عطا فرماتا ہی اور باتفاق ثابت
ہوا ہی کہ مباشرت اور مجامعت بہشت مین ہوگی چنانچہ حدیث صحیح مین آیا ہی
کہ حق تعالی ہر بندۂ مومن کو قوت سو مرد کی عطا کریگا خواہ قوت اکل ہو خواہ مباشرت
زنان ہو قولہ تعالی **ان اللہ لا یستحیی** الخ ابن عباس اور ابن مسعود سی
روایت ہی ہرگاہ کہ حق تعالی نی منافقون کو ساتہہ دو چیز کی تشبیہ دی ایک
ساتہہ روشن کنندۂ آتش کی اور دوسری ساتہہ آب باران کی جیسا کہ
گذرا منافقون نی باکید بکر کہا کہ ذات حق تعالی کی بزرگ ہی اسطرح کی مثل
دینی سی لہذا اونکی حق مین فرمایا ہی **ان اللہ لا یستحیی** قولہ **مثلا**
ما بعوضۃ فوقہا الخ بعضون نی لکہا ہی کہ ما زایدہ ہی اور معنی اوسکی
یہہ ہین کہ حق تعالی نہین شرم کرتا ہی مثل دینی پشہ سی اور بعضون نی
کہا ہی کہ ما نکرہ موصوفہ ہی پس تقدیر اوسکی یہہ ہوگی **ان اللہ لا یستحیی**

اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا اَشْیَآءً مِنَ الْاَشْیَاءِ اور بَعُوْضَةً بدل اشیاء سی ہی
قولہ وَمَا یُضِلُّ بِهٖ الخ بعضی کہتی ہین کہ حق تعالی گمراہ کرتا ہی حال انکہ
اگر یہہ معنی درست ہوتی تو کسواسطی خدا شیطان کی حق مین فرماتا وَ
لَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا یعنی بہ تحقیق کہ گمراہ کیا ابلیس نی تمسی
خلق کثیر کو اور بمقام دیگر مین فرماتا ہی وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ یعنی
بتحقیق کہ گمراہ کیا فرعون نی قوم اپنی کو اور بمقام دیگر مین فرماتا ہی وَاَضَلَّ
هُمُ السَّامِرِیُّ یعنی گمراہ کیا سامری نی اور مراد اسی یہہ ہی کہ اہل کفر
بجہت فرط عناد اور انکار کی تفکر نہین کرتی ہین ان مثلو نمین تا بحکمت اور
مصلحت اوسکی آگاہ ہوکر عارف ساتہہ حقیقت دین اسلام کے ہون
اور مراد گمراہ کرتی سی تخلیہ ہی یعنی حق تعالی کفار کو حال کفر پر ترک کرتا ہی اور
توفیق اونکو بدین اسلام نہین دیتا اسواسطی کہ از اول امر کفار معجزہ ظاہرہ
مین التفات نہین کرتی ہین اور کفر و انکار مین نہایت قدم راسخ رکہتی ہین حاصل
اسکا یہہ ہی کہ گویا حق تعالی نی بسبب ذکر اس مثل کی گمراہ کیا جماعت
کثیر کو قولہ وَیَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا الخ یعنی ہدایت کرتا ہی حق تعالے
بجہت تفکر کی اس مثل مین بہت سی مومنون کو اور توضیح اسکی بطرز
ماسبق ہی قولہ وَیَقْطَعُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ یُّوْصَلَ الخ
یعنی قطع کرتی ہین اوس چیز کو کہ حکم کیا اللہ نی ساتہہ وصل کرنی کی اور
مراد اسسی کل وہ اشیا ہی کہ حق تعالی ساتہہ قطع اوسکی کی راضی نہین ہی

ہی مثل تفرقہ درمیان پیغمبران اور کتب انکی کی تفصیل اسکی یہہ ہی کہ بعضی کتب سماویکا
قابل ہونا اور بعضی کا نہونا چنانچہ یہود و نصاری توریت اور انجیل کا اقرار رکہتی
ہین اور قران کا انکار نا دوستان رسالت مآب سی دشمنی کرین اور دشمنان
انکی کی دوستی کرین یا قطع رحم کرین یا غیر اسکی قولہ اُولٰئِكَ هُمُ
الخاسِرُونَ الخ سعید ابن وقاص سی روایت ہی کہ مراد انسی فاسقین
اور خوارج ہین کہ پہلی ایمان لائی اور بعد اسکی عہد شکنی کی اور وہ فضایل
اور وہ کلمات کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی حق شاہ ولایت
یعنی علی ابن ابیطالب مین فرمایا ناشنیدہ معلوم کیا اور اونسی مقام کا ذکر
مین آئی قولہ فَاَحیَاکُم الخ اگاہ ہو کہ زندہ کرنا میت کا قبر مین واسطی سوال
وجواب منکر و نکیر کا باتفاق کتب فریقین مین ثابت ہوا ہی حدیث مین ہی کہ میت
آواز نعلین لوگونکی کہ سر قبر پر پہرتی ہین سنتا ہی اور بصحت پہونچا ہی کہ جس گاہ
کہ فاطمہ بنت اسد نی وفات پائی جناب رسول خدا آپ بنفس نفیس مشغول تجہیز
وتکفین اونکی ہوی اور ردای مبارک اپنی مین اونکو کفن دیا اور قبل اسکی
کہ قبر مین رکہین آپ اونکی قبر مین لیٹی اور بعد اسکی باہر تشریف لائی اور
اونکو دفن کیا اور تا اندک زمان سر قبر پر بیٹہی اور کان دہر کر سنتی تہی اور بعد
اسکی فرمایا ابنک ابنک یعنی بیٹا تیرا بیٹا تیرا ہرگاہ رسول خدا نی واپسی
مراجعت فرمائی اصحابون نی عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کسی
کی ساتہہ اسقدر ترحم اور مہربانی نہین کی جوان پر حضرت نی فرمائی ہی فرمایا

کہ حق تربیت کا دارانہ میری اوپر انکی بہت ہی اور یہہ کلمہ کہنا میرا سر قبر پر ابنک
ابنک ابنک اس جہتہ سی تہا ہر کاہ کہ نکرین آئی اور اونہون نی سوال کیا
کہ خدا تیراکون ہی جواب مین کہا کہ رب میرا اللہ ہی بعد اسکی سوال کیا کہ
پیغمبر تیراکون ہی جواب مین کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ہی بعد اسکی سوال
کیا کہ امام تیراکون ہی جواب مین اوسکی چپ ہورہین اوسوقت مین نی
تلقین کیا بتا تیرا امام تیرا علی ہی بعد اسکی منکرونکیرنی وہانسی مراجعت کی
اور اسی واسطی سنت ہی تلقین مین تین مرتبہ کہنا علیؑ امامی کا اور ہر کاہ بندہ
کو قبر مین رکہتی ہین اوسدم حق تعالی روح کو بدن مین اوسکی داخل کرتا ہے
اور وہ سینہ تک زندہ ہوتا ہی اور ہواس اوسکی درست ہوتی ہین اور بعد
اسکی خدا ورسول وائمہ ہدا علیہ السلام کی سوال کرتی ہین اگر وہ عہدہ جواب وسوال
سی باہر آتا ہی کہتی ہین سورہ مثل خواب عروس کی اوسدم ایک فرشتہ اور
اگر پڑا پتا قبر پر مارتا ہی تا قبر اوسکی فراخ ہووی اور ایک در بہشت کا اوسمین
کہول دیتا ہی کہ وہ سیر کرتا ہی اور اگر جواب دینی سی عاجز ہوا گرز آتشی اوس
پر مارتی ہین کہ قبر اوسکی پر از آتش ہوتی ہی اور ایک در دوزخ کا اوسمین
کہول دیتی ہین کہ اوسمین سی سانپ اور بچہو جہنم کی داخل ہوتی ہین اسیواسطی
پیغمبر خدا نی فرمایا ہی القبر روضۃ من ریاض الجنۃ او
حفرۃ من حفر النیران یعنی قبر روضہ ہی روضہ ہای بہشت
سی یا غار ہی غارہای جہنم سی اور جناب صادق علیہ السلام سی مروی

مروی ہی کہ وہ شیعیان ہماری سی نہین ہین جو منکر تین چیز کا ہوا ایک معراج
اور دوسری سوال قبر اور تیسری شفاعت ہماری سی اور علمای امامیہ مین
بنا بر اکثر احادیث کی یہہ ہی کہ سوال قبر سبکو نہین ہوتا ہی بلکہ مخصوص مومن
کامل اور کافر محض کیواسطی ہی اور مردمان دیگر سی تغافل کرتی ہین مثل
مستضعفونکی اور اطفالونکی اور مجنون کی تغافل انسی کرتی ہین قولہ
یا ایها الناس الخ تحقیق اسکی یہہ ہی یا در اصل واسطی ندا بعید کی
ہی اور ای واسطی وصل کی ہی درمیان اوس چیز کی معرف بالف و
لام ہو یعنی جس اسم پر الف و لام لاحق ہوا اور اوسکو یا ارادہ ندا کر نا مقصود
ہو لازم ہی کہ درمیان اوسکے ای کو داخل کرین بدلیل اسکی کہ یا کو
وصل کرنا اس صورت مین اجتماع دو حرف تعریف کا ایک محل مین لازم
اتا ہی اور یہہ متعذر ہی بنا بر اسکی ای اسم مبہم یعنی غیر معین ہی کہ اجناس
کثیرہ پر واقع ہوتا ہی اور اسی واسطی ضرور ہی کہ بعد ای کی اسم جنس کا
مذکور ہو اور وہ اسم جنس صفت اوسکا ہوتا اجناس کثیرہ سی وہ جنس ممتاز
ہو اور ای منادی ہی کہ بعد یا ی ندا کی واقع ہی اور مفرد ہی اور معرفہ ہی
اور مبنی بضمہ ہی اور لفظ ھا واسطی تنبیہ کی ہی اور لفظ ناس کو بضمہ پڑھنا
چاہئی اسواسطی کہ وہ صفت ای کی واقع ہی پس جو اعراب کہ موصوف
کو ہو وہی اعراب صفت کو بھی ہوتی ہی یعنی جو اعراب کہ ای کی ہی وہی
اعراب ناس کی ہی اور معنی خلق کی بجا لانا کامکا بتقدیر و تخمین ہی یعنی

که حق تربیت دارانه میری او پرانکی بہت ہی اور یہہ کلمہ کہنا میرا سر قبر پر ابنك ابنك ابنك اسی جہتہ سی تہا ہر گاہ کہ نکرین ائی اور اونہون نی سوال کیا کہ خدا تیرا کون ہی جواب مین کہا کہ رب میرا اللہ ہی بعد اسکی سوال کیا کہ پیغمبر تیرا کون ہی جواب مین کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ ہی بعد اسکی سوال کیا کہ امام تیرا کون ہی جواب مین اوسکی چپ ہو رہین اوسوقت مین نی تلقین کیا بیٹا تیرا امام تیرا علی ہی بعد اسکی منکر و نکیر نی وہانسی مراجعت کی اور اسی واسطی سنت ہی تلقین مین تین مرتبہ کہنا علیؑ امامی کا اور ہر گاہ بندہ کو قبر مین رکہتی ہین اوسدم حق تعالی روح کو بدن مین اوسکی داخل کرتا ہی اور وہ سینہ تک زندہ ہوتا ہی اور ہواس اوسکی درست ہوتی ہین اور بعد اسکی خدا و رسول و ایمہ ہدا علیہ السلام سی سوال کرتی ہین اگر وہ عہدہ جواب سوال سی باہر آتا ہی کہتی ہین سورہ مثل خواب عروس کی اوسدم ایک فرشتہ اور اگر مرا پیا قبر پر مارتا ہی تا قبر اوسکی فراخ ہووی اور ایک در بہشت کا اوسمین کہول دیتا ہی کہ وہ سیر کرتا ہی اور اگر جواب وہی سی عاجز ہوا گرز آتشی اوس پر مارتی ہین کہ قبر اوسکی پر از آتش ہوتی ہی اور ایک در دوزخ کا اوسمین کہول دیتی ہین کہ اوسمین سی سانپ اور بچہو جہنم کی داخل ہوتی ہین اسیواسطے پیغمبر خدا نی فرمایا ہی القبر روضة من ریاض الجنة او حفرة من حفر النیران یعنی قبر روضہ ہی روضہ ہای بہشت سی یا غار ہی غارہای جہنم سی اور جناب صادق علیہ السلام سی مروی

مروی ہی کہ وہ شیعیان ہماری سی نہین ہین جو منکر تین چیز کا ہوا ایک معراج
اور دوسری سوال قبر اور تیسری شفاعت ہماری سی اور علمای امامیہ مین
بنابر اکثر احادیث کی یہہ ہی کہ سوال قبر سبکو نہین ہوتا ہی بلکہ مخصوص مومن
کامل اور کافر محض کیواسطی ہی اور مردمان دیگر سی تغافل کرتی ہین مثل
مستضعفونکی اور اطفالونکی اور مجنون کی تغافل انسی کرتی ہین قولہ
یاایھا الناس الخ تحقیق اسکی یہہ ہی یا در اصل واسطی ندار بعید کی
ہی اور ای واسطی وصل کی ہی درمیان اوس چیز کی معرف بالف و
لام ہو یعنی جس اسم پر الف و لام لاحق ہو اور اوسکو باراده ندا کرنا مقصود
ہو لازم ہی کہ درمیان اوسکی ای کو داخل کرین بدلیل اسکی کہ یا کو
وصل کرنا اس صورت مین اجتماع دو حرف تعریف کا ایک محل مین لازم
اتا ہی اور یہہ معتذر ہی بنابر اسکی ای اسم مبہم یعنی غیر معین ہی کہ اجناس
کثیرہ پر واقع ہوتا ہی اور اسی واسطی ضرور ہی کہ بعد ای کی اسم جنس کا
مذکور ہو اور وہ اسم جنس صفت اوسکا ہو تا اجناس کثیرہ سی وہ جنس ممتاز
ہو اور ای منادی ہی کہ بعد یای ندا کی واقع ہی اور مفرد ہی اور معرفہ ہی
اور مبنی بضمہ ہی اور لفظ ھا واسطی تنبیہ کی ہی اور لفظ ناس کو بضمہ پڑہنا
چاہئی اسواسطی کہ وہ صفت ای کی واقع ہی پس جو اعراب کہ موصوف
کو ہو وہی اعراب صفت کو بہی ہوتی ہی یعنی جو اعراب کہ ای کی ہی وہیی
اعراب ناس کی ہی اور معنی خلق کی بجا لانا کا مکا بتقدیر و تخمین ہی یعنی

پیدا کیا ہی افلاک کو ایسی تقدیر و اندازسی کہ حکمت مقتضی اوس اندازکی تہی
اور خلق بمعنی طبع کا بہی مستعمل ہوتا ہی اسواسطی خلیقت طبعت کو کہتی ہین اور
خلاق بمعنی نصیب ہیم وارد ہی تکملہ چہارم در بیان آیات رکوع
سیوم ہی علی عبدنا اٹہہ حرف ہین اور بینات اوسکی تین سی
ساٹہہ ہوئی اور عدد بینات سی یہہ عبارت پیدا ہوتی ہی ای فی
ابن ابیطالب علی الھاد الاسماء کلھا گیارہ حرف ہین اور بینات
اسکی سات سی چودہ ہوتی ہین اور عدد بینات سی یہہ عبارت پیدا ہوئی ہی
ای اسم محمد و علی وام ابنھا والحسن والحسین جدا

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ
اور وقتیکہ کہا پروردگار تیری نی واسطی فرشتونکی بدرستیکہ مین پیدا کرنی والا ہون
فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ
زمین سے ایک خلیفہ کہا فرشتونی آیا پیدا کرتا ہی تو بیچ زمین کی اوس شخص کہ بیچ
یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ
فساد کریگا بیچ زمین کی اور خون ریزی کریگا حالانکہ ہم تسبیح کرتی ہین
بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا
ساتہہ شکر تیری کی اور بہ پاکیزگی یاد کرتی ہین تجکو کہا بہ تحقیق کہ مین جانتا ہون اوس چیز کو کہ

تعلمون ۝ وعلم آدم الاسماء كلها ثم

تم نہین جانتی ہو اور تعلیم کیا آدم کو اسامی مخلوقات کے سب بعد اسکی

عرضهم على الملائكة فقال انبئوني

عرض کیا مخلوقاتکو اوپر فرشتون کی پس کہا اللہ نی آگاہ کرو مجکو

باسماء هؤلاء ان كنتم صادقين

ساتھ اسامی انہین اشیا کی اگر ہو تم راست گویان سے

قالوا سبحانك لا علم لنا الا ما علمتنا انك

کہا فرشتو نی کہ تسبیح کرتین ہین ہم تیری نہین دانش ہی واسطی ہماری مگر اوس کی کہ تعلیم کیا ہی تو نی ہمکو

انت العليم الحكيم قال يا آدم انبئهم

تحقیق کہ تو دانا ہے حکمت کنندہ ہی کہا خدا نی ای آدم آگاہ کرا انکو ساتھ

باسمائهم فلما انباهم باسمائهم قال الم

اسامی ان اشیا کی پس جسوقت خبر دیی آدم نی فرشتونکو ساتھ نام مخلوقات کی کہا خدا نی کیا نہین

اقل لكم اني اعلم غيب السموات والارض

کہتا تہا مین واسطی تمہاری تحقیق کہ مین دانا ہون اشیای غایبہ افلاک کا اور زمین کا

واعلم ما تبدون وما كنتم تكتمون

اور دانا تر ہون اوس چیز کا کہ ظاہر کرتی ہو تم اور اوس خبر کو کہ ہو تم کہ مخفی کرتے ہو تم

واذ قلنا للملائكة اسجدوا لادم

اور ہر گاہ کہ کہا ہمنی واسطی فرشتونکی کہ سجدہ کرو تم واسطی آدم کی

فسجدوا الا ابلیس ابی واستکبر و
پس سجدہ کیا ملایکہ نی مگر عزازیل انکار کیا اور غرور کیا اور

کان من الکافرین وقلنا یا ادم اسکن
ہوا وہ کافرو سے اور کہا ہمنی ای ادم بود و باش

انت وزوجک الجنة وکلا منها رغدا
کرد تم اور زوجہ تمہاری فردوس مین اور کہا و تم دونو بہشت سی بفراغت

حیث شئتما ولا تقربا هذه الشجرة فتکونا
جس جگہ سی کہ چاہو تم فواکہ اوسکی اور نہ نزدیک ہونا تم دونو اس درخت گندم کی کہ پس ہوگی تم دونو

من الظالمین فازلهما الشیطان عنها
ظالمو سے پس لغزش مین لایا اون دونو کو شیطان اوس درخت سی

فاخرجهما مما کانا فیه وقلنا اهبطوا
پس نکالا اون دونو کو اوس جگہ سی کی تہی دونو بیچ اوسکی اور کہا ہمنی ادم سی کہ نیچی جاو تم

بعضکم لبعض عدو ولکم فی الارض
کہ بعضی تمہاری واسطی بعضون کی دشمن ہین اور واسطی تمہاری بیچ زمین کے

مستقر ومتاع الی حین فتلقی ادم
قرار ہے اور فایدہ مندی ہی تا ایک مدت پس دریافت کیا ادم نی

من ربه کلمات فتاب علیه انه
پروردگار اپنی سی کلمات بزرگ کو پس قبول کیا توبہ خدا نی اوپر آدم کی تحقیق کہ

هو

هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا
اللہ بہت توبہ قبول کرنی والا ہی مہربان ہی کہا ہمنی کہ جاؤ تم اس بہشت سی

جَمِيعًا فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ
سب کی سب پس ہاونگی تمہاری جانب ہماری سی ہدایت پس جو شخص کہ پیروی کریگا

هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
ہدایت ہماری کی پس نہین خوف ہی اوپر اونکی اور نہ وہ غمگین ہوینگے

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
اور وہ لوگ کہ انکار کیا اور تکذیب کی ساتھہ آیات ہماری

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ
وہ گروہ ملازمان دوزخ ہین کہ وہ بیچ اوسکی ہمیشہ ہینگے

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ یعنی بدرستیکہ این آفرینش آدم مین
حکم اور مصالح ہین کہ تم نہین جانتی ہو ازان جملہ ایک یہہ ہی کہ اظہار تکبر و غرور
اور نافرمانی ابلیس کی ہی کہ خاطر مین تہی ازانجملہ خلق انبیا سی اور ائمہ ہدا
اور اولاد صلب و غیر سی ہی درخواست کی کہ خلیفہ زمین ہم جنس ہماری ہو اور
کہا ملایکہ نی حالانکہ ہم تسبیح اور اطاعت تیری کرتی ہین اور نافرمانی تیری
نہین کرتی ہین اور وہ خلیفہ کہ غیر ہمارا ہو کا فرمان بردار تیرا نہو کا اوسوقت
حق تعالی نی جواب مین کہا إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ پس ملایکہ
سمجہی ہم غلطی پر ہین اور سوال اپنی سی نادم ہوئی اور پناہ بعزت الہی لائی

اور مشغول استغفار ہوئی ہرگاہ کہ آدم نے کتم عدم سے صحرای وجود مین قدم رکہا
اور بہشت سے زمین پر آئے خطاب پہونچا کہ اے آدم زمین مین ایک خانہ بنانا چاہیے
اور کہنا کہ اولاد تیری سے طرف اوسکی پناہ لاوین اور بصیقل استغفار زنگ
عصیان کو دور کرین جسطرح سے کہ فرشتگان مقرب پناہ بعرش الہی لائے
اور استغفار مین مشغول ہوئے اور ہرگاہ آدم نے اوس گہر کو بنا کیا مردمان
عاصی سر و پا برہنہ ژولیدہ مو غبار آلودہ متوجہ طرف اوسکی ہوئے اور مشغول
بتضرع و زاری ہوئے اور بسبب اس عمل کی مغفرت اونکو حاصل ہوئی حق تعالی
نے فرشتون سے خطاب کیا کہ از جملہ اون حکم اور مصالحون کی ایک یہہ بہی ہے کہ
سبب اسکی معاصی اونکی دور ہوتی ہین اور تم ان مصالح کو نہ جانتی تہی القصہ
حق سبحانہ وتعالی بعد فرمانی **انی اعلم ما لا تعلمون** کی قدرتی خاک
اجزای مختلفہ زمین سے لی اور اوسکو پانی سے مخلوط کیا اسطرح سے کہ فرشتہ
ابر کو حکم کیا تا چالیس روز پارچہ ابر کو مقابل اوسکی رکہی اور چالیس روز اوس پر
پانی برسادی اور ہیچوجہ سایہ ابر اوسی دور نہوا تا اینکہ خمیر اور چسپان ہوئی
باین نہج کہ قابلیت بنانی صورت کی بہم پہونچی بعد اسکی بصورت انسان مصور
کیا اور روح کو اوسمین داخل کیا اور وجہ نام رکہنی آدم کی بادم یہہ ہے آدم
گندم گون کو کہتی ہین لہذا بادم مسمی کیا **انبئونی باسماء ہؤلاء**
ان کنتم صادقین یعنی آگاہ کرو تم مجہی نام ہای ان اشیا کو اگر
ہو تم حساد تونسی یعنی اگر تم اس امر مین صادق ہو کہ خلیفہ ہم جنس ہمارا بہتر ہو

خلیفہ بنی آدم سی پس چاہی تمکو کہ آگاہ کرو تم مجھی نامہای ان اشیا سے والا
خلیفہ بنی آدم سی استفسار اسکا کرو تا فضیلت خلیفہ بنی آدم خلیفہ ملایکہ
سی ثابت ہو اخبار مین وارد ہی کہ ہرگاہ حق تعالی نی ارادہ کیا کہ فضیلت
آدم فرشتگان پر ظاہر ہو حکم کیا کہ ایک منبر آسمان ہفتم پر رکہو اور بالای
اوسکی کرسی نور رکہی اور فرشتونکو حاضر کیا اور آدم نی بامر الہی بالای منبر
قدم رکہا اور نامہای اون اشیا کا ملایکہ سی پوچہا کیا جسوقت کہ ملایکہ
نی دعوا اپنی عجز کا اور عدم علم کا کیا کہ لا علم لنا الا ما علمتنا الی قولہ
تکتمون ہرگاہ کہ فرشتونکو حضرت آدم نی اسما اور تمام خبرونسی آگاہ
کیا ملایکہ نی اپنی عاجزی کا اور فضیلت آدم کا اقرار کیا او سدم حق تعالی نے
بجہت اقرار اور اکرام حضرت آدم کی حکم کیا کہ تا منبر حضرت آدم کو اوٹہا کر
ساتون آسمانین پر ایا عرصہ سو برس مین ایک عجایب آسماکو دیکہتی تہی بعد
اسکی ایک اسپ مشک سی خلق کیا اور دو پر موتی او مرجان سی اوسکو
عطا کئی اور حضرت آدم کو حکم کیا کہ اسپر سوار ہو کر آسمانونکو سیر کرتی تہی
اور حضرت آدم تمام فرشتونکو سلام کرتی تہی اس کیفیت سی کہ
السلام علیکم و رحمة اللہ و برکاتہ جوابمین اونکی فرشتہ
کہتی تہی و علیک السلام و رحمة اللہ و برکاتہ ای خلیفہ تسکی
اکبر فرحق تعالی نی ازروی تعظیم خطاب کیا ای آدم سلام اور تحیت
ہماری تجہپر ہو اور فرزندان صالح پر تیری ہو تا بروز قیامت قولہ و اذ

قلنا الخ پوشیدہ نرہی اگر کوی کہی کہ بنابر اسکی جاہی ابلیس باوجود محسوب
ہونی اوسکی کی فرشتونسی کا فرہوا حال انکہ مذہب امامیہ مین ملائکہ کو معصوم
جانتی ہین جواب اس اعتراض مین کافی ہی وہ حدیث کہ ایک شخص نی عرض
کی حضرت امام حسن عسکری سی کہ بنابر فرمانی اپکی کہ ملائکہ معصوم ہین پس جاہی
ابلیس فرشتونسی نہو حضرت نی فرمایا بلی وہ فرشتونسی نہین ہی بلکہ قوم جن
سی ہی آیا نہین سنا تونی قول حق تعالی کا واذ قلنا للملائکة
اسجدوا لادم فسجدوا الا ابلیس وکان من الجنّ
اور موضع دیگر مین فرماتا ہی والجان خلقناہ من قبل من نار
السّموم یعنی جن کو پیدا کیا ہمنی آتش تیز سی اور باقرار ابلیس کہ کہا تہا
اُسنی خلقتنی من نار وخلقتہ من طین یعنی مین بہتر ہون
آدم سی کہ پیدا کیا تونی مجکو آگ سی اور پیدا کیا اوسکو خاک سی اور قول
حق تعالی کا ہی وکان من الجنّ اور یہہ منع کرنا حضرت آدم کا کہانی
گندم سی واسطی حرام ہونی کی نہین ہی بلکہ واسطی کراہت کی ہی اور اگر کوئی
کہی کہ خطا حضرت آدم اور ابلیس دونونسی ہوی حضرت ادم کی خطا معاف
ہوی اور ابلیس کے معاف نہوی تا اینکہ بحد کفر ہو پہنچا جواب اسکا یہہ ہی کہ ابلیس
نی نافرمانی حق تعالی کی کی اور انکار کیا چنانچہ دلیل تام ہی قول حق تعالی کا ابا
واستکبر الخ اور آدم نی توبہ کی فتاب علیہ پس قبول توبہ کیا
اونسی اور پہاپونسی ثابت ہوا کہ حضرت آدم جہت مسدود ہونی سی ملائکہ

ملائکہ افضل نہی اور جناب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ افضل حضرت آدم اور انبیاء دیگر سی ہین او جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام کہ جنکو حق تعالی نے بنفس پیغمبر یاد کیا ہی آیہ مباہلہ مین اور **ایضاً** جناب رسولخدا نی فرمایا ہے **یا علی انت منّی وانا منک** یعنی ای علی تو مجہسی ہی اور مین تجہسی ہون سزاوار ہی کہ جو فضیلت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ کو ہو وہی فضیلت واسطی جناب امیر علیہ السلام ہو بنا بر اسکی علی علیہ السلام افضل ملائکہ اور انبیا اور حضرت آدم سی ہو **ایضاً استکبر وکان من الکافرین** یعنی تکبر اور گردن کشی کی اور دراصل کافرونسی تہا یعنی علم الہی مین تہا کہ ابلیس منافقون اور کافرونسی تہا اسواسطی کہ روبروی ملائکہ اظہار اطاعت اور انقیاد کا کرتا تہا اور باطن مین کفر اور انکار کو پوشیدہ کرتا تہا ہر گاہ حق تعالی نی اوسکو مامور بسجدہ آدم کیا غش اور عیب اوسکا محک امتحان سی ظاہر ہوا پیغمبر خدا سی مروی ہی کہ جو شخص سورہ ہای سجدہ کو پڑہی اور سجدہ کری ابلیس اوسکی پاس سی بہاگتا ہی اور آغاز گریہ کرتا ہی اور کہتا ہی وای او پر میری کہ فرزند آدم نی سورہ عزیمہ تلاوت کی اور سجدہ کیا اور بسبب اسکی مستحق بہشت ہوا اور ابلیس نے ترک سجدہ کیا اور مستحق دوزخ ہوا اور روایت دیگر مین آیا ہی کہ ہر گاہ نوح علیہ السلام کشتی مین سوار ہوی ابلیس آیا اور دنبالہ کشتی پر بیٹہا حضرت نوح نی کہا ای ابلیس ازجہت تکبر ہلاک ہوا تو اور لوگونکو

ہلاک کیا اوسوقت ابلیس نے کہا کہ اب کیا تدبیر ہی کہا نوح نی کہ حق تعالے
فرماتا ہی کہ اگر قبر آدم کو سجدہ کری تو پس توبہ قبول ہی جواب دیا کہ ہرگاہ
مینی زندگی آدم مین سجدہ نکیا اب مردہ ہونی پر کیونکر کرون القصہ ہرگاہ
ابلیس سجدہ ادم سی باز رہا حقتعالی نی اوسپر لعنت کی اور صف فرشتگا نسی
دور کیا اور سب ملائکہ نی بہی لعنت کی اوسوقت آدم کو حق تعالی نی
حکم کیا کہ بہشت مین داخل ہو چنانچہ اسی طرف اشارہ ہی قول حق تعالی کا
وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ الخ اور معنی سجود کی لغت مین خضوع اور تذلل
کی ہین اور شرع مین ایک عمل مخصوص ہی نماز مین مثل رکوع و قنوت
وغیرہ کی یا این کیفیت کہ پیشانی کو زمین پر رکہی جسطرح سی کہ کتب فقہیہ مین
مذکور ہوا ہی اور اختلاف واقع ہوا ہی سجود ملائکہ مین واسطی آدم کے
ائمہ علیہ السلام سی اسطرح سی وارد ہوا ہی کہ سجدہ آدم واسطی تعظیم
حضرت آدم کی تہا یعنی منظور یہہ تہا کہ عظمت شان آدم سب ملائکہ پر ظاہر
ہو اور یہہ سجدہ کرنا درحقیقت واسطی خدا کی تہا ہرچند کہ ابطا ہر طرف
آدم کی ہی چنانچہ سجدہ طرف بیت اللہ کی اسی کیفیت سی ہی ابن
ابی الحدید نے اعتراض اسپر کی ہی کہ بنا بر اسکی لازم آتا ہی کہ حضرت
یوسف افضل ہون یعقوب سی ازجہت سجدہ کرنی یعقوب کو یوسف کی جواب
اسکا یہہ ہی کہ سجدہ بدون فضیلت مسجود لہ کی متصور نہین ہوتا پس اگر
بادلہ قطعی ثابت ہو کہ سجدہ یعقوب واسطی یوسف کی اسی حیثیت سی تہا

تہا البتہ فضیلت یوسف یعقوب سی ثابت ہوتی ہی اسواسطی کہ جناب سید
المرسلین افضل ہین جمیع انبیا سی ازانجملہ حضرت ابراہیم و اسمعیل اور
آدم اور اجداد آنحضرت کی ہین پس بنا براسکی افضل ہونا یوسف کا
یعقوب سی کچہہ قباحت نہین رکہتا و الاجواب اس اعتراض مین کہا جائیگا
کہ اس موضع مخصوص مین سجدہ تعظیمی واقع نہین ہوا بخلاف سجدہ
ملایکہ واسطی آدم کی یقینا واسطی تعظیم کی تہا اور موید اسکی وہ روایت
کہ عیون اخبار الرضا مین جناب امام رضا علیہ السلام سی منقول ہی
بواسطہ ابای کرام کی ہی علی ابن ابیطالب ور اونہون نی جناب سید المرسلین
صلی اللہ علیہ والہ سی کہ فرمایا کہ حق تعالی نی کسی خلق کو افضل اور
کرامی تر ہمسی نہین پیدا کیا عرض کیا کہ علی ابن ابیطالب نی کہ یا رسول اللہ
پس جبرئیل سی ہی افضل ہو پس حضرت نی فرمایا کہ ای علی اللہ تعالی نی
فضیلت دی انبیاء مرسلین کو ملائکہ مقربین پر اور فضیلت دی ہمکو انبیاء
مرسلین سی اور بعد میری فضیلت تجہی ہی ای علی اور واسطی ائمہ کہ بعد میری
ہونگی اور بدرستیکہ ملائکہ خادم ہماری اور دوستان ہماری کی ای
علی وہ ملائکہ حامل عرش الہی ہین اور دور عرش مین تسبیح اور استغفار
کرتی ہین واسطی اشخاص کی کہ تصدیق ہماری ولایت کا کرتی ہین ای
علی اگر نہوتی ہم ہرگز حق تعالی پیدا نکرتا آدم و حوا و بہشت و دوزخ و آسمان
و زمین کو پس کس وجہ سی نہی ہم افضل ملائکہ سی نہوی باوجود اینسبقت

کی تہی ہمنی ملائکہ سی معرفت پروردگار مین تسبیح وتقدیس وتہلیل مین اسواسطی
کہ اول حق تعالی سے نے ارواح ہماری کو پیدا کیا تہا پس حق تعالی نی اوس
روح کو گویا کیا تہا بتوحید وتمجید اپنی کی بعد اسکی کہ ملائکہ کو پیدا کیا پس ہرگاہ
کہ اونہون نی نور ہماری کو دیکہا بزرگ معلوم کیا شان ہماری کو پس اوسوقت
بسم اللہ کہا مینی تا ملائکہ جانین کہ ہم مخلوق خدا کی ہین وحق تعالی پاک
ومنزہ ہی صفات ہماری سی پس اوسوقت ملائکہ نی بسبب تسبیح ہماری کی
تسبیح کہی ایکی حق تعالی کو منزہ جانا صفات ہماری سی پس ہرگاہ بزرگی
عزت ہماری کی ملائکہ نی دیکہی اوسوقت مین لاالہ الا اللہ کہا تا ملائکہ
الوہیت ہماری انکار کرین اور عبودیت ہمای کا اقرار پس ہرگاہ جلالت
مکان ہماری کو مشاہدہ کیا اللہ اکبر کہا ہمنی تا ملائکہ جانین کہ خدا سی
کوئی چیز بزرگ تر نہین ہی پس ہرگاہ ملائکہ نی عزت وقوت ہماری مشاہدہ
کی اوسوقت لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہا ہمنی تا ملائکہ جانین کہ جو قوت ہی
جانب خدا سی ہی بعد انکی ملائکہ نی دیکہا اون نعمتونکو کہ حق تعالی نی
ہمین عطا کی تہین اور وجوب اطاعت کو اوسوقت الحمد للہ کہا ہمنی تا ملائکہ
جانین کہ عوض نعمت حمد الہی بجالایا ہی پس ملائکہ نی ہمسی حمد الہی کو سیکہا
پس سبب ہماری توحید حق تعالی وتسبیح وتہلیل وتمجید وتحمید کو دریافت
کیا اور بعد اسکی حق تعالی نی حضرت آدم کو پیدا کیا اور ہمکو امانت صلب
اوسکی مین رکہا اور ملائکہ کو از جہت تعظیم ہماری بسجود آدم حکم کیا

کیا اور سجدہ ملائکہ واسطے حق تعالی کی ازجہت عبودیت ہی اور واسطے آدم کے
ازجہت عظمت ہمارے کی تہا پس کسطرح افضل ملائکہ سی نہوں ہم بدرستیکہ
ہرگاہ مجہی آسمان پر لیگئی حضرت جبرئیل نی اذان واقامت دو دو مرتبہ
کہی بعد اسکی کہا کہ ای محمد آگی کہڑی ہو یعنی کہا کہ ای جبرئیل آیا آگی تیری استادہ
ہون مین جبرئیل نے کہا ہان آری حق تعالی نی فضیلت دی سب انبیا کو سب
ملائکہ پر علی الخصوص تمہین بعد اسکی آگی کہڑا ہوا مین اور ہمراہ ملائکہ کے
نماز بجا لایا مین اور یہہ اظہار ازجہت فخر نہین ہی بلکہ اظہار حقیقت حال
بعد اسکی ہرگاہ نزدیک پردہای نور کی پہونچا جبرئیل نی کہا ای محمد پیشتر
جا اور مین ہمراہ نہین جا سکتا اوسوقت مین پیغمبر نی فرمایا کہ ای جبرئیل
اسوقت مین مجہی تنہا نکر جبرئیل نی عرض کی کہ ای محمد انتہای درجہ میرا
یہہ ہی اگر اس جگہہ تجاوز کرون مین حق تعالی پرونکو میری جلا دیگا پس
میری تئین طرف بالا پردہای نور کی لیگئی تا اینکہ پہونچا مین ساتہہ اس موضع
کی کہ حق تعالی کو مرکوز تہا بعد اسکی ندا آئی کہ ای محمد اوسوقت عرض کی کہ بخدمت
مین تیری حاضر ہون اور توسب سی برتر ہی بعد ندا آئی ای محمد انت
عبدی وانا ربک فایای فاعبد یعنی ای محمد تو بندہ میرا ہے
اور مین پروردگار تیرا ہون پس مخصوص میری ہی بندگی کر بدرستیکہ
تو ادا کریگا رسالت میری کو اور تو رسول اور حجت میری جانب سی خلق پر
ہی بہشت کو واسطے تابعین تیری کی پیدا کیا ہی اور جہنم کو واسطے مخالفین

تیری کی اور واسطی اوصیا تیری کی کرامت عطا کی مینی اور واسطی
شیعیان کی ثواب کو پس کہا مینی کہ ای پروردگار کون ہین اوصیا
میری پس اواز ای کہ ساتھ اسی عرش پر اسامی اون اوصیا کی دیکہ لی
دیکہا مینی بطرف ساق عرش بارہ نور کو ہر نور مین بسبز ایک
اسم اوصیا ای نبی سی مرقوم تہا کہ اول علی ابن ابیطالب علیہ السلام
اور آخر اونکا مہدی امت ہی کی پس عرض کی کہ ای پروردگار یہی ہین
اوصیا میری پس اواز ای کہ ای محمد یہہ ہین اولیا ہماری اور برگزیدہ ہماری
وحجت ہماری اوپر خلق بعد تیری اور اوصیا تیرا او خلفا تیری ہین اور
بہترین خلق ہین بعد از تیری قسم بعزت وجلال خود کہ ہر اینہ بسبب اونکی
دین کو ظاہر کرینگے ہم اور زمین پاک کرینگے دشمنوں سی بسبب اخر
انکی کی اور مالک کرین کی تمام مشرق اور مغرب کا اور مسخر کرین ریاح
کو اور مرتبہ اونکا بلند کرینگی از جہت اسباب ظاہر کی اور لشکر خاص اپنی سی
یاری کرین کی اوسکی تا دعوت ایمان ظاہر بظاہر دین ہمار یکو آشکار اکرین
اور جمع کرین مخلوقات کو ساتھ کلمہ توحید کی بعد اسکی سلطنت اوسکی ہمیشہ
رہی کی اور سلطنت زمین کو دست بدست محبان اپنی کو بہیرین کی انتہی بعد
اسکی والد ماجد علیین مآب نی مواعظ حسنیہ مین اسطرحسی لکہا ہی کہ اس
حدیث سی جسطرح کہ فضیلت جناب سید المرسلین بلکہ سایر انبیا سی کے
ملائکہ پر ثابت ہوتی ہی اسطرحسی فضیلت ائمہ معصومین ملائکہ پر ثابت ہوتی ہی

سورہ بقر

ہی اور بھی موید اسکی وہ حدیث ہی کہ جناب صادق علیہ السّلام سی منقول ہی
جمع ہوی فرزند آدم ایک گہر مین بعد اسکی نزاع واقع ہوی بعضون نی
کہا کہ بہترین خلق ملائکہ مقربین ہین اور بعضون نی کہا کہ بہترین خلق خدا
حاملان عرش الہی ہین فی الحال ہبت اللہ پسر آدم داخل ہوی بعضون نی
کہا کہ ای وہ شخص کہ حل اس مشکل کے کرینگی ہر گاہ ہبت اللہ نی
سلام علیک کی بیٹھی استفسار کیا کہ کس سخن مین مشغول تہی
جواب مین اونہون نی کہا کہ افضلیت خلق خدا کا مذکور تہا کہ کونسا
انمین افضل ہی ہبت اللہ نی کہا کہ تم صبر کرو تا اینکہ مین تحقیق کری
تمہاری پاس آؤن بعد اسکی نزدیک پدر آدم اپنی کی ای اور اس حال کو
عرض کیا آدم نی کہا کہ ای فرزند مین نزدیک خدا کی کہڑا تہا دیکہا
مینی کہ روی عرش پر ایک سطر مرقوم تہی بسم اللہ الرحمن الرحیم
محمد و آل محمد خیر من برایا اللہ یعنی محمد و آل محمد
بہترین خلق خدا ہین خلق اللہ سی اور ازین قبیل احادیث دیگر
ہین کہ فضیلت چہاردہ معصوم کی سارے مخلوقات پر رکہتی ہی بنا بر طول
مذکور نہوا قولہ فاخرجہما مما کانا فیہ پس نکالا اون دونو
کو بہشت سی شیطان نی پوشیدہ نرہی کہ اخراج آدم و حوا از بہشت
بر سبیل عقوبت نتہا بلکہ واسطی حکمت اور مصلحت کی تہا تفصیل
اس اجمال کی یہہ ہی کہ حکمت حق تعالی مقتضی تہی کہ بہشت سی دار

تکلیف که دار دنیا ہی نقل کرین اور مشقت امتحان اوٹھا کر مستحق زیادتی
مرتبہ کی ہون جسطرحسی کہ کاہی غنی کو بمصلحت فقیر کرتا ہی اور صحیح کو
بیمار اور نکالنا حلہای بہشت کا ارزوی تفصیل تہا نہ ازروی استحقاق
اور بھی جانا چاہی کہ باہر لانا آدم کا بہشت سی ضرور تہا اگرچہ درخت
گندم نہ کہاتی اسواسطی اتمام حجت اہل زمین کی مخلوق ہوی تہی چنانچہ قول
انی جاعل فی الارض خلیفة دلیل اس مضمون پر ہی لیکن
خروج بہشت سی اگر بدون کہانی گندم کی ہوتا آسان تر ہوتا اور ہر گاہکہ
بعد کہانی گندم کی واقع ہوا نہایت شاق ہوا چنانچہ مرقوم ہی کہ ہر گاہ
ادم و حوا نی گندم تناول کیا لشکر بلا متوجہ ہوا فی الحال تاج شرف سر
اونکی سی دور ہوا اور حلہای بہشت بدنسی اونکی گر پڑی اور غلمان اور
حورین کہ ملازمت اونکی مین تہین فرار ہوین اور بحجالت برہنگی سی
پس درخت بہشت پنہان ہوی آخر الامر برگ انجیر سی پردہ پوشی کی
بعد اسکی حکم ہوا کہ باہر جاؤ آدم علیہ السلام نی دست حوا کا لیا کہ بہشت
سی باہر اوین اوسوقت کلمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اونکی زبان پر جاری
ہوا جبرئیل نی کہا کہ ای آدم کلمہ بزرگ کہا تمنی پس توقف کرو کہ شاید
حقتعالی یہ برکت این اسم خطا تمہاری سی درگذری خطاب آیا کہ ای
جبرئیل ترک کر کہ بسبب باہر جانی ادم کی فردای قیامت مین ہزار دن
ہزار گنہگارونکو ہمراہ اپنی بہشت مین لیجائین تا وسعت رحمت میری آشکارا ہو

ہو قوله تعالى وزوجك الجنة ابن عباس سے مروی ہے کہ
آدم بہشت مین داخل ہوئے بہت تنہائی کی وحشت عارض ہوئی حقتعالے
نے خواب کو اونپر غالب کیا اور بعد اسکے ایک استخوان پہلوئے چپ اونکی
سے جدا کیا اور حوا کو اوس سے پیدا کیا ساتھ صورت حسین کی اور حلہاے
بہشت پہنائی اور بانواع زینت آراستہ کیا ہرگاہ آدم ہوئے حسن و جمال
اونکا دیکھکر ان سے اور محبت تمام پیدا کی اور نزدیک بعضون کی یہ ہے کہ حوا کو
بقیہ گل آدم سے پیدا کیا اور یہہ قول صحیح نہیں قوله تعالى فتكونا
من الظالمين الخ اور ہرگاہ ثابت ہوا کہ انبیا اول عمر سے تا آخر عمر
معصوم ہوتے ہیں پس یہہ منع کرنا از روی کراہت کی ہے منع تحریمی نہیں
ہے منقول ہے اخبار عیون الرضا سے ہرگاہ کہ حق تعالى نے حضرت آدم اور
حوا کو سریر کرامت پر بٹھایا اور تاج عزت سر پر رکہا اور جامہ بزرگواری
پہنایا اور غلمان واسطے خدمتگذاری کی مقرر ہوئے اور حورین پاے ملازمت
مین مقرر ہوئین ابلیس علیہ اللعنہ نے حسد کہا کر اندیشہ کیا کہ کسی نہج سے
آدم کو اس منصب عالی سے معزول کیا چاہیے اور ہرگاہ کہ حقتعالی نے
آدم کو درخت گندم سے منع کیا تہا ابلیس نے فرصت دیکھکر دہن سانپ
مین گیا اور اوس سے درخواست کی کہ مجھے نزدیک آدم کے بدست یاری
طاؤس پہونچا اوسنے بہشت مین پہونچایا اور برابر آدم اور حوا آیا اور بہت سا
اونکی چال پر رویا اور آدم اور حوا نے اوسکو نہ پہچانا اوسنے کہا کہ تو کسواسطے

یہان ہوتا ہی کہا اوسنی کہ واسطی ہونے تم لوگونکی اور زایل ہونی اس نعمت
عظیم کی تسی کہا آدم اور حوانی کہ علاج اسکا کیا ہی کہا اوسنی کہ کہانا
درخت گندم کا ہی بھی باعث ہمیشگی اور جاویدانی تمہاری کا ہی اور بجانب
درخت گندم اشارہ کیا آدم اور حوانی کہا کہ ہمکو حقتعالی نی کہانی اسکی
سی منع کیا ہی ہم کسطرحسی کہاوین کہا اوسنی کہ یہہ وہ درخت نہین ہی
کہ جسی ہمکو منع کیا ہی اور قسم خدا کی ہی کہ مین اس امر مین خیرخواہ تمہارا
ہون اور مین محض دولتخواہی سی عرض کرتا ہون ہر کا ہکہ آدم اور حوا علیہما
السلام گمان نرکہتی تہی کہ کوئی قسم جہوٹی بنام ایزد پاک کہاتا ہو بنا براسکی
فریب اوسکی مین ائی اور کہانی درخت گندم مین مشغول ہوئی و
کان ذلک من ادم قبل النبوۃ ولم یکن ذلک کبیرا لیستحق
بذنبہ دخول النار وانما کان من الصغایر الموھوبۃ
التی تجوز علی الانبیاء قبل نزول الوحی علیھم فلما اجتباہ
اللہ تعالی وجعلہ نبیا کان معصوما لا یذنب صغیرۃ
ولا کبیرۃ قال اللہ عز وجل وعصی ادم ربہ فغوی
ثم اجتباہ ربہ فتاب علیہ وھدی وقال اللہ عز
وجل ان اللہ اصطفی ادم ونوحا وال ابراھیم وال
عمران علی العالمین انتھی موضع الحاجۃ اور کہانا
گندم کا ادم سی قبل نبوت کی تہا اور نتہا یہہ گناہ کبیرہ کہ بسبب اسکی

اسکی مستحق دخول نار ہوتی اور تہا یہہ صغایر ایسی صغایر کہ قبل نزول وحی انبیا سے
جایز ہی ارتکاب اوسکا پس ہر کاہ کہ خدا نی برگزیدہ کیا اونکو اور گردانا اونکو
نبی ہوی اوسوقت معصوم کہ نہ صغیرہ اور کبیرہ کی مرتکب ہوتی تہی کہا اللہ
تعالی نی عصی ادم ربہ فغوی ثم اجتباہ ربہ فتاب علیہ وھدی
یعنی نا فرمانی کی آدم نی رب اپنی کی پس گمراہ ہوی بعد اسکی برگزیدہ اونکو
کیا رب اونکی نی پس قبول توبہ کی اونسی اور ہدایت پائی اور حقتعالی نی
فرمایا ہی ان اللہ اصطفی ادم الخ یعنی حق تعالی نی برگزیدہ کیا آدم کو
اور نوح اور ال ابراہیم اور ال عمران کو سب عالم پر انتہی ترجمتہا روی علی
ابن جہم قال حضرت مجلس المامون وعندہ الرضا علیہ
السلام فقال لہ المامون یا بن رسول اللہ الیس من
قولک ان الانبیاء المعصومون قال بلی قال فما معنی
قول اللہ عز وجل وعصی ادم ربہ فغوی فقال علیہ
السلام ان اللہ تبارک وتعالی قال لادم اسکن انت
وزوجک الجنۃ فکلا منہا رغدا حیث شئتما
ولا تقربا ھذہ الشجرۃ الحنطہ فتکونا من الظالمین
ولم یقل لھما لا تاکلا من ھذہ الشجرۃ ولا مما کان
فی جنسہا فلم یقربا تلک الشجرۃ وانما اکلا من غیرھا
لما ان وسوس الشیطان لھما وقال ما نھیکما

ربکما عن هذه الشجرة و انما نهاکما ان تقربا ولم ینهکما عن الاکل منها الا ان تکونا ملکین او تکونا من الخالدین وقاسمهما انی لکما لمن الناصحین ولم یکن ادم وحوا شاهدا قبل ذلک من یحلف بالله کاذبا فدلاهما بغرور فاکلا منها ثقة بیمینه

علی ابن جہیم سے مروی ہے کہ حاضر تہا مین مجلس مامون رشید مین درحالیکہ جناب امام رضا علیہ السلام اوس مجلس مین تہے پس کہا مامون رشید نے یا ابن رسول اللہ آیا نہین ہے قول تمہارے سے کہ بدرستیکہ انبیا معصوم ہین حضرت نے فرمایا ہان پس کہا مامون نے پس کیا معنی ہین قول حق تعالی کے وعصی ادم ربہ فغوی یعنی گناہ کیا آدم نے رب اپنے کا پس گمراہ ہوے بعد اسکے اونحضرت نے فرمایا تحقیق اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہے واسطے ادم کے اسکن انت و زوجک الخ یعنی رہو تم اور زوجہ تمہاری جنت مین پس کہا و تم بیچ جنت کے از روے رزق واسعہ کے جس جگہ سے کہ چاہو تم اور نہ قریب ہو تم اس درخت گندم سے پس ہو تم ظلم کنندگان سے اور نہین فرمایا اونہین دونو کو لاتا کلا من هذه الشجرة ولا مما کان فی جنسها یعنی نہ کہا و تم اس درخت سے اور نہ اوس چیز کو کہ ہو اس جنس سے پس نہین قریب ہوے ادم وحوا اوس درخت سے اور نہین کہایا تہا اون دونو نے بلکہ غیر اوس درخت منہی عنہ سے وقتیکہ وسوسہ دلایا تہا شیطان نے

نے اون دونوں کو اور کہا شیطان نے نہیں منع کیا تمکو رب تمہارے نے اس درخت
سے اور نہیں منع کیا تمکو قریب ہونے اس درخت سے اور نہیں منع کیا تہا
تمکو کہانے اوسے درخت سے مگر اسلئے کہ ہو تم فرشتے یا ہو تم ہمیشہ رہنے والوں
مین سے قسم دیا اون دونوں کو یہ رستی کہ مین واسطے تمہارے ہر آئینہ نصیحت
کنندگان سے ہوں اور تھے آدم اور حوا مشاہدہ کرتے والے قبل اسکے او
شخص کو قسم اللہ کی از روے کذب کی کہا وے پس اون دونوں کو شیطان
نے فریب دیا پس کہا یا اونہیں دونوں نے گندم کو از جہت اعتماد قسم اوسکی کے
قوله الی حین ہر کاہ کہ آدم و حوا کو حکم ہوا کہ جدائی اختیار کرو پس آدم
پہاڑ سراندیپ پر گرے اور حوا کنارے دریاے ہند پر گرے کہ اوس موضع کو
جدّہ کہتے ہین اور دو سے برس تک پہاڑ سراندیپ پر روتی رہی ہرگاہ
کہ آدم خطا اپنی کو یاد کرتے تھے بیہوش ہو جاتے تہے اس مدت مین اسقدر
روے کہ رخسار مبارک مین نالے پیدا ہوے ایک شب آدم علیہ السلام بسبب
جوشش رقت سے بیہوش ہوئے تہے کہ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوے اور سر
آدم کا اپنے زانو پر رکھا اوسدم آدم نے خواب مین دیکھا کہ حوا ایک کنارہ
دریا کے بیٹھی رو رہی ہین اور کہتی ہین اے مونس ہمدم کس طرح سے ہوا یا کچھ
بھی ہو یا برہنہ ہو آیا بیدار ہین ہو یا خواب مین ہو آدم نے چاہا کہ جواب اونکا
دین ناگاہ ہوش مین آکر بیدار ہو گئے اور پہر اس ہیبا کے او دردو سے روے
کہ جبرئیل بھی رونے لگے اور دعا کی کہ الہی ان دونوں کو ملا اور رحم فرما خطاب آیا

کہ آدم کو بشارت دی کہ نزدیک ہوا ہی کہ شب فراق آخر ہو اور ماہ مراد مشرق
امید سے طلوع کری اون اسما کو زبان پر لا کہ یاد کیا تھا تو نی ای آدم مگر بہول
کیا تو اور اکثر کتب معتبرہ مین مذکور ہی ہر گاہ کہ حقتعالی نی آدم کو بعد خلق کرنی
کی آسمان پر لیگیا ساق عرش پر چند اسم دیکہی نور سے مشابہ صورت
اپنی کی اور نام ہر ایک کا بالای نام اونکی کی لکہا تہا آدم نی عرض کی کہ خداوند
مثل میری مشابہ صورت کی کوی خلق پیدا کی ہی فرمایا کہ نہین پہر عرض کی
کہ یہہ کون ہی فرمایا کہ یہہ فرزندان تیری سے ہین الغرض میری خلق کرنا
انکا ہوتا تو تجکو ہرگز پیدا نہ کرتا اور نہ پیدا کرتا زمین اور آسمان کو ای آدم ان
ناموںکو یاد کر کہ وقت درماندہ گی تیری یہہ فریاد کو پہونچین گی چنانچہ اسطرف
اشارہ ہی قول حق تعالی کا **فتلقی آدم من ربہ بکلمات فتاب**
علیہ یعنی نام ہای آل عبا کو کہ یاد کیا تہا جب وقت قبول توبہ کا پہونچا
جبرئیل نی کہا ای آدم مگر وہ نام کہ ساق عرش پر دیکہی تہی لکہی ہوی
فراموش کئی تمنی جبکہ یہہ بات آدم نی سنی اوسدم ہاتہہ اوٹہایا
اور عرض کیا یا قاضی الحاجات بحق محمد مصطفی و بحق علی مرتضی و بحق فاطمہ
زہرا و بحق حسن مجتبی و بحق حسین شہید کربلا صلوات اللہ علیہم کی
توبہ میرا قبول فرما پس قبول توبہ کی **تکملہ پنجم** دربیان آیات
رکوع چہارم ہی **ولا تقربا ہذہ الشجرۃ** سترہ حرف ہین اور
عدد اوسکی بحساب زبر دو ہزار و تین سے ہین اور بینات اوسکی

اوسکی چھیسی اڑتالیس ہین مجموع اون سبکی تین ہزار تنیس ہوتے
ہن مطابق اوسکی یہہ عبارت نکلتی ہی ھی شجرۃ علم محمّد
وآل محمّد الاذکیاء من بیتنا ول منھا الھم العلوم کلھا
من دون تعلم کلمات پانچ حرف ہین عدد اوسکی بحساب
زبر چار سی اکانوی ہوتی ہین مطابق اوسکی یہہ عبارت پیدا ہوتی
ہی محمد وعلی ھو وام ابیھا والحسنان اور بینات اوسکی
دو سی تیراسی ہوتی ہین مطابق اوسکی یہہ عبارت نکلتی ہی
اولاء فاطمۃ وابوھا وبعلھا وبنوھا

یٰبنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم
ای بنی اسرائیل یاد کرو تم نعمت میری کو ایسی نعمت کہ انعام کی ہی ہمنی اوپر تمہارے

واوفوا بعھدی اوف بعھدکم وایای فارھبون
اور وفا کرو تم ساتھہ عہد اپنی کی تا وفا کرون مین ساتھہ عہد تمہارے کی اور مجھسی ڈرو تم ڈرو تم

وامنوا بما انزلت مصدقا لما معکم ولا تکونوا
اور ایمان لاؤ ساتھہ اس چیز کی کہ نازل کیا ہمنی قران کہ تصدیق کرنی والی ہی واسطی اوس چیز کی ساتھہ تمہارے توریت اور نہ ہو تم

اول کافر بہ ولا تشتروا بایاتی ثمنا قلیلا
اول منکر قران کےسے اور نہ مول لو بعوض آیتون ہمارےکی قیمت تہوری کو

وایای فاتقون ولا تلبسوا الحق بالباطل
اور مجھسی ڈرو تم اور نہ ملاؤ سخن صحیح کو ساتھہ باطل کے

وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
اور چھپاؤ حق کو حالانکہ اور تم جانتے ہو اور برپا رکھو تم نماز کو

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ اَتَاْمُرُوْنَ
اور دو تم زکوۃ کو اور رکوع کرو تم ساتھ رکوع کرنے والوں کے کیا حکم کرتے ہو تم

النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ
لوگوں کو ساتھ نیکی کے اور بھلاتے ہو نفسوں اپنے کو اور حالانکہ تم تلاوت کرتے ہو

الْكِتَابَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ
کتاب توریت کو کیا پس نہیں سمجھتے ہو اور مدد چاہو تم ساتھ صبر کے

وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخَاشِعِيْنَ
اور نماز سے اور بدرستیکہ وہ نماز ہر آئینہ بزرگ ہے مگر اوپر ڈرنے والوں کے

الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُلَاقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ
ایسے وہ ڈرنے والے کہ یقین جانتے ہیں بہ تحقیق کہ ہم ملاقات کرینگے رب اپنے سے اور بدرستیکہ ہم طرف اوسکے

رَاجِعُوْنَ نِعْمَتِيَ الَّتِيْ یعنی وہ نعمت صحت بدن ہے اور
رجوع کرنے والے ہیں

بسیار ہے مال اور فرزندان اور امنیت اور جمعیت ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد نعمت کی یہہ ہے کہ خدا نے ابا واجداد اونکے کو فرعون سے اور غرق ہونے سے نجات دی تھی اور عبادت گوسالہ سے بعد قبول توبہ کے اور یا مراد نعمت سے حصول زمانہ خاتم انبیا کا ہے یعنی تم شکر جمیع نعمتوں کا کرو اور ساتھ نعمت پیدا ہونے حضرت محمد اور

اور اہلبیت علیہ السلام کی عہدی یعنی وہ عہد وپیمان کہ حق آخر الزمان مین لیاہی بیچ کتاب توریت کی حاصل کلام یہہ ہی کہ وفا کرو ساتہہ ایمان لانیکی اور وحدانیت میری کی اور تصدیق کرو ساتہہ محمد و ال اوسکی کی بعہدکم تاوفا کردنمین ساتہہ عہد تمہارکی کہ نیکی کرد تا ثواب عطا کرون مین قلیلاً مراد علمای یہود ہی مثل کعب بن اشرف وغیرہ کی ہدایا اور تحفہ یہودسی لیتی تہی اور آیات توریت تبدیل کرتی تہی اور صفت پیغمبر کے تغیر کرتی تہی مع الراکعین تخصیص رکوع بذکر اسواسطی ہی کہ نماز یہود دمین رکوع نہین ہی لہذا برسبیل توبیخ اور سرزنش کی فرمایاہی اور یہانسی تاکید نماز جماعت کے نکلتی ہی چنانچہ درمیان مفسرین مشہور ہی کہ مراد اس‌سی نماز جماعت ہی ہر کا ہکہ اوامر قران واسطی وجوب کی ہوتی ہین اور اکثر احادیث ہم وجوب نماز جماعت پر دلالت رکہتی ہی لہذا جناب مولانا محمد باقر علیہ الرحمہ نے حکم بدغدغہ وجوب نماز جماعت کیاہی ہر چند کہ علمای سابق قایل اسکی نہین ہوی ذکرای شیخ شہید مین مرقوم ہی کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ واله نی فرمایاہی کہ جو شخص چہل صباح نماز جماعت بجالای باین ترکیب کہ اول تکبیر احرام شریک ہو حق تعالی اوسکو آتش جہنم سی نجات دیتاہی اور نفاق سی مبرا کرتاہی اور حضرت امام رضا علیہ السلام سی منقول ہی کہ فضیلت نماز جماعت نماز تنہای سی یہہ ہے

که بعوض ہر رکعت ہزار رکعت مرقوم ہوتی ہی اور جناب سید المرسلین سے
مروی ہی کہ ہرگاہ بندہ خدا نماز جماعت ادا کرتا ہی حق تعالی کو شرم اتا ہی کہ
دعا اوسکی رد کری اور خصال ابن بابویہ مین جناب سید المرسلین نے منقول
ہی کہ صفوف جماعت فرشتگان ہی بالای آسمان اور ایک رکعت جماعت سے
برابر ہی ثواب چوبیس رکعت سی رکعت سی کہ ہر رکعت اوسکی دوست نزدیک
حقتعالے از عبادت چہل سالہ سی اور مولانا مجلسی نے بحار الانوار مین نسخہ الخاط
سی نقل کی ہی کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ نے فرمایا ہے
کہ جسوقت بندہ خدا نماز جماعت ادا کرتا ہی حق تعالی کو شرم آتی ہی کہ دعا اوسکی
رد کری اور کتاب بقلیہ مین اونحضرت سی منقول ہی کہ نماز جماعت ادا کیا جاہی
ہر چند کہ بقدر سر آہن پائین نیزہ میسر ہو اور ایضاً اونحضرت سی منقول ہی
کہ جو شخص نماز جماعت کو حاضر نہو گواہی اوسکی عدالت کی ندو اور ایضاً
اونحضرت نی فرمایا ہی کہ نماز پشت سر عالم برابر ہی ہزار رکعت سی اور پشت
سر قریش برابر ہی سو نماز اور پشت سر آزاد برابر ہی پنجاہ نماز سی اور پشت
سر غلام برابر ہی پچیس نماز سی اور شہید ثانی نی شرح ارشاد مین بعضی
کتب معتبرہ سی نقل کیا ہی کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ نے
فرمایا ہی کہ ایک روز حضرت جبرئیل ہمراہ ہفتاد ہزار ملک نزدیک پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ والہ آئی اور کہا یا رسول اللہ حق تعالی نی تمکو سلام کہا ہے
اور دو چیزین ہدیہ کی واسطی تمہاری بھیجی ہین ایک نماز وتر ہی کہ تین رکعت

نموذج

رکعت ہین بعد نافلہ شب کی اور نماز یومیہ بجماعت ہی پیغمبر نی استفسار کیا کہ ای جبرئیل ثواب اسکا کیا ہی جبرئیل نی عرض کی کہ ای محمد صلی اللہ علیہ والہ ہر گاہ امت تیری سی دو شخص نماز جماعت ادا کرتی ہین بعوض ہر رکعت کی ثواب ایکسو پچاس نماز کا ہی اور اگر تین شخص ہون بعوض ہر رکعت کی ثواب چھسی نماز کا ہی اور اگر چار شخص ہون بعوض ہر رکعت کی ثواب ایکہزار دوسی نماز کا ہی اور اگر پانچ شخص ہون بعوض ہر رکعت کی ثواب دو ہزار چارسی نماز کا ہی اور اگر چھہ شخص ہون بعوض ہر رکعت ثواب چار ہزار سات سی نماز کا ہی اور اگر سات شخص ہون بعوض ہر رکعت کی ثواب نو ہزار چھہ سی نماز کا ہی اور اگر اٹھہ شخص ہون بعوض ہر رکعت کی ثواب اٹھارہ ہزار اور دو سی نماز کا ہی اور اگر نو شخص ہون بعوض ہر رکعت کی اڑتیس ہزار چارسی نماز کا ثواب ہی اور اگر دس شخص ہون بعوض ہر رکعت کی ثواب ستر ہزار نماز کا ہی اور جسوقت کہ دس شخص سی زیادہ ہون پس اگر دریا ہی زمین اور آسمان سیاہی ہون اور درختان جہان قلم ہون اور تمام جن و انس نویسندہ ہون ثواب ایک رکعت کا نہین کتابت کر سکتی ای رسول خدا اگر مومن ایک تکبیر ہمراہ امام پاوی بہتر ہی سات ہزار حج و عمرہ سی اور ایک حج بہتر ہی دنیا اور مافیہا سی بقدر ہفتاد ہزار مرتبہ کی اور اگر ایک رکعت ہمراہ امام سے پاوی بہتر ہی لاکہہ اشرفی سی کہ راہ خدا مین تصدق کری اور اگر ایک سجدہ ہمراہ امام پاوی بہتر ہی ازاد کرنی سو غلام سی **افلا تعقلون** لکہا ہی کہ

جناب رسول خدا نی فرمایا کہ شب معراج مین ایک جماعت کو دیکہا مینی کہ لب
اونکی مقراض سی کاتی جاتی تہی جبرئیل سی پوچہا مینی کہ یہہ کون لوک
ہین کہا کہ واعظ ہین کہ یہہ لوکونکو حکم بہ نیکی کرتی ہی اور آپ عمل ہین نہ لاتی
تہی بالصبر مراد صبر سی صبر کرنا ہی مشقت اور طاعت پر اور بعضون
نی لکہا ہی کہ مراد صبر سی روزہ ہی کہ صبر کرنا ہوتا ہی پس یعنی مدت دینہو
واسطی مقاصد دنیا اور آخرت کی بسبب روزہ رکہنی اور نماز کے

تکملہ ششم در بیان آیات رکوع پنجم ہی وآمنوا چہہ حرف ہین
بینات اوسکی تین سی تینتیس ہین پس نکلا اوسی ایہا الیہود یا ات
جاہد وآل العبا بما انزلت اٹہہ حرف ہین زبر اوسکی پانچ سی
اکتیس اور بینات اوسکی تین سی ستر اور مجموع اوسکا نو سی ایک
ہی نکلا اوسی علی احمد المصطفی بانہ نبی وعلی ابن
ابیطالب امام واولادہ الحق چار حرف ہین اور زبر اوسکی
ایک سی اٹتالیس ہین اور بینات اوسکی دو سی تین تین مجموع اوسکا
تین سی بہتر ہوتا ہی یہہ عبارت اوسی پیدا ہولی ہی حب احمد
بانہ نبی وحبیبہ علی ولی الراکعین اٹہہ حرف ہین زبر
اوسکی تین سی بیاسی ہین اور یہہ عبارت اوسی نکلتی ہی

النبی وعلی ہو نایبہ واولادہما

يٰبَنِىٓ اِسْرَآئِلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىٓ اَنْعَمْتُ

اے فرزندان یعقوب یاد کرو نعمت میری کو وہ کہ عطا کی ہمنے

عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ

اوپر تمہارے اور تحقیق کہ ہمنے فضیلت دی تمکو اوپر تمام عالم کے

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا

اور ڈرو تم اوس روز سے کہ نہیں دفع کرتا کوئی نفس نفس دیگر سے کسی چیز کو اور نہ

يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ

قبول کی جائیگی اوس نفس سے کوئی شفاعت اور نہیں لیا جاتا اوس نفس سے فدیہ واسطے رہائی عذاب کی اور

لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ

نہ وہ یاری کئے جائینگے اور یاد کرو جبکہ نجات دی ہمنے تمکو آل

فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ

فرعون سے کہ ستم پہنچاتی تھی تمکو بہ شدید عذاب ذبح کرتی تھی

اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ وَفِىْ

فرزندان تمہاری کو اور زندہ رکھتی تھے دختران تمہاری کو اور بیچ

ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ وَاِذْ فَرَقْنَا

اس بات کی آزمایش ہی جانب پروردگار تمہارے سی بزرگ اور یاد کرو جبکہ جدا کیا ہمنے واسطے تمہارے

بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ

دریا کو پس نجات دی ہمنے تمکو اور غرق کیا ہمنے آل فرعون کو

وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ وَإِذْ وَاعَدْنَا مُوسَىٰ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً

اور حالانکہ تم دیکھتی تھی اور وقتیکہ وعدہ کیا ہمنی موسی کو چالیس شبون کا

ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِن بَعْدِهِ وَأَنتُمْ ظَالِمُونَ

بعد اسکی لیا تمنی گوسالا کو واسطی عبادت کی بعد جانی موسی کی اور تم ظالمون تھی

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنكُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

پس درگذری ہم تمسی بعد عبادت گوسالہ کی شاید کہ شکر کرو تم

وَإِذْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ

اور یاد کرو وقتیکہ دیا ہمنی موسی کو توریت اور فرقان فرق کنندہ حق و باطل کہ شاید تم

تَهْتَدُونَ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ

ہدایت پاؤ اور وقتیکہ کہا موسی نی واسطی قوم اپنی کی کہ ای قوم میری

إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنفُسَكُم بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوبُوا

بدرستیکہ تمنی ظلم کیا نفسون اپنی پر بجہت اسکی کہ لیا تمنی گوسالہ کو پس توبہ کرو

إِلَىٰ بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

طرف پروردگار اپنی کی پس قتل کرو نفسون اپنی کو یہہ قتل ہونا تمہارا بہتر ہی واسطی تمہاری

عِندَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ

نزدیک آفریدگار تمہاری کی پس رجوع کیا اللہ نی اوپر تمہاری بمغفرت بدرستیکہ وہی ہی توبہ قبول کرنی والا

الرَّحِيمُ وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَن نُّؤْمِنَ

اور رحیم ہی اور وقتیکہ کہا تمنی ای موسی نہین ایمان لاوینگی

لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ

واسطی تیری جب تک کہ دیکھیں ہم خدا کو ظاہر مین پس لیا تمکو بجلی نے

وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ

اور دیکھتے تھے تم بعد اوسکی زندہ کیا تمکو بعد موت تمہاری کے

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ

شاید کہ تم شکر کرو اور سایبان کیا ہمنے اوپر تمہارے

الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى كُلُوْا

ابر کو اور نازل کیا ہمنے اوپر تمہارے ترنجبین اور سمانے کو کہا و تم

مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ

اون چیزہای پاکیزہ کہ روزی دی ہمنے تمکو اور نہین ظلم کیا اونہونے ہمپر اور لیکن

كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا

تھے نفسوں اپنی پر ظلم کرنے والے اور ہر گاہ کہ کہا ہمنے کہ داخل ہو تم

هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ

بیت المقدس مین پس کہا و تم اوسمین جس چیز کو کہ چاہو

رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ

بفراغت اور داخل ہو تم دروازہ بیت المقدس مین حالیکہ تم سجدہ کرنے والے ہو اور کہو تم کلمہ لفظ حطہ کو

نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ

تا بخشین ہم واسطے تمہارے گناہوں تمہارے کو اور قریب ہے کہ زیادہ کرین ہم ثواب نیکو کارونکا

فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ
پس تبدیل کیا اونہوں نے کہ ستم کیا تہا اوپر اپنی ساتہہ ایسی کلمی کی کہ غیر تہا اوس چیز کے

قِیْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا
کہ کہا گیا تہا واسطی اونکی پس نازل کیا ہمنی اوپر اون لوگون کی کہ ظلم کیا تہا اونہون نی عذاب کو

مِنَ السَّمَآءِ بِمَا کَانُوْا یَفْسُقُوْنَ
آسمان سے بسبب اوس چیز کی کہ تہی نافرمانی کرتی ۔

قولہ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ بسبب علم اور ایمان اور عمل صالح کے فضیلت دی اور بعضونکو پیغمبر اور بادشاہ عادل کیا اور اولاد اونکی نی متابعت اباواجداد کی نہ کی اور ساتہہ کفر اور معصیت کی مشغول رہی قولہ اٰلِ فِرْعَوْنَ اصل آل کی اہل ہی اس جہت سی کہ تصغیر اسکی اہیل آئی ہی بعد اوسکی ہا کو الف سی بدل کیا اور استعمال اسکا مخصوص صاحبان عظمت کی ہی مانند سلاطین وغیرہ کی اس باعث سی نہین کہا جاتا ہی آل الحجام قولہ نِسَآءَکُمْ اور سبب قتل کرنی فرزندونکا یہہ تہا کہ فرعون نی خواب مین دیکہا تہا کہ ایک آتش جانب بیت المقدس سی شعلہ ور ہوی ہی اور تمام خانہای مصر کو جلادیا اور خانہای بنی اسرائیل کو ضرر نہ پہونچایا فرعون اس خوابکو دیکہہ کر ہراسان ہوا اور کاہنونکو بلاکر اس خوابکو بیان کیا کاہنون نے جواب مین کہا کہ قوم بنی اسرائیل مین ایک طفل پیدا ہوگا کہ ہلاکت تیری اوسکی ہاتہہ

ہاتہہ سی ہوی کہ فرعون نی قابلہ عورتون کو زنان حاملہ پر معین کیا جو طفل کہ پیدا
ہو قتل کرو منقول ہی کہ فرعون عمران کو گہر نہ جانی دیتا تہا بجہت اسبات کی
کہ مبادا اہلیہ اپنی سی خلوت کریں اور کوی طفل پیدا ہوا ایک شب فرعون اپنی
مکان پر سوتا تہا اور عمران بہی نزدیک اوسکی سوتی تہی ہر گاہ کہ عمران
خواب سی بیدار ہوی دیکہا کہ اہلیہ اونکی حاضر ہی دیکہکر متعجب ہوا اور کہا کہ تم
کسطرح یہان آئی باوجود اسکی کہ سب دروازین بند ہین اور نگہبان دروازون پر
بیٹہی ہین اہلیہ نی اونکی جواب مین کہا کہ خود متعجب ہون کہ یہان کونکر آئی عمران نی
جانا کہ بحکم خدا یہہ امر ہی بعد اسکی بالین فرعون پر خلوت کی اور اوسدم حاملہ
موسی ہوی اور جو فرشتہ کہ اونکو لایا تہا پہر اونکو گہر لی گیا اور حق تعالی نے
حمل اونکی کو نظر غمازون سی پوشیدہ رکہا تا اینکہ موسی پیدا ہوئی
اور لوگ واسطی تفحص کی آئی مادر موسی نی خوف سی موسی کو تنور مین
پوشیدہ کیا خواہر اونکی کہ خالہ موسی تہین نی بیخبرانہ جاکر خانہ تنور مین آگ
رکہی واسطی روٹی پکانی کے وقتیکہ شعلہ بلند ہوا اور لوگ اوسدم
واسطی تجسس کی پہونچی اور خوب تجسس کیا کچہہ اثر طفل کا نہ پایا بعد اسکی
سر تنور پر گئی آتش عظیم دیکہکر فرعون سی عرض کی کہ ہمکو کسینی
غلط خبر دی فرعون کو اوسدم اطمینان ہوا اور خوش ہوا ہر گاہ کہ مادر
موسی سر تنور پر گئین شعلہ کو دیکہہ کر مضطرب ہوئین اور رونی لگین
اور بتوجہ تمام دیکہنی لگین دیکہا کہ موسی آگ سی بازی کر رہی ہین خوشحال

ہوئین اور کہا کہ یہہ امر جانب خدا سی ہی اور موسی کو لیکر پوشیدہ کی
پرورش کیا اور یہہ قصہ آئندہ مذکور ہوگا قوله توّابُ الرّحيم منقول ہی
ہرکاہ کہ بنی اسرائیل بعد مقتول ہونی سے کے وحدانیت حق کا اقرار کیا
حقتعالی نی موسی کو خطاب کیا کہ بار دیگر ساتہہ جماعت بنی اسرائیل
کی ہماری مناجات کو آ اور عذر پرستش گوسالہ کی کر اور بشرف استماع
کلام ہمارے کی مشرف ہو موسی نی ستر شخص بزرگان بنی اسرائیل سی
انتخاب کر کی ہمراہ اپنی کوہ طور پر لیکئی جبکہ ارادہ مناجات کا کیا ایک
حجاب درمیان موسی اور اون ستر آدمی کی واقع ہوا خدا نی موسی سی
تکلم ساتہہ امر و نواہی کی اور مواعظ اور نصایح کی کئی اور وہ سب لوک
سنتی تہی بعد اسکی حق تعالی نی خطاب اونسی کیا کہ مین وحدہ لاشریک
ہون سوا میری کوی خدا نہین ہی اور مین خداوند زمین و زمان ہون اور
تمکو زمین مصر سی پیدا کیا ہی مینی تم سب عبادت میری غیر کی ترک
کرو اوسدم حضرت موسی سی کہا اونہون نی کہ ہم ایک آواز سنتی
ہین نہین جانتی کہ یہہ آواز خدا کی ہی یا شیطان کی جب تک کہ ہم خدا کو
بالمشافہہ نہ دیکہین کی باور نہ کرین کے اوسدم ایک آگ آسمان سی
نازل ہوی اور سبکو جلا دیا اور موسی ایک شبانہ روز بیہوش رہی
جبکہ ہوش مین آئی اور اس حال کو ملاحظہ کیا روئی اور عرض کی خدا سے
کہ مین جا کر سب بنی اسرائیل کیا کہونگا جبکہ احوال انکا مجہسی پوچہین کے

کی کیا جواب دونکا حق تعالی نی پهر اونکو زنده کیا **قوله والسلوی کلوا**
هرگاه که موسی نی بنی اسرائیل سی کها که بیت المقدس مین جاؤ اور جابرین
اور کردن کشونکو قتل کرو اور جنک کرو اون لوگونی نافرمانی کی اور جنک
سی بازرهی حقتعالی اونپر غضبناک هوا اور مدت چهل سال تک اوس بیابانمین اونکو
سرگردان رکها که مسافت اوسکی پانچ فرسخ تک تهی که اس مدت مین
گرمی بیابان اور تابش آفتاب سی ایذا پاتی تهی اور هرگاه جس جگهه سی کوچ
کرتی تهی شبکو پهر اوسی موضع مین اپنی تئین دیکهتی تهی هرگاه که سوزش آفتاب سی
بیتاب هوی تضرع و زاری سی موسی سی عرض کی که تو درگاه الهی مین عرض کر
که حق تعالی همکو سایه عطا کری پس موسی نی دعا کی حق تعالی نی ایک
ابر سفید کو بهیجا اونپر که اوسمین سی هوای سرد آتی تهی هرجا که سایه اوسکی
سی راحت پائی کها که ای موسی تابش آفتاب سی همنی امن پایا لیکن طعام نهین هی
که هم گرسنگی اپنی دفع کرین حق تعالی نی حکم کیا که بجای باران ترنجبین مانند
برف کی طلوع صبح سی تا طلوع آفتاب اونپر برسی اور هوای جنوبکو حکم هوا
که پرنده آسمانی بریان کرکی اونپر گراوی اور بعضی تفسیر مین یون آیا هی که وه
پرندی شاخون پر بیٹهی رهتی تهی اور بصدای خوش آواز کرتی تهی ناگاه
ایک هوا چلتی تهی که بریان هو کر گرتی تهی که استخوان اونکی باقی
رهتی تهی اور بعضی کهتی هین که سمانی بٹیر هی **قوله حطة** کلمه استغفار هی
یعنی کهو تم بخش دی همکو اور هماری گناهونسی درگذری **قیل لهم** یعنی

کہا گیا واسطی اونکی کہ کہو تم لفظ حطۃ کہ اوسکی عیوض مین کہا حنطۃ کو لعوہ
حنطۃ گندم کو کہتی ہین **قولہ رجزًا من السماء** مراد خبر سی طاعون
ہی روایت مین آیا ہی کہ ایکساعت مین چوبیس ہزار لوگ اور ایک روایت مین
ہی کہ ستر ہزار اکبر آتش سی مرگئی اور فرزندان اونکی باقی رہی

تکملہ هفتم دربیان آیات رکوع ششم **الباب** پانچ حرف ہی
بینات اوسکی دو سی تریسٹھ ہوتی ہین اوسی یہہ عبارت نکلتی ہے
احمد وعلی النایب الذین ظلموا دس حرف ہین زبر اوسکی
ایک ہزار سات سی اڑسٹھہ مین اور بینات اوسکی چار سی اڑتالیس مین
مجموعہ اوسکی دو ہزار دو سی سولہ ہین مطابق اوسکی یہہ عبارت ظاہر ہوتی ہے
الذین ظلموا ال محمد الازکیاء الهادین حقہم
۷۹۱ ۹۷۷ ۱۲۳ ۷۱ ۱۰۱ ۱۵۳

وَاِذِ اسْتَسْقٰی مُوسٰی لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ
وقتیکہ درخواست کی پانیکی موسی نی واسطی قوم اپنی کی پس کہا ہمنی کہ مار
بِعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ
ساتھہ عصا اپنی کی پتھر کو پس شگافتہ ہوی اوس سی بارہ چشمی بعدد بارہ
عَیْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ كُلُوا وَاشْرَبُوا
قوم اسرائیل کی بدرستیکہ جانتا تھا ہر ایک آدمیون سی موضع پینی اپنی کو کہاو تم اور پیو تم

مِن رِّزْقِ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ

روزی خدا سے اور نہ تجاوز کرو بیچ زمین کے درحالیکہ فساد کرنی والی ہو

وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَن نَّصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ

اور وقتیکہ کہا تمنی ای موسے ہرگز نہ صبر کرسکیں گی اوپر کہانی ایک کے

فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ

پس طلب کرو واسطی ہماری پروردگار اپنی سی کہ موجود کری واسطی ہماری اوس چیز سی کہ پیدا کرتی ہی زمین

مِن بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا

ترکاری سی اور ککری سی اور لہسن سی اور مسور سے اور پیاز سے

قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ

کہا حق تعالی نے کہ آیا بدل کرتی ہو تم اوس چیز کو کہ وہ ذلیل ہی بعوض اوس چیز کی کہ وہ

خَيْرٌ اهْبِطُوا مِصْرًا فَإِنَّ لَكُم مَّا سَأَلْتُمْ وَضُرِبَتْ

بہتر ہی جاؤ شہر مصر کو یا اور شہر کو پس بدرستیکہ واسطی تمہاری ہی وہ چیز کہ سوال کیا تمنی اور لازم کی گئی

عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ

اوپر اونکی خواری جزیہ کی اور درویشی کے اور سزاوار ہوی ساتھ غضب کی

اللَّهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ

خدا سی یہہ لزوم ذلت بسبب اسکی مقرر بیشک ہی کہ انکار کرتی تھی ساتھ آیات خدا کی

وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ذَٰلِكَ

اور قتل کرتی تھی پیغمبرونکو ناحق کی یہہ لزوم ذلت

بما عصوا و کانوا یعتدون

سبب اوسکی ہی کہ نافرمانی کی اونہونی اور نہی حد سی کہ گذرتی تہی

قولہ بعصاک الحجر اور وہ پتہر مربع تہا بقدر سر آدمی کی کہ حقتعالی نی بہشت سی واسطی موسی کی بہجا تہا کوہ طور سی پایا تہا اور بعضی کہتی ہین کہ آدم اوسکو بہشت سی لائی تہی اور میراث شعیب سی ایا تہا اور شعیب نی اوسکو ہمراہ عصا کی موسی کو دیا تہا اور تفسیر اہلبیت علیہ السلام مین مذکور ہی ہرگاہکہ موسی نی درخواست کی پانی کی اور ہاتہہ واسطی دعا کی اوٹہایا اور عرض کی الہی بحق محمد المصطفی و علی سید الاوصیاء و بحق سید الاولیاء حسن المجتبی و بحق الحسین افضل الشہدا و بحق عترتہم و خلفاہم سادات الازکیاء ان تشنگانکو آب عطا فرما اوسدم حق تعالی نی فرمایا ای موسی عصا کو پہتر پر مار قولہ مشربہم روایت ہی کہ بارہ چشمی آب شیرین سی روان ہوی اور ہرگاہ کہ سب سیراب ہوی مرتبہ دیگر عصا کو پہتر پر مارا کہ وہ چشمی بند ہوگئی اور ہر روز چہہ لاکہہ آدمیونکو سیراب کرتی تہی قولہ وباؤ یعنی بولتی ہین کہ باء و فلان بفلان ہرگاہکہ سزاوار ہو دی کہ ایک قتل کیا جای بعوض دوسری کی بنا بر مساوی ہونی دونو کی قولہ یعتدون بیچ حدیث کی وارد ہی کہ ایک روز صبح کی وقت ستر پیغمبرونکو قتل کیا سے اور اسی روز دوسری نماز کی وقت ایسا افلاس اونپر واقع ہوا کہ ساگ بیچنی لگی اور روایت کی ہی کہ یہود ان بعد موسی علیہ السلام کی پانسی برس

پانسی برس اختلاف کرتی رہی اور ہر فرقہ نی طریق ایک اختیار کیا
اور بعد عیسی علیہ السلام کی تین سی بروایتی دوسی برس اختلاف کرتی ہے

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَىٰ وَالصَّابِئِينَ
بدرستیکہ وہ لوگ کہ ایمان لائی اور وہ لوگ کہ یہودی ہوی ہین اور نصرانی ہوی ہین اور وہ کہ خارج ہوی ہین ہاکا فرد

مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ
جو شخص کہ ایمان لائی ہمین سی ساتھہ خداکی اور دن قیامت کی اور کار شایستہ کی پس واسطی اونکی ہی مزد اونکی نزدیک

رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ وَإِذْ أَخَذْنَا
پروردگار اونکی کی اور نہین ہی خوف اوپر اونکی اور نہ وہ غمگین ہوونگی اور یاد کرو جبکہ لیا ہمنی تمسی عہد ساتھہ

مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ
اوسکی کہ توریت مین ہی اور بلند کیا ہمنی اوپر تمہاری کوہ طور کو لو تم اوس چیز کو کہ دیا ہی ہمنی تمکو بخوبی تمام

وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ
اور یاد کرو اوس چیز کو کہ بیچ اوسکی ہی شاید کہ تم ڈرو پس منہہ پہیرا تمنی بعد از قبول کرنی کی عہد سی

فَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَكُنْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ
پس اگر نہوتا فضل خدا کا اوپر تمہاری اور بخشش اوسکی ہر آینہ ہوتی تم زیان کارونسی

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ
اور ہر اینہ بتحقیق کہ جانا تمنی اون لوگونکو کہ تجاوز کیا اونہونی تم مین سی بیچ حکم روز شنبہ کی پس کہا ہمنی واسطی اونکی

كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ فَجَعَلْنَاهَا نَكَالًا لِمَا بَيْنَ
کہ ہو جاو تم بصورت بندر ایسی خوار ہونی والی ہو پس کر دانا ہمنی اوس مسخ ہونی کو عبرت واسطی اون لوگونکی کہ اونکی

يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ۝ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ

زمانی مین تھی اور وہ لوگ کہ بعد اونکی تھی اور نصیحت ہی واسطی پرہیزگارونکی اور وقتیکہ کہا موسی نے

لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تَذْبَحُوا بَقَرَةً قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا

واسطی قوم اپنی کی تحقیق کہ خدا نی حکم کیا ہی تمکو یہ کہ ذبح کرو تم گاو کو کہا اونہون نی کہ آیا لیتی ہو تم ہمکو ٹھٹھی مین

قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۝ قَالُوا ادْعُ لَنَا

کہا موسی نی کہ پناہ لیتا ہون مین خدا سی اس بات سی کہ ہوون مین نادانون سی کہا اونہون نی کہ سوال کر واسطی ہماری

رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا

رب اپنی کو کہ بیان کری واسطی ہماری کیا ہی وہ گاو کہا موسی نی مدرستیکہ وہ خدا فرماتا ہی کہ وہ ایسی گاو ہی کہ نہ

فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذَٰلِكَ فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ

پیر ہی اور نہ جوان ہی میانہ ہی درمیان اون دونو کی پس کرو تم اوس چیز کو کہ حکم کیی گئی ہو تم

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا لَوْنُهَا قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا

کہا اونہون نی کہ سوال کر واسطی ہماری پروردگار اپنی کو کہ بیان کری واسطی ہماری کیا ہی رنگ اوسکا کہا موسی نی مدرستیکہ وہ خدا فرماتا ہی تحقیق کہ وہ

بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ ۝ قَالُوا ادْعُ لَنَا

گاو ہی زرد رنگ کہ نہایت زرد ہی رنگ اوسکا کہ خوش کرتی ہی دیکھنی والون کو کہا اونہون نی کہ سوال کر واسطی ہماری

رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ إِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّا إِن شَاءَ

پروردگار اپنی کو کہ بیان کری واسطی ہماری کیا ہی وہ گاو تحقیق کہ گاو مشتبہ ہی اوپر ہماری اور تحقیق ہم اگر چاہی

اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ۝ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُولٌ تُثِيرُ

خدا البتہ راہ پانی والی ہوینگی کہا موسی نی مدرستیکہ خدا فرماتا ہی کہ وہ ایسی گاو ہی کہ نہین تابع ہی کہ کھود دے

الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَا شِيَةَ فِيهَا قَالُوا الْآنَ

زمین کو اور نہ پانی دیتی کھیتی کو سلامت ہو عیب سے نہیں ہی کوئی رنگ سوای زردکی بیچ اوسکی کہا اونہون نے

جِئْتَ بِالْحَقِّ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ

اب آیا تو ساتھ حق کی پس ذبح کیا اوسی گاو کو اور نہ قریب تہا کہ بجا لاتین اوسکو

قوله نصارى جمع ہی نصرانکی مانند ندمان اور ندامی کی کہا جاتا ہی رجل نصران و امراۃ نصرانیۃ اور یا لفظ نصرانی مین واسطی مبالغہ کی ہی مانند احمری کی اور نصارا کو اسواسطی نام نصارا کا کہا ہی کہ نصرتکی اونہون نی عیسی کے قوله صابئين یعنی وہ لوگ کہ دین کفر سی اور ادیان کفار کیطرف گئی ہین یعنی وہ لوگ ہین کہ ہر مذہب سی بعضی امور کو اختیار کیا ہی مثل اسکی کہ ملائکہ کی پرستش کرتی ہین اور زبور کو پڑہتی ہین اور نماز طرف کعبہ کی ادا کرتی ہین یا وہ لوگ ہین کہ ستارہ پرست ہین صابئين مشتق ہی صبا سی ساتھ ہمزہ کی عرب مین بولتی ہین وقتیکہ کوئی خارج ہوی دین سی صبأ فلان یعنی خارج ہوا وہ شخص دین اپنی سی اور مراد صابئين سی ایک قوم ہی مشابہ نصارا قوله فوقكم الطور اور سبب اسکا یہ تہا کہ بنی اسرائیل نی نزول توریت سی سرکشی کی اور احکام اوسکی قبول نہ کئی حقتعالی نے جبرئیل کو حکم کیا کہ ایک پہار کو کہ نام فلسطین ہی کہ اوسکو طور کہتی تہی کہ طول و عرض مین انکی فرسخ تہا بقدر لشکرگاہ اونہون کے اوٹہایا اور بفاصلہ قامت آدمی کی سرون اونکی سی دور رکہا اور آگی اونکی ایک آتش روشن کی اور پیچہی اونکی دریای عظیم پیدا کیا ہر گاہ کہ اونہون نی جای فرار نپایا بتضرع و زاری سجدہ مین گئی اور بگوشہ چشم طرف پہار کی دیکہتی تہی کہ مبادا اوپر سر کری قوله في السبت

روایت مین آیاہی کہ روز شنبہ کو منع کیا تہا صید ماہی سی اور مامور ہوی تہی کہ صبح سی
تا بشام عبادت کرین اور لیکن اون لوگون نی بحیلہ شکار ماہی کیا تفصیل اسکی یہہ ہی کہ
ماہیان دریا روز شنبہ بسبب امنیت کی اوس موضع مین جمع ہوتی تہین اور سر پانی سی باہر لاتی تہین
اور ہر گاہ کہ روز شنبہ تمام ہوتا تہا اوس موضع سی چلی جاتی تہین اس حالکو دیکہہ کر نہایت وہ لوگ
آزردہ ہوی اور ایک حیلہ پیدا کیا اسطرح سی کہ قریب اوس دریا کی حوض صغیر صغیر درست کیی
اور روز جمعہ مین آب دریا کو اون حوضون مین لاتی تہی کہ اون حوضون مین مچہلیان جمع ہووے
تہین آخر روز شنبہ کو راہ دریا کی بند کرتی تہی اسو اسطی کہ ماہیان دریا مین پہر نہ جاوین
اور روز یکشنبہ کو شکار ماہی کرتی تہی اور کہتی تہی کہ ہم مخالفت امر خدا نہین کرتی
اور یہہ لوگ ستر ہزار تہی ہر گاہ کہ مدت مدید اسپر گذری دلیر ہو کر روز شنبہ کو بہی بصید ماہی مشغول
ہوی ہر چند صالحون نی منع کیا نہ مانا آخر الامر داود علیہ السلام نی دعا مانگی اونکی حقمین کی
تا اینکہ حقتعالی نی اونکو بصورت بندر مسخ کیا **قولہ واذ قال** اور یہہ معرکہ اوسوقت مین ہوا تہا
کہ قوم موسی نی اپنی درمیانمین ایک مقتول پایا تہا عامیل اوسکا نام تہا چاہتی تہی کہ قاتل اوسکا
معلوم کرین **قولہ ہزوا** یعنی وہ کہتی تہی کہ ہماری ساتہہ تم ہنسی کرتی ہو ہم استفسار
کرتی ہین کہ عامیل کو کسنی قتل کیا اور تم کہتی ہو کہ گاو کو ذبح کرو **قولہ ان شاء اللہ**
حضرت رسالتماب سی منقول ہی کہ اگر بنی اسرائیل کلمہ ان شاء اللہ کو نکہتی تو ہرگز اوس
گاو کو نہ پاتی **قولہ جئت بالحق** اور اوسکو نزدیک ایک جوانکی پایا کہ وہ نہایت
متقی اور صالح تہا اور پیوستہ خدمتکاری والدین مین مشغول رہتا تہا اور نام
اوسکا گاو کا مذہبہ رکہا تہا اور قیمت بازاری اوسکی تین درہم سی زیادہ نتہی ہر چند کہ

کہ بنی اسرائیل قیمت اوسکی زیادہ کرتی تہی وہ جوان بیچنی اوسکی سی
انکار کرتا تہا بسبب اسکی کہ مرضی والدہ نہ پاتا تہا تا بحدیکہ نوبت
یہان تک پہنچی کہ بنی اسرائیل نی کہا جس قدر کہ طلا اسکی جلد مین آوی گا
ہم تجکو وجہ قیمت اوسکی مین دینگی اوس جوان صالح نی اپنی مادر
مہربانسی سب حقیقت حال عرض کی تب والدہ نی اوسکو اجازت
بیچنی کی دی اور سلوبسی منقول ہی کہ وزن طلا کا مطابق اوزان دس
گاؤ کی تہا بسبب پرہیزکاری اور اطاعت مادر اپنی کی قیمت اوس
گاو کی اس حد کو پہنچی تہی اور زیادہ قیمت اوس گاو کی دینی کی
وجہ یہہ تہی کہ تا سرزنش کو سالہ پرستونکو ہو اس جہت سی کہ ہر گاہ
ایسی گاو خوب صورت اور خوش رنگ کہ نہایت جمال مین تہی
قابل ذبح کی ہوی پس گاو ہای دیگران بطریق اولی سزاوار ذبح کی
ہوینگی نہ کہ قابل عبادت کی وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ
یاد کرو وقتیکہ قتل کیا تمنی نفس مسلی کو پس اختلاف کیا اپنی
فِيْهَا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ فَقُلْنَا
بیچ اوس مقتول کی اور اللہ ظاہر کرنی والا ہی اوس چیز کو کہ چہپاتی ہو تم پس کہا ہمنی
اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ
مارو اوس مقتول کو ساتہہ بعضی اوسی گاو کی اسطرحسی جلاے گا اللہ
الْمَوْتٰى وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ
اموات کو قیامت مین اور دکہلاتا ہی تمکو دلایل اپنی کو شاید کہ تم سمجہو

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ فَهِيَ

پھر سخت ہوئے قلوب تمہارے بعد زندہ ہونے اوس مقتول کے پس وہ قلوب بعد اسکے سخت ہوئی

كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً وَإِنَّ مِنَ

مانند سنگ کی ہیں یا شدید تر ہیں از روی سختی کی اور بدرستیکہ بعضی

الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ

پتھروں سے ہر آئینہ وہ پتھر ہیں کہ رواں ہوتی ہیں اوس سے نہریں

وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ

اور بدرستیکہ بعضی اونہوں سے ہر آئینہ وہ پتھر ہیں کہ شق ہوتی ہیں پس جاری ہوتا ہے اوس سے

الْمَاءُ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ

پانی اور بدرستیکہ اونہیں پتھروں سے ہر آئینہ وہی کہ گرتا ہے

خَشْيَةِ اللَّهِ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

خوف خدا سے اور نہیں اللہ غافل اوس سے جو

تَعْمَلُونَ أَفَتَطْمَعُونَ أَن يُؤْمِنُوا لَكُمْ

کہ عمل کرتے ہو تم کیا پس طمع رکھتے ہو تم یہ کہ ایمان لاویں یہود واسطے تمہارے

وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ

اور تحقیق کہ تھی ایک گروہ اونہیں سے کہ سنتے تھے کلام

اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِن بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ

خدا کو پس بدل ڈالتے تھے اوسکو بعد اسکے کہ دریافت کرتے تھے اوسکو

وَهُمْ يَعْلَمُونَ وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا

حال آنکہ جانتی تھی وہ کہ یہہ افترا ہی اور جس وقت ملاقات کرتی تھی اون لوگون سی کہ ایمان لائی تھی

قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ

کہتی تھی کہ ایمان لائی ہم اور جس وقت کہ خلوت کرتی تھی بعضی اونکی طرف بعض کی

قَالُوا أَتُحَدِّثُونَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ

کہتی تھی آیا خبر دیتی ہو انکو ساتھہ اوس چیز کے کہ کھولا ہی اللہ نی اوپر تمہارے

لِيُحَاجُّوكُمْ بِهِ عِنْدَ رَبِّكُمْ أَفَلَا

تاکہ حجت لاوین وہ اوپر تمہاری ساتھہ اوسکے نزدیک رب تمہاری کی آیا پس نہین

تَعْقِلُونَ أَوَلَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ

سمجھتی تم آیا نہین جانتی وہ بدرستیکہ خدا جانتا ہی

مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ وَمِنْهُمْ

اوس چیز کو کہ چھپاتی ہین وہ اور اوس چیز کو کہ ظاہر کرتی ہین اور بعضی اونمین سی

أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا

جاہل ہین نہین جانتی ہین توریت کو مگر

أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ فَوَيْلٌ

آرزوہای اپنی اور نہین ہین وہ مگر گمان کرتی الے پس عذاب ہی واسطے

لِلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ

اون لوگونکے کہ لکھتی ہین کتاب کو ساتھہ دست اپنی کے

ثُمَّ يَقُولُونَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ

بعد اسکے کہتی ہین وہ کہ یہہ نزدیک خدا سی ہی تا مول لین بعوض اسکی

ثَمَنًا قَلِيلًا فَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ

قیمت کمتر کو پس واے ہی واسطی اونکی اوس چیز سی کہ لکھتی ہین ہاتہہ اونکی

وَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا يَكْسِبُونَ وَقَالُوا لَنْ

اور واے ہی واسطی اونکی اوس چیز سی کہ کسب کرتی ہین اور کہتی ہین وہ نہ

تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَعْدُودَةً قُلْ

مس کریگی آتش مگر روزہای چند کہہ تو ای محمد

أَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَنْ يُخْلِفَ

ایا لیا ہی تمنی نزدیک خدا کی عہد کو پس نہین خلاف کرتا ہے

اللَّهُ عَهْدَهُ أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا

خدا عہد اپنا ایا کہتے ہو تم اوپر خدا کی وہ چیز کہ

لَا تَعْلَمُونَ بَلَى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً

نہین جانتی ہو تم اری جو شخص کہ کرے بدی کو

وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَئِكَ

اور گھیرے ساتھہ اوسکے گناہ اوسکا پس وہ گروہ

أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ وَالَّذِينَ

اہل دوزخ ہین وہ بیچ اوسکے ہمیشہ رہنی والے

ربع

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اور وہ لوگ کہ ایمان لای اور عمل نیک کئی
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ
یہہ گروہ اہل بہشت ہین وہ اسمین ہمیشہ رہینگے

قوله فقلنا اضربوه ببعضها یعنی بعد اسکے کہا ہمنی مارو تم اوس مقتول کو ساتہہ بعضی اوسی گاو کی مراد اوس گاو سی اصل دم ہی یا زبان یا گوشت ہی اور سرکہ مارا اوس مقتول کو پس زندہ ہوا اور زخم گردن اوسکی سی جاری تہا اور نام قاتلین اپنی کا ذکر کرتا تہا اور وہ دو بہای تہی کہ بواسطے مال صحرا مین لیگئی اور قتل کیا اور بعضی نی کہا پسر عم مقتول کی تہی و رہ کا کلمہ نام اونہین کشندگان اظہار کیا بمجرد اوس کہنی کی مرگیا قوله لعلكم تعقلون یعنی جو شخص کہ قدرت زندہ کرنی نفس پر رکہتا ہو ہر آئینہ ہر ذی حیات کو زندہ کر سکتا ہی ور ذکر اوس قصہ کا صدق نبوت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ پر دلالت رکہتا ہی اسواسطے کہ وہ حضرت اُمّی تہے اور بنی اسرائیل کو اوس قصہ سی آگاہ کیا اور بنی اسرائیل جانتی تہی کہ علم اوس قصہ کا اوسی شخص کو ہو گا کہ کتب سابقین کو دیکہا ہو اور یہ بطریق وحی اونکو پہونچا اور اونہون نی بسبب عناد کی صداقت اونکی نہ کی چنانچہ حق تعالی بعد اسکے بیان طغیان انکی مین فرماتا ہی قوله ثم قست

قلوبکم الخ قوله من بعد ما عقلوه وهم
یعلمون یعنی بعد اسکے جانا اونہون نی حقیقت کو ہر گاہ درمیان
قوم اپنی کی آی کہا کہ سخن حق درباب امر و نہی سنا ہمنی لیکن اخر الامر کہا اوسی
پیغمبر نی اگر چاہو کرو چاہو نہ کرو حال انکہ جانتی تہی وہ کہ یہہ محض دروغ ہی
ابی جعفر علیہ السلام سی منقول ہی کہ مراد اسسی یہودان زمان حضرت
رسالت پناہی ہین کہ توریت کو سنتی تہی اور تبدیل کرتی تہی مانند اسکی
کہ مدح پیغمبر کو نکال ڈالتی تہی یا حسب خواہش اپنی تفسیر کرتی تہی خبر مین
وارد ہی کہ ایک روز حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ یہودی بعد
اسکی مدینہ مین نہ آوین اسواسطی کہ آنی اونکی سی فساد ہوتا ہی چنانچہ
بعض منافقین یہود سی اول روز مدینہ مین آتی تہی کہ ہم مسلمان ہین
اور آخر روز ہر گاہ اپنی احباب سی ملتی تہی کہتی تہی کہ ہم ایمان نہین لائی ہین اور بنابر
اسکی حق تعالی خبر دیتا ہی واذا لقوا الذین امنوا الخ
قوله افلا تعقلون آیا اسواسطی نہین عقل مین لاتی
کہ اسرار اور امور مخفیہ دشمنونسی اظہار نکرو اور ایک قول مین
آیا ہی بعضی یہودان مدینہ سی قبل از بعثت رسول اصحاب کو اوصاف
انحضرت سی کہ توریت مین تہی آگاہ کرتی تہی ہر گاہ کعب وغیرہ اسسی
آگاہ ہوئی منع کیا کہ تم اصحاب کو صفات محمد سی خبردار نکرو تا حجت
اونکی ہمپر غالب نہو قوله الا امانی یعنی جو کچہ کہ توریت مین موافق

موافق آرزوہای اونہونکی ہی اور اعتقاد انکا یہہ ہی کہ جو رطب و یابس علما اپنی
سی سنتی ہین صحیح اور درست جانتی ہین چنانچہ مطابق قول اونکی بہشت کو
مخصوص اپنی جانتی ہین اور آبا و اجداد شفیع اونکی ہوینگی **قوله ثمنا**
قليلا یعنے علماے یہود بواسطے رشوت لینیکے تبدیل صفات حضرت رسالتپناہ کرتی تھے
مثلا صفت اوس حضرت کے توریت مین باین تفصیل ہی کہ مردی نیکو رو پیچیدہ مو و گندم گون سیاہ چشم
میانہ قد اونہون نی اوسکو تغیر دی کی یہہ لکھا کہ دراز قد کربہ چشم
سفید پوست دراز مو یک چشم حال آنکہ یہہ صفات دجال کی ہین اور ساتھہ
جہلا قوم اپنی کی کہتی تہی کہ یہہ صفات پیغمبر خاتم الانبیا کی ہین **قوله**
اِلَّا اَيَّامًا مَّعْدُودَةً مراد اسی سات دن ہین یا چہل روز بعدد ایام گوسالہ پرستی کے

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

یاد کرو اوسکو کہ لیا ہمنی پیمان کو فرزندان یعقوب سے

لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ

کہ نہ عبادت کرو تم مگر اللہ کی اور سات والدین کے

اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى

نیکی اور صاحبان قرابت کے اور یتیمون سے

وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا

اور مسکینون سے اور گفتگو کرو آدمیون سی بخلق

وَاَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ثُمَّ

اور برپا رکھو تم نماز کو اور دو تم زکوات کو بعد اسکے

تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ

برگشتہ ہوئے تم عہد سے مگر تہوڑے لوگ تم سے حال آنکہ تم

مُعْرِضُوْنَ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ

روگردانی کرنے والے ہو اور جب یاد کرو تم وقتیکہ لیا ہمنے پیمان کو تم سے

لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ

کہ نہ گراؤ تم خون اپنو کا اور نہ نکالو تم

اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ

قوم اپنے کو گہروں اپنی سے پس اقرار کیا تم سب نے

اَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ

حال آنکہ تم سب گواہی دیتی ہو اوپر اسکے پس تم ایسی گروہ ہو کہ

تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا

قتل کرتی ہو تم قوم اپنے کو اور نکالتے ہو تم گروہ ایک کو

مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ

اپنوں سے گہروں انکے سے دباؤ دیکر یاری کرتی ہو تم

عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاِنْ

اوپر انہوں کے ساتھ گناہ اور سرکشی کی اور اگر آویں

يَّأْتُوكُمْ أُسٰرٰى تُفٰدُوهُمْ وَهُوَ
آتی ہین نزدیک تمہارے اسیران بنی اسرائیل مول لیتی ہو تم اونکو حال آنکہ وہ

مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ أَفَتُؤْمِنُونَ
حرام کیا گیا ہی اوپر تمہارے نکالنا اونکا ایا ایمان لاتی ہو تم

بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُونَ
ساتھہ بعض کتاب کی اور انکار کرتے ہو

بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ
ساتھہ بعض کتاب کے پس کیا ہی جزا واسطے اونکے جو کرے ایسا

مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ
تم مین سے مگر خواری و رسوای بیچ زندگانی

الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّونَ إِلٰى
دنیا کی اور روز قیامت کی پھیرے جائین کی طرف

أَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ
سخت تر عذاب کی اور نہین ہی اللہ غافل

عَمَّا تَعْمَلُونَ أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا
اوس چیز سے جو کرتی ہو تم یہہ وہ لوگ ہین کہ مول لیا

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا
حیات دنیا کو بعوض آخرت کی پس نہین

يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ

تخفیف کیا جائیگا اونسی عذاب اور نہین وہ یاری کیے جائینگے

قوله وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ

إِلَّا اللّٰهَ یعنی یاد کرو سرگاہ کہ لیا ہمنی توریت مین عہد و پیمان بنی اسرائیل
سے یعنی فرزندان یعقوب سے اور مراد انسے یہود ہین اور
کہا ہمنی اونکو کہ پرستش نہ کرو مگر اوس خدا کی کہ سزاوار پرستش ہی

قوله وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ
وَالْمَسَاكِينِ انتہی یعنی نیکی کرو پدر اور مادر سے پرورش نیک
اور حسن کی مثل شفقت اور مرحمت کرنیکے حال والدین پر یا نفقہ
دینی اونکی مین یا دعای خیر کرنیمین واسطے اونکی اور نیکی کرو خویشان
اور اقرباسی اور فرزندان بی پدر سے اور درویشون سے یتامی جمع یتیم ہی مثل ندیم اور
ندامی کی اور یتیم وہ ہی کہ جوان نہوا ور مرگیا ہو باپ اوسکا اور اگر مادر اوسکی مرجاے
یتیم اوسکو نہیں کہتی اور برعکس اسکی حیوانات دیگر مین ہی یعنی اگر مادر اوس حیوان کی مرگئی ہو اوسکو
یتیم کہتی ہین اور جو آدمی یتیم کی مثل اوسکا نہو اور فرق مسکین اور فقیر مین اکثر اسی کتب مین مسطور ہی کہ فقیر وہ شخص
کہ جسکے واسطے کچھ مالیت ہو اگرچہ ایا نہ رکہتا ہو یہہ روایت ابن سکیت سے ہی اور مسکین وہ شخص ہے کہ اصلا مالیت نہ رکہتا ہو
اسکی معلوم ہوتا ہی کہ مسکین بدتر از فقیر ہی اصمعی نے کہا ہی کہ مسکین احسن فقیر سے ہے اور یونس نے کہا ہی کہ فقیر احسن حال ہے
مسکین سے اور بعض محققین نی کہا ہی فقیر اور مسکین ہیچ نہ رکہنی قوت سالیانہ کے

کے متحد ہین اور خلاف اس امر مین ہی کہ بدتر اندونون مین کون سے ہے
چنانچہ فراء اور ثعلب اور ابن سکیت نی کہا ہی کہ مسکین بدتر فقیر سی
ہی اور ابو حنیفہ بھی اسی کا قایل ہوا ہی اور علمای شیعہ سی
مانند جنید اور سلار اور شیخ طوسی نی کتاب نہایہ مین مسکین کو بدتر از
فقیر مظنون کیا ہی اور دلیل اونکی قول حق تعالی ہی او مسکینا
ذا متربة اور معنی اسکے یہہ ہین کہ مسکین وہ شخص ہی کہ
شدت احتیاج سی خاک پر افتادہ رہی اور کہا ہی شافعی نے
مثل قول اصمعی کی اور مثل اسیکے قایل ہوئی ہین امامیہ سے
ابن ادریس اور شیخ ابو جعفر طوسی کتاب مبسوط اور خلاف مین
اور دلیل اونکی یہہ ہی کہ حق تعالی نی آیۂ زکوۃ مین فقیر کو پہلی ذکر کیا ہی اور
مسکین کو بعد اسواسطے کہ اہتمام فقیر کا مسکین سی زیادہ ہی اور
بجہت پناہ مانگنی نبی کی فقیر سی اور طلب کرنی مسکینت کو چنانچہ قول
انحضرت کا ہی اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِی مِسْکِیْنًا وَاَمِتْنِی
مِسْکِیْنًا وَاحْشُرْنِی مَعَ الْمَسَاکِیْنِ
یعنی خداوندا زندہ رکھہ مجکو درحالیکہ مسکین ہون مین اور موت دیے
مجکو درحالیکہ مسکین ہون مین اور حشر کر میرا ہمراہ مساکین کی اور حق
یہہ ہی کہ مسکین بدتر ہی حال مین فقیر سی چنانچہ وارد ہوا ہی روایت
صحیح مین عبد اللہ بن مکان سی اور اوسی روایت کی سے

ابی بصیر سے منی ابی عبداللہ علیہ السلام سے کہ قول حق تعالی
کا ہے انما الصدقات للفقراء والمساکین قوله
اقیموا الصلوٰة واتوا الزکوٰة ثم تولیتم الا
قلیلا منکم وانتم معرضون یعنی برپا
رکھو نماز کو اوسی طرق سے کہ شرع مین مبین ہوا اور دو تم
زکوٰة کو اوس وجہ سے کہ حکم کیا گیا ہی پس برگشتہ ہوئی تم عہد سے
مگر چند مردمان تم سے کہ ایمان لائی تہی حالانکہ تم روگردانی کرنی والے
تہی حکم توریت سے درباب اطاعت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ کی یعنی
عادت تمہاری ہموارہ روگردانی ہی ایفاء عہد و قول و اطاعت سے
قوله واذ اخذنا میثاقکم لا تسفکون
دماءکم ولا تخرجون انفسکم من
دیارکم ثم اقررتم وانتم تشهدون
ثم انتم هؤلاء تقتلون انفسکم وتخرجون
فریقا منکم من دیارهم تظاهرون
علیهم بالاثم والعدوان یعنی یاد کرو وقتیکہ
لیا ہمنی پیمان اجداد تمہارے سے کہ خونریزی نکرو اور اخراج نکرو نفوس کو
خانمان اونکی سے بعد اسکے اقرار کیا تمنی حالانکہ تم گواہی دیتی ہو
بعد اسکے تم ایسی گروہ ہو کہ پیمان توڑا تمنی باین وجہ کہ قتل کرتی ہو اپنے

اپنی لوگونکو اور نکالتی ہو تم ایک فریق کو ہم قوم منزلہای اپنی سی درحالیکہ
ہم پشت ہوتی ہو اوپر اوس قوم کی اور بایکدیگر یاری کرتی ہو بسبب
گناہ اور تعدی کی مروی ہی کہ مدینہ مین دو قبیلہ تھی یہود سی ایک
کو قریضہ اور دوسری کو نطیر کہتی تھی کہ بایکدیگر مقاتلہ کرتی تھے اور قبل از
ہجرت دو قبیلہ مشرکین سی تھی ایک عوص اور دوسری خزرج
بنی قریضہ ہمراہ عوص کی متفق ہوی اور بنی نطیر خزرج سی اور
فرقہ یہود بمعاونت ہم عہد اپنی کی دوسری فرقہ سے کارزار کرتے
تھی بعد غلبہ کی منازل انکی مین شب خون کرتی تھی تا اینکہ قوم مضطر
ہو کر جلای وطن کرتی تھی اور جب کوی اسیر ہوتا تھا باتفاق اوسکو
مول لیتی تھی جسطرح سی کہ حق تعا فرماتا ہی **قوله تعالے**

وان یاتوکم اساری تفادوھم وھو محرم علیکم اخراجھم افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض فما جزاء من یفعل ذلک منکم الاخزی فی الحیوۃ الدنیا ویوم القیامۃ یردون الی اشد العذاب وما اللہ بغافل عما تعملون اولئک الذین اشتروا الحیوۃ الدنیا بالاخرۃ فلا یخفف عنھم العذاب ولا ھم ینصرون

یعنی اگر اوین نزدیک تمہاری اسیران بنی اسرائیل دست دشمن
مین گرفتار ہوی مول لیتی ہو حالانکہ شان یہہ ہی کہ حرام کیا گیا ہی اوپر
تمہاری اخراج اونکا پس ایمان لای ہو تم ساتھہ بعض کتاب توریت کے
اور وہ فدیہ اسیران ہی اور اوراانکار کرتی ہو تم ساتھہ بعض اوسی
کتاب کی کہ وہ قتل کرنا اور بدر کرنا اونکا ہی دیار سی پس نہین جزا ہی واس
شخص کی کہ جو بجا لاوی اوسکو مگر خواری اور رسوائی زندگی دنیا
مین اور روز قیامت مین رد کئی جائینگی وہ سخت ترین عذاب کہ
وہ آتش دوزخ ہی اور نہین خدا غافل ہی اوس چیز سی کہ بجا
لاتی ہو تم ای یہودان مثل توڑنی عہد وغیرہ کی اور وہ توڑنی والی
عہد کی یہہ لوگ ہین کہ مول لیتی ہین حیات دنیا کو بعوض اخرت کی پس
نہ سبک کیا جائیگا اونسی عذاب اور نہ وہ یاری کئی جائینگے

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا
اور بتحقیق دی ہمنی موسی کو کتاب توریت اور لائی ہم

مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَيْنَا عِيسَى
پس از موسی کی رسولون کو اور دیا ہمنی عیسی

ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ
فرزند مریم کو معجزات ظاہر اور مدد کی ہمنی اوسکی ساتھہ جبرئیل کے

اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰٓى
ایا پس جسوقت آیا نزدیک تمہارے رسول ساتھہ اوس چیز کی نہین دوست رکھتی ہین

انفسکم استکبرتم ففریقا کذبتم
نفوس تمہاری طلب سرکشی کی تمنی پس ایک گروہ کی تکذیب کی تمنی

وفریقا تقتلون قالوا قلوبنا غلف بل
اور ایک گروہ کو قتل کیا تمنے اور کہا یہودیون نے دلہای ہماری غلاف مین ہین بلکہ

لعنہم اللہ بکفرہم فقلیلا ما یؤمنون
لعنت کی اونکو خدانی بسبب کفر اونکے پس کم ہین وہ لوگ کہ ایمان لای ہین

ولما جاءہم کتاب من عند اللہ
اور جس وقت کہ آئی اونکو کتاب نزدیک خدا سی

مصدق لما معہم وکانوا من
تصدیق کرنی والی ہی واسطے اوس چیز کے ساتہ اونکی ہی درحالیکہ تہے

قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما
قبل توریت سی طلب فتح کرتی تہی وسی اوپر اون لوگونکی کہ کافر ہوی پس اوس وقت

جاءہم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ
کہ آئی اوپر اونہون کی وہ چیز کہ پہچانا تہا کافر ہوی ساتہ اوسکے پس لعنت ہے

اللہ علی الکافرین بئسما اشتروا
خدا کی اوپر کافرون کی بری وہ چیز کہ بیچا اونہون نے

بہ انفسہم ان یکفروا بما انزل اللہ
ساتہ اوسکے نفوس اپنی کو وہ کہ کفر کرتی ہین ساتہ اوس چیز کے کہ نازل کیا خدا نے

بَغْيًا اَنْ يُنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ
از روی حسد کے یہہ کہ بہیجتا ہی اللہ فضل اپنی سی اوپر اوسکے کہ جسکو

يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى
چاہیے بندگان اپنی سی پس پہری اللہ سی ساتہہ ایک غصہ کے اوپر

غَضَبٍ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ
غصہ دوسری کی اور واسطے کافرون کے ہی عذاب

مُّهِيْنٌ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ
خواری کرنیوالا اور جسوقت کہا واسطے اونہوں کی ایمان لاؤ ساتہہ اوس چیز کی

اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا
کہ نازل کیا اللہ نے کہا اونہوں نے ایمان لائے ہم ساتہہ اوسکے کہ نازل کیا گیا ہی اوپر ہمارے

وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ وَهُوَ الْحَقُّ
اور انکار کرتے ہین ماورائی اوسکے سی اور وہی حق ہی

مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ
درحالیکہ تصدیق کرنیوالے ہی اوس چیز کی کہ ساتہہ اونکی ہی کہہ پس واسطے کس کی قتل کرتی ہو تم

اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ
پیغمبران خدا کو آگی اسکے اگر ہو تم مومنین سی

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ
اور البتہ آیا نزدیک تمہارے موسی ساتہہ معجزات روشن کے

ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ
بعد اسکے لیا تمنے گوسالہ کو بخدائی بعد جانیکے موسی کی اور تم سب

ظٰلِمُوْنَ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ
ظلم کرنی والی ہو اور یاد کرو جسوقت کہ لیا ہمنی عہد کو تمسی

وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ خُذُوْا مَا اٰتَيْنٰكُمْ
اور بلند کیا ہمنی اوپر سر تمہاری کی طور کو کہ لو تم اس چیز کو کہ دیا ہمنے تمکو

بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا
بسعی تمام اور سنو تم احکام کو کہا اونہوں نی سنا ہمنے اور نافرمانی کی ہمنی اوسی

وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ
اور داخل کی گئی بیچ دلہای اونکے دوستی گوسالہ کے بسبب کفر اونکے

قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖ اِيْمَانُكُمْ
اور کہہ تو بدی چیز کہ امر کرتا ہی تمکو ساتہہ اوسکے ایمان تمہاری

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ قُلْ اِنْ كَانَتْ
اگر ہو تم ایمان لانی والو نسی کہہ تو اگر ہے

لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً
واسطے تمہاری دار آخرت نزدیک اللہ کے در حالیکہ مخصوص تمہاری

مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ
نہ واسطے اور مردمان سیکے پس آرزوی مرگ کرو

إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ وَلَنْ يَتَمَنَّوْهُ أَبَدًا
اگر ہو تم راست گویون سی اور نہین آرزو کرتی موت کی وہ ہمیشہ

بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ
بسبب اوس عمل بد کی کہ آگی بجالائی تہی ہاتہون اپنی سی اور ہی اللہ عالم ظالمون کا

وَلَتَجِدَنَّهُمْ أَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى
اور البتہ پاوےگا تو اونکو حریص ترین مردمان اوپر

حَيٰوةٍ وَمِنَ الَّذِيْنَ أَشْرَكُوْا يَوَدُّ
زندگی دنیا کی اور ہین اون لوگون سے کہ وہ شرک لاہین دوست رکہتا ہی

أَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ أَلْفَ سَنَةٍ وَمَا
ایک اونکا کاش عمر دی جاوی ہزار سال اور نہین کوسے

هُوَ بِمُزَحْزِحِهِ مِنَ الْعَذَابِ أَنْ
دور کرنی والا اوسکو عذاب سے ہر چند

يُعَمَّرَ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ قوله ولقد
عمر دراز کی جاوی کی اور اللہ بینا ہی ساتہہ اوس چیز کی کہ عمل مین لاتی ہین وہ

اتینا موسے الکتاب و

قفینا من بعده بالرسل واتینا

عیسی ابن مریم البینات و

ایدناه بروح القدس

سورۂ بقرہ

افکلما جاءکم رسول بما لا تھوی انفسکم استکبرتم ففریقا کذبتم وفریقا تقتلون قالوا قلوبنا غلف بل لعنھم اللہ بکفرھم فقلیلا ما یؤمنون یعنی بدرستیکہ دی ہمنی موسی علی نبینا وعلیہ السلام کو کتاب توریت کہ دربیان احکام یہود ہی اور بہیجا ہمنی بعد موسی کی رسولونکو مانند یوشع اور اشمویل وشمعون وداود وسلیمان وشعیب وارمیا وعزیر وحزقیل والیاس ویونس وذکریا ویحیی علی نبینا علیہ السلام کی اور دیا ہمنی عیسی علیہ السلام کو کہ پسر مریم تہا نشانہای روشن اور معجزات ہویدا اور مدد کی ہمنی اوسکے بروح پاکیزہ مراد جبرئیل علیہ السلام ہین کہ سب وقت مین ہمنشین عیسی علیہ السلام کی تہی اور یا روح عیسی علیہ السلام کی ساتہہ خصلت پاکیزہ کی آراستہ تہی یا ساتہہ اسم اعظم کی کہ ببرکت اوسکے مردی کو زندہ کرتی تہی یا انجیل کہ تازگی اور زندگی جان کی اوسی پاتی تہی پس جبوقت کہ آیا تمکو رسول ساتہہ اوس چیزکی کہ دوست نہین رکہتی اوسکو تمہارے نفس تمہاری یاسخن اوسکا موافق مدعا نفس اور خواہش تمہاری کی نہین تہا سرکشی کی تمنی ساتہہ اوسکے یعنی تمہا دیکہہ کر ازادر فرمان اوسکا بجا نہ لای پس ایک گروہ سی اوسکی تکذیب کی تمنی مثل مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور ایک

گروه کو اوسی قتل کیا تہنی مانند ذکریا و یحیی علیہ السلام کے کہا یہودیون نی دل ہماری غلاف مین ہین یعنی خدا نی اونکو پیس پردہ پیدا کیا ہی بجہۃ اسکے کہ جو کچھہ اوسپہ ہماری پڑہتا ہی تو یا ساتہہ ہمارے لاتا ہی تو نہین پاتی ہین ہم اور نہین سمجہتے ہین ہم اوسکو پس حقتعالی رد قول اونکیین فرماتا ہی بلکہ ترک کیا اللہ نی اونکو رحمت اور لطف اپنی سی بسبب کفر اونکی کی اور اوسی معلوم ہوا کہ کفر فعل بندیکا ہی کسواسطے کہ اگر فعل خدا ہوتا سزاوار لعن کے نہوتی پس کم وہ چیز ہی کہ جسکا ایمان لاتی ہین وہ یا کم ہین وہ لوگ کہ ایمان لاتی ہین مانند عبد اللہ ابن سلام اور تابعین اوسکی قولہ ولما جاءهم كتاب من عند الله مصدق لما معهم وكانوا من قبل يستفتحون على الذين كفروا فلما جاءهم ما عرفوا كفروا به فلعنة الله على الكافرين بئسما اشتروا به انفسهم ان يكفروا بما انزل الله بغيا ان ينزل من فضله على من يشاء من عباده فباؤ بغضب على غضب وللكافرين عذاب مهين یعنی ہرگاہ کہ آئی اونکو کتاب نزدیک خدا سی یعنی قرآن کہ تصدیق کنندہ ہی اوس کتاب کی کہ نز

نزدیک اونکی ہی توریت درباب توحید اور نبوت اور روز قیامت
وغیرہ کی حال انکہ قبل ورود قران در وقت درماندگی طلب نصرت اور فتح
کرتی تہی ساتہہ اوسکے اوپر اون لوگونکی کہ کافر ہوی مراد مشرکین
عرب ہین اور معنی یستفتحون کی چار وجہ سی ہین ایک یہہ ہی کہ معنی
نصرت ہی یعنی طلب نصرت کرتی تہی باین کیفیت کہ کہتی تہے وہ
در وقت محاربات اللھم افتح علینا وانصرنا
بحق النبی الامی اللھم انصرنا بحق النبی
المبعوث الینا یعنی ای خدا کہول اوپر ہماری اور فتح دیجیے
ہمکو اور یاری اور تائید کر ہماری بحق نبی امی کی ای بارالٰہ نصرت دی ہمکو
بحق نبی کی کہ مرسل ہی طرف ہماری اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ کہتے
تہی وہ اون لوگونسی کہ مناظرہ کرتی ساتہہ اونکی کہ یہہ محمد نبی ہی آیا ہے
زمانہ اوسکا اور نصرت ہماری کریگا . اور وجہ تیسری یہہ ہی کہ معنی یستفتحون
یہہ ہین کہ سیکہتے تہی علماء اپنی سی صفات نبی کو کہ عرب مین معبوث
ہوگا اور تہی وہ عالم بصفات نبی پس ہر گاہ معبوث ہوی انکار کیا
اونہون نی اوسی نبی کا اور وجہ چہارم یہہ ہی کہ طلب احکام قران کرتے
تہی رب اپنی سی واسطی نزول کی کفار کی عرب سی پس جسوقت کہ ای
اوپر اونہونکی وہ چیز کہ پہچانا تہا اونہون نی بیچ توریت کی کہ وہ محمد اور قران ہے
کافر ہوی ساتہہ اوسکے وجہ شبہہ اونکی یہہ سی تہے کہ پیغمبر

آخر الزمان نسل اونکی سے ہو اور ہرگاہ کہ اسمعیل سے تھی حسد و عناد
کیا اور اوس سے کافر ہوئی اور یا بسبب قوت ریاست کی اونسے ایمان
نہ لائے پس لعنت اور دوری رحمت خدا سے کفار پر کہ بعلم خود کار کرتی تھے
عناد اور انکار رکھتی تھی بعد اسکے در بیان مذمت اختیار کرنے
اونکی دنیا کو دین پر فرماتا ہی بدہی وہ چیز کہ بدل کیا اوسکو ساتھہ حظہائے نفس خود کے
باین حیثیت کہ منکر اور کافر ہوئی اوس چیز سے کہ نازل کیا تھا خدا نے امور حقہ سے
کہ قرآن ہی حاصل یہہ ہی کہ کفر کو ہلاکت نفس پر اختیار کرتی تھی یعنی کافر ہوئی بجہت حسد اس امر کے
اور یہہ کہ خدا جسپر چاہتا کتاب وحی کو نازل کرتا پس سزا وار غضب خدا کی ہوئی اوپر غضب دیگر
کی اس جہت سے کہ اولا بسبب انکار عیسی اور انجیل کی مستحق غضب ہوئی اور ثانیا بسبب
انکار محمد اور قرآن کے اور ممکن ہی کہ تکرار غضب بجہت ذلت اور خواری اونکے ہوا ایسا عذاب کہ خوار کرنیوالا اور رسوا کرنیوالا ہے

قوله تعالى واذا قيل لهم امنوا بما انزل الله
قالوا نؤمن بما انزل علينا ويكفرون بما
وراءه وهو الحق مصدقا لما معهم قل
فلم تقتلون انبياء الله من قبل ان كنتم
مؤمنين ولقد جاءكم بالبينات ثم
اتخذتم العجل من بعده وانتم ظالمون

یعنی جس وقت کہا گیا یہود کو کہ ایمان لاؤ تم ساتھہ اوس چیز کی کہ نازل کیا ہی
خدا نے انجیل اور قرآن سے اور سب کتابہای آسمانی سے کہا اونہوں نے

سنے کہ ایمان لاتی ہین ہم ساتہہ اوس چیز کی کہ نازل کی گئی اوپر ہماری یعنی توریت کو درحالیکہ کافر ہوی ہین اوس چیز سی کہ غیر کتاب توریت اور وہ ہی حق ہی یعنی قران کہ نازل ہوا ہی نزدیک خدا سی درحالیکہ تصدیق کنندہ ہی اور موافق ہی اوس کتاب کی کہ نزدیک اونکی ہی یعنی توریت سی بعد اسکی ازروی اعتراض فرماتا ہی **قل فلم تقتلون الخ** یعنی کہہ تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کسواسطی قتل کرتی تہی پیغمبرونکو قبل اسکے اگر تہی تم ایمان لانی والی توریت سی اور بدرستیکہ آیا طرف تمہاری موسی ساتہہ معجزہ ہای روشنکی اور مراد اس معجزات سی وہ معجزات ہین کہ اشارہ اونکا اس آیت مین ہوا ہی **ولقد اتینا موسی تسع ایات بینات** یعنی نو معجزات موسی کو خدانی دی تہی ید بیضا جاری ہونا آب کا سنگ سی پہاڑ نادریا کا عصا کا مار ہو جانا طوفان پانیکا جراد یعنی ملخ قمل یعنی جون ضفادع یعنی میڈہک قمل کی معنی بعضی کہتی مین وہ کرم کہ گندم سی نکلتا ہی کہ ہندمین گہن کہتی ہین بعد اسکے لیا تمنی گوسالہ کو بخدائی پس از جانی موسی کی طرف طور کی اور تم بیداد کرنی والی تہی اوپر نفس اپنی کی بسبب گوسالہ پرستی کی یا باوجود دیکہنی معجزات کی **قولہ تعالی واذ اخذنا میثاقکم ورفعنا فوقکم الطور خذوا ما اتینکم بقوۃ واسمعوا قالوا سمعنا وعصینا ، واشربوا فی قلوبہم العجل بکفرہم**

قل بئسما یامرکم بہ ایمانکم ان کنتم مومنین
قل ان کانت لکم الدار الاخرۃ عند اللہ
خالصۃ من دون الناس فتمنو الموت ان کنتم
صادقین یعنی یاد کرو مرکاہ کہ لیا ہمنی عہد و پیمان تمسی اور اوٹھایا
اوپر سر تمہاری کوہ کو کہ منسوب تہا طور بن اسمعیل کو بہای فلسطن سی کہ وہ
ایک شہر ہی شہرہای شام سی اور کہا ہمنی ساتہہ تمہاری کہ لو تم جو کچہہ دیا ہمنی تمکو ساتہہ
قصد درست اور کوشش تمام کی اور سنو تم احکام کو کہا اونہون نی سنا ہمنی
کہا تیرا نکو اور نافرمانی کی ہمنی بدل امر تیرکی اور داخل کی گئی قلوب اونکی مین محبت
گوسالہ کی بسبب گمراہ کرنی سامری کی بسبب کفر اور عناد اور انکار کی کہ سوا سطے
کہ خدا کو مجسم جانتی ہین اور کوی جسم بہتر گوسالہ سی نہ پایا تہا بعد اسکے حقتعالے
فرماتا ہی کہ ای محمد بد وہ چیزی کہ حکم کرتا ہی ساتہہ اوسکے ایمان تمہارا کہ وہ انکار نبوت
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اور قرآن اگر ہو تم ایمان والی بتوریت یہہ
اثبات عدم ایمان اونکا ہی ساتہہ توریت کی یعنی اگر ایمان لای ہوتی ساتہہ
توریت کی امر کرتی ساتہہ اس قبایح کی اور مرکاہ کہ تمسی اعمال قبایح صادر ہو
پس البتہ توریت سی نہین ایمان لای اور باوجود اس اعمال قبیحہ کے
دعوہ کرتی ہو کہ بہشت سوای ہماری کوی نہ پاویکا لہذا حقتعالی فرماتا ہی کہ تو ای
محمد بیچ جواب دعوی اونکی مین کہ آرزوی مرگ کرو تم اگر ہو تم راست گو یو نسی
اسواسطے کہ اہل بہشت البتہ مشتاق جنت ہین کہ وہ موضع استراحت ہی اور

ارزوی مرگ کرتی ہین اور انواع لذت پاتی ہین اوسی قوله تعالی ولن یتمنوه

ابدا بما قدمت ایدیهم والله علیم بالظالمین ولتجدنهم

احرص الناس علی حیوة ومن الذین اشرکوا یود احدهم

لو یعمر الف سنة وما هو بمزحزحه من العذاب ان یعمر

والله بصیر بما یعملون یعنی نہ ارزو کرینگے وہ مرگ کی ہمیشہ بسبب اسکے

کہ اگلی عملین لای ہین ہاتہین اونکی افعال قبیحہ سی کہ موجب داخل ہونی دوزخ کا ہی یا قتل

انبیا اور تحریف کتاب اور انکار بعثت اوس حضرت کا باوجود علم حقیت ان

امور کی اور خدادانا ہی باحوال ستمکاران اور دروغگویان یہہ نفسہ اسیر ہی

کہ وہ دروغ کہہ ہین اپنی دعوی مین اور سزا اپنہ پاتا ہی تو جہودان کو حریص ترین مردمان

زندگانی دنیا پر اون لوگون سی کہ وہ کہ شرک کرین اور ذکر مشرکون کا باوجود اسکی

کہ ناس مین داخل تہی کہ حرص اونکو تہی ہر گاہ کہ سوای اوس حساب کی حیوة دیگر نہین

جانتی ہر چند کہ مشرکین بہی حریص ہین لیکن یہود بہت ہین کہ حرص بہت رکہتی ہین

اور پر زندگانی حرص اہل کتاب کی اونسی بہی بہت ہی کہ دوست رکہتا ہی ایک اونکا کہ

عمر دی جای ہزار سال نہین ہی کوی دور کرنی والا عذاب اتش دوزخ سی اگرچہ عمر درازی کی جا

دفع عذاب اونسی نہو کا خدا دیکہنی والا ہی اوس چیز سی کہ عملین لاتی ہین یہود

اور غیر اونکی مروی ہی کہ بعضی یہود کہتی تہی کہ جبرئیل مصاحب محمد تہے

اور وحی اوپر لاتا ہی اور اجداد ہماری کو اوس سی بہت زحمت اور عذاب بہی

اور بہت شہرون کو اونکی سرون پر گرایا اور ہلاک کیا و اکثر بلاد و انکو اونکی بنیاد

گیا اگر بجای اوسکی میکائیل ہوتا ہم ساتہہ محمد کی ایمان لاتی تکملہ ہشتم دربیان ایاتکہ جوع

یازدہم ہی رسول چارحرف ہین بینات اوسکی ایک سی نوی ہوتی ہین

نکلی موافق اوسکی یہہ عبارت هو محمد جدا بما لا تهوى انفسكم

پندرہ حرف ہین بینات اوسکی چہہ سی اسی ہین نکلی اوسی یہہ عبارت

بموالات علي وكيله هو جدا ففريقا چہہ حرف ہین

بینات اوسکی ایک سی پنچانوی ہوتی ہین مطابق اوسکی یہہ عبارت پیدا ہوی

اي من آل احمدي ان يكفروا بما انزل الله اونیس حرف ہین

بینات اوسکی نوسی اونتیس حرف ہین مطابق اوسکی یہہ عبارت پیدا ہوتی ہی

اى يكفروا بما انزل الله في علي الهادى ولى الله

۱۱۲ ۱۶۱ ۹۰ ۱ ۹۷ ۳۱۶ ۱۱

ع قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ

کہ ای محمد جو ہو دشمن واسطی جبریل کی پس بدرستیکہ لاتا ہی کتاب اوپر دل تیری کی

بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَى

ساتہہ حکم خدا کی درحالیکہ تصدیق کنندہ ہی واسطی اوس خبر جو پہلی اسکی نازل ہوی اور راہ نمایندہ اور بشارت دہندہ ہی

لِلْمُؤْمِنِينَ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَ

واسطی مومنین کے جو شخص کہ ہو دشمن واسطی خدا کی اور ملایکہ اوسکی کے اور

رُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ

انبیا اوسکی کے اور جبرئیل اور میکائیل کی پس بدرستیکہ خدا دشمن ہی واسطی کافرون کے

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ

اور ہر اینہ نازل کیا ہمنی طرف تیری آیتہای روشن کو نہین کافر ہوتی ہین ساتہہ اوسکی مگر فسق کرنیوالی

اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بَلْ

ایا نہین ہی جب کہ عہد کیا اونہون نی عہد کو شکستہ کیا عہد کو ایک گروہ نی اونہین سی بلکہ

اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ

اکثر اونکی نہین ایمان لاتی ہین اور جب کہ آیا اونکو رسول نزدیک

عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ

خدا سی تصدیق کنندہ واسطی اوسکی کہ ساتہہ اونکی ہی گرایا ایک نی

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ

اونہین سی کہ دی گئی تہی اونکو کتاب کتاب خدا کو پس پشتہای اپنی کی

كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ

گویا کہ وہ تہی کہ نہین جانتی تہی اور پیروی کی اونہون نی اوس چیز کی کہ تلاوت کرتی تہی شیطان

عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ

اوپر ملک سلیمان کی اور نہین کافر ہوی سلیمان

وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ

ولیکن شیاطین کافر ہوی سکہلاتی تہی آدمیون کو

السِّحْرَ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ

جادو کو اور جو نازل کی گئی تہی اوپر دو فرشتون پر شہر بابل مین کہ وہ ہاروت

وَمَارُوتَ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُولَا اِنَّمَا

اور ماروت ہین اور نہین تعلیم کرتی تہی دونو کسیکو تا اینکہ کہتی تہی دونون ہم

نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ

مگر آزمایش پس نہ کافر ہو تم پس دریافت کیا اونہون نی دونو شخصون سی اوس چیز سی کہ جدائی

بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ وَمَا هُمْ بِضَآرِّينَ بِهٖ

دالتی تہی سبب اوسکی درمیان شوہر اور زن اوسکیکی اور نہین ہی وہ ضرر پہچانی والی سبب اسکی

مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ

کسیکو مگر بعلم خدا اور دریافت کرتی تہی اوس چیز کو کہ ضرر پہچاتی تہی انکو

وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي

اور نہین نفع دیتی تہی انکو اور ہر آئینہ جانتی تہی اوس شخص کو کہ مول لیتا تہا سحر کو نہین ہی واسطی اوسکی بیچ

الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ

عقبی کے کچہہ حصہ اور ہر آئینہ بری وہ چیز کہ بیچ لیا تہا ساتہہ اوسکی نفسہای اپنی کو

لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوا وَاتَّقَوْا لَمَثُوبَةٌ

اگر ہین وہ جانتی والی اور اگر بدرستیکہ ایمان لاتی اور پرہیز کرتی ہر آئینہ ثواب پاتی

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ قوله تعالى

نزدیک خدا سی بہتر ہی اگر تہی وہ کہ جانتی ہین

قل من كان عدوا لجبريل فانه نزله على قلبك باذن

الله مصدقا لما بين يديه هدى وبشرى

للمؤمنين ومن كان عدوا لله وملئكته ورسله وجبريل
وميكال فان الله عدو للكافرين كه اي محمد يه جواب اونكي كه جبريل
وحي الهي ہي پس جو كوي دشمن ہوا وسكا بلا شك دشمن خدا ہو پس تحقيق كه وه
لايا ہي قران نزديك تيري بفرمان خداي تعالی در حالیکه قران تصدیق کننده ہی
اوس چيز كو يعني اوس كتاب كو كه اگي اوسكي نازل ہوي مانند توريت و زبور و انجيل
كي اور راه ديكهلاني والا ہي اور مژده ديني والا ہي واسطي مومنين كي بخلاصي
دوزخ اور درجات كي اور جو شخص كه ہي دشمن ملئكه اور رسول اور جبريل اور ميكال كا
پس ہي درستي كه خداي تعالی دشمن ہي واسطي كافرون كي كه دشمن ملئكه اور پيغمبران
ہين پس لامحاله يہودان اہل جہنم سي ہون روايت ہي كه ابن صوريا اعلم علماء يہود
تها كہا اوسني اي محمد جو كچهه واسطي ہمارے لايا تو اوسكو جانتي ہين ہم اور سمجهتي ہين
اور جو كچهه كه اوپر تيري نازل ہوا ہي بيچ ہين حق تعالی رد قول اونكي مين فرماتا ہي قوله تعالی
ولقد انزلنا اليك ايات بينات وما يكفر بها الا الفاسقون
اوكلما عاهدوا عهدا نبذه فريق منهم بل اكثرهم لا
يؤمنون ولما جاءهم رسول من عند الله مصدق لما
معهم نبذ فريق من الذين اوتوا الكتاب الله وراء ظهورهم
كانهم لا يعلمون يعني ہر آينه نازل كيا ہمني طرف تيري
ايتهاي روشن كو يعني قران اور نہين كافر ہوتي ہين اوسسي مگر مردمان بي
ايمان كه معاندان و سركشان اہل كفر ہين يعني ابن صوريا و متابعين اوسكي مروي ہي

کہ مالک بن ضیف یہود انکو کہتا تہا کہ حقتعالی نے زبان موسی سے تم سے عہد لیا ہے
کہ ہر گاہ پیغمبر اخر الزمان ظاہر ہو ایمان لاؤ اور تصدیق اوسکی کرو اور کبہی تہی درمیان خدا
اور ہمارے کوئی عہد نہا کہ جسکا مذکور توریت مین ہوا ہی لہذا حق تعالی نے یہ آیہ بہیجا
او کلما عاهدوا الخ آیا نہین ہی کہ عہد کیا اونہون نے اور بعد اوس عہد
کی نقض کیا اوسکا ایک گروہ نے اونسے بلکہ بہت اونسے ایمان نہین لاتی ہین ساتہہ توریت کے
اور اوسوقت کہ آیا واسطے اونکی رسول نزدیک خداسے مانند محمد صلی اللہ علیہ والہ کی کہ
تصدیق کرنے والا ہی واسطے اوس چیز کی کہ ساتہہ اونکی ہی مراد اوسی کتاب توریت
ہی ترک کیا ایک فریق نے اون لوگونسے کہ دی گئی تہی اونکو کتاب پس پشت اپنے ڈالے یعنی اوس
کتاب کو اور چہوڑ دیا عدم ایمان سے اونکی اپنے پیغمبر پر کہ تصدیق کنندہ ہو توریت یہہ ہی کہ درحقیقت ایمان
بتوریت نہین رکہتی ہین اسواسطے کہ توریت مین اخبار بوجود پیغمبران ہی کہ معجزات ظاہر
رکہتی تہی اور اوسمین مرقوم ہی کہ یہود نقض عہد کرینگی اور ازین قبیل اور احکام
مبین ہوی ہین کہ جنسے تصدیق انبیاء مرسلین معلوم ہوتی ہی منقول ہے
کہ عہد سلیمان مین شیاطین اور دیو وغیرہ شعبدیکو ہمراہ کہانت بقید قلم لاتی تہی
اور اوسکو میان جہلا شایع کرتی تہی سلیمان علیہ السلام بمعجزہ مطلع ہوی اون
نوشتونکو طلب کیا اور ایک صندوق مین مقفل کرکی زیر تخت اپنی مخفی اور پوشیدہ
رکہا بعد وفات حضرت سلیمان شیاطین وغیرہ نے اوسکو نکالا اور عوام الناس کو
اگاہ کیا سلیمان یہین سحر و شعبدہ بادشاہی کرتی تہی اور اسی واسطے یہود سلیمانکو
بسحر و جادو منسوب کرتی تہی بنا براسکی رد قول اونکے مین فرماتا ہی قولہ تعالے

تعالے واتبعوا ما تتلوا الشياطين على ملك سليمان وما كفر
سليمان ولكن الشيطان كفروا يعلمون الناس وما
انزل على الملكين ببابل هاروت وماروت وما يعلمن
من احد حتى يقولا انما نحن فتنة فلا تكفر فيتعلمون
منهما ما يفرقون به بين المرء وزوجه وما هم بضارين
به من احد الا باذن الله يعني پيروي كي يهوديون ني اوس چيز كي
كه تلاوت كرتي تهي شياطين در زمان بادشاهي سليمان كي اور نهين كافر هوي
سليمان بسبب جادو كي اور وجه تسميه جادو بكفر يهه هي كه سحر بر وجه حلال جاننا يهه
جادو كي كفر هي اور انبيا معصوم از خطا هوتي هين لهذا نفي كفر اوس سي حق تعالى كرتا هي
ليكن شياطين بسبب ساحري كي كافر هوي تهي در حاليكه تعليم جادو بمردمان كرتي تهي
اور پيروي كرتي تهي اوس چيز كو كه نازل كي گئي تهي دو فرشتون پر شهر بابل
مين از شهرهاي كوفه كه نام اون دونو كا هاروت اور ماروت هي اور سبب اوسكا
يهه تها كه در زمان ادريس عليه السلام سحر او جادو درميان مردمان فاش اور ظاهر
هوا تها اور انواع فسق و فجور بسبب اوسكي ظهور مين آئي تهي اور اسيطرح سي
فسق و فجور مشتهر رها تا زمانه نوح مردمان بساحري مشغول رهي اور ترك دين و اسلام
كرتي تهي حقتعالى ني ان دو فرشتونكو دنيا مين نازل كيا اور ممثل بصورت
انسان هوي تا اونكو اوس جادو سي منع كرين اور عقوبت جزا اوسكي خوف
دلاوين اور حقيقت سحر سي اونكو آگاه كيا تا بطلان اوسكا معلوم كريے

اجتناب کرین اور مثل اسکی کہ کوئی زہر ہلاہل کی حقیقت سی آگاہ کری تا اوسی
مجتنب ہونکہا دین اور وہ دونو فرشتی تعلیم نکرتی تہی کسیکو جادو کو تا اینکہ
بطریق نصیحت اور موعظہ قبل تعلیم اونسی کہتی تہی کہ یہہ ازمایش کے واسطی آئی ہین
اور ہم فتنہ ہین کہ تم اسکو اخذ کرو اور مجتنب ہو اسی اور ثابت قدم رہو اپنی ایمان
پر اور کافر نہو خیال اسکی کہ عمل جادو مین کچہہ گناہ نہین ہی اور ایک روایت مین آیا ہی
کہ ایک جماعت مردمان نیک سی بسبب اخذ علم سحر مدعیان نبوت کاذبہ کو بسحر معارضہ
کرتی تہی تا بخوبی منکشف ہو کہ مدعیان نبوت کاذبہ سحر کو معجزہ قرار دیتی ہین حقیقت مین
سحر معجزہ نہین ہی اور معجزہ کو سحر باطل نہین کرسکتا ہی پس اخذ کرتی تہی لوگ
اون دونوسی اوس جادو کو کہ جدائی واقع ہو بسبب اوسکی درمیان شوہر اور زوجہ کے
اور وہ فرشتی منع کرتی تہی کہ تم عمل مین نہ لاو اور نہین ہین جادوگران ضرر پہچانیوالے
اوسی سحر سی کسیکو مگر باذن خدا اور معنی اذن کی علم کیا ہی ہین ہرچند معانی دیگر
بہی اسکی ہین لیکن مناسب شان حق یہی معنی علم ہی اسواسطی کہ اگر معنی اسکی
بحکم خدا ہون پس لازم ہی کہ زنا اور قتل پیغمبران اور دزدی اور غصب حقوق
مردمان درست ہو ہرگاہ کہ یہہ قول باطل ہی پس مقدم بہی ہی مثل اسکی بخلاف
سنت اور جماعتکی کہ وہ قایل ہین کہ خالق افعال بندگان حق تعالی ہی اور یہہ ظلم
صریح ہی کہ زنا کو بندونسی صادر کروای بعد اسکی اوس حرکت پر عذاب کری

قولہ تعالے ویتعلمون ما یضرهم ولا ینفعهم ولقد علموا
لمن اشتریه ماله فی الاخرة من خلاق ولبئس ما شروا به

انفسهم لو كانوا يعلمون ولو انهم امنوا واتقوا لمثوبة من
عند الله خير لو كانوا يعلمون يعني اخذ كرتي تهي اوس چيز كه
ضرر پهچاتي هي اونكو اور نهين نفع ديتي هي اونكو اور هر اينه خوب جانتي هين يهودي
اوس شخص كو كه خريد كرتا هي جادو كو يعني بدل كرتا هي دين حق كو بجادو كه نهين هي
واسطي اوسكي اخرت مين بهره اور نصيب اور بعضي كهتي هين مراد خلاق سي
خلاص هي يعني دار اخرت مين خلاصي نهين هي واسطي اونكي اور هر اينه بد هي وه چيز
كه خريد كيا هي اوسكو بنفسهاي اونكي ني اگر هين كه تفكر كرين اوسمين اور معلوم كرين
بدي اوسكي يعني هر گاه كه عملين نه لاي مطابق علم اپني كي پس گويا كه علم اوسكا
نركهتا تها اگر يهودي ايمان لاتي نبي محمد اور قران كا اور پرهيز كرتي جادو اور مذهب
اپني سي او ر معاصي سي هر اينه ثواب اوسكا نزديك خدا كي بهتر هي اگر جاني اوسكو
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوا
اي وه لوگ كه ايمان لاي نه كهو تم لفظ راعنا كو اور كهو تم انظرنا كو يعني ملاحظه كر اور سنو
وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا
اور واسطي كافرونكي عذاب دردناك هي نهين دوستي كرتي هين اوسي جو كه كافر هوي هين
مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ
صاحب كتاب سي اور نه شرك لاني والونسي اس امر كو كه نازل كيا جاي اوپر تمهاري
مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ
نيكي سي جانب پروردگار تمهاري سي اور الله مخصوص كرتا هي رحمت اپني سي جسكو چاهتا هي

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ

اور خدا صاحب بزرگی اور برتری ہے نہین باطل کرتی ہم کسی آیۃ سی یا بہلا دین ہم اوسکو مگر بہیجتے

بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

ہین ہم بہتر اوسی یا مانند اوسکی ایا نہین معلوم کرتا تو کہ تحقیق کہ خدا اوپر ہر چیز کی

قَدِيرٌ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ

قادر ہی ایا نہین جانتا تو کہ بدرستیکہ خدا کی واسطی ہی بادشاہی آسمانونکی اور زمین

وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ أَمْ تُرِيدُونَ

اور نہین ہی واسطی تمہاری سوای خدا کی کوی دوست سی اور نہ یاری کرنی والونسی ایا ارادہ کرتی ہو تم

أَنْ تَسْأَلُوا رَسُولَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوسٰى مِنْ قَبْلُ وَمَنْ

یہہ کہ سوال کرو تم رسول اپنی سی جسطرحسی سوال کیی گیی موسی پہلی اسکی اور جو کہ

يَتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ

بدل کرتا ہی کفر کو ساتہہ ایمان کی پس تحقیق گمراہ ہوا راہ سیدہی سی

وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِنْ

اور دوست رکہتی ہین بہت صاحب کتاب سی یہہ کہ پہیرین تمکو بعد

بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ مِنْ بَعْدِ

ایمان تمہاری سی کہ کافر ہو واسطی حسد کی فریب نفسہای اونکی سی بعد اوس چیز کی ظاہر

مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتّٰى يَأْتِيَ اللّٰهُ

ہوا واسطی اونکی حق پس عفو کرو اور درگذر کرو تاکہ آوی خدا سی

بامره ان الله على كل شيء قدير واقيموا الصلوة

حکم اوسکا بدرستیکه خدا اوپر ہر چیز کی قادر ہے اور برپا کرو نماز کو

واتوا الزكوة وما تقدموا لانفسكم من خير تجدوه

اور دو زکوة کو جس چیز کو کہ بھیجو گے تم واسطے ذات اپنی کی نیکی سے پاوگے تم اسکو

عند الله ان الله بما تعملون بصير وقالوا لن

نزدیک خدا کے تحقیق خدا ساتھ اوس چیز کی کہ عمل کرتے ہو تم بینا ہے کہا اہل کتاب نے

يدخل الجنة الا من كان هودا او نصارى

کہ نہیں داخل ہوگا بہشت میں مگر وہ شخص یہودی اور نصرانی ہو

تلك امانيهم قل هاتوا برهانكم ان كنتم

یہہ ہی آرزوہ ونکی ہی کہہ ای محمد لاوتم حجت اپنی اگر ہو تم

صادقين بلى من اسلم وجهه لله وهو محسن

راست گویون سی ہان جو شخص کہ اسلام لایا ہی واسطی رضائی خدا کی اور وہ نیکی کرنی والا ہی

فله اجره عند ربه ولا خوف عليهم ولا هم يحزنون

پس واسطی اوسکی ثواب اوسکا ہی نزدیک پروردگار اوسکی ہی اور نہیں خوف ہی اوپر اونکی اور نہیں محزون ہونگی

قوله تعالى يا ايها الذين امنوا لا تقولوا راعنا وقولوا

انظرنا واسمعوا وللكافرين عذاب اليم ما يود الذين

كفروا من اهل الكتاب ولا المشركين ان ينزل

عليكم من خير من ربكم والله يختص برحمته من

يشاء والله ذو الفضل العظيم ما ننسخ من اية او ننسها نات
بخير منها او مثلها الم تعلم ان الله على كل شئ قدير

يعني وہ لوگ کہ ایمان لاے ہو نہ کہو تم لفظ راعنا کو وقت سخن کرنیکی محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ والہ سے کہ اگر تم اسطرحسے کروگے تو یہودی گفتار تمہار یکو دستاویز
کرکے پیغمبر خداکو ایسے کلمہ سے نسبت دینگے اور قصد دشنام او رفحش کرینگے
اور کہنا مومنین کا اس کلمہ کو اس جہت سے تہا کہ لحاظ اور رعایت احوال ہمار یکے
کرو اور بتامل و وضوح آیات قرانیکو تلاوت کرو تا اسکو بخوبی اپنے فہم مین لاوین اور
یہودی بقول مومنین ارادہ معنی رعونت لفظ راعنا سے کرتے تہے اور ارادہ دشنام
اوسے کرتے تہے لہذا حقتعالی نے مومنین کو کہنے اس کلمہ سے منع کیا اور فرمایا کہ کہو تم بجاے
راعنا کے لفظ انظرنا کو اور معنی اسکے یہہ ہین کہ نظر کر ہمارے حال کو یا مہلت دے ہمکو
کہ بخوبی و تامل تیرے سخنکو اپنے فہم مین لاوین اور بعد اسکے حقتعالی فرماتا ہے
کہ سنو تم سخن خداکو بسمع قبول تا تمکو احتیاج کہنے لفظ راعنا کی نہو اور واسطے
کافرونکے ہے نہین دوست رکہتے وہ لوگ کہ کافر ہوے اہل کتاب سے اور نہ شرک
لانے والون سے یعنی پرستندگان صنم سے اس امر کو کہ نازل کیجاے تمپر اے مومنین
نیکی سے ازجانب پروردگار تمہارے سے مرادی ہی ہے کہ یہودی کارہ تہے کہ نبوت
اسمعیل پر منتقل ہو اور مشرکین خواہش رکہتے تہے کہ نبوت منتقل ہو ولید بن مغیرہ
اور نعیم ثقفی ہو اسواسطے حقتعالی رد قول اونکے مین فرماتا ہے واللہ یختص الخ
یعنی اللہ مخصوص کرتا ہے رحمت اپنے سے جس شخصکو کہ چاہتا ہے اور خدا صاحب

صاحب فضل و بزرگواری ہی یعنی جس شخص کو کہ خدا چاہتا ہی نبوت عطا کرتا ہی منقول
ہی کہ کفار طعن کرتی تہی کہ محمد رای نیک اور تدبیر صایب نہین رکہتا اسواسطی کہ
بعضی مکام حکم کرتا ہی اور بعد اسکی پشیمان ہوتا ہی یا مرتبہ اول حکم کرتا ہی اور
بار دیگر خلاف لہذا حق تعالی اونکی رد مین فرماتا ہی کہ یہہ کام تعلق جہتی رکہتا ہی
تنہا نہ محمد سی حسد ارحسی کہ نبوت تابع مصلحت ہی اوسیطرحسی احکام شریعت
بہی تابع مصلحت ہی مثلا مصلحت ایکوقت مین مقتضی تہی کہ موسی مبعوث پیغمبری
ہو اور توریت کتاب اونکی اور وقت دیگر مناسب ہی کہ عیسی پیغمبر اونکا ہو اور
انجیل کتاب اونکی اور اسیطرح اب مصلحت یہہ ہی کہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و الہ
پیغمبر ہو اور قران کتاب ہو اور احکام شریعت بہی اسیطرحسی یعنی بعضی اوقات
مین مناسب ایک حکم ہی اور دوسری وقت برعکس اوسکی بنا بر مصلحت خلق
کی تکلیف عبادت مین کہ علم اوسکا نہین رکہتی ہین اور اسیواسطی ایک وقت
ایک حکم ایک ایہ مین مذکور ہوتا ہی اور دوسری ایہ اوسکی ناسخ ہی چنانچہ
ما ننسخ الی اشارہ اسیطرف یعنی جس ایت کو ایات قران سی منسوخ کرتی ہین ہم
موافق مصلحت خلق اور مناسب وقت یا فراموش کرتی ہین ہم اوسکو قلوب
سی لاتی ہین ہم بہتر اوسی منسوخ سی استفاع خلایق مین مثلا جہاد کافر مین
اول حق تعالی نے حکم کیا تہا کہ ایک شخص دس کافر سی فرار نکری بعد اسکی اس حکم
سی منع فرمایا اور کہا کہ ایک شخص دو کافر سی آری نہ ہو یا زیادتی ثواب ناسخ کی
منسوخ سی یا لاتی ہین ہم منفعت اور ثواب مین باوجود رعایت مصلحت کی

شئ قدير واقيموا الصلوة واتوا الزكوة ما تقدموا لانفسكم من خير تجدوه عند الله ان الله بما تعملون بصير
يعني تمنا کرتی ہین اکثر مردمان اہل کتاب سی مثل حي بن اخطب اور کعب بن الاشرف فنحاص بن عازر که دانشمند اونکا ہی اور مثل اوسکی تاکہ پہیرین ای مومنون تمکو بعد ایمان تمہار کي یعني چاہتی ہین تمہین کافر کرین از روي حسد کي کہ نبوت محمد صلی اللہ علیہ والہ کو ہوي اور ریاست یہود ان سی برطرف ہوي اور یہہ حسد اونسی ظاہر ہوا بعد ظاہر ہونی حق کے کہ راہ راست ہی کہ وہ رسالت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ہی اور حقیقت قران اور صحت دین اسلام بسبب معجزات اور مدایح کی کہ توریت مین مذکور ہوي ہین پس ای مومنین دست بردار ہوا اونکی عذاب سي اور جنگ سي اور باز آوضر پہچانی سی تا وقتیکہ نازل کري خدا حکم اپنی کو در باب قتل یا اخذ جزیہ مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ ایہ قتال منسوخ ہوي کہ سورہ برات مین ہی قاتلوا الذين لا يؤمنون بالله ولا باليوم الاخر اور ربیع اور سدي نی کہا ہی کہ ناسخ اس ایت کی یہہ ہی اقتلوا المشركين حيث وجدتموهم در ستیکہ خدا قادر ہی اوپر ہر شي کی جس وقت کہ حکم کیا خدا نی مسلمانون کو کہ ترک کرو جنگ وغیرہ کو کافرون سي ہر آینہ مسلمانونکو بسبب شدت عداوت یہود وغیرہ کی شاق ہوا پس مامور ہوي مسلمین برادن زکوۃ اور قیام نماز ما تقدموا الخ یعني حسن حسنہ کو کہ پیش کرو گی تم واسطی انتفاع نفس اپنی کی اطاعت اور

اور احسان اور عمل نیک سی پاوگی تم ثواب اوسکا نزدیک خداسی کہ آمادہ ہی واسطی
تمہاری اور بعضون نی کہا ہی یعنی تحمدوہ کی حفاظت مین نزدیک خداکی بدرستیکہ
خدا اعمال تمہارسی آگاہ اور بینا ہی چنانچہ مروی ہی کہ جو کوی ایک لقمہ یا ایک
خرما صدقہ دیتا ہی خداتعالی اوسکو پرورش کرتا ہی کہ مثل کوہ عظیم ہوتا ہی
روایت ہی کہ جب رسول خدا صلعم مبعوث ہوی شریعت ترسا اور یہود کو نسخ کیا
بنابران اونہون نی کمر عداوت اوس جناب پر باندہی اور دفع اور تحضر مین سعی
کوشش کرتی تہی اور کہتی تہی کہ بہشت مخصوص واسطی ہم لوگون کی ہی اور جو
ہماری دین مین نہین ہی بہشت مین نجائیگا خداتعالی فرماتا ہی قولہ تعالے

قالوا لن یدخل الجنۃ الا من کان ہودا او نصاری
تلک امانیہم قل ہاتوا برہانکم ان کنتم صادقین

یعنی کہا یہود اور
ترسانی کہ ہرگز کوی داخل بہشت نہوگا مگر جو کوی ہو یہود یا نصاری یہہ تمنا
اور آرزوی باطل ہی اونہون کی کہہ ای محمد جواب مین اونکی کہ لاو تم دلیل اور
حجت اپنی اس دعوی پر اگر ہو تم راست گو یون سی یہہ بات ایسی نہین ہی
جو وہ کہتی ہین قولہ تعالے بلی من اسلم وجہہ للہ وہو
محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیہم ولا ہم
یحزنون یعنی اری بہشت مین جائیگا وہ شخص کہ اسلام لایا
واسطی رضای الہی کی اور پاک کیا دل اپنی کو واسطی بندگی خدا کی اور عبادت

اوسکی کسیکو شریک نکیا اور وہ نیکوکار ہو افعال اور اقوال مین اور بموجب حکم کی
بجالایا پس واسطی اوسکی ہی اجر و ثواب نزدیک خداکی اور نہ کچھہ خوف ہی
نہ غمگین ہونگی مردسی اپنی نقل کی ہی کہ ایک جماعت ترسایان نجران مدینہ مین ای
اور علمای یہود اور ترسای سی بحث اور مناظرہ ہوا حرملہ کہ دانشمند یہودیونکا
تھا ترساکو کہا تم کچھہ نہین ہو اور انکار نبوت عیسی کا کیا بعد اسکی ایک ترسانی یہود کو کہا
کہ تم کسی دین مین نہین ہو عمل نیک نہین کرتی ہو اور انکار نبوت موسی کا کیا حق تعالی
نی یہ آیت بھیجا وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارٰى عَلٰى شَيْءٍ
کہا یہود نی کہ نہین ہین نصاری اوپر کسی چیز کی یعنی کسی مذہب پر

وَقَالَتِ النَّصَارٰى لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلٰى شَيْءٍ وَهُمْ يَتْلُونَ
اور کہا نصاری نی کہ نہین ہین یہود دی اوپر کسی چیز یعنی کسی مذہب پر اور حالانکہ وہ پڑہتی ہین

الْكِتَابَ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ
کتاب کو اسیطرحسی کہا اون لوگون نی کہ نہین علم رکہتی ہین مانند قول اونکی

فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ
پس خدا حکم کریگا درمیان اونکی روز قیامت کی بیچ اوس امر کی کہ تھی وہ اوسمین

يَخْتَلِفُونَ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ
اختلاف کرتی اور کون شخص ظالم تر ہی اوس شخص سی کہ منع کیا مسجد خدا کو

اَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعٰى فِي خَرَابِهَا اُولٰئِكَ
یہ کہ یاد کیا جای اوسمین نام خدا کا اور کوشش کی منہدم کرنیمین مساجد کی وہ گروہ

مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا

نہین ہی واسطی اونکی یہہ کہ دراَ دین مسجدونمین مگر ڈرنی والی واسطی اونکی ہی دنیا مین

خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ

رسوائی اور واسطی اونکی عقبی مین عذاب بزرگ اور واسطی خداکی ہی مشرق

وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

اور مغرب پس جسطرف کہ متوجہ ہوو تم پس وہان جہت ہی واسطی اطاعت خداکی بدرستیکہ خدا فراخ کرنی والا ہی داناہی

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ بَلْ لَّهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ

کہا اونہون نی کہ لیاہی خدانی فرزند پاک ہی خدا بلکہ واسطی اوسکی ہی وہ چیز کہ بیچ آسمانون کی ہی

وَالْاَرْضِ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اور زمین کی ہی سب اوین واسطی اوسکی اطاعت کرنی والی پیدا کرنی والا آسمانون کا اور زمین کا

وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ وَقَالَ

اور جسوقت کہ چاہی ایک امر کو پس سوای اوسکی نہین ہی کہ کہی اوسکو ہو پس ہوجای وہ امر اور کہا

الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ

اون لوگون نی کہ نہین جانتی ہین کسواسطی نہین کلام کرتاہی خدا یالاوی کوئی حجت

كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ تَشَابَهَتْ

اسیطرحسی کہا اون لوگون نی کہ تھی سابق اوسی مانند کہنی اونکی کی مشابہت رکھتی ہین

قُلُوْبُهُمْ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ اِنَّآ

قلوب اونکی بدرستیکہ ظاہر کیاہمنی توحید کو واسطی اوس قوم کی یقین لاتی ہین بتحقیق

أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَا تُسْئَلُ عَنْ

بہیجا ہمنی تجہکو ساتہہ حق کی بشارت دینی والا اور دہشت دینی والا اور پوچہا نجاتیگا تو

أَصْحَابِ الْجَحِيمِ وَلَنْ تَرْضَى عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا

اہل دوزخ سے اور ہرگز نہین راضی ہونگی تجہسی یہود اور نہین

النَّصَارَى حَتَّى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ قُلْ إِنَّ هُدَى اللّٰهِ

نصاری تاکہ متابعت کری تو مذہب اونہونکی کہہ مقرر یہ کہ راہ دکہای خدا نی

هُوَ الْهُدَى وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ الَّذِي

نیک وہی راہ راست ہی واگر پیروی کری تو خواہش اونکیکو بعد اوسکی جو آیا

جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ

تجہکو علم سی نہو کا واسطی تیری خدا سی کوی دوست اور نہین یاری کرنی والا

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ

وہ لوگ کہ دی ہمنی اونہونکو کتاب پڑہتی ہین اوسکو جو سزاوار تلاوت ہی

أُولَئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ فَأُولَئِكَ

یہہ گروہ ایمان لای ہین ساتہہ اوس کتاب کی اور جو شخص انکار کری اوسکا پس وہ گروہ

هُمُ الْخَاسِرُونَ قوله تعالی وقالت اليهود

ہین زیان کاروں سی

ليست النصارى على شيء وقالت النصارى ليست

اليهود على شيء وهم يتلون الكتاب كذلك

قال

منزل

قال الذين لا يعلمون مثل قولهم فالله يحكم بينهم يوم القيمة فيما كانوا فيه يختلفون يعني کہا یہودیون نی
کہ نہین ہین گروہ ترسا کسی مذہب پر کہ مستحق ثواب ہون اور کہا نصاری نی
کہ نہین ہین یہودی کسی مذاہب پر کہ باعث رستکاری اخرت ہو درحالیکہ تلاوت
کرتی ہین اور یہودی جانتی ہین کہ نصاری بحث قرار دینی زن و فرزند کی واسطی خدا کے
باطل پر ہین اور نصاری بسبب انکار عیسی کی یہودیونکو کافر جانتی ہین اور کہا
اسیطرح سی مجوس اور مشرکین سی نے مانند یہود اور نصاری کی پس خدا حکم کریگا درمیان
اونکی روز قیامت کو اوس چیز مین کہ جسمین اختلاف کرتی ہین حق اور باطل سی
اور ہر ایک جزای اعمال اپنی پاویگا نقل ہی کہ جب بخت النصر بنی اسرائیل پر غالب
ہوا نصرانیون کو جمع کیا اور باستعانت اونکی تاخت اور تاراج یہودیون کی
عملین لایا مردونکو اونکی قتل کیا اور عورتون اور لڑکون کو اونکی غارت کیا
اور بیت المقدس کو ویران کیا قوله تعالے ومن اظلم ممن منع
مساجد الله ان يذكر فيها اسمه وسعى في خرابها اولئك
ما كان لهم في الدنيا خزي ولهم في الاخرة عذاب
عظيم ولله المشرق والمغرب فاينما تولوا فثم وجه الله
ان الله واسع عليم یعنی اور کون ظالم تر ہی اوس شخص سی کہ منع کری
مساجد خدا کو یہہ کہ ذکر کیا جای اوسمین نام خدا کا اور کوشش کی خرابی اور
ویرانی مساجد مین مراد بیت المقدس ہی کہ ہر مقام اوسکا مسجد ہی اور بعضی نی

کہ مراد قسم وجہ اللہ سے نماز سنتی ہی کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ورائ سمت تنجد پڑہاہی بعد اسکی حق تعالی مشرکین مین فرماتاہی قالوا اتخذ اللہ ولدا سبحانہ بل لہ ما فی السموت والارض کل لہ قانتون بدیع السموت والارض واذا قضی امرا فانما یقول لہ کن فیکون وقال الذین لا یعلمون لولا یکلمنا اللہ او تاتینا ایۃ کذلک قال الذین من قبلہم مثل قولہم تشابہت قلوبہم قد بینا الایات لقوم یوقنون یعنی کہا مشرکون اور ترسایون نی کہ خدا اولاد رکہتاہی یعنی عزیر اور عیسی اور ملئکہ اوسکی فرزند ہین بنابراسکی خدا فرماتاہی کہ حقتعالی کہ منزہ اور پاک ہی نسبت فرزند سی یعنی صاحب اولاد ہونی سی بلکہ واسطی اوسکی ہی جو اسمانون مین اور زمین مین ہی اور ہرگاہ کہ اہل اسمان اور زمین مخلوق اور مملوک اوسکی ہین ازانجملہ عزیر اور عیسی اور ملئکہ ہین پس یہہ چیزین فرزند نہین ہوسکتی ہین اسواسطی کہ فرزند جنس پدر سی ہوا اور خدا کسی جنس سی نہین ہی اور جمیع مخلوقات اوسکی فرمان مین ہی اور اطاعت کرتی ہین پیدا کرنی والا آسمانون کا اور زمین کا ہی اور جسوقت کہ چاہتاہی موجود کرنی ایک چیز کو پس جز این نیست کہ حکم کرتاہی اوسکو کہ ہو پس ہوجای اور ہرگاہ ثابت ہوا کہ وہ سبحانہ تعالی پیدا کرنی والا ہر چیز کا ہی بی مادہ اور مدت اور اسباب کی تحقیق معلوم ہوا کہ جسم اور جوہر نہین رکہتاہی اور فرزند کا ہونا لوازم جسمیت سی ہی اور مہلت اور

اور مدت اور مادہ چاہتا ہی وہ ان چیزون سی منزہ اور بی پروا ہی اوپر کہ جب کہ
حق تعالی بیان حال اونکی سی اور انکار توحید سی اور فرزند سی فارغ ہوا بالفعل
عقب اسکی مخالفت اونکی درباب نبوت بر سبیل عناد فرماتا ہی کہ کہا اون لوگون
نی جو جاہل تھی اہل کتاب سی کسواسطی نہین گفتگو کرتا خدا ہم سی جسطرح سی کہ
فرشتون سی بات کرتا ہی یا جسطرح گفتگو ہماری باپ دادی سی کرتا تہا اور کسواسطی
وحی نہین بہیجتا تیری یا ہمین ہماری پاس کہ تو پیغمبر اوسکا ہی یا نہین لاتا ہی کوئی
دلیل تصدیق تیری نبوت پر لیکن یہہ کلام اونکا ازروی عداوت کی تہا ورنہ
معجزات اوس جناب کی دلالت صریح رکہتی تہی تصدیق نبوت پر اور وہ مردمان
ہرگاہ نہایت انکار رکہتی تہی معجزات دیگر ورای معجزات ظاہرہ کی طلب کرتی تہی
کہا اسی طرح سی وہ لوگون نی جو پہلی ان کافرون کی تہی باوجود مشاہدہ کرنی معجزات
صریحہ کی اپنی نبیون سی معجزہ دیگر طلب کرتی تہی ازانجملہ موسی علیہ السلام سی
یہودی کہتی تہی کہ اپنی خدا کو ہمکو دیکہلا اور نصاری کہتی تہی حضرت عیسیٰ
سی کہ دعا کر کہ خدا مایدہ اوپر ہماری نازل کری کہ ہم لوگ ظاہر اور آشکارا دیکہین
بایکدیگر مشابہت رکہتی ہین قلوب ان کافرون کی اون کفار سی کہ اگلی تہی
درباب تاریکی اور جنگجوئی اور عداوت کی بدرستیکہ روشن کیا ہمنی
نشانہای توحید کو واسطی اونکی جو ارباب یقین ہین نہ وہ لوگ کہ تابع عناد
ہین اور بہر قول مشرکین مین فرماتا ہی قولہ تعالی انا ارسلناک
بالحق بشیرا ونذیرا ولا تسئل عن اصحاب الجحیم

ولن ترضى عنك اليهود ولا النصارى حتى تتبع ملتهم قل ان هدى الله هو الهدى ولئن اتبعت اهواءهم بعد الذي جاءك من العلم ما لك من الله من ولي ولا نصير الذين اتيناهم الكتاب يتلونه حق تلاوته اولئك يومنون به ومن يكفر به فاولئك هم الخاسرون

يعني بدرستيكه بهيجا همني تجهكو اي محمد بحق اور براستي درحاليكه بشارت ديني والا سيے مومنون كو ثواب عظيم سي اور خوف دهنده هي عذاب دردناك سي اور تجهسي مواخذه نهين هي اگر اهل عناد كفر اور سركشي كرين سوال نكيا جائيگا در قيامت مين اوسسي كه جو اهل دوزخ سي هين يعني تجهسي سوال نكرينگي كه كسواسطي يهه ايمان نلائے مقاتل سي روايت هي كه ايكروز زبان جناب رسولخدا پر يهه امر جاري هوا كه اگر خدا تعالى واسطي يهودونكي ايك دروازه عذاب كا مفتوح كرتا اور اپنا غضب اونكو دكهلاتا خوف عذاب سي راه مستقيم كو اختيار كرتي اور كفر سي بازآتي ليكن چونكه درصورت امتحان مطيع اور عاصي معلوم نهوتا بنابر اسكي حق تعالى ني فرمايا كه درباب اهل دوزخ تجهسي سوال نكرونگا مين كه كيون نه ايمان لاى كفار تجهكو رسالت كافي هي كه اونكو دين كي دعوت كري اور مجهكو لازم هي كه اهل شقاوت پر عذاب كرون بر رسولان بلاغ باشد وبس بعد اسكي نا اميد هونا رسولخدا كا قبول كرني اسلام يهود اور نصارى كي فرماتا هي كه هرگز راضي تجهسي نهونگي يهود اور ترسا تا وقتيكه تو مذهب اونكا اختيار نكريے

کري اور تجهي قبول کرنا اونکي مذهب کا جايز نهين هي کهه اي محمد اونسي بدرستيکه
خداني راه نيک دکهلاي که دين اسلام هي اور وهي راه راست هي نهين
وه دين بهتر هي که يهود اور نصاري تجهکو دعوت کرتي هين اگر پيروي کري تو
اي محمد اونکي شهوات کي وهي راه شيطان هي بعد ديني علم کي که اسلام
باطل کرني والا اونکي مذهب کا هي نهوکا تجهکو عذاب سي کوي دوست رها کرني
والا اور يهه کلام نسبت بپيغمبر صلي الله عليه واله سي بغرض محال هي اسواسطي که
وه جناب ايسي امور سي پاک اور مبرا هي بعد اسکي ذکر احوال کفار مين مومنون
کا بيان فرماتا هي يعني وه لوگ که دي همني اونکو کتاب توريت اور تلاوت کرتي هين
اوسکو جو حق تلاوت هي بي تغير اور تبديل سي کے مراد عبد الله بن سلام هي اور
جو تابع اوسکي هين گروه ايمان لاي هين کتاب سي اور جو کافر هوي اوس
کتاب سي پس وه گروه هي زيانکار دنيا مين قتل اور غارت اور جزيه دينا هي
اور قيامت مين گرفتاري عذاب دوزخ کي تکمله بهم دربيان ايات رکوع چهاردهم
الذين اتيناهم الكتاب اٹهاره حرف هين مبنات اوسکے
نوسي پاره مين نکلي اوسي يهه عبارت هم اهل البيت والقران
۲۰۶۸ ۴۷۹ ۴۵

ع يا بني اسرائيل اذكروا نعمتي التي انعمت عليكم واني

اي فرزندان يعقوب سے ياد کرو تم نعمتين ميري کو وه که انعام کيا مين ني اوپر تمهاري بدرستيکه مين

فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ

بزرگی دی تمکو اوپر تمام عالم کے اور ڈرو تم اوس روز سی کہ نہین عوض ہوگا کسی کا

عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنْفَعُهَا

کسی سی یا کسی چیز کی ساتھہ اور نہین قبول کیا جائیگا اوس نفس سی کوی عوض اور نہ نفع دیگی اوسکو کوی

شَفَاعَةٌ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ وَإِذِ ابْتَلَى إِبْرَاهِيمَ

شفاعت اور نہ وہ یاری کئی جائینگی اور یاد کرای محمد وقتیکہ آزمایش کی ابراہیم کو

رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ

خدا نی اونکی ساتہہ چند کلمات کی پس تمام کیا ابراہیم نی اوسکو کہا خدا نی بیشتیکہ مین کرنی والا ہون تجھکو واسطی لوگون کی

إِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي

پیشوا کہا ابراہیم نی اور بعضی میری فرزندون کو کہا حقتعالی نہ پہنچی کا عہد امامت میرا

الظَّالِمِينَ وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَ

ستمکارونکو اور یاد کرو ای محمد وقتیکہ گردانا ہمنی خانہ کعبہ کو جای ثواب واسطی لوگون کی اور جای

أَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا

امن کی اور لو تم موضع ابراہیم سی جای نماز کی اور عہد کیا ہمنی

إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ

طرف ابراہیم اور اسمعیل کے یہہ کہ پاک رکہو گہر ہمارےکو واسطی طواف کرنی والونکے

وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ

اور رہنی والون کے واسطی رکوع کرنی والی اور سجدہ کرنی والونکی اور یاد کرای محمد وقتیکہ کہا ابراہیم نی

رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ

اي پروردگار کردان اوس مکانکو شہر امن کا اور روزي دي اہل اوس شہر کو میودن سي

مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ

اوس شخص کو کہ ایمان لاوي اونمین سي ساتہہ خداکي اور روز قیامت کي کہا خدا ني اور جو شخص کہ کافر ہوا

فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ

پس فایدہ مند کرینگي ہم اوسکو تہوڑا سا پس مضطر کرینگي ہم اوسکو طرف عذاب دوزخ کي اور بد ہي جا بي

الْمَصِيْرُ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَ

بازگشت اونکي اور یاد کر اي محمد وقتیکہ اوٹہاتي ابراہیم نیو دیوارین خانہ کعبہ سي اور

اِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اسمعیل نبي بہي اور کہا اونہون ني اي پروردگار ہماري قبول کر ہم سي بدرستیکہ تو شنوا اور دانا ہي

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً

اي خداوند ہماري کردان ہم دونو کو مسلمین سي واسطي تیري اور بعضي فرزندان ہماري مین سي ایک گروہ

مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ

کہ خالص ہي واسطي تیري اور دکہلا ہمکو جاي حج ہماري کو اور قبول کر توبہ اوپر ہماري تحقیق کہ

اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا

بہت قبول کرني والا توبہ کا ایسا کہ رحم کرني والا ہي اي پروردگار ہماري اور گردان بیچ اونہین ذریت کي رسول

مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

اونہین سي کہ تلاوت لوي اوپر اونہون کي آیات تیریکو اور سکہلاوي اونکو قران کو اور دانائي کو

ويزكيهم انك انت العزيز الحكيم قوله يا بني اسرائيل
اور پاکيزه کري اونکو تحقيق که تو غالب هي ايسا که دانا هي

اذكروا نعمتي التي انعمت عليكم واني فضلتكم على العلمين
واتقوا يوما لا تجزي نفس عن نفس شيئا ولا يقبل
منها عدل ولا شفاعة ولا هم ينصرون واذ ابتلى
ابراهيم ربه بكلمات فاتمهن قال اني جاعلك
للناس اماما قال ومن ذريتي قال لا ينال عهدي
الظالمين يعني اي فرزندان يعقوب ياد کرو نعمت ميري کو که انعام کيا ميني
اوپر تمهاري پدرون کي يعني بزرگي دي ميني پدران تمهاري کو اوپر تمام عالم کي پس شکر
نعمت کرو اور کفران نکرو محمد صلعم سي که رسول مير هي ايمان لاو اور ڈرو تم عذاب
اوس دن سي که بسبب اوسکي سي کفايت نکريگا کوي کسيکي کچهه عذاب سي
اور قبول نکيا جاويگا کسي سي عدل يعني وه چيز که بعوض اوسکي عذاب نکرين يا وه چيز
کها دي اور اوس عذاب سي بچا دي اور فايده نکريگا کسي نفس کو شفاعت کرنا کسيکا
اور نه وه سب يعني کافر ياري کيتي جاوينگي بيچ رفع عذاب کي يعني اونکو فايده نکريگي
ياري ياري کي اور هر گاه که يهه آيه اول قصه يهود اور نصاري مين مذکور هوا اور آخر مين
سي مکرر هوا بنا مبالغه شکر گذاري نعمت مين اور خوف دلانا کفران نعمت
سي بتکرار واقع هوا اور بعد ذکر موسي اور امت اوسکي کي بيان قصه ابراهيم
کا کرتا هي که جد حضرت محمد مصطفي صلى الله عليه واله اور تمام بني اسرائيل هين

شمول البعض کو اوس

مین یاد کرای محمد اوسوقت کو کہ آزمایش کی ہمنی یعنی تکلیف کی ابراھیم کو
پروردکار اوسکی نی چند کلمات یعنی بلوامر اور نواھی کی پس ابراہیم علیہ السلام
بجالای اوس سبکو جسطرحسی کہ حکم خدا کا تہا اور مراد کلمات سی افعال حج ہین
اور سیعلے بن ابراہیم نی تفسیر اپنی مین تحریر کیا ہی کہ مراد کلمات سی دس احکام ہین
پانچ علاقہ سرسی رکہتی ہین ایک یہہ ہی کہ فرق کرنا موی سرکو واسطی مسح کی
اور شارب لینا اور مضمضہ کرنا اور ناکمین پانی ڈالنا اور مسواک کرنا اور پانچ علاقہ
جسمسی رکہتی ہین ختنہ کرنا او ناخن لینا اور موی زیربغل لینا اور ازالہ موی زہار کرنا
اور بہتر یہہ ہی کہ مراد کلمات سی تمام طاعتین عقلیہ اور شرعیہ ہون ہر بر تقدیر
ہر کاہ ابراہیم علیہ السلام نی اون کلمات کو با تمام پہونچایا کہا خدا یتعالی نی
جون متابعت فرمان بجالایا تو تحقیق کرنی والا ہون مین تجھکو واسطی آدمیون کی
پیشوا کہ سب سلحا تجھی تیری اقتدا کرین اور یہہ کہ حق تعالی نی ہماری پیمبر کو
فرمایا اتبع ملت ابراہیم اور امت مرحومہ مامور ہوئی کہ ملت ابراہیم اپنیکو واسطی
وفا کرنیکی ساتہہ اس وعدہ کی ہی جسوقت ابراہیم کو بشرف امامت ممتاز کیا کہا
ابراہیم علیہ السلام نی ساتہہ حق تعالی کی کہ بعضی فرزندان میریکو بہی امام کر کہا
حقتعالی نی بیچ جواب کی نہین پہونچتا ہی عہد امامت ستمکار یعنی عاصی اور گنہکار کو
ذریت تیری سی منصب امامت عطا نکرونگا بلکہ صالحون اور متقیونکو عنایت
کرونگا اور یہہ آیہ دلیل ہی عصمت انبیا اور ائمہ کو اور ہر کاہ کہ والد ماجد مغفور
اعلی اللہ فی فرادیس الجنان مقامہ نی کتاب عماد الاسلام مین کلمات چند

کہ متعلق توضیح اس آیت کی تہی اور ذکر اوسکا اس مقام مین مناسب ہی لھذا
وہ کلمات مذکور ہوتی ہین بزبان ہندی اور وہ کلمات یہہ ہین کہ روایت کی ہی
خبر دی احمد ابن موسی نی باسناد خود عبد اللہ بن مسعود سی کہا او سنی
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی کہ منتہی ہوی دعا ابراہیم کی طرف میری اور
علی کی اور کسینی ہم دونوں سی سجدہ نہین کیا کسی بت کو کسی وقت مین پس مجکو نبی و علی
کو وصی اور اسیطرح سی ابن مغازیری نی بہی روایت کی ہی بنابر اسکی دلالت کرنا اس
اسکا امامت علی ابن ابیطالب پر باضمیمہ روایت مذکور کی روشنترین دلالت ہی
اور افضل ترین حجت فضیلت حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام سی ہی
اسواسطی کہ مراد قول نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ سی کہ لیا علیکو وصی یہہ ہی کہ علی کو
منصب امامت عطا کیا ازینجہہ کہ ابراہیم نی سوال کیا ومن ذریتی بعد فرمانے
خالق کی انی جاعلک للناس اماما اور یہی مقابلہ نبوت اور وصایت مین معلوم
ہوتا ہی بسبب اسکی جناب نبوی نی فرمایا کہ لیا مجکو نبی اور علیکو وصی پس اگر وصی یا
بمعنی امامت نہ ہو مقابلہ نبوت کا با وصایت بخوبی جلوہ نہین ہوتا انتہی کلامہ
اور اسی روایت سابقہ سی معلوم ہوتا ہی کہ جسنی سجدہ صنم کو کیا ہو وہ قابل خلافت
اور امامت نہین ہوتا اور اسی جا سی ثابت ہوتا ہی کہ خلافت خلفا کی باطل
تہی کہ سجدہ کرنا اونکا قبل اسلام ثابت ہی اور بعض سنیونی بنا بر پاس خلفا کی
معنی ظالمین کی کافرین کہی ہین ہرچند یہہ مفہوم نکیا کہ یہہ احتمال مطابقت با
روایت سابقہ نہین رکہتا ہی بلکہ تجاہل اس روایت سی کیا ہی اور بنا بر اسکی

اسکی کہ دروغ گو را حافظہ نباشد بیچ ذیل تفسیر ایہ فقد ہوا بین میں نے بحو الکم صدقہ
کی تحریر کیا ہی کہ جملہ دس مسایل سی کہ علی ابن ابیطالب نے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ والہ سی استفسار کیا تہا ایک یہہ ہی کہ حق کیا ہی جناب نبوی نے
فرمایا کہ اسلام ہی اور قران ہی اور ولایت ہی جبکہ انتہی اوسکی طرف
تیری ہو پس معلوم ہوا کہ ولایت خلفا کی باطل تہی اور جب کہ ولایت علی ابن
ابیطالب کیطرف منتہی ہوی حق تہی قولہ تعالے واذ جعلنا البیت
مثابة للناس وامنا واتخذوا من مقام ابراهیم
مصلی وعهدنا الی ابراهیم واسمعیل ان طهر بیتی
للطائفین والعاکفین والرکع السجود واذ قال ابراهیم
رب اجعل هذا بلدا امنا وارزق اهله من الثمرات من امن
منهم بالله والیوم الاخر قال ومن کفر فامتعه قلیلا
ثم اضطره الی عذاب النار وبئس المصیر
یعنی اور بہی یاد کرای محمد صلی اللہ علیہ والہ اوسوقت کو کہ کیا ہمنی خانہ کعبہ کو بازگشت واسطی
مردمان کی یا موضع ثواب اونکی ہی کہ مراد حاجیان ہین کہ ہر سال ساتہہ اوسکی رجوع
کرین اور ثواب بحساب پاوین اور جای پناہ ہی قتل سی اور عذاب سی کسواسطی
کہ حج وعمرہ موجب مغفرت گناہ ہی اور لوای مومنو بعد سہجانے شرف احرام کی
مقام ابراہیم کو کہ منسوب ہی ساتہہ ابراہیم کی جگہ نماز کی جابر سی روایت ہی
کہ ہرگاہ رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ طواف حج سی فارغ ہوی متوجہ مقام ابراہیم کی

ہوئی اور دو رکعت نماز اوس موضع مین اداکین اور اسی آیہ کو پڑہا واتخذوا من
مقام ابراهیم مصلی اور یہہ آیہ دلالت رکہتی اسبات پر کہ نماز طواف نماز
فریضہ ہی مقام ابراہیم مین اور وہ مقام ابراہیم موضع ہی کہ بیچ اوسکی ایک سنگ
جما ہی کہ نشان قدمہای اوٹخضرت کا ہی اور عہد کیا ہمنی طرف ابراہیم اور اسمعیل کے
کہ پاک کرو گہر ہمارے کو بتون سی اور انواع نجاسات سی اور معاصی سی اور اوس
چیز سی کہ لایق نہو واسطی طواف کرنی والونکی اور واسطی رہنی والون کے
اور واسطی سجدہ کرنی والون کی حدیث مین ایا ہی کہ حق تعالی شبانروز مین ایک سو
اور بیس ۱۲۰ جزرحمت کی کعبہ مین نازل کرتا ہی ساٹھہ واسطی طواف کرنی والون کی
اور چالیس واسطی نماز پڑہنی والون کی اور بیس واسطی نظر کرنی والونکی ہر گاہ کہ خانہ
کعبہ اوس مقام مین واقع ہوا کہ اب و گیاہ سی بعید ہی لہذا موجب اضطرار
حاجیان تہا حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام نی وسعت رزق چاہی
چنانچہ حق تعالی نی فرمایا کہ یاد کر ای محمد وقتیکہ کہا ابراہیم علیہ السلام نی یعنی
دعا کیا کہ ای پروردگار میری اس مکانکو واسطی تیری گہر بنایا ہی مینی شہر پناہ
قحط سی اور بیماری وغیرہ سی اور انواع عذاب سی اور روزی دی اہل اس شہر کو
انواع ثمرات سی بنا بر اسکی حقتعالی نی دعا اونکی قبول کی اور حکم کیا جبرئیل کو کہ
ایک دیہہ کو دیہات فلسطین سی کہ نہایت سرسبز اور مزروع تہا اوکہاڑ کی
مکہ مین لاوی اور سات مرتبہ خانہ کعبہ کی طواف دیا سر راہ مرحلہ نصب کیا اوسیواسطی
اوس دیہہ کو طایف کہتی ہین اور ثمرات وہانکی اہل مکہ کی تصرف مین اتی ہین بعد

سورہ بقرہ ع ١٥

بعد اسکی ابراہیم علیہ السلام نی بیچ روزی کی ساتھہ مومنین کی تخصیص فرمایا کہ کہا
کہ روزی دی اوسکو جو ایمان لایا ہو ساتھہ اوسکی کہ ساکن ہو اس شہر کا ساتھہ
خدا کی اور ساتھہ روز واپسین کی کہ قیامت ہی کہا حق تعالی نی بیچ جواب اوسکی
کہ روزی مومنین کو دیتا ہون اور جو کوئی کہ کافر ہو پس برخوردار کرونگا مین کافر کو
برخورداری تہوری سی پس مضطر کرونگا مین اوسکو ساتھہ عجز و بیچارگی کی اور
کہینچونگا مین اوسکو طرف عذاب دوزخ کی اور بد بازگشت ہی دوزخ کی قوله تعالی

واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسمعیل ربنا
تقبل منا انک انت السمیع العلیم ربنا واجعلنا
مسلمین لک ومن ذریتنا امة مسلمة لک وارنا
مناسکنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم

اور بہی یاد کر ای محمد اوس وقت کو کہ اوٹہایا ابراھیم علیہ السلام نی بنا
اور آثار خانہ کعبہ کی اور اسمعیل بہی بشارکت پدر اپنی کی خانہ خدا کو تعمیر
کرتی تہی چنانچہ منقول کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام سنگ جمع کرتی تہی
اور حضرت ابراہیم کی ہاتہہ مین دیتی تہی تا اینکہ بنای کعبہ طیار ہوئی اسمعیل علیہ السلام
کو مہارت بنائی عمارت مین تہی اسو اسطی منسوب بنا اونسی ہوئی اور صلوات اللہ علیہم
اجمعین سی مروی ہی کہ آدم علیہ السلام نی بنا کعبہ کی ہر کا یکہ زمانہ بہت گذرا
ویران ہوا حقتعالی نی ساتھہ ابراہیم کی امر کیا تا موافقت اسمعیل علیہ السلام کی تجدید اوسکی
کیا جب اسکو تمام سنبہالا کہا اونہون نی کہ ای پروردگار میری قبول کر ہم سی

نیز کو بدرستیکه شنواهی دعا کا اور داناهی ساتهه نیت همارکی ای پروردکار کر
همارے کر همکو اسلام لانی والا اور کر بعضی فرزندان همارے سی کروه ایک کوکردن
نهنده اور فرمان لیجانی والی واسطی اپنی ور صادق علیه السلام سی مروی هی
که مراد بذریت هاشم بن عبد مناف هی اور دیکهلا همکو اون جکهون کو
بجالاوین افعال حج کو جسطرحسی که میقات احرام هی اور عرفات واسطی
وقوف کی اور منی واسطی قربانی کی اور قبول کر توبه همارے معلوم هوکه
توبه پیمبران ازراه خضوع اور خشوع کی هی اور بی رغبتی کرنا سواے خدا کے
جوهی اور بالکل توجه کرنا ساتهه خدا کی بدرستیکه توهی هی بڑا قبول کرنی والا
توبه کا کنهکارون کی اور بخشنی والا نافرمانی کرنی والونکا قوله تعالی
ربنا وابعث فيهم رسولا منهم يتلوا عليهم اياتك
ويعلمهم الكتاب ويزكيهم انك انت العزيز الحكيم
یعنی ای پروردکار همارے مبعوث کر درمیان اونهین اولاد کی رسول کو
اونهین مین سی تا موجب بزرکی میرکا هو حقتعالی نی دعا حضرت ابراهیم کی
قبول کی اور حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه واله کو واسطی پیمبری کی بهیجا
اور سوای اونحضرت کی کوی ذریت ابراهیم اور اسمعیل سی پیمبر نهین هوا تها
اسواسطی که اور انبیای بنی اسرائیل که حق تعالی نی بهیجی تهی نسل اسحاق
سی تهی اور قول اونحضرت کا هی انا دعوت ابی ابراهیم
اشاره طرف اسکی هی یعنی اثر دعای پدر اپنی ابراهیم کی هون که

کہ خدا اسسی درخواست کی تہی یتلو علیہم صفت رسول ہی کہ پڑھی اونپر آیات
کتاب تیری کو ساتہہ نشانی وحدانیت کی اور سکہلاوی اونکو قران اور
دانائی کہ ساتہہ اوسکی نفوس کمال پاتی ہین یعی معرفت احکام شریعت سی اور
پاکیزہ کری اونکو شرک اور عصیان سی بسبب شرایع احکام کی بدرستیکہ
توہی ہی غالب کہ ہرگز مغلوب نہین ہوتا اوس سی کہ ارادہ کری تو اور دانا ہی
اور استوارکار ہی تو یعنی جو کہ تو کرتا ہی بموجب حکمت کی ہی روایت کی ہی کہ عبد اللہ
بن سلام سلیمہ اور مہاجر کو کہ پسران برادر اوسکی تہی طرف دین اسلام کی
دعوت کی اور کہا کہ جانتی ہو صفت محمد کی کہ توریت مین تحریر ہی کہ پس سلیمہ اسلام
لایا اور مہاجر نی انکار کیا یہہ آیہ یعنی جو کہ بعد اسکی مذکور ہوی نازل ہوے
تکملہ دہم بیچ بیان آیات رکوع شانزدہم ہی **بکلمات** چہہ حرف ہین زبر
اوسکی چار سی ترازوی ہوتی ہین مطابق اوسکی یہہ عبارت پیدا ہوتی ہی

ع

بالنبي ووصيه وام ابيها والحسنين وَمَنْ يَرْغَبُ
اور نہین کوی موہنہ پہیرتا ہی ۹۵ ۱۱۷ ۶۶ ۱۵ ۲

عَنْ مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ وَلَقَدِ
دین ابراہیم سی مگر وہ شخص کہ جاہل ہو نفس اپنی کا اور ہر آینہ بتحقیق کہ

اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ
مقبول کیا ہمنی ابراہیم کو بیچ دنیا کی اور بتحقیق وہ بیچ آخرت کی ہر آینہ نیکون سی ہی

إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ

یاد کر اے محمد جسوقت کہا ابراہیم کو پروردگار اوسکے نے اطاعت کر کہا ابراہیم نے اطاعت کی مینے واسطے پروردگار عالمون کے

وَوَصَّى بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ

اور وصیت کی ساتھ اوسی اطاعت کی ابراہیم نے فرزندان اپنی کو اور یعقوب نے بھی کہ اے فرزندان میری بدرستیکہ خدا نے

اصْطَفَى لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

اختیار کیا واسطے تمہارے دین کو پس نہ مرو تم مگر در حالیکہ تم مسلمان ہو

أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ

آیا تھے تم حاضر وقتیکہ آئی یعقوب کو موت وقتیکہ کہا یعقوب نے

لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ إِلَٰهَكَ

واسطے فرزندان اپنی کی کہ کس کی عبادت کروگے تم بعد میری سے کہا اونہون نے عبادت کرینگے ہم خدا تیری کی

وَإِلَٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ

اور خدا پدران تیری کی کہ وہ ابراہیم ہے اور اسمعیل اور اسحاق

إِلَٰهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ

اور وہ خدا یکانہ ہے اور ہم واسطے اوسکی فرمان بردار ہین یہہ جماعت وہ گروہ ہین تحقیق کہ اندرین

خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا

واسطے اونکی وہ چیز کہ کسب کیا اونہون نے اور واسطے تمہارے وہ چیز کہ کسب کیا تمنے اور نہ

تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ وَقَالُوا كُونُوا هُودًا

سوال کیے جاؤگے تم اوس چیز سے کہ تھے وہ عمل کرتے اور کہا اونہین اہل کتاب نے کہ ہو جاؤ تم یہودی

أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ

یا نصاری تا ہدایت پاؤ تم کہہ تو اے محمد بلکہ پیروی کریں ہم ابراہیم کی دین کو درحالیکہ راہ راست ہی اور نہ تھی

مِنَ الْمُشْرِكِينَ قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَىٰ

ابراہیم مشرکوں سی کہو تم اے مومنین کہ ایمان لائے ہیں ہم ساتھ خدا کی اور ساتھ اوس چیز کہ نازل کیگئی بطرف ہماری اور ساتھ اوس چیز کے

إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَ

کہ نازل کیگئی طرف ابراہیم کی اور اسمعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اسباط یعنی فرزندان یعقوب کی اور

مَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ

ساتھ اوس چیز کی کہ دی گئی تھی موسی اور عیسی کو اور ساتھ اوس چیز کی کہ دی گئی تھی اور نبیوں کو جانب رب اونکی سی

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ

نہیں فرق کرتی ہیں ہم درمیان کسی کی اونمیں سی اور ہم واسطی اوس خدا کی فرمان بردار ہیں

فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ

پس اگر ایمان لاویں اہل کتاب مانند اوس چیز کی کہ ایمان لائے ہو تم ساتھ اوسکی پس تحقیق ہدایت پائی انہوں نے اور اگر منہ پھیریں وہ سوائی اسکی

فِي شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

نہیں ہی کہ وہ بیچ نزاع حق کی ہیں پس قریب ہی کہ کفایت کریگا تمکو یہود نصاری سی خدا اور وہ سننے والا ہی اور دانا ہی

صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً وَنَحْنُ لَهُ

دین خدا اور کون ہی بہتر خدا سی ازروی دین کی اور ہم واسطی اوسکی

عَابِدُونَ قُلْ أَتُحَاجُّونَنَا فِي اللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ

عبادت کرنے والے ہیں کہہ تو اے محمد ! خصومت کرتی ہو ساتھ ہمارے بیچ دین خدا کے اور حالانکہ وہی ہی پروردگار ہمارا اور تمہارا

وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ

اور واسطی ہمارے ہیں اعمال ہمارے اور واسطے تمہارے ہیں عمل تمہارے اور ہم ہیں واسطے اوسکے اعتقاد خالص رکھنے والے

اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ

آیا کہتے ہو تم تحقیق ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق اور یعقوب اور فرزندان اونکے

كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ وَمَنْ

یہود تھے یا نصاری تھے کہہ تو اے محمد آیا تم دانا تر ہو دین ہمبروں کے یا خدا اور کون

اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ

ظالم تر ہے اوس شخص سے کہ چھپایا دی گواہی کو کہ نزدیک ہیو اوسکی خدا سے اور نہیں ہے خدا

بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا

غافل اوس چیز سے کہ عمل میں کرتے ہو تم یہہ جماعت وہ قوم ہیں کہ تحقیق گذر گئے واسطے اونکے

مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ

وہ چیز ہے کہ کسب کیا اونہوں نے اور واسطے تمہارے ہے وہ چیز کہ کسب کیا تمنے اور نہیں سوال لیے جاوگے تم

عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

اوس چیز سے کہ وہ عمل کرتے تھے

قوله تعالے من يرغب عن ملة ابراهيم الا من سفه نفسه ولقد اصطفيناه فى الدنيا وانه فى الاخرة لمن الصالحين واذ قال له ربه اسلم قال اسلمت لرب العالمين ووصى بها ابراهيم

بنیه ویعقوب یا بنی ان الله اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون یعني اور کون ہی کہ مونہہ پہیرتا ہي یعني کوي نہین رو گردان ہوتا ہي دین ابراہیم علیہ السلام سي مگر وہ کہ سبک اور خوار کري اپني نفس کو یعني نادان ہوا اپني ذات سي کہ فکر نہ کی اپني دلمین سبب قایم مقام جہل کے سفہ کو بیان کیا ہي گویا تقدیر یہہ ہي کہ سفہ في نفسہ تہا پس في کو حذف کیا اور ہر اینہ برگزیدہ کیا ہمني ابراہیم کو اس سراي فاني مین بخشش یا جوانمردي کي یا بشرف پیمبري یا بزیادتي بندگي یا با طاعت یا بصفتہ خلت اور دوستي کي یا بناي خانہ کعبہ اور عقبی مین وہ نیکو کارونسی ہي اور بصفتہ صلاحیت آراستہ ہي اور جو شخص ایسا ہو او سکی مذہب سي جو کوي پہر جاي بتحقیق وہ نادان ہوا اور اپني کو ذلیل اور خوار کیا اور پہر ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کی تعریف مین خدا فرماتا ہي اور یاد کراي محمد جسوقت کہا ابراہیم سي اوسکی پروردگار ني کہ تسلیم کر جو کچہہ کہ واقع ہو قضا و قدر سي کہا ابراہیم ني قبول کیا مین ني واسطي پروردگار کی تا اینکہ جو کچہہ چاہي فرمائے اور میري حقمین حکم جاري کري اور وصیت کي ابراہیم علیہ السلام ني وقت وفات اپني بیٹونکو کہ پیروي کرو مذہب اسلام کي اور التزام کرو اوسکا اور یعقوب علیہ السلام ني بہي یہي وصیت کي اپني فرزندان دوازدہ گانہ کو بدرستیکہ برگزیدہ کیا واسطي تمہاري دین اسلام کو

اور سزاوار یہہ ہی کہ استقبال نکرو مگر درحالیکہ ایمان اور اسلام لانی والی
ہو یعنی مداومت مذاہب اسلام کی کرتی رہو اور عطف ویعقوب کا لفظ
ابراہیم پر ہی یعنی وصیت کی یعقوب نی باطاعت خدا این وجہ بابنی اور
ضمیر بہا کی کہ وصی بہا مین ہی راجع بجانب ملت کی یا بطرف کلمہ اسلام
کہ قول اسلمت سی معلوم ہوتا ہی قولہ تعالے ام کنتم شہداء اذ
حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیہ ماتعبدون من بعدی
قالو نعبد الھک والہ اباءک ابراھیم واسمعیل واسحق
الھا واحدا ونحن لہ مسلمون تلک امۃ قد خلت
لھا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسالون عما کانوا
یعملون وقالوا کونوا ھودا او نصاری تھتدوا قل بل
ملۃ ابراھیم حنیفا وما کان من المشرکین حق تعالے
بر سبیل انکار خطاب اہل کتاب سی کرتا ہی یعنی آیا تہی تم وقت وفات یعقوب
کی حاضر کہ وصیت کرتی تہی فرزندان کو اور یہہ لفظ ام کی استفہام انکاری
ہی یعنی نہ تہی تم موجود وقت وصیت کی پس کس جہتہ سی تم ادعا کرتی ہو کہ
وصیت دین یہود کی تہی پس بجہتہ زیادتی توضیح حق تعالی فرماتا ہی کہ یقین ہی
کہ تم حاضر نہ تہی وقتیکہ کہا یعقوب علیہ السّلام نی فرزندان کو کہ کسکی پرستش
کروگی بعد میری غرض یعقوب کی یہہ تہی کہ انسی عہد و پیمان لین دین اسلام
کی فرزندان نی جواب مین کہا کہ عبادت کرینگی تیری خدا کی اور خدا اباء تیری کی

تیری کی که وه ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق ہین اور وه خدا یکتا ہی اور آبا و اجداد ابا
ہی اله آبائک سی یا منسوب ہی بتقدیر بدیک ای اریدک باله آبائک آبا و اجدا
یعنی اراده کرتی ہین ہم ساتهه پدران تیری کی که وه خدا یکتا ہی اور ایک ہی اور ہم سب
اوسی خدا کی واسطی گردن جهوکانی والی اور فرمان برداری کرنی والی ہین مخفی نرہی
که ابراہیم که باوجود اسکی که وه جد یعقوب کی تهی ذریتهٔ یعقوب نی اونکو زمرهٔ آبا مین
داخل کیا ازین جهت جد کا حکم پدر کا ہی اور اسیطرحسی اسمعیل که یعقوب
کی چچا تهی اسواسطی که عرب عم کو پدر کہتی پس اسی جگهه سی معلوم ہوا که آذر
بتراش ابراہیم علیه السلام کا چچا تها اور کلام الله مین بلفظ بیان ہوا ہی اور
مراد اس جماعت سی ابراہیم اور یعقوب اور اولاد اونکی ہی جو گذر گئی واسطی
اونکی ہی وه چیز که کیا اونهون اور واسطی تمهاری ہی وه چیز کرتی
ہو تم تم ہی اور روبهی جزا دی جاتینگی اور نه سوال کی جاوگی تم اوس
چیز سی که تهی تم عمل کنندگان یعنی اونکی برائیون کی سبب تمپر عذاب
نهوگا اور ایسی طرح نیکیون کی باعث تمکو ثواب نملیگا اور یہودیون کا عقیده
یهه تها که اولاد کو بسبب عبادت بزرگون کا ثواب ملیگا اور کفر سی
بزرگون کی ثواب پاوینگی حق تعالی اون کی قول رد اس آیت سی
فرمایا ہی روایت ہی که ابن صوریا نی با جماعتی از یہودان پیغمبر خدا
اور اصحابون سی کہا که راه راست راه یہودیون کی ہی سزاوار ہی
که مذہب یہودیون کا اختیار کرو اور نصاری کہتی ہیں که مذہب

نصاری اختیار کرو تا راہ ہدایت پاو خدا فرماتا ہی کہ کہہ ای محمد جواب مین کہ ایسا
نہین ہی بلکہ عبادت کرینگی ہم مذہب اسلام کی کہ وہ مذہب ابراہیم علیہ السلام
ہی درحالیکہ راہ راست پاوین یا دین اونکا خالص ہی دینہا ی باطل سی
اور تہی وہ شریک کرنی والی ذات خدامین بھی کنایہ ہی اہل کتاب سی کہ یہود عزیر کو
کہتی ہین کہ وہ فرزند خدا کا ہی اور نصاری عیسی کو پسر قرار دیتی ہین باوجود
اسکی دعوی کرتی ہین کہ ہم تابع دین ابراہیم ہین قوله تعالی
قولوا امنا بالله وما انزل الینا وما انزل الی ابراهیم
واسمعیل واسحاق ویعقوب والاسباط وما
اوتی موسی وعیسی وما اوتی النبیون من ربهم
لا نفرق بین احد منهم ونحن له مسلمون
فان امنوا بمثل ما امنتم به فقد اهتدوا وان
تولوا فانما هم فی شقاق یعنی کہو ای صاحبان ایمان جواب مین
یہود اور نصاری کی کہ تمکو اپنی مذہب کی دعوت کرتی ہین کہ ایمان لاوتم خدا کے
کتب اور معجزات سی اور اوس چیز سی کہ بہیج گئی طرف ہماری اور وہ چیز کہ نازل
کی گئی ہی طرف ابراہیم کی وہ بیس صحیفی تہی اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور
اسباط کہ فرزندان یعقوب ہین اگرچہ صحیفی ابراهیم پر نازل ہوئی تہی اونکی
اولاد پر نہین ائی تہی لیکن چونکہ وہ سب عمل کرتی تہی اوسپر گویا کہ اونپر نازل ہوا
اور اسیطرح کہ قران ہماری پیغمبر پر نازل ہوا اور ساتہہ اوس چیز کی کہ دی گئی تہی

تھی موسیٰ و عیسیٰ کو یعنی توریت و انجیل سے اور ساتھ اوس چیز کی کہ دی گئی
تھی اور پیغمبرونکو کتب اور معجزات سے اونکی پروردگار کی طرف سے نہین فرق
کرتی ہین ہم کسیمین اونمین سی یعنی مثل یہود کی کہ تفاوت کرتی ہین کہ بعضی کا
ایمان لاوین اور بعضی کو نلاوین اور لفظ احد کی معنی جماعت ہی اسواسطی درست
ہوا لانا لفظ بین کا احد سی اور ہم خدا کی اطاعت کرنی والی ہین پس اگر ایمان
لاوین یہود اور نصاری جسطرح سی مہاجر اور انصار ایمان لای ہین سب یعنی
ساری کتابین اور پیغمبران برحق ہین اور خدا کیطرف سی ہین تحقیق ہدایت پائی اونہون
نی اور اگر روگردان ہونگی ایمان سی پس خصومت اور نزاع مین ہین خدا کی ساتھ
بعد اسکی واسطی تشفی مومنون کی خوشخبری دیتا ہی نصرت کی کہ ای محمد
صلی اللہ علیہ و آلہ دشمنون کی نزاع اور خصومت سی اندیشہ نکر قولہ تعالے
فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم صبغۃ اللہ ومن
احسن من اللہ صبغۃ ونحن لہ عابدون قل اتحاجوننا
فی اللہ وھو ربنا وربکم ولنا اعمالنا ولکم اعمالکم
ونحن لہ مخلصون ام تقولون ان ابراھیم واسمعیل
واسحق ویعقوب والاسباط کانوا ھودا او نصاریٰ
قل ءانتم اعلم ام اللہ ومن اظلم ممن کتم شھادۃ عندہ
من اللہ وما اللہ بغافل عما تعملون تلک امۃ قد خلت
لھا کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسألون عما کانوا یعملون

یعنی قریب ہی کہ حق تعالی باز رکہی اور حفاظت کری تیری شر اور فساد یہود اور
نصاری سی اور سبہونکو ذلیل اور خوار کری اور خدا سننی والا ہی گفت گوی
صاحب ایمان اور کفار کو اور اقرار اور انکار اونکی سی اور واقف ہی عقیدہ
دونو گروہ سی روایت کی ہی یہود بالکل متابعت رسول خدا سی پہر گئی تہی
اور ترسایون نی بہی برخلاف کر کی مسلمانو سی اپنی بزرگی کرنی لگی کہ واسطی تمامی
صنعہ ہی منقول ہی کہ نصاری مولود اپنی کو آب زرد مین غوطہ دیتی تہی اور اوس
آب کا معمودیہ نام رکہا تہا اور اعتقاد رکہتی تہی کہ یہہ آب پاک کنندہ مولود ہی
غیر دین عیسی سی اور اسکو قایم مقام ختنہ کا جانتی تہی اور یہودی خلاف رنگ
نصرانی مولود اپنی کو غوطہ دیتی تہی حقتعالی نی واسطی رد اونکی فرمایا صبغة اللہ الخ
یعنی ای مسلمانو جواب مین کہو کہ رنگ کیا ہی خدا نی ہمکو ایسی رنگ کرنی سی کہ جو
نزدیک اوسکی ہی اور یہہ رنگ فطرہ خدا کی ہی کہ اوپر اوسکی لوگون کو پیدا کیا ہی
اسو اسطی کہ پیدا ہونا اوپر اسلام کی زیور انکا ہی جسطرحسی کہ رنگ زیب جامہ
ہی اور یا مراد صبغہ سی ہدایت ہی یعنی ہدایت کی ہمکو خدا نی ساتہہ حجت اپنی کی
یا مراد تطہیر قلوب ہی یعنی پاکیزہ کیا ہی ہمکو ساتہہ اوس پاکیزگی کی کہ جانب
خدا سی ہی یا معنی دین کی ہین ای دین اللہ اور کون ہی نیکو تر خدا سی از روی
شعار ملت و علامت دین و پاک کرنا نجاسات شرک سی مراد یہہ ہی کوئی دین بہتر
دین اوسکی سی نہین ہی اور اس جگہ صبغہ مصدر موکد ہی کہ منسوب امنا باللہ
سی اور ہم اوسی خدا کی پرستش کرنی والی ہین یہہ کنایہ ہی مشرکون سی کہ ہم

که هم شریک خدا کی ذات مین نهین لاتی هین جیسا که تم شرک لاتی هو منقول هی که
یهود اور نصاری اس بات سی بهت پیچ و تاب مین ای اور کهنی لگی که همکو بزرگی
خدا کی فرزند هونیکی ثابت هی یه هم بهتر هین مسلمانونسی لهذا حق تعالی نی پیغمبر کو فرمایا
که ای محمد جواب مین اونکی فرما اتحاجوننا الخ یعنی ایا خصومت اور جدال کرتی هو
دین خدا مین یا دعوی بهتری اور افضلیت کا کرتی هون اسناد حقمین طرف اپنی حالانکه
وه پروردکار همارا اور تمهارا هی اور عداوت نهین هی اوسکو کسی قوم سی وه سبحانه
تعالی افریدکار تمام عالم کا هی پس عبادت اوسکی واجب هی اور معبود هونا منافی
هی اوسکی که اولاد هو واسطی هماری هی جزا اعمال اپنی کی او واسطی تمهاری جزا
اعمال تمهاری کی هی اور هم خالص هین اعتقاد اور ایمان مین اور بندگی مین اور تم
لوگ نهین هو ام تقولون ابی بکر نی ساتهه یاء تحتانی کی پڑها هی اور ابو حفص نی
تاء فوقانی سی تا پڑها هی اور لفظ ام کی اسمقام مین بمقابله همزه اتحاجوننا کی هی
یعنی کهو تم کهتی هو تم ای یهودان و ترسایان که بدرستیکه ابراهیم اور اسمعیل
اور یعقوب اور باره فرزندان یعقوب کی پیغمبر اور پیغمبر زادی هین یهودی یا
نصرانی تهی اونکی رد کرنیکو خدا فرماتا هی که پوچهتو ای محمد صلعم بطور ملامت کی
که ایا تم واقف زیاده هو دین پیغمبرونسی یا خداوند تعالی که جسنی اونکو پیغمبری
بهیجا تها اور خداتعالی نفی اور انکار ان دو مذهب کا جای دیگر مین کرتا هی
ماکان ابراهیم یهودیا ولا نصرانیا پس تم کیونکر یهودی اور نصرانی هونیکا اونکی
حکم کرتی هو اور کون بڑا ستم کرنیوالا هی اوپر نفس اپنی کی اوس شخص سی که

پوشیده کری گواهی کو که کتاب خداسی ثابت هوتی هو مراد اهل کتاب سی یهود اور
نصاری هی اور حق تعالی غافل نهین هی اوس چیزسی که تم اسکو کرتی هو مثل پوشیده
کرنی گواهی کی تصدیق نبوت محمد صلی الله علیه واله سی اور پوشیده کرنی
گواهی کی جزا دیگا اور ده جماعت اس جهانسی کوچ کر گئی هی جو اعمال اون جماعت نی
کیا اوسکی واسطی هی اور جو افعال تمنی کیی جزا اوسکی موافق اوسکی پاوگی اور
اونکی افعال تمسی پوچهی نجاینگی اور یهه تکرار واسطی مبالغه کی هی **تکمله** رکوع
شانزدهم الا وانتم مسلمون چوده حرف هین بینات اوسکی سات سی
اوپچاس هین نکلی اوسی یهه عبارت **بولایة علی وصی الاحمد قولوا**
امنا بالله وما انزل الینا چهبیس حرف هین بینات اوسکی ایکهزار
چارسی اونسٹهه هین مطابق اسکی یهه عبارت پیدا هوتی هی **ما غنی**
بذلک الا علیا ولی الله وام ابیها والحسنین فان امنوا
اٹهه حرف هین بینات اوسکی پانسی هین نکلی اوسی یهه عبارت
یعنی هولاء الناس اجمعین بمثل ما امنتم به
تیره حرف هین بینات اوسکی پانسی پاسین هین مطابق اوسکی یهه عبارت
نکلی **عنی علیا وام ابیها والحسنین ایضا عنی علیا**
وام ابیها بینهما الهادین وان تولوا اٹهه حرف هین بینات
اوسکی تین سی اوتالیس هوتی هین نکلی موافق اوسکی یهه عبارت **یعنی**
الاناس کلها صبغة الله اٹهه حرف هین زبر اوسکی ایکهزار

ایکهزار پانسو اٹھاون هین مطابق اوسکی یهه عبارت پیدا هوتی هے
ولاء محمد نبی الله وعلی الهادی وعترتهما ایضا
صبغة الله اٹهه حرف هین زبر اوسکی ایکهزار پانسو بیس هین نکلی
اوسی یهه عبارت هی العلامة مایعرف المومنون من
دونهم ای الایمان بینات اوسکی دوسو ساٹهه هوتی هین نکالا
اوسی یهه عبارت ولاء النبی وال محمد مجموع اونهین زبر بینات
کا ایکهزار اٹهه سو اٹهاره هوتی خارج هوی اوسی یهه عبارت وهی
ولایة محمد وعلی وعترتهما روایت کی هی که رسولخدا صلی الله
علیه واله مکه معظمه مین وقت نماز متوجه کعبه هوتی تهی بعد هجرت کے مدینه طیبه مین
حکم هوا تها که متوجه بطرف بیت المقدس کی هوکی نماز پڑهو یهود اس
بات سے خوش هوی اور باهم کهتی تهی اگرچه محمد صلعم هماری دین پر نهین هے
لیکن بسمت قبله هماری نماز پڑهتی هین اور ابن عباس سے منقول هے که یهود
کهتی تهی که محمد صلعم ازرده هوی حکم خدا هوا نماز مین بیت المقدس سے روگردان
هوا اور کعبه کیطرف بدستور ابرهیم یهودان اور منافقین بعد مقرر هونی قبله کے
زبان طعن سے کهتی تهی که محمد صلی الله علیه واله مشتاق اپنی مکه کا در مولد کا هوا
اسواسطی نماز اوس طرف پڑهتا هی حق تعالی قبل اسکی که اونکی زبان پر جاری هو خبر دیے
الجزء الثانی سیقول السفهاء من الناس ما ولیهم
قریب هی که کهینگی بیعقل لوگ نهین سے کس چیز نی پهیرا اونکو

عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ

قبلہ اونکی سی وہ کہ ثابت تھی اوپر اوسی قبلہ کی کہہ تو اے محمد واسطی اللہ کی مشرق اور مغرب ہی

يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَكَذَٰلِكَ

ہدایت کرتا ہی جس شخص کو چاہتا ہی طرف راہ راست سیدہی کی اور اسیطرح سی

جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ

کردانا ہمنی تمکو گروہ مقبول تاکہ ہو تم گواہی دینی والی اوپر مردمان کہ منکر ہیں

وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ

اور ہووی رسول اوپر تمہاری گواہ اور نہیں کیا ہمنی قبلہ کو

الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ

وجہت تہا تو اوپر اوسی جہت کی مگر تاکہ جانیں ہم کون شخص پیروی کرتا ہی رسول کی اوس ہووی سی

يَنْقَلِبُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ

کہ پہر گیا ہوا اوپر پاشنہ پائی اپنی کی اور اگرچہ وہی قبلہ پہرانیہ بزرگ گیا اوپر لوگونکی مگر اوپر اون شخصوں کی

هَدَى اللّٰهُ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ

کہ ہدایت کی ہی اللہ نی اور نہیں ہی اللہ کہ ضایع کری ایمان تمہاریکو بدرستیکہ خدا ساتھہ لوگون کی

لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ

مہربان ہی بخشنی والا ہی تحقیق کہ دیکھتی ہیں ہم پہرنی مونہہ تیرےکو جہت آسمان میں

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

پس البتہ پہیر دینگی ہمنی تجھکو ساتھہ قبلہ کی کہ راضی ہی تو اوسکا پس پہیر تو مونہہ اپنی کو جانب مسجد حرام کی

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ وَإِنَّ الَّذِينَ

اور جس جگہ کہ ہو تم پس پھیر دو تم رونائی اپنی کو جانب اوسی مسجد کی اور بدرستیکہ وہ لوگ

أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ وَمَا اللَّهُ

کہ دیے گئے ہیں توریت کو ہر آئینہ جانتے ہیں کہ وہی تحویل حق ہے جانب رب اپنے سے اور نہیں خدا

بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ

بیخبر اوس سے کہ کرتے ہیں عمل وہ اور ہر آئینہ لاویگا تو ساتھہ اون لوگونکی کہ دیے گئے کتاب

بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ وَمَا أَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ

ہر معجزات سے نہ پیروی کرینگے قبلہ تیرے کی اور نہیں تو پیروی کرنے والا قبلے اونکی

وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ

اور نہیں ہے بعضے اونکی پیروی کرنے والے قبلہ بعضے کی اور اگر ہر آئینہ پیروی کرے تو آرزوہای اونکیکو

مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ

بعد اوس چیز کے کہ آئی تجھکو جانتے اس بات سے کہ قبلہ ابراہیم کا حق ہے بدرستیکہ تو اوس ہنگام میں ہر آئینہ ستمگاروں سے

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ

وہ لوگ کہ دیا ہمنے اونکو توریت پہچانتے ہیں اوسی محمد کو جسطرح سے کہ پہچانتے ہیں

أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ

اولاد اپنی کو اور بدرستیکہ ایک گروہ اونمیں سے ہر آئینہ چھپاتے ہیں صفت محمد حق کو اور حالانکہ

يَعْلَمُونَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ

وہ جانتے ہیں کہ حق جانب رب تیرے کے سے ہے پس نہو ظاہر خطاب وہ حضرت ہیں اور مراد امت شک کرنے والوں سے

قوله تعالى سيقول السفهاء من الناس ما ولیهم عن قبلتهم التي كانوا علیها قل لله المشرق والمغرب یهدی من یشاء الی صراط المستقیم وكذلك جعلناكم امة وسطا لتكونوا شهداء على الناس ویكون الرسول علیكم شهیدا وما جعلنا القبلة التي كنت علیها الا لنعلم من یتبع الرسول ممن ینقلب على عقبیه وان كانت لكبیرة الا على الذین هدی الله وما كان الله لیضیع ایمانكم ان الله بالناس لرؤف رحیم یعنی قریب ہی کہ کہینگے نادان انسانون سے یعنی یہودان اور منافقین اور مشرکین ہی کہ کس چیز نے پہیر امسلمانونکو قبلہ سے کہ وہ بیت المقدس ہی کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ جواب اونکیں کہ واسطے خدا کے ہی سمت مشرق کی کہ خانہ خدا اوس سمت کو ہی اور مغرب سے کہ بیت المقدس اوس جانب کو ہی یعنی مالک مشرق اور مغرب اور تمام جہانکا ہی پس جسطرف کہ مصلحت دیکہتا ہی اوس طرف کو قبلہ مقرر کرتا ہی اور نمازکا اوسیطرف کو حکم دیتا ہی اور ہدایت کرتا ہی لطف وکرم سے جسکو چاہتا ہی بطرف راہ راست امور دین کی کہ از انجملہ ایک یہہ متوجہ ہونا نماز مین بیت المقدس کیطرف اور دوسری بار بطرف کعبہ معظمہ کی موافق مصلحت اور حکمت الٰہی پس بنابر رد کفر کی فضیلت امت مرحومہ

مرحومہ جناب نبوی کا بیان ہوتا ہی وکذلک یعنی کردانا تمکو راہ یافتہ اور
کیا تمکو گروہ ایک برگزیدہ یا جمیع عدالت بعلم وعمل تا ہوتم گواہان برے انبیا
واسطی اون ادمیونکی کہ منکر نبوت ہین تا رسول کہ وہ محمد ہی اوپر تمہاری گواہی
دینی ہو اہولا تا معلوم کرو تم سب ساتھہ فکر ہرکی کہ جو کچھہ تمسی نسبت دی گئی اور
نازل ہوئی اوپر تمہاری حجتین اور بہیجین گئین کتابین خدا تعالی نی تمسی
تحمل نہین کیا اور کسی پر ظلم نہین کیا بلکہ ظاہر کی خدا نی راہ راست کو اور بہیجا پیغمبرونکو
اور اون پیغمبرون نی حکم رسالت کا اونکو پہچایا اور نصیحت کی لیکن جو کہ کافر ہین حواہش
باطل رکہتی ہین انکار کیا تبلیغ رسالت سی پس گواہی دینگی اوپر صاحبان زمانی
اپنی کی اور اوپر اونکی جو تہی پہلی تمہاری اور جو پیدا ہونگی بعد تمہاری اور رسول
ساتہہ راستی اونکی کی گواہی دیگا منقول ہی کہ روز قیامت کو امم انبیای سابق
انکار رسالت رسولون اپنی کا کرینگی ہر گاہ کہ حق تعالی انبیا سی اوپر تبلیغ احکام
کی شاہد طلب کریگا پس امت محمد کو عرصات مین لاوینگی اور وہ گواہی دینگی
انبیای سابق کی کہ جمیع احکام تیری اپنی امت کو پہچای ہین امم سابق
اوسی ہنگام کہینگی کہ تمکو کس وجہ سی معلوم ہوا کہ اونہون نی احکام پہچای
ہین جواب مین کہینگی کہ حق تعالی نی قران مین کہ پیغمبر ہماری پر نازل کیا ہی خبر
دی تہی بعد اسکی حضرت رسالت کو حاضر کرینگی اور حال امت استفسار
کیا جاویگا حضرت نبوی اونکی عدالت کی گواہی دینگی چنانچہ ابو القاسم
حسکانی نی کتاب شواہد التنزیل مین سلیم ابن عیسی ہلالی سی روایت کی ہی

کہ امیر المومنین نی فرمایا کہ حق تعالی نی ایہ کریمہ لتکونوا شھداء علی الناس
سی ہمکو ارادہ کیا ہی اور سوای ہماری کوی شریک نہین ہی پس رسول خدا
گواہ ہین اوپر ہماری اور اوپر خلق کی اور حجت اوسکی زمین مین ہم ہین بعد
ذکر فضیلت امت مرحومہ سی کہ امر کئی ہین ساتہہ تحویل قبلہ کی بیان حکمت
تحویل قبلہ کی فرماتا ہی یعنی نہین کیا مین سے نی قبلہ تیری کو اوسطرف کتین کہ
تہا تو اوپر اسکی منقول ہی کہ پیغمبر خدا مکہ مین نماز بجانب قبلہ ادا کرتی تہے
ہرگاہ کہ مدینہ مین ہجرت کی حکم ہوا کہ نماز کو بجانب بیت المقدس پڑہو واسطی
الفت و دلجوی یہود یونکو بالکلیہ پہر جائین اور بعد اسکی مامور ہوی ساتہہ
توجہ خانہ کعبہ کی جسطرحسی کہ قبل از ہجرت کی مامور تہی پس حقتعالی فرماتا ہے
کہ ہمنی نہین کیا ہی وہ جہہ کہ قبل اسکی مقرر تہی مگر تاکہ جانین ہم یعنی امتحان کرین
ہم اون لوگونکا یعنی یہود کی تئین کہ پیروی کرتی ہین رسول کی بعد پہرنیکی کعبہ سی
اوس شخص سی کہ پہری اوپر ایڑیون اپنی کی یعنی مرتد ہوی دین محمد صلی الله
علیہ و آلہ بجہت الفت قبلہ پدران اپنی کی یا واسطی اس بات کی کہ تمیز دین ہم انکو
کہ کون ثابت دین اسلام پر ہی اور کون نہین مدرستیکہ ہی قبلہ یعنی تحویل
اسکی بزرگ اور گران ادمیو نپر مگر وہ شخص کہ جنکو ہدایت کی خدا نی ہوافق حکمت
اور مصلحت احکام ایمانکو مانند حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے درمیان نماز
ظہر کی پیغمبر صلی الله علیہ واله مامور ہوی کہ طرف کعبہ کی مونہہ پہیرین جناب
امیر المومنین علیہ السلام ساتہہ پیغمبر صلعم کی کعبہ کی جانب پہر گئی ابن عباس سے

سی منقول ہی کہ نماز پرہتی تہی پیغمبر صلعم طرف بیت المقدس کی بعد ہجرت کرنیکی
سترہ مہینی کی بعد اوسکی حکم نماز طرف کعبہ کی ہوا اور علی ابن ابراہیم
نی حضرت صادق علیہ السلام سی نقل کیا ہی کہ خلاصہ یہہ ہی کہ تیرہ برس
پیغمبر خدا صلعم نی نماز مکہ مین طرف بیت المقدس کی پڑہی بعد ہجرت فرمانے
مدینہ مین سات مہینی کی بعد طرف کعبہ مامور ہوی کہ نماز پڑہین اور بعضی شخص کہ سست
ایمان تہی نہری اپنی طور پر بحال رہی منقول ہی کہ بعد از تحویل قبلہ کی یہودی
طعن کرتی تہی از انجملہ ایک یہہ ہی کہ اگر قبلہ حق جہت کعبہ کی ہی پس وہ اصحاب
محمد کی طرف بیت المقدس کی نماز پڑہتی تہی اور قبل از ورود آیہ تحویل کی وفات
پای چاہی گمراہی پر مری ہون مانند اسعد بن زرارہ وغیرہ کی خدانی رد اونکا
فرمایا وَمَا كَانَ الخ نہین ہی خدا اسطرح کا اور اوسکی لایق نہین
ہی کہ تمہاری ایمانکو ضایع کری اور نماز تمہاریکو رایگان نہین کرتا ہی کہ باعتقاد
تمام موبنہ طرف بیت المقدس کی کرتی ہو بتحقیق خدا تعالی مہربان ہی
پور مزدوری اونکی ضایع نہین کرتا ہی اور بخشنی والا ہی بہتری اونکی فرو گذاشت
نہین کرتا ہی روایت ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ والہ اول حال
مین طرف بیت المقدس کی نماز ادا کرتی تہی یہودی کہتی تہی کہ محمد ہمارے
قبلہ کیطرف نماز پڑہتی ہین حضرت اس امر سی ملول ہوی تا اینکہ جبرئیل سی
آرزوی تحویل قبلہ کی اظہار کی جبرئیل متوجہ مقام اپنی کی ہوی سید کائنات
ہر ساعت بعد جانی اونکی کی آسمان کیطرف دیکہتی تہی اور منتظر وحی کی تہی

تا اینکہ جبرئیل ای اور اس آیہ کو لای قولہ قد نری تقلب وجهك
فی السماء فلنولینك قبلة ترضها فول وجهك شطر
المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا وجوهکم شطره
وان الذین اوتوا الکتاب لیعلمون انه الحق من
ربهم وما الله بغافل عما تعملون ولئن اتیت الذین
اوتوا الکتاب بکل آیة ما تبعوا قبلتك وما انت بتابع
قبلتهم وما بعضهم بتابع قبلة بعض ولئن اتبعت
اهواءهم من بعد ما جاءك من العلم انك اذا لمن
الظالمین یعنی تحقیق دیکہتی ہین ہم مونہہ تیری کو طرف اسمان کی
انتظار وحی کی پس مقرر کیا ہمنی اوس قبلہ کو کہ جسکو چاہتا تہا پہر اپنہ پہیر
تو مونہہ اپنی کو طرف مسجد حرام کی کہ گہیری ہے خانہ کعبہ کو وجہ سی اس جگہ
تمام بدن مراد ہی منقول ہی کہ وہ حضرت روز دوشنبہ نیمہ ماہ رجب کو سال دوم
ہجرت سی قبل از واقع جنگ بدر کی مسجد بنی سلمہ مین دو رکعت نماز ظہر کی
ادا کی تہی کہ یہہ حکم نازل ہوا فول وجهك الخ پس پہرا مونہہ بیت المقدس سی
اور متوجہ میزاب کی ہوئی کہ محاذی خانہ کعبہ ہی اور اوس مسجد کو مسجد ذو القبلتین مشہور کیا
بعدہ واسطی تصریح کی ساتہہ امت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی فرماتا ہے
کہ جس جگہہ ہو تم بیچ جنگل اور دریا اور مشرق اور مغرب کی اور جا ہو تم نماز پڑہو
پہیرو مونہہ کو اپنی طرف مسجد الحرام کی بعد ازان بیان عداوت یہود کا کرتا ہی

کرتا ہی بدرستیکہ وی لوگ کہ دی گئی ہی کتاب توریت یعنی علماءِ یہود کہ ہر اینہ
جانتی ہین کہ پہرنا بیت المقدس سی درست اور راست ہی اور حکم اوسکا صادر
ہوا پروردگار اونکی سی کسواسطی کہ توریت مین یہہ ذکر مندرج تہا یعنی
علماءِ یہود جانتی تہی کہ وہی تحویل قبلہ حق ہی اس جہت سی کہ توریت مین
دیکہا تہا کہ پیغمبر آخر الزمان دو قبلہ کیطرف نماز پڑہیگا اور وہ قبلہ کہ جسپر قرار رہیگا
کعبہ ہی باوجود اسکی انکار کرتی ہین عناد کہتی ہین اور نہین ہی خدا تعالے
غافل اوس چیز سی کہ عمل کرتی ہو تم یعنی یہودان باوجود علم ساتہہ حقیت قبلہ
کی منقول ہی کہ یہودی کہتی تہی اگر محمد معجزہ دکہلاوی اوپر صدق دعوی اپنی
کی درباب توجہ کعبہ ہم ساتہہ اوسکی ایمان لاوینگی حقتعالی نی واسطی تکذیب
اونکی یہہ آیت نازل کی اگر لاوی ای محمد ساتہہ اون لوگون کی کہ دی گئی ہی
جنکو کتاب توریت اور انجیل وہ یہود اور ترسا ہین ہر معجزہ کہ تجہی چاہین
بیچ متوجہ ہونی کعبہ کی اوپر پیروی نہین کرینگی وہ قبلہ تیری کی روایت ہی
کہ اہل کتاب کہتی تہی کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ والہ ہماری قبلہ کیطرف نماز
پڑہی ہم اوسپی ایمان لاتی ہین حق سبحانہ تعالی نی واسطی قطع طمع اونکی
فرمایا تو نہین پیروی کرنی والا اونکی قبلہ کی اور نہین پیروی کرنی والے
بعض اونکی کی قبلہ بعضی کی قبلہ نصاری کا مشرق ہی اور قبلہ یہود کا مغرب
ہی پس یہہ متابعت ایک دوسری کی نکرینگی جسطرح سی کہ تیری پیروی
نہین کرتی اگر پیروی کری تو بسبب فرض و تقدیر کی خواہشین اونکی کو

بعد اوسکی کہ بعد اوس خبر کی اي ہی تجھکو از راہ دانستگی کی کہ قبلہ ابراہیم کا حق ہی
بتحقیق ہوگا تو اوس وقت کہ متابعت کری تو اونکی منجملہ ستمکاروں ہی ظلم کی اوپر
نفس اپنی کی اور یہہ مبالغہ ہی اوپر قطع ہونی طمع اونکیکی متابعت کرنی پیغمبر
صلی اللہ علیہ کی قبلہ اونکی سی اور پہر بیچ بیان عداوت اہل کتاب کی
وہ سبحانہ وتعالی فرماتا ہی الذین اتینٰاھم الکتاب یعرفونہ
کما یعرفون ابناءھم وان فریقا منھم لیکتمون الحق
من ربک فلا تکونن من الممترین یعنی وہ لوگ کہ دی ہمنی
اونکو کتاب توریت پہچانتی ہین پیغمبر صلعم کو جسطرح سی پہچانتی ہین بیٹون
اپنی کو یعنی اوصاف پیغمبر کی کہ توریت مین لکہی تہی اور بہت معجزات سی
پہچانتی تہی صدق نبوت محمد صلی اللہ علیہ والہ کی جیسی کہ اپنی اولاد کو پہچانتی
ہین کہ کچہہ شبہہ نہو ولیکن سبب عداوت اور انکار کی تصدیق نہین کرتی تہی
اور تحقیق ایک فرقہ اونہین سی مانند ابی بن اخطب وکعب بن اشرف اور مثل
اوسکی برا یہ چہپاتی تہی حق کو کہ صفت پیغمبر صلعم کو توریت مین تہی اپنی عوام
سی حالانکہ جانتی تہی اوس چیز کو کہ جسکو چہپاتی تہی پس خطاب بحضرت
نبی کر کی فرماتا ہی کہ جو کچہہ ہی درست وراست پروردگار تیری سی مراد
حق سی وہ ہی چہپاتی ہین وہ نبوت اوس حضرت کو یا مراد قبلہ سی ہی کہ توریت
مین احوال مقرر ہونی قبلہ کا طرف کعبہ کی لکہا تہا پس امت شرک لانی والی
سی خطاب طرف اوس جناب کی ہی مراد تمام اونکی امت ہی یعنی نہو شمر

سورۂ بقر

شرک اور شک کرنی والوں میں سے بیچ اسکی کہ وہ خدا کیطرف سے ہی یا بیچ چھپانی اونکی کہ جو یہود دین چھپاتی ہیں یعنی انکار نبوت کا کرتی ہیں تکملہ امۃ وسطا سات حرف ہیں بینات اوسکی تین سے اوتالیس ہیں نکلے اوس سے یہہ عبارت علی بن ابیطالب والہ الاولیاء شہداء پانچ حرف ہیں نبرا اوسکی تین سے گیارہ ہوتی ہیں خارج ہوی اوس سے یہہ عبارت هولاء علی بن ابیطالب و ولدہ

۵۱ ۵۵ ۱۶۲ ۴۳

وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ
اور واسطی ہر ایک کی ایک جہت ہی کہ پھیرنی والا ہی منہہ کو طرف اوسکی پس پیش دستی کرو تم طرف نیکیوں کی

أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ
جس جگہہ کہ ہو تم لاویگا تمکو اللہ باتمام مقرر ستیکہ حق تعالی اوپر ہر شی کی

شَيْءٍ قَدِيرٌ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ
قادر ہے اور جس مکان سے کہ خارج ہو تو واسطی سفر کی پس پھیر تو مونہہ اپنی کو

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَ
طرف مسجد حرام کے اور مقرر ستیکہ وہی پھیرنا حق ہی جانب رب تیری سے

مَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ
اور نہیں ہی اللہ غافل اوس چیز سے کہ عمل کرتی ہو تم اور جس مکان سے کہ باہر جاوے تو

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ
پس پھیر تو مونہہ اپنی کو طرف مسجد حرام کے اور جہان کہین ہو تم ای امت محمد

فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ
پس پھیرو تم روہای اپنی کو طرف اوس مسجد کے تا کہ نہ ہووے واسطی یہودیوں کی اوپر تمہاری

حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ
کوئی دلیل مگر وہ اشخاص کہ ستم کیا اوپر نفسوں اپنی کو اونہین یہود یوں سی اور مشرکونسی پس ڈرو تم اونسی ای مومنین

وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ
اور ڈرو تم مجہسی اور تا کہ تمام کرون مین نعمت اپنی کو اوپر تمہاری سبب ہدایت کرنی طرف کعبہ کی اور شاید کہ تم

تَهْتَدُونَ كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ
ہدایت پاؤ جسطرحسی بہیجا ہمنی درمیان تمہاری ایک رسول کو تم مین سی

يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ
کہ پڑہتا ہی اوپر تمہاری آیتین ہماری اور پاک کرتا ہی تمکو شرک سی اور تعلیم کرتا ہی تمکو قرآن

وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ
اور احکام شریعت کی اور تعلیم کرتا ہی تمکو وہ خبر کہ نہ تہی تم جانتی

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ
پس یاد کرو تم میری تئین بطاعت تا کہ یاد کرو مین تمکو بثواب اور شکر کرو تم واسطی میری اوپر نعمتونکی اور ناشکری نکرو تم

وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَمَا
تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اور تخصیص ہر ایک امت کی واسطی قبلہ ایک ہی کہ متوجہ ہین یا ہر صاحب شریعت کی واسطی
قبلہ ایک ہی کہ توجہ کرنی والی ہین اپنی مونہہ کو یا خدا پہیر دینی والا انکی مونہہ کا ہی
اوس طرف کو ہر گاہ ہر صاحب شریعت کو قبلہ ایک ہی پس کس واسطی تم کو تعجب
کرتی ہین پس پیش دستی کرو ای مسلمانون اورون پر امور خیر مین قبیل امر
قبلہ اور غیر اوسکی تا بسبب اوسکی سعادت دارین کو پہنچو جس جگہہ ہو تم
اور ساتہہ جس قبلہ کی مونہہ لاو تم ای اہل کتاب لاویگا خدا تمکو اور جمع کریگا روز
قیامت کو واسطی امتیاز کرنی حق و باطل کی بدرستیکہ حق سبحانہ و تعالی قادر ہی اوپر
ہر شئی کی یعنی اوپر تمام چیزون کی قادر ہی مثل احضار محشر کی اور تمیز دینی نیک
و بد کی اور زندہ کرنی اور موت دینی اور جمع کرنی تمہاری اور غیر تمہاری کی ومن
حيث خرجت فول وجهك شطر المسجد الحرام وانه للحق
من ربك وما الله بغافل عما تعملون اور جس جگہہ سی اور جسوقت
سی کہ باہر اوی تو واسطی سفر کے پس پہیر تو مونہہ اپنی کو وقت نماز کی طرف
مسجد الحرام کی اور بدرستیکہ یہہ امر درست اور راست ہی نزدیک پروردگار
تیری سی اور نہین ہی خدا غافل اوس چیز سی جو کرتی ہو تم متوجہ ہونی
طرف کعبہ کی وغیرہ کی اوس سبکی موافق جزا دیگا بیچ واسطی تاکید کی بیچ تحویل کی
تکرار قول مذکور کا کرتا ہی ومن حيث خرجت فول وجهك شطر
المسجد الحرام وحيث ما كنتم فولوا وجوهكم شطره
لئلا يكون للناس عليكم حجة الا الذين ظلموا منهم

فلا تخشوهم واخشونی ولاتم نعمتی علیکم ولعلکم
تهتدون یعنی اور جس مکان سے باہر او تو پس متوجہ کر اپنے مونہ
کی طرف مسجد الحرام کی اور جس مقام پر ہوا ے امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ پس
پہیرو تم مونہہ اپنے کو یعنی تمام بدن کو طرف اوس مسجد کی تاکہ یہود مخصوص
یہودون کو اوپر تمہارے حجت باب توجہ مسجد اقصی کی کہ حجت ایک چاہیے
بسبب اوسکی اوپر تمہارے غالب ہوین یعنی تا یہود نکہین کہ محمد صلعم منکر
دین ہمارےکا ہے باوجود اس اعتقاد کے ہمارے قبلہ کیطرف رو کرتا ہے اور
متوجہ اوسکیطرف ہوتا ہے مگر وہ لوگ کہ ستم کیا اپنی ذات پر ساتہہ عداوت اوسکی
مراد منہم سے یہودی مدینہ کے اور بت پرستان مکہ کے ہین اسواسطے کہ یہودی کہتے تہے
کہ بسبب خواہش اقربا کے مونہہ مکہ کیطرف کرتے ہین اور بت پرستان مکہ کے طعن کرتے تہے
کہ محمد نے جانا کہ ہم برحق ہین اس جہت سے بار دیگر مونہہ ہمارے قبلہ کیطرف لائے
پس نڈرو تم اونسے اور ڈرو تم مجہسے مخالفت حکم میرے سے تمام کرونمین نعمت اپنی کو
یعنی جسطرح سے کہ ارسال کیا ہمنے تم مین سے نبی کو اسیطرح سے تمام کرینگے ہم نعمت
اپنی کو آخرت مین یعنی تمام کرینگے ثواب کو کہ مستحق ہوئے ہو تم اوسکی بحجت اختصاص
مکہ کے شاید کہ تم راہ پاؤ ساتہہ شریعت اور احکام دین کے کما ارسلنا
فیکم رسولا منکم یتلوا علیکم ایاتنا ویزکیکم ویعلمکم
الکتاب والحکمة ویعلمکم ما لم تکونوا تعلمون
یعنی جسطرح سے بہیجا ہمنے رسول درمیان تمہارے سے یعنی عرب سے کہ وہ شتاب

جناب محمد صلی اللہ علیہ والہ ہی پر تیا ہی اور پر تمہاری اپنین ہمارےکو کہ قران ہی اور پاک
کرتا ہی تمکو حرکات ناشایستہ شرک سی درباب شریعت کی اور سکہلاتا ہی
تمکو قران اور علم اور احکام حلال اور حرام سی اور سکہاتا ہی تمکو وہ چیز کہ جو تم
نہین جانتی ہو تا کہ معلوم کرو تم فکر اور نظر سی اور دریافت کرو تم کہ کوی طور
نہین ہی ان احکام کی معلوم کرنیکا سوا وحی کی **فاذکرونی
اذکرکم واشکروا لی ولا تکفرون** حضرت ابی عبد اللہ
علیہ السلام سی روایت ہی کہ حق تعالی نی فرمایا کوی بحث مشغول ہونی
ذکر میر مین بیان حاجت اپنی سی غافل ہو بہتر حاجت اوسکی سے عطا کرتا ہون
اور پدر بزرگوار میری ہموارہ ذکر خدا مین مشغول رہتی تہی اسطرحسی کہ راہ
چلنی مین اور بیٹہنی مین اور تناول کرنی طعام مین اور متکلم ہونیمین اور اشغال دیگر
مین اور زبان بکلمہ **لا الہ الا اللہ** متحرک رہتی تہی اور قبل از صبح ہمکو جمع
کرتی تہی تا طلوع افتاب اور فرماتی تہی ذکر خدا مین مشغول رہو کہ جس
گہر مین ذکر خدا اور تلاوت قران کثرت سی ہو حق تعالی برکت اوس گہر مین
زیادہ کرتا ہی اور ملایک اوس گہر مین حاضر ہوتی ہین اور شیاطین وہانسی
بہاگتی ہین اور روشنی دیتا ہی اہل اسمان کو جسطرحسی کہ ستارہ ہای اسمانی
روشنی دیتی ہین اہل زمین اور جس گہر مین کہ ذکر خدا اور تلاوت نہو ملایکہ اوس
گہر سی دور ہوتی ہین اور شیاطین اوس گہر مین سکونت کرتی ہین اور از حضرت
سی روایت ہی کہ لشکر سلیمان ابن داود سو سو فرسخ تہا پچیس فرسخ داسطی

جنگی اور پچیس فرسخ واسطی پرندونکی اور پچیس واسطی جانوران وحشیکی اور پچیس
واسطی انسان کے اور ہزار گہر تہی شیشیکی اور اون گہرونمین تین سو منکوحہ
تہین اور سات سو سریہ اور دو واسطی اونکی بنی جان نی ایکفرش طلا اور ابریشم
کا بنا تہا کہ دو فرسخ کی بکثر مین تہا منبر حضرت سلیمان کا بیچ مین رکہتی تہی اور حضرت سلیمان
اوسپر جلوس کرتی تہی اور تین لاکہ کرسی طلا اور نقرہ کی اطراف منبر کے
رکہتی تہی انبیا بالای کرسیہای طلاکی بیٹہتی تہی اور علما بالای کرسیہای نقرہ کی
اور اطراف مین اوسکی بنی آدم اور بنی جان ہوتی تہی اور مرغان پرواز کنندہ بایکدیگر
پرہای اپنی کو مجتمع کرتی تہی کہ تا شعاع آفتاب سی اونکو محفوظ رکہین اور ہوا فرش
اونکیکو اوٹہا کر ایک ماہ کی راہ ایکروز مین طی کرتی تہی اور حقتعالی نی ہوا کو حکم کیا
تہا کہ گفتگوی ہر شخص کو سمع شریف حضرت سلیمان مین پہنچاوی ایکروز با این حشمت
وجاہ ہوا مین چلی جاتی تہی کہ گذار ایک دہقان پر ہوا اوسنی کہا سبحان اللہ
حقتعالی نی بادشاہی عظیم پسر داود کو دی ہی اس سخن کو ہوانی گوش سلیمان
مین پہنچایا حضرت سلیمان نیچی اوتر کی نزدیک دہقان کی آئے اور کہا

تسبیحة واحدة یقبلها الله خیر ممن ما اوتی آل داود

یعنی ایک تسبیح کہ حقتعالی قبول کری بہتر ہی اوس چیز سی کہ دیا ہی آل داود
کو حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ امیر المومنین صلوات اللہ علیہ
فرماتی تہی کہ تسبیح نصف میزان کو ہی اور حمد کرنا بہر دیتا ہی میزان کو اور اللہ اکبر
بہر دیتا ہی آسمان اور زمین کو اور جملہ اون اذکار سی کہ ثواب بسیار رکہتا ہی

کہتا ہیہہ ہی کہ اشہد ان لا الہ وحدہ لا شریک لہ الہا واحدا
احدا صمدا لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا حضرت رسالت صلعم سی
منقول ہی کہ جو شخص اس ذکر کو پینتالیس مرتبہ پڑہی حق تعالی اوسکی واسطی
پینتالیس ہزار نیکیان لکہتا ہی اور پینتالیس ہزار گناہ محو کرتا ہی اور پینتالیس
ہزار درجہ اوسکی بلند کرتا ہی اور ثواب بارہ ختم قران کا عطا کرتا ہی اور
واسطی اسکی ایک گہر جنت مین بناتا ہی اور انحضرت نی فرمایا ہی کہ ایسی پانچ
کلمہ تعلیم کرتا ہون کہ کہنی مین زبان پر سبک ہین اور میزان مین بہاری ہین
اور خدا کو خوشنود کرتی ہین اور شیاطین کو دور اور کنجہای جنت سی ہین
اور صالحات باقیہ سی کہ حق تعالی نی فرمایا ہی والباقیات الصالحات
خیر عند ربک ثوابا وخیرا یعنی باقیات صالحات بہتر ہین نزدیک
رب تیرےکی از روی ثواب کی اور از روی ارزو کی صحابہ نی عرض کیے
کہ حضرت ارشاد کرین پس حضرت نی فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ و
لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم کسقدر یہہ کلمات بہتر اور خوش ایندہ ہی اور کسقدر
بہاری کرتی ہین ترازوی عمل کو ثواب سی اور حضرت ابی جعفرؑ سی روایت
ہی کہ پیغمبر نے فرمایا کہ جو کوئی تسبیحات اربع کہی حق تعالی بعوض ہر تسبیح کے
دو درخت بہشت مین لگاتا ہی کہ جمیع انواع کی میوی لگتی ہین اور باقیات
صالحات سی ہین کہ بیخ اوسکی زمین مین اور شاخین اوسکی آسمان مین

ذاکرین اپنی کو ہر بلا سے نجات دیتی ہین پیغمبر سے روایت ہی کہ شب معراج کو دیکھا
مینے فرشتونکو زمین بہشت پر عمارت بناتی ہین کہ ایک خشت طلائی اور ایک
نقرہ کی ہی اور بعض ہنگام مین توقف بنانی اوسکیمین کرتی ہین مینے اونسے
باعث اسکا پوچھا کہا اونہون نے سرکار خرچ ہمکو ملتا ہی بنانی مین اسکی
مشغول ہوتی ہین مینے استفسار کیا کہ خرچ کیا ہی عرض کی اونہون نے
کہ پڑہنا تسبیحات اربعہ کا ہی جسوقت بندہ خدا پڑہنی مین اسکی مشغول ہوتا ہے
ہم عمارت بنانی مین مشغول ہوتی ہین ورنہ ترک کرتی ہین حضرت رسالت فرماتی
ہین کہ چار چیزین خصلت مومن کی ہین ایک خاموشی کہنا بیفایدہ سے اور دوسرے
انکسار قربۃ الی اللہ تیسری ذکر حق تعالی کا سب حال مین چوتہی کمی مال کی ہے
اور نحضرت سے منقول ہی کہ حق تعالی نے خطاب کیا ساتہہ میری کہ اگر بندہ میرا ذکر
میری مین مشغول ہوا اور نفس اوسکا ارادہ گناہ کا رکہتا ہو مین ترک نہین کرتا ہون
اوسکو کہ گناہ اوسی سرزد ہوا اور اگر لوگ اوس شہر کی لایق نزول بلا ہون بمحبت
کرامت اوس ذکر کی بلا کو اونسے دفع کرتا ہون اور اونحضرت سے منقول ہی کہ
جس مجلس مین ذکر خدا ہوتا ہو حق تعالی اہل مجلس کو ندا کرتا ہی کہ برخاست ہو
کہ گناہ تمہارے بہ نیکی بدل گئی ہمنے اور فرشتونکو حکم ہوتا ہی کہ تم جا کی شریک
مجلس ہو اور ثواب ذکر اپنی کو اہل مجلس کو عطا کرو اور ائمہ ہدی سے روایت ہی کہ
بہشت مین ایک صحرا ہی وسیع سرکار بندہ مشغول ذکر خدا مین ہوتا ہے
فرشتگان واسطی اوسکی اوس بیابان مین درخت لگاتی ہین اور

اور سرگاه توقف کرتا هی فرشتگان بهی لگانی درخت سی باز رهتی هین

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ إِنَّ

اى وه لوگ که ایمان لائی هین طلب مدد کرو ساتهه صبر کی اور ساتهه نماز کی مدرستیکه

اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِينَ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ

خدا ساتهه صابرون کی هی اور نه کهو واسطی شخص کی که قتل کیا جاتی در راه

اللّٰهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ وَ

خدا که وه مرده هی بلکه وه زنده هین ولیکن تم نهین جانتی هو اور

لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ

هر اینه ازمایش کرتی هین تمکو ساتهه تهوڑی کی خوف سی اور گرسنگی سی اور نقصان

الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ

مال سی اور نقصان نفسونکا اور نقصان میونکا اور خوشخبری دی صابرونکو ایسی وه صابر

إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

هرگاه که پهنچتی هی اونکو مصیبت کهتی هین هی مدرستیکه هم واسطی الله کی اور تحقیق که هم طرف اوسکی رجوع کرینگی

أُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ

وه گروه که مصیبت مین صبر کرتی هین اوپر اونکی هی مهربانی بهت سی جانب رب اونکی سی اور نعمت عظیم هی

وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ

اور وهی گروه هدایت یافتگان هین مدرستیکه کوه صفا اور کوه مروه

مِن شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ

علامتہاي خدا سي ہين پس جو شخص كہ قصد كري خانہ كعبہ كا يا زيارت كري كعبہ كي ساتھہ عمرہ كي نہين ہي گناہ

عَلَيْهِ اَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ

اوپر اوسكي يہہ كہ سعي كري بيچ اون دونو كوہ كي اور جو شخص كہ برغبت كري كار نيك كو پس بدرستيكہ

اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ اِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا اَنْزَلْنَا

خدا جزا دينيوالا ہي شكر كرنيوالي كا اور دانا ہي علم ميں اوسكي بدرستيكہ وہ لوگ كہ چھپاتي ہين اوس چيز كو كہ نازل كيا ہمني

مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ

نشانہاي روشن سي اور ہدايت سي بعد اس بات سي كہ بيان كيا ہمني اوسكو

لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ اُولٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ

واسطي لوگون كي بيچ توريت كي وہ گروہ يہہ ہين لعنت كرتا ہي اونكو خدا اور لعنت كرتي ہين اونكو

اللَّاعِنُونَ اِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَاَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا

لعنت كرنيوالي مگر وہ لوگ كہ پھري كفر سي اور درست كيا احوال اور بيان كيا اونہون ني

فَاُولٰئِكَ اَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

پس يہہ ہين كہ توبہ قبول كيا ہين ہمني اوپر اونكي اور ہم بہت توبہ قبول كرنيوالي ہين مہربان ہين

اِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ

بدرستيكہ وہ لوگ كہ كافر ہوي اور مر گئي حالانكہ اوہ كافر تھي

اُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ

كہ وہ گروہ ہين كہ اوپر اونكي ہي لعنت خدا كي اور فرشتون كي اور لوگون كي

أَجْمَعِيْنَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ
سب کی درحالتی کہ ہمیشہ رہین گی بیچ اوسی لعنت کی نہ سبک کیا جائیگا اونسی عذاب

وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا إِلٰهَ
اور نہ وہ فرصت دی جائینگی اور خدا تمہارا خدا ہی یکتا ہی نہین ہی کوئی خدا

إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ قولہ تعالے ان اللہ مع
مگر وہی خدای یکتا ایسا کہ رحمن اور رحیم ہی

الصابرین یعنی ساتھہ صابرون کی بسبب حفاظت اور حمایت
کی سب احوال مین اور نزدیک بعضونکو مراد صبر سی روزہ ہی کہ اوپر بہوک اور پیاس کے
صبر کرنا ہوتا ہی اور نزدیک جماعت دیگر کی مراد جہاد ہی کفار سی اور ہرگاہ
حق تعالی نی امر کیا ساتھہ طلب کرنی مدد کی نماز سی اور صبر سی اوپر عبادت کی اور
عظیمہ مین عبادتونکا جہاد ہی اسی واسطی بعد اسکی حق تعالی فرماتا ہی کہ
قولہ ولا تقولوا لمن یقتل الخ روایت ہی کہ صحابہ بعد
از جنگ بدر ذکر شہیدونکا کرتی ہی اور جو وہ شخص شہید ہوی تہی چہہ مہاجر
اور آٹھہ انصار سی اوپر سبیل حسرت کی کہتی تہی کہ بیچارہ فلانی فلانے
شخص نی جنگ بدر مین جان شیرین دی اور لذات دنیا سی محروم ہوے
حق تعالی نی فرمایا کہ انکو مردہ نہ کہو تم بلکہ زندہ ہین اور ابن عباس سی منقول ہی
کہ شہدا زندہ ہین نزدیک خدا کی ساتھہ انہین ارواح اور اجسام کی صبح اور
شام کو روزی پہنچتی ہی اور بہہ خرم اور شادمان ہین بسبب اوس خیر کے

که خدا نی عطا کی هی پیغمبر خدا نی فرمایا هی که حق تعالی نی شهید کو چهه خصلتین عطا
کی هین ایک یهه هی که اول قطره خونکا که بدن سی زمین پر گرتا هی جمله گناه
اونکی عفو هوتی هین دوسری یهه هی که بهشت مین منزل عالی نام زد اوسکی هوتی هی
تیسری ستر حورین واسطی خدمت کی معین هوتی هین چوتهی فزع اکبر سی اور
عذاب قبر سی پناه مین هوتا هی پانچوین تاج شرف اور بزرگواریکا یاقوت
سرخ سی که بهتر دنیا و ما فیها سی هی اوسکی سر پر رکهتی هین چهتی شفاعت
اوسکی حق مین ستر شخص اقربا اوسکی سی قبول کرتا هی اور بعد از امر کرنی بندونکی
ساتهه صبر کرنی اوپر عبادات شاقه کی بیان اون امورنکا کرتا هی که بسبب هوسکی
انکو ازمایش کر هی انواع مصیبتون سی اور فرماتا هی
قوله تعالی ولنبلونکم بشیء یعنی تمهاری ساتهه مثل معامله ازمانی
والون کا کرتا هون اگرچه حال تمهارا پوشیده نهین هی لیکن چاهتا هون
که بسبب امتحان کی خلق پر ظاهر هو که کون تم مین سی صابر هی اوپر بلاؤن
کی اور تسلیم هماری قضا پر جهکا هی اور کون شخص بحث بی صبری
هماری قضا پر راضی نهین قوله تعالی من الخوف یعنی ساتهه خوف
قلیل کی که دشمن سی جنگ مین هوتا هی اور قلت خوف سی مراد یهه هی که
زمانه خوف کا قلیل هی یا یهه مراد هی که بنسبت اون ثوابونکی که واسطی
اونکی جهادونمین مقرر هی یهه قلیل هی یا یهه مراد هی بنسبت خوفهای
اخرت کی یهه خوف دنیا قلیل هی اور یهه وجه اخر اقرب بصواب هی خصوصاً

خصوصاً بلحاظ اسکی کہ لفظ من کی تبعیضیہ ہی قولہ تعالے والجوع یعنی گرسنگی
قحط کی یا صوم کی قولہ تعالی ونقص من الاموال یعنی نقصان بعضی
اموال کا سبب صرف ہونی مصرف جہاد کی یا زکوۃ کی اور خمس دینی مین یا
ہلاک ہونا مواشی کا قولہ والانفس یعنی نقصان نفسونکا بسبب قتل
یا موت کی یا بسبب مرگ اور پیری کی قولہ والثمرات یعنی نقصان
میونکا بسبب آفات سماوی او ارضی کی یا مراد مرگ فرزندان ہین کہ ثمرۃ
الفواد ہین یعنی میوہای قلوب ہین مروی ہی کہ ہرگاہ فرزند بندہ مومن فوت
ہوتا ہی حقتعالی ملایکہ سی فرماتا ہی کہ ہرگاہ تمنی قبض روح فرزند بندہ مومن کی
کی کہ میوہ دل اوسکی کی تہا کیا کہا اوسنی فرشتگان عرض کرتی ہین
کہ حمد تیری بجالایا انا للہ وانا الیہ راجعون زبان پر لایا بعد اسکی حق تعالی خطاب
کرتا ہی کہ ایک گہر واسطی اوسکی جنت مین تیار کرو اور نام اوس گہر کا بیت
الحمد رکہتی ہین قولہ قالوا انا للہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی مروی
ہی کہ حضرت رسول فرماتی تہی کہ جو شخص ساتہہ چار چیز کی عمل کری البتہ اہل
بہشت سی ہی ایک تکلم بکلمہ لا الہ الا اللہ ہی دوسری وقت نعمت کی الحمد للہ
کہنا تیسری بوقت گناہ استغفر اللہ چوتہی بوقت مصیبت انا للہ وانا الیہ
راجعون کہنا انس بن مالک سی روایت ہی کہ ایک مرد اصحاب رسول کی
کہ ہمیشہ ملازمت مین رہتا تہا ایک فرزند اوسکا فوت ہوا اور بہت سا گریہ کرتا تہا
حضرت رسالت نی اوسکو طلب کیا اور فرمایا کہ بہشت کی اٹہہ دروازی مین اور

دوزخ کی سات راضی نہین ہی تو کہ جس دن بہشت سی کی داخل ہو تو دیکھی تو کہ فرزند تیرا
کہڑا ہی اور کہتا ہی کہ ای پروردگار تیری جنت مین نہ داخل ہونگا وہ شخص اسکو سنکر
خوش ہو اصحابہ نی عرض کی یا رسول اللہ کہ یہہ کرامت سبب کی واسطی ہی یا مخصوص
اوسکی حضرت نی فرمایا نہین بلکہ جس شخص مومن نی کہی مصیبت مین کلمہ
انا للہ وانا الیہ راجعون کہا ہو یہہ کرامت واسطی اوسکی ہی حضرت صادق ع
سی مروی ہی کہ بشر الصابرین حق امیر المومنین مین ہی چنانچہ در وقت خبر
شہادت برادر اپنی جعفر طیار کی زبان مبارک اونکی سی کلمہ انا للہ وانا الیہ راجعون
جاری ہوا اور قبل اسکی یہہ کلمہ کسیکی زبان سی جاری نہوا تہا حق تعالی نے
فرمایا کہ ہمنی اسکو سنت مقرر کیا جو مصیبت زدہ پیروی اونکی کری کہنی اس کلمہ مین
صلوة اور رحمت اپنی اوسکو کرامت کرتا ہون مصنف مدارک نی ذیل تفسیر آیہ
بشر الصابرین مین ایک حدیث نقل کی ہی کہ گل ہوا چراغ رسول اللہ کا فرمایا
انا للہ وانا الیہ راجعون استفسار کیا گیا کہ آیا یہہ مصیبت ہی ارشاد کیا کہ ہاں ہر
جو چیز کہ ایذا دی مومن کو پس وہ مصیبت ہی واسطی اوسکی کاش کوئی اسی
مستفسر ہوتا کہ بنابر اسکی خلیفہ ثانی مانع دوات و کاغذ کا ہوی اور کلمہ یہجر کا
اشارا کیا تہا کسقدر موذی ہوا ہوگا خصوصا بنظر اس کلمہ کی کہ جناب نبوی نے
کہ جنکی حقمین حقتعالی فرماتا ہی کہ انک لعلی خلق عظیم اوس ہنگام مین
زبان دربار اپنی سی ارشاد کیا کہ اوٹہہ جاؤ یہان سی پس اس صورتمین بمقتضای
قول حق تعالی ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرة واعد لہم

واعد لہم عذابا مہینا ملعونیت خلیفہ ثانی ثابت ہوئی اور اہل سنت وجماعت بسبب
پیروی کرنے خلیفہ ثانی کی حسبنا کتاب اللہ دست آویز اس آیہ کتاب اللہ
سے کرکے لعن کرنے خلیفہ ثانی مین مشغول ہون کہ پیروی خدا کی اور
ہم پیروی خلیفہ ثانی کی حاصل ہوتی ہی اور معنی آیہ مذکور کے یہہ ہین بدرستیکہ
وہ لوگ کہ ایذا دیتے ہین خدا کو اور رسول اوسکے کو لعنت کرتا ہی اونکو خدا
دنیا مین اور آخرت مین اور مہیا کیا ہی واسطے اونکے عذاب ذلیل کنندہ
قولہ تعالے ان الصفا والمروہ بدرستیکہ صفا اور مروہ دو کوہ مین
مکہ مین کہ نشانہای خدا سے ہین بیچ حج خانہ کعبہ کی یعنی نشانہای افعال
حج مین کہ خدا نے معین کی ہین قولہ تعالے فلا جناح عبد اللہ ابن عباس
سے منقول ہی کہ سبب نزول آیہ یہہ ہی کہ درحال جاہلیت اور کفر کی کہ دو بت تہے
سنگ سے ایک کا نام اساف رکہا تہا اور دوسرے کا نائلہ اساف کو کوہ
صفا پر رکہا تہا اور نائلہ کو کوہ مروہ پر ہرگاہ زور اسلام ہوا اور خانہ کعبہ کو اصنام
سے پاک کیا اور اون دونو کو توڑا مسلمانان مکروہ جانتے تہے سعی کرنیکو درمیان
اون دونو کوہ کی حقتعالے واسطے تسلی خاطر اونکی کے فرمایا کہ فلا جناح علیہ الخ
قولہ تعالے ما انزلنا من البینات احبار یہود کی یعنی علما اونکی مثل
کعب بن اشرف وعبد اللہ صوریہ کہ علامات اور صفات حضرت رسالت
کو توریت مین بیان ہوئی تہی پوشیدہ کرتے تہے قولہ تعالے یلعنہم
اللاعنون ظاہر یلعنہم اللاعنون کا دلالت کرتا ہی اوپر لعنت کرنے

والونکی یہہ خلاف ہی اکثر اہل سنت وجماعت کہ وہ قایل ہین کہ کسی پر لعنت نہ کیا چاہی قولہ والھکم الہ واحد فرد ہی الوہیت مین نہین ہی شریک بیچ الوہیت اوسکیکی اور نہین ہی درست کہنا اللہ کا غیر اوسکی کو

ع

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ
بدرستیکہ بیچ پیدا کرنی آسمانون کی اور زمین سے کے اور مختلف ہونی رات

وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ
اور دن کی اور بیچ کشتیونکی کہ روان ہوتی ہین دریا مین ساتہہ اوس چیز کی کہ نفع

النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ فَأَحْيَا
دیتی ہی لوگونکو اور بیچ اوس چیز کی کہ نازل کیا خدا نی آسمان سی پانی سی پس زندہ کیا ساتہہ

بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ
اوسکی زمین کو بعد مردہ ہونی اوسی زمین کی پراکندہ کیا بیچ اوسی زمین کی ہر

دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ
جنبش کرنی والی سی اور بیچ پہیرنی ہوا ونکی اور بیچ ابر سے کے کہ فرمان بردار کیا ہی

بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ
درمیان آسمان اور زمین کی ہر آینہ نشانیان ہین واسطی گروہ عقل رکہنی والونکی

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ أَنْدَادًا
اور بعضی لوگون سی وہ شخص ہی سواي خدا کے شریکان

يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ

دوست رکھتی ہین اونہین سرکشونکو مثل دوست رکھنی خداکی اور وہ شخص کہ ایمان لائی ہین قوی تر ہین ازروی دوستی کی واسطے خدا

وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ اَنَّ

اور اگر دیکھین وہ لوگ کہ ظلم کیا اونہون نی وقتیکہ دیکھین کی عذاب کو تحقیق کہ

الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعًا وَاَنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ

قدرت واسطی خدا کی ہی سب طرحکی اور بدرستیکہ خدا ایسا ہی کہ قوی ہی عذاب اوسکا

اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَاَوُا

وقتیکہ بیزاری کرینگی کہ پیروی کی اونہون نی اون لوگونسی کہ پیروی کی ہی اونہین نی وحالیکہ

الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ وَقَالَ الَّذِينَ

دیکھینگی وہ عذاب کو اور قطع ہونگی اونسی اسباب دوستی اور کہین کی وہ لوگ

اتَّبَعُوا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا

کہ پیروی کی اونہون نی اگر تحقیق واسطی ہماری ہی رجوع کانی دنیا ہو پس بیزاری کرتی ہم اونہین سی واسطی

تَبَرَّءُوا مِنَّا كَذٰلِكَ يُرِيهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ

کہ بیزاری کی اونہون نی ہمسی اسیطرحسی دکھلاویگا اونکو خدا اعمال اونکی کو اور پشیمانیہا کو

عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ قوله تعالی

اوپر اونکی اور نہ ہونگی وہ نکلنی والی آتش دوزخ سی

اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ یہہ اشارہ ہی طرف اسکی اثر سی یہہ طرف

موثر لیجاتی ہی چنانچہ ایک شخص نی ایک اعرابی سی سوال کیا کہ کس دلیل

رب اپنی پہچانا تونی جواب مین کہا اونسی البعرة تدل علی البعیر و اثر الاقدام علی المسیر افسماء ذات ابراج وارض ذات فجاج ماتدل علی الصانع الخبیر یعنی پشکل دلالت شتر پر کرتی ہی اور نقش قدم چلنی پر ایا پس یہہ اسمان کہ اوسمین برجہا ہین اور یہہ زمین کہ جسمین راہین ہین دلالت نہین کرتی ہین اوپر خالق اپنی کی ایسا خالق کہ صانع ہی اور خبیر ہی پس اسیطرحسی پیدا کرنی اسمان و زمین مین اور اختلاف لیل و نہار مین اور امور دیگر مین کہ جو اس آیہ مین مذکور ہوی ہین ہر آینہ دلایل روشن ہین اوپر ہونی خالقکی واسطی اون قوم کی کہ صاحبان عقل ہین یہہ ایک دلیل ہی ادلہ وجود واجب الوجود سی اور ہرگاہ کہ تکمیل اصول دین واجبات سی ہی لہذا اور دو تین دلیلین ذکر کی جاتی ہین چنانچہ التزام کیا گیا ہی کہ جو آیہ کہ متعلق اصول دین سی ہو اوسکو موافق اپنی کی بخوبی بیان کیا جاہی ایک دلیل ہونی واجب الوجود کی یہہ ہی کہ ہم مثل انسان اور دیگر ذیحیات کی بہ چشم سر دیکہتی ہین ہم کہ خلعت حیات پہنی ہین اور بعد چندی پیک اجل کو لبیک کہہ کی شربت ممات چکہتی ہین اور جس شخص سی کہ اندک شعور رکہتا ہو پرسش کیا جایگا کہ ایا ذات انکی چاہتی والی ہستی اپنی کو کہ ہمیشہ اوسکی لازم رہی یا نیستی کی لازم ہونیکی چاہتی ہی جواب مین کہا جایگا کہ صورت اول مین اجابت پیک اجل کی معنی نہ رہین گی اور صورت ثانی مین پہنا خلعت حیات کا بیمعنی ہوگا پس اس جگہ سی معلوم ہوا کہ وجود اور عدم ان چیزونکا ذات انکی سی

ہی نہین ہی اور ایسی موجود کو ممکن الوجود کہتی ہین پس وجود انسانکا غیر اپنی سے
ہوگا اور وہ غیر دو حال سے خالی نہین ہی یا ممکن ہی یا واجب الوجود ہی صورت
اول مین واسطی اوسکی بہی خالق چاہی اور اسیطرحسے الی غیر النہایت ہر
خالق مفروض کو ایک خالق چاہی اور تسلسل لازم آئیگا یا دور اور بطلان اسکا
مقام اپنی مین ثابت ہوا اور درصورت دویم مطلوب ثابت ہوا اور ایک
دلیل یہہ ہی کہ ہر شخص وقت واقع ہونی صدمونکی اور عارض ہونی بیماریون کی
ہر طرف سی مایوس ہوکر رجوع طرف خالق اپنی کی کرتی ہین تفسیر امام حسن عسکری
علیہ السلام مین جناب صادق علیہ السلام سے مروی ہی کہ ایک شخص نی
اونسی سوال کیا وجود حق تعالی سی حضرت نی فرمایا کہ ایا کبہی کشتی پر سوار
ہوا ہی کہا کہ آری حضرت نی فرمایا کہ کبہی ایسا بہی ہوا ہی کہ کشتی تیری شکست
ہوگئی اور اور کشتی نہو اور نہ تیرنا جانتا ہو اور اوسوقت امید نجات کی رکہتا تو
کسیسی کہا اوسنی کہ ہان حضرت نی فرمایا کہ پس اوسوقت مین عقل تیری
حاکم تہی کہ کوی شخص قادر ہی کہ تجہی اوسسی نجات دی کہا اوسنی کہ درست
ہی حضرت نی فرمایا کہ پس وہ خدا ہی قادر ہی نجات دینی پر اوسوقت کہ
جای نجات اور جای فرار نرکہتا ہو اور قادر ہی مدد کرنی پر جسوقت کہ کوی
قادر نہو اور ایکدلیل یہہ ہی کہ انسان قصد ایک کام کا کرتا ہی اور موافق
مطلوب اوسکی کی سرانجام اوسکام کا نہین ہوتا اور یہہ اتفاقات
اکثر یہ سی ہی اوسوقت واضح ہوتا ہی کہ کوی مدبر ہے کہ مطابق قصد

اوسکی کی نہین ہونی دیتا چنانچہ منقول ہی ایک شخص نی بچہ کاؤکوہی کو گرفتار
کیا اور وہ کاؤکوہی بسبب الفت کی بچہی اوس شخص کی چلی جاتی تہی اور صدا
کرتی تھی ہرگاہ دیکہا اوسنی کہ کسی طور سی نہین کرتا رجوع بطرف خالق
کی اور تین بار سر طرف آسمان کی بلند کیا گویا تضرع بجناب کبریای کرتی ہی
ناگاہ قدم اوس شخص کا ایک گڑھی مین پڑا اور بچہ اوسکا چھٹ گیا اور اپنی ماسی
ملحق ہوکر صحرا کو گیا پوشیدہ نہین ہی کہ اوس شخص نی عزم کیا تہا
کہ اوس بچہ کو گہر لیجای لیکن قضای الہی نی نہ چاہا بسبب گرنیکی ہاتہہ اوسکی
سی چھوٹ گیا اور واضح ہوا کہ حیوانات بی زبانپر بہی وجود صانع پوشیدہ نہین ہی
چہ جای اینکہ انسان اشرف مخلوقات سی ہی اوسپر پوشیدہ ہو منقول ہی کہ
ایک شخص نی خدمت امیر المومنین مین حاضر ہوکر عرض کی ای امیر المومنین
علیہ السلام بسبب کس علامت کی حاصل کی معرفت رب اپنی کی حضرت نی فرمایا
بسبب فسخ ہونی قصد کی اور منع ہونی ارادہ کی اکثر ارادہ ایک امر کا کرتی
ہین ہم چیز دیگر درمیان ہماری اور ارادہ ہماری کی حایل ہوتی ہی او قصد جس کا
کہ کرتی ہین قضا مخالفت کرتی ہی پس سبب اسکی جانا ہمنی کہ مالک اور مدبر
اور ہی بعد اسکی اوسنی پہر عرض کی کسواسطی شکر اوسکی نعمتونکا کرتی ہو
فرمایا کہ ہمنی دیکہا کہ بلا کو ہمسی دور کیا اور اورونکو مبتلا کیا پس تحقیق جانا ہمنی
کہ حقتعالی نی ہمپر افضال کیا اس سبب سی شکر اوسکا کرتی ہین قولہ تعالے
فاحیا به الارض بعد موتها یہہ کنایہ ہی خشک ہونی زراعتوں اور

زندہ کرنا کنایہ سبز کرنی زمین سی قوله تصریف الریاح والسحاب لخ

یعنی یہہ امور مذکورہ نشانیان ہین اوپر حکمت اور کمال قدرت اوسکیکی اور

دلیل ہی اوپر وحدانیت کی واسطی اون لوگونکی کہ عقل رکھتی ہین اور فکر اسمین

کرتی ہین حضرت رسالت سی مروی ہی کہ وای اوس شخص پر کہ ایہ پڑہی اور فکر

اسمین نکری برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ہر ورقی دفتریست معرفت کردگار

قوله تعالے والذین امنوا اشد حبا لله یعنی محبت مومنین کے

ساتھہ خدا کی شدید اور قوی تر ہی بنسبت محبت کفار ونکی ساتھہ اصنام کی اسواسطی

کہ کفار خدا ئی اپنی سی بوقت بلا او مصیبت کی عدول کرکی رجوع بخالق

حقیقی کرتی ہین اور بعضی ہنگام مین ایک بت سی طرف دوسری بت کی میل

کرتی ہین قوله تعالی وان الله شدید العذاب عطا نی

کہا ہی کہ معنی یہہ ہین ہر گاہ ظالمین روز قیامت دیکھین کی کہ دوزخ پانصد

سالہ راہ سی استقبال اونکی کو ای ہی اور حسب حسی کہ مرغ دانہ چنتا ہی

انکو انتخاب کر لیکی اوسوقت علم بقدرت کاملہ اور شدت عذاب خدا کو

معلوم کرینگی قوله حسرات علیہم حسرات بمعنی ندامتونکی ہین اور

یہہ تیسرا مفعول ہی لفظ یریہم کا حاصل یہہ ہی کہ وہ اعمال کہ جنسی طمع ثواب

رکھتی تھی وقتیکہ مردود درگاہ الہی ہونگی نہایت ندامت اونکو حاصل

ہوگی یا مکافات اعمال بد دیکھین کی اور اوسوقت مین حسرت ہوگی کہ

یہہ اعمال کیون صادر ہوی تھی ومن الناس من یتخذ

سیقول

من دون الله انداداً اوس حرف مين مبنات اوسكى اكهڑا جانے سے
اكانوے ہی مطابق اسكى يہہ عبارت پيدا ہوتى ہی هؤلاء اولياء
ابي بكر واولياء عمر بن الخطاب واحبّا وهما جدا
مبنات اوسكى سے عنى تولّيا لابي بكر وعمر من دون
ولى الله الهادي قوله اذ تبرء الذين اتبعوا سترہ حرف مين زبر
اوسكى دو ہزارپان سے چہتر ہوتى ہين نكالى اوسے يہہ عبارت هؤلاء
ابوبكر وعمر ورؤساء الكفر والضلالة ويل لهم قوله
من الذين اتبعوا تيرہ حرف ہين زبر اوسكى اكهڑتين سے گنتہ ہوتى
ہين مطابق اسكى يہہ عبارت پيدا ہوتى ہی وهولاء اولياء ابي
بكر وابي حفص ورؤساء الباطل كلا واشياعهم

ع

يا ايها الناس كلوا مما في الارض حلالاً
اى وه گروہ كہاو تم اوس چيز سے كہ جو زمين مين ہى حالانكہ حلال ہى
طيباً ولا تتبعوا خطوات الشيطان انه لكم عدو
اور پاكيزہ ہى اور نہ پيروى كرو تم قدمہاى ابليس كو تحقيق كہ وہ واسطى تمہارے دشمن ہى
مبين انما يامركم بالسوء والفحشاء وان
ظاہر نہين ہى سواى اسكى كہ حكم كرتا ہى تمكو ساتھہ بدى كى اور كار قبيح كى او ساتھہ اسات كى
تقولوا على الله ما لا تعلمون واذا قيل لهم
كہ كہو تم اوپر خدا كى اوس چيز كو كہ نہين جانتى ہو تم۔ اور جبكہ كہا جاتا تہا واسطى اونہين كفار كى

اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ

کہ پیروی کرو تم اوس چیز کی کہ نازل کیا اللہ نے کہا اونہیں کفار نے بلکہ پیروی کرینگے ہم اوس چیز کی کہ پایا ہمنے اوپر اوسکے

آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا

پدران اپنی کو آیا اگرچہ ہوں پدران اونکے کہ نہ سمجھتی ہوں کسی چیز کو اور نہ

يَهْتَدُونَ وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا كَمَثَلِ الَّذِي يَنْعِقُ

ہدایت پای ہوں اور مثل اون لوگونکی کہ کافر ہوی ہیں مانند اوس شخص کی ہی کہ آواز کرتاہی

بِمَا لَا يَسْمَعُ إِلَّا دُعَاءً وَنِدَاءً صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ

اوس جانور کو نہیں سنتاہی مگر بلانی کو اور آواز کو بہری ہیں سنی کلام حق سی گونگی ہیں سخن حق سی اندھی ہیں دیکھنی سی پس وہ

لَا يَعْقِلُونَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ

نہیں عقل کرتی ہیں ای وہ لوگ کہ ایمان لای ہو کھاؤ تم پاکیزہ سی اوس چیز

مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ

کہ روزی دی ہمنی تمکو اور شکر کرو تم واسطی خدا کی اگر ہو تم کہ اوسی کی عبادت کرتی ہو

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَ

سوا اسکی نہیں کہ حرام کیاہی اوپر تمہاری مردار کو اور خون کو اور گوشت خوک یعنی سور کا اور

مَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَ

وہ چیز کہ آواز کی جای ساتھ اوسکی واسطی غیر خدا کی پس جو شخص کہ مضطر ہو درحالتی کہ ظالم ہو اور

لَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

نہ تجاوز کرنی والا ہو پس نہیں ہی گناہ اوپر اوسکی مقرر تحقیق خدا بخشنی والا ہی مہربان ہی

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتَابِ وَ
بدرستیکہ وہ لوگ کہ چھپاتے ہین اوس چیز کو کہ نازل کیا ہی خدا نے توریت سے اور

يَشْتَرُونَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ
خرید کرتے ہین بعوض اوسکی قیمت کم کو وہ گروہ نہین کہاتے ہین

فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اپنی شکمون مین مگر آتش کو اور نہ کلام کریگا اونسے اللہ روز قیامت کے

وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ أُولٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَ
اور نہ پاک کریگا اونکو اور واسطے اونکے عذاب دردناک ہی یہہ وہ لوگ ہین کہ مول لیا ہی انہون

وُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ فَمَا أَصْبَرَهُمْ
گمراہی کو بعوض ہدایت کے اور عذاب کو بعوض مغفرت پس کس چیز نے صبر دیا ہی

عَلَى النَّارِ ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَ
اونپر آتش دوزخ کی یہہ عذاب سبب اسکی ہی بدرستیکہ خدا نے نازل کیا کتاب کو ساتہہ حق کی اور

إِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِي الْكِتَابِ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ
بدرستیکہ وہ لوگ کہ اختلاف کیا ہی انہون نے بیچ توریت کی تاویل باطل سی البتہ بیچ دشمنی کی ہین دور حق سی

قولہ تعالے وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطٰنِ یعنی

خطوہ دراصل ما بین قدم مین چلنی والیکو کہتی ہین اور عرب مین بولتی ہین
اتبع خطواتہ یعنی پیروی کی خطوات اوسکیکو جسوقت کہ کوئی پیروی
کری اوسکی اور اوسکی طریقہ پر چلی قولہ ومثل الذین ای مثل داع الذین

ادع الذين كفروا يعني مثل بلاني والي اون لوكون كي كه كافر هوي هين يا مثل الذين كفروا ومثلك يا محمد كمثل الذي قوله بما لا يسمع يعني جسطرح حسي كه حيوان نهين سمجهتا هي مكر اواز صدا كننده اپني كي اور معني اوسكي نهين جانتا هي اسيطرح حسي كافران اواز پيدا كننده كو سنتي هين اور مطلق فكر و تامل نهين كرتي هين قوله اياه تعبدون حديث قدسي مين وارد هي كه حق تعالى ارشاد كرتا هي كه مجكو ساتهه ادميان اور پريان عجب كار عظيم پڑا هي مين اونكو خلق كرتا هون وه اوركي عبادت كرتي هين مين اونكو روزي ديتا هون وه اوركا شكر كرتي هين حضرت رسالت سي مروي هي كه جو كوي چاهي دعا اوسكي قبول هوي چاهي كسب حلال اور طعام پاكيزه حاصل كري ايك شخص ني عرض كي كه چاهتا هون كه جو دعا كرون مستجاب هو فرمايا كه طعام حلال پيدا كر اور حرام كو شكم اپني مين جاي نه دي حديث قدسي مين وارد هي كه اي بنده دعا تجهسي كرنا اور مجهسي قبول كرنا ليكن كسي كي دعا رد نهين كرتا هون مكر كهاني والي طعام حرام كي اور سيد عالم سي روايت كه ترك ايكلقمه حرام كا دوست تر هي هزار ركعت نماز سنتي سي اور رد كرنا ايكدانه حرام كا برابر هي ستر حج كي قوله انما حرم عليكم الميتة والدم يعني سواي اوس خونكي كه باز مانده هو بعد ذبح كي كوشت مين يا كمين قوله وما اهل به لغير الله اهلال بيخ ذبيحه كي بلند كرنا اواز كا هي ساتهه بسم الله كي اور مشرك بوقت ذبح نام بتونكا ليتي هي اور مسلمان نام خدا كا قوله فمن اضطر غير باغ يعني كي طلب كي هين اور يهه

معلوم ہوتا ہی قول عرب سی یعنی رجل حاجبہ اور اس آیت مین معنی یہہ مین
کہ غیر خواہش کنندہ ہو قولہ اِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوا یعنی وہ لوگ کہ
اختلاف کیا کتاب توریت مین بسبب تاویل باطل کے یا وضع کرنی کلمات
باطل سے یا تغیر دینی اوصاف محمد کے لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوا

ربع ع

نہین ہی نیکی یہہ کہ پھیرین

وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ
رو اپنی کو طرف مشرق کی مثل نصاری اور طرف مغرب کی مثل یہود ولیکن صاحب نیکی کا وہ شخص ہی

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ
کہ ایمان لایا ساتھہ خدا کی اور روز قیامت کی اور ساتھہ فرشتون کے

وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي
اور ساتھہ سب کتابون کی اور ساتھہ سب پیغمبرونکی اور دیوی مال کو اوپر دوستی اوسکی صاحبان

الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَ
قرابت کو اور یتیمون کو اور مسکینون کو اور مسافرون کو اور

السَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ
سوال کرنی والونکو اور بیچ چھوڑانی گردنہای بندونکی اور برپا رکھی نماز کو اور دی زکوۃ کو

وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَالصّٰبِرِيْنَ

اور وفا کرنی والی ساتھہ عہد اپنی کی وقتیکہ عہد کرین وہ اور صبر کرنے والی

فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

بیچ فقر وفاقہ کی اور رنج وسختی کی اور وقت قتال کے یہہ وہ لوگ ہین

صَدَقُوا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

کہ راست کو ہین اور یہہ ہین پرہیزکاران اي وہ گروہ

آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ

کہ ایمان لائی ہو فرض کیا گیا ہی اوپر تمہاری قصاص بیچ مقتولون کی آزاد

بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَىٰ بِالْأُنْثَىٰ فَمَنْ

بعوض آزاد کی اور غلام بعوض غلام کی اور عورت بعوض عورت کی پس جو شخص کہ

عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ

عفو کیا جاوی واسطی اوسکی برادر دینی اپنی سی کہ مقتول ہی کوی چیز پس پیروی کرنا ہی قاتل کو ساتھہ نیکی و سنی خون بہا کی اور

إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ

پہونچانا ہی طرف مقتول کی ساتھہ نیکی جلد پہونچانیکی یہہ عفو سبکباری ہی جانب رب تمہاری سی اور مہربانی ہی

فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَ

پس جو شخص کہ حد سی گذری بعد اس عفو کی پس واسطی اوسکی عذاب دردناک ہی اور

لَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ

واسطی تمہاری بیچ قصاص کے زندگی ہی اي صاحبان عقول شاید کہ تم

تَتَّقُونَ كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ

خوف کرو فرض کیا گیا ہی اوپر تمہاری وقتیکہ ظاہر ہو ایک تمہاری کو موت

معلوم ہوتا ہی قول عرب سی یعنی رجل صاحبہ اور اس ایت مین معنی یہہ مین
کہ غیر خواہش کنندہ ہو قولہ ان الذین اختلفوا یعنی وہ لوگ کہ
اختلاف کیا کتاب توریت مین سبب تاویل باطل کے یا وضع کرنی کلمات
باطل کے یا تغیر دینی اوصاف محمد کے لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوا

ربع ع

نہین ہی نیکی یہہ کہ پھیرین وہ
وُجُوْھَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰکِنَّ الْبِرَّ
روہا اپنی کو طرف مشرق کی مثل نصاری اور طرف مغرب کی مثل یہود و لیکن صاحب نیکی کا وہ شخص ہی
مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ
کہ ایمان لایا ساتہہ خدا کی اور روز قیامت کی اور ساتہہ فرشتون کے
وَالْکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی
اور ساتہہ سب کتابون کی اور ساتہہ سب پیغمبرونکی اور دیوی مال کو اوپر دوستی اوسکی صاحبان
الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَ
قرابت کو اور یتیمون کو اور مسکینون کو اور مسافرون کو اور
السَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ
سوال کرنی والونکو اور بیچ چھوڑانی گردنون بندونکی اور برپا رکہنی نماز کو اور دی زکوۃ کو
وَالْمُوْفُوْنَ بِعَھْدِھِمْ اِذَا عٰھَدُوْا وَالصّٰبِرِیْنَ
اور وفا کرنی والی ساتہہ عہد اپنی کی وقتیکہ عہد کرین وہ اور صبر کرنی والی

فِي الْبَاسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَاسِ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ

بیچ فقر وفاقہ کی اور رنج وسختی کی اور وقت قتال کے یہہ وہ لوگ ہین

صَدَقُوْا وَاُولٰئِكَ الْمُتَّقُوْنَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ

کہ راست کو ہین اور یہہ ہین اپرہیزگاران ای وہ گروہ

ن فِي الْقَتْلٰى

بیان لائی ہو فرض کیا گیا ہی اوپر تمہارے قصاص بیچ مقتولون کی ازاد

اَلْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى فَمَنْ

بعوض ازاد کی اور غلام بعوض غلام کی اور عورت بعوض عورت کی پس جو شخص

عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَاءٌ

عفو کیا جاوی واسطی اوسکی برادر دینی اپنی سی کہ مقتول ہی کوئی چیز پس پیروی کرنا ہی قاتل کو ساتھ نیکی دینی خونبہا کی اور

اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ

ارسی اور مہربانی ہی

ى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَ

پس جو شخص کہ حد سی گذری بعد اس عفو کی پس واسطی اوسکی عذاب دردناک ہی اور

الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ

واسطی تمہارے بیچ قصاص کے زندہ گی ہی ای صاحبان عقول شاید کہ تم

تَتَّقُوْنَ كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ

خوف کرو فرض کیا گیا ہی اوپر تمہاری وقتیکہ ظاہر ہو ایک تمہاری کو موت

اِنۡ تَرَكَ خَيۡرًا اِِۨلۡوَصِيَّةُ لِلۡوَالِدَيۡنِ وَالۡاَقۡرَبِيۡنَ
اگر چھوڑجاوی مال کو وصیت کرنا ہی واسطی والدین کی اور اقربا کی

بِالۡمَعۡرُوۡفِ حَقًّا عَلَى الۡمُتَّقِيۡنَ فَمَنۡ بَدَّلَهٗ بَعۡدَ
ساتھ عدل کی یہہ حق واجب ہی اوپر پرہیزگارون کی پس جو شخص کہ بدل کری اوس اثر وصیت کو بعد سننی

مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَاۤ اِثۡمُهٗ عَلَى الَّذِيۡنَ يُبَدِّلُوۡنَهٗ اِنَّ
سنا ہوا اوس کو وصیت سی پس آپی ایسا نہین ہی گناہ اوس تبدیل کی یا اوپر اون لوگون کی ہی کہ بدل کرتی ہین اوسکو بدرستیکہ

اللّٰهَ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ فَمَنۡ خَافَ مِنۡ مُّوۡصٍ جَنَفًا
خدا سننوا ہی اور دانا ہی پس جو شخص کہ خوف کری وصیت کرنی والی حیف اور میل کو

اَوۡ اِثۡمًا فَاَصۡلَحَ بَيۡنَهُمۡ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَيۡهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ
یا گناہ کو پس اصلاح کری لوگون کی درمیان اونکی پس نہین ہی گناہ اوپر مصلح کی بدرستیکہ خدا بخشنی والا ہی

رَّحِيۡمٌ قولہ تعالے لَيۡسَ الۡبِرَّ خبر مین وارد ہی کہ یہودی اور
مہربان ہی
نصاری کہتی تہی کہ قبلہ ہمارا بہتر ہی اور اطاعت منحصر ہماری قبلہ مین ہی
اسواسطی خدا نی اونکی رد مین فرمایا ہی کہ لَيۡسَ الۡبِرَّ الخ قولہ تعالے
وَالۡكِتٰبِ یعنی جنس کتاب خدا کی یا مراد قران ہی قولہ عَلٰى حُبِّهٖ
یعنی ساتھہ خواہش مال کی یا دوستی خدا کی یا دوستی عطا کرنی مال
خدا مین قولہ ذَوِى الۡقُرۡبٰى تفسیر مدارک مین لکہا ہی کہ مقدم
کیا ذوی القربی کو اوپر مساکین وغیرہ کی اسواسطی کہ فرمایا ہی نبوی علیہ
السلام نی کہ صدقہ دینا اوپر مساکین کے فقط صدقہ ہی اور اوپر قرابتی

ذوی رحم کی صدقہ ہی اور صلہ رحمی ہی افسوس صد افسوس کہ رسول اللہ
باوجود ارشاد کرنی اس کلام کی اور نازل ہونی اس آیہ کی کیونکر جناب
فاطمہ کو محروم کیا ہوا اور کچھہ نہ عطا کیا ہووای اوس مذہب پر کہ بنا بر اوسکی
شیخین جدا از جملہ اولئک الذین صدقوا اور اولئک ہم المتقون سی خارج ہوتی ہین
باوجود اسکی کہ سردار صدیقون اور متقیون کی ہین اور خوشا بحال امامیہ کی
کہتی ہین کہ یہہ آیہ وات ذالقربی احقہ بعد عطا کرنی فدک کی
جناب فاطمہ کو نازل ہوا قولہ تعالے والیتامی یعنی وہ اطفال کہ
بی پدر ہون اور بحد بلوغ نہ پہونچی ہون اور فقیر احتیاج رکھتی ہون اور مراد
مسکین سی وہ محتاج ہین کہ سوال نکری اور قوت سالیانہ سی عاجز ہو اور
ابن سبیل سی وہ مسافر مراد ہی کہ اپنی وطن سی جدا ہوکر مفلس ہوگئی ہون اور
طاقت بازگشت کی بسبب محتاجی کی نرکھتی ہون اور مراد سائلین سی
وہ درویش ہین کہ فقر نی انکو بسوال مضطر کیا ہو اور فی الرقاب وہ مراد ہی کہ
غلامونکو قید بندگی سی خلاصی دیکر آزاد کرین قولہ تعالی اولئك
ہم المتقون تفسیر مجمع البیان مین لکھا ہی کہ اصحاب ہماری
نی استدلال کیا ہی کہ مراد اس آیہ سی علی بن ابیطالب ہین سوا سطی کہ
امت محمد سی کسینی اختلاف نہین کیا اسبات مین کہ وہ حضرت تمام ان
خصلتون سی م
ایمان اونحضرت کی بتواتر فریقین مین ثابت اور آیہ ویطعمون الطعام

علی حبه مسکینا و یتیما و اسیرا دلالت کرتا ہی مین خصلتین
اونحضرت پر کہ وہ کہلانا فقیر اور یتیم اور اسیر کا ہی اسواسطی کہ
اتفاق کیا ہی مفسرون نی اور راویون نی اہل سنت و جماعت
سی اور امامیہ سی کہ یہہ آیہ بلکہ تمام سورہ ہل اتی شانمین علی اور فاطمہ
اور حسنین علیہم السلام مین نازل ہوا ہی چنانچہ صاحب مدارک نی تفسیر
وجزاءهم بما صبروا کی تحریر کیا ہی کہ یہہ آیت نازل ہوئی تہی
بیچ حق علی و فاطمہ اور فضہ کی کہ جاریہ ان دونوں کی تہی وقتیکہ حسنین رضی
اللہ عنہما بیمار ہوئی نذر کی اون تینوں نی کہ روزہ رکہین گی ہم تین دن پس
قرض لیا علی نی ایک یہودی سی تین صاع جو کی پس چکیمین جناب فاطمہ
نی ایک ایک صاع ایک ایک دن کی واسطی پیسا اور چند روٹیان
پکائین پس اپنی اوپر تین دن بوقت شام مسکین اور یتیم اور اسیر کو
اختیار کیا اور بغیر پانی کی بوقت افطار کی چکہا نہی اور ازین قبیل اور مفسرون
نی بہی لکہا ہی اور مقام تعجب یہہ ہی کہ یہہ حکایت سزاوار اسیکی تہی کہ
مصنف مدارک تفسیر آیہ ویطعمون الطعام علی حبه مسکینا
ویتیما واسیرا کی ذکر کرتا لیکن بنا بر تعصب کی اوس مقام مین ذکر
نہین کیا اور پہر حقتعالی فرماتا ہی الذین ینفقون اموالهم
باللیل والنهار سرا وعلانیة فلهم اجرهم عند
ربهم ولا خوف علیهم ولا هم یحزنون یعنی وہ لوگ

وہ لوگ کہ صرف کرتی ہین مالہای اپنی کو شب مین و روز مین پنہان و اشکارا پس واسطی اونکی ہی اجر نزدیک رب اونکی سی اور نہین ہی خوف اوپر اونکی اور نہ وہ محزون ہونگی جناب مولانا محمد باقر علیہ الرحمۃ نی کتاب حق الیقین مین تحریر کیا ہی کہ ثعلبی مفسر نی کہ اہل سنت و جماعت سی ہی اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ روایت کی ہی مجاہد نی ابن عباس سی کہ پاس حضرت امیر المومنین کی چار درہم تہی اور سوای اسکی کچہہ نہ تہا پس ایکدرہم کو مخفی اور پنہان اور ایکدرہم ظاہر لوراشکار الور ایکدرہم روز کو اور ایکدرہم شب کو تصدق کیا اوسوقت مین یہہ آیہ نازل ہوئی کہ الذین ینفقون اموالہم الخ انتہی تمام ہوا کلام ثعلبی کا اور شیخ مفید علیہ الرحمہ نی فرمایا ہی کہ بہت سی روایتوں مین وارد ہوا ہی کہ یہہ آیہ شان امیر المومنین علیہ السلام مین نازل ہوا ہی اور خلاف نہین کیا ہی کسی نی کہ اونحضرت نی ساتہہ کوشش ہاتہہ اپنی کی جماعت کثیر غلامون کی خرید کر کی ازاد کئی ہین کہ شمار اوسکا نہین ہی اور بربار کہنا نماز کا اور دینا زکوۃ کا حق تعالی نی اس آیہ مین ذکر کیا ہی انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین امنو الذین یقیمون الصلوۃ و یوتون الزکوۃ وہم راکعون اور مال و خای عہد کا یہہ تہا کہ کوئی شخص موالف اور مخالف سی کہہ نہین سکتا کہ جناب امیر نی جو وعدہ اور عہد کہ ساتہہ پیغمبر خدا کی نصرت کرنی میں یا جانفشانی

رنی مین کیا ہی کا ہی خلاف اوسکی عمل مین ایا اور حال صبر کا بلاون مین
ور سختی اید کا لڑائیون مین معلوم ہی کہ سوای انحضرت کی کسی سی
ہو سکا اور دوست و دشمن متفق ہین کہ کسی جنگ مین پشت اونکی دشمن
نی نہین دیکھی اور تعبیر اوسکی بلفظ جمع واسطی تعظیم اور بزرگی اونکی کی ہی اور
یا سایر ایمہ معصومین مراد ہی اسواسطی کہ باقی ایمہ بہی شریک انحضرت
کی ان صفاتمین تہی تمام ہوا کلام شیخ علیہ الرحمہ کا بے تغیر اور تبدیل
کی قولہ ذلك تخفیف من ربکم و رحمة اہل توریت پر
قصاص لازم تہا اور عفو اور دیت حرام اور اہل انجیل پر عفو لازم تہا اور
دیت اور قصاص حرام حقتعالی نی اس امت مرحومہ کو فضل اپنی سی
قصاص مین اور دیت لینی مین بعد عفو کی اختیار دیا ہی قولہ تعالے
فمن اعتدی بعد ذلك یعنی بعد اسکی عفو کیا ہوا اور دیت
لی ہو قاتل کو وہ شخص قتل کری یا قاتل حد سی تجاوز کری اس معنی سی
کہ ایک کو قتل کری اور دیت دیکر دوسری کو قتل کری واسطی اوسکی ہی
عذاب دردناک قولہ تعالے ولکم فی القصاص یعنی ہر گاہ کوئی
شخص قصد قتل کرنی کسیکا کری اور از جہت خوف قصاص کی قتل
اوسکی سی باز رہی وہ شخص مقتول ہونی سی اور یہہ قصاص سی سلامت
رہا پس اس صورت مین معین ہونا قصاص کا حافظ دو نفسونکا اور باعث
حیات کا ہی قولہ کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت

ایام جاہلیت مین کفار والدین اوراقربا کوترکہ سی محروم کرتی تہی لہذا حق تعالی
نی اون پروصیت واجب کی بعد چندی یہہ حکم ساتہہ ایہ میراث کی منسوخ ہوا
اوراب وصیت کرنا سنت موکدہ ہی قوله فمن خاف من موص
جنفا یعنی جوکوئی خوف کری اور جانی کہ تجاوز کریگا خواہ وارث ہو یا وصی ہو
یا امام یا قاضی ہو قول وصیت کرنی والا سی اصلاح کری درمیان اوسکی اور
وارث کی کچہہ گناہ نہین ہی اصلاح کرنی والی پر کہ تبدیل باطل کو کری حق سی
خداتعالی امرزگار اور مہربان ہی تبدیل کرنی والی پر تکملہ سیوم
درمیان ایت رکوع ششم سیپارہ دویم ہی واتی المال علی حبه
ذوی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل
والسائلین وفی الرقاب ننانوی حرف ہین زبر اوسکی اکٹہر
دوسی اونتالیس ہوتی ہین نکلی اوسی یہہ عبارت والله فهو الذی
قال سبحانه فیه وفی زوجته وبنیه ویطعمون الطعام
علی حبه مسکینا ویتیما واسیرا

٢٣٨ ١٨١ ٦٧

ع ٦

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا
اي وہ لوگ کہ ایمان لائی فرض کیا گیا ہی اوپر تمہاری روزہ رکہنا جیسا کہ
كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ
فرض کیا گیا تہا اوپر اون لوگون کی کہ اگی تمسی تہی شاید کہ تم پرہیز کرو گناہ ہونسی

أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ

روزے ہیں چند معین کا یعنی ماہ رمضان کا پس جو شخص کہ ہو تم میں بیمار یا

عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ

اوپر سفر کی پس بعد گنتا ہی ایام دیگر سے اوپر ان لوگون کی طاقت رکہتی ہین روزہ کی بغیر افطار

فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ

فدیہ دیتا ہی کہ وہ کہلانا مسکین کا ہی پس جو شخص زیادہ کری رغبت نیکی کی پس وہ بہتر ہی واسطی

لَّهُ وَأَن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ

اوسکی اور یہہ کہ روزہ رکہنا تمہارا بہتر ہی واسطی تمہاری اگر ہو تم کہ جانتی فضیلت روزہ کی

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى

ماہ رمضان وہ مہینا ہی کہ نازل کیا گیا ہی بیچ اوسکی قران راہ دکہانی والا

لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ فَمَن

واسطی آدمیون کے اور دلائلین روشن ہین ہدایت سے اور جدا کرنی والا ہی حق و باطل مین پس جو شخص

شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَن كَانَ مَرِيضًا

کہ سفر مین ہو تم سی بیچ ماہ رمضان کی پس چاہتی کہ روزہ رکہی اور جو کہ ہو بیمار

أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ

یا بیچ سفر کی پس شمار افطار کی دوسری دنون سی چاہتا ہی اللہ ساتہ تمہاری

الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ

آسانی کو اور نہین چاہتا ہی ساتہ تمہاری دشواری کو اور تاکہ تمام کرو تم عدہ افطار رمضان کی

وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

اور تاکہ بزرگی یاد کرو خدا کو بنا بر اسکی کہ ہدایت کی تمکو اور شاید کہ تم شکر کرو

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ

اور ہرگاہ کہ سوال کرین تجکو ای محمد بندی میری مجسی پس در حقیقت مین نزدیک ہون قبول کرتا ہون

دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ

دعا دعا کرنی والی کے وقتیکہ مجکو طلب کرتا ہی پس چاہیے کہ اطاعت کرین واسطی میری اور چاہیے کہ ایمان لاوین ساتھ میری

لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ

شاید کہ وہ راہ راست پاوین حلال کیا گیا ہی واسطی تمہاری شب روزہ کو

الرَّفَثُ اِلٰى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ

جماع کرنا ساتھ زنان اپنی کی وہ پوشش ہین واسطی تمہاری اور تم پوشش ہو

لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ

واسطی اونکی دانا ہی خدا اسکا کہ ہو تم کہ ظلم کرتی ہو تم اوپر نفسوں اپنی کی

فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ

پس قبول توبہ کیا اوپر تمہاری اور معاف کیا تمسی پس اب جماع کرو اونسی شب کو

وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا

اور خواہش کرو اوس چیز کی کہ مقدر کیا ہی خدا نی واسطی تمہاری اور کھاؤ اور پیو تم راتون کو

حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ

تا کہ ظاہر ہو واسطی تمہاری رشتہ سفید

الخيط الاسود من الفجر ثم اتموا الصيام الى

رشتہ سیاہی سی وہ رشتہ کہ صبح سی ہی بعد اسکی تمام کرو روزیکو طرف

الليل ولا تباشروهن وانتم عاكفون

رات کی اور نہ جماع کرو اونسی حال انکہ تم اعتکاف کرنی والی ہو

في المساجد تلك حدود الله فلا تقربوها

بیچ مسجدونکی یہہ حدین خدا کی ہین پس نزدیک نہ جاؤ اونکی

كذلك يبين الله اياته للناس لعلهم يتقون

اسطرحسی بیان کرتا ہی خدا آیات اپنی کو واسطی لوگون کی شاید کہ وہ پرہیزگاری کرین

ولا تاكلوا اموالكم بينكم بالباطل وتدلوا

اور نہ کہاؤ مالون اپنی کو درمیان اپنی ساتہہ باطل کی اور نہ نزدیک کرو

بها الى الحكام لتاكلوا فريقا من

اونہین مالونکو طرف حاکمون کی تا کہ کہاؤ تم بعضی

اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون

اموال لوگونسی ساتہہ گناہ کی حال انکہ تم جانتی ہو

قوله يا ايها الذين امنوا كتب عليكم الصيام

روایت کی ہی سلیمان ابن داود منقری نی حفص نخعی سی کہا اونی

کہ سنا مینی امام جعفر صادق علیہ السلام سی کہ اونحضرت نی

فرمایا کہ حقتعالی نی روزہ ماہ رمضان کو کسی امت پر قبل ہماری

تماری واجب نہین کیا پس عرض کی مینی کہ قول حقتعالی کا یا ایہا
الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب
علی الذین من قبلکم کیا معنی رکہتا ہی حضرت نی فرمایا
کہ روزہ ماہ رمضان واجب نتہا مگر انبیا پر نہ امم سابقہ پر پس حقتعالی
نی اس امت کو سایر امم سی فضیلت دی اور روزہ ماہ رمضان کو
رسولخدا اور امت اوسکی پر واجب کیا اور جناب امام حسن علیہ
السلام سی مروی ہی کہ ایک جماعت یہودیون کی نزدیک جناب
رسول صلی اللہ علیہ والہ کی آئی اور عالم اونکی سے نے چند مسلہ پوچہی اور جملہ
اون مسایل مین سی ایک یہہ ہی کہ کس جہت سی حق سبحانہ وتعالی نی
تیس روزی تیری امت پر واجب کئی اور امم سابقہ پر زیادہ انحضرت
نی فرمایا کہ ہرگاہ حضرت آدم نی گندم تناول کیا تیس روز شکم اونحضرت
مین رہا اسیواسطی حق سبحانہ وتعالی نی ذریت اونحضرت پر تیس روزی
واجب کئی اور کہانا کہانا شب کو تفضل الہی سی ہی اور حضرت آدم پر
بہی تیس روزی واجب تہی پس حقتعالی نی میری امت پر بہی وہی
تیس روزی واجب کئی پس حضرت نی یا ایہا کتب علیکم الصیام الخ
پڑہا یہودی نی کہا درست فرمایا آپ نی ای محمد صلی اللہ علیہ والہ و
سلم بعد اسکی کہا اوسنی کہ کیا ثواب ہی واسطی اوس شخص کی
کہ اس مہینی مین روزہ رکہی حضرت نی فرمایا کہ جو مومن کہ ماہ رمضان مین

روزہ رکھی واسطی رضای الہی کی حق سبحانہ واسطی اوسکی سات
خصلتین دیتا ہی ایک یہہ ہی کہ حرام اوسکی بدن مین نکہل جاتا ہی اور
دوسری نزدیک ہوتا ہی ساتہہ رحمت حق سبحانہ وتعالی کی تیسری کفارہ
خطا پدر اوسکی آدم کا ہوتا ہی اور چوتہی سکرات مرگ آسان کرتا ہی اور
پانچوین امان مین جوع وعطش قیامت سی سکی اور چہٹی عطا کرتا ہی حق تعالی
اوسکو بیزاری آتش جہنم سی اور ساتوین میوہ ہای بہشت سی روزی کرتا ہی
کہا یہودی نی کہ درست فرمایا تمنی ای محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم قولہ
او علی سفر فعدۃ یعنی اوسپر لازم ہی بقدر شمار اون روزونکی
کہ افطار کیا ہی بیماری یا سفر مین قضا کری قولہ **وان تصوموا**
کنز العرفان مین لکہا ہی کہ یہہ حکم نزدیک بعضون کی ابتدای اسلام
مین تہا اور بعد اوسکی ساتہہ آیہ **فمن شہد منکم الشہر**
فلیصمہ منسوخ ہوا اسواسطی کہ اول مین روزہ رکہنا دشوار بہت تہا
بسبب عادت نہونی کی اور ہرگاہ عادت ہوگئی جب یہہ حکم نصب کا باطل ہوا
اور واجب روزہ رکہنا ہوا اور نزدیک بعضون کی منسوخ نہین ہی بلکہ
مراد اوس سی وہ عورت کہ ایام وضع حمل کے قریب ہون یا وہ زن
کہ شیر کم ہوا وسکا یا وہ مرد وزن کہ نہایت پیر ہون یا وہ شخص کہ مرض
تشنگی کی رکہتا ہو اور یہہ قول اخیر کا جناب صادق علیہ السلام سی مروی
ہی اور معمول فقہای امامیہ کا ہی قولہ **شہر رمضان** شہر واحد ہی

واحد ہی جمع قلت اسکی اشہر ہی اور جمع کثرت شہور ہی اصل اسکی اس قول سی ہی
کہ اشتہارہ بالہلال یعنی مشہور ہونا ماہ کا ہلال نوسی ہی کہا جاتا ہی عرب مین
شہرت الحدیث ای اظہرتہ یعنی ظاہر کیا مینی اوسکو واشہرت السیف ان تصبتہ
یعنی نکالا مینی سیف کو اور اصل رمضان رمض ہی اور وہ شدت سی پڑنا
شعاع آفتاب کا ہی ریت پر یا غیر اسکی پر اور وجہہ نام رکہنی اس مہینی کی ساتہہ
رمضان کی یہہ ہی کہ جس ماہ مین جو چیز واقع ہو اوسکی مناسبت سی نام رکہتی
ہین پس اس ماہ مین ہر کاہ بسبب صیام کی اور تشنگی کی گرمی زیادہ ہوتی ہی
اس باعث سی نام اسکا رمضان رکہا ہی اور بعضون نی کہا ہی اسمای الہی
سی ہی مجاہد سی روایت ہی کہ فقط رمضان نہ کہو چاہی کہ ماہ رمضان
کہو یہہ دلیل اسی پر ہی کہ اسمای الہی سی ہی اور بعضون نی یہہ کہا ہی
کہ وجہ نام رکہنی اس ماہ کی ساتہہ رمضان کی یہہ ہی کہ یرمض الذنوب
یعنی جلا دیتا ہی گناہونکو اور شہر رمضان کی اس مقام مین تین ترکیبین
ہین ایک یہہ ہی کہ خبر مبتدا محذوف کی ہی کہ دلالت کرتا ہی اوسپر
قول حقتعالی کا ایاما ای ہی شہر رمضان یعنی وہی
ایام شہر رمضان ہی اور دوسری ترکیب یہہ ہی بدل ہی لفظ صیام
سی پس گویا تقدیر یہہ ہی کہ کتب علیکم شہر رمضان
یعنی واجب کیا اوپر تمہاری روزہ رکہنا شہر رمضان کا اور
تیسری ترکیب یہہ ہی کہ مرفوع ہی بنا بر ابتدا کی اور خبر اسکی الذی

انزل فیه القران ہی کعب الاحبار نی روایت کی ہی کہ حق تعالی نی
وحی کی موسی کو کہ اموسی مینی روزہ ماہ رمضان کا بندونپر واجب
کیا ہی جو کوی کہ نزدیک میری اوہی اور وہ ماہ روزہ کی نامہ اعمال اوسکی
مین لکہی ہون جملہ محسنون سی ہوگا اور اگر صحیفہ مین اوسکی مین مہینی
مین جملہ ابراری ہوگا اور اگر تیس مہینی ہون میری نزدیک مرتبہ اوسکا
شہیدونسی بلندتر ہی اموسی ہر گاہ کہ ماہ رمضان داخل ہوتا ہی حاملین
عرش کو فرماتی ہین ہم کہ عبادت اپنی سی باز رہو اور کوشش دعای روزہ دارا
رکہو بحث اسکی کہ جسوقت دعا مانگین تم آمین کہو اور مینی قسم کہای ہی
کہ دعا اونکی رد نکرون موسی نی غرض کی کہ وہ امت کہ ماہ رمضان مین عبادت
تیری کرتی ہین اور تو گناہان گذشتہ اونکی عفو کرتا ہی امت میری کردان حق تعالی
نی فرمایا کہ یہہ زیادتی ثواب کی سوای امت محمد صلی اللہ علیہ واله کی اور کسیکو نہ
عطا کرونگا سعید ابن جبیر سی منقول ہی کہ سوال کیا مینی ابن عباس رضی اللہ
عنہ سی واسطی اوس شخص کے کہ روزہ رکہی شہر رمضان کا اور بہای
حق اوسکیکو کیا ہی کہا ابن عباس نی کہ ای پسر جبیر مہیا ہو کہ خبر دار کرون مین
تجہکو اوس چیز سی کہ کبہی تیری کوش تک نہ پہنچی ہو اور نہ خطور کیا ہو دل تیری مین
ہو فارغ کر نفس اپنی کو واسطی اوس چیز کی کہ سوال کیا ہی تونی پس تحقیق کہ تو نی
علم اولین و آخرین ہی کہا سعید ابن جبیر نی کہ باہر آیا مین نزدیک اونکی سی
پس تہیا کیا مینی صبح روز دیگر کا بعد اسکی بوقت صبح حاضر ہوا مین بخدمت

بخدمت ابن عباس کی پس کہا ابن عباس نی کہ سن تو مجہسی اوس چیز کو کہ
کہتا ہون مین کہ سنا ہی مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سی کہ فرماتی تہی کہ
اگر جانو تم اوس چیز کو کہ ہی واسطی تمہاری بیچ ماہ رمضان کی ہر آئینہ زیادہ کرو تم
شکر حقتعالی کو ہر گاہ کہ اول شب ماہ رمضان ہوتی ہی حق تعالی تمام گناہ
امت میری کو بخش دیتا ہی اور بلند کرتا ہی واسطی تمہاری ہزار ہزار درجہ اور بنا
کرتا ہی واسطی تمہاری پچاس شہر اور لکہتا ہی بیچ روز دویم کی بعوض ہر
قدم کی عبادت ایک برس کی اور ثواب ایک نبی کا اور ثواب روزہ ہای
ایکسال اور روز سیوم بعوض ہر بال کی کہ جو بدن پر ہی ایک قبہ فردوس مین بیچ
موتی سفید سی کہ اوپر اوسکی مین بارہ ہزار گہر نور سی اور نیچی اوسکی بہی بارہ ہزار
گہر مین ہر گہر مین ہزار تخت ہین کہ ہر روز داخل ہوتی ہین اوسمین ہزار فرشتہ
ہدیہ لیکر اور روز چہارم عطا کرتا ہی جنت خلد مین ستر ہزار محل ہر محل مین
ستر ہزار گہر مین اور ہر گہر مین پچاس ہزار تخت ہین اوپر ہر تخت کی
ایک حور ہی کہ اگی ہر ایک حور کی ہزار جاریہ ہین کہ ایک اونمین سی بہتر ہی
دنیا اور مافیہا سی اور روز پنجم مین عطا کرتا ہی حقتعالی جنت ماوی مین
ہزار ہزار شہر کہ بیچ ہر شہر کی ستر ہزار گہر مین کہ بیچ ہر گہر کی ستر ہزار
دسترخوان بچہی ہین کہ اوپر ہر دسترخوان کی ستر ہزار خوان ہین کہ بیچ
ہر خوان کی ستر ہزار رنگ کا کہانا ہی کہ ایک دوسری سی مشابہ نہین ہی
اور روز ششم حقتعالی عطا کرتا ہی جنت دار السلام مین لاکہ شہر ہر شہر

مین لاکہہ محل ہین ہر محلین لاکہہ گہر ہین اور ہر گہر مین لاکہہ تخت ہین
طلائی کہ طول اونکا ہزار ہاتہہ کا ہی ہر تخت پر ایکزوجہ حور سی بیتہی ہی کہ
جسکی تین ہزار چوتیان ہین کہ بنی ہین موتی اور یاقوت سی کہ ہر چوتیکو
سو جاریہ اوتہای ہوئی ہی اور روز ہفتم مین حقتعالی عطا کرتا ہی حج
جنت نعیم کی ثواب چالیس ہزار شہید کا اور چالیس ہزار صدیق کا
اور روز ہشتم مین حق تعالی عطا کرتا ہی ثواب ساتہہ ہزار عابد کا اور ساتہہ
ہزار زاہد کا اور روز نہم حقتعالی عطا کرتا ہی وہ چیز کہ جو عطا کرتا ہی ہزار عالم کو
اور ہزار اعتکاف کرنی والونکو اور ہزار اون مومنونکا کہ جو سرحد کفار پر
واسطی محافظت کی بیتہی ہین اور روز دہم مین حقتعالی عطا کرتا ہی یعنی
بر لاتا ہی ستر ہزار حاجتین اور طلب مغفرت کرتی ہین واسطی تمہاری شمش
اور قمر اور ستاری اور پرندی اور درندی اور بہر تیہر اور ڈہیلا اور ہر تر و خشک
اور باہیان دریا اور برگہای درختان اور روز یازدہم حقتعالی اوسکی واسطی
لکہتا ہی چار حج و چار عمرہ کہ کل حج ہمراہ نبی کی کیا ہو نبیون سی اور ہر عمرہ ہمراہ
صدیق کی یا شہید کی کیا ہو اور دوازدہم بدل کرتا ہی حقتعالی بدیون کو ساتہہ
نیکی کی اور نیکیونکو دو چند سہ چند دہ چند کرتا ہی اور بعوض ہر نیکی ہزار نیکیان
لکہی جاتی ہین اور روز سیزدہم مثل ثواب عبادات اہل مکہ و مدینہ کی لکہتا ہی
اور عطا کرتا ہی حقتعالی بعوض ہر ڈہیلی اور پتہر کی کہ جو درمیان مکہ و مدینہ کی
ہی شفاعت اوسکی ہو اور روز چاردہم گویس گویا کہ ملاقات کی تمنی باتہہ آدم

آدم اور نوح کی اور بعد ان دونوں کی ابراہیم اور موسی سی اور بعد ان دونو
داود سلیمان علیہما السلام سی اور گویا کہ عبادت کی تمنی حقتعالی کی ساتھہ
ہر نبی کی سو برس اور روز پانزدہم کو بلاتا ہی حقتعالی حوایج دنیا و آخرت کی
اور عطا کرتا ہی تمکو حقتعالی وہ چیز کہ عطا کیہی ایوب علیہ السلام کو اور
طلب مغفرت کی کرتی ہین واسطی تمہاری اوٹہانی والی عرش کی اور عطا
کرتا ہی حقتعالی روز قیامت کو چالیس نور دس دہنی طرف اور دس بائین طرف
دس اگی اور دس پیچھی اور شانزدہم کو لکہتا ہی واسطی تمہاری وقتی کہ
خارج ہو گی تم قبر سی ساتہہ حلی پہناونیکی تمکو اور ایک ناقہ پر سوار کرنیکی
تمکو اور بہیجی گا حقتعالی ایک بدلیکو کہ سایہ کریگی تمپر حرارت اوس روز سی
اور روز ہفدہم کو فرماتا ہی حقتعالی کہ مینی بخشا تمکو اور اجداد تمہاریکو اور دور
کیا چاہتا ہی روزہ داروں سی شداید روز قیامت کو اور روز ہیجدہم
حقتعالی امر کرتا ہی جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور حاملان عرش کو
اور فرشتونکو کہ استغفار کرو تم واسطی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی
سال آیندہ تک اور عطا کرتا ہی حق تعالی روز قیامت کو ثواب شہداء
جنگ بدر کا اور روز نوزدہم نہین باقی رہتا کوی فرشتہ آسمان اور زمین کا
مگر یہہ کہ طلب اذن کرتی ہین رب اپنی سی واسطی زیارت کرنی قبور
تمہاریکی ہر روز ساتہہ ہر فرشتہ ایک تحفہ ہوتا ہی اور شراب طہور اور
روز بستم بہیجتا ہی حقتعالی ستر ہزار فرشتی کہ حفاظت کرتی ہین تمکو

شیطان رجیم سی اور حقتعالی لکہتا ہی واسطی تمہاری بعوض ہر دن کی کہ روزہ
رکہا ہی تمنی ثواب روزہ سو برس کا اور درمیان تمہاری اور درمیان آتش
جہنم کی ایک خندق بناتی ہین اور عطا کرتا ہی واسطی تمہاری ثواب قاریان
توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کا اور لکہتا ہی حقتعالی بعوض ہر تار کی
جبرئیل کی عبادت ثواب ایکبرس کی اور عطا کرتا ہی ثواب تسبیح عرش
اور کرسی کا اور تزویج کرتا ہی ساتہہ تمہاری بعوض ہر آیتہ کہ جو قران مین ہی
ایک حور اور روز بیست و یکم وسیع کرتا ہی حقتعالی قبر تمہاری کو ہزار فرسخ اور دور
کرتا ہی تمسی ظلمت کو اور وحشت کو اور قبور مثل قبور شہدا کی کرتا ہی اور مونہہ
اونکا مثل روی یوسف کی کرتا ہی اور روز بیست دویم بہیجتا ہی حقتعالی
ملک الموت کو جیسی بہیجا جاتا ہی طرف انبیا علیہم السلام کی اور رفع
کرتا ہی ہول منکر و نکیر کو اور دور کرتا ہی تمسی غم دنیا اور عذاب آخرت کو
اور روز بیست وسیوم کی گذر جاوگی تم پل صراط سی ساتہہ نبیونکی اور صدیقونکی
اور شہداونکی اور صالحونکی اور گویا کہ کہلایا تمنی یتیمونکو امت میری سی
اور پہنایا ہو امت میری سی برہنونکو اور روز بیست وچہارم نہین خارج
ہوتا ہی دنیا سی تا اینکہ دیکہتا ہی مکان اپنی کو جنت مین اور عطا کرتا ہی
ہر واحد کو ثواب ہزار مریض کا اور ثواب ہزار غریب کا کہ خارج
ہوی راہ خدا مین اور عطا کرتا ہی تمکو ثواب آزاد کرنی ہزار غلام کا اولاد
اسمعیل سی اور روز بیست وپنجم بنا کرتا ہی حق تعالی واسطی تمہاری زیر

زیر عرش ہزار قبہ سبز اور بالای ہر قبہ ایک خیمہ ہی نور سی اور فرماتا ہی
حقتعالی کہ ای امت محمد صلی اللہ علیہ والہ مین رب تمہارا ہون تم بندی اور
لونڈیان میری ہو سایہ عرش میرمین رہو بیچ ان قبون کی کہاوا اور پیو تم در
حالتی کہ کچھ خوف نہین ہی تمپر اور نہ غمگین ہو تم ای امت محمد صلی اللہ علیہ والہ
قسم ہی عزت وجلال اپنی کہ ہر اینہ بہیجونگا مین تمکو طرف جنت کی اس حیثیت
سی کہ تعجب کرینگی مردمان اول وآخر اور ہر ایک کو ہزار تاج نور کا پہناونگا
مین اور سوار کرونگا ہر ایک کو ناقہ نور پر کہ لجام اوسکی نور سی ہی ہزار
حلقہ مین طلاسی اور ہر حلقہ مین ایک فرشتہ کہڑا ہی کہ ہاتہہ مین اوسکی
ایک گرز ہی نور کا تا اینکہ داخل جنت ہو بدون حساب اور روز بست وششم
نظر رحمت کرتا ہی طرف تمہاری پس عفو کرتا ہی گناہون کو تمہاری مگر خون
اور غصب اموال اور ستر گناہ کبیرہ بخش دیتا ہی مثل غیبت اور کذب او
بہتان کی اور روز بست وہفتم پس گویا کہ نصرت کی تمنی ہر مومن مومنہ کی
اور پہنایا تمنی ستر ہزار ننگیکو اور خدمت کی تمنی ہزار مرابط کی اور گویا کہ تلاوت
کی تمنی تمام کتب آسمانی کی اور روز بست وہشتم بناتا ہی حقتعالی واسطی تمہاری
جنت خلد مین لاکہہ شہر نور کی اور عطا کرتا ہی تمکو حقتعالی جنت الماوی
مین لاکہہ محل نقرہ کی اور عطا کرتا ہی تمکو حق تعالی جنت فردوس مین لاکہہ
شہر کہ ہر شہر مین ہزار حجری ہین اور عطا کرتا ہی حقتعالی تمکو جنت جلال میں
لاکہہ منبر مشک کی اور معظم ہر منبر مین ہزار گہر ہین زعفران سی

ہر گہر مین ہزار تخت ہین موتي اور یاقوت سي ہر تخت پر ایک زوجہ ہي حور سي
اور روز بست و نہم عطا کرتا ہي اوسکو حقتعالی ہزار محل درمیان ہر محل کي
ایک قبہ سفید ہي اور ہر قبہ مین ایک تخت ہي کافور کا کہ نہایت سفید ہي
اور اوس تخت پر ہزار فرش سندس اخضر سي کہ اوپر ہر فرش کي ایک
حور ہي کہ ستر ہزار حلي پہني ہوئي اور اسکي ہزار چوٹیان ہین اوپر ہر چوٹي
بني ہوئي ہي موتي اور یاقوت سي اور روز سي ام بعوض ہر روز کي
کہ گذر گئي ہین ثواب ہزار شہید کا اور ثواب ہزار صدیق کا اور ثواب
ہزار روزي کا بعدد کیاہ کہ آب دریاي نیل سي جمي ہي اوتني درجي بلند
کرتا ہي اور بیزاري آتش جہنم سي اور گذرنا اوپر صراط کي اور امان عذاب
سي اور واسطي جنت کي ایک دروازہ ہي کہ نام اوسکا ریان ہي وہ کشادہ
نہین ہوتا ہي تا روز قیامت مگر واسطي روزہ داران امت محمد صلی اللہ علیہ
والہ کي پس ندا کرتا ہي رضوان خازن جنت کا کہ اي امت محمد اوطرف ریان
کي پس داخل ہوئي امت میري اوس دروازي سي جنت مین **قولہ انزل
فیہ القران** مراد ابتداي نزول قران ہي اور وہ بیچ شب قدر کي ہوا
یا تمامہ آسمان دنیا پر نازل ہوا تہا اور آیہ آیہ اور سورہ سورہ موافق مصلحت
کي عرصہ بست وسہ سال مین نازل ہوا تہا اور یہہ قول ابي عبد اللہ علیہ السلام
سي مروي ہي حاصل یہہ کہ قران ماہ مبارک رمضان مین نازل ہوا ہي
اور معنی قران کي لغت مین جمع کرنیکي ہین **قولہ فعدۃ من ایام اخر**

اخر یعنی اوپر اوسکی قضا ہی اون روزون کی کہ سفر مین یا مرض مین کہائی ہون اور دنون مین رکہی قوله یرید الله بکم یعنی خدا چاہتا ہے کہ تمکو کہ اسانی مین ہو یعنی وقت مرض یا اور سفر کی روزی کی تکلیف نہین دی اور نہین چاہتا ہی ساتہہ تمہاری دشواری کو وہ کیا ہی کہ روزہ رکہو سفر مین یا بیماری مین قوله ولتکملوا العدة یعنی تا تمام کرو عدد ایام سفر اور مرض کو کہ بیچ ماہ رمضان کی افطار کئی ہون حاصل کلام یہہ ہی کہ قضا کرو مانند اوس عدد کی قوله ولتکبروا الله اکثر علما کہتی ہین کہ مراد اس سی وہ تکبیر ہی کہ بعد از نماز شام شب عید کی اور نماز عشا اور صبح اور نماز عید کی پڑہا چاہی وہ یہہ ہی الله اکبر الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله والله اکبر الله اکبر ولله الحمد الحمد لله علی ما هدانا وله الشکر علی ما اولانا مشہور درمیان علماؤن کی یہہ ہی کہ پڑہنا اس کا سنت موکدہ ہی و فقہا ہی مذکور مین اور کتاب مختلف علامہ رحمة الله علیه سی معلوم ہوتا ہی کہ ابن جنید نی واجب جانا ہی بہر حال احوط یہہ ہی کہ ترک نکیا چاہی قوله اذا سالك عبادي عني فاني قريب یعنی علم ہمارا تم سبکو احاطہ کئی ہی اور قریب ہی روایت مین ہی کہ ایک اعرابی نی حضرت رسول صلی الله علیه واله سی سوال کیا خدا ہمسی نزدیک کہ ہا ستکی دعا پڑہین یا دور ہی کہ باواز بلند دعا کرین بہہ آیہ اوسیو قتمین

نازل ہوا اور ابن عباس سی مروی ہی کہ ایک جماعت یہود نی کہا کہ
ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ خدا کسطرح سی دعا ہماری سنتا ہوگا حال آنکہ
زمین سی تا بہ آسمان پانچ سو برس کی راہ ہی اور اسیطرح سی ہر آسمان
تا باسمان دیگر ساتون آسمان تک یہی طرح ہی پس اتنی دور سی دعا ہماری
کیونکر سنتا ہوگا لہذا حقتعالی نی رد قول انکےمین فرمایا فانی قریب
منقول ہی کہ عہد خلیفہ ثانی مین ایک علمای یہود نی سوال کیا کہ خدا کہان
ہی جواب مین کہا کہ آسمان پر ہی اوپر عرش کی یہودی نی کہا پس محل
خدا سی خالی ہی خلیفہ ثانی سی نے کہا یہہ کلام زندیقونکا ہی دور ہو یہانسی والہ
حکم کرونگا مین گردن مارنی کا اور تیسری قرینہ صدق اس خبر کا مذہب اہل سنت
و جماعت کا ہی کہ قائل ہین کہ خدا کو قیامت کی دن دیکھین گی کہ عرش پر
بیٹھا ہی بعد اسکی یہودی باہر آیا اور اسلام پر ہنستا تہا زہی ایمان او زہی
اسلام جبکہ اس مذہب کی ہوبہو قول و کلام خوشا بحال اوس اسلام کی کہ جسپر
یہودی ہنستا ہوا اور خوشا بحال مذہب امامیہ کی کہ جو پیروی علی ابن ابیطالب
کی کرتی ہین کہ جنکی حقمین جناب نبوتی نی فرمایا ہی الحق مع علی و علی
مع الحق یہہ حدیث فریقین مین ثابت ہی اور قول آنحضرت کا یہہ
ہی کہ خدا کسی طرف مین نہین اور قابل دیکھنی کی نہین ہی چنانچہ بقیہ اس
نقل سی معلوم ہوتا ہی اور وہ یہہ ہی کہ بعد باہر آنیکی یہودی کی
جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام سی اثنای راہ مین ملاقات ہوئی فرمایا

فرمایا کہ ای یہودی سوال و جواب تیری کیا مجھی خبر ہی جواب اپنی سوال کا مجھہ سی
سن اوسنی کہا ارشاد کیجی فرمایا کہ وہ حقتعالی مکانسی مبرا ہی اور
مکان او رجہت نہین رکہتا اور سب جگہہ مین ہمارے ساتہہ ہی نہ ساتہہ ہونیکی
اور ملنی کی بلکہ ہمارے ساتہہ ہی بعلم و قدرت کی کہ جلکو احاطہ کیتی ہی اور
اگر مین تجہکو خبر دون اوس چیز سی کہ تیری کتاب مین ہی قول میری کیا
تصدیق کریگا اوسنی کہا آری فرمایا کہ توریت مین لکہا ہی کہ ایک روز موسی
بیٹہی تہی کہ چار فرشتی نزدیک اونکی آئی موسی نی استفسار کیا کہ تم کہانسی
آتی ہو ایک نی کہا آسمان ہفتم سی نزدیک خدا سی دوسری نی کہا تمامی
مشرقسی نزدیک خدا سی تیسری نی کہا تمامی مغرب زمین نزدیک خدا سی
چوتہی نی کہا زمین ہفتم سی نزدیک خدا سی موسی نی کہا کہ پاک وہ خداوند
کہ کوئی مکان اوس سی خالی نہین ہی کہ کہا جاوی کہ کسی مکانسی خدا
دور ہی یا نزدیک ہی اور تائید اس قولکی یہہ آیہ قرانکا ہی وقتیکہ
موسی نی بموجب استدعا کرنی اون ستر آدمیونکی کہ جنکو ساتہہ اپنی
کوہ طور پر لیگئی تہی جناب کبریا مین عرض کیا تہا کہ دکہلا تو ہمکو اپنی تئین
حقتعالی نی جواب مین کہا کہ **لن ترانی** نہ دیکہہ سکیگا تو پس یہانسی
معلوم ہوا کہ خلیفہ ثانی خلاف قران اور توریت کی اور خلاف مذہب
علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی قایل ہوئی اور اوس چیز مین کہ حقتعالی
عرش پر بیٹہا ہی کذب صریح فریۃ الی اللہ بولی ہین اور حالانکہ قرانمین

حقتعالی فرماتاہی کہ لعنت اللہ علی الکاذبین اور اگر کوی
شیعہ امامیہ بنابر تمسک کرنی قول خلیفہ ثانی کی حسبنا کتاب اللہ مطابق
ایہ لعنت اللہ علی الکاذبین کی خلیفہ ثانی پر لعن کری عبث عبث تبقریرہای
ناشایستہ کی دماغ اوسکا خالی کرتی ہین اور حکم کرون مارنیکا کہ خلیفہ ثانی
کیاچاہتی تھی معلوم نہین کہ کس ایہ سی یہہ حکم سمجھی تھی حالانکہ فرماتاہی حقتعالی
فرماتاہی کہ من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون
یعنی جو شخص کہ نہ حکم کری ساتہہ اوس چیز کی کہ نازل کیاہی خدانی پس وہ گروہ
کافرون سی ہین اور حق تعالی نی واسطی تہدید حضرت پیغمبر کی خلق کو بطفیل
اونکی پیدا کیاہی لو تقول علینا بعض الاقاویل لا
خذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین
فما منکم من احد عنہ حاجزین حاصل ترجمعہ یہہ
ہی کہ اگر بعضی قول اپنی طرف سی وضع کرلیگا تو گرفتار کرینگی ہم تجہی اور
قطع کرینگی رگ گردن کو پس کوی بچانی والا تیرا نہو گا پس بنابران دو
ایتونکی چاہی خلیفہ ثانی حکم گردن مارنیمین تامل کرتی لیکن بمقتضای اسکی
کہ بارہ برس مین سورہ بقرہ یاد کیا تہا یہہ عذر ہوسکتاہی کوی سیر اونکا
کہی کہ یہہ دو ایتین اوسوقت خاطر مبارک مین نہ تہین قولہ احل لکم
لیلۃ الصیام الرفث مروی ہی کہ اول اسلام مین شبہای ماہ
رمضان کو تا وقت ادای نماز عشا اجازت کہانی اور پینی اور مجامعت کی تہی

کی تہی اور منقول ہی کہ عمر خطاب کی بعد نماز عشا کی شہوت نی غلبہ کیا اور ساتھ
اہلیہ اپنی کی جماع کیا اور آخر الامر پشیمانی ہوئی صورت حال کو پیغمبر خدا سی
عرض کی حضرت نی فرمایا کہ معصیت کی تو نی اور ایک جماعت دیگر نی بہی
عرض کی کہ ہمسی بہی یہہ امر صادر ہوا ہی باعث شرم کی ہم عرض نکر
سکی تہی اس تکلیف مین تخفیف فرمائی حضرت نی فرمایا کہ یہہ امر میری ہاتہہ
مین نہین ہی حقتعالی نی محض فضل اپنی کی اوسوقت مین اس تکلیف
کو موقوف کیا اور فرمایا کہ احل لکم الخ اور تفسیر مدارک مین بہی
اس نقل کو لکہا ہی مگر دو ایک فقرہ بنا بر پاس خلیفہ ثانی کی خارج کئی ہین
چنانچہ ترجمہ عبارت اوسکی کا بعینہ ذکر کیا جاتا ہی تحقیق عمر نی مجامعت کی
اہلیہ اپنی سی بعد از نماز عشای آخرہ کی پس ہر گاہ غسل کیا رونی لگی اور
ملامت کرتی تہی نفس اپنی کو پس آئی نبی کی خدمت مین اور آگاہ کیا اوسنی
پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نی نہین ہو تم ہین سزاوار ساتہہ اسکی انتہی
پوشیدہ نرہی کہ ایک فقرہ یہہ نکال ڈالا کہ ہر گاہ پیغمبر کی خدمت مین آئی
حضرت نی فرمایا کہ معصیت کی تو نی اور حال آنکہ خارج کرنی اسکی سی
تاریکی گناہ اونکی دور نہین ہوتی ہی اسواسطی کہ رونا اور ملامت کرنا
نفس اپنی کو خلیفہ ثانی کا نفس اپنی کو دلیل ہی کہ وہ امر جماع کا معصیت
تہا اور دوسرا فقرہ یہہ ہی کہ جسطرح عمر نی یہہ حرکت کی تہی اور لوگ
بہی ایسی حرکت عمل مین لائی تہی اور وجہ موقوف کرنیکی نظاہر یہہ ہی

کہ باعث شرمندگی اوس گناہ کی اپنی خلیفہ ثانی سی مٹاوین بسبب کہنی
اسباب کی کہ خدا کا فضل اونپر بہت تہا کہ یہہ حکم منسوخ ہوا اونکی خاطر سی
لیکن یہہ شرمندگی اونکی جاتی نہین اسواسطی کہ قول حقتعالی کا احل لکم
ساتہہ ضمیر جمع کی قرینہ ہی اسبات پر ایک جماعت حرکت مثل حرکت خلیفہ
ثانی کی عمل مین لائی ہوون اور بعد اسکی فرماوی حق تعالی کہ احل لکم
اور اگر فقط افضلیت خلیفہ ثانی کی حقتعالی کو اظہار کرنا منظور ہوتا سزاوار
تہا کہ یہہ کہنا احل لك ساتہہ ضمیر واحد کی نہ جمع کی فتامل قوله وابتغوا
ما كتب الله لكم یعنی طلب کرو اوس چیز کو کہ مقدر کیا ہی
واسطی تمہاری لوح محفوظ مین اولاد سی یعنی چاہی کہ غرض اصل مباشرت سی
طلب کرنا بقای نسل کا ہو نہ فقط لذت شہوت کی اسواسطی کہ حکمت پیدا کرنی
اور مشروعیت نکاح کی تولد فرزند کا ہی حضرت رسالت صلی اللہ علیہ واله
سی روایت ہی کہ جو زن خانہ شوہر اپنی مین سلوک اسیطرحسی کری کہ باعث
اصلاح شوہر کا ہو حقتعالی گناہ اوسکی عفو کرتا ہی اور نیکیان اوسکی زیادہ
کرتا ہی اور وقتیکہ شوہر اپنی سی حاملہ ہو ثواب ملتا ہی مثل اوس
شخص کی کہ شبکو واسطی عبادت کی بیدار رہا ہو اور دنکو روزہ اور
جو زن کہ طفل کو دودہ پلاتی ہی الکمرتبہ مثل ثواب بندہ آزاد کرنیکی ہی اور ہرگاہ
کہ طفل کو بحد مشروط دودہ پلا چکی منادی آسمان سی ندا کرتا ہی کہ جمیع گناہان
تیری بخشی گئی عائشہ نی کہا یہہ ثواب تمام عورتون کی واسطی فرمایا مردون کی

مسیقولان

مردون کی ثواب فرمائی کیا ہی حضرت نی تبسم فرمایا اور ارشاد کیا کہ جو شخص
ہاتھہ اہلیہ اپنی کا بطریق رغبت کی تہانبی حقتعالی نیکیان اوسکو دیتا ہی اور
جو ہاتھہ کردنمین ڈالی دس نیکیان کرامت کرتا ہی اور اکر بوسہ لی بیس نیکیان اور
اکر اوس سی نزدیکی کری ثواب اوسکا تمام دنیا سی بہتر ہی اور ہرکاہ غسل کری
جس بالسی کہ پانی جاری ہووی ایک ایک کناہ اوس سی معاف ہوتی ہی اور
ایک ایک درجہ بلند کرتا ہی اور وہ ثواب کہ واسطی غسل کی عطا کرتا ہی دنیا
او رمافیہا سی بہتر ہی اور حقتعالی فرشتونسی فرماتا ہی کہ تمکو گواہ لیتا ہون تمین
کہ بخشا مینی اسکو قولہ حتی یتبین لکم الخیط الابیض رشتہ سفید
کنایہ ہی روشنی دن سی اور رشتہ سیاہ کنایہ ہی تاریکی شب سی اور لفظ من الفجر
کی بیان ہی واسطی رشتہ سفید کی اور من اللیل نکہا واسطی رشتہ سیاہ کی
اس جہت سی کہ ایک کی بیان سی دوسری کا حال معلوم ہوجاتا ہی اور
ابن حاتم نی کہا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ نی نماز اور روزہ تعلیم کیا اور دربا
حق روزہ فرمایا کہ ہرکاہ افتاب غروب ہو روزہ کہولو اور اوسوقت مین کہانا
اور پینا حلال ہی تا وقتیکہ رشتہ سفید رشتہ سیاہ سی امتیاز پاوی سب
مین اوٹہا اور دو ریسمان سیاہ و سفید اگی اپنی رکہی اور دونوکو دیکہتا تہا
بخوبی احوال امتیاز نہوا بعد اسکی خدمت حضرت کی حاضر ہوا اور احوال اون
دو ریسمان کا نقل کیا حضرت نی تبسم کیا اور فرمایا کہ مراد اس سی سفیدی صبح
کی اور سیاہی شب کی ہی اور صحیحین مین وارد ہوا ہی کہ سہیل ساعدی نی

روایت کی ہی کہ اس آیہ مین لفظ من الفجر کی نہی حقتعالی نی بحث وارد ہونی
اس توہم کی لفظ من الفجر کی داخل کی قولہ وانتم عاکفون
فی المساجد اعتکاف شرع مین درنگ کرنا اور بیتہنا مساجد مین ہی
واسطی عبادت کی بقصد قربت کی قتادہ سی مروی ہی کہ ہر گاہ لوگ اعتکاف
کرتی تہی مسجد سی باہر جاتی تہی اور عورتون سی مباشرت کرتی تہی اور
پہر مسجد مین داخل ہوتی تہی حقتعالی نی اوسوقت مین یہہ آیہ نازل کیا اور اس
حرکت سی منع کیا اور مذہب امامیہ مین اعتکاف تین دنسی کمتر نہین ہی امام
زین العابدین سی مروی ہی کہ رسول خدا نی فرمایا کہ جو کوی ماہ رمضان مین
اعتکاف کری گویا اوسنی دو حج اور دو عمرہ کیا قولہ ولا تاکلوا
اموالکم بینکم بالباطل الخ مثل دزدی یا قمار کی یا غصب کی
اور سوای اونکی اوس وجہہ کی کہ شرع مین درست نہو اور شوت نہ دو تم حاکمون کو تا کہ کہا و تم مالہای
بعضی آدمیونکو ساتہہ گناہ کی

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ
سوال کرتی ہین تجہسی ای محمد ماہ ہای نو سی کہہ تو وہ نشانہای وقت مین اور واسطی لوگونکی

وَالْحَجِّ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا
اور واسطی حج کی اور نہین ہی نیکی اسکی کہ اٰو گہرون مین پشت ہای گہرون سی

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا
اور لیکن نیکی اوسکو ہی کہ ڈری خدا سی اور آو تم گہرون مین دروازہای اونکی سی

وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
اور ڈرو خدا سے شاید کہ رستگار ہو تم اور جنگ کرو تم بیچ راہ خدا کی

الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
ان لوگوں سے کہ جنگ کریں تمسے اور نہ ابتدا کرو قتل میں تحقیق کہ خدا نہیں دوست

الْمُعْتَدِينَ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ
رکھتا ہے زیادتی کرنے والوں کو اور قتل کرو تم انکو جس جگہہ کہ پاؤ تم

وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ
اور خارج کرو انکو جس جگہہ سے کہ نکالا ہے انہوں نے تمکو اور شرک وفساد

أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ
سخت تر ہے قتل سے اور نہ قتال کرو انسے نزدیک مسجد

الْحَرَامِ حَتّٰى يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ
الحرام کے تا آنکہ وہ قتال کریں تمسے بیچ اوسکے پس اگر وہ قتال کریں پہلی سے

فَاقْتُلُوهُمْ كَذٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ فَإِنِ انْتَهَوْا
پس قتل کرو اونکو اسی طرح سے ہے جزا کافروں کے پس اگر باز رہیں قتال سے

فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ
پس خدا بخشنے والا ہے اور مہربان ہے اور جنگ کرو انسے تا اینکہ نہ رہے

فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلّٰهِ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا
شرک اور ہووے دین خالص واسطے خدا کے پس اگر باز رہیں شرک سے پس نہیں

عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ

ستم کاری مگر اوپر ظالمون کی ماه حرام بعوض ماه

الْحَرَامِ وَالْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ فَمَنِ اعْتَدَى

حرام کی ہی اور حرمتون کا عوض ہی پس جو شخص که زیادتی کری

عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَى

اوپر تمہاری پس زیادتی کرو تم اوپر اوسکی مانند اوس چیز کی که زیادتی کی ہی

عَلَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ مَعَ

اوپر تمہاری اور ڈرو تم خدا سی اور جانو تم ای مسلمانو تحقیق که خدا ساتهه

الْمُتَّقِينَ وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ

پرہیزگاری والون کی ہی اور خرچ کرو تم بیچ راه خدا کی جهاد میں اور نه ڈالو تم ساتهه ہاتهون اپنی کی

إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

بیچ ہلاکت کی اور احسان کرو تم بدرستیکه خدا دوست رکهتا ہی احسان کرنی والونکو

وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ

اور تمام کرو حج کو اور عمره کو خالص برای خدا پس اگر باز رکهی جاو تم پس جو کچهه که میسر ہو

مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوا رُؤُسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ

قربانی سی اور نه مونڈو تم سر اپنی کو اوس وقت تک که پہونچی

الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ

قربانی موضع اپنی مین پس جو شخص که ہو تم مین سی بیمار یا ساتهه اوسکی

اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ

کوئی ایذا ہووی سر اوسکی سی پس فدیہ دیتا ہی تین روزونسی یا کہلانا چہہ یا دس مسکین کا

نُسُكٍ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا

یا قربانی سی پس ہرگاہ کہ امن مین ہوو تم دشمن سی پس جو شخص کہ منتفع ہووی سبب عمرہ کی تا وقت حج کی پس جو کچہہ

اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ

میسر ہو قربانی شتر یا گاو یا گوسفند سی پس جو شخص کہ نپاوی اوسکو پس روزہ رکہنا ہی

ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ

تین دن کا ایام حج مین اور سات ہین وقتیکہ پہرو تم اپنی وطن کو یہہ

عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي

دس روزہ کامل ہین یہہ واسطی اوس شخص کی ہی کہ نہو وین اہل اوسکی رہنی والی

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ

مسجد حرام کی اور ڈرو تم خدا سی او جانو تم بدرستیکہ

شَدِيْدُ الْعِقَابِ قوله قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ

خدا سخت ہی عذاب کرنی والا

یعنی نشان وقتونکا ہی واسطی لوگون کی بیچ اجور مزدورونکی اور وعدہ

زبان اور مدت حمل کی اور گذرنی ایام قرضکے اور تحقیق اون امورونکی

کہ جو علاقہ وقت و زمان سی رکہنی مین قوله لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ یعنی

علامات اوقات حج کی واسطی حج کرنی والون کی تا موسم اوسکا معلوم

گرین **قوله ولیس البر بان تاتوا البیوت** اس ایه مین کئي وجه هین ایک یهه هي که ایام جاهلیت مین جو شخص که حج یا عمره کا احرام باندهتا تها اپني گهر مین دروازي سي داخل نهوتا تها بلکه دیوار کو توڑکر کي یا بام خانه پر زینه لگاکر داخل هوتا تها اور اسیطرح امد و رفت کرتا تها اور اگر بادیه نشین هوتا تو پس خیمه سي امد و رفت مقرر کرتا اور اس عمل کو باعث اتمام حج جانتا تها اور ترک کرني والي کو فاجر اور فاسق کهتا تها اور یهه حکم سب اهل عرب مین جاري تها مگر اهل حمس که مراد اوسي قریش اور خزاعه اور بني عامر اور ثقیف اور کنانه هي عمل مین نه لاتي تهي اور ان قوم کو بسبب کمراهي دین کي اور اپني اپني کي حمس کهتي تهي اسواسطي که لفظ حمس کے مشتق حماست سي هي یا بمعني شجاعت کي اور دوسري وجه یهه هي که نهین نکلي که اوتم سب امورمین غیر جهت اوسکي سي بلکه جهت اوسکي سي اور یهه مروي هي ابي جعفر علیه السلام سي اور تیسري وجه یهه هي که معني اسکي یهه هین که نهین نیکي طلب کرنا امر معروف نهي یا منکر غیر اهل اوسکي سي بلکه اهل اوسکي سي طلب کیا چاهیی اور فرمایا هي ابو جعفر علیه السلام ني که ال محمد دروازه هاي علوم خدا هین اور بلاني والي طرف جنت کي اور کهینچني والي طرف اوسکي تا روز قیامت جناب مولا محمد باقر علیه الرحمه ني فرمایا هي که محققین اور مفسرین ني کها هي که مراد اوس ایه سي یهه هي که امور دنیا اور عقبی کو راه اونکي سي طلب کرو اور علم و حکمت کو معدن اوسکي سي لیا چاهیي اور راه علم کي اور درگاه اوسکي ایمه اهلبیت علیهم السلام هین

ہین چنانچہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ال محمد ابواب
خدا ہین اور وسیلہ اوسکی ہین اور دعوت کرنی والی اور کہینچنی والی طرف
بہشت کی اور دلالت کرنی والی راہ بہشت کی تا بروز قیامت اور تائید
کرتی ہی اسکی وہ روایت کہ صاحب جامع الاصول نی صحیح ترمذی سے
روایت کی ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ والہ نی فرمایا کہ انا دار الحکمة
وعلی بابها یعنی گہر حکمت کا ہون اور علی در اوسکی ہین اور کتاب
استیعاب مین مذکور ہی کہ انا مدینة العلم وعلی بابها
من اراد الحکمة فلیات من بابها یعنی مین شہر علم
ہون اور علی در اوسکی جو شخص کہ ارادہ علم کا کری پس چاہیی او ہی دروازی
اوسکی سی اور مناقب خوارزمی مین مثل اسکی روایت کی ہی اور مضمون اسکا
یہہ ہی کہ مین شہر علم حکمت ہون اور علی درگاہ اوسکی ہین پس جو کوئی چاہی
علم کو دروازیسی اوی اور یہہ متواترات سی ہی اور سوای متعصب کی کوئی
شک اسمین نہ کریگا اور بمقتضای ایہ کریمہ مذکورہ کی چاہیی طلب علم یا جو چیز کی
کہ علم پر موقوف ہو اونحضرت سی کرین اور عمدہ احتیاج طرف امام کی واسطی
تحصیل علم کی ہی اور دریافت امور قضایا کی اور جاری کرنا احکام کا یہہ موقوف
علیہ ہی پس معلوم ہوا کہ با وجود ہونی اونحضرت کی امامت کرنا غیر کا
عین خطا ہی اور زیادتی علم اوس سرور کی افتاب سی زیادہ روشن ہی
ابن عبد اللہ کہ علمای بزرگ مخالفین کا ہی کتاب استیعاب مین کہتا ہے

کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ حق صحابہ مین فرماتی تہی اقضاھم علی
ابن ابیطالب یعنی داناتر قضایا اور احکام کا درمیان اصحابون کی وہ
حضرت ہین اور کوئی شخص جانتا ہی کہ تمام علمون مین مہارت نہین رکہتا ماہر ساتہہ
قضایا اور احکام وغیرہ مذکورہ کی نہین ہوتا اور بہی ابن عباس نی روایت
کی ہی کہ عمر نی کہا اوداناتر ہمارا اقضا ہمین علی ہی اور کہا ہی اوسنی کہ عطا
سی پوچہا کہ صحابہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کا کوئی داناتر علی سا تہا کہا اوسنی
کہ داناتر اون سی کوئی نہ تہا اور عطا اکابر علما اور محدثین اہلسنت سی ہی اور بہی
ابن عباس سی روایت کی ہی کہ بخدا قسم کہ علی کو نو حصی علم عطا کیا گیا کہ
مخصوص اونہین کی تہا اور بخدا کہ ایک حصہ باقیمین ساتہہ تمام لوگون کی وہ
حضرت شریک تہی سعید ابن مسیب سی روایت ہی عمر پناہ بخدا مانگتا تہا
اوس مسئلہ مشکل سی کہ ضرورت واقع ہو اور علی حاضر نہون اور مکرر عمر
کہتا تہا لولا علی لہلک عمر یعنی اگر علی نہوتی عمر ہلاک ہوتا فخر رازی کہ
امام مخالفین کا ہی کتاب اربعین مین لکہتا ہی جانب شیعہ سی کہ علی ابن
ابیطالب داناتر صحابہ کی تہی لیکن اجمالا اسواسطی کہ کسینی نزاع نہین کیا
کہ اصل خلقت مین وہ حضرت نہایت ذہن و ذکا اور جودت فکر طالب علم
مین رکہتی تہی اور رسول صلی اللہ علیہ والہ کہ افضل فاضلون کی اور داناتر
عالمون کی تہی نہایت کوشش تربیت اونکی مین اور رشید ہونی مین
کرتی تہی اور علی علیہ السلام نی طفولیت مین ساتہہ حضرت کی تربیت

تربیت پائی تہی اور جوانی مین داماد اونکی ہوئی اور سب وقتون مین نزدیک
اونکی حاضر رہتی تہی اور ہرگز خدمت اونکی ہی کو کوئی مانع نہوتا تہا اور معلوم
ہی کہ ایسی شاگردی ایسی اوستاد کی خدمت مین ساتھہ ان خصوصیات
کی کسقدر علوم وغیرہ حاصل کئی ہوئی اور کس مرتبہ فضل و کمال کو
پہونچی ہونگی اور ابوبکر بزرگی مین بخدمت آنحضرت کی پہونچا تہا
اور اوسوقت مین بہی شبانہ روز مین ایکمرتبہ حاضر ہوتا تہا اور یہی خلوت
مین ہوتی تہی بلکہ زمانہ ملاقات کا بہت قلیل ہوتا تہا اور مشہور ہی
کہ العلم فی الصغر کالنقش فی الحجر والعلم فی الکبر
کالنقش فی المدر یعنی علم بچپنی مین مانند نقش کی ہی اوپر
پتہر کی کہ برطرف نہین ہوتا اور علم بڑہاپی مین مانند نقش کی ہی اوپر ڈہیلی
کی کہ ساتھہ تہوری سبب کی دور ہوجاتا ہی پس اس محل سی ثابت ہوا
کہ علی داناتر تہا انتہی مولف کہتا ہی کہ ذکر نی والی اس مطلب پر کہ اوسی
جانب شیعہ نی نقل کیا ہی وہ روایت کہ جامع الاصول نی صحیح ترمذی
سی نقل کی ہی کہ حضرت امیر علیہ السلام فرماتی تہی کہ خدمت مین حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی تہا مین جسوقت جاتا تہا سوال کرتا تہا مین
جواب اوسکا ارشاد فرماتی تہی اور جسوقت مین خاموش ہوجاتا تہا
خود ابتدا تعلیم کرتی تہی اور یہی صحیح نسائی نی روایت کی ہی کہ علی
علیہ السلام کہتی تہی کہ مجکو ایسی منزلت ساتھہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ

کی ہی کہ کسیکو حاصل نہ تہی اول صبح کو خدمت انحضرت مین حاضر ہوتا تہا
اور کہتا تہا کہ السّلام علیک یا نبی الله اگر تنحنح کرتی تہی تامل
کرتا تہا مین والا داخل ہوتا تہا اور مشکوۃ مین روایت کی ہی صحیح ترمذی
سی کہ ام عطیہ نی روایت کی ہی کہ پیغمبر خدا صلی الله علیہ والہ نی حضرت
امیر کو ایک جنگ کو بہیجا دیکہا مینی کہ وہ حضرت دستہای مبارک
اپنی طرف اسمان کی بلند کیتی ہین اور دعا مانگتی ہین کہ خدا وندا مجہکو
دنیا سی نہ اوٹہائیو جبتک کہ علیکو مجہکو ندیکہا ئیو اسطرح کی اوحدیثین
بہت ہین کہ دلالت رکہتی ہین کثرت ملاقات پر اور شدت خصوصیت
اون دونون بزرگوارونکو بعد اسکی فخر الدین رازی نی لکہا ہی کہ تفصیلا
چیند دلیلو سی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت دانا تر صحابون کی تہی
پہلی دلیل یہہ ہی کہ علیکی شان مین یہہ آیہ نازل ہوا وتعیہا اذن
واعیۃ یعنی حفاظت کرتی ہین اوسکو وہ کوشہای جو کبہی فراموش نہین کرتی
اور ہر گاہ گوش انحضرت کی مخصوص ہوی ساتہہ اس صفت کی پس زیادتی
علم انحضرت کی ثابت ہوی اور دوسری دلیل یہہ ہی کہ حضرت رسول
صلی الله علیہ والہ نی فرمایا کہ اقضاکم علی اسواسطی کہ قضا
محتاج سب علمونکا ہی اور ہر گاہ قضا مین سب شخصون سی بہتر ہوی تو سب
عالمون سی بہتر ہوتی اور تیسری دلیل یہہ ہی کہ عمر نی چند مرتبہ احکام مین
غلطی کی اور انحضرت نی اگاہ کیا اور اسبات مین بادسنی چیند قصہ ذکر

ذکر کیتی ہین کہ ذکر اونکا باعث طول کا ہوتا ہی اور بعد اسکی کہتا ہی کہ مانند اس
قضا اور خطا کی غیر علی کی بہت ہوی ہین اور اونحضرت کو ہرگز ایسا اتفاق
نہین پڑا کہ کبہی خطا کی ہو اور چوتہی دلیل یہہ ہی کہ وہ حضرت فرماتی تہی
قسم بخدا کہ اگر منصب خلافت واسطی میری مہیا ہوتا اور مسند حکومت لگادہ
ہوتی ہر اینہ حکم کرتا مین اہل توریت کو توریت سی اور اہل انجیل کو انجیل سی
اور اہل زبور کو زبور سی اور اہل فرقانکو فرقان سی واللہ کوی ایہ نازل نہین ہوا
ہی کہ صحرا مین یا دریا مین یا کوہ مین یا اسمان مین یا زمین مین یا شب مین یا روز
مین مگر یہہ کہ مین جانتا ہون کہ کسکی شان مین نازل ہوا ہی اور کسکی واسطی
ایا ہی دلیل پانچوین یہہ ہی کہ بہترین علوم علم اصول دین اور علم معرفت
خدا ہی اور خطبی اور کمالات اونحضرت کی مشتمل ہین اسرار توحید اور عدل
و نبوت اور قضا و قدر اور احوال معاد پر اسقدر کہ کلام صحابہ مین شمہ اوسکا
پایا نہین جاتا اور یہی سبب فرقہ متکلمین کی علم کلام مین منسوب اونکی طرف ہین
لیکن منسوب ہونا شیعہ کا اونحضرت سی ظاہر ہی اور لیکن خوارج باوجود
عداوت کی پیرو ہین اپنی بزرگون کی اور وہ شاگردان اونحضرت سی تہی
پس ثابت ہوا کہ تمام فرقہ متکلمین کہ افضل فرقہای اسلام ہین شاگرد
اونحضرت کی ہین اور لیکن علم تفسیر کا یہہ حال ہی کہ سردار مفسرون کی
ابن عباس ہین اور وہ شاگرد ان حضرت سی تہی اور لیکن علم فقہ مین
اسدرجہ کو پہنچی تہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و الہ نی شان مین اونکی

فرمایا ہی اقضاکم علی اور جملہ علوم سی علم فصاحت ہی اورمعلوم
ہی کہ کوئی فصحاؤن سی کہ بعد اونکی ہوی ہین ایتہوڑی سی مرتبہ کو
اونکی نہین پہونچی ہین اور اونہین علم نحو ہی اور معلوم ہی کہ ابوالاسود جمع
کرنی والا اس علم کا بارشاد اونحضرت کی ہوا ہی اور جملہ علوم سی
تصفیہ باطن کا ہی اورمعلوم ہی کہ نسبت اس علم کی اونکیطرف منتہی
ہوتی ہی پس ثابت ہوا کہ بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ و الہ کی اوستاد تمام علم
کی ہین سب صنفتونمین اور ہرگاہ کہ ثابت ہوا کہ وہ داناتر سب سی ہین پس
واجب ہی کہ وہ افضل ہون تمام عالم سی جسطرحسی کہ حقتعالی فرماتا ہی
هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون
ایا برابر ہین وہ لوک کہ علم رکہتی ہین اور وہ لوک نہین علم رکہتی ہین اور
فرماتا ہی حق تعالی یرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین
اوتوا العلم درجات یعنی بلند کرتا ہی خدا اون لوکون کو کہ
ایمان تمسی لائی اور وہ لوک کہ دی گئی ہین علم کو مرتبونمین انتہی کلامہ رحمہ اللہ
علیہ قولہ اقتلوا هم حیث ثقفتموهم منقول ہی کہ جس سال
مین حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و الہ ہمراہ ایک جماعت صحابہ کی بقصد
عمرہ کی مکہ کو تشریف لیکئی سفہای عرب کی کہ جو مشرکان بی ادب سی تہی
داخل ہونی سی حضرت کو منع کیا اور اخر الامر حدیبیہ مین صلح واقع ہوئی
کہ سال ایندہ مومنین مکہ مین داخل ہون اور مشرکین تین دن شہر کو خالی

خالی کردین تا بفراغت مومنین سوم حج کو بجا لائین اور حضرت امیر المومنین
صلوات اللہ علیہ نی صلحنامہ لکہا بعد اسکی دوسری سال نبیت قضای
عمرہ کی روانہ ہوی صحابہ نی اندیشہ کیا کہ مبادا قریش اپنی عہد و شرط سی
تجاوز کرکی جنگ کرین اوسوقتمین کسطرحسی جنگ کرنا اونکی ساتہہ زمین
حرم مین جایز ہوگا لہذا اوسوقت مین یہہ آیہ نازل ہوی **واقتلوا**
الخ **الشہر الحرام بالشہر** او منقول ہی کہ مشرکین نی سرکار ماہ ذیقعدہ
مین کہ جس مین قتال حرام تہا اہل اسلام سی مقابلہ کیا واسطی جنگ کی حدیبیہ
مین اور اتفاقات سال دیگر واسطی قضای عمرہ کی مدینہ سی طرف مکہ کی روانہ
ہوی وہی ماہ ذیقعدہ تہا اور مسلمین بجہت حرمت اس مہینی کی جنگ کرنی
اس مہینہ سی کراہت رکہتی تہی لہذا حق تعالی نی فرمایا الشہر الحرام بالشہر
الحرام یعنی ماہ ذیقعدہ حال بعوض اوس ماہ ذیقعدہ کی ہی تم اندیشہ نکرو
کہ ابتدای پاس نرکہنی اس مہینی کی مشرکون سی ہی اور حرمات کو قصاص ہی
عقوبت مین یعنی جو کہ حرمتین کہ واجب ہی محافظت اونکی قصاص اونپر جاری
ہوتا ہی مانند قتل کرنی ایک کو بعوض دوسری کی یا قطع کرنا ہاتہہ کا بعوض
ہاتہہ کی اور مانند اسکی اور جسطرحسی کہ اول اون مشرکون نی حرمت
مہینی کی نرکہی اور ساتہہ تمہاری قتال کیا پس تم ہی مثل اونکی عمل مین لاو
لیکن اپنی طرف سی ابتدا جنگ نہ کیجیو قولہ **ولا تلقوا بایدیکم**
الی التہلکۃ معنی اس آیہ مین کئی وجہین کہی گئی ہین ایک یہہ ہی کہ نہ ہلاک کرو

نفسون اپنی کو ساتهه ہاتهه اپنی کی بسبب ترک کرنی دینی کی راه خدامین که پس غالب
ہوان دشمن اوپر تمہاری یہه قول ابن عباس اور ایک جماعت مفسرون سی ہی
اور دوسری وجه یہه ہی که نه گناه کرو بسبب نا امید ہونی مغفرت خدا سی
اور یہه قول براء ابن عازب اور عبیده سلمانی سی منقول ہی اور تیسری
وجه یہه ہی که جنگ نکرو جسوقت دشمن غالب ہون اور قدرت اونکی دفع پر
نهو یہه قول ثوری سی ہی اور اختیار کیا ہی اسکو بلخی نی اور چوتهی وجه یہه ہی که
اسراف دینی مین نه کرو یہه قول جبائی سی ہی اور قریب اسکی وه روایت
ہی که مروی ہی ابی عبد الله علیه السلام سی که اگر کوئی شخص تمام مال اپنا راه خدا
مین دیدالی بہتر نه کیا اور نه موافقت کی اوسنی حکم خدا کو ولا تلقوا
الخ اور اس آیه مین دلالت ہی اوپر حرام ہونی اوس عمل کی که جسمین خوف نفس
ہو اور درست ہونی ترک کرنی امر معروف وقتیکه خوف جان ہو اسواسطی که
امر معروف اسوقت مین ہلاک کا کرنا جان کا ہی اور اس آیه مین دلالت ہی درست
ہونی صلح کفارون سی اور باغیون ہی ہرگاه که امام کو خوف اپنی نفس
کا یا مسلمین کا ہو جیسطرحسی که صلح کیا تہا رسول صلی الله علیه واله نی سال حدیبیه
مین اور امیر المومنین نی جنگ صفین مین اور امام حسن علیه السلام نی معاویه
سی ہرگاه که خوف ہلاکت نفس اپنی کا اور شیعون اپنی کا جانتی تہی پس
اگر کوئی کہی که امام حسین علیه السلام نی کس جہت سی فوج یزید سی جنگ
کی اور ہلاک ہوی جواب اسکا دو وجه سی ہی ایک یہه ہی که گمان اون

اون حضرت کو یہہ ہو کہ قتل نکرینگی نواسہ رسول اپنی کو اور دوسری وجہ
یہہ ہی کہ ظن غالب ہوا حضرت کو کہ در صورت ترک قتال وہ لوگ دست بردار
مجہسی نہونگی اور بجبر و زور قتل کرینگی جسطرحسی کہ مسلم کو قتل کیا ہی پس دینا جان کا ایسی
صورت میں ساتہہ غیرت اور جہاد کی سہل اور آسان ہی اسیطرحسی لکہا ہی مصنف
مجمع البیان نی اور وجہ اخیر اقرب بصواب ہی بسبب تائید کرنی قول جناب
سید الشہدا کی لو ترك القطا لنام یعنی اگر پرندہ بہی چہوڑ جا تا بسبب النباہی
وہ اور قول اونحضرت کا ہی وقتیکہ خطاب بام سلمہ کیا اور فرمایا انا واللہ اعلم
ذلك وانی المقتول لامحالہ ولیس لی من ہذا بذ یعنی اے مادر
بزرگ قسم بخدا میں جانتا ہون کہ شہید ہونگا اور نہین ہی مجکو چارہ اس سی
اور جناب والد غفران مآب نی اس توہم کا جواب دیا ہی کہ نہایت متین ہی وہ
یہہ ہی کہ صاحبان عقل سلیم پر معلوم ہی کہ جسطرحسی کہ بعض تکالیف مین
تمام بنی آدم اور اوصیا و انبیا شریک ہین اسی طرحسی بعض تکالیف مخصوص
بعض انبیا کی ہین آیا ملاحظہ نہین کیا جاتا کہ قتل کرنا طفل بیگناہ کا حق تعالی نی
تمام بندو نپر حرام کیا ہی اور باوجود اسکی حضرت ابراہیم کو تکلیف دی ذبح
فرزند اپنی اسمعیل کی پس کیا بعید ہی کہ امام حسین کو تکلیف دی ہو قتل
ہونیکی خصوصا نظر بمضمون بعضی احادیث کی کہ معلوم ہوتا ہی کہ واسطی
ہر امام کی بارہ امام سی ایک صحیفہ جانب خدا سی نازل ہوا ہی کہ موافق
اوسکی ابتدای عمر سی وفات تک اوسپر عمل کرتی تہی اور اوسی تجاوز

نکرتی تہی انتہی مولف کہتا ہی کہ اس آیت مین نہایت دلیل قوی درست
ہونی تقیہ کی بلکہ واجب ہی اور فخرالدین رازی باوجود اسکی کہ اکثر اقوال امامیہ
کو رد و قدح کرتا ہی لیکن محل تعجب یہہ ہی کہ ذیل تفسیر اس آیہ کی بیچ کتاب
تفسیر کبیر کی معترض رد و قدح تقیہ کا مطلقا اور اصلا نہین ہوا ہی حالانکہ
مذہب اہل وسنت وجماعتمین درست نہین ہی ان اللہ یحب المحسنین
یعنی تحقیق خدا دوست رکہتا ہی نیکو کارون کو اور بعضی نی یہہ کہا ہی کہ معنی
اسکی یہہ ہین کہ ساتہہ خدا کی گمان نیک رکہو کہ خدا نیک گمان کرنی والونکو دوست
رکہتا ہی اور رسول صلی اللہ علیہ والہ نی فرمایا ہی کہ گمان نیک قیمت بہشت
کی ہی اور ہر گاہ کہ قیامت ہوگی حقتعالی فرمائیگا کہ اس بندیکو دوزخ مین
لیجاؤ پس جسوقت کہ اوسکو طرف دوزخ کی لی چلینگی سر اوٹہا کر کہیگا یا
بار خدایا یہہ گمان مجکو نہ تہا حقتعالی فرماویگا کہ گمان تیرا کیا تہا عرض کریگا
مجہی گمان یہہ تہا کہ گناہ میری عفو کریگا پس خطاب رب العزت پہونچیگا کہ تیری
گناہ ہی ہمدرگذری اوسکو پہیکرو اوسکو داخل بہشت کرینگی فان
احصرتم یعنی اگر باز رکہی جاؤ تم بسبب بیماری کی یا خوف دشمن سی کی
بجالانی افعال حج اور عمرہ سی پس تمپر جسقدر کہ میسر ہو قربانی سی
قربانی کرو اور محل ہوجاؤ اور جب عذر برطرف ہو قضا کری اگر وقت باقی ہی یا
یا سال آیندہ ولا تحلقوا یعنی موضع اوس قربانی کا مکہ اگر عمرہ مین ہو اور
منی سی اگر حج مینا ہو یعنی واجب ہی کہ قربانی کو کسیکی ہمراہ بہیجی موضع

موضع اوسکیمین اور وعدہ کری وہ کہ فلان روز یہہ اوس جگہہ مین ذبح ہویگی
اور ہر گاہ کہ وہ دن ادمی موترا شی سر کی گرکی محل ہو فمن تمتع بالعمرۃ
صحیح بخاری مین جا بنکہ ذکر ایات قرانی کا کیا ہی بعد ذکر کرنی چند ایتون کی
اس ایہ کریمہ کو لکہا ہی اور بعد اسکی ایک حدیث نقل کی ہی کہ ترجمہ جسکا زبان
ہند مین یہہ ہی کہ حدیث کی ہمکو یحیی نی عمران ابی بکر سی اور اونسی کہا ہی کہ
حدیث کی ہمکو ابو رجان نی ابن حصین سی کہا اونسی کہ نازل کی گئی ہی
ایت متعہ کی کتاب اللہ مین پس کیا ہمنی اوس متعہ کو ہمراہ رسول صلی اللہ
علیہ والہ کی اور نہین نازل ہوا ہی قران کہ حرام کیا گیا ہو اوسکو اور نہ منع
کیا گیا ہی اوس سی تا اینکہ وفات پائی اوں حضرت نی کہا ایک مردنی ساتہہ
رای اپنی کی جس چیز کو چاہا توضیح حق ہر چند کہ شیخ بخاری نی بار اوی نی
واسطی چہپانی فضیحت کی نسبت حرام کرنا متعہ کا اس موضع طرف خلیفہ ثانی کی
تصریح نہین کی لیکن بمقتضای اسکی واللہ متم نورہ ولو کرہ الکا
فرون ہر گز حقکو پوشیدہ نہ کرسکا اسواسطی کہ بعضی ہنگام مین کنایہ اصرح
ہوتا ہی بیان سی چنانچہ یہہ مقام اسی قبیل سی ہی کہ فریقین مین ثابت ہی کہ
کسی نی سوای خلیفہ ثانی کی متعہ کو حرام نہین کیا ہی اور معہذا کہنا اس کلمہ کا
کہ ایک مردنی کہا جو کچہہ کہ رای مین اوسکی ایا حق خلیفہ ثانی مین نہایت سو ادب
اور حقارت ہی لیکن بنا بر کہنی خلیفہ ثانی کی اس کلمہ کو کہ ان الرجل
لیھجر یعنی تحقیق کہ یہہ مرد ہذیان کہتا ہی حق رسول خدا مین کچہہ سزی اہانت او

چهارت نہین ہی اور اسیطرح واسطی مخفی کرنی فضیحت خلیفہ ثانی کی ایہ
فمن تمتع بالعمرة الی الحج کی ذیل مین لکہا ہی کہ نازل کی گئی آیت
متعہ کی کتاب اللہ مین اور رجال اناکہ یہہ ایہ متعہ نہین ہی بلکہ ایہ متعہ یہہ ہی
فما استمتعتم بہ منہن فاتوھن اجورھن چنانچہ رازی
نی اس روایت سی یہہ ہی سمجہا ہی کہ مراد متعہ سی متعہ نسا ہی نہ کہ متعہ الحج
جو شخص چاہی تفسیر کبیر مین دیکہہ لی اور شیخ بخاری کا مطلوب یہہ ہی
کہ متعہ الحج مراد ہی پس اسصورت مین بہی فضیحت خلیفہ ثانی کی پوشیدہ نہین
ہوتی اسواسطی کہ مخالفت خلیفہ ثانی کی کتاب اللہ اور سنت سی اسوقت
مین ہی ثابت ہوی قولہ اہلہ حاضری المسجد الحرام یعنی حج
تمتع نزدیک امامیہ کی فرض اوس شخص پر کہ حاضرین مسجد الحرام سی نہو اور
حاضرین مسجد الحرام حد یہہ ہی کہ بارہ میل کی اندر ہو اطراف مکہ سی در بیان
رکوع بستم واتوا البیوت من ابوابہا بین حرف ہین ہمراو سکی
نوشی الکتر ہوی یعنی اقروا بولاء علی الزکی والہ والطیعوہم او
۳۰ ۱۴۷ ۴۲ ۱۸ ۱۱۰ ۴۵ ۳۰ ۱۴۰

آیت اللہ

الحج اشہر معلومات فمن فرض فیہن الحج فلا

حج کی چند مہینی معلوم ہین پس جو شخص کہ واجب کری حج ان کی حج کو تو ہین ہی

رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج وما

جماع اور نہ عدم شرع سی کہ نا ہی اور نہ جہگڑا کرنا ہی بیچ ایام حج کی اور جو چیز کر

تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ وَتَزَوَّدُوا فَاِنَّ
کرتي هو تم بهتر ہے سي جانتا هي اوسكو خدا اور توشه لو تم پس بدرستيكه

خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى وَاتَّقُوْنِ يَا اُولِي الْاَلْبَابِ
بهتر توشون كا پرهيزكاري هي اور ڈرو مجهسي اي صاحبان عقول

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ
نهين هي اوپر تمهاري گناه يهه كه طلب كرو تم روزيكو جانب

رَبِّكُمْ فَاِذَا اَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ
رب اپني سي پس جب كه پهرو تم عرفات سي پس ياد كرو خدا كو

عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰيكُمْ
نزديک مشعر الحرام كي اور ياد كرو اوس مكان مين جسطرح سي كه هدايت كي تمكو

وَاِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ثُمَّ اَفِيْضُوا
اگرچه تهي تم قبل اسكي سي هرآينه گمراهون سي پس پهرو اي قريش

مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ
جس جگهه سي پهرتي هين لوگ اور طلب بخشش كرو خدا سي

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَنَاسِكَكُمْ
بدرستيكه خدا بخشني والا هي مهربان هي پس جسوقت بجالاو تم افعال حج اپني كو

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ
پس ياد كرو خدا كو مانند ياد كرني تمهاري كے پدران اپني كو

اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَا اٰتِنَا

یا زیادہ کرنی کے پس بعضی لوگون سی وہ ہی کہ کہتا ہی اے رب ہماری دی ہمکو

فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَ

بیچ دنیا کی نعمتین اور نہین ہی واسطی اوسکی بیچ آخرت کی حصہ کچھ بھی سی اور

مِنْهُمْ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ

بعضی اون لوگون سی ہی کہ کہتا ہی اے پروردگار ہماری دی ہمکو دنیا مین نیکی اور

فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اُولٰٓئِكَ

آخرت مین نیکی اور بچا لے ہمکو عذاب آتش سی یہہ گروہ

لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ

واسطی اونکی ہی حصہ اوس چیز سی کہ عمل کیا ہی اونہون نی اور خدا جلد لینی والا ہی حساب کو

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ تَعَجَّلَ

اور یاد کرو خدا کو بیچ معدودن گنی ہوئی دن کے پس جو کوئی جلدی کری جانی مین منی سی

فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ

دو دن مین پس نہین ہی گناہ اوپر اوسکی اور جو شخص کی دیر کری پس نہین گناہ

عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ

اوپر اوسکی واسطی اوس شخص کی کہ خوف کری اور ڈرو خدا سی اور جانو کہ تم سب اوسکی طرف

تُحْشَرُوْنَ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي

جمع کیے جاؤ گے اور بعضی لوگون سی وہ شخص ہی کہ تعجب مین ڈالتا ہی تجکو یعنی خوشحال کرتی ہی کہنا اوسکا بیچ

الحیوة الدنیا ویشهد الله علی ما فی قلبه وهو

بیچ زندگی دنیا کے گواہ لاتا ہے اللہ کو اوپر اوس چیز کی کہ بیچ دل اوسکے ہے حالانکہ وہ

الد الخصام واذا تولی سعی فی الارض لیفسد

سخت ہے دشمنی کرنی میں اور جب کہ پھرتا ہے مجلس تیری سے دوڑتا ہے بیچ زمین مدینہ کی تاکہ فساد کرے

فیها ویهلك الحرث والنسل والله لا یحب الفساد

بیچ اوس میں کی اور خراب کرے کھیتی کو اور چوپاؤں کو اور خدا نہیں دوست رکھتا ہے فساد کو

واذا قیل له اتق الله اخذته العزة بالاثم

اور جب کہ کہا جاتا ہے واسطے اوس منافق کی کہ ڈر تو خدا سے لیتی ہے اوسکو عزت سبب گناہ کی

فحسبه جهنم ولبئس المهاد ومن الناس من

پس کافی ہے اوسکو جہنم اور البتہ بری ہے جگہ آتش جہنم کی اور بعضے لوگوں سے وہ شخص ہے

یشری نفسه ابتغاء مرضات الله والله رءوف

کہ بیچتا ہے نفس اپنی کو واسطے طلب کرنی خوشنودی کی خدا کی اور خدا مہربان ہے

بالعباد یا ایها الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافة

ساتھ بندوں اپنی کی اے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو داخل ہو اسلام میں سب ایکبارگی

ولا تتبعوا خطوات الشیطان انه لکم عدو

اور نہ پیروی کرو تم قدم ہای شیطان کی تحقیق کہ وہ ہے واسطے تمہارے دشمن ہے

مبین فان زللتم من بعد ما جاءتکم البینات

ظاہر پس اگر لغزش کرو تم بعد اسکی سے کہ آئیں تم کو دلیلیں روشن

سنجوك

فَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ هَلْ يَنْظُرُونَ

پس جانو تم بدرستیکه خدا غالب ہی محکم کار ہی نہین انتظار کہینچتی ہین وہ

إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِي ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ وَالْمَلَائِكَةُ

مگر یہہ کہ اوے اونکو عذاب خدا بیچ سائبانہای بدلی سی اور اوین فرشتہای عذاب

وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ قوله

اور جاری کیا جاوے حکم ہلاکت کا اور طرف خدا کی پہیری جاتی ہین سب امور

الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ یعنی زمانہ حج کی کئی مہینی ہین کہ شوال اور ذیقعدہ اور ذالحجہ اور رجب ہی یعنی افعال عمرہ اور حج کی سوای ان چار مہینوں کی درست نہین ہی لیکن بعضی افعال حج کی مخصوص بدیہہ اول ذیحجہ کی ہین مثل ٹہرنی عرفہ کی اور مشعر کی اور منی کی کہ یہہ نام مواضع کی ہین اور مانند ذبح کرنی کی قوله رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سی مروی ہی کہ حسنہ دنیا زن صالحہ ہی اور حسنہ عقبی حور پسندیدہ اور عذاب دنیا کا زوجہ ناشایستہ بدبخت کو اور بدلقای سی اور ابی عبد اللہ علیہ السلام سی روایت ہی کہ حسنہ دنیا فراخی روزی ہی اور نیکخوئی اور حسنہ آخرت خشنودی الہی ہی قوله وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ انس سی روایت ہی کہ ہمراہ خدمت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ کی عیادت ایک بیمار کو گئی ہم اور وہ پریشان حال تہا مثل بچہ کبوتر کی کہ وقت اوکہاڑنی پر کی بیچ کہاتا ہی اضطراب کرتا ہی حضرت نی فرمایا کہ

فرمایا کہ دعای خیر اپنی حق مین نہین کرتا تو اوسنی عرض کی یا رسول اللہ دعا کرتا ہون
کہ جو عقوبت کہ مجھی آخرت مین کریگا دنیا مین کر کہ مین طاقت دوزخ کی نہین رکہتا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا دعای بد کرتا ہی کسواسطی نہین کہتا تو اللہم
ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب
النار ہر گاہ اوس نی یہہ دعا کی حق تعالی شفا دی عبد اللہ ابن عباس سی
مروی ہی کہ جبدنسی کہ حق تعالی نی جہان عالم کو پیدا کیا ایک فرشتہ کو رکن یمانی مین
کہ موضع ہی کعبہ مین مقرر کیا کہ جو بندہ کہ دعا کری ساتھہ ربنا اتنا الخ کی تو
آمین کہسو قولہ سریع الحساب یعنی خدا بقدر یک لمحہ کی باوجود کثرت
لوگون کی اور کثرت اعمال کی حساب خلایق کریگا اور سبکو موافق عمل اونکی جزا دیگا
ایک روایت مین یہہ آیا ہی کہ بقدر زمانہ دہنی دودہ گوسفند حساب خلایق کریگا
قولہ ایام معدودات یعنی گیارہوین بارہوین تیرہوین ذیحجہ کی اور ان
تین دن کو ایام تشریق کہتی ہین کنز العرفان مین لکہا ہی کہ مراد ذکر سی تکبیر ہی
بعد پندرہ نماز کی اوس شخص کو کہ جو منی مین ہو اور اول وقت ذکر کا نماز
عید ہی اور بعد دس نماز کی اوس شخص کو کہ غیر منی ہو اور صورت تکبیر کی یہہ ہی
اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر
اللہ اکبر وللہ الحمد اللہ اکبر الحمد للہ علی ما ہدانا
ولہ الشکر علی ما اولانا ورزقنا من بہیمۃ الانعام
قولہ فلا اثم علیہ یعنی اوپر اوسکی کچھہ حرج اور گناہ نہین ہی لیکن اس

صورت مین واجب ہی اور سپردی جمرات ثلثہ کو تیسری دن مروی ہی کہ اعتقاد
بعضی عرب کا جاہلیت مین اسطرح سی تہا کہ جو شخص دوسری دن منی سی جاوی
گناہ کار ہوتا ہی اور بعضونکا یہہ اعتقاد تہا کہ جو تین دن وہان رہی گناہ کار ہی
حق تعالی نی رد اونکی مین یہہ آیت نازل کی کہ کچہہ گناہ نہین ہی کہ دوسری دن
یا تیسری دن منی سی جاوی لیکن یہہ حکم مطلق نہین بلکہ اوسکی واسطی ہی
کہ جو پرہیز کری شکار سی اور مباشرت سی اور بوی خوش سی اور اگر اسطرح سی
نہووی تو تین دن تک واجب ہی رہنا اوسکو اور قبل اسکی جانا درست نہین
ہی **قولہ ومن الناس من یعجبک** روایت مین ہی کہ اخنس ثقفی مرد
شیرین سخن اور خوبصورت تہا حضرت رسالت صلی اللہ علیہ والہ کو طرز اوٹ مونہہ
اوسکی اور شیرین بانی اوسکی خوش آتی تہی ایکروز مجلس شریف اونحضرت
مین آیا اور اظہار کیا کہ مین ایمان لایا ہون اور مطیع آپکا ہون اور کہا کہ خدا
شاہد ہی اسپر اور قسم بخدا کہا ہی اور دل مین نفاق اوسکی سی بیخبر تہی ہرگاہ
کہ خدمت حضرت سی باہر گیا اور ابادی مدینہ سی باہر ہوا زراعت ایکقوم کی
آگ سی جلادی اور چوپای مسلمانونکی بشمشیر پی کی حق تعالی نی اوسوقتمین یہہ
آیہ نازل کیا **قولہ ومن یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ** غزالی
کہ عالمان بزرگ اہل سنت وجماعت سی ہی کتاب اپنی احیاء العلوم مین تحریر
کرتا ہی کہ شب غار مین یہہ آیت نازل ہوی بشان علی ابن ابیطالب علیہ السلام
مین اوسوقت کہ بستر پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ پر آرام کیا تہا اور ثعلبی بہی وسا ہی

روساي اہل سنت وجماعت سي ہي اپني تفسير مين لکھتا ہي کہ بيچ شب غار کي کہ آن
سيد ابرار ني بحکم پروردگار قصد جاني کا کفار دشمنين سي کيا علي ابن ابيطالب
عليہ السلام کو طلب کيا اوسوقت مين وہ جناب اکيس برس کي تہي فرمايا کہ اي عليؑ
کفار قريش متفق ہوي ہين کہ مجہي ہلاک کرين حسب حکم خدا يہہ ہي کہ تم فرش پر ميري
ارام کرو اور ملبوس ميرا تم پہنو تا کفار جانين کہ مين خوابگاہ مين سوتا ہون اور مين
باہر جاؤن اور اوس جگہہ پہونچو کہ شر انکي سي پناہ مين ہون علي ابن ابيطالبؑ
ني عرض کي کہ اگر مين آپ کي خوابگاہ مين سو رہون کچہہ آسيب تو آپکو نہ پہنچيگا
پيغمبر ني فرمايا کہ اگر تم اسطرح سي عمل مين لاؤ کوئي ايذا اور آزار کفار سي نہ پہونچيگا
علي ابن ابيطالبؑ ني جسوقت يہہ سخن سنا عرض کيا کہ مرگ اپني کا مجہي کچہہ خوف
نہين اور خوشحال ہون مين اپکي سلامت رہني سي پيغمبر صلي اللہ عليہ وآلہ ني
فرمايا کہ اس چادر سبز کو اوڑہ لو کہ ہرگاہ کفار دور سي ديکہين خيال کرين کہ يہہ محمد
خوابگاہ مين سوتي ہين اس صورت مين تفحص ميرا نکرينگي اور مين منزل امن
امان مين پہونچ جاؤنگا پس حضرت رسالت صلي اللہ عليہ والہ منزل اپني سي تشريف
ليگئي اور علي کو فرمايا کہ اگر حق تعالي تجہکو حيات بخشي کا مکہ مين بعد ميري توقف
کيجيو اور آگاہ کرنا کہ جس شخص کي کہ نزديک محمد کي امانت يا قرض ہو مجہسي ليلوي
ہرگاہ فراغ اداي دين وغيرہ سي پانا متوجہ مدينہ ہونا اور فاطمہ بنت اسد کو
اور فاطمہ دختر ميرکو اور فاطمہ دختر زبير ابن عبد المطلب کو ہمراہ اپني لانا پس
امير المومنين عليہ السلام ني بموجب فرمان پيغمبر خدا صلي اللہ عليہ والہ کي چادر سبز

اوڑھ لی اور آرام کیا اور قریش اوس شب کو باتفاق خانہ اونحضرت کو محاصرہ کئی تہی
کہ تا حضرت نکلنی نہ پاوین اور ہر سمت سی طرفین ہای خواب انحضرت کی بہنکتی
تہی اور امیر المومنین علیہ السلام توکل بخدا کرکی اوس خوابگاہ سی اصلا حرکت اور
اضطراب نکرتی تہی تا اینکہ صبح ہوی یکبارگی ہجوم کیا اور سرای پیمبر مین داخل
شمشیرین نکالی ہوی متوجہ خوابگاہ ہوی تا یکبارگی اون حضرت کو مارین اور ہلاک
کرین جسوقت کہ نزدیک پہنچی حضرت امیر المومنینؑ نی بیدار ہوکر شمشیر ابدار
اون پر حملہ کیا وہ لوگ حضرت کی حملہ سی خوفناک ہوی اور پیشوا اونکی اوس
شب مین مثل ابوجہل اور خالد ابن ولید اور حنظلہ ابوسفیان تہی ہر گاہ شجاعت
شاہ مردان کو دیکہا کہا کہ ای علیؑ ہمکو تم سی کام نہین مقصود ہمارا محمدؐ ہی سچ
کہو وہ کہان گئی حضرت نی فرمایا جس جگہہ گئی پناہ خدا مین ہین اور تمہاری
شر سی محفوظ ہین پس نا امید پہری اور باجماع عقلا ثابت ہی کہ کوی جوان مردی
عالم بشریت مین جوان مردی امیر المومنینؑ کو نہین پہنچتی ہی اور مقدور بشر
سی باہر ہی کہ اسطرحسی عمل مین لادی اور اسی واسطی بعضی عالمون نی اور
فاضلون نی کتب اپنی مین لکہا ہی کہ خواب کرنا امیر المومنینؑ کا فرش جناب
نبوی پر اور راضی ہونا اور مقتول ہونی اپنی کی دشمن دین سی اولی او بہتر ہی
مطیع ہونی اسمعیل سی واسطی ذبح ہونی کی دست پدر بزرگوار اپنی سی
اسواسطی کہ اون کو امید تہی کہ شفقت اور مرحمت پدری وقت ذبح کی
غلبہ کریگی اور ریا یہہ تہی کہ ہر گاہ حق تعالی بعین مکرمت اور لطف کی دیکہی

دیکھی کہ ابراہیم ذبح قرۃ العین پر مستعد ہین اسوقت مین منع فرمادی چنانچہ
اسیطرح سی واقع ہوا اور امیر المومنین علیہ السلام نی باوجودیکہ اعوان اور انصار
نرکھتی تھی اور خویش و بیگانہ سب منحرف تھی اطاعت حکم محمد مصطفی کی اور بدل
قوی اور اطمینان خاطر فرش پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ پر آرام کیا شک نہین ہی کہ یہہ
امر طبیعت البشری سی اور نفس انسانی سی نہایت بعید ہی اور بدون توفیق الہی کی
یہہ بات ممکن نہین ہی اور خطیب خوارزمی کہ اہل سنت سی مشہور ہی کتاب مناقب مین
لکہتا ہی کہ صبح شب غار کو جبرئیل علیہ السلام خدمت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ مین نازل ہوئی
اور بہت خوشحال و خرم تھی حضرت نی استفسار کیا کہ باعث سرور تمہاری کا
کیا ہی عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کسطرح مسرور نہوؤن کہ حقتعالی نی
برادر پسر عم اور وصی تیریکو بعوض آرام کرنی اوپر فرش تیری کی کرامت بزرگ
عطا کی ہے کہ حق تعالی جمیع ملائکہ اور حاملان عرش سی مباہات
اور مفاخرت کرتا تہا کہ مین ایسا بندہ فرمان بردار رکھتا ہون کہ
جسنی نقد جان اپنی کو میری حبیب پر نثار کیا ہی اور حبیب میری کو شر
اعدا سی بچا دیا اور آپ ہدف تیر بلا ہوا اور ثعلبی نی اپنی تفسیر مین لکہا ہی
جسوقت یہہ امر علی بن ابی طالب علیہ السلام سی صادر ہوا ملائکہ زمین اور آسمان
اور جن اور انس اس حال سی متعجب ہوئی اور حق تعالی نی جبرئیل اور میکائیل کو وحی کی
کہ مینی تمہین پیدا کیا ہی اور ایکدوسریکو برادر کیا ہی اور عمر ہر ایک کو دراز کرتا ہون
پس تم مین سی کوئی درازی عمر اپنی کو دوسریکو دے سکتا ہی انہون نی عرض کیا

الفرد

الٰہی ازی عمر اپنی کی دوسری کو ندیگی ہم حقتعالی نی فرمایا کہ آیا تم کسو سطی مثل
علی بن ابی طالب کی نہین ہوتی کہ برادری ہی ہمنی اوسکو حبیب اپنی سی اور نقد جان
اپنی کو کسطرح سی نثار حبیب میری پر کیا اور فرش پر کس اطمینان سی سو رہا ہی پس
تم دونو محافظت اوسکی کو جاؤ لہذا ہم دونو نازل ہوئی جبرئیل جانب سر مبارک
علی علیہ السلام اور میکائیل جانب پائی مبارک وآنحضرت کی واسطی نگہبانی کی
کہڑی ہوئی کہ جبرئیل نی کہا کہ ای پسر ابوطالب بشارت ہو تجکو کہ کون مانند
تیری ہی کہ حق تعالی بسبب تیری اپنی فرشتہای مقرب پر مفاخرت کرتا ہی اور
فرماتا ہی کہ کہان ہی ایسا بندہ مطیع کہ وہ علی بن ابی طالب ہی انتہی کلامہ پوشیدہ
نہی کہ اس مقام سی معلوم ہوتا ہی کہ مباہات کرنا حقتعالی کا بسبب علی بن
ابی طالب کی اوپر ملائکہ مقربین کی دلیل ہی کہ جناب امیر علیہ السلام افضل ملائکہ سی
تہی اور یہی دلیل خلافت اور امامت علی بن ابی طالب پر بہی دلیل قوی ہی کیونکہ
جو شخص کہ افضل ملائکہ مقربین سی ہو وہ غیر سی ہو پس بعید بلکہ محال ہی کہ
وہ شخص مرتبہ خلافت اور امامت کا نرکہتا ہو قولہ فان اللہ من بعد
شعبی نی جابر سی روایت کی ہی کہ ایک روز عمر بن الخطاب نی کہا کہ
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ایک یہودی سی سخنان نیک
سنتا ہون اجازت فرمائیی کہ تا مین اوسکو لکہون حضرت نی فرمایا کہ متردد اور شک
کرنیوالا نہو جسطرح سی کہ یہودی اور ترسایان شک کرنیوالی ہین دین اپنی مین اور
بتحقیق کہ مین لایا ہون ملت نورانی اور پاکیزہ اگر موسی زندہ ہوتی تو وہ بہی پیروی

کرتی قوله فِي ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ یعنی سایبانہاے ابر سفید باریک مین نازل ہو عذاب خدا شل
عذاب قوم شعیب کی یعنی باوجودیکہ ابر سفید سی مظنہ رحمت خدا کا
ہوتا ہی اور گمان ہوتا ہی کہ باران رحمت نازل ہوگا اوریکا یک
عذاب اوس سی نازل ہو تکملہ دربیان رکوع نہم قوله اَلنَّاسُ
پانچ حرف ہین بینات اوسکی تین سی ستہتر ہوتی ہین نکلی وس سی یہہ عبارت
اَيْ عَلِيٌّ سَيِّدُ الْاَوْصِيَاءِ اٰلِهٖ قوله النَّاس پانچ حرف ہین بینات اوسکی
تین سی ستہتر ہوتی ہین نکلی وس سی یہہ عبارت عَلِيٌّ وَلِيُّ اللّٰهِ مِنْهُمْ
قوله اَلسَّلَمُ پانچ حرف ہین بر اوسکی ایک سی کستہہ ہوتی ہین اوس سی یہہ
عبارت پیدا ہوتی ہی حُبُّ عَلِيٍّ لِهَادٍ اور بینات اوسکی تین سی و ہوتی ہین
نکلی وس سی یہہ عبارت وِلَاءِ عَلِيٍّ وَلِيُّ اللّٰهِ وَاٰلِهٖ اور مجموع اونہین دونو
کی چار سی تریپن ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت وِلَاءِ عَلِيٍّ الْاِمَامِ وَكِيْلُ
الْاَحْمَدِ وَاٰلِهٖ قوله خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ بارہ حرف ہین زبر اوسکی یکہزار
چار سی سترہ ہوتی ہین نکلی وس سی یہہ عبارت وَهِيَ غَيْرُ اٰلِ الْعَبَاءِ وَاٰلِهٖ
جِدًّا اور بینات اوسکی چار سی نواسی ہوتی ہین نکلی وس سی یہہ عبارت
دُوْنَ النَّبِيِّ وَعَلِيٍّ وَبَنِيْهِمَا الْهَادِيْنَ اور مجموع ونہین دونو کا ایکہزار و
نو سی سولہ ہوتی ہین نکلی وس سی یہہ عبارت وَهِيَ الْمُطَاعُ الَّذِيْ
دُوْنَ النَّبِيِّ وَالْاِمَامِ وَكَــــــيْلُهُ
وَاَبْنَاهُمَا الْاَتْقِيَاءُ

سَلْ بَنِيٓ اِسْرَآئِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍ بَيِّنَةٍ وَّمَنْ

سوال کر تو [illegible] یعنی معجزہ روشن نشانی اور جو شخص

يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ

[illegible] کری نعمت خدا کو بعد معرفت اوس چیز کی آئی ہی اوسکو بس تحقیق خدا سخت ہی

الْعِقَابِ ○ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ

عذاب دینی والا آراستہ کی گئی ہی واسطی اون لوگونکی کہ کافر ہوئی زندگانی دنیا کی اور

يَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا

ہنسی کرتی تہی اون لوگون سی کہ ایمان لائی ہین اور حال آنکہ جو لوگ کہ پرہیز کرتی تہی

فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ

بلند ہی اونکا درجہ روز قیامت مین اور حق تعالی روزی دیتا ہی جسکو کہ

يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً

چاہتا ہی بدون حساب کی تہی لوگ ایک امت کی اختلاف کیا اونہونی

فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ

پس بہیجا خدا نی انبیا کو درحالیکہ بشارت دینی والی اور ڈرانی والی ہین

وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ

اور نازل کیا ساتہہ اونکی کتاب کو ساتہہ بیان حق کی تاکہ حکم کری درمیان

النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ

لوگون کی بواسطہ نبی کی اوس چیز مین کہ اختلاف کیا ہی اونہون نی بیچ حق کی اور نہین اختلاف کیا بیچ حق کی

إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ

مگر اون لوگون نے کہ دی گئی تھی کتاب بعد اسکی کہ آئی تھی اون کو معجزہ ہای روشن

بَغْيًا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا

واسطے حسد کی درمیان اپنی بعد ہدایت کی خدا نی اون لوگون کو ایمان لائی ہین واسطے اوس چیز کی کہ خلاف کیا

فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ

بیچ اوسکی وہ چیز جو حق سی تہی ساتہہ علم خود کی اور خدا ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتا ہی طرف راہ

مُسْتَقِيمٍ ۝ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ

راست کی نہ گمان کرو تم کہ داخل ہوگی تم بہشت مین اور حال آنکہ نہین آیا تمکو

مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَ

مانند حال اون لوگون کی کہ گذری ہین آگی تمسی پہنچی اون کو سختی اور

الضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ

بیماری اور زلزلہ دیی گئی وہ آنکہ کہتی ہی رسول اور وہ لوگ کہ

آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ

ایمان لائی تہی ساتہہ اوسکی کب ہوگی تائید خدا کی آگاہ ہو تحقیق مدد خدا کی قریب ہی

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ ۝ قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ

سوال کرتی ہین تجہسی کس چیز کو دین راہ خدا مین کہہ تو ای محمد جس چیز کو دو تم کہ

خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ

مال نیک سی ہو پس واسطی والدین کی ہی اور اقربا کی اور یتیمون کی اور مسکینون کی

وَابْنَ السَّبِيلِ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ

اور مسافرون کی اور او جس چیز کو کرتی ہو تم نیکی سی پس بدرستیکہ خدا

بِهٖ عَلِيمٌ ۝ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَ

ساتھ اوسکی دانا ہی فرض کیا گیا ہے اوپر تمہاری جنگ دشمنون سی اور

هُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَعَسٰى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَّهُوَ

حال آنکہ وہ مکروہ ہی بسطی تمہاری و شاید کہ کراہت رکہتی ہو تم کسی چیز کو اور حال آنکہ وہ

خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ

بہتر ہو واسطی تمہاری اور شاید کہ دوست رکہو تم کسی چیز کو اور حال آنکہ وہ بد ہو

لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝

واسطی تمہاری اور خدا جانتا ہے اور تم نہین جانتی ہو

قولہ مِنْ اٰيَةٍ بَيِّنَةٍ مراد یہہ ہی کہ بنی اسرائیل نی فقط تجکو تکذیب نہین کیا

بلکہ قبل از تیری اپنی پیغمبر کی بہی ساتھہ اسطرحسی کی تی تہی ور معجزات نمایان کہ دلالت

اوپر صدق پیغمبری و نکی کی کرتی تہی مثل اژدہا کرنی عصا کی اور یدبیضا

کی اور شگافتہ کرنی دریا کی اور نازل کرنی من اور سلوی کی اور سوای

اسکی بعضی گروہ اسکو باور کرتی تہی اور بعضی انکار۔ قولہ وَمَنْ

يُّبَدِّلْ یعنی جو شخص کہ بدل کری بجہت عناد کی نعمت خدا کو

یعنی تکذیب کری معجزات کو کہ سبب ہدایت کا ہی بعد معرفت

اوسکی کی قولہ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا ابن عباس سے روایت

سی کہ اغنیای قریش مثل ابوجہل اور ہشام اور مانند انکی مشرکان عرب سے کہ مالدار تھے درویشان صحابہ پر ہنستے تھے مثل عبداللہ مسعود اور عمار اور صہیب اور بلال وغیرہ کی اور بسبب بسیاری مال اور خدم اور حشم کی اون پر فخر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ محل تعجب یہہ ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہین کہ ساتھ ان محتاجون کی کار جہان درست کرتا ہون مین اور عزت بزرگان عرب کی اور انکی دین وملت کو برہم ودرہم کرونگا اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ فی الواقع حق پر ہوتا تو سزاوار تہا کہ اشراف عرب اور بزرگان عرب اوسکی تابع ہوتے پس حقتعالی انکی حق مین فرماتا ہی زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا قولہ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ یعنی حق تعالی روزی دیتا ہی دنیا اور آخرت مین جسکو کہ چاہتا ہی موافق مصلحت کی بی حساب پس فراخ کرنا روزی کا دنیا مین اہل باطل کو بسبیل استدراج ہی یا بنا بر امتحان کی اور آخرت مین روزی دینا از جہت ثواب ہی اوپر اعمال صالح کی اور ابوالقاسم طائی نی امام رضا علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ وہ حضرت ابای کرام اپنی سی نقل فرماتی ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا ہی کہ جو شخص مومن یا مومنہ کو بجہت درویشی کی بہتان کری یعنی اوسکی حق مین وہ کلمہ کہی کہ جو اوسمین نہو تو فردای قیامت کو اوسکو حقتعالی بیشتہ آتش پر کہڑا کریگا تا اینکہ عہدہ گفتگو اوسکی سی باہر آوی اور بندہ مومن نزدیک حقتعالی کی فرشتہ مقرب سی گرامی تر ہی اور کوئی چیز نہین ہی کہ حقتعالی اوسکو دوست تر رکھتا ہو سوای مومن تائب یا مومنہ تائبہ کی اور اہل آسمان مومنون کو

اس طرح سی پہچانتی ہین کہ جیسی کہ کوئی اپنی اولاد او راہل کو پہچانتا ہو قولہ تعالیٰ کَانَ النَّاسُ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً یعنی تھی سب لوگ ایک ملت پر اور متفق تھی مذہب حق پر اور وہ زمانہ حضرت آدم اور حضرت ادریس علیہما السلام کا تھا بعد اسکی ہر گاہ کہ اونھون نی باہم اختلاف کیا خدا نی پیغمبرونکو مبعوث کیا بَغْیًا بَیْنَھُمْ یعنی واسطی اوس حسد کی کہ درمیان اونکی تھا یا واسطی ستمگاری اور تعدی کی کہ ایک دوسری پر بجہت حرص دنیا کی کرتا تھا قولہ تعالیٰ مَثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِکُمْ یعنی مانند محنت اور آزار اون لوگون کی کہ گذری ہین قبل تمہاری پیغمبرون اور صدیقون [illegible] تابعون سی کہ دست کفار سی ایذا کھینچتی تہی قولہ تعالیٰ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ اس آیہ مین اشارہ ہی کہ پہنچنا رحمت الٰہی کا بوسیلہ محنت اور بلا ہوتا ہی اور ترک کرنی لذت اور خواہش نفس سی چنانچہ وہب منبہ سی منقول ہی کہ کتاب بعضی حوارین مین لکہا ہی کہ ای فرزند آدم ہر گاہ کہ حق تعالیٰ دروازہ بلا کو تجہپر کشادہ کری تو خوش ہو کہ یہہ راہ انبیا اور اولیا کی ہی اور ہر گاہ دروازہ نعمت اور آسانی کو کشادہ کری تو غمگین ہو کہ تیری ساتھہ خلاف طریقہ انبیا اور اولیا کی عمل مین لایا ہی روایت ہی کہ عیسیٰ علیہ السلام کا ایک وزیر تھا کہ تمام امور مین مددگار تھا اتفاقا ایکروز صحرا مین اوسکو شیر نی کھا لیا عیسیٰ نی مناجات کی کہ بار خدایا یہہ شخص وزیر اور مددگار میرا تھا اسمین کیا مصلحت تھی کہ شیر کو اوسپر غالب کیا کہ اوسنی ہلاک کیا خطاب ہوا کہ جا ہا مینی منزلت اسکی میری درگاہ مین بلند ہوا اور عمل اوسکا لیاقت اسکی نرکھتا تھا کہ اوس رتبہ کو پہنچی

مرتبہ کو پہنچی لہذا اوسکو بلا مین گرفتار کیا تا کہ وہ مرتبہ اوسکو عطا کرے اور حدیث
مین وارد ہوا ہی کہ اہل بلا اور محنت کو درجات عالیہ عقبی مین عطا کرینگا کہ بجہت
کثرت نماز اور روزہ اور سایر طاعتونکی اوس مرتبہ کو نہین پہنچا ہی اور ہر گاہ
بندہ مومن آخرت مین مراتب اہل مصیبت کو دیکھی گا آرزو کریگا کاش بدن میرا
دنیا مین ساتھ مقراض کی ذرہ ذرہ کرتی تا اس مرتبہ عالیہ کو پہنچتا مین قولہ

فللوالدین والاقربین اس آیہ سی بسبب تقدیم کرنی والدین اور
اقربین کی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ افضل ہین اوس نفقہ سی کہ راہ خدا مین دیا جاوی
مثل دینی یتیم اور مسکین وغیرہ کی چنانچہ کلام رسولخدا صلی اللہ علیہ والہ کا کہ
حضرت امام جعفر صادق سی منقول ہی اوسپر دلالت تام رکہتا ہی اور وہ
یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ نی فرمایا ہی کہ پانچ خرمی یا پانچ گردہ نان
یا پانچ درہم یا پانچ دینار کہ آدمی رکہتا ہو بہتر اون مین سی وہ ہی کہ صرف
والدین ہو اور دوسری صرف عیال اور ذات اپنی کی ہو اور تیسری
اقربایان محتاج کی اور چوتھی ہمسایان محتاج کی اور پانچوین راہ خدا مین
اور ثواب اس پانچوین کا اورون سی کم ہے

ع

يَسْئَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ
سوال کرتی ہین تجہسی مہینی حرام سی جنگ کرنی کو بیچ اوسکی کہدی تو ای محمد

قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَ
جنگ کرنا بیچ اوسکی گناہ بزرگ ہی اور باز رکہنا ہی لوگونکو راہ خدا سی اور

كُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهِ مِنْهُ اَكْبَرُ

کفر کرنا ساتهہ اوس خدا کی اور باز رکهنا مسجد حرام سی اور باہر کرنا اہل مسجد کو اوس سی بزرگ ہی

عِنْدَ اللّٰهِ ج وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ط وَلَا

نزدیک خدا کی اور شرک یا نکالنا اونکا بڑا گناہ ہی قتل عمر حضرمی سی اور نہ

يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ

ہمیشہ ہین کہ جنگ کرینگی وہ ساتهہ تمہاری تا اینکہ پهیرین تمکو دین تمہاری سی اگر

اسْتَطَاعُوْا ط وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ

قادر ہوون اوس پر اور جو شخص کہ پهری تم مین سی دین اپنی سی پس مریگا اور حال اونکو

كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ج

کافر ہوا پس یہہ گروہ باطل ہو گئی اعمال اونکی بیچ دنیا اور آخرت کی

وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○

اور وہ گروہ اہل دوزخ ہین کہ وہ اوس مین ہمیشہ رہین گی

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِىْ

بدرستیکہ وہ لوگ کہ ایمان لائی اور وہ لوگ کہ ہجرت کی اونہون نی اور جہاد کیا اونہون نی بیچ

سَبِيْلِ اللّٰهِ ط اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ

راہ خدا کی وہ لوگ ہین کہ امید رکهتی ہین مہربانی خدا کی اور خدا

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ط

بخشنی والا ہی مہربان ہی سوال کرتی ہین تجهسی ای محمد شراب اور جوی سی

قُلْ فِيهِمَآ اِثْمٌ كَبِيرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَآ

کہہ تو بیچ اون دونوں کی گناہ عظیم ہے اور منفعتیں ہیں واسطے لوگوں کی اور گناہ اون دونوں کا

اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۗ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ

بزرگ ہے نفع اون دونوں کی سی اور سوال کرتی ہیں تجھسی کیا کچھ خرچ کریں

قُلِ الْعَفْوَ ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝

کہہ تو زیادتی کو درحاجت سی اسطرح سی بیان کرتا ہی خدا واسطے تمہاری نشانیاں تو کہ تم تامل کرو

فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۗ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ۗ قُلْ

بیچ دنیا کی اور آخرت کی اور سوال کرتی ہیں تجھسی ای محمد یتیموں سی کہہ تو اونکے

اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۗ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ

درست کرنا کام کا واسطے اونکی نیک ہی اور اگر شراکت کرو اونسی پس برادران تمہاری ہیں

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۗ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ

اور حقتعالی جانتا ہی فساد کرنیوالی کو صلح کرنی والی سی اور اگر چاہتا خدا ہر آئینہ رنج میں ڈالتا تمکو

اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ وَلَا تَنْكِحُوا

بدرستیکہ خدا غالب ہی دانا ہے اور نہ نکاح کرو تم

الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۗ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ

عورت مشرکہ سی تا اینکہ ایمان لاوین اور ہر آئینہ کنیز مومنہ بہتر ہے

مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ

مشرکہ سی اور اگر تعجب میں لاوی تمکو اور نہ نکاح کرو تم مسلمکا ساتھ مشرکوں کی تا اینکہ

يُؤْمِنُوا وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ مِنْ مُشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ

ايمان لاوين وي تب اور البته بنده مومن بهتر هي مرد مشرک سي اگرچه تعجب مين لاوي تمکو وه مشرک

أُولَئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ وَاللَّهُ يَدْعُوا

وه لوک بلاتي هين طرف آتش دوزخ کي اور خدا بلاتا هي

إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ

طرف جنت کي اور مغفرت کي ساتهه توفيق اپني کي اور بيان کرتا هي احکام اپني کو

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ قوله

واسطي لوگون کي شايد که وه نصيحت ليوين

يَسْئَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ

منقول هي که در سال دويم هجرت حضرت رسالت پناه صلي الله عليه واله ني عبدالله ابن جحش کو که پسر عمه انحضرت کي تهي همراه بعضي صحابه کي بطن نخله کو بهيجا تا کاروان قريش کو قتل واسير کرين پس درميان انکي اور کاروان قريش کي که طايف سي اتي تهي مقاتله واقع هوا اور عمر حضري که کفار سي تها قتل هوا اور وه روز غره رجب کا تها اور اون لوکون پر مشتبه تها که غره رجب هي يا سلخ جمادي الاخر هي بعد مشهور هوني اس خبر کي کافرون ني طعن کيے که محمد صلي الله عليه واله ني ماه هاي حرام کو حلال کيا هي اور اصحاب اپني کو جنگ کرنيکي ماه رجب مين رخصت دي هي اس سخن کو سنکر پيغمبر خدا ني عبدالله ابن جحش کو طلب کيا اور فرمايا که مينی تجهی نه کها تها که ماه حرام مين

مین جنگ و قتل اور اسیر نہ کیجیو عبد اللہ نی عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ گمان ہمارا یہہ تہا کہ وہ روز سلخ جمادی الآخر ہی اور بعد مقابلہ کی
ہم پر ثابت ہوا کہ غرہ رجب ہی پس حضرت نی مالہای غنیمت اور اسیرونکو رد کیا
اور تصرف مین نہ لائی اثنای اس حالمین اکابر قریش نی ایک مکتوب پیغمبر خدا
کی پاس بہیجا اور از روی تشنیع اور الزام کی سوال کیا کہ جنگ کرنا ماہ حرام مین
کیسا ہی اسی واسطی حقتعالی نی اونکی رد مین یہہ آیہ نازل کیا لغت حَبُطَ
معنی حبط کی لغت مین باطل ہونا ثواب عمل کا ہی لیکن امامیہ اور اہل سنت مین
اختلاف ہی کہ آیا باطل ہونا عمل کا بعد اسکے ہوتا ہی کہ تحقق ثواب وسکی واسطی
ہو چکا ہو یا نہ معتزلہ اور خوارج قائل ہوئی ہین کہ بطلان ثواب بعد تحقق کے
ہوتا ہی اسطرحسی کہ اگر کوئی شخص تمام عمر عبادت کری اور آخر عمر مین ایک جرعہ
شراب کا پئی یا زنا کری تمام عبادت سابق کی باطل ہوتی ہی اور مرجیہ قائل ہوئی
ہین کہ باوجود ایمان کی کسی گناہ پر عذاب نہین ہوتا ہی جیسا کہ باوجود کفر کی
سب اعمال خیر اوسکی باطل ہوتی ہین او جبائی قائل ہوا ہی کہ وہ معاصی
کہ جو بعد ہوئی ہین اعمال سابقہ کو باطل کرتی ہین بشرطیکہ وہ اعمال گناہون سی
کم ہون بدون اسکی کہ گناہونسی کچہہ کم ہو جاوین از جہت عفو وغیرہ
کی اور اگر اعمال خیر اونکی زیادہ ہون گناہونسی پس بقدر زیادتی اوسکو
ثواب ملتا ہی اور ابو ہاشم نی کہا ہی کہ بلکہ موازنہ ہوتا ہی یعنی گناہ اور
عمل مقابلہ کئی جاتی ہین پس بقدر مساوات کی دونو طرفسی باطل ہوتی ہین ادہر

بقدر زیادتی کی باقی رہتا ہی اور نزدیک امامیہ کی سب یہہ اقوال باطل ہین سوائے
کہ بنا بر مذاہب کی حقتعالی پر ظلم لازم آتا ہی اور قباحت ظلم کی صاحبان عقل پر پوشیدہ
نہین ہی اور علاوہ یہہ ہی کہ حقتعالی خود فرماتا ہی وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ
اور واسطی ظاہر ہونی فرق کی دونو قول مین مثال بیان کی جاتی ہی مثلا ایک شخص
ایک مزدور کو مقرر کری اور کہی کہ دیوار خانہ میریکو تیار کر اور وہ جا کر صحرا مین بیٹہ جاوی
پس شک نہین ہی کہ قابلیت اجورہ کی نہین رکہتا ہی پس یہہ حبط ہونا اجورہ کا موافق
مذہب امامیہ کی ہی کہ اصلا وہ پہلی سی ہی قابل اجورہ کی نتہا یہہ کہ قابلیت اجورہ کی
حاصل کر کی بعد اوسکی حبط ہوا ہو اور موافق مذہب اہل سنت و جماعت کی مثال یہہ ہی
کہ مزدور کو کہی کوئی شخص کہ تو دیوار خانہ تیار کر اور اوس نی بموجب کہنی اوسکی دیوار
خانہ کو درست کیا من بعد اوسکی اوس مزدور سی کوئی تقصیر سرزد ہوئی اور وہ
مالک اوسکو مزدوری نہ دی بنا بر اوس تقصیر کی پس اس صورت مین نہ دینا
مزدوری کا یقینا ظلم ہی اور حبط ہونا دنیا مین فوت ہونا فوائد اسلام کا ہی
بسبب مرتد ہونی کی اور آخرت مین فوت ہونا ثواب اعمال کا ہی اور انشاء
اللہ تعالی ذیل تفسیر قول حقتعالی وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ
وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ مین بتفصیل تمام ذکر معانی حبطت
کی کہ ساتہہ اول مخالفین اور رد و قدح اونکی ذکر کیا جائیگی قوله وَجَاهَدُوا
فِي سَبِيلِ اللَّهِ منقول ہی کہ ہرگاہ عبد اللہ بن جحش اور پیروان اوسکی
نی ترک تفحص اور ترک احتیاط سی توبہ کیا بعضی اصحابون کو گمان یہہ ہوا

کہ یہہ جماعت اگرچہ گناہ سی خلاص ہوی لیکن اونکو اجر آس جہاد کا نہوگا
اسواسطی حقتعالی نی فرمایا کہ تحقیق وہ لوگ ایمان لائی اور وہ لوگ کہ
ہجرت کی اور وہ لوگ کہ جہاد کیا اونہون نی راہ خدا مین امید رکہتی ہین
رحمت خدا کو قولہ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ صاحب مدارک نی لکہا کہ خمر مین چار
آیتین نازل ہوئی ہین ایک یہہ ہی وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ
تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا پہلون سی خرما کی اور انگورون سی بناتی ہو تم نشہ
کرنی والی چیزا اور یہہ آیت مکہ مین نازل ہوئی ہی اور تہی مسلمان کہ پیتی
تہی شراب کو درحالیکہ اونکی واسطی حلال تہی بعد اسکی عمر نی اور چند صحابہ
نی عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتوی دیجئے ہمکو باب شراب
مین پس تحقیق کہ وہ زائل کرنی عقل اور مال کی ہی اوسوقت یہہ آیت
دوسری نازل ہوئی يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ الخ بعد اسکے
بعضون نی شراب پی اور بعضون نی ترک کی بعد اسکے عبد الرحمن بن عوف
نی ایک جماعت کو پلایا پس پئے اونہون نی شراب اور نشہ مین
آئی اور بامامت یکدگر نماز جماعت پڑہنی لگی اور پیش نماز نی بعد حمد کی
یہہ پڑہا قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ
پس اوسوقت یہہ آیت نازل ہوئی لَا تَقْرَبُوا الصَّلَوٰةَ وَأَنْتُمْ
سُكَارَىٰ یعنی نہ قریب ہو نماز سی جسوقت
کہ تم نشہ مین ہو پس گم ہوا پینا اوسکا بعد اسکی عتبان بن مالک نی

ایکجماعت کو بلایا ہرگاہ شراب پی کر نشہ مین آئی جنگ وجدال تا بکد بکر کر نیکی پس
کہا عمر نے اللّٰھم بین لنا فی الخمر بیانا شافیا یعنی خداوند
بیان کر واسطی ہماری درباب خمر بیان شافی کو پس یہہ آیہ نازل ہوئے
انما الخمر والمیسر تا فہل انتم منتھون نازل ہوئی پس کہا
عمر نے کہ باز رہی ہم اوس سی ای رب میری اور علی صلوات اللہ
علیہ سی منقول ہی کہ اگر گری قطرہ شراب کا کوئین مین پس بنایا
جای اوس جگہہ مینار تو نہ اذان دونگا مین اوسپر اور اگر گری دریا مین اور
وہ دریا خشک ہو جای اور کہاس جمی تو مین چراؤن کا **فائدہ**
احتیاط اور زہد علی بن ابیطالب علیہ السلام کا ملاحظہ کیا چاہئی کہ جس کوئی مین
کہ شراب گری اور مینار تیار ہوئی تو وہ حضرت اوسپر اذان نکہین کس قدر
اہتمام ترک شراب مین معلوم ہوتا ہی اور اسی جاسی ہی کہ کاہی کسی
مخالف اور موالف سی مسموع نہین ہوا ہی کہ حالت صحت یا حالت مرض مین
انحضرت نی استعمال شراب کا کیا ہو بخلاف خلیفہ ثانی کے کہ باعتراف
موالف کی معلوم ہوتا ہی کہ ہرگاہ ابولولو علیہ الرحمہ نی ضربت بابرکت شکم
مبارک خلیفہ ثانی پر لگائی اوسوقت شراب نوش فرمائی اور جراحت شکم
سی بہ گئی چنانچہ تاریخ الخلفا مین جلال الدین سیوطی نی لکہا ہی ذکر وفات خلیفہ
ثانی مین شعر بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا اور خمر عصارہ انگور کو
کہتی ہین کہ جوش کہاوی اور کف لاوی یہہ بنا بر مذہب ابی حنیفہ کی ہی اور

اور مذہب امامیہ اور شافعی کا یہہ ہی کہ جو مشروب کہ خلط اور غلطی عقل مین پیدا کریں اور قلیل اور کثیر اوسکا نشہ کریں پس وہ خمر ہی اور باجماع امامیہ ثابت ہی کہ تمام شریعتون مین حکم حرمت اوسکی تہا اور اسی طرحسی تمام مسکرات حرام ہین چنانچہ روایات متواترہ اور احادیث صحیحہ اس باب مین وارد ہوی ہین اور حسن بصری سی منقول ہی کہ اوسنی کہا کہ قل فیہما اثم کبیر دلیل ہی اوپر حرام ہونی خمر کی سب ملتون مین اور توضیح اس قول کی یہہ ہی کہ فرمانا خدا کا کہ ان دونون مین گناہ بزرگ ہی اور گناہ ان دونو کا بڑا ہی نفع ان دونو سی دلالت رکہتا ہی کہ بزرگ ہونا گناہ کا مقید بوقت اور مخاطب کی نہین ہی پس اس جہت سی معلوم ہوتا ہی کہ کسی وقت مین شراب حلال نتہی اور مراد منافع سی وہ منفعتین ہین کہ جو اوسکی تجارت مین حاصل ہوتی ہین یا منافع بدنی ہین مثل تقویت دینی حرارت غریزی کی اور ہضم کی اور باخلقی مانند تواضع متکبرونکی اور سخاوت ممسکونکی اور جرات نامردونکی اور منافع قمار کی کسب کرنا مال کا ہی باسانی اور طرب اور لذت کی ساتہہ اور فراخی معیشت کی درویشون پر اسواسطی کہ رسم جاہلیت مین یہہ تہا کہ مال قمار کو درویشون پر قسمت کرتی تہی اور خود نہ لیتی تہی اور معنی میسر کی یہہ ہین کہ جسمین قمار یعنی جوا ہووی اور صفت میسر کی اوس وقت مین یہہ تہی کہ دس تیر تہی سات اونمین سی ایسی تہی کہ اونکی نکلنی سی حصہ ملتا تہا ایک کا نام اونمین سی فذ تہا اوسکی واسطی

حصہ مقرر تہا اور ایک کو توام کہتی تہی اوسکی واسطی دو حصی مقرر تھی اور ایک
اونمین سی رقیب تہا اوسکی واسطی تین حصی مقرر تھی اور ایک حلس تہا
اوسکی واسطی چار حصی تہی اور ایک نافس تہا اوسکی واسطی پانچ حصی
مقرر تھی اور ایک مسبل تہا اوسکی واسطی چہہ حصی مقرر تھی اور ایک معلی
تہا اوسکی واسطی سات حصی مقرر تھی اور تین تیر اونمین سی ایسی تہی
کہ اونکی واسطی کچہہ مقرر نتہا اور تینونکا نام یہہ تہا سفیح اور منیح اور وغد
اور ان سب تیرونکو ایک کیسہ مین رکہتی تہی اور ایک شخص عادل کو
دیتی تہی کہ وہ اوسکو حرکت دیکر ایک کو نام ایک شخص کی نکالتا تہا پس
اگر وہ تیر ایا کہ جسکی واسطی حصہ مقرر ہی موافق اوسکی لیتا تہا اور جس شخص
کی واسطی وہ تیر نکلتا تہا کہ جسکی واسطی کچہہ مقرر نہین ہی تو اوسکو کچہہ ملتا تہا
بلکہ وہ سب دیتا تہا اور جو چیز کہ اس سی حاصل ہوتی تہی فقیر اون پر
قسمت کرتی تہی اور ساتہہ اسکی فخر کرتی تہی اور جو شخص کہ شریک اوس قمار
کی نہوتا تہا مذمت اوسکی کرتی تہی اور حکم میسر مین جمیع انواع قمار کی داخل ہین
مثل شطرنج و تختہ نرد و تخم بازی و کردکان تا اینکہ کہیلنا لڑکونکا گولیان اور
اخروٹ سی **قوله قل العفو** یعنی کہہ تو ای محمد نفقہ دو اوس چیز سی کہ
زیادہ ہو مصرف اپنی اور عیال سی حاصل کلام یہہ ہی کہ جب تک کہ تم
محتاج ہو تصدق نہ دو چنانچہ مروی ہی کہ ایک شخص نزدیک رسول خدا کی
ایا اور قدری طلا بشکل تخم مرغ کی ہاتہہ مین اوسکی تہا اور سوای اوسکی

اوسکی کچھہ تھا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اوسکو لیجیی کہ یہہ صدقہ ہی حضرت
نی موںہہ اوسکی طرفسی پہیر لیا بار دیگر اوس نی اوسطرف جاکی عرض کیا حضرت
نی موںہہ پہیر لیا بار سیوم پہر عرض کیا حضرت غضب مین ائی اور اوس طلا کو
لیکر بقوت پہینکا کہ اگر عضو اوسکی پر گرتا تو ٹوٹ جاتا اور حضرت نی فرمایا کہ ایک
تم مین سی اتاہی اور تمام مال اپنی کو صدقہ کرتاہی اور بعد اوسکی سر راہ
بیٹہہ کر دست سوال دراز کرتاہی اور فرمایا کہ صدقہ ساتہہ تونگری یکی ہو
پس چاہیی کہ ابتدا ساتہہ عیال اپنی کی کرو اور بعد اوسکی جو چیز کہ فاضل
ہو تصدق کرو **یسئلونك عن الیتامی** یعنی پوچہتی ہین تجہسی
ای محمد معیشت یتیمونسی کہہ تو کہ اصلاح مین لانا یتیمون کا اور حفاظت کرنا
مال اونکی کا بہتر ہی اختیار کرنی دوری اونکی سی اور بعضی تفاسیر مین ایا ہے
کہ ایکجماعت نی طعام یتیمونکو طعام اپنی سی جدا کیا تہا اور اوس مین قصور
نکرتی تہی اور ساتہہ اونکی اکل و شرب اور ہم نشینی اور اختلاط نکرتی تہی
اسیواسطی حقتعالی نی فرمایا **وان تخالطوهم قوله ولا تنكحوا**
منقول ہی کہ سید عالم نی مرثد غنوی کو مکہ کو بہیجا تا جماعت مسلمانان دربندہ
کو مخفی اور پنہان کفاروںسی نکال کی مدینہ کو لاوی ہرگاہ مرثد مکہ مین
داخل ہوا ایک مشرکہ کہ نام اوسکا عناق تہا اور نہایت جمیلہ تہی اور ایام
کفر مین مرثد سی نہایت محبت رکہتی تہی نزدیک مرثد کی ائی اور کہا
شربت وصال سی باہم مزا اوٹہاوین مرثد نی کہا کہ اسلام مانع ہی اور

مواصلت کرنا محال ہی کہ وقوع مین آوی عناق نی کہا مجہسی نکاح کر مرثد نی کہا
یہہ موقوف براجازت پیغمبر خدا ہی وہ عورت غضبناک ہوئی اور مشرکون کو
خبر دی بعد مطلع ہونی کی کفار اوسکی کہر مین داخل ہوی اور زدوکوب
اوسکو کیا اور مرثد بہزار خرابی مدینہ مین بہاک آیا او پیغمبر اوس سی آگاہ ہوی
اوس وقت مین یہہ آیت نازل ہوی **ولا تنکحوا المشرکات** **قوله**
ولامة مؤمنة روایت ہی کہ جاریہ عبد اللہ رواحہ نی طمانچہ
مارنی آقا اپنی سی جناب پیغمبر مین فریاد کی حضرت بطریق تلطف عبد اللہ
رواحہ سی احوال کنیز کو استفسار کیا عرض کی اوسنی کہ اگرچہ وہ جاریہ نماز
اور مومنہ ہی لیکن فرمان بردار نہین ہی حضرت نی فرمایا کہ ہرگاہ وہ مومنہ
ہی اوس سی نیکی کر عبد اللہ نی اوسکو آزاد کیا اور اوسکی ساتہہ
عقد کیا باوجود اسکی کہ ہمسایہ مین اوسکی ایک زن جمیلہ مشرکہ مالدار
اوسکو بہم پہنچ سکتی تہی لیکن واسطی رضای خدا کی اوسکو اختیار
نہ کیا ایک جماعت نی طعن کیا کہ زن جمیلہ مالدار کو ترک کیا اور جاریہ سیاہ
مفلسہ کو اختیار کیا اوسوقت مین یہہ آیت نازل ہوی **ولامة مومنة**
الخ **قوله ولا تنکحوا المشرکین** یعنی نکاح نکرو نہای مومنہ کا ساتہہ
مشرکون کی تا اینکہ ایمان لاوین وہ پس اگر کوئی کہی کہ پیغمبر خدا نی دو بیٹیان
اپنی کسواسطی ابو العاص اور عتبہ بن ابی لہب کی عقد مین دین باوجود اسکی
کہ وہ کافر تہی جواب اسکا اولا یہہ ہی کہ یہہ آیہ بعد نکاح کرنی کی نازل ہوی

ہوئی چنانچہ دلیل تام اسپر یہہ ہی کہ مفسرون نی لکہا ہی کہ آیات سورہ بقر
سب مدنی ہین اور نکاح اونکا مکہ مین واقع ہوا تہا چنانچہ صاحب مدارک
اور کشاف اور بیضاوی نی اول سورہ بقر مین لکہا ہی مدنیہ اور صاحب
مجمع البیان نی اسطرح لکہا ہی کہ کل آیات سورہ بقر مدنی ہین مگر ایک آیت
کہ وہ یہہ ہی واتقوا یوماً ترجعون فیہ الی اللہ کہ نازل ہوئی
حجۃ الوداع مین بیچ منی کی پس استثنا کرنا صاحب مجمع کا قرینہ عموم کا ہی
خصوصاً بلحاظ لفظ کل کی اور ثانیاً جواب یہہ ہی کہ ہر گاہ تکالیف انبیاء اور
اوصیا کی مختلف ہوتی ہی بعید نہین کہ ابتدای ظہور اسلام مین پیغمبر
خدا کی واسطی درست رکہا ہو کہ نکاح اپنی بیٹیون کا ساتہہ کافرون کی
کرین اور اس مین کچہہ استبعاد نہین ہی بنا بر لحاظ مستعد ہونی ابراہیم
کی ذبح اسمعیل پر اور درست ہونی اس ذبح کا اونکی واسطی حال انکہ
کسی کی واسطی درست نہین اور بنا بر لحاظ حاضر کرنی حضرت لوطؑ کے
بیٹیون کو واسطی کفارون کی ہر چند کہ احتمال یہہ ہی کہ اوس وقت مین
نکاح ساتہہ کفار کی درست ہو لیکن کہہ سکتی ہین کہ جسطرحسی حضرت کو
درست ہوا اسیطرحسی پیغمبر خدا کو بہی اوایل مین اسلام درست ہو اور
بعد اسکی ممنوع ہو گیا ہو اور اگر کوئی کہی بعد از ظہور اسلام کی کس
واسطی پیغمبر خدا نی زینب کو ابو العاص سی جدا نہ کیا کہ وہ بعد تشہیر
اسلام کی کفر پر رہا چنانچہ تاریخ خمیس مین لکہا ہی جواب اوسکا یہہ ہی

کہ اوسوقت مین ظہور اسلام بخوبی نہوا تہا اور غلبہ پیغمبر خدا کو حسبطرح سے
چاہیے حاصل نہ تہا اور جدا کرنے مین خوف تہا فتنہ و فساد تہا

وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِ
اور سوال کرتے ہین وہ لوگ تجہسی ای محمد احکام حیض سے کہہ تو کہ حیض سبب گندگی اور ایذا کا ہی پس کنارہ کرو تم
لُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ
عورتون سے حالت حیض مین اور نہ جماع کرو اون سے تا اینکہ
يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ
پاک ہون وہ پس وقتیکہ غسل کرین پس جماع کرو اونسے جس جگہہ سے
أَمَرَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ
کہ امر کیا تمکو خدا نے بدرستیکہ خدا دوست رکہتا ہے توبہ کرنے والون کو اور دوست رکہتا ہے
الْمُتَطَهِّرِينَ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا
پاک لوگون کو عورتین تمہاری کہیتی ہین واسطے تمہارے پس او
حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ
کہیتی اپنی کو جدہر سے چاہو تم اور مقدم کرو واسطے نفسون اپنی کی عملہای نیک سے
وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُلَاقُوهُ وَبَشِّرِ
اور ڈرو تم خدا سے اور جانو تم بتحقیق کہ تم ملنے والے ہو اوس سے اور بشارت دے تو

الْمُؤْمِنِينَ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ

مومنون کو اور نہ گردانو تم خدا کو بہانہ واسطے قسمون اپنی کی

أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ

واسطے نیکی کرنی اقربا اپنی کی اور پرہیز کرو تم اور درستی کرو تم درمیان لوگون کی اور خدا

سَمِيعٌ عَلِيمٌ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ

شنوا ہی دانا ہی نہیں عذاب کرتا تمکو خدا ساتھ بیہودگی کہ واقع ہو

فِي أَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ

بیچ قسمون تمہاری کی اور لیکن عذاب کریگا تمکو ساتھ اوس چیز کی کہ کسب کیا ہی

قُلُوبُكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ لِلَّذِينَ

دلون تمہاری مین اور خدا بخشنے والا ہی بردبار ہی واسطے اون لوگون کی

يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ

کہ قسم کہاتی ہین عورت اپنی سی انتظار کرنا چار مہینی کا ہی

فَإِنْ فَاءُوا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ وَإِنْ

پس اگر رجوع کرین طرف عورتون کی پس بیشک خدا بخشنی والا ہی مہربان ہی اور اگر

عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ وَالْمُطَلَّقَاتُ

قصد کرین وہ طلاق کو پس تحقیق کہ خدا شنوا ہی دانا ہی اور عورتین طلاق دی گئین

يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ

انتظار کرین کی ساتھ نفسون اپنی کی تین دفعہ پاک ہونا حیض سی اور نہیں حلال ہی

لَهُنَّ اَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْ اَرْحَامِهِنَّ

واسطی اونکی یہہ کہ چھپاوین اوس چیز کو کہ پیدا کیا خدا نی بیچ ارحام اونکی کی

اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَبُعُوْلَتُهُنَّ

اگر ہین کہ ایمان لاتی ہون وہ ساتہہ خدا کی اور روز قیامت کی اور شوہران اونکی

اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا

سزاوار ترہین ساتہہ پھیر لینی اونکی بیچ زمان عدہ کی اگر ارادہ کرین وہ صلح کا

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَ

اور واسطی اونہین عورتونکی ہی مثل اوس چیز کی جو اوپر مردونکی ہی ساتہہ نیکی کی اور

لِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

واسطی مردونکی ہی اوپر اونہین عورتونکی زیادتی اور خدا غالب ہی دانا ساتہہ حکمتونکی

قوله ویسئلونك عن المحیض منقول ہی کہ اہل جاہلیت نی طریقہ یہود اور مجوس کا اختیار کیا تھا مثل اسکی کہ بطریقہ یہود حالت حیض مین عورتونسی کنارہ کرتی تھی اور گفتگو اور اکل وشرب ساتہہ اونکی حرام جانتی تہی اور نصاری ہی برعکس انکی حالت حیض مین گفتگو اور اکل وشرب اور جماع حلال جانتی تہی تا انکہ زمانہ اسلام پہونچا اور ابو دحداح ساتہہ بعضی صحابہ کی خدمت حضرت رسالت مین آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ حالت حیض مین عورتون سی کس طرح سلوک کرین اور محیض مصدر میمی ہی مثل مجی کی

کی اوسوقت یہہ آیہ نازل ہوئی لفظ حَتّٰی یَطْہُرْنَ مین دو وجہ آئین ہین
ایک تخفیف پڑہنا یطہرن کا اور معنی اوسکی یہہ ہین ہرگاہ منقطع ہو خون
حیض کا اور دوسری بہ تشدید اسصورت مین معنی اوسکی غسل کی ہین اور
یہہ مروی حسن سی ہی اوریا بمعنی یتوضان کی ہی یعنی تا اینکہ وضو
کرین وہ یہہ مجاہد اور طاؤس سی مروی ہی قوله فَأْتُوهُنَّ
زجاج نی کہاہی معنی اسکی یہہ ہین کہ مباشرت کرو اونسی اون جہتون سی
کہ جن جہتونمین مقاربت کرنا اونسی منع نہو اور ایسی وقت نہون مثل اسکی
کہ وہ روزہ دار ہون یا احرام باندہی ہون یا اعتکاف مین ہون اور
فرا نی کہاہی کہ فرج مراد نہین ہی اسواسطی کہ اسوقت مین مناسب تہا فی
حیث پس ہرگاہ کہ حق تعالی نی من حیث کہا معلوم کیاہمنی کہ حقتعالی نی
ارادہ کیاہی مقاربت کرنیکو اونسی جہات ماموره سی اور بعضون نی
من حیث امرکم سی فرج مراد لیاہی چنانچہ صاحب مدارک نی اسکو ذکر
کیاہی قوله نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا یعنی عورتین تمہاری
کہیتی ہین واسطی تمہاری اور تشبیہ کہیتی کی اسواسطی ہی کہ گویا نطفہ بجای
تخم کی ہی اور زن زمین کی اور فرزند بجای حاصل زراعت کی اور مرد
بجای دہقان اور معنی أَنّٰى شِئْتُمْ کی یہہ ہین جس طرح سی کہ چاہو مقاربت
کرو خواہ از طرف رو خواہ از طرف پشت یا غیر اسکی اشکال مجامعت
سی اور بعضی علماء نی ابا مینہ نی درست ہونا وطی و بہر کا ساتہہ زن اجنبی کی

اس آیت سی استدلال کیا ہی بر سبیل کراہت اور مالک بھی اسکا قایل ہوا ہے
بنا بر اسی آیت کی اور فخر الدین رازی نی ذیل تفسیر اس آیہ کی اقوال طرفین
کو مع مالہ اور ما علیہ کلام طویل نقل کیا ہی لیکن ہرگاہ کہ علما دونو فریق کی باہمدیگر
اس مسئلہ مین اختلاف رکہتی ہین لہذا اسا تہہ نقض کلام امام سنیون کی ارادہ
متعلق نہوا خصوصًا بنا بر اسکی کہ یہہ مسئلہ فروع سی ہی اور مسئلہ
اجتہادمین اکثر اختلاف واقع ہوتا ہی اور واسطی رفع ہونی اس اعتراض
کی کہ کوی اہل سنت وجماعت سی طعن علماء امامیہ پر کری کہ تمہاری مذہب
مین وطی فی الدبر عورت کی ساتہہ درست ہی چنانچہ فی زماننا مشاہدہ
ہی کہ بعضی اہل سنت وجماعت طعن کرتی ہین اس کا لہذا کلام جلال الدین
سیوطی کا درمنثور سی کہ تفسیر اوسکی ہی نقل کیا جاتا ہی کہ تا اونکو حوصلہ
طعن کرنیکا نرہی اور وہ یہہ ہی روایت کی ہی اسحق ابن راہویہ نی بیچ مسند
اپنی کی اور تفسیر اپنی کی اور بخاری نی اور ابن جریر نی نافع سی کہ کہا
نافع نی کہ پڑہا مینی ایک روز نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم
انی شئتم کہا عبد اللہ ابن عمر نی کہ آیا جانتا ہی تو کہ بیچ کس چیز کے
نازل کی گئی ہی یہہ آیہ کہا مینی کہ نہین کہا اوس نی کہ نازل کی گئی ہی بیچ
مقاربت کرنی عورتونکی دبر مین اور روایت کی ہی بخاری نی اور ابن جریر
نی ابن عمر سی کہ فاتوا حرثکم انی شئتم کی کیا معنی ہین کہا کہ وطی
کرنا بیچ دبر کی اور روایت کی ہی خطیب نی بیچ اوس چیز کی کہ روایت کی ہی

کي هي اوسکو مالک ني بطريقه نظر ابن عبد الله ازدي کي مالک سي اور
اوس ني نافع سي اور اوسني ابن عمر سي درباب قول حق تعالی کي
نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم که کها اوسني
اگر چاهي قبل مين اور اگر چاهي دبر مين اور روايت کي هي حسن ابن سفيان
ني بيچ مسند اپني کي اور طبراني ني بيچ اوسط کي اور حاکم ني اور ابونعيم ني
مستخرج مين ساتهه سند حسن کي ابن عمر سي که کها اوسني نهين نازل
کي گئي رسول الله صلی الله عليه واله پر آيه نساؤکم حرث لکم الآيه
مگر واسطي رخصت دينی مقاربت دبر کي اور روايت کي هي ابن جرير اور طبراني ني
بيچ اوسط کي اور مردويه اور ابن نجار ني ساتهه حسن کي بدرستيکه ايک
مرد ني مقاربت کي عورت اپنی سي بيچ دبر اوسکي کي زمان رسول خدا
صلی الله عليه واله وسلم مين پس انکار کيا اوسکو لوگون ني يعني بد جانا
اوسکو اور کها اونهين لوگون ني که اس امر کثيف سي باز رہ تو پس
اوسوقت مين حق تعالی ني نازل کيا نساؤکم حرث لکم
الآيه اور روايت کي هي خطيب ني بيچ اس چيز کي که روايت کيا هي
اوسکو مالک ني بطريقه احمد ابن حکم عبدي سي مالک سي اور اوسني
نافع سي اور اوسني ابن عمر سي که کها اوسني که آئي ايک عورت انصار سي
طرف نبي صلی الله عليه واله وسلم کي که شکوه کرتي تهي شوهر اپني کا
پس نازل کيا خدا ني نساؤکم حرث لکم الآيه اور روايت کيا هي

اور ابو یعلی اور ابن جریر و طحاوی نے بیچ مشکل الآثار کے اور ابن مردویہ نے بسند
حسن ابی سعید خدری سے مدرستیکہ ایک مرد نے مقاربت کی عورت اپنی سے
دبر مین پس ملامت کی لوگون نے اوسپر اس امر سے پس نازل کیا خدا نے
نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم اور روایت کی
ہے نسائی نے طریقہ یزید ابن رومان سے اور اوسنے عبد اللہ ابن عمر سے
تحقیق کہ عبد اللہ عمر نہین جانتا تہا مضایقہ اس بات مین کہ مقاربت کرے مرد
عورت اپنی سے دبر مین اور روایت کی ہے بیہقی نے بیچ سنن اپنی کے محمد ابن
علی سے کہا کہ تہا مین نزدیک محمد ابن کعب قرظی کے پس آیا نزدیک اوسکے ایک مرد
پس کہا اوسنے کیا کہتے ہو تم بیچ مقاربت کرنے عورت کے دبر مین پس کہا
قرظی نے یہہ شیخ قریش سے ہے سوال کر اس سے یعنی عبد اللہ علی ابن سایب
کیطرف اشارہ کیا پس کہا اوس نے قال ذ یعنی نجس اور مکروہ ہے اگرچہ
حلال ہے اور روایت کی ہے ابن جریر نے دراوردی سے کہا کہ کہا گیا واسطے زید
ابن اسلم کے تحقیق کہ محمد ابن منکدر نے منع کیا ہے مقاربت سے بیچ دبر زن
کے پس کہا زید نے گواہی دیتا ہون مین اوپر محمد کے ہر آئینہ خبر دی ہے مجکو اس بات
کی کہ محمد کرتا تہا اوسکو اور روایت کی ہے ابن جریر نے ابی ملیکہ یا ابن ملیکہ سے
درستیکہ سوال کیا گیا مقاربت دبر عورت سے پس کہا تحقیق مشغول تہا مین
ایک جاریہ سے اسی عمل مین پس دشوار ہوا مجہپر پس استعانت بدہن کی مینے اور
روایت کی ہے خطیب نے بیچ راویان مالک ابی سلیمان سے کہا کہ سوال کیا

کیا ہینی مالک ابن انس سی وطی حلال ہی دبر مین پس کہا واسطے میری کہ
ابہی دہویا ہی مینی سر کو اوس سی اور روایت کی ہی ابن جریر نی بیچ کتاب
نکاح کی طریقہ ابن وہب سی اور روسنی مالک سی کہ وطی دبر مباح ہی اور
روایت کی ہی طحاوی نی طریقہ اصبغ ابن الفرج سی اور راوسنی عبد الرحمان
ابن قاسم سی کہا اوسنی کہ نہین جانتا ہون مین کسی مقتدیون اپنی سی جو
دین میری ہین یہہ کہ شک رکہتا ہو اس مین کہ وطی فی الدبر حلال ہی اور
اس آیہ کو نساؤکم حرث لکم الا یہ بعد اسکی کہا کیا چیز طاہر تر
اس سی ہی اور روایت کی ہی طحاوی نی اور حاکم نی بیچ مناقب شافعی
کی اور خطیب نی محمد ابن عبد اللہ ابن عبد الحکیم سی یہ کہ سنا کہ شافعی
سی پوچہا وطی فی الدبر سی پس کہا اوسنی کہ نہین ہی ہی کوئی حدیث نبی
صلی اللہ علیہ والہ وسلم سی بیچ حلت اور حرمت اوسکی اور قیاس یہہ
چاہتا ہی کہ وطی فی الدبر حلال ہی انتہی کلامہ توضیح مستور
انصاف کیا چاہی کہ یہہ سب روایتین کتاب اہل سنت وجماعت کی
ہین باوجود اسکی قصد پوشیدہ کی کا کرتی ہین چنانچہ فخر الدین رازی نی
لکہا ہی کہ سایر ناس نی نافع کی اس روایت عبد اللہ ابن عمر مین تکذیب
کی ہی اور فقط اسی روایت کو کہ منسوب عبد اللہ ابن عمر کی طرف ہی
ذکر کیا ہی حال انکہ اور روایتین بہی سوای عبد اللہ ابن عمر کی آئی ہین چنانچہ
عبارت مذکورہ سی ظاہر ہوتا ہی اور عجیب یہہ ہی کہ عبارت در منثور کی

معلوم ہوتا ہی کہ شیخ بخاری نی ذکر کیا ہی کہ وطی فی الدبر عبد اللہ بن عمر کی
نزدیک جائز نہی اور ہرگاہ صحیح بخاری کو ملاحظہ کیا اوسمین لکھا ہی کہ نازل
کی گئی یہہ آیت فی کذا و کذا او ربعد اسکی پہر ذکر کیا ہی کہ کہا عبد اللہ بن عمر نی
فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ کی بعد کہ قال یاتیہا فی اور متعلق فی کا بیان نہین
کیا ہی اور کوئی اور جہت سوای پوشیدہ کرنی جائز رکہنی عبد اللہ بن عمر کی
اس امر مکروہ کو اور نہین معلوم ہوتی ہی حال انکہ بعضی اوقات مین کنایہ
ابین ہوتا ہی تصریح سی اور مع ہذا اس پوشیدہ کرنیسی ظاہر ہوتا ہی کہ کوئی
امر تو ایسا شنیع یا مکروہ تہا کہ ذکر اوسکا صراحتہ مکروہ جانا ہی اور یہہ
وہ حال سی خالی نہین ہی یا صاحب در منثور مرتکب کذب کا ہوا ہی کہ
شیخ بخاری کی طرف نسبت اس امر کی کی ہی اور یا براہی اخفا کسی اہل سنت
وجماعت نی الفاظ صراحتہ کو نکالڈالا ہی اور یہہ احتمال اخیر اقرب بصواب
ہی بنا بر روایت سابقہ کی کہ جسمین تصریح ہی کہ عبد اللہ بن عمر وطی دبر کو
حلال جانتا تہا پس ہرگاہ حال علمای اہل سنت کا ایسا ہو وای ان کی
جاہلون عالمونکا حال یہہ ہی جاہلون کا ذکر کیا قولہ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ
یعنی مقدم کرو واسطی نفسون اپنی کی اوس چیز کو کہ واجب ہی مقدم
رکہنا اوسکا اعمال صالح سی اور باز رہنا محرمات سی یا طلب فرزند کو
اسواسطی کہ فرزند صالح سرمایۂ عظیم ہی یا زن صالح مکان مین لاو تاکہ فرزند
شایستہ پیدا ہو حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ ہرگاہ مومن

وفات پائی تمام عمل اوسکی منقطع ہوتی ہین مگر تین چیز کا ثواب بعد مرگ کی
بہی باقی رہتا ہی ایک فرزند صالح کہ اوسکی واسطی دعا کری اور دوسری
صدقہ جاریہ کہ بعد اوسکی باقی رہی مانند پل ور مساجد اور درخت میوہ دار
وغیرہ کی اور تیسری علم ہی کہ لوگ اوس سی بہرہ ور ہون اور بعضون نی
یہہ معنی کہی ہین کہ پیش کرو واسطی اپنی اوس فرزند کو کہ فوت ہو گیا ہوتا کہ
شفیع تمہارا ہوا ور مہیا کرنی منزل تمہاری مین کوشش کری قبل از جانی
تمہاریکی وس سرا مین اور حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی
کہ جو شخص کہ تین فرزند نابالغ اوسکی مرگئی ہون دوزخ مین وہ شخص نہیگا
مگر اوسقدر کہ حق تعالی کی قسم صادق ہووی کہ اس آیہ لاملأن جہنم الآیہ
سی معلوم ہوتا ہی قولہ ولا تجعلوا اللہ منقول ہی کہ عبد اللہ رواحہ نی بشیر
بن نعمان سی کہ وہ شوہر خواہر اوسکی کا تہا رنجیدہ ہوا باسم اعظم الہی
کی قسم کہائی کہ ساتہہ اوسکی گفتگو نکرونگا اور مصلح زن وشوہر مین
نہونگا اور نیکی نکرونگا اور اوسمین اور دشمن اوسکی مین اصلاح نکرونگا
پس ہرگاہ کہ لوگون نی کہا کہ حق مین اوسکی احسان کرا ور نیکی کر کہا اوسنی
کہ مینی قسم کہائی ہی کیونکر نیکی کرون مین ساتہہ اوسکی وسوقت مین حقتعالی
نی یہہ آیہ نازل کیا کہ نکرو تم خدا کو بہانہ اور مبتذل ہر حق و باطل مین اور
تقدیر ان تبروا کی لان تبروا ہی قولہ باللغو فی ایمانکم مراد ساتہہ سوگند
لغو کی یہہ ہی کہ بی اختیار زبان پر جاری ہو جلدی مین اور اوسکو قصد قسم کہانی کا

نہ رہا ہو پس ایسی سوگند مین گناہ اوسپر نہین ہی لیکن مواخذہ اوس قسم پر ہی کہ کسب
کیا ہو اونکی دلون نی یعنی عمداً اور قصداً قسم کہائی ہو پس ایسی قسم مین کفارہ
لازم ہی اور اگر خلاف اسکی کری تو اوسکا مواخذہ ہوگا اور بیان کفارات
سورۂ مائدہ مین مذکور ہوگا اور خدا غفور اور حلیم ہی یعنی سوگند عمد مین بہی حلم
پیش آتا ہی کہ جلدی اوسکی عقاب مین نہین کرتا قولہ لِلَّذِیْنَ یُؤْلُوْنَ
ایلا بمعنی حلف کی ہی یعنی قسم کی مروی ہی کہ جاہلیت مین ہر گاہ کوئی مرد اپنی
عورت سی نفرت کرتا تہا اور بنا بر غیرت کی طلاق دینی سی باز رہتا تہا کہ شاید
کسی اور کی پاس جائی لہذا قسم کہاتا تہا کہ چندی مقاربت نکرونگا اس صورت
مین وہ عورت حیران اور مضطر ہوتی تہی کہ نہ زمرہ بیوئین داخل ہی اور نہ شوہر
دار مین حقتعالی نی اوسکو پسند نکیا اور یہہ آیہ نازل کیا کہ واسطی اون لوگون
کی کہ قسم کہاتی ہین ترک جماع پر عورتون اپنی سی انتظار کرنا چار مہینی کا ہی قولہ
تَرَبُّصُ اَرْبَعَۃِ یعنی چار مہینی منتظر رہنا چاہیی اگر اس اثنا مین شوہر اوسکا رجوع کری
اور مقاربت عمل مین لاوی بعد کفارہ دینی کی پس غفور ہی کہ مواخذہ حلف اور
قسم کا نہین کرتا اور ہر گاہ کہ چار مہینی گذر جاوین اور وہ مقاربت نکری حاکم شرع
کو لازم ہی کہ بعد طلب کرنی شوہر کی حکم کری کہ یا رجوع کری یا طلاق دیوی اور
اگر باز رہی ان دونو سی تو حبس کیا چاہیی کہ ان دو امرونمین سی ایک کو قبول
کری قولہ وَالْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ اور مراد مطلقات سی وہ عورتین ہین کہ
بالغہ اور مدخولہ ہون اور حاملہ نہون اور حیض آتا ہو سو سطی کہ ساتہہ آیات اور

اخبار متواترہ کی ثابت ہوا ہی کہ اگر اس صفت پر وہ عورتین نہون اونکی واسطی
یہہ حکم نہین ہی کہ جو اس آیت مین مذکور ہوا ہی اور وہ زنان مطلقہ بعد
طلاق کی انتظار کرین تین قروء کا کہ تین طُہر ہی یعنی تین دفعہ پاک ہونا حیض
سی اور اوسکو عدۃ طلاق کہتی ہین قولہ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ مروی ہی کہ اسمعیل
بن عبد اللہ غفاری نی زن اپنی قتیلہ کو طلاق دیا اور وہ حاملہ تھی اور
اسمعیل حمل سی آگاہ نتھا اور زن نی بجہت کراہت رجوع کرنی اوسکی اظہار
نکیا اور ہرگاہ اسمعیل واقف ہوا رجوع کیا زن اپنی کو گھر لیگیا لہذا حق تعالی
نی یہہ آیہ نازل کیا وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ الخ قولہ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي
یعنی واسطی عورتونکی حقوق ہین اوپر مردونکی مانند اوس حقوق کی کہ مردونکو
ہی اوپر عورتون کی خوبی معیشت اور اونکی معاشرت مین اس وجہ سی کہ
زن فرمانبردار شوہر ہو اور ناموس اوسکی نگاہ رکھی اور صلاحیت اور عفت
سی قدم باہر نرکھی اور تابع رہی اس طرح سی کہ جس ہنگام مین چاہی واسطی
کر سکی مگر وقتیکہ مانع شرع ہو مثل ایام حیض وغیرہ کی اور مرد بھی ملاحظہ
حال زن کری نفقہ دینی مین اور حسن خلق مین اور تعلیم کرنی اوس چیز مین کہ جو
متعلق بدین ہو قولہ دَرَجَةٌ بعضون نی کہا ہی کہ معنی درجہ کی فضیلت
ایک اوس فضیلت سی یہہ ہی کہ بجمیع وجوہ اپنی شوہر کی اطاعت کرنی
بعضون نی تخلیہ کی معنی کہی ہین یعنی ہرگاہ کہ شوہر کی پاس ہو مکان کو خلوت
کر دی کہ تا اوسکو مانع مقاربت نہو اور بعضون نی یہہ کہا ہی کہ عورت بھی

مثل مرکی لذت اونہاتی ہی مقاربت سی اور واسطی مرکی پاکیزگی یا دتی فضیلت
کی بسبب نفقہ دینی کی اور محافظت کرنی کی اور دو چند ہونی میراث مرکی
اور زیادتی عقل کی خبر مین ہی کہ زن ابن حنبل نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی
استفسار کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق عورتونکا مردون پر
کیا ہی فرمایا کہ سخنان سخت روبرو اون کی نکہی اور اونکو رنج ندی اور بملائمت
اور مہربانی ساتہہ اونکی زندگانی بسر کری اور جو کچہہ کہ آپ کہاوی اور پہنی
وہی اونکو بہی کہلاوی اور پہناوی اور اونسی دور نکری میمونہ نی کہ
ایک زنان حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی تہین روایت کی ہی
کہ وہ حضرت فرماتی تہی کہ بہترین مردون کی امت میری سی وہ ہین کہ
باحسن وجوہ عورتون سی معاشرت کرتی ہین اور بہترین زنان امت میری سی
وہ ہین کہ باحسن وجوہ اپنی اپنی شوہرون سی سلوک کرتی ہین اور
جو عورت کہ ساتہہ شوہر اپنی کی اسطرح سی زندگانی بسر کری حقتعالی
ہر شبانہ روز مین اجر ہزار شہید کا اوسکو عنایت کرتا ہے
اور اوسکو حور العین دیتا ہی اور بزرگی دیتا ہی بقدر بزرگی میری کی کمترین امت میری سی

الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ص فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ

طلاق دو بار ہے پس نگاہ رکہنا ہی عورتونکو ساتہہ نیکی کی یا چہوڑنا ہے

بِإِحْسَانٍ ط وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ

ساتہہ نیکی کی اور نہین حلال ہی واسطی تمہاری یہہ کہ لو تم اوس چیز سی کہ دیا ہو تمنی اونکو

شَيْئًا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاِنْ خِفْتُمْ

کوئی چیز مگر یہہ کہ خوف کریں وہ دونو اس بات کا کہ اقامت نکرینگی وہ دونو حدود احکام خدا کو پس اگر ڈرو تم

اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ

اس بات کو کہ اقامت کرینگی احکام خدا کو پس نہین ہی گناہ اوپر ان دونو کی بیچ اوس چیز کی کہ بدلے دیا عورت نی

بِهٖ ط تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَمَنْ يَّتَعَدَّ

بعوض اسکی یہہ احکام حدین ہین خدا کی پس نہ تجاوز کرو اوس سی اور جو شخص کہ تجاوز کری

حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ فَاِنْ

حدود خدا سے پس یہہ گروہ وہ ہین کہ ظلم کرنیوالی ہین نفسون اپنی کی پس اگر

طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ

طلاق دی مرد اوسکو پس نہین حلال ہی واسطی اوسکی بعد تیسری طلاق کی یہانتک کہ نکاح کری ایک شوہر سی غیر شوہر اول کی

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ

پس اگر طلاق دی اسکو شوہر ثانی پس نہین گناہ اوپر ان دونو کی یہہ کہ رجوع کرین دونو اگر

ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ط وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ

ظن غالب رکھتی ہون یہہ کہ اقامت کرینگی وہ دونو حدود خدا کو اور یہہ حدود خدا کی ہین

يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ

کہ بیان کیا ہی اسکو واسطی اوس گروہ کی کہ جانتی ہین اور جسوقت کہ طلاق دو تم عورتون کو

فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ

پس پہنچین وہ عورتین مدت تمامی اپنی کو پس نگاہ رکھو اون کو ساتھ نیکی کے

اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّلَا تُمْسِكُوْهُنَّ
یا رہا کرو اونکو ساتھ نیکی کے . اور نہ باز رکھو تم اون کو

ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ج وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ
واسطے ضرر پہنچانیکے تا کہ ظلم کرو تم اونکو اور جو شخص کرے اوسکو پس تحقیق کہ

ظَلَمَ نَفْسَهٗ ط وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ز
ظلم کیا لنفس اپنی کو اور نہ لو تم آیات خدا کو ہنسی

وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ
اور یاد کرو نعمت خدا کو کہ اوپر تمہارے ہے اور وہ چیز کہ نازل کی ہے خدا نے

عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ط
اوپر تمہارے قرآن سے اور حکمت سے وعظ کرتا ہے تمکو ساتھ اوس چیز کی

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝
اور خوف کرو خدا کا اور جانو تم بدرستیکہ خدا ساتھ سب چیز کی دانا ہے

قوله الطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ منقول ہی کہ جاہلیت میں عدہ طلاق کی پہر رجوع کرنا تہا اور اکثر ہوتا تہا کہ زن کو طلاق دیتی تہی اور ہرگاہ انقضای عدہ قریب ہوتی تہی رجوع کرتی تہی ور بار دیگر طلاق دیتی تہی ایک روز ایک عورت نزدیک عائشہ کی آئی اور اپنی شوہر کی کہ پیوستہ اوسکو طلاق دیتا تہا نالش کی اور یہہ حکایت بسمع شریف حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ کی پہنچی وسوقت میں یہہ آیت نازل ہوئی کہ

ع

الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ یعنی طلاق رجعی دو دفعہ ہی قولہ فَاِمْسَاکٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ
تَسْرِیْحٌ بِاِحْسَانٍ یعنی نگاہ رکہنا زن کا ہی بعد دو طلاق کی وقتی کہ رجوع
کری مرد ساتہہ نیکی معاشرت کی قولہ وَلَا یَحِلُّ لَکُمْ مروی ہی کہ
ثابت بن قیس زوجہ اپنی کو بہت دوست رکہتا تہا اور نام اوسکا جمیلہ
تہا بیٹی اُبَیّ کی اور ہمشیرہ عبد اللہ بن ابی سلول کی اور زوجہ اوسکی اوس سی
دشمنی رکہتی تہی اور کسی وجہ سی اوس سی سازش نکرتی تہی ایک روز نزدیک
پدر اپنی کی شکایت شوہر کی کی پدر نی کچہہ التفات نکیا دوسری دن پہر
شکایت کی پدر نی کہا کہ جا خانہ شوہر مین اور دلجوئی اوسکی کر اور راضی کر اوسکو
ہر گاہ زن نی دیکہا کہ پدر نہین سنتا خدمت مین حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و
آلہ کی آئی اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ مین شوہر اپنی سی بہت کراہت
رکہتی ہون بخدا کہ سر میرا اور سر ثابت کا یکجا جمع نہو امر فرمائیی کہ تا مجکو طلاق
دی حضرت نی ثابت کو طلب کیا اور فرمایا کہ یہہ زن تیری کیون شکایت
کرتی ہی کہا اوسنی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ قسم خدا کی کہ تجکو بحق خلق
پر بہیجا ہی کہ مین دوستی مین کسیکو اس سی زیادہ دوست نہین رکہتا ہون زن
نی کہا کہ یا رسول صلی اللہ علیہ و آلہ سچ کہتا ہی اور مین اسکو سرزنش نہین کرتی
ہون دین کی جہت سی یا جہت خلق اور حسن معاشرت کی لیکن وجہ اسکی یہہ ہی کہ
بہت سیاہ ہی اور کوتاہ قد ہی اور قبیح منظر ہی بس اسی سی کراہت رکہتی
ہون نہین اگر یہہ مجہی طلاق ندیگا تو خوف ہی کہ مجسی وہ امر صادر ہو گا کہ موجب

ہلاکت میری کا ہو حضرت نے ثابت کو کہا کہ کیا کہتا ہے تو کہا کہ یا رسول اللہ
ایک نخلستان بعوض مہر کے دیا ہے مینے فرمایئے کہ مجھے پھیر دے تا طلاق
اوسکو دوں اور عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ مین نخلستان
تو کیا بلکہ ساتھہ اور کچھہ زیادہ کرکے حوالہ کروں حضرت نے فرمایا کہ یہے
نخلستان کافی ہے اور کچھہ نہ دے زن نے نخلستان کو رد کیا اور مرد نے طلاق
دیا اور اسکو خلع کہتے ہین اور اول اسلام مین کہ خلع واقع ہوا یہہ تھا اوس وقت
مین یہہ آیت نازل ہوئی کہ جو کچھہ زن کو دیا ہو لینا لوا وس سے بعوض طلاق
کے مگر یہہ کہ جانو کہ رعایت حقوق کے نکر سکو گے قولہ حُدُودُ اللهِ یعنی پس اگر
ڈرو تم اے حکام شرع یا ازواج بعضے امارات سے کہ نہ اقامت کرینگے مرد و
زن حکمہاے خدا کو درباب زوجیت کے پس نہین گناہ ہے اوپر اون دونو کے
بیچ اوس چیز کے کہ دے ہو عورت نے مرد کو واسطے نکل جانے کے عقد نکاح سے بطریقہ
خلع کے ور بیچ طلاق دینے مرد کے اوس عورت کو اس صورت مین یہہ احکام
مذکورہ طلاق اور رجوع اور خلع سے حدود خدا کے ہین پس نہ تجاوز کرو اُنسے اور
جو شخص کہ تجاوز کرے حدود خدا سے پس وہ گروہ ظالمون سے ہے پس اگر
طلاق دے مرد عورت کو بعد دوسری طلاق کے پس نہین حلال ہوتی
ہے وہ عورت واسطے اوسکے بعد طلاق سوم کے تاوقتیکہ نکاح کرے ورسے اے
شوہر اول کے اور مباشرت بھی کرے منقول ہے کہ دختر عبد الرحمن قرطبی کو تین
طلاق اوسکو رفاعہ نے دیے بعد اسکے عقد شوہر دیگر مین آئی تھی شوہر اول نے

چاہا آشتی کرنیکو قبل از مباشرت شوہر ثانی کی حضرت نی منع کیا اور فرمایا کہ چاہتی
ہی تو کہ پہر شوہر اول سی رجوع کری اور حال انکہ لذت جماع شوہر دوسری
کی حاصل نہین ہوئی اور شوہر دوسری نی بہی لذت جماع کی تجہسی نہین
پائی یعنی بدون مباشرت شوہر دوسری کی رجوع کرنا درست نہین ہی
اور حکمت اس منع مین یہہ ہی کہ تا لوگ بار بار طلاق دینی مین مسرعہ ہون
قولہ اوسرحوہن یعنی رہا کرو اور ترک کرو اون عورتون کو تا اینکہ عدت سی
باہر آوین اور مالک نفس اپنی کی ہون بطریق نیک یہہ کرلی کی ہیہ کہ
ہرگاہ قریب ہو انقضائی عدۃ تو رجوع کرو اوسنی بقصد ضرر پہنچانی کی
لہذا حقتعالی فرماتا ہی ولا تمسکوہن ضرارًا اور حدیث صحیح مین وارد
ہی کہ حقتعالی لعنت کرتا ہی جو مسلمان کہ مضرت یا کراہت پہنچاوی اور مراد
معروف سی اس مقام مین حق یا عقل یا شرع ہی اور معروف اسواسطی کہتی ہین کہ
معرفت اوسکی صحت کی حاصل ہو بخلاف منکر کی کہ اوسمین معرفت عدم صحت
کی ہوتی ہی پس جس چیز کی معرفت صحت معلوم ہو وہ معروف ہی اور جسکی
عدم صحت معلوم ہو وہ منکر ہی قولہ واذکروا نعمت اللہ یعنی
یاد کرو نعمت خدا کو کہ تمکو عطا کی ہی ازانجملہ ایک کرامت بشرف اسلام ہی
اور بعثت سید انام صلعم کی اور آسانی تکلیف احکام مین خصوصا درباب
نکاح اسواسطی کہ شرایع امم سابقہ مین کسی کو زیادہ ایک عورت سی
نکاح درست نہ تہا مگر پیغمبرون کو اور شرع محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ مین

چار عورت تک نکاح درست ہی اور امم سابقہ مین مراجعت بعد
طلاق درست نتہی اور تامین حیات اوس مطلقہ کی نکاح اور زن سے
درست نہوتا تہا حال آنکہ شرع محمد صلی اللہ علیہ و آلہ مین مراجعت بعد
طلاق اول و دوم کی اور نکاح کرنا اور زن سی درست ہے

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ
اور ہرگاہ کہ طلاق دو تم عورتونکو پس پہنچین وہ عورتین مدت عدہ اپنی کو پس نہ منع کرو تم اونکو

اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ
اوس سی کہ نکاح کرین شوہران سابق اپنی کو وقتی کہ راضی ہون شوہران اور زنان درمیان اپنی

بِالْمَعْرُوْفِ ۭ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ
ساتہہ نیکی کی وہ چیز کہ مذکور ہوئی پند دیا جاتا ہی ساتہہ اوس چیز کی وہ شخص کہ ہو

مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى
تم مین سی کہ ایمان لایا ہو ساتہہ خدا کی اور روز قیامت کی یہہ نصیحت لینا تمہارا پاکیزہ تر ہی

لَكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝
واسطی تمہاری اور طاہر تر ہی اور خدا جانتا ہی اور تم نہین جانتی ہو تم

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ
اور مادران دودہ دین اولاد اپنی کو دو برس

كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۭ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ
کامل واسطی اوس شخص کی کہ چاہی تمام کرنی مدت دودہ پلانیکو اور اوپر پدران کی ہی

لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ط

رزق دودھ پلانیوالیونکا اور پوشاک اونکی بطریقہ اعتدال

لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا

نہین تکلیف دیا گیا ہی نفس مگر بقدر طاقت اپنی کی ضرر نہ پہنچاوی والدہ ساتھہ فرزند اپنی کی

وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ فَاِنْ

اورنہ والد ساتھہ فرزند اپنی کی اور اوپر وارث کی ہے مانند اسکی پس اگر

اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ

چاہین والدین جدا کرنیکو رضا سی طرفین سی اور مشورت سی پس نہین ہی گناہ

عَلَيْهِمَا ط وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ

اوپر اون دونوکی اور اگر چاہو تم دودھ پلوانا اولاد اپنی کو

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ط

پس نہین گناہ ہی اوپر تمہاری وقتیکہ دو تم اناؤنکو وہ چیز کہ مقرر کی ہی تمنی بوجہ نیکی

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

اور ڈرو تم خدا سی اور جانو تم بدرستیکہ خدا ساتھہ اوس چیز کی کہ عمل کرتی ہو تم بینا ہی

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا

اور وہ لوگ کہ مرجاوین تم مین سی اور چھوڑ جاوین زنانونکو

يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا

انتظار کرین ساتھہ ذات اپنی کی چار مہینی اور دس دن

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ

پس وقتی کہ تمام ہوئی مدت اونکی پس نہین گناہ ہی اوپر تمہارے بیچ اوس چیز کی کہ کرین

فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

بیچ نفسون اپنی کی ساتھ نیکی کی اور خدا ساتھ اوس چیز کی کہ عمل مین لاتی ہو تم

خَبِيْرٌ ○ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ

جانتا ہی اور نہین گناہ ہی اوپر تمہارے بیچ اوس چیز کی کہ اشارہ کرو تم

بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ

ساتھ اسکی خواستگاری عورتون کی کہ عدتی باہر آئی ہون یا پوشیدہ کرو تم بیچ نفسون اپنی کی

عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ

جانتا ہی خدا بتحقیق کہ تم قریب ہی کہ یاد کروگی تم اونکو اور لیکن نہ وعدہ کرو تم اون سی

سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ○ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ

چھپائی کا مگر یہ کہ کہو تم سخن نیک اور نہ قصد کرو تم باندھنا

النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ط وَ

نکاح کا تا اینکہ پہنچی عدۃ واجبہ مدت اپنی کو اور

اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ

جانو تم بدرستیکہ خدا جانتا ہے اوس چیز کو کہ بیچ دلون تمہارے کی ہی

فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ○

پس ڈرو خدا سی اور جانو تم بدرستیکہ خدا بخشنی والا ہی بردبار ہے

قوله وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ منقول ہی کہ جمیلہ دختر یسار کو کہ ہمشیرہ معقل کی تہی ابو دحداح شوہر اوسکی نی طلاق دی اور ترک کیا تا اینکہ عدۃ اوسکی منقضی ہوئی بعد اوسکی ارادہ نکاح کیا برادر اوسکا معقل غضب مین ہوا کہ خواہر اپنی کو اوس سی تزویج کیا اور اوسنی ہجر مجہ کی کہ اوسکو طلاق دی اور اب ارادہ نکاح کرتا ہی قسم بخدا ہرگز اوسکو تزویج نکرونگا اوسوقت حق تعالی نی یہہ آیت نازل کی ہرگاہ کہ طلاق دو تم عورتونکو پس پہنچین نہایت مدت اپنی کو یعنی عدۃ اونکی تمام ہو پس نہ منع کرو تم اونکو کہ نکاح کرین شوہران پیشین سی وقتی کہ راضی ہون شوہران اور زنان درمیان اپنی ساتہہ وجہ مشروع کی مانند نکاح حلال کی اور مہر جائز اور حسن معاشرت کی وہ چیز کہ مذکور ہوئی پند دیا جاتا ہی اوس سی وہ شخص کہ ہو تم مین سی کہ ایمان لایا ہو خدا اور بروز قیامت یہہ نصیحت لینا تمہارا پاکیزہ ہی واسطی تمہاری ازروی معاشرت اور زندگانی کی اور طہارت ہی نجاست گناہ سی کہ وہ اندیشہ گناہ کا ہی اور خدا جانتا ہی صلاح مردون اور عورتونکی کہ برغبت یکدیگر نکاح کرین اور حال آنکہ تم نہین جانتی ہو مروی ہی کہ معقل نہایت مرد صالح اور خدا ترس تہا ہرگاہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی یہہ آیت تلاوت کی گریہ آغاز کیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ اس امر سی توبہ کی من بعد کفارہ قسم کی خواہر اپنی کو ابو دحداح سی تزویج کیا اور معنی عضل لغت مین حبس کی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ معنی منع کی ہین اور بعضون نی معنی ضیق اور تنگی کی کہی ہین قوله

والوالدات یرضعن ہرگاہ حقتعالی نی اول طلاق کا ذکر کیا ہی بعد اسکی احکام
اطفال کی تربیت کرنی اور شیر دینی کی بیان کرتا ہی کہ وہ عورتین کہ مفارقت
واقع ہو بسبب طلاق کی درمیان ان و شوہر کی اور طفل شیر خوار رکھتی ہون
دودہ پلاوین فرزند اپنی کو دو برس کامل واسطی اوسکی کہ ارادہ کری کامل
کرنی شیر دینی کو اور اوپر پدر ان کی ہی رزق اونکا اور لباس اونکا ساتہہ
طریقہ اعتدال کی اور یرضعن سی استحباب معلوم ہوتا ہی بدلیل قول حقتعالے
کی وان اردتم ان تسترضعوا اولادکم فلا جناح علیکم اذا سلمتم ما اتیتم
بالمعروف واتقوا اللہ یعنی اگر ارادہ کرو تم شیر دینی کا زنان شیر دہندہ سی
فرزندان اپنی کو پس نہین گناہ ہی اوپر تمہاری وقتی کہ تسلیم کرو تم دودہ پلانیوالیون
کو وہ چیز کہ مقرر کی ہی تمنی بطریقہ نیک موافق شرع کی اور ڈرو تم خدا سی درباب
واپس کرلینی اجرت شیر کی دودہ پلانیوالیونسی اور تقصیر کرنی حق فرزندون
مین اور اس مقام سی معلوم ہوتا ہی کہ اجرہ دینا مرضعہ کا عرصہ دو سال مین
واجب ہی کہ جسکو دو سال پلانا منظور ہوا اور اختلاف ہی کہ یہہ حد شیر
دینی کی سب اطفال کیواسطی ہی یا بعضونکی ابن عباس نی کہا ہی کہ یہہ اوس
طفل کی حق مین ہی کہ چہہ مہینی کا متولد ہوا اور اگر سات مہینی کا ہو تو اوسوقت
مین تیئیس مہینی دودہ پلانا ہی اور اگر نو مہینی کا ہو تو اکیس مہینی دودہ پلانا ہی
اور یہہ امر معلوم ہوتا ہی قول حق تعالی سی کہ حملہ وفصالہ ثلاثون شہرا
اور دلالت کرتی ہی اوسپر وہ روایت کہ روایت کی ہی اصحابون ہماری

نے اس باب مین کہ جو اکیس مہینے سے کم دودہ پلاوے پس یہہ ظلم اوپر طفل کے ہے
اور ثوری اور اصحاب ہمارے نے کہا ہے کہ یہہ حد سب لڑکونکے حق مین ہے
قولہ فلا جناح یعنی نہین گناہ ہے اوپر تمہارے اے حکام شرع کے یا وارثان
اور اولیان اونکے یا شوہران اونکے اور بعد اسکے کہ حقتعالی فرماتا ہے
ولا جناح علیکم فیما عرضتم سے راغبان نکاح ہین اور تعریض ضد
تصریح کی ہے یعنی بولنا ایسے کلام کا کہ متضمن ہو دلالت اوسکے مراد پر
قولہ من خطبۃ خطبہ اوسے ذکر کو کہتے ہین کہ جس سے خواہش نکاح
معلوم ہو قولہ ستذکرونہن یعنی قریب ہے کہ یاد کرو تم اور اون
عورتونکو اور نہین ممکن ہے کہ اونسے اظہار رغبت نکرو واسطے خوف
اس امر کے کہ کوئی اور نکاح اونسے کرے بنا بر اس مصلحت کے خدا نے
بخنایہ درست رکہا خواستگاری ون عورتونکی ور لفظ سر مین تین وجہین ہین ایک
پوشیدہ کرنا بیچ نفس کے اور دوسرے شرف حسب مین اور تیسرے جماع

لا جناح علیکم ان طلقتم النساء ما لم
نہین گناہ ہے اوپر تمہارے اگر طلاق دو تم عورتونکو جب تک نہ
تمسوہن او تفرضوا لہن فریضۃ ومتعوہن
جماع کیا ہو تمنے اونکو یا نہ معین کیا ہو تمنے واسطے اونکے مہر واجب اور فائدہ مند کرو تم اونکو
علی الموسع قدرہ وعلی المقتر قدرہ
اوپر تونگر کے ہے بقدر طاقت اوسکے اور اوپر تنگ دست کے ہے بقدر اوسکے

مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ ۝ وَإِنْ

فائدہ دینا ساتھ نیکی کی اور واجب ہی اوپر نیکوکاروں کی اور اگر

طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ

طلاق دو تم اونکو قبل اس سے کہ جماع کیا ہو تمنے اونکو حالانکہ تحقیق مقرر کیا ہو تمنے

لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ

واسطے اونکے مہر واجب کو پس نصف ہی مہر اسکا کہ واجب کیا ہی تمنے مگر یہ کہ بخشیں عورتیں یا بخشے وہ شخص کہ بیچ ہاتھ اوسکے

عُقْدَةُ النِّكَاحِ وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى وَلَا

باندہنا نکاح کا ہی اور بخشنا تمہارا ای اولیاء عقد نزدیک تر ہی واسطے پرہیزگاری کی اور نہ

تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝

بہلاو تم احسان کو درمیان اپنے بدرستیکہ خدا ساتھ اوس چیز کی کہ عمل کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَ

ہمیشگی کرو اوپر نمازہای فریضہ کی اور نماز درمیان کی اور

قُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ ۝ فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا

کھڑے ہو تم خالص واسطے اللہ کی درحالیکہ فرمانبردار ہو پس اگر ڈرو تم پس ادا کرو درحالیکہ پیادہ ہو یا درحالیکہ سوار ہو

فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ

بقدر امکان پس ہرگاہ پناہ میں ہو پس یاد کرو خدا کو جسطرح کہ تعلیم کیا اوسنے تمکو

مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ۝ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ

اوس چیز کو نہی تم کہ جانتے تہے تم اور جو شخص کہ وفات دیے گئے

مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِم مَّتَاعًا

تمسی اور چھوڑ جاوین جورونکو پس اوپر اونکی وصیت ہی واسطی عورتون اپنی کی نعمت دینی

إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

ایک سال نہ نکال دینا اونکا پس اگر نکل جاوین وہ بعد ایکسال کی پس نہین گناہ اوپر تمہاری

فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ مِن مَّعْرُوفٍ وَاللَّهُ عَزِيزٌ

بیچ اوس چیز کی کہ کرین بیچ ذات اپنی کی نیکی نکاح سے اور حقتعالی غالب ہی

حَكِيمٌ ۝ وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا

داناہی حکمت اور واسطی زنان طلاق دیگئی کی فائدہ دنیا ہی ساتھہ نیکی اعتدال کی یہہ واجب ہی

عَلَى الْمُتَّقِينَ ۝ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ

اوپر پرہیزگارون کی اسطرح سی بیان کرتا ہی خدا واسطی تمہاری احکام اپنی کو شاید کہ تم سمجھو

ع

قولہ لا جُنَاحَ منقول ہی کہ عادت عرب کی یہہ تھی کہ اگر طلاق دیتی
تھی اور بعدہ مراجعت کرتی تھی رسول خدا نی اسکو پسند نکیا اور فرمایا
کہ کیا ہی اس قوم کو کہ احکام خدا کو بازی سمجھتی ہین چاہیی عورتونکو طلاق
نہ دین مگر وقتیکہ متہم ہون اور یہہ کمانی اونسی حاصل ہوا صحابون نی اوس وقت
گمان کیا کہ بعوض ہر طلاق کی یکہ ہم سی واقع ہوا ہی گنہگار ہوی حقتعالی
نی واسطی دور ہونی اس وہم کی یہہ آیت نازل کی کہ نہین گناہ ہی اوپر تمہاری
اگر طلاق دو تم عورتونکو جب تک کہ نہ جماع کیا ہو تمنی اونسی یا معین
کیا اونسی یا معین کیا ہو تمنی واسطی اونکی مہر واجب کو اور فائدہ مند کرو

اونکو بعد طلاق کی مروی ہی کہ ایکمردنی انصار سی ایکعورت سی نکاح کیا
اور صیغۂ عقد مین ذکر مہر نکیا اور قبل از دخول اوسکو طلاق دیدی اوسوقت
یہہ آیت نازل ہوئی سید عالم نی فرمایا کہ اوسکو فائدہ مند کر اگرچہ
بیک تاج ہو بالجملہ حاصل یہہ ہی کہ متعہ دینا اوسکو واجب ہی اور
فائدہ دینا بقدر حال طلاق دینی والی کی ہی قولہ عَلَى الْمُحْسِنِينَ
یعنی یہہ فائدہ مند کرنا حق واجب ہی اوپر نیکوکارونکی اور فقہانی تصریح
کی ہی کہ متعہ اوپر غنی کی دینا اسپ کا یا جامۂ قیمتی کا یا دس دینار طلا
کا ہی اور اوپر متوسطہ کی پانچ دینار کا یا جامۂ میانہ کا اور اوپر فقیر کی ایک
دینار یا ایک انگشتری ہی قولہ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى یعنی مداومت کرو
اوای نمازہای فریضہ پر اونکی وقتونمین ساتھہ ملاحظہ کرنی شروط اور
آداب اوسکی کی خصوصًا اوس نماز کو کہ نمازہای پنجگانہ مین متوسط ہی
یا وہ نماز کہ زیادتی اور فضیلت رکھتی ہی بقیہ نمازہا پر اور صلوۃ وسطی مین
کئی اقوال ہین ایک یہہ ہی کہ نماز ظہر مراد ہی زید بن ثابت اور ابن عمر
اور ابی سعید خدری اور اسامہ اور عائشہ سی مروی ہی اور ابی جعفر
اور ابی عبد اللہ علیہ السلام سی منقول ہی اور یہہ قول ابی حنیفہ اور
اوسکی اصحاب کا ہی اور ذکر کیا ہی بعضی ائمہ زیدیہ نی کہ روز جمعہ مین نماز
جمعہ مراد ہی اور ظہر مراد اور دنون مین ہی اور روایت کیا ہی اسکو
علی علیہ السلام سی اور تحقیق کہ نماز ظہر وسط النہار مین واقع ہی اور اول نماز

سی ہی کہ واجب کی گئی ہی منقول ہی علی بن ابی طالب علیہ السلام سی کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا کہ حقتعالی نی فلک دنیا مین ایک حلقہ خلق کیا ہی کہ ہرگاہ
آفتاب اوس سی زائل ہوتا ہی تمام چیزین تسبیح حقتعالی کی کرتی ہین اور حکم کیا ہی خدا
نی اس ساعت مین ادا کرنی نماز کو اور یہہ ساعت ایسی ہی کہ کشادہ کیی جاتی ہین
درہای آسمان کی اور بند نہین ہوتی ہین تا اینکہ نماز ظہر ادا کرین اور اس ساعت
مین دعا قبول ہوتی ہی اور دوسرا قول یہہ ہی کہ مراد نماز عصر ہی عباس اور
حسن سی یہہ مروی ہی اور مروی ہی علی علیہ السلام سی اور ابن مسعود سی اور
قتادہ سی اور ضحاک اور ابی حنیفہ سی اسطرحسی صاحب مجمع البیان نی لکھا ہی
اور مصنف مدارک نی لکھا ہی کہ یہہ قول ابی حنیفہ اور جمہور کا ہی اور صاحب
خلاصتہ المنہج نی یہہ لکھا ہی کہ اکثر اصحاب ہماری اس طرف گئی ہین اور یہی قول
اصح اور اشہر ہی اور دو طرف مین اوسکی دو نماز ہین کہ جس مین قصر درست
ہی ایک نماز ظہر اور ایک نماز عشا اور دو نماز ایسی ہین کہ جسمین قصر درست
نہین ہی ایک نماز صبح اور ایک نماز مغرب اور تیسرا قول یہہ ہی کہ مراد نماز
مغرب ہی یہہ ابن ذویت سی مروی ہی اسو سطی کہ نماز وسطی قصر ہی نہ طول ہی یہہ
روایت کی ہی ثعلبی نی باسناد خود عائشہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ نی کہ افضل نماز نزدیک خدا مغرب ہی کہ نہین کم کیا اوسکو خدا نی مسافر اور
غیر مسافر سی شروع کیا ہی خدا نی ساتھہ اسکی نماز شب کو اور ختم کیا ساتھہ اسکی
نمازونکو پس جو شخص کہ ادا کری نماز مغرب کو اور بعد اسکی دو رکعت نماز ادا کری

حق تعالی واسطی اوسکی جنت مین ایک قصر بناتا ہی اور جو شخص کہ بعد اسکی چار
رکعت ادا کری گناہ بیس برس یا چالیس برس کی اوسکی عفو کرتا ہی اور چوتہا
قول ہی کہ نماز عشا مراد ہی اور یہہ بعضونسی مروی ہی اسواسطی کہ یہہ نماز ایسی ہی
کہ اسکی دو طرف مین دو نماز ہین کہ جسمین قصر درست نہین ہی یعنی نماز مغرب
اور نماز صبح اور روایت ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ سی کہ جو شخص نماز عشا ادا کری
جماعت مین حال اوسکا مثل اوس شخص کی ہی کہ نصف شب واسطی
عبادت کی کہڑا رہی اور جو شخص کہ نماز صبح ادا کری جماعت مین مانند اوس
شخص کی ہی کہ تمام شب واسطی عبادت کی قائم رہی اور قول پنجم یہہ ہی کہ مراد
نماز صبح ہی یہہ معاذ اور ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ اور عطا اور عکرمہ اور
مجاہد سی مروی ہی اور یہہ قول شافعی کا ہی اور ان سبہون نی کہا ہی کہ
نماز ہای لیلی اور نہاری کی درمیان مین ہی اور تاریکی شب اور روشنی روز
کی درمیان مین ہی اور نماز منفرد ہی کہ دو طرف جمع ہوتی ہی اور دلالت کرتا ہی
اسپر قول حق تعالی کا اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا یعنی گواہی دیتی ہی
اوسکو فرشتگان شب اور فرشتگان روز اور دیوان شب اور دیوان روز
مین لکہی جاتی ہی اور دلالت کرتی ہی اسکو آخر آیت کی وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ
یعنی کہڑی ہو تم بیچ اوسکی درحالیکہ قنوت پڑہنی والی ہو اور آیا ہو رجای عطار
نی کہا ہی کہ نماز صبح پڑہی ہمنی بیچ مسجد بصرہ کی ساتہہ ابن عباس کی اور قنوت
پڑہا بیچ اوسکی قبل رکوع کی اور بلند کیا دونوں ہاتہہ کو بس ہرگاہ کہ فارغ ہوئی

کہا یہہ صلوۃ وسطی ہی کی حکم کیا ہی خدا نی ہمکو کہ کہڑی ہون بیچ اسکی درحالیکہ قنوت پڑہنی
والی ہون داخل کیا ہی اوسکو ثعلبی نی بیچ تفسیر اپنی کی اور روایت کی ہی باسناد
خود مرفوعاً انس سی کہ ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ قنوت پڑہتی تہی نماز صبح مین تا اینکہ
دنیا سی انتقال کیا اور معنی قنوت لغت مین ہمیشگی کرنا امر پر اور بعضون نی کہا ہی کہ معنی اطاعت
کی ہین اور یہی معنی مداومت کی ہین دعا پر اور بعضون نی کہا ہی کہ معنی قنوت کی یہہ ہین
کہ ذکر کرنا خدا کا ہی درحالت قیام اور قول ششم یہہ ہی کہ مراد ایک نماز ہی نماز ہای
پنجگانہ سی کہ نہین معین کیا ہی خدا نی اور پوشیدہ کیا ہی اوسکو حملہ بیچ نماز ہای فرضی کی تا
محافظت کرین سب نمازونکی جسطرح سی کہ پوشیدہ کیا ہی لیلۃ القدر کو شبہای رمضان مین
اور جیسا اسم اعظم اپنی کو پوشیدہ کیا ہی اور اسم مین قولہ فان خفتم اور نماز خوف دو
رکعت ہی سفر اور حضر مین مگر مغرب کہ وہ تین رکعت ہی اور مروی ہی کہ علی علیہ السلام
نی لیلۃ الہریر مین نماز ہای پنجگانہ کو باشارہ ادا کیا تہا اور بعضون نی کہا ہی کہ
تکبیر ادا کی تہی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نی جنگ احزاب مین نماز باشارہ پڑہی تہی
اور اگر اس نماز کو بجماعت ادا کرین تو کیفیت اوسکی یہہ ہی کہ ماموین دو فریق
ہون ایک فریق سامنا مخالف کا کری اور ایک فریق ساتہہ امام کی نماز
ادا کری اور ادا کرنا دونو فریق کا نماز کو ساتہہ پیش نماز کی دو طرح سی سکتا ہی ایک یہہ
ہی کہ ہر فریق کیو اسطی پیش نماز مکرر نماز پڑہیگا اور اوسکو نماز بطن النخل کہتی ہین اور
دوسری طرح یہہ ہی کہ اگر دشمن غیر جہت قبلہ مین ہو اور خوف ہو کہ اگر سب لوگ
نماز ادا کرین تو دشمن ہجوم کرینگی پس امام صف کرین ایکفریق مقابلہ دشمن مین ہو اور

فریق ثانی نماز کو ساتھہ امام کی ادا کری ایک رکعت اور امام دوسری رکعت کیواسطی کھڑا
ہوا ور طول دیوی کہ تا بہہ فریق ایک رکعت ادا کر کی مقابلہ دشمن کو جائین اور وہ فریق
ثانی اس دوسری رکعت مین داخل ہون امام اپنی تشہد کو طول دیوی تا اینکہ وہ
دوسری رکعت ادا کر کی سلام مین بیش نماز کی ساتھہ شریک ہون اور اگر نماز مغرب
ہو تو فریق اول کی ساتھہ ایک رکعت اور فریق ثانی کی ساتھہ دو رکعت بطریق اول
کی اور اس نماز کو ذات الرقاع کہتی ہین اور اگر نوبت سیف کشی کی پہنچی تو ادا کرنا
نماز کا بحد امکان ہی خواہ در حالت قیام ہو خواہ در حالت چلنی کی یا در حالت سواری
اور اگر ممکن ہو تو قربوس زین پر سجدہ کری والا اشارہ سی اور جسقدر کہ ممکن ہو جانب قبلہ
متوجہ ہو والا قبلہ کیطرف متوجہ ہو کر فقط تکبیرۃ الاحرام کہہ لی اور اگر اشارہ سی بہی ممکن
نہو ادا کرنا بعوض دو رکعت کی دو تکبیر اور بعوض تین رکعت کی تین تکبیر اور بعوض رکوع اور سجود
اور قرارت کی ایکمرتبہ تسبیحات اربع کافی ہی اور در صورت امکان وضو کرین و
الا تیمم اگر خاک یا زمین میسر ہو والا یا لی ہیئت یا نمد زین پر یا غبار انکی اور خوف دزد
اور درندہ اور سیل سب اسمین داخل ہین اور اس نماز کو نماز مطاردہ کہتی ہین
اور موتحل یعنی جو کہ کل مین پہنس گیا ہوا ور غریق نماز پڑہین گی بحد امکان اشارہ سی
اور ان دونو کو قصر کرنا نماز مین درست نہین ہی مگر یہہ حال سفر مین یا خوف
مین لاحق ہو رجال جمع راجل کی ہی مثل صحاب کہ جمع صاحب کی اور قیام جمع
قائم کی اور معنی اسکی یہہ ہین پیادہ ہو خواہ چلتی ہو خواہ ٹہری ہوا ور رکبان جمع راکب
کی ہی مانند فرسان جمع فارس کی اور جو چیز کہ اوپر ایک چیز کی ہوا وسی الگ کہتی

قولہ یتوفون منقول ہی کہ رسم عرب یہہ تہی کہ وہ عورتین کہ جنکا شوہر مرجاتا تہا
ایکسال عدۃ دیکہتی تہین اور جامہای کہنہ ساتہہ ترک زینت کی پہنا اختیار کرتی
تہین اور وارثان شوہر کی ساتہہ بسر کرتی تہین یا ورثہ ایک گہر واسطی اوسکی
بناتی تہی اوسی مقام مین اور اگر صحرا نشین ہوتی تہی تو پلاس سی ایک خانہ جدا
بنا دیتی تہی اور ایکسال اوس گہر سی باہر نہ آتی تہی اور وارثان شوہر نفقہ اوس مدت
تک دیتی تہی اور جسوقت اوس گہر سی باہر آتی تہی تو نفقہ ساقط کرتی تہی ہرگاہ کہ
حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ مدینہ مین تشریف لائی حکم ابن حارث طائفی ساتہہ
آنحضرت صلعم کی مدینہ مین آیا تہا انتقال کیا اور ایک زوجہ اور ایک فرزند اور مادر اور پدر چہوڑ
گیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نی ترکہ اوسکا سوائی زوجہ کی اور سب پر تقسیم کیا اور
ارشاد کیا کہ بقدر یک سال نفقہ اوسکی ترکہ مین سی دیا جاہئی اور اوسوقت یہہ آیت
نازل ہوئی یتوفون منکم اور مراد یتوفون سی وہ لوگ ہین کہ قریب بوفات
ہون اسواسطی کہ متوفا قابل امر ونہی نہین ہوتا ہی اور ابو عمرو اور حمزہ اور حفص نی وصیت
منصوب پڑہا ہی اور تقدیر اوسکی یہہ ہی کہ ای فلیوصوا وصیۃ یعنی پس چاہئی کہ
وصیت کرو ایک وصیت کو اور زجاج اور غیر اوسکی نی مرفوع پڑہا ہی ای فعلیہم
وصیۃ یعنی پس اوپر اونکی وصیت ہی اور یہہ حکم متاعا الی الحول کا اول اسلام
مین تہا اور بعد اوسکی ساتہہ آیۃ یتربصن بانفسہن اربعۃ اشہر وعشرا کی
منسوخ ہوا قولہ فلا جناح یعنی پس نہین ہی گناہ اوپر تمہاری ای وارثان شوہر
بہ احکام شرعی کی بیچ اوس چیز کی کہ کرین وہ بیچ نفسون اپنی کی اختلاف ہی

رفع جناح مین بعضون نی کہا ہی کہ نہین گناہ ہی قطع کرنی نفقہ مین اور قطع کرنی
محل سکونت مین حسن اور سدیسی مروی ہی کہ کہا اون دونون نی کہ یہہ دلیل
ہی ساقط ہونی نفقہ پر بسبب باہر آنی اونکی کی محل سکونت سی ور نفقہ واجب
ہی اوس صورت مین کہ اوس محل سی باہر نہ آوین و الا حق اونکا باطل ہوتا ہے
اور بعضون نی یہہ کہا ہی کہ گناہ نہین ہی اوپر تمہاری اس بات مین کہ تم نہ منع
کرو اونکو نکلنی سی اسوسطی کہ رہنا اونکا بقدر یکسال واجب نہین ہی بلکہ خدا نی
اونکو اختیار دیا ہی رہنی اور نہ رہنی مین اور بعضون نی کہا ہی کہ نہین گناہ ہی
اوپر تمہاری اس امر مین کہ نکاح اونسی کرو بعد انقضای عدۃ کی اور یہہ وجہ
احسن ہی اور تقدیر اوسکی یہہ ہی اِذَا خَرَجْنَ مِنَ الْعِدَّةِ بِانْقِضَاءِ السَّنَةِ فَلَا
حَرَجَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ یعنی وقتیکہ خارج ہون عدۃ سی ساتھ گذرنی
ایک سال کی پس نہین حرج ہی کہ نکاح کیا جای اونسی اور معروف
سی وہ طریقہ مراد ہی کہ موافق شرع کی ہو یعنی طلب کرنا شوہر کا اور زینت
کا موافق شرع کی ہو نہ کہ خلاف اوسکی قولہٗ وَلِلْمُطَلَّقَاتِ
مطلقات سی وہ عورتین مراد ہین کہ جنکو طلاق دیا ہو اور اون سی
مباشرت واقع نہوئی ہو اور مہر کا بہی ذکر نکیا ہو اسوسطی کہ متعہ دینا اونکی
واسطی ہی الا در صورت ذکر مہر نصف مہر ہی اگر مباشرت واقع نہوئی ہو اور اگر واقع ہوئی ہو تو تمام
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ
آیا نہین دیکہتا تو طرف اون لوگونکی کہ نکلی وہ گہرون اپنی سی حالانکہ وہ ہزارون تہی

حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ اِنَّ

واسطے خوف موت کے پس کہا واسطے اونکے خدا نے کہ مرجاؤ تم بعد اسکے زندہ کیا خدا نے اونکو تحقیق

اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

خدا ہر آئینہ صاحب رحمت ہے اوپر لوگوں کے اور لیکن بہت لوگ

لَا يَشْكُرُوْنَ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْا

نہیں شکر کرتے ہیں خدا کا اور جنگ کرو بیچ راہ خدا کے اور جانو تم

اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ

تحقیق کہ خدا شنوا ہے دانا ہے کون ہے وہ شخص کہ قرض دیوے خدا کو

قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً وَاللّٰهُ

قرض نیک پس زیادہ کرتا ہے خدا واسطے اوسکے زیادتی بہت اور خدا

يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ

تنگ کرتا ہے اور کشادہ کرتا ہے اور طرف اوسکے رجوع کروگے تم ایا نہیں دیکھتا ہے تو طرف اشرافونکے

مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ

فرزندان یعقوب سے بعد از وفات موسی کے وقتیکہ کہا انہوں نے واسطے نبی کے

لَهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ

کہ واسطے اونکے تھا اوٹھا واسطے ہمارے ایک بادشاہ کو کہ جنگ کریں ہم بیچ راہ خدا کے کہا نبی نے

هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا

آیا قریب ہے تمکو کہ اگر واجب کیا جاوے اوپر تمہارے جنگ کرنا یہہ کہ نہ جنگ کرو تم

قَالُوا وَمَا لَنَا اَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَدْ

کہا اونہوں نے اور کیا ہی واسطے ہمارے یہہ کہ نہ جنگ کرینگے ہم بیج راہ خدا کی حال آنکہ بتحقیق

اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَائِنَا فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ

نکالے گئے ہیں ہم گہروں اپنی سے اور فرزندان اپنی سی پس جس گاہ کہ واجب کیا گیا اوپر اونکی

الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِالظّٰلِمِينَ

جنگ کرنا نافرمانی کی اونہوں نے مگر تہوڑی اونمین سی اور خدا داناہی ساتہہ ستمگاروں کی

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ

اور کہا واسطے اونکی اشموئیل پیغمبر اونکی نی بدرستیکہ خدا نی بتحقیق اوٹہایا واسطے تمہاری طالوت

مَلِكًا قَالُوا اَنّٰى يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ

بادشاہ کو کہا اونہوں نے کہانسی ہوا واسطے اوسکی تسلط اوپر ہماری حال آنکہ ہم

اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ

سزاوارترین ساتہہ بادشاہی کی اوس سی اور نہیں دی گئی ہی فراخی مال سے

قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي

کہا اشموئیل نی بدرستیکہ خدا نی اختیار کیا طالوت کو اوپر تمہاری اور زیادہ کیا اوسکو کشادگی کو بیج

الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَاللّٰهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ

دانش اور بدن کے اور خدا دیتا ہی ملک اپنی کو جس شخص کو کہ چاہتا ہی اور خدا

وَاسِعٌ عَلِيمٌ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖ

کثیر الفضل ہی داناہی اور کہا واسطے اونکی اشموئیل نی بدرستیکہ نشانی بادشاہی اوسکی کی

اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
يهه هي كه لاويكا تمكو صندوق كه بيچ اوسكي باعث تسكين كا هي جانب رب تمهاري سي

وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ
اور بقيه هي اوس چيز سي كه چهوڑا تها اولاد موسى اور اولاد هارون ني كه اوٹهاتي هين اوسكو

الْمَلٰٓئِكَةُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ
فرشتگان بتحقيق كه بيچ اوسكي هر آئينه دليل هي واسطي تمهاري اگر هو تم ايمان لاني والون سي

ف قوله الم تر الى الذين خرجوا من ديارهم وهم الو
الى اخره مراد اس آيه سي اهل داوردان هين كه ايك قريه هي حوالى واسط
سي كه بجهت طاعون اكثر لوگون ني جلاى وطن اختيار كيا تها اور وه
لوگ جلاى وطن اختيار كرتي تهي اور وه لوگ كه اوس قريه مين رهي
اكثر هلاك هوي هرگاه كه طاعون برطرف هوا پهر اوس قريه مين داخل هوي
اور اتفاق كيا كه بار ديگر اگر طاعون اوي تو هم سبكي سب اس قريه سي
باهر جاوينگي سال دويم پهر آمد طاعون هوئي تمام اهل اوس ديه كي باهر گئي اور
اشهر بقول ابن عباس كي چاليس هزار وه لوگ تهي تا اينكه درميان دو پهاڑ كي
اوتري فقال لهم الله موتوا پس كها واسطي اونكي خدا ني كه مرجاو سب
مرگئي تا اينكه جو باهي تك بجهت شامت گناه كي اور هرگاه كه ايكمدت اسپر گذري
كه گوشت اور پوست پوسيده هو كر خاك هوا تها اور سواى استخوان كي كچهه
باقي نرها تها ثم احياهم پس زنده كيا اونكو حقتعالى ني اوس وقت كه حزقيل

خلیفہ شمویل موسی کی تھی ساتھہ قوم اپنی کی اوس موضع مین گذری اور بنظر عبرت
اور تعجب کی ملاحظہ کرتی تھی وحی کی خدانی کہ ای خرقیل چاہتا ہی تو کہ قدرت
دکھلاؤن کہ مردونکو کیونکر زندہ کرتا ہون خرقیل نی عرض کی کہ ہان ای
پروردگار میری خطاب ہوا کہ ای خرقیل کہ فلان کلمہ کہو کہ تا اونکو زندہ کرون مین
ہرگاہ کہ اوس کلمہ کو پڑہا سبکی سب زندہ ہوئی اور برخاستہ ہوئی اور کہتی
تہی کہ سبحانك اللهم بحمدك لا اله الا انت یعنی تسبیح
کرتی ہین ہم تیری ای پروردگار ساتھہ شکر تیری کی کہ نہین ہی کوئی شریک
تیرا قولہ وقاتلوا ہرگاہ اس قصہ مین دلیر کرنا مسلمانوں کا اور راغب کرنا
اونکا جہاد پر ہی اور توکل کرنا قضای الہی پر اسیواسطی بعد اسکی حقتعالی
فرماتا ہی وقاتلوا في سبيل الله یعنی کارزار کرو راہ خدا مین واسطی
ظاہر کرنی دین اسلام کی بدون بیدلی اور خوف موتکی اس باعث سی کہ بہاگنا
موت سی فائدہ نہین دیتا جیسا کہ حکایت سابق سی ظاہر ہوا پس چاہی کہ بدل تو
جہاد کرو اور جانو تم کہ حقتعالی شنوا ہی قول اون لوگونکو کہ بعذرہای
ناپسندیدہ جہاد سی باز رہتی تہی اور دانا ہی ساتھہ سب بازماندگان جہاد کی
اوسیکو موافق نیات جزا دیگا قولہ من ذا الذي يقرض الله
قرضا الخ یعنی کون ہی وہ شخص کہ قرض دی خدا کو مراد اس سی بندگان
درماندہ ہین کہ بقصد ثواب انکو قرض حسنہ دی اور قرض حسنہ یہہ ہی کہ بوقت
طلب قرض اونسی عذر نکری تا منت اون پر نہ رکھی یا طمع زیادتی عوض کا

عوض کا بکری حدیث صحیح سی ثابت ہی کہ دبہشت پر مرقوم ہی کہ ثواب قرض
دینکا اٹھارہ ہی اور ثواب صدقیکا دس برابر ہی مروی ہی کہ بعد نزول اس آیۃ
کی حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا کہ حقتعالی روز قیامت کو بعضی بندونسی
کہیگا کہ ای بندہ میری مینی تجہسی طعام طلب کیا ندیا تو نی تجہسی پانی طلب کیا
نہ پلایا تو نی تجہسی جامہ طلب کیا تو نی ندیا بندہ عرض کریگا کس وقت تو نی
طلب کیا اور مینی ندیا حقتعالی اوسوقت کہیگا کہ فلان بندہ گرسنہ نی تجہسی
طعام طلب کیا اور فلان بندہ پیاسی نی تجہسی پانی طلب کیا اور فلان
بندہ برہنہ نی تجہسی جامہ طلب کیا کسی کو ندیا قسم بجلال خود کہ آج کی دن تجہپر
فضل اپنا نکرونگا جسطرحسی کہ تو نی اوسپر رحم نکیا بالجملہ یہانسی معلوم ہوا
کہ ہاتہہ سایل کو حقتعالی نی گویا ہاتہہ اپنا مقرر کیا ہی تا معلوم ہو کہ جو چیز کہ
سایل کو دیتی ہین گویا خدا کو دیتی ہین مروی ہی کہ حقتعالی نی داؤد کو خطاب
کیا کہ ای داؤد اگر مجہکو درخانہ اپنی پر دیکہی تو کیا چیز مجہکو دیگا عرض کی کہ بارخدایا
مجہکو طاقت نہین ہی کہ جواب تیرا دون ارشاد ہوا کہ وہ درویشان نایب مناب
میری ہین پس جو کچہہ کہ چاہی حق میرمین عمل مین لاوی تو درحق درویشونکی بجا
حدیث صحیح مین وارد ہی کہ امام زین العابدین صلوات اللہ علیہ دست اپنی
وقت صدقہ دینی کی بوسہ دیتی تہی لوگون نی پوچہا کہ اسکا کیا سبب
ہی حضرت نی فرمایا کہ تا ہتہ صدقہ دینی والیکا اول دست خدا مین پڑتا ہی
بعد اسکی سایل کی ہاتہہ مین حضرت رسالت صلی اللہ منقول ہی کہ جو شخص کہ

ہر گاہ اشموئیل نی بنابر کہنی بنی اسرائیل کی حق تعالی سی دعا کی کہ ایک بادشاہ
انکی واسطی معین فرما حقتعالی نی ایکظرف پراز روغن اور ایک عصا بہیجا اور
فرمایا کہ جو تیری کہر مین اوی اور یہہ روغن جوش ماری اور یہہ عصا برابر اوسکی
قامت کی ہووہ بادشاہ انکا ہی اشموئیل نی اس سخن کو بنی اسرائیل سی
کہا ہر ایک بزرگان بنی اسرائیل سی کہر مین اشموئیل کی آنی لگی کسیکی واسطی
روغن جوش مین نہ ایا اور عصا برابر نہوا تا اینکہ ایکروز مرد سقی یا دباغ کہ شادون
نام رکہتا تہا اور بواسطہ درازی قامت کی اوسکو طالوت کہتی تہی اشموئیل کی
کہر مین ایا فی الحال روغن نی جوش مارا اور وہ عصا اوسکی قد سی برابر ہوا
اور واسطی اونکی نبی اونکی نی کہا بدرستیکہ خدا نی برپا کیا واسطی تمہاری
طالوت کو بادشاہ کہا اون لوگون نی کہ کس طرح سی ہووی واسطی اوسکی بادشاہی
اوپر ہماری اور حال انکہ ہم ذی حق تہی بہا نسبت اس سلطنت کی اوس سی اس
واسطی کہ ہم اولاد یہودا سی ہین اور بادشاہی بوراثت اوس سی ہمکو پہنچی ہی
اور ہم صاحب ثروت وجاہ ہین اور طالوت ایک سقی یا دباغ ہی اور دیا گیا ہی
فراخی مال سی **قولہ وزادہ الخ** یعنی زیادتی دی اوسکو از روی
کشادگی بیچ علم کی یعنی علم سیاست اور تدبیر مملکت داری مین
اور حفظ عدالت مین درمیان رعیت کی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد علم
سی اداب حرب کا ہی اور کشادگی بیچ جسم کی یعنی زیادتی دی ہمنی اونکو
ہیکل اور شکل اور قامت مین اسواسطی کہ طالوت مرد خوشنما ہی اور

اور باجمال تہی سر اونکا اپنی اہل زمان سی بلندتر تہا اور خدا دیتا ہی ملک
اپنا جسکو کہ چاہتا ہی اور خدا واسع الفضل ہی دانا ہی استحقاق ہر شخص سی
قوله سكينة الخ ہرگاہ کہ بنی اسرائیل نی اس کلام کو سنا بار دیگر
بالحاح پوچہا کہ واسطی طالوت کی کوی علامت چاہئی تا دل ہمارے فرمان بردار
پر اوسکی رغبت کرین اشموئیل نی خدا سی اس امر کی درخواست کی
حق تعالی نی علامت بادشاہی اوسکی سی آگاہ کیا اشموئیل نی کہا اونسی
کہ علامت بادشاہی طالوت کی یہہ ہی کہ اویگا تمکو ایک صندوق کہ
بیچ اوسکی سکینہ ہی جانب رب تمہاری سی اور اوس صندوق مین صورتین
سب پیغمبرونکی آدم سی تا بخاتم پیغمبران منقوش تہین اور وہ تابوت چوب
شمشاد سی تہا کہ بطلا زینت کیا تہا اوسکا تین گز طول تہا اور دو گز عرض
اور مراد سکینہ سی وہ چیز ہی کہ باعث تسکین کی تہی اور بعضون نی کہا ہی
سکینہ ایک جانور تہا بمقدار گربہ کی زمرد سی اور دونو چشم مثل مشعل
کی روشن تہین کہ کسیکو طاقت دیکہنی کی نہ تہی اور جناب امیر المومنین صلواة
اللہ علیہ سی منقول ہی کہ مونہہ اوسکا مشابہ روی انسان تہا اور دو
بازو تہی کہ وقت کارزار تابوت سی باہر آتا تہا مثل باد تند کی جست اور
حملہ دشمن پر کرتا تہا اور جمعیت دشمن پراگندہ کر دیتا تہا اور بنی اسرائیل
ہمیشہ لڑائی مین آگی صف لشکر کی رکہتی تہی اور بسبب اوسکی اطمینان خاطر
رہتی تہی اور بقیہ تہا اوس چیز سی کہ چہوڑا تہا اولاد موسی اور ہارون

مراد انسے انبیاے بنی اسرائیل ہین فرزندان عم موسی سے تہے اور وہ
چیزین کہ اوس تابوت مین باقی رہین یہہ ہین نعلین اور عصا اور جامہاے موسی
اور عمامہ ہارون اور قدری ترنجبین کہ صحرا مین نازل ہوی تہی اور ریزہ ہاے
الواح اور جالوت بادشاہ کی قوم اس تابوت کو بنی اسرائیل سے لیگئی تہی
اور جس موضع مین رکہتی تہی آفت اہل اوس موضع کو پہنچتی تہی آخر الامر
حوالے ایک مزبلہ کی مدفون کیا حق تعالی نے فرمایا کہ علامت بادشاہی طالوت
کی وہ ہی کہ **تحمله الملائكة** یعنی فرشتگان اوسکو اوٹہا کر لا دیجانو
سے نزدیک تمہارے لاوین کی اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ حقتعالی بعد موسی
کی تابوت کو آسمان پر لیگیا تہا اور بعد اسکی واسطے علامت بادشاہی
طالوت کی فرشتون کو حکم کیا کہ تا اوسکو زمین پر لاوین اور وقت
نازل ہونی تابوت کی بنی اسرائیل دیکہہ رہے تہے

ع

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ مُبْتَلِيكُم
پس ہر گاہ کہ جدا ہوئے طالوت ساتہہ لشکر کی کہا طالوت نے بدرستیکہ خدا کو آزمانی والا ہی تمکو

بِنَهَرٍ فَمَن شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَمَن لَّمْ
ساتہہ نہر کی پس جو شخص کہ پئی گا اوس نہر سی پس نہین ہی مجہسی اور جو شخص کہ نہ

يَطْعَمْهُ فَإِنَّهُ مِنِّي إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ
چکہی اوسسی پس بدرستیکہ وہ مجہسی ہی مگر وہ کہ سیلے ایک چلو پانی ساتہہ ہاتہہ اپنی کی

فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ
پس پیا اونہون نے اوس نہر سی مگر تہوڑی اونہین سی پس جب کہ گذری نہر سی طالوت

وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ
اور وہ لوگ کہ ایمان لائی تہی ساتہہ اوسکی کہا اونہون نے کہ نہین قدرت ہی واسطی ہماری آج کی دن

بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ
ساتہہ بادشاہ جالوت کی اور لشکر اوسکی کی کہا ان لوگون نی کہ یقین جانتی تہی تحقیق کہ وہ

مُلَاقُوا اللَّهِ كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً
ملاقات کرنی والی ہین خدا کی بہت ہی کہ گروہ کم مومنین غالب ہوئی ہین گروہ بہت کافرون پر

بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ وَلَمَّا بَرَزُوا
ساتہہ مدد خدا کی اور خدا ساتہہ صبر کرنی والون کی ہی اور جب کہ ظاہر ہوئی

لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُوا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا
واسطی جالوت کی اور لشکر اوسکی کی کہا اونہون نی کہ اي پروردگار ہماری نازل کر اوپر ہماری

صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ
صبر کو اور نگاہ رکہہ قدمون ہماری کو اور یاری دی ہمکو اوپر قوم

الْكَافِرِينَ فَهَزَمُوهُمْ بِإِذْنِ اللَّهِ وَقَتَلَ
کافرون کی پس بہگا دیا اونہون نی کافرون کو ساتہہ حکم خدا کی اور قتل کیا

دَاوُدُ جَالُوتَ وَآتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ
داؤد نی جالوت کو اور دیا داؤد کو خدا نی بادشاہی اور حکمت

وَعَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ
اور تعلیم کیا اوس چیز سے جو چاہا خدا نے اور اگر نہ ہوتا دفع کرنا خدا کا لوگونسے بعضے اون کا دوسرونکا

بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُو فَضْلٍ
ساتھ بعضے مومنین ہر آئینہ تباہ ہوتی زمین بسبب ظلم کی اور لیکن خدا صاحب رحمت ہی

عَلَى الْعَالَمِينَ تِلْكَ آيَاتُ اللّٰهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ
اوپر تمام عالم کے یہہ نشانیان خدا کی ہین کہ تلاوت کی ہمنے اونکو اوپر تیری

بِالْحَقِّ وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ قوله فَلَمَّا فَصَلَ
ساتھ حق کے اور بدرستیکہ تو ہر آئینہ مرسلونمسے ہے

طَالُوتُ بقول اشہر اسی ہزار جوان باقوت وشوکت تہی کہ شہر ایلیا سے
متوجہ حرب جالوت کی ہوئی تہی اور ہوا نہایت گرم تہی پس حق تعالی
احوال اونکا ذکر کرتا ہی کہ سرکاہ جدا ہوئی طالوت بموجب فرمان اشمویل
کی شہر ایلیا سی ساتھ لشکر کی کہا طالوت نی باخبار اشمویل کی باالہام
ربانی کی بدرستیکہ خدا ازمانی والا ہی تمکو ساتھ نہر پانیکی کہ درمیان اردو
اور فلسطین کے ظاہر ہوئی تہی واسطی امتحان ہونی عاصی اور مطیع اور
منافق کی پس جو کوئی کہ نوش کریگا اوس پانی سی نہین ہی ہم سی
یعنی ہمارے مذہب پر نہین ہی اور جو شخص نہ چکھی کا اس سی پس تحقیق
وہ ہم سی ہی مگر وہ شخص کہ اوٹہاوی ایک چلو پانیکا ساتھ ہاتھ اپنی کی
پس پیا اونہون نی زیادہ ایک چلو سی مگر تہوڑی اون مین سی مردی ہی

مروي ہي کہ وہ تين سو تيرہ شخص تہي کہ پاني بقدر کفدست پيا تہا اور ايک
روايت مين ہي کہ چار ہزار تہي اور بقيہ مردمان ہوس پاني سي سيراب ہوئے
اور ظروف پاني سي بہر ليي اور جس جس نی کہ پاني سير ہوکر پيا تہا سب کي
مونہہ کالي ہوگئي تہي اور ہر چند پاني پيتي تہي تشنگي غلبہ کرتي تہي چنانچہ
کنارہ نہر پر رہ گئي اور شرف فتح و نصرت کو نہ پايا **قوله لا طاقة لنا**
بعضي علماي تواريخ سي مروي ہي کہ اوس لشکر سي چہتر ہزار نہر پر رہ گئي
اور ہر گاہ چار ہزار باقي ني لشکر جالوت کو ديکہا تين ہزار تين سو اسي لوگ تي
بيدل ہوکر کہا کہ ہمکو طاقت جنگ جالوت کي نہين ہي اور کہا اون لوگون
ني بتحقيق کہ جانتي تہي يقينا کہ ہم ملاقات کرني والي ہين اپني روز خدا سي
اور شمار مين وہ صاحبان يقين تين سو دس نفر تہي کہ از روي اخلاص
اور عقيدت کي کہا اونہون ني کہ **کم من فئة قليلة غلبت**
فئة کثيرة قوله وقتل داؤد جالوت الخ مروي ہي
کہ داؤد ابن ايشا ني جالوت کو پتہر کوپن سي مارا اور وہ پتہر خود پر لگا
کہ خود ٹوٹ گيا اور سر اوسکا پہوٹ کر مغز نکل آيا اور لشکر اوسکي کو قتل
کيا اور جالوت اولاد عمليق ابن عاد سي تہا اور مرد عظيم الجثہ اور شديد
الشوکت تہا اور بصحت پہونچا ہي کہ سلاح اوسکا وزن مين بقدر
ہزار رطل کي تہا تخميناً جسکا ہند مين قريب آٹہہ من يا زيادہ اوس سي
ہوتا ہي اور خود اوسکا تين سو رطل تہا تخميناً دو نيم من ہند يا زيادہ القصہ

لشکر اسلام نے بخوبی تسلط پایا اور کفار مغلوب ہوئے ہرگاہ طالوت نے
شجاعت اور دلاوری داؤد کی دیکھی دختر اپنی داؤد سے تزویج کی اور
انگشتری ملک داری کی انگشت اوسکی مین پہنائی اور اپنے تخت پر بٹھلایا
اور داؤد نے طریقہ عدل کا جاری کیا کہ تمام خلق مطیع اوسکی ہوئی چنانچہ
حقتعالی فرماتا ہے کہ دی اوسکو خدا نے بادشاہی اور پیغمبری ساتھہ کتاب
زبور کی اور تعلیم کیا داؤد کو اوس چیز سے کہ چاہا یعنی دیا علم شریعت کا
اور یا مراد علم زرہ سازی کا ہے کہ بے اعانت آگ کے آہن سے زرہ بناتے تہے
اور یا مراد علم زبان دانی جانوران پرند اور چرپای کا اور یا علم لحن کا تہا
یعنی خدا نے قادر کیا تہا کہ جس خوش آوازی سے چاہین پڑہین اور قصہ جناب
صادق علیہ السلام سے اسطرح سے مروی ہے کہ حاصل اوسکا یہہ ہے
کہ حقتعالی نے وحی کی بنی اسرائیل کو کہ قتل کریگا جالوت کو وہ شخص کہ
جسکی قد پر زرہ موسی کی ٹہیک ہو اور اسم اوسکا داؤد بن ایشا ہو
اور ایشا کی دس بیٹے تہے کہ چہوٹے اونمین سے داؤد تہے ہرگاہ برپا کیا
خدا نے طالوت کو طرف بنی اسرائیل کی اور جمع کیا اوسنے لوگون کو
واسطے جنگ کے پہلے ایشا کو مع فرزندان طلب کیا ہرگاہ کہ ایشا مع فرزندان
حاضر ہوے ایک ایک اونکی فرزند کو زرہ موسی پہنائی کسیکی قد سے چہوٹی
ہوتی تہی اور کسیکی قد سے بڑی پس ایشا سے کہا کہ کسی فرزند اپنے کو
گہرمین چہوڑا ہے بولا کہ ہان ایک صغیر سن بیٹا سے چہوڑ آیا ہون واسطے چرانے

چرائی کو سفندونکی کہاکہ اوسکو طلب کرو چنانچہ بموجب طلب کی داؤد
حاضر ہوئی اور زرہ پہنای اوسکی قد پر درست ہوئی پس ہمراہ لیا
داؤد کو وقتیکہ صفوف جنگ آراستہ ہوئین داؤد مقابل جالوت کی
کہڑی ہوئی اور جالوت اوسدن ایک فیل پر سوار تہا تاج مرصع سر پر
اور ایک یاقوت درخشندہ اوس تاج سی پیشانی پر لٹکتا تہا پس داؤد نے ایک
پتہر دست راست اوسکی سی پہینکا پس فوج دست راست بہاگی بعد اوسکی
ایک پتہر دست چپ کو پہینکا پس فوج دست چپ بہاگی بعد اوسکی تیسرا
پتہر مارا کہ جای لٹکنی یاقوت کی لگا اور پشت سر سی نکل گیا اور جالوت
واصل جہنم ہوا اور فیل سی زمین پر گر پڑا بعضون نی کہا ہی کہ دنیا ملک اور
حکمت کا بعد وفات طالوت کی تہا اسواسطی کہ ریاست کرنا غیر نبی کا اوپر نبی کے
درست نہین ہی اور بعضون نی کہا ہی درست ہی وقتیکہ کرتا ہو وہی غیر ہر
امر کو مشورہ نبی سے اور بحکم اوسکے کرتا ہو قوله دفع الله الناس
الخ معنی اس آیہ مین تین اقوال ہین ایک یہہ ہی اگر نہوتا دفع کرنا خدا کا کافرونکو
بسبب لشکر مسلمین سے تو غالب ہوتی کفار اور خراب کرتی بلاد کو یہہ قول
ابن عباس اور مجاہد سی مروی ہی اور دوسرا قول یہہ ہی کہ اگر نہوتا دفع
کرنا خدا کا فاجرونسی ہلاکت کو بسبب نیکونکی کہ ہر آینہ تباہ ہوتی زمین باعث
فسق و فجور سی روایت کیا ہی جمیل نی ابی عبد الله علیه السلام سی
کہ دفع کرتا ہی خدا بسبب اوس شخص کی کہ نماز پڑہتی ہماری شیعونسی

ہلاکت تارک الصلوۃ کو اور اگر سب کی سب نماز نکرین تو ہر آئینہ ہلاک ہون اور
تحقیق کہ خدا دور کرتا ہی بسبب زکوۃ دینی ایک شخص کی شیعیان ہمار سیی
ہلاکت اوس شخص کو کہ زکوۃ ندی اور اگر سب ترک زکوۃ کرین تو ہلاک ہون اور
بدرستیکہ خدا دفع کرتا ہی بسبب [illegible] کی کہ حج کری شیعیان ہماری سی
ہلاک اوس شخص کو کہ حج نکری اور اگر سب ترک حج کرین تو ہلاک ہون اور
قریب اوسکی وہ روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ سی منقول ہی اگر نہوتا
کہ بندگان خدا کہ رکوع کرتی ہین اور اطفال کہ دودہ پلائی جاتی ہین اور بہایم کہ
چرائی جاتی ہین ہر آئینہ وارد کیا جاتا تمپر عذاب اور روایت کیا ہی جابر ابن عبد اللہ
نی کہا کہ فرمایا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ نی تحقیق کہ خدا بسبب صلاح
ایک مرد مسلمانکی اصلاح کرتا ہی فرزندان اوسکی کی اور فرزندان فرزندان
اوسکی کو اور اہل خانہ کو اور ہمسائیون کو اور ہمیشہ حفظ الہی مین رہتی ہین اوس وقت
تک کہ وہ شخص درمیان اونکی ہی اور تیسرا قول یہہ ہی کہ اگر نہوتا دفع کرنا
خدا کا فساد کو بسبب بادشاہ کی یا زیادہ قران سی ہر آئینہ فاسد ہوتی
زمین اسواسطی کہ خوف سلطان زیادہ ہوتا ہی وعدہ وعید قران سی اور
خدا تعالی صاحب فضل و رحمت ہی اوپر عالم کی یعنی مومنو پر دنیا اور آخرت مین

ثالث
تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ مِنْهُمْ

وہ رسل کہ مذکور ہوی بزرگی دی ہمنی بعضی اونکی کو اوپر بعضونکی بعضی اونمین سی وہ ہین

اور اسیواسطی اونکو اصحاب صفہ کہتی ہین اور دنکو ملازمت پیغمبر خدا مین مشغول رہتی تہی اور نظر التفات کسب وغیرہ پر نکرتی تہی اور نہ کسی سی سوال کرتی تہی اسی جہت سی حق تعالی نی بیان کیا ہی یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ یعنی نادان اور بی خبر جانتا ہی اونکو مردمان غنی بسبب باز رہنی کی سوال سی اور پہچانتا ہی تو اونکو ای محمد ساتہہ نشان اور علامات اونکی کی کہ وہ زردی رنگ اور ضعف بدن اور خمیدگی پشت ہی اور وہ ایسی ہین کہ نہین سوال کرتی ہین لوگونسی درحالت کہ الحاح کرنی والی ہون اور بعضون نی کہا ہی کہ اصلا اور مطلقا نہین سوال کرتی ہین ابن عباس سی مروی ہی کہ ایکروز رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ اصحاب صفہ پر گذری اور فقر اور مسکنت اونکی دیکہکر فرمایا کہ جو شخص اُمت میری سی اس حال پر ہو کہ جیسی تمہارا حال ہی سزاوار ہی کہ وہ خورسند ہو کہ فردا قیامت بہشت مین رفقا میری ایسی ہوگا اور منقول ہی کہ فقراء صلحا قیامت مین حاضر ہون کی اور فرشتی کہین کی کہ حساب گاہ مین آؤ تا حساب تمہارا لیا جائی جواب مین کہین کی کہ ہمین اسقدر نہین دیا کہ حساب اوسکا دین پس بیحساب اونکو داخل بہشت کرین کی قبل از تونگرونکی قبل بقدر پانسو برس کی

تکملہ در رکوع پنجم یُؤْتِی الْحِکْمَةَ مَنْ یَّشَاءُ سترہ حرف ہین زبرا وسکی ظاہر اور تین سی ستائیس ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت وھی طاعة اللہ والنبی و عن الامام بالحق

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً فَلَهُمْ

وہ لوگ کہ دیتی ہین اموال اپنی کو ساتہہ رات اور دنکی پوشیدگی اور ظاہر پس واسطی اونکی

أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○

ثواب اونکا ہی نزدیک پروردگار اونکی اور نہین خوف ہی اوپر اونکی اور نہ وہ غمگین ہونگے

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبٰوا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي

وہ لوگ کہ کہاتی ہین سود کو نہین قایم ہونگی وہ قبر سے مگر جسطرحسی کہ قایم ہوتا ہے وہ شخص

يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ

کہ گراتا ہی اوسکو شیطان ازجہت مس کرنیکی یہہ عذاب بسبب اسکے ہی وہ لوگ کہا اونہونے نہین ہی بیع

مِثْلُ الرِّبٰوا وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ

وقف لازم

مگر مانند سود کی اور حلال کیا خدانے فروخت کو اور حرام کیا سود کو پس وہ شخص کہ آیا اوسکو وعظ

مِّنْ رَبِّهِ فَانْتَهٰى فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ

جانب پروردگار اوسکی سے پس باز رہا پس واسطی اوسکی ہی وہ مرکہ گذرا اور امر اوسکا طرف خدا کی ہی اور جس شخص نے کہ عود کیا

فَأُولٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○ يَمْحَقُ اللّٰهُ

پس وہ گروہ ملازمان آتش ہین کہ وہ بیچ اوسکی ہمیشہ رہنیکے لیجاتا ہی خدا

الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ○

سود کو اور زیادہ کرتا ہی صدقون کو اور خدا نہین دوست رکہتا ہی ہر ناشکر کرنی والی گنہگار کو

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ

بدرستیکہ وہ لوگ کہ ایمان لائی اور عمل مین لائی وہ نیکیان اور برپا رکہا نماز کو اور

آتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ

دیا اونہونے زکوۃ کو واسطی انکی ہی ثواب نزدیک رب اونکی اور نہ خوف ہی اوپر اونکی

لَاهُمْ يَحْزَنُونَ ○ يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوا

اور نہ وہ غمگین ہوون گی اى وہ لوگ کہ ایمان لائى ڈرو تم عذاب خداسى اور ترک کرو

مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ ○ فَاِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَاْذَنُوا

اوس چیز کو کہ باقى رہى سود سے اگر ہو تم ایمان لانى والى پس اگر نکرو گى پس خبر دار ہو

بِحَرْبٍ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ

ساتھہ جنگ کى خداسى اور رسول اوسکى ہى اور اگر توبہ کرو تم پس واسطى تمہارى ہى اصلها اموال تمہارى

لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ○ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى

نہ ظلم کرو تم اور نہ ظلم کى جاؤ گى تم اور اگر ہو صاحب تنگى کا پس مہلت ہى طرف

مَيْسَرَةٍ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○

فراخى کى اور صدقہ دینا تمہارا بہتر ہى واسطى تمہارى اگر ہو تم کہ جانتى ہو تم

وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ

اور ڈرو اوس دن کو کہ بازگشت کى جاؤ گى تم بیچ اوسکى طرف خدا کى بعد اوسکى تمام دیا جاىگا ہر شخص جزا اوسکى کہ کمایا

وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ ع

اور وہ نہ ظلم کى جائین گى نکمى ثواب

ابن عباس سى منقول ہى کہ یہہ آیة نازل ہوئى ہى حق على ابن ابیطالب علیہ السلام مین کہ پاس اونکى چار درہم تہى ایک دن کو تصدق کیا اور ایک شب کو اور ایک کو پوشیدہ اور ایک کو ظاہر اور یہہ ابى جعفر اور ابى عبد اللہ سى مروى ہى اور بعض تفاسیر مین بعد اس مضمون کى یہہ منقول ہى کہ ہر گاہ یہہ عمل سید اوصیا سى اس نہج پر

صادر ہوا اور سید انبیا آگاہ ہوئی استفسار کیا کہ ای علی باعث اسکا کیا ہی کہ اس ہیچ
خاص پر تصدق کیا تمنی علی صلوات اللہ علیہ نی عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ طریقہ تصدق کا کہ خوشنودی خداتعالی جسپر مترتب ہو خالی ان چار صورتوں سے
نہ پایا مینی اس جہت سی تمنا اسکی کہ ایک اونمین سی شرف قبول پہنچی اور رضامندی
اوسکی حاصل ہو اس ہیچ خاص پر عمل مین لایا مین ہر گاہ کہ پیغمبر خدا نی سنا فرمایا
کہ ای ابو الحسن جس چیز کا جویا تہا تو میسر ہوا اور جس چیز کا امیدوار تہا حق تعالی نے
تجکو عطا کیا اور تفسیر ثعلبی مین لکہا ہی کہ یہہ آیہ علیؑ کی حق مین نازل ہوئی ہی اور
روایت کی ہی ابن معاذلی اور شافعی نی بیچ کتاب مناقب اپنی کی اور فخر رازی
نی تفسیر کبیر مین لکہا کہ اسمین کئی روایت ہین ایک یہہ ہی کہ عبد الرحمن بن عوف نے
دینار چند صحاب صفہ پر تصدق کئی اور علی نی ساتہہ ایک وزن وسق کی تمر سی
شبکو تصدق کیا پس حبیب تردد نو صدقون کا صدقہ علی صلوات اللہ علیہ کا ہو
پس نازل ہوئی یہہ آیہ الذین ینفقون اموالہم الخ پس صدقہ شب علیؑ کا ہی اور صدقہ دن کا
صدقہ عبد الرحمان بن عوف کا ہی اور روایت دوسری ابن عباس والی ہی کہ
مولف نی سابق ذکر کیا ہی اور روایت تیسری یہہ ہی کہ نقل کیا ہی اوسکو صاحب
کشاف نی کہ یہہ آیہ نازل ہوئی حق ابوبکر صدیق مین وقتی کہ تصدق کیا تہا چالیس
ہزار دینار کو دس دنکو اور دس رات کو اور دس پوشیدہ کی مین اور دس ظاہر
مین انتہی کلامہ اور سیط حسی صاحب مدارک نی بہی مثل کشاف کی لکہا ہی اور
بعد اسکی کہا ہی کہ بعضی حق علیؑ مین کہتی ہین اور حق یہہ ہی کہ سوائی حق علی کی

کہنا

تھا کہ یہہ آیت غیر کی حق مین نازل ہوئی ہی ناشی ہی کمال تعصب اور عناد اور حق پوشی سے
اور لدا وسی اوّلاً اِس واسطی کہ حق امیر المومنین مین نازل ہونا اِس آیہ کا فریقین
مین ثابت ہی اور متفق علیہ کو ترک کرنا بنا بر اسکی لا یجتمع امتی علی الضلالۃ یعنی نہین
جمع ہوتی امت میری اوپر گمراہی کی درست نہین ہی پس بنا بر تعصب کی حق
سی تجاوز کرنا اور کہنا کہ حق امیر المومنین مین یقینا وارد نہین ہی بلکہ غیر کی حق مین
محتمل ہی کمال ناانصافی ہی اور معلوم نہین کہ اس اجماع مین کس وجہ کا نقص واقع
ہوا ہی کہ مسلم نہین رکھتی ہین اور وہ اجماع کہ خلافت خلیفہ اولی پر واقع ہوا تھا
باوجود اسکی کہ بنی ہاشم اور ابن ابیطالب نی چندی بیعت نکی تھی چنانچہ صحیح بخاری
مین لکھا ہی کہ تا حین جناب فاطمہ صلوات اللہ علیہا علی ابن ابیطالب علیہ الصلوٰۃ نی بیعت
نکی اور ثانیاً اسواسطی کہ آخر آیہ کا لاخوفٌ علیہم ولاہم یحزنون دلالت کرتا ہی کہ
اون لوگون پر خوف اور حزن نہین ہی اور کہنا ابی بکر کا لیتنی لم اکشف بیت
فاطمۃ یعنی کاش نکہولتا مین خانہ فاطمہ کو دلالت کرتا ہی کہ خلیفہ اول کمال خوف
مین تھی اوس حرکت سی کہ واقع ہوئی تھی خدمت فاطمہ صلوات اللہ علیہا اور علی
صلوات اللہ علیہ مین پس معلوم ہوا کہ اونکی حق مین یہہ آیت نازل نہین ہوئی اور
ثالثاً اسواسطی کہ تصدق کرنا چالیس ہزار درہم کا خلیفہ ثانی سی اوسوقت نہایت بعید
بلکہ محال تھا اس باعث سی کہ خود اطفال یہود کی معلم گری کرتی تھی اسقدر مال کہان سی
بہم پہنچایا اور معتمد جمیع مفسرین نی لکھا ہی کہ ہر گاہ آیت نجوی نازل ہوئی کسی نی
تصدق نکیا اور پیغمبر خدا سی ہمکلام نہوئی خوف تصدق سی سوائی علی صلوات اللہ

علیه کی که ہرروز ایک درہم تصدق کرتی تہی اور پیغمبر صلی اللہ علیه وآله سی ہمکلام
ہوتی تہی پس معلوم ہوا که حال علی ابن ابیطالب علیه السلام سی بہی نہایت تنگ دست تہی
که ایکدرہم بہی اونکو میسر نہوا اور رسول خدا صلی اللہ علیه وآله سی متکلم نہوئی بلکه معلوم
ہوا که ایک خرما ایک گردہ نان میسر تہا که تصدق کرتی اسواسطی که آیه نجوی
مین قدر تصدق بیان نہین کی گئی که تا اوس قدر تصدق دینا لازم ہوتا پس معلوم
ہو که سوائی حق علی کی کسی کی حق مین یہه آیه سزاوار نہین ہی اور یہه امر عاقل
متدین پر پوشیده نہین ہی اور معنی خبط کی لغت مین مارنا دست وپا کا غیر حرکت
طبیعی پر ہی اور اس مقام مین مراد دیوانگی اور صرع ہی اور زعم عرب کا یہه
تہا که ہرگاه کوئی جن آدمی کو مس کرتا ہی عقل اوسکی زائل ہوتی ہی اور دماغ اوسکا
پریشان ہوتا ہی اور صرع دیوانگی عارض ہوتی ہی اسواسطی حق سبحانه وتعالی نی
بنابر زعم اونکی کی که متعارف تہا بیان کیا ہی حاصل کلام یہه ہی که سود کی لینی والی
اور کہانی والی روز قیامت مین بشکل دیوانگان قبور سی محشور ہونگی اور
اہل عرصات سی نشان سی پہچانینگی که یہه سود خوار ہین قوله اثیم مروی ہی که روز
قیامت مین شکم سود کہانی والونکی پر از مار ہونگی اور پوست اونکا اسقدر باریک
ہوگا که مار اونکی شکم سی نظر آوین گی اور مروی ہی که سود کی ہفتاد باب مین کمتر
اونکا نزدیک خدا کی مانند زنا کی ہی ساتہه مادر کی قوله وذروا یعنی ترک اور
واگذشت کرو اوس چیز کو که باقی مانده ہی سود سی اگر ہو تم ایمان لانی والی حرمت
سود کی پس اگر نکرو تم پس آگاه کرو حرب خدا و رسول سی اور حرب خدا کی

آتش دوزخ ہی اور حرب رسول کی شمشیر ہی اور لفظ فاذنوا مین دو قراءت ہین ایک
یہہ ہی مشتق اذن بالشئ سی وقتی کہ جانی اوسکو باب ثلاثی مجرد سے اور دوسری یہہ ہے
کہ صیغہ امر ہی باب افعال سی اور معنی اوسکی یہہ ہین آگاہ کرو اس حکم سی غیر نکو
قوله لَا تَظْلِمُونَ یعنی نہ ظلم کرو تم قرضدارون پر بسبب لینی سود کی اور نہ ظلم کئے جاؤ تم
بسبب کم لینی اصل مال سی **تکملہ** در رکوع ششم اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ
بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ
عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ اناسی حرف ہین زبر اوسکی چار ہزار تین سی ہوتی
ہین نکلے اوس سی یہہ عبارت وهی الآیه نزلت فی علی بن ابی طالب جدًّا

۸۰ ۵۵ ۱۵۲ ۱۱ ۹۰ ۴۸۷ ۴۴۲ ۲۱

کان معه اربعة دراهم فتصدق بواحد لیلًا وبواحد نهارًا وبواحد سرًّا

۲۶۱ ۲۱ ۶ ۲۵۷ ۲۱ ، ۶۷۱ ۲۱ ۶۷۴ ۲۵۰ ۶۹۳ ۱۱۵ ۷۱

وبواحد علانیه

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکْتُبُوْهُ
ای وہ لوگ کہ ایمان لائی وقتیکہ معاملہ کرو تم ساتہہ دین کے تا مدت معلوم پس لکہو تم اوسکو
وَلْیَکْتُبْ بَّیْنَکُمْ کَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلَا یَاْبَ کَاتِبٌ اَنْ یَّکْتُبَ
اور چاہی کہ لکہی درمیان تمہارے نویسندہ ساتہہ عدالت کے اور نہ باز رہی نویسندہ یہہ کہ لکہے
کَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْیَکْتُبْ وَلْیُمْلِلِ الَّذِیْ عَلَیْهِ الْحَقُّ
مثل اوس چیز کے کہ تعلیم کیا ہی اوسکو خدا نے پس چاہئی کہ لکہی وہ اور چاہئی کہ بتاوی وہ شخص کہ اوپر اوسکے قرض ہے
وَلْیَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا یَبْخَسْ مِنْهُ شَیْئًا فَاِنْ کَانَ الَّذِیْ عَلَیْهِ
اور چاہئی کہ ڈرے تا بتانی الا خدا کو کہ پروردگار اوسکا ہے اور نہ کم کری اوس قرض سی کسی چیز کو پس اگر ہو وہ شخص

الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ

قرض نادان یا ناتوان یا نہ قدرت رکہتا ہو بیان کرنی کی وہ پس چاہئی کہ بتلاوے

وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ

ولی اوسکا ساتہہ عدالت کی اور گواہ لو تم دو گواہون کو مردمان مومنین سی پس اگر نہو

يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ

وے دونو دو مرد پس ایک مرد اور دو عورتین اوس شخص سی کہ پسندیدہ ہوون گواہون سے

أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى وَلَا يَأْبَ

واسطی اسکی کہ اگر بہول جاوی ایک اون دونو کا پس یاد دلاوی ایک اون دونو کا دوسری کو اور نہ انکار کرین

الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا وَلَا تَسْأَمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا

گواہان وقتی کہ طلب کئی جاوین اور نہ ملال پذیر ہو یہہ کہ لکہو تم اوسکو خواہ وہ قرض تہوڑا ہو

أَوْ كَبِيرًا إِلَى أَجَلِهِ ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَى

یا بہت ہو تا مدت اوسکی یہہ لکہنا تمہارا راست تر نزدیک خدا کی اور ثابت تر اوپر واسطی گواہی کی اور قریب تر ہے

أَلَّا تَرْتَابُوا إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ

کہ شبہ کرو کبی تم مگر یہہ کہ ہووی معاملہ حاضر کہ پہیرا کرتی ہو تم اوسکو درمیان اپنی نقد بنقد

فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ

پس نہین ہی اوپر تمہارے گناہ یہہ کہ نہ لکہو تم اوسکو اور گواہ لو تم وقتی کہ خرید فروخت کرو تم

وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ وَإِنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ

اور نہ ضرر پہنچایا جاوی نویسندہ اور شاہد اور اگر کرو تم ضرر کو پس تحقیق وہی فعل نافرمانی ہی کرہ ساتہہ تمہارے

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۖ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ۗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ وَإِن

اور ڈرو تم خدا کو اور تعلیم کرتا ہی تمکو خدا اور خدا ساتھ تمام چیز کی دانا ہی اور اگر

كُنتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ ۖ فَإِنْ أَمِنَ

ہو تم اوپر سفر کی اور نہ پاؤ نویسندہ کو پس گرو ہواسنی چیز کہ قبضہ کی گئی ہو پس اگر امین رکھے

بَعْضُكُم بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهُ ۗ وَلَا

بعض تمہارا بعضی کو پس چاہتی کہ ادا کرے وہ شخص کہ امین کیا گیا ہے امانت اوسکی کو اور چاہئے کہ ڈرے خدا کو کہ پروردگار اوسکا ہے اور نہ

تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۚ وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ع

چھپاؤ تم گواہی کو اور جو شخص کہ چھپاوے اسکو پس تحقیق وہ گنہگار ہی دل اوسکا اور خدا اوس چیز کہ عمل کرتے ہو تم دانا ہے

قولہ تداینتم بدین یعنی جبکہ معاملہ قرض کرو تم ایک مدت معین تک پس سزاوار ہی کہ لکھو تم اوسکو بیچ ایک کاغذ کی کہ مشتمل وصف معاملہ اور نام دونو معاملہ کرنی والونکا اور قدر زر کی اور مدت معاملہ کی تا بوقت حاجت کام آوی قولہ سفیہا مراد سفیہ سی وہ بالغ ناقص العقل ہے کہ صرف اموال غیر اغراض صحیحہ مین کری اور اکثر فریب کہاوی معاملہ مین اور مرد ضعیف سی کودک ہی اور پیر ہی کہ بعد تحمل حواس پہنچا قولہ رجالکم یعنی اون لوگونسی کہ ہو ویں تمسی یعنی قولہ آثم یعنی گنہگار ہی دل اوسکا اور رہگذر محل کتمان و پوشیدہ کرنیکا دل ہی لہذا گنہگار ہونیکی نسبت طرف دل کی

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَإِن تُبْدُوا مَا فِي أَنفُسِكُمْ

واسطے اللہ کی ہی جو کچھ بیچ آسمانونکی ہی اور وہ چیز کہ بیچ زمین کی ہی اور اگر ظاہر کرو گی تم جو کچھ کہ بیچ نفسوں تمہاری ہی

أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُم بِهِ اللّٰهُ ۖ فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ

یا چھپاؤ گی تم اوسکو محاسبہ کریگا تمکو ساتھ اوسکی خدا پس بخشیگا واسطے اوس شخص کی کہ چاہیگا اور عذاب کریگا

مَن يَشَاءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا

کہ چاہیگا اور خدا اوپر ہر شی کی قادر ہی ایمان لایا محمد ساتھہ اوس چیز کے

أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ

کہ نازل کیا گیا ہی طرف اوسکی جانب رب اوسکی سی اور مومنین اور تمام یہہ لوگ ایمان لائی ہیں ساتھہ خدا کی اور فرشتون اوسکے کی

وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا

اور کتابون اوسکی کی اور رسولون اوسکے کی نہین فرق کرتی ہین ہم درمیان کسی کی رسولون اوسکی سی اور کہا اونہون نی سنا ہمنی

وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ

اور اطاعت کی ہمنی بخش ہمکو ساتھہ بخشش اپنی کے ای پروردگار ہمارے اور تیری طرف بازگشت ہی نہین تکلیف کرتا ہی خدا

نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ

کسی نفس کو مگر ساتھہ طاقت اوسکی کے واسطے اوسکی ہی وہ چیز کہ کسب کیا ہے اور اوپر اوسکی ہی وہ چیز کہ کسب کیا ہی

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا

ای پروردگار ہمارے نہ عقوبت کر ہمکو اگر فراموش کرین ہم کسی طاعت کو یا خطا کرین ہم ای پروردگار ہمارے اور نہ بار کر تم اوپر ہمارے

إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا

بار گران کو جسطرح سی کہ بار کیا ہی تونی اوسکو اوپر اون لوگون کی کہ قبل ہماری تھے ای خداوند ہمارے اور نہ بار کر تو ہمکو ساتھہ اوس چیز کے

طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنتَ مَوْلَانَا

طاقت ہی واسطے ہمارے ساتھہ اوسکی اور عفو کر ہمسی اور بخش تو واسطے ہمارے اور رحم کر ہمکو تو کارساز ہمارا ہے

فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ

پس نصرت دی ہمکو اوپر قوم کافرون کی

ع

قوله تعالى وتخفوه اس آیہ سی معلوم ہوتا ہی کہ محاسبہ تمام چیزونکا کہ جو دلمین خطور کرے مین لیا جاتا ہی اور نزدیک امامیہ کی وہ معاصی کہ خطور کرین دل مین اور قصد کرنیکا نرکہتا ہو حق تعالی مواخذہ اوسکا نہین کرتا ہی چنانچہ خبر مین ہی کہ ہرگاہ ابلیس کو حق تعالی نی مسلط کیا بحدیکہ مثل خونکی رگ و ریشہ فرزندان آدم مین سرایت کرتا ہی حضرت آدم نے حق تعالی سی مناجات کی کہ پس فرزندان میرکی واسطی کیا عطا کرتا ہی تو فرمایا کہ ہرگاہ فرزندان تیری کرینگی ایک گناہ لکہا جائیگا اور نیکی دس برابر لکہی جاوی گی پس آدم نے کہا پروردگارا زیادہ کر فرمایا کہ توبہ انکی قبول کرونگا مین اوس تک کہ جان انکی حلقوم مین پہنچی اور ایک روایت مین یہہ ہی کہ حق تعالی نی فرمایا کہ جو فرزندان تیری قصد گناہ کا کریگا اوس قصد پر مواخذہ نکرینگی اور اگر عمل مین اوسکو لاویگا تو ایک گناہ لکہین گی اور اگر قصد نیکی کا کریگا گو عمل مین نہ لاوی ایک ثواب لکہین گی اور اگر عمل مین لاویگا تو دس ثواب اوسکی واسطی لکہی جائینگی پس بنا بر اس خبر کی معنی اس آیہ کی یہہ ہین کہ جو بندہ کہ قصد کرنی کسی چیز کا رکہتا ہو اور یقین کنندہ ہو بجالانی اوس چیز کا تو محاسبہ اوسکا لیا جاتا ہی چنانچہ اخبار مین وارد ہی کہ منتظر رہنی والا وقت صلوات کو مثل اوس شخص کی ہی کہ نماز مین ہو اور یہہ الطاف حق تعالی سی ہی بندی پر خبر مین وارد ہی کہ روز قیامت مین بندیکو حاضر کرینگی اور صحیفہ عمل اوسکی ہاتہہ مین دینگی اوس نامہ اپنی مین ملاحظہ کریگا کہ اول اوس صحیفہ مین حج مقبول لکہا ہی ایکساعت اوسمین فکر اور اندیشہ کریگا اور کہیگا کہ بار خدایا سہو اور غفلت تجہپر روا نہین ہی اور تو عالم ہی کہ دنیا مین حج نہین کیا مینی اور اسمین حج مقبول لکہا ہی حق تعالی فرماویگا کہ اگرچہ حج

نہین کیا تونی لیکن ایکروز قافلہ حج کو جاتا تہا دیکہکر توچشم پر آب ہوا اور کہتا تہا توکہ کاش
طاقت ہوتی مجکو کہ مین بہی انکی ساتہہ حج کو جاتا قولہ المصیر یہہ آیتا آخر سورہ بی واسطہ
جبرئیل شب معراج مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر نازل ہوئی ہی چنانچہ صحیح مسلم مین
بروایت ابن مسعود وارد ہی کہ وہ حضرت شب معراج کو ہرگاہ بسدرۃ المنتہی پہنچی
تین چیزین حق تعالی نی عطا کین اول نماز ہای پنجگانہ دوسری یہہ دونو آیتین آخر
سورہ بقر سی تیسری آمرزش گناہان کبیرہ اس امت مرحومہ سی بعد توبہ کی بشرطیکہ
شرک نہ لایا ہو اور تبایع مین وارد ہی کہ ہرگاہ حضرت معراج کو گئی اور بمنزل قرب
پہنچی کہ جس سی مراد قاب قوسین او ادنی ہی حضرت عزت سی خطاب آیا کہ ای محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ طلب کر ہمسی جس چیز کی کہ خواہش ہو حضرت نی عرض کیا التحیات
للہ والصلوات الطیبات الطاہرات المبارکات جواب مین حق تعالی
نی ارشاد کیا السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نی واسطی موافقت کلام خدا کی کہا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین
اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ
بعد اسکی حقتعالی نی فرمایا آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ سید عالم نی مناجات
کی اس مضمون سی کہ مجکو ثبت اس کرامت کا بدون مومنین کی گوارا نہین ہی حقتعالی
نی فرمایا والمؤمنون کل آمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ بعد اسکی حق تعالی نی پیغمبر خدا سی
استفسار کیا کہ امت تیری قبول احکام ہماری مین کیا کہتی ہی عرض کیا کہ وہ کہتی ہین
سمعنا واطعنا غفرانک والیک المصیر یعنی کہا انہون نی کہ سنا ہمنی اور اطاعت

کی ہین اور ترکیب غفرانک یہہ ہی اللّٰھم اغفرلنا غفرانک یعنی خداوندا بخش واسطی ہماری ساتہہ بخشش اپنی کی اور ہرگاہ کہ حق تعالی نی سنا کہ وہ یہہ کہتی ہین فرمایا حق تعالی نی لا یکلف اللّٰہ نفسا الا وسعہا یعنی نہ تکلیف کریگا خدا کسی نفس کو مگر بمقدار کمتر طاقت سی اور معنی وسع کی لغت مین مادون الطاقت ہی اور وجہ وسعت کی یہہ ہی کہ ہرگاہ جو کہ طاقت سی کمتر ہو تو اوس شخص کو وسعت ہی اور تنگی نہین ہی اور ایسی جا سی ہی کہ شبانہ روز مین زیادہ سترہ رکعت سی فرض نکی اور تمام سال مین ایک مہینی سی زیادہ روزہ واجب نہین ہی باوجود اسکی کہ بندیکو طاقت اس سی زیادہ کی ہی قولہ ان نسینا او اخطانا اس آیہ مین چند وجہین منقول ہین ایک یہہ ہی کہ مراد نسینا سی ترک ہی مثل قول حق تعالی کی نسوا اللّٰہ فنسیہم یعنی ترک کیا اونہون نی طاعت خدا کو پس ترک کیا خدا نی اونکو اور مراد خطانا سی اذنبنا ہی یعنی اگر گناہ کرین ہم اسواسطی کہ عاصی خاطی ہی گو عمدا ہو پس گویا کہ معنی یہہ ہوئی کہ نہ عقوبت کر ہمکو اگر ترک طاعت کرین ہم یا مرتکب فعل قبیح ہون ہم اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ معنی ان نسینا کی یہہ ہین کہ اگر عارض ہون ہمکو ایسی اسباب کہ جنکی ہونی سی نسیان واقع ہوتا ہی اور غفلت اور حبابات وغیرہ سی ہوی ہو یا عارض ہون وہ اسباب کہ جنکی بعد خطا لاحق ہوتی ہو اور تیسری وجہ یہہ ہی کہ معنی ان نسینا کی یہہ ہین کہ نہ مواخذہ کر ہمکو اگر ترک کرین ہم فعل واجب کو بنابر سہوا اور غفلت کی اور معنی خطانا کی یہہ ہین کہ بجا لاوین اوس امر کو کہ ترک اوسکا واجب ہی بدون قصد کی اور چوتہی وجہ یہہ ہی کہ روایت کیا ہی اوسکو ابن عباس اور عطا نی

یعنی نہ [illegible] ہمکو اگر عصیان کرین ہم تیری خواہ جہل سی ہو خواہ عمد سی ہو قوله اصرا
معنی اصر [illegible] لغت مین ثقل کی اور اس آیہ مین دو وجہین منقول ہین ایک یہہ ہی کہ
معنی اسکی یہہ ہین کہ نہ حمل کر اوپر ہمارے ایسی عہد کو کہ عاجز ہون اوسکی بجالانی سی
پس عذاب کری تو ہمکو بسبب ترک اوسکی کی دوسری وجہ یہہ ہی کہ نہ شدت کر اوپر ہمارے
جسطرحسی کہ شدت کیا ہی تونی اوپر اون لوگونکی کہ قبل ہمارے تہی چنانچہ اخبار مین
وارد ہی کہ شبانہ روز مین حق تعالی نی امت موسی پر پچاس نماز واجب کی تہی
اور زکوۃ دینی بقدر ربع مال حکم ہوا تہا اور وقتی کہ جامہ نجس ہوتا تہا حکم تہا کہ قطع
کرو اوسکو اور نماز سوای مسجد کی جایز نہتی اور ہرگاہ کہ پانی بہم نہ پہونچی تیمم کرنا درست
نکیا تہا اور وقت گناہ کی علامت گناہ موہنہ پر ظاہر ہوتی تہی اور جسوقت کہ کسی بندہ
نی معصیت مین کوئی مشغول ہوتا تہا اوپر دروازی اوسکی کی بخط روشن لکہا جاتا تہا
کہ فلان شخص فلانی امر مین مشغول ہی حق تعالی نی برکت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ
وآلہ کی اس تکلیف کو امت مرحومہ سی باز رکہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی
کہ یہہ دو آیہ گنجہای بہشت سی ہین اور حق تعالی نی بدست قدرت اپنی کی دو ہزار
سال قبل خلق سماوات کی اور زمین کی ان دونوکو مرقوم کیا تہا جو شخص کہ اسکو بعد نماز
عشا کی پڑہی گویا کہ تمام شب عبادت مین بسر کی اور فرمایا کہ جو شخص کہ ان دو آیتونکو
پڑہی حق تعالی تمام مہمات دنیا اور آخرت کی کفایت کرتا ہی اور شیطان گرد اوسکی نہین
پہرتا ہی اور خبر مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی عرض کیا لوگون نی کہ ثابت
ابن قیس ابن شماس [illegible] کی گہر سی نور مانند چراغ کی روشن ہی فرمایا کہ آخر سورہ بقرہ تلاوت

تلاوت کرتا ہی عبد اللہ ابن عباس سی مروی ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ
نی فرمایا ہی کہ ہرگاہ بندہ ان دو آیہ کو تلاوت کری اور اس مقام کو
پہنچی کہ غُفْرَانَكَ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ حق تعالی فرماتا ہی کہ غَفَرْتُ لَكَ
یعنی بخشا مینی تجکو اور جسوقت بندہ کہتا ہی رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا حق تعالی
فرماتا ہی کہ نہ عذاب کرون کا مین تجکو اور جسوقت کہ بندہ کہتا ہی وَلَا
تُحَمِّلْ عَلَيْنَا حق تعالی فرماتا ہی کہ نہ تکلیف کرون کا مین تجکو اوس
امر کی کہ نہ طاقت رکھتا ہو تو اوسکی اور ہرگاہ بندہ کہتا ہی وَاعْفُ
عَنَّا حق تعالی فرماتا ہی کہ عفو کیا مینی اور وقتیکہ بندہ کہتا ہی وَاغْفِرْ
لَنَا حق تعالی فرماتا ہی کہ درگذری ہم گناہ تیری سی اور جسوقت کہ
بندہ کہتا ہی وَارْحَمْنَا حق تعالی فرماتا ہی کہ رحم کیا ہمنے اور
ہرگاہ کہ بندہ کہتا ہی فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ حق تعالی
فرماتا ہی کہ نصرت کی ہمنی اور یاری دی ہمنی تجکو اوپر قوم کافرو کی
تکملہ در رکوع ہشتم وَالْمُؤْمِنُونَ نو حرف ہین بینات اوسکی تین
سی چوراسی ہوتی ہین سیر نکلے اوس سی یہہ عبارت وَهُمُ الْمَعْصُومُونَ ۳۸۴
اور زبر اوسکی دو سی اونتیس ہوتی ہین اور مجموع اونہین دونو کا ۲۲۹ ۵۱ ۳۳۳
چھہ سی تیرہ ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت هُمْ آلاءُ الْأَئِمَّةِ النُّجَبَاءِ ۶۱۳
۸۸ ۴۸۴ ۴۳

أَيَاتُهَا كَلِمَاتُهَا سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ مَدَنِيَّةٌ حُرُوفُهَا رُكُوعُهَا ۲۰۰ ۳۴۸۰ ۱۴۵۲۵ ۲۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں ساتھ نام خدا کی کہ رحمان ہی اور رحیم ہی

الٓمّٓ ۝ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

الم خدا ایسا ہی کہ نہیں ہی کوئی لائق عبادت کی مگر وہی زندہ ہی رہنے والا سبکا اوسی نے نازل کیا ہی اوپر تیری قرآن کو

بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ مِنْ قَبْلُ

ساتھ سچ کے تصدیق کنندہ ہی واسطی اوس کتاب کی کہ آگی ہی اوسکے اور نازل کیا ہی توریت کو اور انجیل کو آگی نازل کرنی قرآن سے

هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ

درحالیکہ راہ نمایندہ ہی واسطی آدمیون کی اور نازل کیا فرق کنندہ حق و باطل کو بدرستیکہ وہ لوگ کہ انکار کیا انہون ساتھ آیات خدا کے واسطی اونکے

عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى

عذاب سخت ہی اور خدا غالب ہی صاحب انتقام ہی بدرستیکہ خدا ایسا ہی نہیں ہی پوشیدہ

عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝ هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي

اوپر اوسکی کوئی چیز بیچ زمین کی اور نہ بیچ آسمان کی وہ ایسا خدا ہی کہ تصویر کرتا ہی تمکو بیچ

الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ هُوَ الَّذِيْ

رحمہاے مادرونکی جسطرح سی کہ چاہتا ہی نہیں ہی کوئی خدا لائق عبادت کے مگر وہی کہ غالب ہی اور محکم کار ہی وہ ایسا خدا ہی

اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ

کہ نازل کیا اوپر تیری قرآن کو بعضی اوس کتاب سی آیات روشن ہین کہ وہ آیتین اصل قرآن ہین

وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا

اور دیگر آیتیں متشابہ ہین لیکن وہ لوگ کہ بیچ دلون اونکی کی میل ہی اوپر کجی حق سی ہی پس پیروی کرتی ہین

مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ

اوس چیز کی جو متشابہ ہی اوس قرآن سی واسطی ڈہونڈہنی فتنہ کی اور واسطی خواہش کرنی تاویل اپنی کی اور نہین جانتا ہی

تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللّٰهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ

تاویل اوسکی کوئی مگر خدا اور وہ لوگ ثابت قدم ہین بیچ علم کی کہتی ہین راسخون کہ ایمان لائی ہین ہم ساتھ اوس کی ہر چند متشابہ

عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ۝ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا

نزدیک رب ہمارے کی ہی اور نہین نصیحت پاتی مگر صاحبان عقول ای پروردگار ہمارے نہ پہیر دلون ہمارے کو

بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

بعد اسکی کہ ہدایت کی تو نی ہمکو اور دی واسطی ہمارے نزدیک اپنی سی رحمت کچھ بدرستیکہ تو دینی والا ہر مطلب کا ہے

رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ

ای پروردگار ہمارے بدرستیکہ تو جمع کرنی والا لوگونکا ہی واسطی حساب روز قیامت کے کہ نہین شک بیچ اوسکی بدرستیکہ خدا نہین خلف وعدہ کرتا ہے

ابن عباس نی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سی روایت کی ہی کہ جو شخص کہ سورۂ

آل عمران روز جمعہ پڑہی حق تعالی فرماتا ہی فرشتونکو کہ اوپر اوسکی صلوات بہیجین

تا وقتیکہ آفتاب غروب کری اور بریدہ نی روایت کی ہی کہ جو شخص کہ سورۂ

بقرا اور آل عمران کو پڑہی روز جمعہ کو یہہ دونو سورتین روز قیامت مین مانند

دو قطعہ ابر کی بالائی سر اوسکی کی سایہ کرین گی اور نہ جانتا ہو تو سیکہی کہ وہ

زہرہ دین ہین یعنی دونو سورتین درخشندہ ہین اور روشنی دینی والی ہین اور

روایت دوسری مین آیا ہی کہ جو شخص کہ شب جمعہ کو سورۂ آل عمران پڑہی فردائی

قیامت کو حق تعالی دوپر اوسکو عطا کریگا کہ مثل برق کی صراط سی گذر جائی گا نوع

الحی القیوم مروی ہی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی کہ اسم اعظم الٰہی تین
سورتون مین ہی ایک یہہ ہے کہ اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم کہ سورہ بقر مین واقع
ہی اور دوسری الم اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم کہ سورہ آل عمران مین ہی تیسری
وعنت الوجوہ للحی القیوم کہ سورہ طٰہٰ مین ہی اور آصف بن برخیا بسبب انکی
ہمونکی تخت بلقیس کا سبا سی سلیمانکی پاس لائی اور اسی آیہ اول اس سورت سی بیچ
گروہ نجران کی نازل ہوئی ہی اور یہہ ساٹھ سوار تھی کہ بجہت مناظرہ کی مدینہ مین
آئی تھی اور پیشوایان اونمین سی تین شخص تھی ایک عاقب کہ امیر انکا تھا اور دوسرا
ایہم کارگذار اور مدبر انکا تھا اور تیسرا ابو حارثہ بن علقمہ تھا کہ مدرّس انکا تھا اور یہہ
تینو بادشاہان روم اور حکام روم سی تھی القصہ سب جامہای فاخرہ پہن کر
بآراستگی تمام مسجد رسول مین آئی وقتیکہ وہ حضرت نماز عصر پڑھ چکی تھی نزدیک
اونکی بیٹھی اور ہر طرح کی باتین کرنی لگی تا اینکہ وقت اونکی نماز کا آیا اجازت چاہی
اور رو بمشرق کیا اور سنکھہ بجایا اور نماز اپنی مین مشغول ہوئی بعد انفراغ نماز کے
پیغمبر خدا نی فرمایا کہ اسلام لاؤ عاقب اور ایہم نی کہا کہ ہم قبل از تیری خلقت کے دین الٰہی
مین داخل ہوئی ہین حضرت نی فرمایا کہ تمکو نسبت کرنا زن اور فرزند کی طرف خدا کے
اور عبادت صلیب کی اور کہانا خنزیر کا اسلام سی باز رکہتا ہی اون لوگون نی
کہا ہم بیچ نسبت کرنی فرزندی عیسی کی حق پر ہین اگر عیسی فرزند خدا نہین ہی تو باپ
اونکا کون ہی کہا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی کہ بیچ مذہب تمہاری کی خدا کو فنا نہین
ہی اور تم جانتی ہو کہ عیسی کو اجل پہونچی گی اور اعتقاد رکہتی ہو کہ تصویر صورت

کی رحم مریم مین تقدیر فرماسیے تہی اور یہی قائل ہوکہ عیسی کو اکل و شرب تہا اور بندگی
کو وسے کسی بزرگی کو پہنچایا اور خواب بیداری وکولاحق ہوتی ہہی اور حق تعالی
ان سب امور سی منزہ ہی اور وہ اس دلیل سی قائل ہوتی اور مجلس سی اوٹہہ کہڑے
ہوتی حق تعالی نی اسّی آیت اول اس سورہ کی اون لوگونکی حق مین نازل کین اور
ہرگاہ نزاع ان لوگونکی اول الوہیت عیسی مین تہی آور دوسری ثبوت خاتم الانبیا
مین لہذا اول سورہ مین ذکر الوہیت اپنی اور حیات اور قیومیت کا کیا ہی بعد اسکی
بیان حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ کا ہی چنانچہ فرماتا ہی نزّل
عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنْزَلَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ
مِنْ قَبْلُ هُدًى لِلنَّاسِ وَأَنْزَلَ الْفُرْقَانَ نازل کیا خدانی اوپر تیری قرآن کو بتدریج ساتہہ عدل وراستی
کی درحالیکہ تصدیق کرنی والا ہی قرآن واسطی اون کتابونکی کہ قبل اسکی نازل ہوئی
تہین درباب توحید اور نبوت اور معاد کی اور سائر اصول دین کی اور نازل کیا
توریت اور انجیل کو قبل از نازل کرنی قرآن کی درحالیکہ راہ نمایندہ مین وہ دونو
کتابین مردمان بنی اسرائیل کو ساتہہ طریقہ حق کی اور نازل کیا خدانی کتابہائی دیگر
کو کہ جدا کنندہ ہین حق و باطل مین اور یا مراد فرقان سی معجزات انبیا ہین کہ فارق
حق و باطل مین ہین قولہ یُصَوِّرُكُمْ یعنی تصویر کرتا ہی حق تعالی بصورتہاسی مختلفہ
کی مانند کوتاہ اور درازکی اور مرد و عورت کی اور سفید و سیاہ کی اور نقص اور
کمال کی اور زشتی اور زیبائی کی اور عیسی کو قدرت ہطرح پر نہی تہی اسواسطی کہ رحم
مریم مین مصور ہوئی تہی پس اس صورت مین کسطرح سی اپنی تصویر کی مصور ہوتی

قوله محکمات یعنی محکم اور متشابہ مین چند اقوال ہین ایک یہہ ہی کہ بدون قرینہ
اور دلالت کی مراد اوس عبارت سی ظاہر ہو اسکو محکم کہتی ہین اور متشابہ خلاف
اسکی ہی کہ معنی اوسکی مشتبہ ہین مثل محکم کی نہو مثل اس آیہ کی ہی وَقَضٰی رَبُّكَ اَنْ لَّا
تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ یعنی حکم کیا رب تیری نی اس بات کا کہ عبادت نکرو مگر اوسیکی اور
مثال متشابہ کی اس آیہ کی ہی ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ یعنی بندہ برابر ہوا با عرش خدا
اور لغت مین استواء کی کئی معنی ہین مثل برابر ہونی بیٹھنی والی کی تخت پر اور معنی قہر
اور غلبہ کی بہی آئی ہین پس معلوم نہین کہ مرادِ حق تعالی اِس سی کیا ہی پس وہ شخص
کہ دل اوسکی مین کجی اور انحراف ہی مثل مجسّمہ کی اس آیہ کو تاویل کرتی ہین موافق
خواہش اپنی کی چنانچہ وہ کہتی ہین کہ مراد اس سے یہہ ہی کہ خدا بیٹھنی والا ہی عرش پر
اور اس سی جسمیت حق تعالی معلوم ہوتی ہی اور وہ لوگ کہ جو راسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ
ہین یعنی وہ لوگ کہ جو خالص اور کامل ہین علم حق مین اور سلسلۂ علم اونکا منتہی ہی تا
بہ باب مدینۂ علم کہ باتفاق فریقین در شان علی بن ابیطالب علیہ السلام فرمودہ نبوی
کہ جنکی شان مین نازل ہی وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ثابت ہی وہ
لوگ اس آیہ کی یہہ معنی کہتی ہین کہ استوا بمعنی قہر اور غلبہ کی ہی اور بمعنی جلوس کی اور معنی
جلوس کی خدا پر روا نہین ہین اولا اس دلیل سی کہ آیہ دیگر محکم ہی خلاف اسکی واقع
ہوئی ہی وہ یہہ ہی لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ یعنی مانند اوسکی کوئی چیز نہین ہی پس اس سی
معلوم ہوتا ہی خدا جسم نہین رکہتا ہی اور متشابہ معارضہ محکم کا نہین کر سکتا ہی و ثانیاً
یہہ ہی کہ مذہب علی صلوات اللہ علیہ کا یہی ہی کہ خدا جسم نہین رکہتا ہی چنانچہ ناظرین کلام حضرت

پر مثل کتب نہج البلاغۃ وغیرہ کی ظاہر اور روشن ہی اور دوسرا قول یہہ ہی کہ محکم ناسخ
کو کہتی ہین اور متشابہ منسوخ کو اور تیسرا قول یہہ ہی کہ محکم وہ ہی کہ اوسمین ایک ہی وجہ
سی تاویل ہو سکتی ہو اور متشابہ وہ ہی کہ کئی وجہ سی تاویل کر سکتی ہون یہہ معنی
مروی محمد بن جعفر بن زبیر اور ابو علی جبائی سی ہین اور معنی دوسری ابن عباس
سی مروی ہین اور چوتہا قول یہہ ہی کہ محکم اوسکو کہتی ہین کہ جسکی الفاظ مکرر
نہون اور متشابہ وہ ہی کہ جسکی الفاظ مکرر ہون مانند قصہ موسیٰ وغیرہ کی یہہ
معنی ابن زید سی مروی ہین اور پانچوان قول یہہ ہی کہ محکم اوسکو کہتی ہین کہ معلوم
کیا جائی معین ہونا تاویل اوسکی کا اور متشابہ وہ ہی کہ جسکی تاویل معین نکی گئی ہو
مثل قیام قیامت کی یہہ جابر بن عبد اللہ سی مروی ہی اور بیچ تفسیر اہلبیت علیہم السلام
کی مذکور ہی کہ مراد راسخین فی العلم سی اہلبیت نبوت ہین کہ علم انکا علم رسول سی ہی
اور علم رسول علم جبرئیل سی ہی اور علم جبرئیل لوح محفوظ سی ہی اور کتابت لوح
محفوظ کی جانب رب العزۃ سی ہی تو ہم ہو کہ ہر گاہ تفسیر اہلبیت علیہ السلام مین یہہ
امر وارد ہی پس اولاکس جہت سی ذکر کیا کہ مراد راسخین سی اہلبیت نبوت ہین جواب
مین کہا جائیگا کہ ہر چند اولا ذکر علما کا ہی لیکن عبارت سابق سی معلوم ہوتا ہی کہ سردار
علما اور راسخین کی اہلبیت ہین پس یقینا وہ راسخین مین داخل ہونگی اور اگر کوئی کہی کہ کیا وجہ
ہی کہ حق تعالیٰ نی هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ کہا اور هُنَّ اُمَّهَاتُ الْكِتَابِ نکہا حالانکہ هُنَّ
اُمَّهَاتُ الْكِتَابِ بقاعدہ عربیت مناسب ہی جواب اسکا دو وجہہ سی ہی اول یہہ ہی کہ گویا
جواب مین واقع ہوتی ہی یہہ آیت اور تقدیر اوسکی یہہ ہی کہ گویا استفسار کیا جاتا ہی مَا اُمُّ

الکتاب اور اوسکی جواب مین حق تعالی فرماتا ہی کہ ھُنّ اُمّ الکتاب اور نظیر اوسکی یہہ ہی
کہ مثلاً کوئی کہی کہ مَن نظیر زیدٍ یعنی کون ہم مثل ہی زید کا اور اوسکی جواب مین کہا
جایگا کہ نحن نظیرہ یعنی ہم نظیر اوسکی ہین اور دوسرا یہہ ہی کہ گویا آیات کو مجموعہ فرض
کیا ہی اور اوسکو ام الکتاب کہا ہی **تکملہ** در رکوع نہم قولہ آیاتٌ محکماتٌ
دس حرف ہین بینات اوسکی پانسی پندرہ ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت علی بن
ابیطالب و ولدہ الاطہار قولہ امّ الکتاب آٹھہ حرف ہین زبر اوسکی چارسی پچانوی ہوتی ہین
نکلی اوس سی عبارت وھو امیر المؤمنین قولہ واُخر متشابہات بارہ حرف ہین بینات اوسکی
چارسی ترپن ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت ھی ابوبکر و ابوحفص جبتا قولہ فامّا الذین
فی قلوبہم زیغ بیس حرف ہین بینات اوسکی سات سی پچاون ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت اولئک
اصحابہم وھی اہل الولایة قولہ والراسخون فی العلم سولہ حرف ہین زبر اوسکی
ایکہزار دو سی پندرہ ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت وھؤلاء امیر المؤمنین والائمة
ھی النقباء بینات اوسکی چہہ سی ستانوی ہوتی ہین نکلی اوس سی عبارت وھؤلاء علی و
الائمة الھدی اور مجموع اونہین دونو کا ایکہزار نوسی بارہ ہوتی ہین نکلی اوس سی عبارت النبی و علی
والحسن والحسین و علی و محمد و جعفر و موسی و علی و محمد و علی والحسن والمهدی

اِنّ الذین کفروا لن تغنی عنہم اموالہم ولا اولادہم
تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوی ہرگز نہین غنی کرتی اونسی مال اونکی اور نہ فرزند اونکی
مِن اللہ شیئاً واُولئک ہم وقود النار کدأب آل فرعون
عذاب خدا سی کسی چیز کو اور یہہ لوگ ہین ہیزم آتش دوزخ کی عادت ان کفار کی مثل عادت قوم فرعون کی

وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ وَاللَّهُ

اور وہ لوگ کہ آگے قوم فرعون سے تھی تکذیب کی انہوں نے آیات ہماری کو پس سزا دی انکو الله نے بسبب گناہوں انکے کی اور خدا

شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ قُل لِّلَّذِينَ كَفَرُوا سَتُغْلَبُونَ وَتُحْشَرُونَ

سخت ہی عذاب اوسکا کہہ تو اے محمد واسطی اون لوگوں کی کہ کافر ہوئے ہیں نسبت حال قریش سے کہ قریب ہی مغلوب ہوگی تم جنگ بدر میں اور جمع کی جاؤ گی تم

إِلَىٰ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا فِئَةٌ

طرف دوزخ کی اور بد ہی قرارگاہ انکی بیشک تھی واسطی تمہاری اے قریش علامت ظاہر اوپر نبوت محمد کے بیچ دو گروہ کی کہ ملاقی ہوئی تھی جنگ بدر میں

تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأُخْرَىٰ كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُم مِّثْلَيْهِمْ رَأْيَ

جنگ کرتی تھی بیچ راہ خدا کی اور دوسرا گروہ کافر تھا دیکھتی تھی مومنین انکو دوبرابر اپنی ساتھ دیکھنی

الْعَيْنِ وَاللَّهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ مَن يَشَاءُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي

آنکھ کی اور خدا قوت دیتا ہی ساتھ نصرت اپنی کی جسکو کہ چاہتا ہے بدرستیکہ بیچ اوسکی ہر آئینہ پند ہی واسطی صاحبان

الْأَبْصَارِ ۝ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ

بینائی کی زینت دیگئی ہی واسطی لوگوں کی محبت خواہشوں کی عورتوں سے اور اولاد سے

وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ

اور مال کثیر سے جمع کیا گیا ہو سونے اور چاندی سے اور اسپان علامت دار سے

وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاللَّهُ عِندَهُ

اور چارپایوں بکریوں اور کشت زار سے یہہ مایہ حیات دنیا ہی اور خدا معبود حق ہی نزدیک اوس کے

حُسْنُ الْمَآبِ ۝ قُلْ أَؤُنَبِّئُكُم بِخَيْرٍ مِّن ذَٰلِكُمْ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِندَ

نیک بازگشت ہی کہہ تو اے محمد آیا خبر دوں میں تمکو بہتر اس سے واسطی اون لوگوں کی کہ پرہیزگاری کی انہوں نے نزدیک

رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَاَزْوَاجٌ

رب اونکے ہی باغستان کہ جاری ہین زیر درختان اوسکی سی نہرین اور وہ رہینگے ہمیشہ بیچ انکے اور ہین بیچ اونکے عورتین

مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ اَلَّذِیْنَ

پاکیزہ ہین حیض اور نفاس سی اور خوشنودی ہی خداسی اور خدا بیناہی ساتھ بندونکی ایسی وہ پرہیزگار ہین

یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

کہ کہتی ہین اے رب ہمارے تحقیق کہ ہم ایمان لائے ہین یعنی احکام اور نواہی کا پس بخش واسطے ہمارے گناہون ہمارے کو اور رکہ ہمکو عذاب آتش دوزخ سے

اَلصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْمُنْفِقِیْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ

اور ایسی ہین کہ صبر کرنیوالی ہین اور سچ کہنیوالی ہین اور تابع فرمان ہین اور صرف کنندہ ہین راہ خدا مین اور طلب آمرزش کرنیوالی ہین

بِالْاَسْحَارِ ۝ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِکَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ

بیچ اوقات سحر کی گواہی دیتا ہی خدا اس بات کی تحقیق خدا ایسا ہی کہ نہین کوئی خدا سوا اوسکی اور گواہی دیتی ہین فرشتی اور صاحبان علم بھی گواہی دیتی ہین

قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ

درحالتیکہ قائم بعدل ہی نہین ہی کوئی خدا سوا اوسکی ایسا خدا کہ غالب اور محکم کار ہے بدرستیکہ دین پسندیدہ نزدیک خدا کے

الْاِسْلَامُ ۟ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ

اسلام ہی اور نہین اختلاف کیا اون لوگون نی کہ دی گئی ہین توریت اور انجیل کو مگر بعد ازین کہ

مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ؕ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ

حاصل ہوا اونکو علم حقیقت اسلام کا واسطی حسد کی کہ درمیان اونکے تہا اور جو شخص کہ انکار کرتی ساتھ آیات خدا کی پس بدرستیکہ خدا زود

الْحِسَابِ ۝ فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِیَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ

حساب کنندہ ہے، پس اگر مخاصمہ کرین وہ ساتہ تیری پس کہہ تو ای محمد اسلام لایا مین ساتہ ذات اپنی کی خالصًا للہ اور اس شخص نے

نصف

اتبعنِ ؕ وقل للذین اوتوا الکتٰب والامیین ءاسلمتم ؕ فان

کہ پیروی کی ہی میری اور کہہ تو اے محمد واسطی اون لوگون کی کہ دی گئی ہین کتاب اور جاہلان نادان عرب کی آیا اسلام لائی تم پس اگر

اسلموا فقد اھتدوا ۚ وان تولوا فانما علیک البلٰغ ؕ

اسلام لائی وہ پس تحقیق کہ ہدایت پائی اونہون نی اور اگر اونہون نی پہیر لیا مونہہ کو پس نہین اوپر تیری مگر پہنچا دینا احکام کا

واللہ بصیر بالعباد ۝

اور خدا بینا ہی ساتہہ بندونکی

ع ۱

قولہٗ فئۃ اس گروہ سی مراد لشکر ظفر پیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا ہی کہ بیچ جنگ بدر کی رکاب اون حضرت مین حاضر تہی اور شمار مردمان اوس لشکر کا یہہ ہی کہ تین سو تیرہ تہی ستہتر شخص مہاجرین مین سی تہی اور دو سو چہتیس ۲۳۶ انصار مین سی تہی اور صحیح یہہ ہی کہ صاحب نشان حضرت امیر المومنین علیہ السلام تہی اور تمام لشکر مین دو سوار تہی او باقی پیادہ ایک مقداد اور دوسری مرثد بن ابی مرثد اور چہہ شخص زرہ پوش تہی اور جمعیت لشکر کفار کی نو سی پچاس ۹۵۰ تہی سو سواران اپ ہی تہی اور باقی پیادہ اور سب زرہ پوش تہی اول جنگ کہ اسلام مین واقع ہوئی یہہ تہی اور باوجود اس قلت کی بتائید الہی کفار پر غالب ہوئی اور فتح پائی قولہٗ من النساء منقول ہی کہ زنان بدترین دام شیطان ہین چنانچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ زنان دام شیطان ہین اور بہی اون حضرت نی فرمایا ہی کہ چاہئی خلوت نکری کوئی شخص زنان بیگانہ سی اسواسطی کہ شیطان تیسرا انہون کا ہوگا اور چاہئی گا کہ ان دونوں سی امر شنیع صادر ہو اور اخبار مین وارد ہی کہ اکثر معاصی اور فتنہ کہ عالم مین واقع ہوئی ہین

شامت زنان سی ہی قولہ قنطار بمعنی مال بسیار کی ہی اور کہتی ہین کہ آٹھہ ہزار
مثقال طلا کو قنطار کہتی ہین اور نزدیک بعضون کی اسی ہزار مثقال نقرہ کی ہین اور
ابی عبد اللہ علیہ السلام سی منقول ہی کہ قنطار اسقدر ہی کہ پوست ایک گاو نر بہر جاوے
دینار سرخ درہم سفید سی قولہ المسومۃ مسومہ مشتق ہی سوم سی اور معنی سوم کے
علامت کی ہین یعنی وہ گہوڑی کہ علامت نیکو رکہتی ہین حسن صورت اور خلقت سی
اور بہتر رفتار سی اور لوگ بجہت مشغول ہونی ان چیزونکی عبادت الٰہی سی غافل
ہوتی ہین قولہ مطہرۃ یعنی حورین پاکیزہ ہین اون آلایشون سی کہ عورتونکو دنیا
مین لاحق ہوتی ہی مثل حیض اور نفاس کی ناپاک ہین نقص خلقت سی اور خلق سی
قولہ واولوا العلم شک نہین ہی کہ اولوا العلم شامل مجتہدین امامیہ رضوان اللہ علیہم
کی ہی اور اہلبیت نبوی علیہم السلام یقینا مراد ہین جابر سی مروی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ نی فرمایا کہ ایک ساعت کہ عالم بستر اپنی پر تکیہ کری اور علم دین مین فکر کری
بہتر ہی عبادت ہفتاد سالہ سی آور انس سی مروی ہی کہ تعلیم کرو علم کو پس تحقیق
کہ سیکہنا اوس کا خالصًا للہ حسنہ ہی آور درس اوسکا تسبیح ہی آور بحث
رکہنا علم حق سی جہاد ہی آور سکہلانا اوسکا جاہل کو صدقہ ہی آور یاد دلانا اسکا
اہل اوسکی کو موجب قرب حق تعالی ہی اسواسطی کہ علم موضع شناخت حرام و
حلال ہی اور منارہ ہی راہ جنت اور نار کا اور انیس ہی وحشت مین اور صاحب
ہی غربت مین اور حدیث کرنی والا ہی تنہائی مین اور دلیل ہی سرور اور ضرر
مین اور سلاح ہی اوپر اعدا کی رغبت کرتی ہین ملائکہ کہ حلقہ مجلس علما مین حاضر ہوتی

ہین اور پر و نکواون سی ملتی ہین اور نمازمین برکت اونکی واسطی طلب کرتی ہین
اور جو تر و خشک ہی استغفار اونکی واسطی کرتی ہین بحدیکہ ماہیان دریا اور جانور
اوسی دریاکی اور درندۂ زمین اور جانور اوسکی اور آسمان اور ستارگان
آگاہ ہو کہ علم حیاتِ قلب ہی اور نور بصری اور قوت بدن ہی کہ پہونچاتا ہی بندیکو
ساتھہ منازل آزادونکی اور بمراتب بادشاہان ابرارکی اور ساتھہ درجات بلند
آخرت اور دنیاکی اور فکر کرنا علم مین برابر روزہ کی ہی اور درس دینا برابر
بیداری شبکی کہ عبادتین بسر کی ہوا اور بسببِ علم پہچانا جاتا ہی حلال اور حرام اور
سبب صلہ رحمی کا ہی اور حق عبادت اوسکی سبب سی ادا کیا جاتا ہی اور علم پیشوا ہی
عمل کا اور عمل تابع اوسکی ہی ملہم ہوتی ہین اوس سے ابرار اور محروم ہوتی ہین اوس سے
اشرار انس نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی روایت کیا ہی کہ جو شخص اس آیۂ شہادت
کو پڑہی اور آخر کو کہی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ حق تعالی بعد ہر حرف
کی ایک فرشتہ پیدا کرتا ہی کہ واسطی اوسکی استغفار اور آمرزش طلب کرتا ہی تا روز
قیامت اور حق تعالی آٹھہ دروازی بہشت کی اوسکی واسطی کہولتا ہی اور سات
دروازی دوزخ کی بند کرتا ہی اور جو شخص کہ وقت خواب اس آیہ کو پڑہی حق تعالے
ستر ہزار فرشتی پیدا کرتا ہی تا روز قیامت واسطی اوسکے استغفار کرتی ہین اور ابو غالب
قطان نی کہا ہی کہ ایک وقت واسطی تجارت کی کوفی کو گیا مین اور ہمسایہ عمش مین
اوترا مین آخر شب کو عمش نی آیہ شہادت کو مکرر پڑہا اور ہر بار آخر اوسکی مین
کہتا تہا کہ وَاَنَا اَشْهَدُ بِمَا شَهِدَ اللّٰهُ وَاَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ هٰذِهِ الشَّهَادَةَ

وهي عند الله وديعة حتى يؤديها الى يوم القيامة هرگاه که دن هوا
نزدیک اوسکی گیا مین اور کہا مینی که شب گذشته آیه شهادت پڑہتا تہا تو اور کچھ
اوسکی مین کئی کلمه اور پڑہتا تہا اس باب مین کوئی کلام پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله
سی سنا ہی تونی کہا که ہان کہا مینی که مجکو اوس سی آگاه کر اوسنی کہا جب تک که
ایک برس خدمت نکریگا تو ہرگز اوس سی نه آگاه کرونگا مین اور وہ شخص
کہتا ہی که مین بر سر راه تہا بمجرد اس سنی کی اسباب بار کیا ہوا کہولا مینی اور ایک
سال خدمت اوسکی کی مینی جب مدت آخر کو پہنچی کہا مینی که ای شیخ سال تمام ہوا کہا
اوسنی که آگاه ہو حدیث کی مجکو ابو وائل نی ابن مسعود سی که پیغمبر خدا صلی الله علیه و آله
نی فرمایا ہی که اس آیه کو پڑه اوس طریق پر که مینی پڑہا تہا حق تعالی روز قیامت کو
پڑہنی والی اوسکی کو حاضر کرتا ہی اور کہتا ہی که ای بندی میری ساتہه میری وفا کیا
تونی که وه توحید ہی اور مین سزاوار تر ہون اوس شخص سی که وفا ساتہه عہد کی
کری ای فرشتو میری دربانی بہشت کو واسطی اسکی کہولو که جس سی چاہی داخل ہو
اور بہی اون حضرت سی مروی ہی که دو فرشتی ہوا مین ملاقی ہوئی ایک نی دوسری کو
سی پوچہا که کہاں سی آتی ہو تو اوسنی کہا که نزدیک بنده عاصی سی که اپکار روز معصیت
مین بسر کیا اور خدا کو آزرده کیا اب دیوان عمل اوسکا که سیاه ہو رہا ہی آسمان پر
لیجاتا ہون اوس دوسری فرشتی نی کہا عجب حالت ہی که مین بنام اوسکی برات
آزادی آتش دوزخ سی زمین پر لیجاتا ہون اوس فرشته نی کہا ہرگاه که تو اوس سی
جدا ہوا آیه شہادت کو پڑہا اوسنی حق تعالی نی فرمایا که مینی گناه اوسکا بسبب ایمان اوسکی

اور معرفت اوسکے کی نجشا اور ابو سعید بن جبیر سی روایت ہی کہ اطراف کعبہ
مین تین سو ساٹھہ بت نصب کئی تہی ہر کاہ کہ یہہ آیہ نازل ہوئی گر پری

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ
بدرستیکہ وہ لوگ کہ انکار کرتی ہین ساتھہ آیات خدا کی اور قتل کرتی ہین وہ نبیون کو بغیر حق کے

وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ
اور قتل کرتی ہین اون لوگون کو کہ حکم کرتی ہین وہ ساتھہ عدل کی لوگون سی پس بشارت دی اونکو ساتھہ عذاب

أَلِيمٍ ○ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ
دردناک کی وہ کشندگان انبیا وہ لوگ ہین کہ نابود ہوگئی ہین اعمال اونکی بیچ دنیا اور آخرت کی اور نہین واسطی اوسکے

مِنْ نَاصِرِينَ ○ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَىٰ
کوئی مددگارو سے آیا نہین دیکھا تو طرف لوگونکی کہ دی گئی ہین حصہ توریت سی بلائی جاتی ہین طرف

كِتَابِ اللَّهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِنْهُمْ وَهُمْ مُعْرِضُونَ ○ ذَٰلِكَ
توریت خدا کی تا کہ حکم کری توریت بیچ اونکی پس پھر جاتی ہی ایک گروہ اونمین سے درحالیکہ وہ ترک کرنی والی ہین یہہ ترک کرنا

بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ وَغَرَّهُمْ فِي دِينِهِمْ
بسبب اسکی کہا اونہونی کہ ہرگز نہ مس کریگی ہمکو آتش مگر روز ہای چند اور فریب دیا اونکو بیچ دین اونکی

مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ○ فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنَاهُمْ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ وَوُفِّيَتْ
اوس چیز نی کہ افترا کرتی تہی پس کیا حال ہوگا وقتیکہ جمع کرین گی ہم اونکو واسطی حساب اوس روز کے کہ نہین شک ہی بیچ اوسکے اور دیا جاویگا

كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ○ قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ
ہر نفس جزا اوس چیز کی کہ کسب کیا ہی اور وہ نہ ظلم کئی جاوینگی کہہ تو ای محمد کہ ای خداوندا اور ای مالک ملک کی

تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَ

عطا کرتا ہی تو ملک جسکو کہ چاہتا ہی تو اور لی لیتا ہی ملک جس شخص سی کی چاہتا ہی تو اور عزت دیتا ہی جسکو کہ چاہتا ہی تو

وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ تُولِجُ

اور ذلیل کرتا ہی تو جسکو کہ چاہتا ہے تو ساتھہ ہاتھہ تیرے کے بہتری ہے بتحقیق کہ تو اوپر ہر شی کی توانا ہی داخل کرتا ہے تو

اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ

رات کو بیچ دن کی اور داخل کرتا ہی تو دن کو بیچ رات کی اور باہر لاتا ہی تو زندہ کو مردی سی

وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

اور باہر لاتا ہی تو مردی کو زندہ سی اور روزی دیتا ہی جسکو کہ چاہتا ہی تو بی شمار

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ

نہ لیوین مومن کافرون کو دوست سوائی مومنون کی اور جو شخص کہ

يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً وَ

کریگا اسکو پس نہین ہی دوستی خدا سی بیچ کسی چیز کی مگر یہہ کہ ڈرو تم ضرر انہین کفار سی ڈرنی ہیر کر نیکی اور

يُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ۝ قُلْ إِنْ تُخْفُوا مَا فِي

ڈراتا ہی تمکو خدا عذاب نفس اپنی سی اور طرف اللہ کی ہے بازگشت کہہ تو ای محمد اگر چھپاؤ تم اوس چیز کو کہ بیچ

صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي

سینون تمہاری کی ہی یا ظاہر کرو تم اوسکو جانتا ہی اوسکو خدا اور جانتا ہے اوس چیز کو کہ بیچ آسمانون کی ہی اور اوس چیز کو کہ بیچ

الْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ

زمین کی ہی اور خدا اوپر ہر شی کی قادر ہے اوس دن پاتا ہی ہر نفس اوس چیز کو کہ عمل کیا اوس نی سی

خَیرٍ مُحضَرًا وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَیْنَهَا وَبَیْنَهٗ

بهتر سی حاضر کیا گیا اور اوس چیز کو کہ عمل کیا ہی اوسنے بدی سی دوست رکہتا ہی وہ شخص اگر یہہ کہ میان او سکے اور درمیان اوس روز کے

اَمَدًا بَعِیْدًا وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ

زمان دراز ہو اور ڈراتا ہے تمکو الله عذاب اپنی سی اور خدا مہربان ہی ساتہہ بندونکی

قولہ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ الخ منقول ہی کہ عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین ایکمرد اور ایک زن اشراف اہل خیبر سی مرتکب زنا کی ہوی اور توریت مین حکم بر رجم تہا واسطی اوس کی نزدیک پیغمبر خدا کی آئی باُمید اس امر کی کہ اس حد مین حکم تخفیف ہو یعنی امید دار تہی کہ سوائی رجم کی تازیانہ مارنی کا یا اور تعذیر کا ہو ہرگاہ کہ یہہ قضیہ بسمع شریف حضرت پہونچا مطابق حکم توریت کی حکم کیا نعمان بن عوف اور عمران عوف اور عمران حارث نی کہا کہ ظلم کیا تمنی ہمپر اسواسطی کہ اوپر اونکی حد رجم واقع نہین ہی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ دروغ کہتی ہو تم بیچ کتاب توریت کی حکم اوپر رجم کا ہی کہا اونہون نی کہ اسطرح سی نہین ہی حضرت نی فرمایا کہ توریت کو لاؤ پس کتاب توریت آئی حضرت نی فرمایا کہ تم مین سی کون ایسا ہی کہ داناتر ہو ساتہہ توریت کی کہا اونہون نی کہ ایکمرد اعور یعنی یک چشم فدک مین رہتا ہی اور اوسکو ابن صوریہ کہتی ہین اوسکو طلب کیا اور وہ مدینہ مین خدمت پیغمبر خدا مین حاضر ہوا اور توریت پڑہنی لگا ہرگاہ کہ آیہ رجم پہنچا ہاتہ اوپر رکہا اوس آیت کی عبد اللہ بن سلام اوٹہا اور اوس آیہ کو پڑہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ حکم میرا موافق حکم توریت کی ہی اور حکم توریت مین اسطرحسی تہا کہ مرد زن دار اور زن شوہر دار ہرگاہ زنا کرین اور شاہد کو اہ اس امر پر گواہی دین اوسوقت اونکو رجم

کیا چاہتی اور اگر زن حاملہ ہو درنگ کرین کی تا آنکہ جنی وہ اور بعد اوسکی سنگسار
کرین کی پس پیغمبر خدا نی اونکو حکم برجم کیا اوس وقت حق سبحانہ و تعالی نی یہہ آیہ نازل کیا
قوله الم تر الی الذین اوتوا نصیبا منقول ہی کہ جنگ احزاب مین
وقتیکہ خندق کہودتی تہی ایک سنگ عظیم ظاہر ہوا کہ آہن اوسپر کارگر نہوتا تہا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی اوس پتہر پر نگاہ کی اور تبر آہنی سلمان فارسی سی لیکر
آستین مبارک چڑہا کر اور بقوت روحانی بتائید ربانی ایکضرب ایسی ماری کہ دو حصے اوس
پتہر سی ٹوٹ گیا اور برق اوسمین سی چمکی مانند روشنی چراغکی شب تاریک مین
اور درخشند کی اوس آتش سی کوہ ہای مدینہ روشن ہوئی مداین تک اور کنگرہای
ایوان کسری کی لوگونکو نظر آئی پیغمبر خدا اور صحابون نی تکبیر کہی اور ہرگاہ ضربت
دوسری ماری تیہائی اوس پتہر کی اور ٹوٹ گئی اور روشنی اوس سی چمکی کہ
صنعای یمن نظر آئی پیغمبر خدا اور اصحابون نی تکبیر کہی اور جسوقت کہ ضربت تیسری
ماری قیاصرا ورخانہ ہای روم نظر آئی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی پہر تکبیر کہی
بعد اسکی پیغمبر خدا نی فرمایا کہ جبرئیل نی مجکو خبر دی ہی کہ عنقریب آثار و بدبہ سلام
باطراف عالم پہونچیگا اور تمام نواحی اوسکی جانب مسخر اہل اسلام ہونگی تمام صحاب شکر گذار ایسی
اس نعمت مین مشغول ہوئی اور مردمان منافق ٹہٹہا کرنی لگی اور کہا اونہون نی
کہ عجب کار ہی کہ یہہ مرد خوف کار زار مشرکان عرب سی خندق کہودتا ہی اور ہمکو
ساتہہ مسخر ہونی روم اور فارس کی وعدہ کرتا ہی حق تعالی نی اس آیہ کو بہیجا کہ کہہ تو ای محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ کہ بار خدایا تو صاحب ملک کا ہی دیتا ہی تو بادشاہی کو جسکو کہ چاہتا ہے

تو ور لی لیتا ہی تو بادشاہی کو جسّی کہ چاہتا ہی تو ہی جملہ سی حکومت مکہ اور اطراف
اوسکی کی تہی کہ کفار قریش سی لیکر ملازمان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی حوالہ کی
اور ملک روم اور فارس اور یمن اس امت مرحومہ کو ارزانی کی اور مفسرون نی
کہا ہی کہ مراد ملک سی نبوت ہی کہ بنی اسرائیل سی لیکر اولاد اسمعیل کو دی اور امامت
ہی کہ ساتہہ آئمہ معصومین کی عطا فرمائی اور معنی تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ کی یہہ ہین کہ
راتکو دنمین زیادہ کرتا ہی تو بتدریج مثل اسکی کہ اول جدی مین کہ دن نہایت کم
ہوتا ہی اور سرطان مین نہایت زیادہ ہوجاتا ہی اور اسیطرحسی برعکس اور اخراج
کرنا زندہ کا میت سی مثل خارج کرنی حیوانکی ہی نطفہ سی یا مثل مرغکی ہی تخم سی اور
درخت کا دانہ سی اور برعکس اسکی نطفہ کو اور دانہ کو تخم کو حیوان اور درخت اور
مرغ سی نکالتا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ باہر لاتا ہی مومن و طیب کو خبیث اور کافر سی منقول ہی کہ
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نزدیک ایک زوجہ اپنی کی آئی ایک زن پاکیزہ منظر خوبصورت اور خدیجہ بیٹھی
تہی اوسکو دیکہا حضرت نی پوچہا کہ یہہ کون ہی تو کون نی کہا کہ ایک خالہ ہی تمہاری مین حضرت نی پوچہا
کہ کون سی خالہ مین کہا کہ خالدہ بیٹی اسود بن عبد یغوث کی اور یہہ خالدہ مومنہ تہی اور اسود
کافر تہا اسوقت حضرت نی فرمایا کہ سُبْحَانَ الَّذِي يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ الخ
معاذ بن جبل نی روایت کی ہی کہ مین بسبب مطالبہ قرض خواہ کی ایک جمعہ کو نماز
مین حاضر نہوا پیغمبر خدا نی فرمایا کہ کیا چیز تجکو نماز جمعہ سی مانع ہوئی عرض کیا مینی یا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ یوحنا یہودی کا اوپر میری قرض تہا اوسنی مجکو روکا کہ مین نماز مین حاضر نہ
ہوتا فرمایا کہ اس آیہ کو تو پڑہ بغیر حساب تک اور بعد اوسکی کہو کہ یا رحمن الدنیا

وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمُہُمَا تُعْطِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْہُمَا فَاقْضِ عَنِّیْ دَیْنِیْ جو شخص کہ اس آیہ
کو پڑہی سطرحسی اگر قرض اوسکا اسقدر ہو کہ زمین اوسکی گنجایش نرکہتی ہو حق تعالی
اوسکو ادا کرتا ہی امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
نی فرمایا ہی کہ ہر گاہ حق تعالی نی چاہا کہ سورہ حمد اور آیۃ الکرسی اور آیہ شہادت
اور آیہ ملک زمین پر نازل کری یہہ آیات عرش مجید پر آویختہ ہتین اور حق تعالی
مین اور اون مین کوئی حجاب نتہا عرض کی بار خدایا ہمکو زمین پر بہیجتا ہی تو کہ سرائی
معصیت ہی حق تعالی نی فرمایا کہ قسم بعزت وجلال اپنی کی کہ کوئی بندہ مومن بعد ہر
نماز فریضہ کی نہین پڑہتا مگر یہہ کہ اوسکو حظیرہ قدس مین جگہہ دیتا ہون مین اور ہر روز
ستر مرتبہ نظر رحمت اوسپر کرتا ہون مین اور ہر روز ستر حاجت اوسکی روا کرتا ہون مین
کہ کمترین اون حاجتونکا آمرزش ہی اور دشمنون سی اوسکو نگاہ رکہتا ہون مین
اور اعدا پر نصرت دیتا ہون مین اور کوئی چیز بہشت سی مانع نہین ہوتی ہی مگر موت
قولہ تُقٰۃً وَیُحَذِّرُکُمْ اس آیہ مین تصریح کی ہین کہ مومنونکو واجب ہی تقیہ کرنا
مخالف دین سی اور بسبب ظاہر پیروی اونکی کرنی ہی عمدہ دلیت ابن بابویہ رحمۃ اللہ نی رسالہ
اعتقادیہ مین لکہا ہی کہ تقیہ واجب ہی وقت ظہور صاحب الزمان علیہ السلام تک جو
شخص کہ تقیہ کو ترک کری گویا ترک نماز کی جناب صادق صلوات اللہ علیہ سی لوگون نی
عرض کیا کہ ہم ایک شخص کو دیکہتی ہین کہ مسجد مین باواز بلند لعن کہتا ہی دشمنون
تمہاریکو اور نام ہر ایک لیتا ہی فرمایا کہ خدا اوسکو رحمت اپنی سی دور کری کہ ہمکو
معرض دشمنان مین لاتا ہی اور حق تعالی فرماتا ہی وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ نہ برا کہو تم اون لوگون کو کہ دعا کرتے
ہین وہ غیر خدا سے پس برا کہین گے وہ خدا کو از روی جہل و نادانی کی آور پہر اون
حضرت سے منقول ہی کہ مقرب ترین تمہارا نزدیک خدا کی وہ شخص ہی کہ داناتر اور
زیادہ عمل کرنی والا ساتہہ تقیہ کی ہو اور فرمایا ہی کہ تقیہ دین میرا اور آبا میرے کا ہی
آور اون حضرت سے منقول ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اوائل اسلام مین اہل کفر
سے ملائمت کرتی تہی اور امیر المؤمنین علیہ السلام ساتہہ اہل خلاف کی بطریق ملاطفت
سلوک کرتی تہی اور ہرگاہ کہ قوت پیدا ہوی اہل خلاف سے محاربہ کیا مروی ہے
کہ ایک مرد نزدیک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ میری فریاد کو
پہنچو فرمایا حضرت نی کہ کیا ہی کہ کفار قریش مین گرفتار ہوا ہون اور مجکو ایذا دیتی
تہی کہ تا کلمہ نا سزا نسبت کرون مین ساتہہ جناب تمہاری کی بطاقت ہوا ہون اور جو
کچہہ کی ارادہ اون لوگون کا تہا زبان میری پر جاری ہوا فرمایا کہ دل تیرا اس طرح
پر تہا کہا کہ بہت کراہت رکہتا تہا مین فرمایا کہ اگر بار دیگر ایسا اتفاق ہو جو کچہہ کہ
تجہی کہو اون کہیو اور دل مین کراہت رکہنا مخفی اور پوشیدہ نرہی کہ بہت سی امور
مین کہ دلالت رکہتی ہین جواز تقیہ پر واسطی نبی کی اور ائمہ معصومین کی اور غیر اونکی
کی چنانچہ ایک اونمین سے یہہ ہی کہ بیضاوی نی ذکر کیا ہی ذیل تفسیر اس آیہ مین لَبِثْتَ
فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی زندگی کی ساتہہ اونکی بہ تقیہ آور دوسرا یہہ ہی کہ صحیح
بخاری مین بیچ کتاب اکراہ کی باب قول حق تعالی مین اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ

اور قول حق تعالی کا اِلَّا اَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقٰىةً مین لکھا ہی کہ یہہ تقیہ ہی اور لکھا ہی اوسے
اس مقام مین کہ کہا ہی حسن نی کہ تقیہ تا روز قیامت ہی آور تیسرا یہہ ہی کہ حق تعالی
فرماتا ہی رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَکْتُمُ اِیْمَانَهٗ یعنی مرد مومن ہی آل فرعون سے
کہ پوشیدہ کرتا تہا ایمان اپنی کو پس اس آیہ سی تعریف پوشیدہ کرنی ایمان کی
معلوم ہوتی ہی آور چوتہا یہہ ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی
بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا الخ حاصل اسکا یہہ ہی وقتیکہ راز کہا نبی نی بعضی ازواج اپنی سی اور
منع کیا کہ کسی سی اظہار نکرنا اگر تقیہ پیغمبر کو درست نہوتا اس وجہ سی مبالغت کی بعضی
ازواج کو کہ اس راز سی کسیکو آگاہ نکرنا اور طرفہ تر یہہ ہی کہ صحیح بخاری مین لکھا ہی
کہ سورۃ التحریم اور بعد اسکی اس آیہ کو لکھا ہی وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ الخ اور بعد اسکے
لکھا ہی کہ عبد اللہ بن حنین کہتا ہی کہ سنا مینی ابن عباس رضی اللہ عنہ سی کہ وہ کہتے
تہی کہ ارادہ کیا مینی اس باتکا کہ سوال کرون مین عمر سی پس کہا مینی یا امیر المومنین
کون ہین وہ دو عورتین کہ جنہون نی افشاء راز پیغمبر کیا پس ہنوز کلام میرا تمام نہوا تہا
کہ کہا عائشہ اور حفصہ تہین آور پانچوان یہہ ہی کہ کشاف مین لکھا ہی ذیل تفسیر قول
حق تعالی کی لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ مین کہ ابو حنیفہ فتوی دیتی تہی پوشیدگی
مین ساتہہ واجب ہونی نصرت زید بن علی رضوان اللہ علیہم کی اور بہیجنی مالکی طرف
اونکی اور وجوب ہونا خروج کا ساتہہ اونکی اوپر دزد متغلب کی کہ جنہون نی نام اپنا
بدروغ خلیفہ اور امام رکہا تہا مثل دوانیقی آور امثال اوسکی کی پس اگر تقیہ درست
تہا پس کسو اسطی ابو حنیفہ پوشیدگی مین فتوی دیتی تہی آور چہٹا یہہ ہی کہ روایت کی حمیدی

حمید نی اپنی کتاب مین بیچ مسند عائشہ کی حدیث انیسوین متفق علیہ مین بہت طرق
سی کہا عائشہ نی بدرستیکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ ای عائشہ اگر نہوتی قوم
تیری قریب العہد جاہلیت سی اور بعضی روایت مین ہی کہ کفر سی اور بعضی مین کہ
شرک سی اور خوفناک ہون مین انکار کرنی قلوب اونکی سی ہر آئینہ امر کرتا مین
منہدم کرنی کعبہ کو پس داخل کرتا اوسمین وہ چیز کہ خارج ہوگئی تہی اور برابر زمین
کی کرتا مین اور دو در اوسکی واسطی ایک شرقی اور ایک غربی مقرر کرتا مین پس پہنچاتا
مین اوسکو بنائی ابراہیم تک پس نہ کرانا کعبہ کا خوف انکار لوگون سی تقیہ نہین کیا
ہی آور رساتوان یہہ ہی کہ فرار نبی کا مکہ سی اور پوشیدہ ہونا غار مین پس اگر تقیہ
جائز نہوتا تو چاہئی غار مین پوشیدہ نہوتی اور آٹھوان یہہ ہی کہ ذکر کیا ہی اوسکو
حسین بن محمد بن حسن دیار بکری نی بیچ کتاب خمیس اپنی کی ذکر اسلام حمزہ مین اور
ترجمہ اوس عبارت کا یہہ ہی کہ تہی حمزہ بن عبد المطلب کہ اسلام لائی روز زد وکوب ابوبکر
کی اور یہہ زد وکوب سطح سی ہی کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ جمع ہوئی اور وہ
اڑتیس نفر تہی کہ الحاح کیا ساتہہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی درباب ظاہر ہونیکی پس کہا
حضرت نی کہ ای ابابکر ہم قلیل ہین پس ہموارہ الحاح کیا کیا ساتہہ اونکی تا اینکہ ظاہر
ہوئی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ اطراف مسجد مین اور ایستادہ ہوئی ابوبکر لوگون مین
درحالیکہ خطبہ پڑہتی تہی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ بیٹہی تہی اور تہی ابوبکر اول خطیب
کہ دعوت کی طرف خدا اور رسول اوسکی کی اور شدت کی مشرکون نی اوپر ابوبکر
اور مسلمانونکی پس مارا اونکو اطراف مسجد مین نہایت ضرب شدید سی اور کچلا ابوبکر کو

اور خوب زد و کوب کی اور قریب ہوا ابو بکر سی عتبہ بن ربیعہ فاسق پس مارتا تہا
اونکو ساتہہ نعلین اپنی کی مونہہ اونکی پر کہ اثر اوس کا مونہہ پر معلوم ہوتا تہا یا اینکہ
نہ پہچانی جاتی تہی بینی اونکی مونہہ اونکی سی اور نوان یہ ہی کہ ذکر کیا ہی فضل بن
روزبہان نی بیچ کتاب ابطال الباطل کی کہ تہی عمر بیچ حالت جاہلیت کی مہیب
اور معظم اور مقبول القول اور ریاست جوانان قریش کی تہی اور غلبہ اور
قوت منتہی ہوتا تہا طرف ابی جہل کی اور طرف ابی الحکم بن ہشام کی اور جب کہ
مبعوث ہوئی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ اور غالب تہی کفار مسلمانوں پر اور
ضعیف تہا امر اسلام کا اور پوشیدہ ہوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ خانہ ارقم
مین واسطی خوف اور دبدبہ کفار کی اور نہ قادر تہا کوئی اظہار اسلام پر دعا کی
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی کہ خداوندا عزت دی اسلام کو بسبب ابی الحکم بن ہشام
یا عمر بن الخطاب کی پس قبول ہوئی دعا رسول کی پس اسلام لائی عمر صبح
کو اوس شب کی کہ دعا مانگتی تہی اور داخل ہوئی اوپر رسول صلی اللہ علیہ کی اور
کامل ہوئی چالیس مرد ہو واسطی کہ ساتہہ اسلام عمر کی کامل ہوئی عدد مسلمین کے
ساتہہ چالیس کے اور کہا واسطی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کب تک
اور عزی عبادت کئی جائین ظاہر مین اور عبادت کیا جائی خدا پوشیدگی
مین پس نکلی عمر اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ اور سائر صحاب اور آگی ہوئی ابو بکر
اور حمزہ اور عمر تا اینکہ داخل ہوئی مسجد مین اور نماز پڑہی اونہوں نی بیچ حرم کے
اور طواف کیا اور گئی گہرون اپنی مین اور کہا ہی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ نی کہ ہمیشہ ہم عزت مین رہی ابتدائی اسلام عمر سی بعد اسکی تہی عمر وزیر تہی
واسطی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی طول حیات مین اور نہ کرتی تہی پیغمبر کوئی امر
بمشورہ اونکی انتہی پس ان دو نور وایتون سی معلوم ہوتا ہی کہ قبل از اسلام
عمر اور حمزہ پیغمبر خدا اور اصحاب اونکی نہایت تقیہ مین بسر کرتی تہی اور تفسیر مجمع
البیان مین لکہا ہی کہ اصحاب ہمارے قائل ہوتی ہین کہ تقیہ جائز ہی نزدیک ضرورت
کی سب احوال مین اور کبہی تقیہ واجب ہوتا ہی وسوقت کہ اوسمین ایک نوع اصلاح کا
ہو اور نہین جائز ہی ترک اسکا مثل اسکی کہ قتل مومن ہوتا ہو اور بسبب تقیہ اصلاح ہوتی ہو
اور قتل سی وہ بچتا ہو پس اسوقت مین تقیہ وجب ہی اور واجب ہی اوسوقت مین
کہ یقین ہو یا ظن غالب ہو کہ فساد دین مین ہوتا ہی اور کہا ہی شیخ مفید علیہ الرحمہ نی
کہ تقیہ کبہی واجب ہوتا ہی اور کبہی جائز ہوتا ہی بدون وجوب کی اور کسیوقت تقیہ
کرنا افضل ہوتا ہی ترک تقیہ سی اور کبہی ترک تقیہ افضل ہی تقیہ سی اگرچہ کرنی والا
تقیہ کا اسوقت مین معذور ہی اور معاف ہی از روی تفضل ومہربانی کی اور شیخ
ابو جعفر طوسی نی کہا ہی کہ ظواہر آیات دلالت کرتی ہی کہ تقیہ درصورت خوف
بنفس واجب ہی اور بعضی روایتون سی معلوم ہوتا ہی کہ تقیہ وقت خوف مین
جائز ہی اور اظہار حق بہی جائز ہی روایت کیا ہی حسن نی کہ مسیلمہ کذاب نی
دو شخص اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی گرفتار کئی پس ایسی کہا کہ آیا تو گواہی
دیتا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ رسول خدا ہین کہا کہ آری کہا مسیلمہ کذاب نی کہ
آیا تو گواہی دیتا ہی کہ مین رسول خدا ہون کہا اوسنی کہ ہان تم بہی نبی ہو بعد اسکی

دوسرےکو بلایا کہا کہ تو گواہی دیتا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ رسول خدا ہین کہا اوسنی
کہ ہان کہا مسیلمہ نی کہ گواہی دی تو کہ مین بہی رسول خدا ہون کہا اوسنی کہ مین بہرہ
ہون تین مرتبہ مسیلمہ نی تکرار کی اوسنی وہی جواب دیا پس مسیلمہ نی اوسکو قتل کیا
پس پہونچی یہہ خبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کو پس فرمایا کہ کیا نقص ہی واسطی اوس
مقتول کی کہ گذرا اوپر صدق اپنی کی اور فضیلت عمل مین لایا پس مہیا ہوا واسطے
اوس فضیلت کی اور لیکن دوسرا کہ پس کیا اوسنی تقیہ کو بنا بر رخصت خدا کی پس گناہ
نہین اوسپر پس بنا بر اوس روایت کی معلوم ہوا کہ تقیہ رخصت ہی یعنی جائز ہی
اور اظہار حق فضیلت ہی انتہی **فائدہ** اور بظاہر خاطر قاصر مین یہہ آتا ہی کہ طریقہ
جمع ان روایتونکا اسطرح سی محتمل ہی کہ در صورت کو رانہ ہونی خفا حق کی اور نہ
باقی رہنی اختیار کی اگر تقیہ نکری تو اظہار حق فضل ہی اگرچہ ہلاکت نفس ہو والا تقیہ جائز ہی
فوائد مختصرہ الخ کتاب تفسیر مجمع البیان مین لکہا ہی کہ کیفیت ظاہر ہونی عمل مین اختلاف
ہی ابی مسلم وغیرہ نی لکہا ہی کہ صحیفہ اعمال بدی اور نیکی کی آخرت مین حاضر ہونگی
اور اسیکو اختیار کیا ہی قاضی نی اور بعضون نی کہا ہی کہ جزا عمل نیک و بد ثواب
اور عذاب سی دیکہا جائیگا اور اعمال حاضر نہین ہو سکتی ہین اور اعمال اعراض ہین
کہ باطل ہوگئی ہین کہ نہین جائز ہی اعادہ اونکا اسواسطی کہ اعادہ معدوم محال ہی کہ
اعمال دیکہی جائین اور جناب والد ماجد علیین مکان نی کتاب موعظہ حسنیہ مین بعد
نقل اس عبارت کی لکہا ہی کہ ہرچند ماحد القولین مشکل ہی اسواسطی کہ احتمال مجاز کا اگرچہ
کلام مین جائز ہو سکتا ہی لیکن شک نہین ہی کہ ظواہر اکثر آیات کا کہ اوس جملہ سی

ایک آیہ مذکور ہی اور دوسری یہہ ہی فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَہٗ وَمَنۡ یَّعۡمَلۡ
مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ یعنی جو شخص کہ عمل کریگا بقدر ذرہ کی خیر سی دیکھیگا وسکو اور
جو شخص کہ عمل کرتا ہی بقدر ذرّہ کی بدی سی دیکھیگا وسکو دلالت کرتا ہی اس امر پر
کہ اعمال بذاتہا دار آخرت مین حاضر ہوتی ہین بلکہ ظواہر اکثر آیات اور احادیث سی
دریافت ہوتا ہی کہ اعمال اس دار مین بصورت جواہر ظاہر ہوتی ہین ہر چند پہلی قبیل
اعراض سی ہون اور تا حال محال ہونی اعادہ معدوم پر دلیل قائم نہین ہوئی ہے
اور اسیطرح سی معلوم ہوتا ہی کہ دار آخرت مین بصورت جواہر ظاہر ہونگی از انجملہ یہہ ہی
کہ جناب امیر المومنینؑ نی فرمایا ہی بدرستیکہ فرزند آدم کو ہر گاہ کہ پہنچتا ہی وہ روز کہ
آخر ایام دنیا ہی اول ایام آخرت ہی نظر مین اوسکی شبیہ مال اور فرزند اور اعمال کی
معلوم ہوتی ہی پس وہ شخص اول متوجہ ہوتا ہی طرف شبیہ مال کی اور کہتا ہی
کہ قسم بخدا کہ نہایت تجہسی رغبت رکہتا تہا مین اور واسطی حاصل کرنی تیری کے حرص
اور بخل اختیار کرتا تہا مین الحال کیا مدد ساتہہ میری کر سکتا ہی تو پس وہ کہتا ہی
کہ لی مجہسی کفن اپنا کہ تجہکو زیادہ اس سے مجہپر کچہہ حق نہین ہی بعد اسکی بطرف شبیہ فرزندان
متوجہ ہوتا ہی کہ قسم بخدا تمکو دوست رکہتا تہا مین اور ہمیشہ حامی تمہارا تہا مین اور
دفع آزار اور ایذا کرتا تہا مین اسوقت مین مجہسی کیا اعانت میری ہوسکتی ہی کہا انہونی
کہ ہم لیجاوین گی تمکو قبر تک بعد اسکی متوجہ ہوتا ہی طرف شبیہ اعمال خیر کی اور کہتا ہی کہ
قسم بخدا کہ مین تجہسی بی رغبت تہا اور مجہپر نہایت گران تہا تو اب واسطی میری تجہسی
کیا ہو سکتا ہی تو عمل جواب مین کہیگا کہ مین قرین اور مصاحب تیرا ہون قبر مین اور

روز باہر آنی قبر سی اور روز محشر خلائق کی پس اگر وہ شخص دوست خدا ہے عمل اوسکا آتا ہی ساتھہ نہایت
خوبصورتی کی اور خوبی لباس کی اور کہتا ہی کہ بشارت ہو تجھکو ساتھہ راحت ابدی کی
اور بہشت پر نعمت کی پس وہ شخص کہتا ہی اوس صورت سی کہ کون تو ہی کہ یہہ بشارت
مجھکو دیتا ہی اور ساتھہ اس عنایت کی خاطر ہم حیرت زدونکی مطمئن کرتا ہی پس وہ
صورت کہتی ہی کہ مین عمل صالح ہون تیرا اس دنیائی فانی سی کہ لاکہہ کدورت
جسمانی اور روحانی سی غم آغشتہ ہی رحلت کر طرف بہشت عنبر سرشت کی کہ محل آسایش
اور راحت کا ہی پس وہ شخص دنیا سی رحلت کرتا ہی اور قبض روح اوسکی ہوتی ہے
درحالتیکہ وہ پہچانتا ہی غاسل اپنی کو اور سوگند دیتا ہی اوٹہانی والی اپنی کو کہ مجھی
جلدی لیچلو پس جسوقت داخل قبر کرتی ہین فرشتگان قبر یعنی منکر اور نکیر آتی ہین اس
حالت مین کہ بال اونکی زمین پر کہنچتی آتی ہین بسبب درازی کی اور شدت چلنی اونکی
سی زمین شگافتہ ہوتی ہی اور آواز اونکی مثل رعد کی ہی اور آنکہین اونکی مثل برق کے
ہین پس کہتی ہین اوس سی کہ کون ہی پروردگار تیرا اور کیا ہی دین کہ اختیار کیا ہی تونے
اور کون پیغمبر تیرا ہی کہ ایمان لایا ہی تو اور اسیطرح ہر ایک امام سی سوال کرتی ہین
پس وہ جواب مین کہتا ہی کہ خداوند جل وعلا پروردگار میرا ہی اور اسلام دین میرا ہی
اور پیغمبر میرا محمد مصطفیٰ ہی بعد اوسکی اسماء دوازدہ امام لیتا ہی پس دعا کرینگی
اوسکو فرشتی اور کہینگی کہ ثابت رکہی تجکو خدا بیچ اوس چیز کی کہ دوست رکہتا ہی
تو اور راضی ہوا ہی تو اور بعد اسکی قبر اوسکی وسیع کرتی ہین اور کشادہ کرینگی جہانتک
کہ منتہای نظر کام کری اوسکی پس کہولینگی واسطی راحت اوسکی کی ایک در بہشت کا اور کہینگی

سورہ ساتھہ خواب آسایش کی مثل جوانونکی کہ نعمت پروردہ ہوئی ہون بعد اوسکی جناب
امیر المومنین فرماتی ہین کہ اگر وہ شخص دشمن خدا سی ہو تو بہ بدترین صورت عمل اوسکا
حاضر ہوگا اور نہایت بدبو اوس مین ہوگی پس وہ از روی تمسخر کہیگا کہ بشارت
مین تجھکو ساتھہ آب و طعام بسیار گرم کی اور دخول جہنم کی اور وہ شخص پہچانتا ہوگا
غاسل کو اور سوگند دیتا ہی اوٹھانی والی اپنی کو کہ بہ تیر لیچلو مجھی اور جبکہ قبر مین اوسکو
رکھتی ہین منکر اور نکیر داخل ہوتی ہین اور کفن اوسکا پھینک دیتی ہین اور کہتی ہین
کہ کون ہی پروردگار تیرا اور کیا ہی دین تیرا اور کون ہی پیغمبر تیرا پس وہ اپنی نادانی
کا اقرار کرتا ہی اور جواب مین کہتا ہی کہ مین کچھہ نہین جانتا ہون پس دونو فرشتی
نفرین اوسکو کرتی ہین اور کہتی ہین لَا دَرَیْتَ وَلَا هُدَیْتَ یعنی نہ دریافت کیا
تونی اور نہ ہدایت پائی تونی بعد اوسکی عصائی آہنی سر پر مارین کی اسطرحسی کہ کوئی
ذیحیات سوائی انسان اور جن کی نہوگا کہ جزع اور اضطراب مین نہ آوی بعد اوسکی کھولتی ہین
واسطی زیادتی عذاب کی ایک در طرف دوزخکی اور کہتی ہین کہ سورہ تو بہ بدترین خواب
اور حق تعالی سانپ اور بچھونکو اوس پر مسلط کریگا کہ وہ اوسکو کاٹین کی جب تک کہ قیامت
قائم ہو اور اسی قبیل کی احادیث بہت ہین کہ دلالت کرتی ہین اوپر متمثل ہونی اور
حاضر ہونی مکلف کی آخرت مین اور بعید نہین ہی کہ باختلاف دنیا ہی اور آخرت کی
اشیا متبدل ہوتی ہین بحسب صورت اور ہیئت کی اور حق تعالی جمیع اعمال کو
نیستی سی ہستی مین لاتا ہو ہر چند اعراض ہون جسطرح کہ بعضی جواہر کو وجود
مین لاتا ہی انتہی ترجمہ کلامہم اعلی اللہ فی فرادیس الجنان مقامہم

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ

کہہ اے محمدؐ اگر ہو تم کہ دوست رکھتے ہو خدا کو پس پیروی کرو تم میری تا کہ دوست رکھے تمکو خدا اور بخشے

لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ

واسطے تمہارے گناہوں تمہارے کو اور خدا بخشنے والا ہے رحیم ہے کہہ تو اے محمدؐ طاعت کرو تم خدا کی اور رسول کی

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ۝ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَ

پس اگر نافرمانی کرو تم پس تحقیق کہ خدا نہیں دوست رکھتا ہے کافروں کو بدرستیکہ خدا نے قبول کیا آدم اور

نُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا

نوح کو اور آل ابراہیم اور آل عمران کو اوپر عالموں کے درحالیکہ فرزندان ہیں بعضی اونکے

مِنْ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ

بعضی سے پیدا ہوئے ہیں اور حق تعالی شنوا ہے دانا ہے وقتیکہ کہا زن عمران نے پروردگار میرے

إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ

تحقیق میں نے نذر کیا ہے واسطے تیرے وہ چیز کہ جو بیچ شکم میرے کی ہے درحالیکہ آزاد کیا ہے پس قبول کر تو مجھسے تحقیق تو ہے شنوا

الْعَلِيمُ ۝ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَ

دانا ہے پس ہر گاہ وضع حمل ہوا کہا اونہوں نے پروردگار میرے تحقیق کہ جنا میں نے اسکو عورت اور خدا دانا ہے ساتھ اوس چیز کی کہ جنا اور

لَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ

نہیں فرزند مانند دختر کے اور تحقیق کہ میں نے نام رکھا اسکا مریم اور بہ تحقیق کہ میں پناہ لاتی ہوں اوسکو ساتھ تیرے

وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَ

اور اولاد اوسکی کو وسوسہ شیطان راندہ سے پس قبول کیا اوسکو رب اوسکی نے ساتھ قبول کرنے نیک

وَأَنبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا

اور پرورش کیا مریم کو پرورش کرنی نیک سی اور کفیل پرورش اوسکا ہوا زکریا جبکہ داخل ہوتی اوپر اوسکی زکریا

الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِندَهَا رِزْقًا قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا قَالَتْ هُوَ

بیچ غرفہ کے مریم اوسمین تہین پایا نزدیک اوسکی روزی کو کہا کہ ای مریم کہان سی ہی واسطی تیری یہہ کہا مریم نی کہ وہ

مِنْ عِندِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ هُنَالِكَ

نزدیک خدا سی ہی بدرستیکہ خدا روزی دیتا ہی جسکو چاہتا ہی بی شمار اوس مکان مین

دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ

دعا کیا زکریا نی پروردگار اپنی کو کہا کہ ای پروردگار میری بخش واسطی میری نزدیک اپنی سی فرزند پاکیزہ بدرستیکہ تو

سَمِيعُ الدُّعَاءِ ۝ فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ

شنوا ہی دعا میری کا پس ندا کیا اوسکو ملائکہ نی درحالیکہ زکریا قائم تہی کہ نماز پڑہتی تہی بیچ محراب کی

أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَىٰ مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا

بدرستیکہ خدا بشارت دیتا ہی تجکو ساتھ یحیی کی درحالیکہ تصدیق کرنیوالا ہی ساتھ ایک کلمہ کے نزدیک خدا کی اور درحالیکہ سردار اور بازرہنی والا ہی عورتون سی

وَنَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ ۝ قَالَ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَقَدْ بَلَغَنِيَ

اور نبی ہی نیکون سے کہا کہ ای پروردگار میری کیونکر ہوگا واسطی میری فرزند حال آنکہ تحقیق پہونچا ہی مجکو

الْكِبَرُ وَامْرَأَتِي عَاقِرٌ قَالَ كَذَٰلِكَ اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۝ قَالَ رَبِّ

بڑہاپا اور زن میری بانجہ ہی کہا فرشتی نی کہا خدا نی یہی حال ہی خدا کرتا ہی جس چیز کو کہ چاہتا ہی کہا زکریا نی کہ پروردگار

اجْعَل لِّي آيَةً قَالَ آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا رَمْزًا

کر دان واسطی میری ایک علامت کہا جبرئیل نی نشانی تیری یہی ہی کہ نہ کلام کری گا تو لوگونسی تین دن مگر اشارہ

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ

اور یاد کر تو پروردگار اپنی کو بہت اور تسبیح کر شام اور صبح کو

قولہ اٰلِ عِمْرَانَ آل عمران سی مراد موسی اور ہارون ہین کہ یہہ دونوا ولاد عمران بن یصہر بن فاہث بن لاوی بن یعقوب ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد آل عمران سی عیسی ہین اور مادر اونکی مریم ہین کہ دختر عمران بن ماثان ہین اور درمیان ان دونوکی فاصلہ ایکہزار اٹہ سو برس کا تہا اور تفسیر اہلبیت علیہ السلام مین وارد ہی کہ مراد آل عمران سی علی بن ابیطالب اولاد اونکی ہین اور عمران اسم شریف ابوطالب ہی اور احادیث متواترہ ائمہ ہدی صلوات اللہ علیہم سی اس باب مین وارد ہوی ہین ابن عباس اور ابوذر اور انس نی بہی پیغمبر خدا سی روایت کی ہی کہ فرمایا آل ابرہیم مین ہون اور آل عمران علی صلوات اللہ علیہ السلام ہین ما حصل یہہ ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ سب انبیا اور اولاد اونکی کو برگزیدہ کیا مینی اور فضیلت دی مینی اوپر عالمیان کی اور یہہ آیہ دلالت رکہتی ہی اسبات پر یہہ گروہ افضل ہین فرشتگا نسی قولہ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ یعنی یاد کر ای محمد کہ ہرگاہ کہا زن عمران ابن ماثان نی کہ نام اوسکا حنہ دختر فاقوذ اتہا وقتی کہ حاملہ ہوئی مین بمریم کہا او نہون نی کہ ای پروردگار میری تحقیق کہ مینی نذر کی ہی واسطی تیری چیزکہ جو بیچ شکم میری کی ہی درحالیکہ آزاد کیا گیا ہو قید تعلق دنیا سی اور اوسکو مشغول بامر دنیا نکرونگی مین تا مخصوص تیری عبادت مین مشغول رہی اور خدمت مسجد بیت المقدس مین مشغول رہی اور اوس زمانہ مین خدمت مسجد کو اعظم عبادات سی جانتی تہی اور فرزندونکو اپنی بہت اس کام کی نذر کرتی تہی کہ تا اوسکو پاک و پاکیزہ رکہین اور چراغ روشن کرین

اور بدون ضرورتکی اوس مسجد سی باہر نہ جاتین اور اسی حال پر رہتین جب تک کہ بالغ
ہون اور بعد بلوغ اختیار تہا اوسکو رہنی اور نہ رہنی مین اور اوس وقت مین نذر اولاد
ذکور مین ہوتی تہی اور کوئی اپنا اور علما انکی سی نہ تہا مگر یہہ کہ ایک یا دو فرزند کو محرر
کرتا تہا واسطی خدمت بیت المقدس کی اور ہرگاہ کہ حنہ نی اسطرح سی نذر کی شوہر او
عمران نی کہا کہ کیا یہہ تہا کہ کیا تمنی شاید کہ شکم تمہاری مین دختر ہو کہ وہ واسطی خدمت مسجد
کی نہین سزاوار ہی اوسوقت زبان حنہ پر جاری ہوا یہہ کلمہ فَتَقَبَّلْ مِنِّي الخ
قولہ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ الخ بدرستیکہ نام رکہا مینی اوسکا مریم اور معنی مریم کی کنیزک خدا مین تفسیر
ثعلبی مین مذکور ہی کہ رسول خدا نی فرمایا کہ بہترین زنان چار عورتین ہین ایک مریم
دختر عمران اور دوسری آسیہ زن فرعون اور تیسری خدیجہ بنت خویلد اور چوتہی
فاطمہ بنت محمد سا ابنت یزید نی نقل کی ہی کہ ہرگاہ خدیجہ حاملہ بفاطمہ ہوئین کہا او نہون
کہ بار خدایا تو دانا ہی کہ مین زن عمران سی بہتر ہون اور محمد عمران سی بہتر ہین مین اس
فرزند کو محرر کرتی ہون حق تعالی نی وحی کی پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ کو کہ خدیجہ سی کہو کہ
اوسکو ہمپر چہوڑ کہ وہ صفیہ اور برگزیدہ میری ہی اور مادر اماموں کی ہی اور آزاد کردہ
دوزخ سی ہی خدیجہ نی کہا اگرچہ یہہ دختر ہی دل میرا خوشحال ہی اس واسطی کہ وہ مادر اصفیا
اور مادر اماموں کی ہی قولہ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا یعنی ضامن پرورش مریم کی زکریا
ہوئی اور اپنی گہر لیجا کر ایک دایہ اونکی واسطی مقرر کی ہرگاہ کہ حد طفولیت سی متجاوز ہوئین
بیت المقدس مین لائی ایک غرفہ اونکی واسطی ترتیب دیا اور جسوقت زکریا خدمت حال
اونکی سی فارغ ہوتی تہی دراوس غرفہ کا قفل سی محکم کرتی تہی اور کنجی اوسکی اپنی ساتہ

تھی تا بحدیکہ مریم بزرگ ہوئین اور انوار ولایت اونسی ظاہر ہوئی اسطرحسی جبکہ زکریا
واخل غرفہ ہوتی تھی پاتی تھی نزدیک اونکی روزی کو اور وہ روزی یہہ تھی کہ میوی
موسم گرما موسم سرما مین حاصل ہوتی تہی اور برعکس اسکی میوی جاڑیکی گرمین مین موجود
ہوتی تھی کہا زکریا نی کہ ای مریم یہہ کہا نسی ہی کہا مریم نی کہ یہہ روزی نزدیک خداسے
ہی پس اگر کوئی کہی کہ وقت طفولیت مین رزق کیونکر کہاتی تھین اور دودہ نہ پیتے
تھین جواب اوسکا یہہ ہی کہ ممکن ہی کہ قبل از کرامات یا خرق عادت ہوا ور پوشیدہ
نرہی کہ یہہ اعتراض بنا براوس روایت کی ہی کہ زکریا نی دایہ اونکی واسطی مقرر کی تہی
قولہ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا پس قبول کیا مریم کو پروردگار نی ساتھہ قبول نیک کی اور
اسطرحسی نشو ونما اونکی ہوی کہ ہرگاہ یہہ سالکی ہوئین عبادت مین سب عابدون پر
غالب ہوئین جو اوس زمانی مین تھی مروی ہی کہ ہرگاہ مریم متولد ہوئین مادر اونکی
ایک کپڑی مین لپیٹ کر بیت المقدس مین لائین خادمونسی کہا کہ لو اسکو یہہ محرر ہی اسوقت
لوگون نی اختلاف کیا اسواسطی کہ عمران اوسوقت مین امام مسجد تھی لوگ اونکی تعظیم مین
کوشش بہت کرتی تھی اسی جہت سی ہر شخص خواہش تربیت مریم کی تھی جملہ خادمین سے
زکریا نی کہا کہ مین اولی ہون ساتھہ تربیت مریم کی اسواسطی کہ خالہ اونکی میری گہر مین
ہین لوگ رضی نہوئی بعد اسکی بنا بر قرعہ راضی ہوئی اسطرحسی کہ قلمون اپنی کو کہ جس سے
کتابت توریت کرتی تھی کنارہ شہر اردن پر جوئی آب مین ڈالین جس شخص کا قلم برسر
آب ہو وہ مریم کی پرورش کری چنانچہ قلم زکریا برسرآب ہوا کفالت مریم مین مشغول
ہوئی قولہ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ الخ اس آیہ مین دو وجہین ہین ایک یہہ ہی کہ حکایت

قول مریم ہی اور دوسرا یہہ کہ کلام خدا ہی طریق مخالف اور موالف سی لصحت پہنچائی
کہ ایکروز حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نی زمانہ قحط اور تنگ سالی مین خانہ جناب فاطمہ
مین قدم رنجہ کیا اور فرمایا کہ کچہہ طعام ہی کہ پدر تیرا تین روز سی گرسنہ ہی اور جناب فاطمہ
اور حسنین اور امیر المومنین علیہم السلام نی تین روز سی کچہہ نوش نہ فرمایا تہا جناب فاطمہ حجرہ مین
تشریف لی گئین اور سجادہ پر دو رکعت نماز پڑہی اور مناجات کی کہ الٰہی غیب سی طعام
ہمکو بہیج اور دل میرا کہ اندوہ گرسنگی پدر اور شوہر اور فرزندان سی نجات دی بمجرد اس
دعا کی ایک ظرف خالی تہا دیکہا کہ دہواں اوس سی باہر آتا ہی ہر گاہ قریب اوسکی گئین دیکہا
کہ طعام سی مملو ہی اوسکو اوٹہا کر حضور پدر بزرگوار مین لائین اور امیر المومنین اور فرزندانکو
حاضر کیا اور سرپوش اوس ظرف کا اوٹہایا نان ہائی لطیف اور گوشت ہائی لذیذ
اوسمین دیکہا اور خوشبو اوس سی مشک کی سی آتی تہی سید عالم نی کہا انّٰی لَکِ ھٰذَا
یعنی کہانسی واسطی تیری یہہ بہم پہنچا فاطمہ علیہا السلام نی بالہام الٰہی فرمایا کہ ھُوَ مِنْ
عِنْدِ اللّٰہِ کہ نزدیک خدا سی ہی بتحقیق کہ خدا روزی دیتا ہی جس شخص کو کہ چاہتا ہی بیشمار
جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ الحمد للہ حق تعالی نی تجہکو مثل مریم بنت عمران کی
کیا جسطرح سی کہ حق تعالی نی اوسکو روزی دی تہی اور زکریا نی اونسی پوچہا کہ یہہ رزق
کہانسی ہی یہی کلمہ اونہون نی بہی جواب مین کہا تہا کہ ھُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ پس سب
بزرگوارون نی اوس سی کہایا اور سیر ہوئی اور باوجود اسکی وہ کہانا کم نہوا بلکہ
اوس سے ہمسائیونکو بہی بہیجا قولہٗ حَصُوْرًا یعنی درحالیتکہ باز رکہنی والا ہو نفس اپنی کو منا ہی اور
لہو لعب سی مروی ہی کہ سن سہ سالگی مین یحیی ساتہہ ایک جماعت کو دکان کی کد

کہ بازی مین مشغول تہی اونکو ترغیب کی تم ہی بازی مین مشغول ہو یحیی علیہ السلام
نی کہا کہ ہمکو واسطی بازی کی خلق نہین کیا ہی امام زین العابدین صلوات اللہ علیہ سی
پوچہا لوگون نی کہ کوئی فضیلت فضایل امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سی بیان کیجے
فرمایا کہ طویل یا مختصر لوگون نی عرض کی کہ مختصر فرمایا کہ ہم ہین کہ کبہی قصد گناہ
کا نہین کیا ہی جسطرح سی کہ یحیی پیغمبر نی کبہی قصد معصیت کا نہین کیا اور ابن عباس
سی مروی ہی کہ حصور وہ شخص ہی کہ کبہی عورت سی مقاربت نکی ہو اور یحیی
بحبت مشغول ہونی عبادت اور طاعت کی اور متوجہ ہونی امور آخرتین نہ وجہ کی
تکملہ در رکوع قصعم للابراہیم یوسف من مبنات اسکی تین سو بائیس ہو من نکلے اوس سی ہیہ عباد ہہولاء آل محمد الا فی

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ
اور وقتی کہ کہا ملایکہ نی ای مریم بدرستیکہ خدانی قبول کیا تجکو اور پاک کیا تجکو اور قبول کیا تجکو

عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ○ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ
اوپر عورات تمام عالم کی ای مریم اطاعت کر تو واسطی پروردگار اپنی کی اور سجدہ کر تو اور رکوع کر تو

مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ○ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ
ساتہہ رکوع کرنی والونکی یہہ قصہ مریم وغیرہ کا اخبار پوشیدہ سی ہی وحی کرتی ہین ہم اوسکو طرف تیری اور تو اونکی نزدیک تہا

لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ
نزدیک علامت بیت المقدس کے وقتیکہ ڈالتی تہی وہ قلمون اپنی کو ان مین ضامن ہو کا تربیت مریم کا اور نہ تہا نزدیک اونکی وقتیکہ

يَخْتَصِمُوْنَ ○ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ
منازعہ کرتی ہین یاد کر ای محمد وقتیکہ کہا فرشتون نی ای مریم بدرستیکہ خدا بشارت دیتا ہی تجکو ساتہہ کلمہ کے

مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ

اپنی جانب سے کہ نام اوسکا مسیح عیسی بن مریم ہے درحالیکہ باجاہ و شرف ہے بیچ دنیا اور آخرت کی اور جملہ

الْمُقَرَّبِينَ ۝ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ الصَّالِحِينَ ۝

نزدیکان خدا سے ہے اور کلام کرتا ہے لوگوں کی ساتھہ بیچ جھولی کی اور بڑی عمر کے اور درحالیکہ وہ صالحوں سے

قَالَتْ رَبِّ أَنَّى يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ قَالَ كَذَٰلِكِ

کہا مریم نے اے پروردگار میرے کہاں سے ہوگا واسطے میرے فرزند حالانکہ نہیں مس کیا مجھکو کسی آدمی نے کہا جبریل نے اسیطرح ہوگا فرزند

اللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ۝

خدا خلق کرتا ہے جسکو کہ چاہتا ہے وقتی کہ حکم کرتا ہے کسی امر کو بس نہیں ہے مگر کہتا ہے واسطے اوسکی کہ ہو پس ہو جاتا ہے

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ ۝ وَرَسُولًا

اور تعلیم کرتا ہے اسکو خدا کتابہا سے آسمانی کو اور حکمت کو اور تعلیم کرتا ہے توریت اور انجیل کو درحالیکہ وہ رسول ہے

إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنِّي قَدْ جِئْتُكُم بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ أَنِّي أَخْلُقُ لَكُم مِّنَ

طرف فرزندان یعقوب کی اور کہتا ہے تحقیق آیا میں تمہارے پاس ساتھہ نشانی کی رب تمہارے سے بدرستیکہ پیدا کرتا ہوں واسطے تمہارے

الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ وَأُبْرِئُ

مٹی سے مانند شکل پرندہ کی پس پھونکتا ہوں بیچ اوسکی پس ہو جاتا ہے مرغ زندہ ساتھہ حکم خدا کی اور اچھا کرتا ہوں

الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِي الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ وَأُنَبِّئُكُم بِمَا تَأْكُلُونَ

کور مادر زاد کو اور جسکو کہ دھبا ہے سفید ہو اور زندہ کرتا ہوں مردوں کو ساتھہ حکم خدا کی اور خبر دیتا ہوں تمکو ساتھہ اوس چیز کی کہ کھاتے ہو تم

وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝

اور جو چیز کہ ذخیرہ کرتے ہو تم بیچ گھروں اپنے کی بدرستیکہ بیچ اوسکی البتہ نشانی ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم ایمان لانے والے

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَلِأُحِلَّ لَكُم بَعْضَ الَّذِي

درحالیکہ باور کرنی والا ہوںمین اوس چیز کی کہ آگی مجھسی تہی توریت سی اور آیا ہون مین اسطی اوسکی کہ حلال کرون مین واسطی تمہاری بعض وہ چیز

حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُم بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ

کہ حرام کی گئی تہی اوپر تمہاری اور لایا مین ساتہہ تمہاری ایک علامت نیز پروردگار سی پس ڈرو خدا کو اور اطاعت کرو میری

إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ○

بدرستیکہ خدا پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا ہی پس عبادت کرو تم اوسکی یہہ راہ راست ہی

فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسَىٰ مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنصَارِي إِلَى اللَّهِ قَالَ

پس گاہ کہ دریافت کیا عیسی نی اون یہودیونسی انکی کفر کو کہا کون ہی مددگار میرا درحالیکہ التجا کرنی والا ہی طرف خدا کی کہا

الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ اللَّهِ آمَنَّا بِاللَّهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ○

اصحاب عیسی نی ہم ہین مددگاران دین خدا سی ایمان لائی ہین ہم ساتہہ خدا کی اور گواہ ہو تو ای عیسی ساتہہ اسکی کہ ہم احکام کی اعتقاد کرنی والی ہین

رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ○

ای پروردگار ہمارے ایمان لائی ہین ہم ساتہہ انجیل کی کہ نازل کیا ہی تو نی اور پیروی کی ہمنی عیسی کی پس لکہہ تو ہمکو ساتہہ اون لوگونکی کہ گواہ ہین اوپر وحدانیت تیری کی

وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ○

مکر کیا یہودیون نی اور جزا مکر کی دی خدا نی اور خدا بہتر جزا دینی والا مکارون کا ہی

ثلث ع

قولہ عَلٰی نِسَاۗءِ الْعٰلَمِیْنَ اس آیہ سی معلوم ہوتا ہی کہ مریم کو فضیلت ہی نساء عالمین پر اور حال آنکہ نساء مین فاطمہ زہرا داخل ہین اور خلاف اوس روایت سی ہی کہ جو ابن عباس سی منقول ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ فاطمہ دختر میری سیدہ زنان عالم ہی خلق اولین اور آخرین سی اور وہ پارہ جگر میری ہی اور نور چشم میری ہی اور روح

میری ہی اور میوہ دل میری ہی ہر گاہ کہ محراب مین واسطی عبادتکی کہڑی ہوتی ہی نور
اوسکا فرشتونکو روشنی دیتا ہی جسطرحسی کہ ستارکان اہل زمین کو روشنی دیتی ہین
حق تعالی فرشتونکو خطاب کرتا ہی کہ دیکہو سیدہ زنان میریکو کہ کسطرحسی عبادتمین با
خضوع اور خشوع متوجہ ہی تمکو گواہ لیتا ہون مین کہ اوسکو اور شیعیان اوسکی کو
آتش دوزخ سی نجات دی مینی اور جسطرحسی کہ حق مریم مین کہا واصطفٰک وطہرک
حق تعالی اسیطرح اہلبیت رسولؐ کی حق مین فرماتا ہی ویطہرکم تطہیرا اور جسطرح سے
کہ حق مریمؑ مین کہا ہی بتول اور اسیطرحسی حق فاطمہؑ مین ہی بتول وارد ہی چنانچہ منقول
ہی کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی ایکروز لوگون نی پوچہا کہ مکرر ہمنی سنا ہے
کہ فرمایا ہی آپنی کہ جسطرح سے مریمؑ بتول ہی فاطمہؑ بہی بتول ہی اور بتول کی کیا معنی ہین
فرمایا کہ معنی یہہ ہین کہ مریمؑ کو حیض ہوتا تہا فاطمہؑ کو بہی نہین ہوتا ہی اور معنی بتول کی
لغت مین قطع کی ہین پس ضرور ہی کہ یہہ آیہ مقید ہو اور قید اس آیہ مین دو وجہ سی ممکن
ہی ایک یہہ ہی کہ نساء عالمین کہ جو اوس زمانہ مین تہین اونپر مریمؑ کو فضیلت تہی اور
یا یہہ کہتی کہ فضیلت تہی مریمؑ کو تمام نساء عالمین پر اس حیثیت سی کہ بدون شوہر کے
حضرت عیسی متولد ہوئی اور وجہ اول اقرب بصواب ہی قولہ وارکعی اس آیہ سے
تاکید نماز جماعت معلوم ہوتی ہی کہ پہلی واسجدی ہی اور بعد اوسکی وارکعی مع الراکعین
سی معلوم ہوتا ہی اور وجہ تقدیم سجود کی اوپر رکوع کی یہہ ہی کہ شریعت اونکی سجود
مقدم رکوع پر تہا اور بعضون نی یہہ کہا ہی کہ واؤ حرف عطف کا تقدیم اور تاخیر کو نہین چاہتا ہے
منظور سجدہ اور رکوع کا بیان ہی کہ ذکر کرنی مین سجدیکا ذکر پہلی ہو قولہ بکلمۃ اس

آیہ مین دو وجہ منقول ہین ایک یہہ ہی کہ نام مسیح کا ساتہہ کلمہ کی رکہا ہی اور وجہ
تسمیہ کی یہہ ہی کہ پیدا ہوئے ساتہہ کلمہ کن کی بدون والد کی اور دوسری وجہ
تسمیہ کی یہہ ہی کہ حق تعالی نی بشارت دی ہی اوسکی کتب سابقہ مین پس مطابق
اوسکی ہونا گویا ہونا اوسکا کلمہ کلہی اور مسیح لقب ہی القاب ہائی شریف سی اور معنی اوسکی
مبارک کی ہین مثل حق تعالی کی وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَمَا كُنْتُ اور بعضون نے
کہا ہی کہ مسیح اسواسطی اونکو کہتی ہین کہ جس بیمار کو کہ مسح کرتی تہی شفا پاتا تہا یا اسواسطی کہ
وہ مساحت زمین کی کرتی تہی ساتہہ سیاحی کی قولہ وَكَهْلًا یعنی کلام کرنا اونکا
لوگونسی حالت طفولیت مین اور پیری مین مساوی تہا قولہ وَمِنَ الصَّالِحِينَ یعنی
درحالیتکہ جملہ انبیائی شائستہ سی ہی لعو سخن کرنا عیسی کا زمان طفولیت مین معجزہ
اونکا تہا کہ لوگون پر ظاہر ہو کہ وہ پیغمبر خدا کے ہین اور مادر اونکی کو صاحب عفت جانین
اور فعل شنیع کا احتمال نہ لیجاوین مجاہد نی کہا ہی کہ ہرگاہ مریم تنہا ہوتی تہین عیسی
شکم اونکی مین سی کلام کرتی تہی اور ہرگاہ مشغول کسی امر کی ہوتی تہین شکم مادر مین
تسبیح پڑہتی تہی عبد اللہ عباس نی روایت کی ہی کہ وقتی کہ خدیجہ بفاطمہ حاملہ ہوتین
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نزدیک اونکی آئی دریافت کیا کہ خدیجہ باتین کر رہی ہین
پوچہا کہ ای خدیجہ کس سی باتین کرتی ہو کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ساتہہ
اس بچہ کی کہ شکم میری مین ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ بشارت ہو تجہے
جبرئیل نی مجہی خوشخبری دی ہی کہ یہہ فرزند دختر ہی کہ نسل اسکی سی ائمہ دین پیدا
ہونگی کہ بندگان خالص سا تہہ اونکی اقتدا کرین کی قولہ أُحْيِي الْمَوْتَى مروی ہی

کہ عیسی نی چار شخص کو زندہ کیا تہا ایک عازر کہ اونکی دوستی تہا اور دوسرا
ایک پسر پیرزن تہا کہ فوت ہوگیا اور مان اوسکی بہت بیتابی کرتی تہی اور قوم اوسکے
بہت جزع اور فزع کرتی تہی حق تعالی نی اوسکو بدعای عیسیٰ زندہ کیا اور تیسری
ایک عورت تہی کہ وہ فوت ہوئی تہی اور ہم قوم اوسکی بہت سی بیتابی کرتی تہے
بدعای عیسیٰ زندہ ہوئی اور چوتہا سام بیٹا نوح کا کہ قریب چار ہزار برس فوت اوسکے
سی گذری تہی قوم اوسکی نی کہا کہ اگر تم اوسکو زندہ کرو تو ہم ایمان تہار الاوین
عیسی پسر قبر اوسکی آئی اور فرمایا کہ قم باذن اللہ یعنی اوٹہہ تو بحکم خدا فی الحال قبر شگافتہ
ہوئی اور سام باہر آیا کہ بال سر کی سفید ہوگئی تہی اور کہا کہ آیا قیامت برپا ہو
ہی عیسیٰ نی کہا نہین لیکن مینی خدا سی درخواست کی تہی کہ زندہ کیا تجہکو پس اوس
کہا کہ تو جوان مرگیا تہا بال تیری کس جہت سی سفید ہوگئی کہا ہر گاہ آواز تمہاری
سنی مینی معلوم ہوا مجہکو کہ قیامت برپا ہوئی ہی ہول قیامت سی موئی سر میری
سفید ہوگئی پس عیسیٰ نی کہا اوسکو کہ مُتْ بِاِذْنِ اللہ یعنی جا تو ساتہہ حکم خدا کے
فی الحال مرگیا قولہٗ بِمَا تَاْکُلُوْنَ منقول ہی کہ چالیس شخص نی بالکدیگر اتفاق کیا
کہ ہر ایک طعام ہائی مخالف طیار کرتی تہی اور مقدار معین اوسمین سے کہاتی تہی اور بعد
اوسمین سی جا ہائی متفرقہ مین کہتی تہی اور بعد اوسکی نزدیک عیسیٰ کی آتی تہی اور
کہتی تہی کہ ہمکو آگاہ کرو کہ کیا کہایا ہی ہمنی اور کیا ذخیرہ کیا ہمنی اور کہان رکہا تہا
ہمنی جبرئیل آئی اور اونکو خبر دی عیسیٰ نی ہر ایک کو آگاہ کیا قولہٗ لِاُحِلَّ یعنی تا
حلال کرون مین واسطی تمہاری بعض اوس چیز کا کہ شریعت موسیٰ مین حرام کیا تہا

تہا اوپر تمہاری مثل چربی روده کی سفید اور رکاوٹی اور مثل گوشت ماہی کی اور
نہ تعظیم کرنا شنبہ کا قولہ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ کہا حواریون نی یعنی ایک جماعت
صیادون نی کہ ساتہہ اونکی ایمان لائی تہی کہ ہم یاری کرنی والی دین اوسکی کی
ہین اور لغت مین معنی حور کی سفید ہین اور ہر گاه جامہای سفید پہنتی تہی اس جہت
سی اونکو حواریون کہتی تہی اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ از قبیل گازرونکی تہی کہ کپڑونکو
سفید اور پاک کرتی تہی اور یا یہہ مراد ہی کہ ہر گاه ساتہہ عیسیٰ کے یکرنگ اور مخلص تہے
اس جہت سی بحواریون مشہور ہوئی قولہ وَمَكَرُوا یعنی مکر کیا یہودیون نی
اس طرح پر کہ مخفی ایک جماعت کو واسطی قتل عیسیٰ کی مقرر کیا اور صحیح یہہ ہی کہ بانواع
حیلہ ایک شب عیسیٰ کو گرفتار کیا اور ایک گہر مین محبوس کیا اور قبل اس امر کی
عیسیٰ نی حواریون کو جمع کیا تہا اور جو کچہہ کہ وصیت کرنی تہی کی اور حواریون نے
کہا کہ تم اطراف عالم مین متفرق ہو جاؤ اور ہر گاه کہ اوس گہر مین محبوس ہوئی
یہودیون نی اراده کیا کہ صبح کو اوپر دار کی کہینچین کی پس تمام شب چوکی دی
اور علی الصباح جمع ہوئی اور سردار اپنی کو کہ یہودا نام کہا تہا اندرون خانہ
بہیجا کہ عیسیٰ کو باہر لائی حق تعالی اوس شبکو عیسیٰ کو آسمان پر لی گیا بمجرد اسکی کہ
یہودا اوس گہر مین داخل ہوا اور عیسیٰ کو نہ دیکہا حق تعالی نی صورت اوسکی مثل
صورت عیسیٰ کر دانی ہر گاه کہ باہر آیا اور اراده کیا کہ کہی کہ عیسیٰ اس گہر مین نہین
ہی لوگون نی اوسکو گرفتار کیا ہر چند فریاد کرتا تہا کہ مین یہودا ہون کسی نی نہ سنا اور
کہینچا اور تیرباران کیا اور اہل تواریخ نی لکہا ہی کہ اوس شب مین کہ عیسیٰ آسمانکو گئی

بست ونہم ماہ رمضان تہی کہ ایک شبہائی قدسی ہی اور جناب امیر المومنین نی وقت
رحلت کی فرمایا ہی کہ واللہ اوس شب میں مجہپر ضرب ماری ہی کہ قبض روح یوشع بن نون ہوئی ہی اور عیسی آسمانکو گئی ہین

إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَىٰ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ
وقتیکہ کہا خدانی ای عیسی بدرستیکہ مین تمام کرنی والاہون عمر تیریکو اجل اور بلند کرنی والاہون تجہکو طرف اپنی اور پاک کرنی والاہون اون لوگوں سی

كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ
کہ جو کافر ہوی ہین اور کردانی والاہوں اون لوگوں کہ پیروی کی اونہونی تیری بلند مرتبہ اون لوگوں سی کہ جو کافر ہوی تا روز قیامت

ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝ فَأَمَّا الَّذِينَ
پس طرف میری ہی بازگشت تمہاری پس حکم کرونگا مین درمیان تمہاری بیچ اوس چیز کی کہ تہی تم بیچ اوسکی کہ اختلاف کرتی تہی تم پس لیکن وہ لوگ

كَفَرُوا فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُم مِّن
کہ کافر ہوئی پس عذاب کرونگا مین اونکو عذاب سخت بیچ دنیا اور آخرت کی اور نہین ہی واسطی اونکی

نَّاصِرِينَ ۝ وَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ
مددگاروں سے اور لیکن وہ لوگ کہ جو ایمان لائی ہین اور کیا کار ہای نیک پس تمام دیگا اونکو مزدوری اونکی

وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۝ ذَٰلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ الْآيَاتِ وَ
اور خدا نہین دوست رکہتا ہی ستمگاروں کو یہہ کلام جو ذکر ہوا تلاوت کی ہمنی اوسکو اوپر تیری جملہ علامات نبوت سے

الذِّكْرِ الْحَكِيمِ ۝ إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ
اور یاد کرنا حکم حلال و حرام کا ہی بدرستیکہ مثل عیسی کی نزدیک خدا کی مانند مثل آدم کی ہی کہ پیدا کیا ہی اوسکو

مِن تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ۝ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلَا تَكُن مِّنَ
خاک سی پس کہا خدانی واسطی اوسکی ہو تو پس ہو گیا حق رب تیری سے ہے پس نہو تو

الْمُمْتَرِيْنَ ○ فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ
شک کرنے والونسے پس جو شخص کہ مجادلہ کرے تجسے بیچ عیسی کے بعد اوس چیز کے آیا ہے تجکو علم سے

فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا
پس کہہ تو محمد آؤ طلب کرین ہم فرزندان اپنے کو اور فرزندان تمہارے کو اور زنان اپنے کو اور زنان تمہارے کو اور نفسون اپنے کو

وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ ○ إِنَّ
اور نفسون تمہارے کو پس لعنت کرین ہم پس کردانے ہم لعنت خدا کو اوپر دروغ گویون کے بدرستیکہ

هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ وَمَا مِنْ إِلٰهٍ إِلَّا اللَّهُ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ
یہہ ہرآینہ وہی قصہ حق ہے اور نہین ہے کوئی معبود سوے مگر خدا اور تحقیق کہ خدا ہرآینہ وہی غالب ہے

الْحَكِيْمُ ○ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ عَلِيْمٌ بِالْمُفْسِدِيْنَ ○ ع
محکم ہے پس اگر پہرین وہ مباہلہ سے پس بدرستیکہ خدا داناہے ساتہہ مفسدون کے

قولہ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ یعنی اے عیسی بدرستیکہ مین تمام کرنے والاہون مین اجل تیری کو اور تاخیر کرنے والاہون مین اوسکو ساتہہ اس صفحہ کی کہ نگاہ رکھنے والاہون تجکو قتل سے یہو دسے جب تک کہ اجل مکتوب تیری پہونچے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ حق تعالے نے روح عیسی کو قبض کیا اور اوسکو زندہ کرکے آسمان پر لیکیا قولہ رَافِعُكَ اور بلند کرنے والاہون مین تجکو طرف اپنی یعنی طرف آسمان کی صحیح بخاری وغیرہ مین مذکور ہے کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ قریب ہے کہ پسر مریم آسمان سے نزول کرے اور امام تمہارا تم مین سے ہو گا نہ امت اور پیغمبر سے اور حافظ محمد بن یزید قزوینی نے بعد ذکر احادیث طویل کے نقل کیا ہے کہ جملہ اوسکی سے یہہ ہے کہ عیسی علیہ السلام آسمان سے نازل ہونگے بیت المقدس

مین اور امام انکا صاحب الزمان صلوات اللہ علیہ ہنوز آیا نہو گا کہ عیسی آگی کہڑی ہونگی
پیش نمازی کرین کی اور منتظر ہو سکے مین کی تا اینکہ حضرت صاحب الزمان تشریف
لاوین کی بعد اسکی عیسی دونو ہاتہہ اپنی دوشہائی امام پر رکہین کی اور کہین کی کہ
تم آگی کہڑی ہو اور امامت کرو کہ یہہ منصب تمہارا ہی کہ کمال الدین بن طلحہ نی کہ علمای
اہل سنت اور جماعت سی ہی کتاب اپنی خطبہ اثنا عشریہ مین لکہتا ہی لیکن مولد اونکا
سُرَّ مَنْ رَأی ہی بتاریخ بست وسوم ماہ رمضان کی سن دوسو اٹہاون مین اور لیکن
نسب اونکا از طرف پدر و مادر سطرح سی ہی کہ باپ اونکی ابو محمد الحسن الخالص بیٹی علی
متوکل اور وہ پسر محمد قانع کی اور وہ پسر علی الرضا کی اور وہ پسر موسی کاظم کی اور
وہ جعفر صادق کی اور وہ بیٹی محمد باقر کی اور وہ بیٹی علی زین العابدین کی اور وہ بیٹے
حسین زکی کی اور وہ بیٹی مرتضی امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کی ہین اور تحقیق مقدم
ہوا ذکر اسکا مفصلا اور مان اونکی ام ولد ہین اور نام اونکا صیقل اور بعضون نی
کہا ہی کہ حکیمہ ہی اور بعضون نی اور نام ذکر کیا ہی اور لیکن نام اونکا پس محمد ہی
اور کنیت اونکی ابو القاسم ہی اور لقب اونکا حجۃ اور خلف الصالح ہی اور بعضون نی
کہا ہی کہ منتظر ہی اور لیکن وہ چیز کہ وارد ہوئی ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ سی بیچ حق مہدی کے
احادیث صحیحہ سی پس بعضی اونمین سی یہہ ہی کہ نقل کیا ہی اوسکو امام ابو داود اور
امام ترمذی نی ساتہہ سند اپنی کی بیچ صحیح اپنی کی کہ پہنچائی ہی سند اپنی طرف ابو سعید
خدری کی کہا کہ سنا مینی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سی کہ فرمایا کہ مہدی مجہسی ہوگا
کہ وہ روشن پیشانی اور باریک اور بلند بینی ہی بہریگا زمین کو از روی عدل کی جیسے

کہ بہر جاوی دنیا جور و ظلم سی اور بادشاہی کریگا سات برس اور اس جملہ سی
وہ روایت کہ روایت کیا ہی اوسکو ابو داؤد نی بسند خود صحیح اپنی مین کہ علی صلوات اللہ
علیہ نی کہا کہ فرمایا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی اگر نہ باقی رہی زمانہ مین ایکدن
ہر آئینہ مبعوث کریگا خدا ایک رجل کو اہلبیت میری سی کہ زمین کو پر از عدل و داد کریگا جیسے
کہ پر از جور و ظلم ہو گی اور اوسی جملہ مین سی یہہ ہی کہ روایت کیا اوسکو ابو داؤد نی
صحیح اپنی مین ام سلمہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ سی کہ کہا اونہون نی کہ نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ فرماتی تہی کہ مہدی ذریت میری سی ہوگا اور اولاد فاطمہ سی اور اسی جملہ سی
وہ روایت سی کہ نقل کیا ہی اوسکو قاضی ابو محمد حسین بن مسعود بغوی رضی اللہ عنہ نے
کتاب اپنی مین کہ نام اوسکا شرح السنہ ہی کہ روایت کیا ہی امام بخاری نی اور
امام مسلم نی بیچ صحیح اپنی کی کہ پہونچائی ہی سند اپنی طرف ابی ہریرہ کی کہا اوسنی
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی کیسطرحسی ہو گی تم وقتی کہ نازل ہوگا ابن مریم درمیان
تمہاری اور امام تمہارا تم سی ہوگا اور اسی جملہ سی وہ روایت ہی کہ روایت کیا ہی
اوسکو ابو داؤد نی اور ترمذی نی بسند اپنی خود بیچ صحیحین کی کہ سند اوسکی پہنچائی
ہی طرف عبد اللہ بن مسعود کی بدرستیکہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہ
اگر نہ باقی رہی دنیا سی مگر ایکدن ہر آئینہ دراز کریگا خدا اوس دنکو تا اینکہ مبعوث کرے
خدا ایک مرد کو مجہسی یا اہلبیت میری سی کہ موافق ہوگا نام اوسکا نام میری سی اور پدر اوسکا
نام پدر میری سی اور زمین کو پر از عدل و داد کریگا جیسطرحسی کہ پر از جور و ظلم ہو گی اور
اسی جملہ سی وہ روایت ہی کہ روایت کیا ہی اوسکو امام ابو اسحاق بن محمد ثعلبی نی بیچ

تفسیر اپنی میں کہ سند اوسکی انس بن مالک سے پہنچاتی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
نے کہ ہم فرزندان عبد المطلب سرداران جنت مین مین اور حمزہ اور جعفر اور علی اور حسن
اور حسین اور مہدی انتہی ترجمۃ کلامہ **فائدہ** بمقتضای اینکہ الحق یعلو ولا یعلی
ہر چند اہل خلاف نے ارادہ پست کرنی کلمہ حق کا کیا لیکن ممکن نہو سکا ملاحظہ کیا چاہئے کہ
یہہ اخبار معتمدہ کتب اہل سنت وجماعت مین مذکور ہوئین اور بسیط حسی ہر ائمہ اثنا عشر
اخبار اور احادیث کتب اہل خلاف مین مذکور ہوئن کہ امامت رکھتی ہون چنانچہ کتاب
سابق مین امامت ہر ائمہ پر روایتین آئی ہین اور بعد ملاحظہ کرنی اسکی کی حق ناظر
پر منکشف نہوا ان هذا لشیٔ عجاب یعنی بدرستیکہ یہہ شی عجیب ہی اللّٰھم ارزقنا لقاء
المھدی صاحب الزمان علیہ صلوات اللہ الملک المنان اور اخبار
امامیہ مین وارد ہی کہ جو شخص کہ اس دعا کو چالیس دن پڑہی حق تعالی اوسکو یاوران
صاحب الزمان سے کری کا روز خروج صاحب الزمان کی اور وہ دعا یہ ہی
اور صبحکو پڑھا کری بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم رب النور العظیم ورب
الکرسی الرفیع ورب البحر المسجور ومنزل التوراۃ والانجیل والزبور و
رب الظل والحرور ومنزل الفرقان العظیم ورب الملائکۃ المقربین
والانبیاء والمرسلین اللھم انی اسئلک بوجھک الکریم وبنور وجھک
القدیم المنیر وملکک العظیم یا حی یا قیوم اسئلک باسمک الذی
اشرقت بہ السموات والارضون وباسمک العظیم یا حی قبل کل
حی ویا حی بعد کل حی یا حی لا الہ الا انت

اللهم بلغ مولانا الامام الهادي المهدي الحجة القائم بامر الله صلوات الله
عليه وعلى آبائه الطاهرين عن جميع المؤمنين والمؤمنات في مشارق الارض
ومغاربها سهلها وجبلها وبرها وبحرها وعني وعن والدي وولدي و
اخواني واخواتي من الصلوة والتحيات زنة عرش الله ومداد كلماته
وما احصاه كتابه واحاط به علمه اللهم اني اجدد له في صبيحة هذا اليوم
وما عشت فيه من ايام حيوتي عهدا وعقدا وبيعة له في عنقي لا احول
عنها ولا ازول ابدا اللهم اجعلني من انصاره واعوانه والذابين عنه والمسارعين
له في حوائجه والممتثلين لاوامره ونواهيه والسابقين الى ارادته و
المحامين عنه والمجاهدين معه والمستشهدين بين يديه اللهم فان
جعل حال بيني وبينه الموت الذي جعلته على عبادك حتما مقضيا فاخرجني
من قبري مؤتزرا كفني شاهرا سيفي مجردا قناتي ملبيا دعوة الداعي
في الحاضر والبادي اللهم ارني طلعته الرشيدة وغرته الحميدة
واكحل عيني مرهي بنظرة مني اليه وعجل فرجه وسهل مخرجه واوسع
منهجه واسلك بي محجته وانفذ امره واشدد ازره وقو ظهره و
طول عمره واعمر اللهم به بلادك واحي به عبادك انك انت قلت
وقولك الحق ظهر الفساد في البر والبحر بما كسبت ايدي الناس فاظهر
اللهم لنا وليك وابن وليك وابن بنت نبيك المسمى باسم رسولك
صلواتك عليه وآله في الدنيا والآخرة حتى لا يظفر بشيء من الباطل

الامر فيه ويحق الله الحق بكلماته ويحققه اللهم اجعله مفزعا للمظلوم
من عبادك وناصرا لمن لا يجد له ناصرا غيرك ومجددا لما عطل من
احكام كتابك ومشيدا لما ورد من اعلام سنن نبيك محمد صلواتك عليه
واله واجعله اللهم ممن حصنته من باس المعتدين اللهم وسر نبيك
محمدا صلواتك عليه واله برؤيته ومن تبعه على دعوته وارحم استكانتنا
من بعده اللهم اكشف هذه الغمة عن هذه الامة بحضوره وعجل اللهم لنا
ظهوره انهم يرونه بعيدا ونريه قريبا برحمتك يا ارحم الراحمين
پهر دو كف دست برہم زدنہ نوبت و ہر بار بگويد العجل پس بگويد يا مولاي يا صاحب الزمان
صلوات الله عليك انا منتظر اليك حتى يمكنني الله من دولتك وسعادتك
ويمنك يا مولاي العجل العجل العجل الساعة الساعة الساعة يا صاحب الزمان
يا صاحب الزمان يا صاحب الزمان الامان الامان الامان الغوث الغوث الغوث
ادركني ادركني ادركني بحقك وبحق ابائك الطاهرين اللهم بحق محمد واله
الطاهرين صل على محمد واله وارزقني طلعته البهية البهيجة برحمتك يا ارحم
الراحمين وصلى الله على سيدنا محمد واله الطيبين الطاهرين المعصومين
ائمة الدنيا والدين قوله ما جاءك من العلم تفسير کشاف مين زمخشري نى كه معتمدين
علمائى اہل سنت وجماعت سى ہى تفسير سورہ آل عمران مين ذيل تفسير آيہ مباہلہ مين تحرير كيا
كه ترجمه اوس عبارت كا يہہ ہى روايت كيا ہى تحقيق ہر گاه كه بلايا نصارى كو طرف مباہلہ
كى يعنى بد دعا كرنى كى كہا اونہون نى كه ہمكو مہلت ديجئى تا فكر كرين ہم اور كل حاضر

ہونگی ہم وقتی بایکدیگر خلوت کی اونہون نی کہا عاقب سی کہ وہ صاحب رائی اونکا تہا
کہ ای عبد مسیح کیا مصلحت ہی کہا اوسنی قسم بخدا کہ تم جانتی ہو ایکروہ نصاری کہ محمد
صلی اللہ علیہ واٰلہ پیغمبر مرسل ہیں اونزد رباب عیسی حجت قاطعہ تم پر قائم کی قسم بخدا کہ
مباہلہ نکر وکسی کروہ نی اپنی پیغمبر سی مباہلہ نہین کیا کہ بزرگ اونکی زندہ رہی ہون
اور طفل اونکی بڑی ہوئی ہون اور اگر مباہلہ کروگی سب کی سب ہلاک ہوگی اور اگر
الفت اپنی دین سی رکہتی ہو اور چاہتی ہو کہ دین اپنی سی دست بردار نہون پس اوسنی
مصالح کرو اور اپنی شہر ونکو پہر چلو پس حاضر ہوئی روز دیگر نزدیک رسول خدا
صلی اللہ علیہ واٰلہ کی اور وہ حضرت کہ صبح تشریف لائی دست حسنین ہاتہہ مین تہا
اور حضرت فاطمہ پس پشت اونکی تہین اور حضرت امیر صلوات اللہ علیہ اونکی پیچہی اور
حضرت رسول صلی اللہ علیہ واٰلہ نی اونسی فرمایا کہ ہرگاہ مین دعا کرون تم آمین کہو
پس سقف نجران نی کہا ایکروہ نصاری دیکہتا ہون مین روہائی چند کو کہ اگر خدا سی
درخوست کرین زائل ہونی پہاڑ کو ہر آئنہ پہاڑ دور ہو جائی اپنی جگہہ سی پس مباہلہ نکرو
کہ ہلاک ہوگی تم اور روئی زمین پر کوئی نصرانی باقی نرہیگا قیامت تک پس نصاری
نی کہا کہ ای ابو القاسم رائی ہماری اسپر قرار پائی ہی کہ ہم ساتہہ تمہاری مباہلہ نکرینگی
اور تمکو تمہاری دین پر چہوڑینگی اور ہم اپنی دین پر رہین کی حضرت نی فرمایا کہ ہرگاہ
مباہلہ سی انکار کرتی ہو پس مسلمان ہو کہ جو نفع واسطی مسلمانونکی ہی تمہاری واسطی
بہی ہو اور جو کچہہ کہ مسلمانونپر لازم ہی تمپر بہی لازم ہو پس انکار کیا اسلام سی حضرت
نی فرمایا کہ مین تمہاری ساتہہ جنگ کرونگا کہا اونہون نی کہ ہمکو طاقت جنگ عرب

ئی ہنین ہی لیکن صلح کرتی ہین ہم اس شرط پر کہ ہر سال دو ہزار حلی دیا کری جزیہ کی ایک
ہزار حلی ماہ صفر مین اور ہزار حلی ماہ رجب مین اور تیس زرہ عادی قدیم پس پیغمبر
نی اس شرط پر مصالح کیا اور فرمایا کہ بحق اوس خداوند کی کہ جان میری دست قدرت
اوسکی مین ہی ہلاک ہونا اہل نجران پر معلق ہوا تہا اور اگر مباہلہ کرتی تو مسخ
ہوتی بصورت بندر اور خوک کی اور یہہ صحرا اونپر تمام آگ ہو جاتا اور البتہ خدا نیست و نابود
ہلاک کرتا نجران کو اور اہل اوسکی کو بحدیکہ پرندی درختون پر ہلاک ہو جاتی اور میان ایک
سال کی تمام نصاری ہلاک ہو جاتی اور عائشہ سی روایت ہی بدرستیکہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ خارج ہوئی درحالیکہ عبا صوف بالخز کی کہ علامت کی کتی تہی موی
سیاہ سی اوڑہی تہی پس آئی حسن پس داخل کیا اونکو عبا مین پس آئی حسین پس داخل کیا اونکو
پس سیط حسی فاطمہؑ اور علیؑ کو داخل عبا کیا بعد اسکی فرمایا حضرت نی اِنَّمَا یُرِیدُ
اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا نہین ارادہ
کرتا اللہ مگر تاکہ لیجاوی تمسی ناپاکی کو ای اہلبیت اور پاک کری تمکو پاکیزگی اپنی کی توضیح
حق یہہ آیت دلالت رکہتی ہی اوپر حقیت رسول خدا اور امامت علی مرتضی کی اور
فضیلت مجموع آل عبا علیہم السلام کی ساتہہ چہہ وجہ کی اول یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ کمال اعتماد اوپر حقیت ان لوگون کی رکہتی تہی اور اگر نسبت حقیت انکی کا بایا
احتمال اوسکا ہوتا تو ہمراہ انکو نہ لیتی جاتی اور دوم یہہ ہی کہ آنحضرت نی خبر دی کہ
اگر مجسی مباہلہ کروگی عذاب حق تعالی تمپر نازل ہوگا اور بیرغبت تمام وہ حضرت مباہلہ
کرنی پر مستعد تہی اگر یقین حقیت اپنی کا نہ رکہتی ہوتی تو اسقدر مبالغہ نہ کرتی اسوسطی کہ کوئی

عاقل کہ جس امر مین کہ شائبہ دروغ یا کذب کا ہو عمل مین نہین لاتا کہ مبادا کذب ظاہر ہو جائے
اور مہذا وہ حضرت بالاتفاق داناترین عقلائی اولین و آخرین سی تہی آور سوم یہہ
مباہلہ سی باز رہنا نصاری کا دلیل ہی کہ اونکو یقین حقیت اون حضرت کا حاصل تہا والا
مباہلہ سی باز رہتی اور یہہ مقتضائی غیرت سی یہہ ہی کہ انسان واسطی زوال عرض کی جان
دینا قبول کرتا ہی چنانچہ جنگ مین اکثر قوم عرب خوف فرار سی زنان اور اولاد اپنی کو
ہمراہ لیتی تہی کہ بسبب حاضر اونکی کی جان دینا سہل ہی پس یہہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ نصاری
نی بعد گفتگوی بسیار کی مباہلہ پر تقرر پایا ہوا اور بعد اسکی تامل ایک شب مین ذلت جزیہ
کی اختیار کرین اور مباہلہ سی دست بردار ہون باوجود اسکی کی وہ جانتی تہی کہ در صورت
قبول جزیہ عزت ہمچشمون مین نرہی کی پس منشا اسکا سوائی یقین ہونی حقیت نبی کی امر دیگر
خیال مین نہین آتا ہی آور چہارم یہہ ہی کہ اکثر اخبار مین وارد ہی کہ نصاری مانکدیگر
مباہلہ کرنی سی منع کرتی تہی اور کہتی تہی کہ حقیت اونکی پیغمبر ظاہر ہو چکی ہی اور یقین
معلوم ہوا ہی کہ پیغمبر آخر الزمان کہ کتب سماویہ مین علامات اوسکی لکہی ہین یہہ وہی ہے
اور بسبب اسکی مباہلہ سی انکار کرتی تہی آور پنجم یہہ ہی کہ اس قصہ سی ظاہر ہوتا ہی کہ حضرت
امیر المومنین صلوات اللہ علیہ اور جناب فاطمہ اور حسنین صلوات اللہ علیہم بعد حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ کی بزرگترین خلق خدا سی ہین اور عزیز ترین لوگون سی نزدیک
اون حضرت کی تہی چنانچہ علمایان اہل خلاف کہ نہایت تعصب اپنی دین مین رکہتی ہین
مانند زمخشری اور بیضاوی اور فخر رازی اور غیر اونکی نی کہ ساتہ اس بات کی اقرار
کیا ہی اور زمخشری کہ سب سی متعصب تر ہی بیچ تفسیر کشاف کی بعد عبارت سابق الذکر

الذکر کی لکہتا ہی کہ اگر کوئی کہی کہ مباہلہ کرنا دشمن سی اسواسطی تہا کہ ظاہر ہووی کہ وہ
کاذب ہین یا دشمن اونکا کاذب ہی اور یہہ مخصوص اون حضرت کی تہا اور خصم اونکی
کی پس ہمراہ لی جانا لڑکونکا اور عورتون کا مباہلہ مین کیا فائدہ رکہتا تہا جواب مین
کی ہم کہ ہمراہ لینا اون لوکون کا مباہلہ مین دلالت رکہتا ہی کہ کمال اعتماد اپنی حقیت پر
رکہتی تہی اسواسطی کہ ہمراہ لینی ایسی لوکون پر جرأت کی کہ عزیز ترین اپنی اور پارہ ہای
جگر اپنی اور محبوب ترین لوکون کی نزدیک اپنی معرض تلف مین اور ہلاکت مین لائی اور
اکتفا نہ اپنی اوپر نکیا اور دلالت رکہتا ہی اس بات پر کہ خصم کو کمال دروغکو سمجہتی تہی
کہ وہ خصم ساتہہ عزیز اور اجبا اپنی کی ہلاک ہوون اگر مباہلہ واقع ہوا اور واسطی مباہلہ کی
پسران اور زنان کو مخصوص کیا اس واسطی کہ یہہ لوک عزیز ترین اقربا ہین اور دلمین ازیادہ
دوسرونسی محبت انکی اثر کرتی ہی اور اکثر ہوتا ہی کہ آدمی اپنی تئین معرض ہلاکت مین
لاتا ہی واسطی حفاظت اونکی کی اور اسی سبب سی لڑائیون مین زن و فرزند کو ساتہہ لیجاتی
ہین کہ تا کریز نکرین اور اسی جہت سی حقتعالی نی آیہ مباہلہ مین انکو نفس پر مقدم رکہا ہی
کہ تا آگاہ کری کہ یہہ لوک جان پر مقدم ہین اور بعد اسکی زمخشری نی کہا ہی کہ یہہ ایسی
دلیل ہی کہ اس سی قوی تر کوئی دلیل فضیلت اصحاب عبا پر نہین ہی انتہی کلامہ ہرگاہ
معلوم ہوا کہ حبیب ترین اور عزیز ترین خلق کی تہی نزدیک آنحضرت کی یہہ لوگ پس
چاہئی کہ بہترین خلق بہی ہوون بعد اون حضرت کی اسواسطی کہ ہر عاقل متدین پر ظاہر ہی کہ
محبت اون حضرت کی از قبیل محبت اورونکی واسطی رابطہ بشریت کی نہ تہی بلکہ جو شخص کہ
نزدیک خدا کی محبوب تر ہوتا تہا وہ حضرت اوسکو زیادہ دوست رکہتی تہی اور کیونکر نہو

حال انکہ آیات اور اخبار بسیار مین مذمت محبت اولاد کی اور اقربا کی اور پدران کی
جہت دین کی وارد ہوئی ہی آور سیرت اون حضرت سی یہہ تہا کہ خویشان نزدیک کو اپنی
سی دور کرتی تہی بسبب اسکی کہ دوست خداوند تہی اور بعید کو از جہت خوبی ایمان کے
مانند مقداد اور سلمان اور امثال انکی کی دوست رکہتی تہی اور بشرف قرب اپنی مشرف
کیا تہا چنانچہ حضرت سید الساجدین صلوٰت اللہ علیہ وصف اون حضرت مین فرمائی ہین واکے
الابعدین وعادی فیک الاقربین یعنی دوستی کی راہ تیرے لیئے بعید و
اور دشمنی کی بیچ راہ تیرے لیے قریبون سی اور ہر گاہ محبوب ترین خلق ہوئی نزدیک حق تعالی
کی تو بہترین امت کی ہونگی پس اس صورت مین مقدم کرنا اورونکو اوپر اون لوگونکی امامت
مین ازروئی عقل کی قبیح ہی اور ششم یہہ ہی کہ فخر الدین رازی نی تفسیر کبیر مین لکہا ہی
کہ مسئلہ پانچوان یہہ ہی ایکمرد تہا ری مین کہ کہا جاتا تہا واسطی اوسکی محمود بن الحسن الحمصی اور
تہا وہ متکلمین اثنا عشریہ سی اور تہا وہ کہ زعم کرتا تہا کہ علی صلوٰت اللہ علیہ افضل تمام انبیا سے
ہین سوائی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی کہا ہی اوسنی وہ چیز کہ دلالت کرتی ہی اوپر افضل ہونی کی
کی قول حق تعالی کا انفسنا وانفسکم اور نہین ہی مراد ساتہہ قول انفسنا کی کہ نفس محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ ہو اسواسطی کہ انسان نفس اپنی کو نہین طلب کرتا ہی بلکہ مراد ساتہہ انفسنا
غیر نفس محمد ہی اور اتفاق کیا ہی لوگون نی اس بات پر کہ وہ غیر علی صلوٰت اللہ علیہ تہی
پس آیت دلالت کرتی ہی ساتہ بات پر کہ نفس علی نفس محمد ہی اور نہین ممکن ہی یہہ کہ ارادہ
کیا جائی اس آیہ سی کہ نفس علی بعینہ نفس محمد ہی پس مراد یہہ ہی کہ نفس علی مثل نفس محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ ہی اور یہہ مقتضی ہی کہ تمام وجہون سی برابر ہون ساتہہ نفس پیغمبر کی

عمل ساتہہ اس عموم کی ترک کیا گیا ہی بیچ حق نبوت کی درباب فضیلت کی واسطی قائم ہونی دلیلونکی اوپر اس باتکی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ تہی نبی اور نہ تہی علی نبی آور واسطی منعقد ہونی اجماع کی اوپر اس بات کی کہ محمد افضل ہین علی سی پس باقی رہا عموم اس آیہ کا سوائی پیغمبر کی اور اجماع دلالت کرتا ہی اس بات پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ افضل ہین سا انبیاسی پس حضرت امیر بہی افضل ہون سب انبیاسی پس یہہ وجہ استدلال کی ہی ساتہہ اس آیہ کی بعد اسکی کہا ہی اوس مردنی کہ تائید کرتی ہی اس استدلال کو وہ حدیث کہ جو معقول ہی نزدیک موافق اور مخالف کی وہ قول اونہین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو شخص کہ ارادہ کری یہہ کہ دیکہی آدم کو بیچ علم اونکی کی آور نوح کو بیچ طاعت اونکی کی آور ابراہیم کو بیچ خلیل ہونی اونکی کی آور موسیٰ کو بیچ قرب اونکی کی آور عیسیٰ کو بیچ برگزیدہ ہونی اونکی کی پس چاہیئی کہ نظر کری وہ طرف علی صلوات اللہ علیہ کی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر اس باتکی کہ مجتمع تہی علی ہین وہ اوصاف کہ جو متفرق ان انبیا مین ہین اور یہہ دلالت کرتا ہی اوپر اس باتکی کہ علی افضل تہی سب انبیاسی سوائی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی اور لیکن سائر شیعہ قدما اور متاخرین سی تحقیق استدلال کرتی ہین ساتہہ اس آیہ کی اوپر فضیلت علیؑ کی سائر صحابہ سی اور یہہ استدلال اس طرحسی ہی کہ ہر گاہ آیت مذکورہ دلالت رکہتی ہی کہ نفس علی مثل نفس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ہی تمام امور مین مگر اوس امر مین کہ بدلیل خارج ہو گیا ہو اور نفس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ افضل ہی صحابہ سی یقیناً پس نفس علی بہی واجب ہی کہ افضل سائر صحابہ سی ہو یہہ تقریر کلام شیعہ کی ہی اور جواب یہہ ہی تحقیق کہ جس طرحسی اجماع مسلمین منعقد ہوا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ افضل علی سی ہین

پس سے اجماع منعقد ہوا ہی قبل از ظاہر ہونی شخص رازی کی کہ نبی افضل ہوتا ہی غیر نبی سے
اور اتفاق ہی کہ علی نبی نہتی پس لازم ہی یقین کرنا اس امر کا کہ جسطرح سے ظاہر آیہ مخصوص
ہی حق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ مین اسیطرح سے بیچ حق سائر انبیا کی ہی تمام ہوا ترجمہ کلام رازی
کا پوشیدہ نہین ہی کہ کلام رازی مردود ہی چند وجہ سے اولا اس جہت سے کہ اجماع سے
کیا مراد ہی اگر کثرت مراد ہی پس یقینا حجت نہین ہی اور کافی ہی واسطی رد اوسکی کی قول
حق تعالی کا وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ یعنی کم مین بندہ ہائی شکر گذار میری اور قول
حق تعالی ہی وَكَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً یعنی اور بہت ہی کہ گروہ کم غالب ہوے
ہین گروہ کثیر پر اور کافی ہی قول سنیے کا کہ باتفاق فریقین ثابت ہی سَتَفْتَرِقُ
أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدًا یعنی قریب ہی کہ
پیدا ہونگی امت میری مین تہتر فرقی تمام ناری ہین مگر ایک ناجی پس اگر کثرت حجت ہو
تو چاہئی کہ بہتر فرقی ناجی ہون اور ایک ناری اور اگر اجماع کل امت مراد ہی پس حجت ہونا
مسلم لیکن یہہ اجماع کہان ہی سو سطی کہ یقین ہونا اس باتکا کہ علمائی شرق اور غرب کہ
مسلمانو نسی اس امر پر متفق ہین یہہ ممکن نہین ہی خصوصا در صورتیکہ خود مقر ہی کہ محمود بن الحسن الحمصی
افضل جانتی والا علی کا انبیا سابق سی ہی اور ثانیا اس جہت سے کہ دعوا کرنا اس امر کا جسطرح سے کہ اجماع
عدم فضیلت علی کا اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی ہی پس اسیطرح سے اجماع فضیلت علی کا
اوپر اور انبیا کی ہی با وجود مقر ہونی کی کہ محمود بن الحسن اس اجماع سی خارج ہی کمال ایسی
عالم سی تعجب اور بیجا ہی اور ثالثا اس جہت سی کہ تقریر اخیر کہ از طرف شیعیان کی تہی کہ
علی صلوات اللہ علیہ افضل سائر صحابہ سی تہی مطلقا اور اصلا جواب اسکی کا متعرض نہین ہوا تہی یہہ

نہین ہی مگر واسطی کمال ظہور آفتاب ترفع اور فضل اہلبیت علیہم السلام کا اور رابعا اس جہت
سی کیہ یہہ فخر رازی خود قائل ہی کہ تقدیم مفضول جاہل کی فاضل پر درست ہی چنانچہ
خود استدلال کرتا ہی کہ جواز اس قاعدہ کا معلوم ہوتا ہی امیر کرنی جناب سید المرسلین
سی اسامہ بن زید کو ابو بکر اور عمر پر یا فقط عمر پر بنابر اختلاف روایت کی باوجود اسکی کہ
یہہ دونو بالاتفاق افضل اسامہ سی تہی اور اسیطرحسی امیر کرنا عمرو بن عاص کا ان دونو
پر پس بنابر مسلک فخر رازی وغیرہ سنیونکی افضل ہونا رعیت کا امام اپنی سی درست ہوا
اگر امام اور نائب نبی کا افضل نبی سی ہو کسواسطی جائز نہوا اور کسواسطی تکلف اور سعی کرتا ہی
کہ جناب امیر المومنین اور نبیون سی افضل نہین ہین اور طرفہ یہہ ہی کہ محی الدین عربی اپنی
تئین افضل خاتم المرسلین سی سمجہتا ہی اور خاتم الاولیا اپنی تئین جانتا ہی چنانچہ قیصری
شارح فصوص نی کہا ہی کہ اوسنی بیچ فتوحات اپنی کی خاتم الاولیا اپنی تئین شمار کیا ہی
اور مرتبہ ولایت کا اہل سنت اور جماعت افضل مرتبہ نبوت سی جانتی ہین اور جملہ اشعار
مولوی روم سی یہہ ہی کہ مدح شمس تبریز مین کہی ہین ؏ انبیا و اولیا حیران شدہ در حضرتش
یحیی و یعقوب و یوسف چرخ مطلق میزند عیسی و موسی چہ باشد چاکران حضرتش جبرئیل
اندر قبولش سحر مطلق میزند پس عیسی سنی کی آتش حمیت شعلہ ور نہین ہوتی ہی کہ ہر گاہ
اسقدر سعی اور کوشش عدم افضلیت علی صلوات اللہ علیہ مین اوپر انبیاء سابقہ کی کرتی
ہین باوجود اسکی کہ اونکو خلیفہ چہارم بہی جانتی ہین افضل ہونا محی الدین عربی اور شمس تبریز
کا اور تینون سی مردود اور مقدوح نہین جانتی ہین اور اصلا اور مطلقا درپی رد
و قدح انکی نہین ہوتی ہین باعث اسکا سوائی عداوت علی بن ابیطالب علیہ السلام کی کو

امر خیال مین نہین آتا ہی اور عجیب تر یہہ ہی کہ غزالی نی احیاء العلوم مین لکھا ہی کہ الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ یعنی مرتبہ شیخ کا قوم اپنی مین مثل نبی کی ہی اور فخر رازی نی امام سنیون کا ہی ابو ہریرہ سی روایت کرتا ہی جو شخص کہ نماز پڑہی پیچہی عالم کی علماء سی پس گویا کہ نماز پڑہی اوسنی پیچہی نبیونکی مین سی اور اونکی کتابون مین لکھا ہی علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی علماء امت میری کی مانند پیغمبران بنی اسرائیل کی ہین مقام حیف ہی کہ باوجود ہونی ان احادیث کی اہل خلاف نزع کرتی ہین بیچ فضیلت علی بن ابیطالب کی پیغمبران سابق سی تکملہ در رکوع چہار دہم قولہ ابناءنا سات حرف ہین بینات اوسکی چارسی تینتالیس ہوتی ہین مطابق اوسکی یہہ عبارت نکلی ہم الحسن والحسین ال احمد قولہ نساءنا سات حرف ہین بینات اوسکی تین سی ننانوین ہوتی ہین مطابق اوسکی پیدا ہوئی یہہ عبارت وہی الزہراء ولد النبی قولہ انفسنا سات حرف ہین بینات اوسکی چارسی ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت علی مرادہم ایضا علی نفس محمد جلا

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ

کہہ تو اے محمد اے اہل کتاب آؤ تم طرف سخن برابر کہ درمیان ہمارے اور تمہارے ہی

أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا

یہہ کہ نہ عبادت کرین ہم مگر خدا کو اور نہ شریک کرین ہم ساتہہ اوسکی کسی کو اور نہ لیوے بعض ہمارا بعضی کو

أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

خداہان غیر خدا سے پس اگر پہر جاوین وہ کلمہ حق سے پس کہو تم ایومنینو کہ گواہ ہو تم ساتہہ اس بات کہ ہم مسلمان ہین

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي إِبْرَاهِيمَ وَمَا أُنْزِلَتِ التَّوْرَاةُ

اى يهود و نصارى كسو سطى مناظرت كرتى هو تم درباب ابراهيم كى يهودى تهى يا نصرانى حال انكه نهين نازل كى گئى توريت

وَالْإِنْجِيلُ إِلَّا مِنْ بَعْدِهِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ هَا أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ حَاجَجْتُمْ

اور انجيل مگر بعد از زمانه ابراهيم كى آيا پس نهين سمجهتى هو تم اگاه هو تم كه وه گروه هو كه مناظرت كى تمنى

فِيمَا لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاجُّونَ فِيمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ

بيچ اوس چيز كى جو واسطى تمهارى ساته اوسكى علم پس كس واسطى مجادله كرتى هو تم بيچ اوس چيز كى كه نهين واسطى تمهارى ساته اوسكى اگاهى اور خدا جانتا هى

وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا

اور تم نهين جانتى هو نه تهى ابراهيم يهودى اور نه نصرانى

وَلَٰكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ إِنَّ أَوْلَى

وليكن تهى ميل كرنى والى باطل سطى طرف دين حق كى فرمان بردار تهى اور نه تهى وه شرك لانى والو سطى بدرستيكه سزاوارتر

النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۗ وَ

لوگون كى ساته دين ابراهيم كى مرآئينه وه لوگ هين كه پيروى كى انهونى ابراهيم كى اور يهه نبى هى اور وه جو ايمان لائى هين اور

اللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَدَّتْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ

خدا دوست هى مومنون كا دوست ركهتى هين ايك گروه اهل كتاب سى يهه كه

يُضِلُّونَكُمْ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۝ يَا أَهْلَ

گمراه كرين تمكو اور نهين گمراه كرتى وه مگر نفسون اپنى كو اور نهين جانتى هين وه اى يهود

الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأَنْتُمْ تَشْهَدُونَ ۝ يَا أَهْلَ

نصارى كسو سطى انكار كرتى هو تم ساته آيات خدا كى حال انكه تم گواهى ديتى هو كه وه آيات حق هين اى اهل

ع ۱۵

الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ
کتاب کسواسطی پوشیدہ کرتی ہو حق کو ساتہہ باطل کی اور چہپاتی ہو تم حق کو حالانکہ تم جانتے ہو
قولہ تَعَالَوْا اِلٰی كَلِمَةٍ منقول ہی کہ نصاریٔ نجران ہر گاہ مدینہ مین داخل ہوئے
یہودان مدینہ سی درباب ابراہیم مناظرہ کیا یہودیون نے کہا کہ ابراہیم یہود تہی اور ترسائیون نے
کہا کہ ترسا تہی پس واسطی محاکمہ کی نزدیک رسول خدا کی حاضر ہوئی اون حضرت نی
ارشاد کیا کہ ابراہیم نہ یہودی اور نہ ترسائی تہی بلکہ مسلمان تہی ہم گروہ مسلمان سزاوار
ترہین تمسی از روئی اعتقاد کرنی اونہین ابراہیم کی یہودیون نی کہا کہ مدعا تمہارا یہہ ہے
کہ ہم تیری حق مین وہ گمان کرین کہ ترسایان عیسی کی حق مین وہ گمان کرتی تہی اور
ترسائیون نی کہا کہ غرض تمہاری یہہ ہی کہ ہم تمہاری حق مین وہ گمان کرین کہ یہودیون
نی عزیر کی حق مین کیا تہا حق تعالی نی بجہت رد اونکی کی یہہ آیہ نازل کیا **قُلْ**
يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی كَلِمَةٍ اور معنی اسکی یہہ ہین کہ کہہ ای محمد کہ ای اہل کتاب آؤ طرف
سخن راست اور درست کی کہ درمیان ہماری اور تمہاری ہو اور کسی پیغمبر نی اوسمین اختلاف
نہ کیا ہو اور کسی کتب الہی مین خلاف اوسکی نہو اور وہ کلمہ یہہ ہی کہ نہ عبادت کرین ہم
الا خدا کی اور نہ شریک کرین ہم ساتہہ اوسکی کسی کو اور نہ لی بعض ہمارا بعضی کو خدا
اور مراد کلمہ سی کلام ہی کہ جسمین بیان ایک قصہ کا ہو اور اسی جہہ سی ہی کہ عرب قصیدہ
کو کلمہ کہتی ہین اور **سَوَآءٍ** بمعنی مستویۃ کی ہی اور **لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا**
سی یہہ ہی کہ نہ کہو عزیر کو یا عیسی کو کہ پسر خدا ہی اسواسطی کہ بنابر بشریت کی ہم اور عزیر
اور عیسی بعضی ہین بشر سی اور بعضون نی یہہ کہا ہی کہ نہ لو تم علما کو رب اپنا اسطرح سی کہ

کہ نہ اطاعت اونکی کرو مثل اطاعت خدا کی اور تحقیق اس مقام کی انشاء اللہ العزیز اور
بشرط حیات مستعار زیادہ تر اس سی ذیل تفسیر قول حق تعالی اتَّخَذُوا اَحْبَارَهُمْ
وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مین ہوگی فائدہ جلیلہ اور ہرگاہ کہ اس آیہ سی
نفی شریک حق تعالی معلوم ہوتی ہی لہذا مناظرات اہل کتاب بیچ مذہب اور دین کی کہ مجتمع
ہوکر خدمت جناب سید المرسلین مین حاضر ہوئی تہی درباب نفی شریک کی اقوائی ادلہ
سی ہی ذکر کیا جاتا ہی کتاب احتجاج طبرسی مین جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سی
منقول ہی کہ ایک روز نزدیک جناب سید المرسلین کی یہود اور نصاری اور دہریہ
اور ثنویہ اور مشرک عرب جمع ہوئی بعد اسکی یہودیون نی کہا کہ ہم قائل ہین اس بات کی
کہ عزیر بیٹا خدا کا ہی اور آئی ہین ہم کہ ساتہہ تمہاری اس باب مین مباحثہ کرین اگر تمنی
ساتہہ ہماری موافقت کی پس ہم بسبب سبقت کرنی اپنی کی طرف ثواب کی تم سی افضل ہوئی اور
اگر تمنی مخالفت ہماری کی پس ہم تمسی اسباب مین مخاصمہ کرینگی اور نصاری نی کہا کہ ہم
عیسی کو پسر خدا جانتی ہین اور دہریہ نی کہا کہ ہم قائل اس بات کی ہین کہ عالم قدیم ہے
اور کوئی خالق نہین ہی اور ثنویہ نی کہا کہ نور اور تاریکی دونو خالق اور مدبر اس جہان کے
ہین مشرکون نی کہا کہ ہم اصنام کو خدا جانتی ہین اوسوقت جناب سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وآلہ نی فرمایا کہ ایمان لایا مین ساتہہ اوس خدا کی کہ وحدہ لاشریک ہی اور انکار
کیا ہی مینی ساتہہ بتونکی اور ساتہہ کل معبود کی کہ جو سوائی اوسکی ہی اور فرمایا کہ حق تعالی
نی مجکو ساتہہ رسالت کی اوپر تمام عالم کی بہیجا ہی تا بشارت دینی والا اور ڈرانی
والا ہون قریب ہی کہ حق سبحانہ وتعالی رد کری مکر مکر کرنی والونکا بعد اسکی حضرت نی

فرمایا کہ اگر وہ یہود تم جانتے ہو کہ بغیر حجت و برہان کی قول تمہارا اختیار کرون مین کیا
اونہون نی کہ یہہ منظور نہین ہی پس حضرت نی فرمایا کہ کس دلیل سی عزیر کو پسر خدا جانتی ہو
کہا اونہون نی کہ دلیل ہماری یہہ ہی کہ جسوقت توریت ہماری درمیان سی غائب ہوئی
عزیر نی بار دیگر توریت کو واسطی ہماری پیدا کیا حضرت نی فرمایا کہ ہرگاہ یہہ کرامت باعث
اسکی ہوئی پس موسی کسواسطی سزاوار تر بیٹی ہونی کی نہوئی حال آنکہ موسی سی سہ چند و
چند کرامت زیادہ عزیر سی ظہور مین آئی ہی اور آدم کو کسواسطی پسر خدا نہین کہتی ہو اور
مراد تمہاری فرزند عزیر سی یہہ ہی کہ معاذ اللہ صلب حق تعالی سی پیدا ہوئی ہین پس تم
بسبب اس اعتقاد کی کافر ہوتی اسواسطی کہ حق تعالی کو وہ چیز ثابت کی کہ صفات مخلوقوں کی
ہی حق تعالی اس باتسی نہایت بلند ہی یہہ دیون نی کہا کہ مراد ہماری فرزندی سی
برسبیل ولادت نہین ہی بلکہ یہہ کہنا ہمارا اس قبیل سی ہی کہ کوئی علما ہمارےسی کسی کو از راہ
گرامی اور امتیاز کی کہی اے پسر سطر حسی کر اور سطر حسی نکر حالانکہ بسا اوقات اسی مواضع مین
قرابت اور علاقہ نسبت نہین ہوتا ہی پس سطر حسی مراد ہماری یہہ ہی کہ حق تعالی نی از راہ
کرامت کی عزیر کو فرزند مین لیا ہی نہ از راہ ولادت کی اسوقت جناب سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وآلہ نی فرمایا کہ اگر سطر حسی ہی پس موسی کو کسواسطی یہہ منزلت ثابت نہین کرتی ہو کہ وہ
سزاوار تر ہین ساتھہ اس منزلت کی عزیر سی اور بدرستی کہ حق تعالی فضیحت کرتا ہی
ہر باطل کنندہ کو ساتھہ اقرار اوسکی کی اور یہی اگر نظر بقول بزرگان تمہاری کی مقام
بزرگی مین کبھی کسی شخص کو کہ پسر اپنا کہتی ہین اسواسطی عزیر کو پسر خدا کہتی ہو پس نظر ساتھہ
اس بات کی کہ بزرگ تمہاری کبھی کسی کو ایسی مقام مین بھائی یا پدر یا شیخ یا سید ہماری کہکر

تمکو خطاب کرتی ہین پس چاہئی کہ موسی کو بہائی یا شیخ یا پدر یا سید خدا کا کہکر خطاب کرو اسواسطی کہ حق تعالی نی موسیٰ کو بہ نسبت عزیر کی بہت گرامی کیا ہی پس قوم یہود و متحیر اور مبہوت ہوے اور طاقت جواب دینے کی نرہی پس اونہون نی عرض کیا کہ مہلت دیجئی تا ہم اس باب مین فکر کرین حضرت نی فرمایا کہ بچشم انصاف اس باب مین تامل کیجیو تا حق تعالے تمکو ہدایت کری بعد اسکی وہ حضرت طرف نصارا کے متوجہ ہوئی اور فرمایا کہ مذہب تمہارا یہہ ہی کہ قدیم عزوجل نی عیسیٰ کو پسر اپنا کر دانا پس مراد تمہاری اس سی کیا ہی یا یہہ ہی کہ حق تعالی حادث ہو گیا کہ عیسی حادث ہین وجود مین لایا یا یہہ کہ عیسی قدیم ہو گیا کہ ذات قدیم سی بہم پہنچا بر تقدیر اول قدیم حادث ہو گیا اور تقدیر ثانی پر حادث قدیم ہو گیا اور یہہ محال ہی کہ قدیم حادث ہو یا حادث قدیم ہو نصاری نی کہا ای محمد بدرستیکہ حق تعالی نی ہرگاہ اشیای عجیبہ ہاتہہ عیسی سی ظاہر کئی اسواسطی اوسکو بر سبیل کرامت بیٹا اپنا کیا حضرت نی فرمایا کہ جواب اسکا وہی ہی کہ جو در باب عزیر یہو دیون کو کہا گیا پس نصاری ساکت ہوئی سوای ایک شخص کی اونمین سی کہ اوسنی کہا کہ ای محمد ابراہیم کو کسواسطی خلیل اللہ کہتی ہو جو کچہہ کہ تم جواب اسکا دو گی وہی جواب ہمارا بہی بیچ کہنی ہمارے کی کہ عیسیٰ فرزند خدا ہی حضرت نی فرمایا کہ قیاس مع الفارق کیا تمنی اسواسطی کہ معنی خلت کی احتیاج اور رفاقہ کی ہین پس ہرگاہ کہ ابراہیم نی تمام خلق سی انقطاع کیا اور بطرف محض ذات پاک اوسکی کی رجوع کیا حسب حسی کہ ظاہر ہوتا ہی حال اونکی سی بیچ اوسوقت کی کہ اونکو منجنیق مین رکہکر آگ مین ڈالا اور جبرئیل اوس حالت مین کہ قبل لگنے کہ جسم اونکا بیچ آگ کی پہنچی درمیان ہوا کی ملاقاتی ہوئی اور عرض کیا کہ حق تعالی

مجکو واسطی نصرت تمہاری کی بہیجا ہی حضرت ابراہیم نی اوسوقت مین کہا حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ
الْوَكِيْلُ یعنی بس ہی مجکو خدا اور بہتر وکیل ہی مجکو حاجت نہین ہی طرف کسی کی سوائے
ذات حق سبحانہ تعالی کی پس اوسوقت مین حق تعالی نی اوسکو فرمایا کہ تو خلیل میرا ہے
اور فقیر اور محتاج میرا ہی اور قطع کرنی والا ہی سوائی میرے سی اور اگر خلیل خلت سی لیا
گیا ہو معنی اوسکی واقف ہونی اسرار کی ہین پس پہر بہی اسمین کچہہ مضائقہ نہین ہی اسواسطے
کہ اس صورت مین تشبیہ لازم نہین آتی ہی اس جہت سی کہ محتاج ہونا اور واقف اسرار
ہونا قبیل صفات عارضی سی ہی کہ جنسیت ایک دوسرے کو نہین چاہتی ہی بلکہ ہرگاہ
کہ یہہ معنی پائی جاتین خلیل اوسکو کہتی ہین کہ مناسبت ہم جنسی کی نہو بخلاف علاقہ
فرزندی اور پدری کی کہ یہہ ایسی صفت ہی کہ زائل نہین ہوسکتی ہی پر چند پدر اوسکو ذلیل
وخوار کری اسواسطی کہ یہہ صفت مبنی ولادت پر ہی اور زوال ولادت کا بعد تحقیق کے
محال ہی پس بعضی نصاری نی کہا کہ ہمنی بعضی کتابون مین دیکہا ہی کہ حضرت عیسیٰ نے
کہا ہی اَذْهَبُ اِلٰی اَبِیْ یعنی جاتا ہون مین طرف باپ اپنی کی پس حضرت نی فرمایا کہ
دستاویز تمہاری اگر وہ کتاب ہی پس بیچ اوس کتاب کی اسطر حسی وارد ہوا ہی اَذْهَبُ
اِلٰی اَبِیْ وَاَبِیْکُمْ یعنی جاتا ہون مین طرف باپ اپنی کی اور باپ تمہاری کی پس چاہیی تم سب
مخاطبین کو فرزندان خدا جانو جسطرحسی کہ عیسیٰ کو جانتی ہو اور یہی اوس کتاب سی ظاہر
ہوتا ہی کہ جو وجہ کہ تمنی درباب فرزندی عیسیٰ کی کہی ہی کہ حیثیت کرامت سی اور جاری
ہونی معجزاتکی ہاتہہ اوکی سی باطل ہوتی ہی اسواسطی کہ معلوم ہی کہ مخاطبین باوجود ہونی اونکی کے
فرزندان خدا ایسا ہتہ ان کرامتونکی متصف نہتی اور حقیقت حال یہہ ہی کہ کلام عیسیٰ کو یاد

یاد رکہا تمنی اور مطلب اوسکا یہہ ہمہی تم کسوسطی جائز نہو کہ مراد عیسی کی کہنی اپنی اور
اپنی کسو سی نوح یا آدم ہون اور منظور یہہ ہو حق تعالی مجکو اوٹہا کر لیجاتا ہی اوس جگہہ
کہ باپ میرا اور باپ تمہارا نوح اور آدم ہین پس نصاری سب خاموش ہوئی اور کہا
اونہون نی کہ تا حال مثل جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ کی کوئی گفتگو کرنی والا
اور نزاع کرنی والا نہین دیکہا ہمنی بعد اسکی وہ حضرت طرف دہریہ کی متوجہ ہوئی
اور فرمایا کہ کیا چیز باعث ہوئی ہی کہ قائل ہوئی ہو کہ تمام چیزین ابتدا اور تمامی نہین رکہتی
ہین اور قدیم سی موجود ہین اور ہمیشہ رہین کی اہل دہر نی جواب مین کہا کہ ہرگاہ ہمنی دیکہا کہ
سب چیزین اگلی سی موجود ہین اور فانی نہین ہوتی ہین جانا ہمنی کہ عالم قدیم ہی اور
فانی نہو کا حضرت نی فرمایا کہ جسطرح تمنی حادث ہونی عالم کو نہین دیکہا ہی اسیطرح
قدیم ہونی کو بہی نہین دیکہا ہی اسوسطی کہ جب تک خود چیز قدیم نہو کی قدیم ہونی دوسری
چیز کو نہ دیکہہ سکی کی پس کسوسطی تمنی عالم کو قدیم جانا اور حال انکہ قدم کا بعینہ حال
حدوث کا ہی بعد اوسکی حضرت نی فرمایا کہ آیا تم تحریر کرتی ہو کہ روز و شب ایک وقت
مین اور ایک موضع مین جمع ہو سکتی ہین یا نہین اونہون نی کہا محال ہی کہ جمع ہون
حضرت نی فرمایا کہ پس کیا کہتی ہو ایسی صورت مین کہ ایک اون دونو کو لی لیجتی پس آیا
عقل حکم نہین کرتی ہی اس بات کی کہ دوسرا اوس سی چاہئی کہ جانب دیگر مین سابق ہو
پس اونہون نی کہا کہ آری اسیطرح سی ہی حضرت نی فرمایا کہ پس اسصورت مین تمنی حکم حادث
ہونی روز و شب کا کیا بدون اس بات کی کہ حدوث اوسکا دیکہا ہو تمنی مولف کہتا ہی
کہ تفصیل اس قول کی یہہ ہی کہ منظور ہے معنی یہہ ہی کہ حادث ہونا روز و شب کا ثابت کیجیے

حضرت نے اسکو فرمایا بعضون نے اونمین سے کہا کہ ہرگاہ حق تعالی نے حلول کیا تھا بیچ ہیکل بعضے لوگون مین اس جہت سے ہم ان بتونکو ساتھہ صورت اونکے بنا کر عبادت کرتے ہین اور بعضون نے کہا اونمین سے کہ ازمنہ سابقہ کی ایک قوم گذری ہین کہ عبادت حق تعالے کی بہت کرتے تہے اور اطاعت اور فرمان برداری اوسکی بہت بجالاتے تہے اس جہت سے صورتین اونکی بناکر پتہر سے عبادت کرتے ہین اور بعضون نے اونمین سے کہا کہ ہرگاہ حق تعالے نے امر کیا ملائکہ کو ساتھہ سجدہ آدم کے اور اونہون نے سجدہ کیا اونکو پس ہم سزاوار تر ہین اس بات سے کہ سجدہ اونکو کرین اور ہرگاہ سجدہ آدم ہمکو میسر نہوا اس جہت سے اونکی صورتونکو سجدہ کرتے ہین واسطے تقرب کے جناب حق تعالی مین جسطرح سے کہ ملائکہ نے سجدہ آدم کو کیا واسطے تقرب حق تعالی کے اور جسطرح سے کہ تم کہتے ہو کہ حق تعالی نے تمکو حکم کیا ہے کہ طرف کعبہ کے سجدہ کرو پس تم طرف اوسکے سجدہ کرتے ہو اور ہرگاہ وہان سے دور جاتے ہو سجدہ طرف ہو محرابون اوسکے کو کہ اپنے ہاتہہ سے تمنے درست کی ہین جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ اول بطرف اونکے مخاطب ہوئے کہ جنہون نے کہا تہا کہ حق تعالی نے حلول کیا تہا بیچ ہیکل بعضے شخصونکے اور فرمایا ہرگاہ کہ تم قائل ہوئے حلول حق تعالی پر پس تمنے خدا کو مانند ایک مخلوق کے جانا کہ جائے حلول احاطہ اوسکو کرتی ہے اور حال خدا کا بنا بر رائے تمہارے مثل حال رنگونکی اور خوشبوئیونکی اور ثقل اور خفت کی ہے کہ بیچ جسمونکے حلول کرتے ہین پس کسطرح سے جائے حلول اور دیگر حالات حادث ہون اور حق تعالی باوجود حلول کے قدیم ہوا اور ہرگاہ حال حق تعالی کا مثل حال تمام حادث چیزونکی ہو کہ جسمونمین حلول کرتی ہین پس چاہیے خدا فانی ہو جسطرح سے اور چیزین فانی ہوتی ہین اور اگر الزام کرو

الزام کرو سب صفتین حوادث کی بیچ حق تعالی کی ہین پس چاہی صفت حدوث کی بہی پائی
جائین اور حق تعالی اس سی برتر ہی اور ہر گاہ کہ حلول حق تعالی کا باطل ہوا پس سجدہ
کرنا بتونکا کہ مبنی حلول پر تہا باطل ہوا پس وہ خاموش ہوئی اور حضرت ملتفت ہوئی
طرف اون لوگونکی کہ جو کہتی تہی کہ سجدہ ہمارا واسطی بتونکی اس جہت سی ہی کہ وہ صورتین
مشابہہ صورت بعضی مقربان خدا سی ہین اور فرمایا کہ ہر گاہ تمنی عبادتکی بندگان خدا
اس جہت سے کہ وہ خدا کی عبادت بہت کرتی تہی اور روہائی کریم اپنی کو خاک پر رکہتی تہی
پس ای صاحبان عقول ناقصہ واسطی عبادت رب العالمین کی کیا چیز باقی رکہی تمنی آیا نہین
جانتی تم کہ جملہ حقوق اوس شخص سی کہ تعظیم اور عبادت اوسکی تمپر واجب اور لازم ہی
یہہ ہی کہ ساتہہ اوس تعظیم کی بندگان اوسکی کو ساتہہ نہ برابر کرو آیا تمنی دیکہا ہی کسیکو کہ بیچ تعظیم
اور تکریم بادشاہ کی غلام اوسکی کو برابر کری پس وہ چپکی ہو رہی بعد اسکی وہ حضرت
طرف فریق تیسری کی متوجہ ہوئی اور کہا کہ تمنی بیچ باب دست آویز اپنی کی مثل لائی
اور غلطی کی اور حال یہہ ہی ہمارا اور تمہارا برابر نہین ہی سو واسطی کہ ہم بندگان خدا ہین
اور مخلوق اوسکی اور ربط اوس سی ہم پہچانا ہی جو امر کرتا ہی اوسکو بجا لاتی ہین اور
جس چیز سی کہ ہمکو منع کیا ہی باز رہتی ہین اور جس قسم کی کہ عبادت کا حکم کیا ہی اوسکو بجا
لاتی ہین اور اوس سی تجاوز نہین کرتی ہین اسو اسطی کہ ہم خوف مین رہتی ہین اس بات
سی کہ در صورت تجاوز حق تعالی ہم سی غضب مین ہوا ور کیونکر خوفناک نہون ہم
حال آنکہ حق تعالی نی ہمکو منع کیا ہی کہ کوئی چیز عبادت مین اپنی طرفسی اختراع کرین ہم
پس ہر گاہ حق تعالی نی امر کیا کہ جس شہر مین ہو طرف کعبہ کی سجدہ کرو پس ہم بسبب فرمان

برداری حکم اوسکی اس بات سی قدم باہر نہین رکھہ سکتی ہین کہ کسی غیر کو سجدہ کرین اور
ہرگاہ حق تعالی نی ملائکہ کو حکم کیا ساتہہ سجدہ آدم کی پس حکم تمکو نہین کیا کہ صورت آدم
کو بناکر سجدہ کرو پس تمکو جائز نہین کہ سجدہ کرنی ملائکہ پر واسطی آدم کی کہ واقع ہوا تہا
قیاس کرو سجدہ اپنی کو کہ صورت مشابہ آدم کو کرتی ہو اسواسطی کہ تم نہین جانتی ہو کہ جو کچہہ
تم کرتی ہو حق تعالی اوس سی راضی ہی یا نہین بعد اسکی حضرت نی فرمایا کہ خبر دو ہمکو
اس بات سی کہ ہرگاہ کوئی تم مین سی اجازت دیوی کہ فلان روز معین مین داخل
ہماری گہر کی ہونا آیا کسیکو جائز ہی کہ سوائی روز معین کی بی اجازت مالک کی داخل
ہو اوسکی گہر مین یا یہہ کہ کوئی شخص کسیکو گہوڑا دی یا ایک پارچہ دی پس اوس شخص کو
پہنچا ہی کہ بدون اجازت اوسکی کی گہوڑی یا کپڑی اوسکی لی لی اونہون نی جواب
کہا کہ ہمکو درست نہین ہی کہ بدون اجازت اوسکی کی داخل اوسکی گہر مین ہون یا
گہوڑی یا کپڑی اوسکی لیلین حضرت نی فرمایا کہ پس کیونکر تجویز کرتی ہو تم سجدہ کرنی
بتونکو بدون اس باتکی کہ حق تعالی نی ہمکو اجازت سجدیکی دی ہو پس سبکی سب خاموش
ہوئی اور کہا اونہون نی کہ ہمکو مہلت دیجئی کہ تا اس بات مین فکر کرین جناب صادق
صلوات اللہ علیہ نی فرمایا کہ قسم بذات پاک اوس خداوند کی کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وآلہ کو برسالت بہیجا ہی کہ تیسری دن وہ سب آکر نزدیک رسول خدا کی مسلمان
ہوئی اور وہ پچیس شخص تہی ہر گروہ مین سی پانچ پانچ شخص تہی تکملہ رکوع پانزدہم در
سپارہ سوم قولہ ھٰذا النبی ﷺ نو حرف ہین بنیات اوسکی تین سی ایک ستہہ ہوتی
ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت وھو محمد الامی سید الانبیاء قولہ ھو رسول اللہ المومنین

المؤمنین سوله حرف هین بنیات اوسکی جه سی بیس هوتی هین نکلی اوس سی

یهه عبارت وهؤلاء علی بن ابی طالب سید المؤمنین واولاده

وَقَالَتْ طَّائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمِنُوا بِالَّذِي أُنزِلَ عَلَى الَّذِينَ

اور کہا گروہ ایک نی اہل کتاب مین سی ایمان لاؤ ساتھہ اوسکی کہ نازل کی گئی ہی اوپر اون لوگون کی کہ

آمَنُوا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوا آخِرَهُ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ○ وَلَا تُؤْمِنُوا إِلَّا

ایمان لائی ہین اول روز اور پہر جاتی ہین آخر روز کو کاشکی وہ پہرین دین اپنی سی اور نہ ایمان لاؤ تم دل سی مگر

لِمَن تَبِعَ دِينَكُمْ قُلْ إِنَّ الْهُدَىٰ هُدَى اللَّهِ أَن يُؤْتَىٰ أَحَدٌ مِّثْلَ مَا أُوتِيتُمْ أَوْ

واسطی اوس شخص کی کہ پیروی کری دین تمہاری کی کہہ اے محمد بدرستیکہ ہدایت ہی ا‌ﷲ خدا کی ہی کہ دیا گیا ایک اہل اسلام مثل اوس چیز کہ

يُحَاجُّوكُمْ عِندَ رَبِّكُمْ قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ

مجادلہ کرین وہ تم سی دیکہ پروردگار تمہاری کی کہہ اے محمد بدرستیکہ فضل بدست قدرت خدا ہی دیتا ہی جس شخص کو کہ چاہتا ہی اور خدا

وَاسِعٌ عَلِيمٌ ○ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ○

واسع الرحمت ہی دانا ہی مخصوص کرتا ہی ساتھہ رحمت اپنی کی جسکو کہ چاہتا ہی اور خدا صاحب فضل ہی بزرگ ہی

وَمِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ إِن تَأْمَنْهُ بِقِنطَارٍ يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ وَمِنْهُم مَّنْ إِن

اور بعض اہل کتاب سی وہ شخص ہی اگر امین کرو تم اوسکو ساتھہ قنطار کی ادا کرتا ہی وہ اوسکو طرف تیری اور بعض اونمین وہ شخص ہی کہ اگر

تَأْمَنْهُ بِدِينَارٍ لَّا يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ إِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَائِمًا ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ

امین کری تو اوسکو ساتھہ ایک دینار طلا کی نہین ادا کرتا ہی وہ اوسکو طرف تیری مگر رہتا ہمیشہ ہی اوپر اوسکی استادہ یہہ خیانت بسبب اوسکی ہی

قَالُوا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْأُمِّيِّينَ سَبِيلٌ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ○

کہا اونہون نی نہین ہی اوپر ہماری دربارہ جاہلای عرب کی کوئی گناہ اور کہتی ہین وہ اوپر خدا کی جہوٹ کو حالانکہ وہ جانتی ہین کہ خیانت حرام ہی

بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ

ہاں جو شخص کہ وفا کری ساتھ عہد اوسکی خدا کی اور پرہیز کری حرام سی پس تحقیق خدا دوست رکھتا ہی پرہیزگارونکو تحقیق کہ وہ لوگ

يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ

کہ بدل کرتی ہین ساتھ عہد خدا کی اور قسمون اپنی کی قیمت کمتر کو وہ گروہ نہین نصیبا ہی

لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ

واسطی اونکی بیچ آخرت کی اور نہ کلام کریگا اونسی خدا اور نہ نظر کریگا طرف اونکی روز قیامت کو اور

لَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ

نہ پاک کریگا اونکو اور واسطی اونکی عذاب دردناک ہی اور بدرستیکہ اونمین سی ہرآینہ ایک گروہ ہی کہ پیچ دیتی ہین زبانون اپنی کو

بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ

ساتھ پڑھنی کتاب کی تاکہ شمار کرو تم اوسکو کہ توریت سی ہی حال آنکہ نہین ہی وہ توریت سی اور کہتی ہین کہ وہ

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ

نزدیک خدا سی ہی حال آنکہ نہین ہی وہ نزدیک خدا سی اور کہتی ہین وہ اوپر خدا کی دروغ کو

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَ

حال آنکہ وہ جانتی ہین کہ یہہ جہوٹ ہی نہین ہی واسطی بشر کی یہہ کہ دی اوسکو خدا کتاب اور فہم اور

النُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّىْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ

پیغمبری پس کہی واسطی لوگونکی کہ ہو تم بندی واسطی میری سوای خدا کی اور لیکن

كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ

ہو تم کاملین علم و عمل مین بسبب اوس چیز کی کہ ہو تم کہ سکہلاتی ہو تم کتاب کو

الکتاب وبما کنتم تدرسون ۝ ولا یامرکم
کتاب کو اور بسبب اوس چیز کی کہ ہو تم کہ درس دیتے ہو تم اور نہ امر کرے تمکو

ان تتخذوا الملائکۃ والنبیین اربابا ایامرکم بالکفر بعد
یہہ کہ لو تم فرشتونکو اور پیغمبرونکو خدایان آیا امر کرے گا ہی تم کو ساتھہ کفر کی بعد

اذ انتم مسلمون ۝
اسکی کہ تم اسلام لانی والے ہو

قولہ وقالت طائفۃ الخ منقول ہی کہ بارہ شخص نے خیبر اور عرینہ سی اتفاق کیا کہ اول روز
دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ مین داخل ہوئے ازروی مکر وحیلہ کی اور آخر روز مین اسطرح
ظاہر کیا چاہئے کہ ہمنی اپنی کتاب مین تامل کیا بطلان تمہاری دین کا ہمپر روشن ہوا نشانہای
پیغمبر آخر الزمان کی کہ بیچ توریت کی ہین محمد مین موجود نہین ہین کہ شاید کہ بسبب اس حیلہ کی اصحاب
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو تردد دین مین ڈالین اور کہین اسطرح سی کہ اہل کتاب اسطرح کا سخن ازروی
کذب اور دروغ کی نہ کہین کی اور باوجود علم اور انصاف کی حق سی تجاوز نہ کرین کی لہذا
حق تعالی اونکی مکر سی خبر دیتا ہی وقالت طائفۃ من اہل الکتاب الخ قولہ ومن
اہل الکتاب الخ مروی ہی کہ ایک شخص نے بارہ سی اوقیہ برابر طلا نزدیک عبداللہ بن سلام
کی امانت رکھا عبداللہ نی تمام وہ طلا ساتھہ اوسکی رد کیا اور اصلا اوسمین خیانت نکی
اور ایک اور نی ایک دینار نزدیک فنحاص بن آدورہ کی امانت رکھا اور اوسنی
اوسمین خیانت کی اور منکر ہو گیا لہذا حق تعالی بیان حال دونوں کا کرتا ہی ومن اہل
الکتاب الخ قولہ سبیل الخ یعنی اعتقاد یہودیون کا یہہ تہا کہ جو شخص کہ توریت کو نجانی اور
مذہب یہودی پر نہو امی ہی وہ اور مال کہانا اوس کا حلال ہی قولہ المتقین یعنی رسول خدا

سی مروی ہی کہ جو شخص کہ تین خصلت اوسمین ہون منافق ہی اگرچہ نماز کرتا ہوا ور روزہ رکہتا ہو
ایک یہہ ہی کہ دروغ بولتا ہو دوسری خلف وعدہ کرتا ہو تیسری امانت مین خیانت کرتا ہو
اور فرمایا ہی اون حضرت نی کہ تاجر امین راست کو فردائی قیامت کو ساتہہ صدیقون اور
شہیدونکی محشور ہوگا اور جو شخص کہ ادائی امانت کری حق تعالی ساتہہ اوسکی حور العین کو
تزویج کرتا ہی قولہ تعالی الَّذِيْنَ الخ منقول ہی کلینی سی کہ ایک جماعت علمائی یہود سی سال
قحط مین نزدیک کعب کی آئی اور قدری گندم درخواست کیا اونہون نی کعب سی کہا
کہ حق اس مرد مین کہ دعوی نبوت کا کرتا ہی کیا کہتی ہو کہا اونہون نی کہ وہ پیغمبر خدا ہی
کعب اس سخن سی غضب ہوا اور کہا چاہتا تہا مین کہ بہت سا تمپر انعام کرون مین تمکو بسبب
اس سخن کی اپنی تئین محروم رکہا جاؤ تم یہان سی کہ ایک دینار نہ دونگا مین وہ لوگ پشیمان
ہوئی کہنی اپنی سی اور کہا اونہون نی کہ ہمکو مہلت دو کہ ہم جائین اور محمد کو دیکہین ہم
اور کتاب اپنی کو ملاحظہ کرین ہم اور اوصاف اونکی کو اپنی کتاب سی مقابلہ کرین ہم کہ
مخالف ہی یا موالف ہی اوسنی کہا کہ بہت بہتر ہی پس نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کی
آئی اور صفات اونکی کو مشاہدہ کیا ہر گاہ کہ نظر توریت مین کی صفات اونکی کو موافق پایا
اون صفتونکو کہ ضد اوسکی تہین بجائی اوسکی لکہین اور نزدیک کعب کی آئی اور کہا اونہون نی
کہ ہمنی غلطی کی تہی صفات پیغمبر آخر الزمان کہ توریت مین لکہی ہین مخالف اس شخص کی ہین کہ
دعوی نبوت کا کرتا ہی پس اون آیات کو تغیر دیا تہا اور پر کعب کی کذب کعب اس حال سی
بہت خوشحال ہوا اور بہت سا انعام کیا حق تعالی نی اس آیہ کو اونکی حق مین ذکر کیا ہی کہ اِنَّ
الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ الخ قولہ تعالی قَلِيْلًا منقول ہی کہ مراد ثمنا قلیلہ سی چند صاع غلہ کی اور چند

چند لوگون سی کہ کعب اشرف سی لیا تہا اور نعت پیغمبر کو تحریف اور تغیر دی تہی اور بسبب اس افترا کی نزدیک عوام کی سوگند کہاتی تہی وہ صفتین کہ توریت مین لکہی ہین خلاف صفات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی قولہ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ یعنی واسطی اونکی عذاب دردناک ہی کہ الم اوسکا ہرگز منقطع نہین ہوتا ہی اسواسطی کہ صفات محمدؐ کو تغیر دیتی تہی توریت مین اور قسم جہوٹی کہاتی تہی حدیث مین وارد ہی کہ جو شخص کہ سوگند دروغ کہائی واسطی مال مردم خوری کی حق تعالی دوزخ اوپر اوسکی واجب کرتا ہی اور بہشت اوسپر حرام کرتا ہے اور سوگند دروغ گہرونکو ویران کرتی ہی اور گہرونکو لوگون سی خالی کرتی ہی قولہ مَا كَانَ لِبَشَرٍ الخ بعد از بیان تحریف توریت کی ذکر افترا نصارا کا کہ جو بیچ حق عیسیٰ کی کہتی تہی کہ دعوی خدائی کا کیا ہی اور رہت کو طرف عبادت اپنی کی بلایا ہی پس حقتعالی بجہت رد انکے کی فرماتا ہی مَا كَانَ لِبَشَرٍ الخ تکملہ شانزدہم در سپارہ سوم أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اکیس حرف ہین بنیات او انکہر تین سی جو نسبتہ ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارات أولاء أبو بكر وعمر وعثمان ومحبوهم ۱۰۶۴

۶۶۸ ۳۱۶ ۱۳۱ ۳۹

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ

اور یاد کر جبکہ لیا خدانے ایمان پیغمبرون سے کہ ہر آئنہ وہ چیز کہ دون مین تم کو کتاب اور حکمت سے

ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ

بعد اسکی آوے تمکو رسول پیارا رسول کہ تصدیق کرنیوالا واسطی اوس چیز کی کہ ساتہہ تمہارے ہے ہرآئنہ ایمان لاؤ تم ساتہہ اسکی اور ہرآئنہ مدد کرو تم اوسکی

قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ

کہا خدانی آیا اقرار کیا تمنی اور لیا تمنی اوپر اسکی عہد میرا بیچ کہا پیغمبرون نی کہ اقرار کیا ہمنی کہا خدا نے

فاشهدوا وانا معكم من الشاهدين ○ فمن تولى بعد ذلك

پس گواه رهو اور مین بهی ساتهه تمهاری گواه دینی هون پس جو شخص که پهری بعد اسکے

فاولئك هم الفاسقون ○ افغير دين الله يبغون وله اسلم

پس یه گروه هی فاسقون سے هے آیا پس سوائی دین خدا کی طلب کرتی هین وه حال آنکه واسطی اوسکے اطاعت کی

من في السموات والارض طوعا وكرها واليه يرجعون ○ قل

اوس نی که بیچ آسمانون اور زمین کی هی از روی رغبت کی اور از روی نفرت کی اور طرف وسکی رجوع کی جاوینگے کهه تو اے محمد

امنا بالله وما انزل علينا وما انزل على ابراهيم واسمعيل

ایمان لائی هم ساتهه خدا کی اور ساتهه اوس چیز کی که نازل کی گئی هی اوپر همارا اور ساتهه اوس چیز کی که نازل کی گئی اوپر ابراهیم اور اسمعیل

واسحاق ويعقوب والاسباط وما اوتي موسى وعيسى و

اور اسحاق اور یعقوب اور فرزندان اونکی کی اور وه چیز که دی گئی هی موسی اور عیسی کو اور

النبيون من ربهم لا نفرق بين احد منهم ونحن له

پیغمبرون کو جانب پروردگار اونکی سی نهین فرق کرتی هم درمیان ایک کی اونمین سے اور هم واسطی اوس خداکے

مسلمون ○ ومن يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه وهو

فرمان بردار هین اور جو شخص که طلب کری سوائی اسلام کی کوئی دین پس هرگز نه قبول کیا جاویگا اوس سی اور وه

في الاخرة من الخاسرين ○ كيف يهدي الله قوما كفروا بعد ايمانهم

بیچ آخرت کی جمله زیان کارون سی هوگا کسطرحسی هدایت کری خدا اوس قوم کو که جو کافر هوئی بعد ایمان لانی اونکی

وشهدوا ان الرسول حق وجاءهم البينات والله لا يهدي

اور گواهی دی اونهون نی بدرستیکه رسول حق هی اور آئین اونکو آیتهای روشن اور خدا نهین هدایت کرتا هی

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ
نہین ہدایت کرتا ہی قوم ستمکارونکو وہ گروہ مرتد کہ عوض اونکا یہہ ہی کہ اوپر اونکی لعنت

اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يُخَفَّفُ
خدا کی اور فرشتونکی اور آدمیون کی سبکی درحالیتکہ ہمیشہ رہین گی بیچ اوسی لعنت کی نہ سبک کیا

عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
اونسی گی عذاب دوزخ اور نہ وہ مہلت دی جائین گی مگر وہ لوگ کہ توبہ کی اونہون نی بعد مرتد ہونی کی

وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ
اور اصلاح لائی وہ دین اپنی کو پس تحقیق کہ خدا بخشنی والا مہربان ہی بدرستیکہ وہ لوگ کہ کافر ہوئی بعد ایمان لانی اپنی کی

ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ۝ اِنَّ
بعد اسکی زیادہ کیا اونہون نی کفر کو ہرگز نہ قبول کی جائیگی توبہ اونکا اور یہ گروہ وہی گمراہ ہین بدرستیکہ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ
وہ لوگ کہ کافر ہوئی ہین اور مرگئی وہ درحالیکہ وہ کافر تہی پس ہرگز نہ قبول کیا جائیگا ایک کا اونمین سی دنیا اتنا کہ بہر

الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝
زمین کو از سونی سی اگرچہ وہ فدیہ دیتی تہا اوسکی یہہ گروہ کہ کافر ہوئین واسطی اونکی عذاب دردناک اور نہین واسطی اونکی کوئی یار دینی والا

ع

قوله ولتنصرنه یعنی یاری کرو اوسکی ساتہہ نفس کی اور مال کی اور اظہار کرو
مدائح اور اوصاف اوسکی کی کہ جو بیچ کتب سابق کی مذکور ہین جناب امیر المومنین صلوٰۃ
علیہ سی مروی ہی کہ حق تعالی نی کوئی پیغمبر کو نہین بہیجا ہی مگر یہہ کہ عہد لیا ہی کہ ساتہہ محمد
اور آل اونکی کی ایمان لاوی اور قوم اپنی کو ساتہہ ایمان لانی ان حضرتکی حکم کری

قولہ افغیر دین اللہ ابن عباس سی مروی ہی کہ ہرگاہ اہل کتاب نی باہم مخاصمہ کیا
درباب اولیت ابراہیم کی اور مرافعہ نزدیک رسالتمآب کی لیگئی اور ہر ایک یہودی
نصاری نی کہا کہ ابراہیم ساتہہ ہماری اولی ہین اون حضرت نی فرمایا کہ یہود و نصاری
ابراہیم سی خالی ہین بمجرد اس سننی کی یہہ لوک غضبناک ہوئی اور کہا کہ واللہ ہم راضی
نہین ہین ساتہہ حکومت تیری کی اور دین تیرکو اختیار نکرین کی لہذا حق تعالی اونکی دین
مین فرماتا ہی اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰہِ یَبْغُوْنَ الخ قولہ طوعاً مراد طوعا سی رغبت ہی بسبب نظر
کرنی دلائل کی اور حدیث مین مثل مومنان حقیقی کی اور مراد کرھاً سی نفرت اور
کراہت ہی مثل منافقون کی کہ بجہت ضرب شمشیر اہل اسلام کی اظہار اسلام کرتی ہی آور یا
مراد طوعاً سی اختیار ہی یعنی بعضی باختیار خود اسلام لاتی ہین مانند ملائکہ کی اور
مومنین کی آور مراد کرہاً سی وہ کافر ہین کہ جسوقت مسخ ہوتی ہین اور کوئی جائی گریز
نہین پاتی ہین اوسوقت ایمان لاتی ہین آور قتادہ نی کہا ہی کہ جو برضا و رغبت
ایمان لاتی ہین مومن ہین کہ باختیار خود ایمان لاتی ہین اوسوقت مین کہ ایمان نفع
دیتا تہا اونکو اور وہ لوک کہ باکراہ ایمان لاتی ہین وہ کافر ہین کہ بوقت مرگ ہرگاہ معاینہ
عذاب کیا ایمان لائی اور کچہہ فایدہ ندیا اونکو قولہ قوماً اکثر تفاسیر مین آیا ہی کہ یہہ بارہ
شخص تہی کہ بعد اظہار اسلام کی اور قبول شرائط ایمانکی روبرتافتہ دار الکفر مین داخل
ہوئی مانند طعمہ بن ابیرق کی اور حارث بن سوید کی اور مقیس بن صبابہ اور مثال اونکی
قولہ اِلَّا الَّذِیْنَ منقول ہی کہ برادر حارث بن سوید نی ان آیتونکو بواسطہ ایک امین
نزدیک حارث کی بہیجا بعد از ملاوت کی حارث نی توبہ کی اور متوجہ مدینہ ہوا اور بوقت رجوع

رجوع طرف مدینہ کی اہنین آیتونکو اوپر گیارہ شخص دوسری کی تلاوت کی اونہون نے توبہ سی انکار کیا لہذا حق تعالی نی اونکی خبر اس آیہ مین دی ہی کہ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوا الخ قولہ اِزْدَادُوا کُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُھُمْ یعنی قبول نہو کی توبہ اونکی نزدیک دیکہنی بلا اور عذاب کی قولہ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوا الخ یعنی وہ لوگ کہ جو کافر ہوئے ہین بعد ایمان لانی کی بعد اسکی زیادتی کی اونہون نی کفر پر یعنی ثبات قدمی اور اصرار کیا کفر پر اور بعضون نی کہا ہی کہ یہہ نازل ہوئی ہی بیچ حق اون لوگونکی کہ جو مرتد ہوگئی اور لاحق ہوئی مکہ مین اور زیادتی اونکی کفر مین یہہ تہی کہ وہ کہتی تہی کہ ہم مکہ مین رہین کی اور شک کرنی والی ہوئی اونکی نبوت مین قولہ وَمَا لَھُمْ مِّنْ نَّاصِرِیْنَ منقول ہی کہ روز قیامت مین کافر کو حاضر کرین کی اور اوس سی کہین کی اگر تیری پاس بقدر پر ہونی زمین کی طلا ہوتا اپنی تئین اوس سی خرید کرتا تو یہ جواب کہیگا کہ ہان پس کہین گی کہ تجہسی دنیا مین تو فقط اسی قدر چاہتی تہی کہ مجہکو ایمان لا تو قبول نکرتا اب عذاب دور نکرو

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ

ہرگز نہ پہنچو گی نیکی کو تا اینکہ صرف کرو تم اوس چیز سی کہ دوست رکہتی ہو تم اور وہ چیز کہ صرف کرتی ہو تم کسی

شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ۝ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیْٓ

چیز سی پس بدرستیکہ خدا ساتہہ اوسکی دانا ہی تمام کہانی تہی حلال واسطی بنی

اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ عَلٰی نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ

اسرائیل کے مگر وہ چیز کہ حرام کی ہی یعقوب نی اوپر نفس اپنی کی آگی اس سی کہ نازل کی جائی

التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝

توریت کہہ تو اے محمد پس لاؤ تم توریت کو پس پڑہو تم اگر ہو تم راست گو

الجزء الرابع

فَمَنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

پس جو شخص کہ افترا کرے اوپر خدا کے جھوٹ کو بعد اس ظاہر ہونے کے پس وہ افترا کرنے والا وہی

الظَّالِمُونَ ۝ قُلْ صَدَقَ اللَّهُ فَاتَّبِعُوا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا

ستمگار ونسے ہے کہہ تو اے محمد سچ کہا خدا نے پس پیروی کرو تم دین ابراہیم کی درحالیکہ میل کنندہ دین باطل سے

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ

اور نہ تھے وہ مشرکوں سے بدرستیکہ اول گھر کہ بنا گیا واسطے لوگوں کی

لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ ۝ فِيهِ آيَاتٌ

البتہ وہ گھر ہے کہ بیچ مکہ کے ہے درحالیکہ وہ گھر مبارک ہے اور ہدایت کرنے والا واسطے عالم کے بیچ اوس گھر کی نشانیاں

بَيِّنَاتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ ۖ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا ۗ وَلِلَّهِ عَلَى

روشن ہیں ایک اونہیں نشانونسے ہے مقام ابراہیم اور دوسرے علامت ہے جو شخص کہ داخل ہوا اوس گھر میں ہوئے امن میں واسطے خدا کی ہے اوپر

النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ

لوگوں کی حج کرنا خانہ کعبہ کا اوس شخص کو کہ جو قدرت رکھے طرف اوسکی جانے کی اور جس شخص نے کہ انکار کیا

فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ۝ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ

پس بدرستیکہ خدا بے نیاز ہے تمام عالم سے کہہ تو اے محمد اے اہل کتاب کیون

تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا تَعْمَلُونَ ۝ قُلْ

انکار کرتے ہو تم آیات ہائے خدا سے اور خدا گواہ ہے اوپر اوس کی کہ عمل کرتے ہو تم کہہ تو اے محمد

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ آمَنَ

اے اہل کتاب کیون باز رکھتے ہو تم راہ خدا سے اوس شخص کو کہ ایمان لایا

أَمْنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَاءُ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

درحالیکه طلب کرتی ہو تم اوسکو ساتہہ کجی کی حال انکہ تم گواہ ہو اور نہیں ہی خدا غافل اوس چیز سی

تَعْمَلُوْنَ ○ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ

کہ عمل کرتی ہو تم ای وہ لوگ کہ ایمان لائی ہو اگر اطاعت کرو تم ایک فریق کو ان

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كَافِرِيْنَ ○

یہود یونسی کہ دی گئی ہین کتاب کو پہیر دین گی تمکو بعد ایمان لانی تمہاری کی طرف کفر کے

وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيَاتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ

اور کیون کافر ہوتی ہو تم حال انکہ تم ہو کہ تلاوت کی جاتی ہی اوپر تمہاری آیات خدا کی اور درمیان تمہار

رَسُوْلُهٗ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○

رسول خدا ہی اور جو شخص کہ چنگل مارے ساتہہ دین خدا کی پس تحقیق کہ ہدایت کی گئی طرف راہ راست کی

ع

قولہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ الخ منقول ہی کہ امام حسن بن علی صلوات اللہ علیہ قند اور شکر

کو تصدق فرماتی تہی باعث اسکا استفسار کیا فرمایا کہ مین ان دونو چیزونکو دوست

رکہتا ہون اور حق تعالی فرماتا ہی لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ

اور اس آیہ مین دو احتمال ہین ایک یہہ ہی کہ زکوۃ واجبہ مراد ہی جسطرحسی کہ قول ابن

عباس کا ہی پس مراد یہہ ہی کہ مال زبون کو واسطی زکوۃ مال چند کی نہ دین مثل گوسفند

عیب دار کی واسطی زکوۃ گوسفندان صحیح کی اور سب فقہا متفق ہین کہ یہہ جائز نہین ہے

اور اگر مراد صدقہ سنتی ہی پس معنی اسکی یہہ ہین کہ کمال بہتری یہہ ہی کہ دوست ترین

مالون اپنی کا صدقہ مین دی قولہ مِمَّا تُحِبُّوْنَ یعنی اوس مال سی کہ دوست رکہتی ہو

تم اوپر فقرا کی تصدق کرو یا بدن کہ قوت اوسکی کو وقف محبت الٰہی کر دیا جان کہ اوسکو
راہ خدا مین نثار کرو ابو طلحہ انصاری نی ہر گاہ یہہ آیہ سنا نزدیک جناب رسالت
کی آئی اور کہا کہ یا رسول اللہ ایک باغ رکہتا ہون کہ کوئی چیز اوس سی نزدیک میرے
دوست تر نہین ہی جسجگہہ کہ خدا حکم کری صرف مین لائی حضرت نی درمیان اقربا اوسکے
کی قسمت کیا اور زید بن حارث نی کہا کہ ایک گہوڑا رکہتا ہون مین کہ اوس سی کوئی
دوست تر میری مال مین نہین ہی اوسکو صرف راہ خدا مین کیجئی حضرت نی وہ گہوڑا اسامہ
بن زید کو بخشا قولہ کُلُّ الطَّعَامِ الخ مروی ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ
مین ملت ابراہیم خلیل اللہ پر ہون یہودیون نی کہا کہ کسطرحسی تم کہتی ہو حالانکہ گوشت شتر اور
شیر اوسکا کہاتی ہو باوجود اسکی کہ اوپر ابراہیم کی حرام تہی یہہ دونو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نی فرمایا کہ دروغ کہتی ہو تم اسواسطی کہ شرع ابراہیم مین یہہ دونو حلال تہی اونہون نی
کہا کہ کسطرحسی نہین ہی بلکہ جو چیز کہ آج ہمپر حرام ہی اوسوقت بہی حرام تہی حق تعالی نی بجہت
تصدیق پیغمبر اپنی کی اور تکذیب کرنی یہودیون کی یہہ آیت نازل کی کُلُّ الطَّعَامِ
كَانَ حِلًّا لِبَنِي إِسْرَائِيلَ الخ قولہ مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ الخ منقول ہی کہ یعقوب کو ہر گاہ کہ ضعف
عرق النسا لاحق ہوا نذر کیا کہ ہرگاہ خدا مجکو شفا دی جو کہانا اور پینا کہ دوست تر ہو
اپنی اوپر حرام کرون حق تعالی نی اونکو شفا دی اوسوقت اونہون نی گوشت شتر اور
شیر کو کہ سب کہانی اور پینی مین دوست تر رکہتی تہی اپنی اوپر حرام کیا واسطی وفا
کرنی نذر کی یہودیون نی نہ مانا اور کہا توریت مین انکی حرمت کا حکم ہی حق تعالی نے
فرمایا کہ سطرحسی نہین ہی بلکہ یعقوب نی اسکے سبب نذر کی اوپر اپنی حرام کیا ہی قبل اسکے کہ

نازل کی جاوی توریت قوله ذٰلِكَ الخ یعنی پس جو شخص که افترا کری اور باندهی اوپر
خدا کی جهوٹ کو بیچ حرام کرنی اوس چیز کی که وعده کرتی هین پس از اسکی که ظاهر هوا که یهه تحریم
یعقوبکی یعقوبکی جانب سی تهی نه جانب علام الغیوب کی پس یهه افترا کرنی والی ستمکارون سی
هین کهه تو اسی محمد راست کها خدا نی که تحریم جانب یعقوب سی تهی پس پیروی کرو ملت
ابراهیم کی قوله لَلَّذِی بِبَکَّةَ مُبَارَکًا الخ مراد اس سی وه گهر هی که جو بیچ مکه کی هی اور
واضع اوسکا حق تعالی هی اور مروی هی که کعبه اول خانه هی که آدم علیه السلام نی بنایا که
که طوفان نوح سی خراب هوا تها اور بعد اسکی ابراهیم علیه السلام نی بنا کیا اور روایت
صحیحه مین آیا هی که قبل آدم کی اوس موضع مین ایک گهر تها که اوسکو بیت الضراح کهتی تهی
اور ملائکه طواف اوسکا کرتی تهی اور جسگاه آدم زمین پر آئی حکم هوا که حج کرو اور طواف
اوسکا کرو اور تا زمان طوفان مین اوسکو آسمان پر لیگئی اور ملائکه آسمان پر اوسکا طواف
کرتی هین اور مجاهد اور قتاده اور سدی سی روایت هی که معنی اس آیه کی یهه هین که اول
بقعه زمین سی که روئی آب پر وضع کیا هی کعبه تها حق تعالی نی اوسکو کف سفید سی پیدا
کیا هی بعد اسکی دو هزار سال ملائکه کو حکم کیا که زمین کو اوسکی نیچی سی کهینچ کر اطراف عالم
مین پهلاو مکه اور بکه دو نام هین واسطی بلد الحرام کی اور بعضون نی کها هی مکه شهر کا
نام هی اور بکه موضع مسجد کا نام هی اور معنی بکه کی مزاحمت کی هین واسطی ازدحام لوگون کی
بیچ اوسکی اور بعضون نی کها هی که یهه لیا گیا هی قول عرب سی تبکت اعناق
الجبابرة ای تدقها یعنی توڑ ڈالتا هی گردنین جابرون کی وقتی که قصد کرتی هین اوس سی خانه کعبه کا
قوله مبارکا در حالیکه وه گهر کثیر الخیر اور کثیر المنفعت هی اوس شخص کو که حج و عمره اوسکا بجا لاوی

اور روایت مین آیا ہی کہ جو حسنہ کہ اوسمین کری لاکہہ حسنی لکہی جاتی ہین اور ایک
دینار تصدق دینا برابر لاکہہ دینار کی ہی اور جگہہ مین اور دیکہنا طرف خانہ کعبہ کی برابری
کرتا ہی ساتہہ عبادت اول دنیا سی آخر دنیا تک اور تمام گناہ طواف کرنی والی کی
بخشی جاتی ہین قولہ آیَاتٌ بَیِّنَاتٌ الخ یعنی اوس خانہ مبارک مین نشانہائی روشن
ہین وسطی معلوم ہوتی شرف و بزرگواری اوسکی کی ازانجملہ ایک یہہ ہی کہ کوئی مرغ
بالائی اوسکی سی پرواز نہین کرتا ہی بلکہ نزدیک پہنچتا ہی اوسکی بطرف دیگر متوجہ ہوجاتا ہی
اور جانوران درندہ کہ حرم کعبہ مین رہتی ہین کسی حیوان کو ضرر نہین پہنچاتی ہین اور جو شخص
قصد گرانی خانہ کعبہ کا کرتا ہی ہلاک ہوتا ہی مانند اصحاب فیل وغیرہ کی اور مرغان و
اوس موضع مین لوگونسی نہین بہاگتی ہین اور مردمان بیمار بشرف صحت مشرف ہوتی ہین
اور حاجیان فقیر غنی ہوتی ہین اور فراخ روزی ہوتی ہین اور کوئی پرندہ وہان
فضلہ نہین ڈالتا ہی اور جو شخص کہ خانہ کعبہ کو نظر کرتا ہی چشم اوسکی اشکبار ہوتی ہی اور
ہر روز ستر فرشتی اوسمین داخل ہوتی ہین روز قیامت تک کہ کوئی اونمین سی بار
دیگر داخل نہونگی اور اولیاء اللہ ہر شب اطراف خانہ کعبہ مین حاضر ہوتی ہین اور جنیان
طواف کرتی ہین قولہ مَقَامُ اِبْرَاهِیْمَ موضع استادن ابراہیم کو مقام ابرہیم کہتی
ہین اور وہ ایک پتہر ہی کہ اثر قدم اون حضرت کا اوسپر ہی اور یہہ آیہ مشتمل تین
نشانیونپر ہی اول درآنا قدم ابراہیم کا اوس پتہر مین کعبین تک دوسری باقی رہنا
اوس نشانکا مدتہائی طویل مین تیسری محفوظ رہنا اوس پتہر کا دشمنون سی اور یہہ اثر
قدم اون حضرت کا بیچ اوسوقت کی ہوا تہا کہ بنائی کعبہ کو بلند کرتی تہی اور ایک پتہر

پتھر نیچے قدم اپنے کے رکھہ کر بلند اوسکو کرتی تھی اوسوقت دونو قدم اونکے اوسمین دہنس جاتے
تھی ابوحمزه ثمالی نے روایت کیا ہے کہ علی بن الحسین زین العابدین صلوات اللہ علیہما نے
فرمایا ہے کہ اے ابوحمزه جان تو کہ بہترین بقعہ عالم مین درمیان رکن یمانی اور مقام
ابراہیم کے ہے اگر کوئی مرد عمر دراز پاوے مثل عمر نوح کے کہ پچاس کم ہزار برس کی تھی
اور اس مدت مین دنکو روزه رکھے ورشبکو بخضوع وخشوع کھڑے ہوکر اس مکان
شریف مین عبادت کرے اور مرجاے بے محبت ہمارے کچھہ نفع اوسکو ندیگی وہ عبادت
اور یہہ مقام ابراہیم عطف بیان ہے آیات بینات سے اور درست ہے بیان کرنا جماعت
کا ساتھہ واحد کے اسواسطے کہ فقط مقام ابراہیم بمنزلہ نشانہای کثیره کی ہے قولہ کان امنا
یعنی موضع امنیت ہے قتل اور غارت سے یعنی جو گنہگار کہ پناه اوس گھر مین لاوے بلکہ زمین
حرم مین ہو حرام ہے کہ دست تعرض ساتھہ اوسکے دراز کرے جب تک کہ وہان ہے
اور نقل کیا ہے لوگون نے کہ معنی اسکے یہہ ہین کہ جو شخص کہ داخل حرم ہو واسطے اداے حج
وعمره کے پناه مین ہوتا ہے عقوبت گناہون سے کہ قبل از حج کیے ہون بلکہ بخشا جاتا ہے
تمام گناہون سے اور ابو جعفر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کہ حرم مین آوے اور
اعتقاد رکہتا ہو تمام اون چیزون کا کہ حق تعالی نے اوپر واجب کی ہین امن مین ہوتا
ہے آخرت مین عذاب دوزخ سے اور ومن دخلہ کان امنا بھی عطف بیان ہے
واسطے آیات کے اگرچہ یہہ جملہ ابتدائیہ یا شرطیہ ہے از حیثیت معنی کے اسواسطے کہ دلالت کرتا ہے اوپر
امنیت کے داخل ہونے والے اوسکے کی پس گویا تقدیر یون ہے کہ بیچ اسکے آیات بعضے
بینات مقام ابراہیم وامن داخلہ اور یہہ دونو نشانیان در معنی جمع ہین اور جائز

ہی یہہ کہ ذکر کی جاوین یہہ دونو آیتین اور ترک کی جاوین غیران دونو کی پس گویا
کہ یون کہا گیا ہی کہ بیچ اوسکی آیات بینات ہین ایک مقام ابراہیم ہی اور دوسری
امن داخل اوسکی کا وکثیر سواھما یعنی اور بہت ہین سواان دونکی قولہ سبیلاً
یعنی جو شخص کہ توانائی رکہی طرف اوس گہر کی جانی کی اور وہ کیا ہی کہ صحت بدن سے
اور ہونا زاد و راحلہ کا اور نفقہ واجب النفقہ کا اور پناہ مین ہونا دشمن سی اور حدیث
مین آیا ہی کہ جو شخص واجب الحج ہوا ور حج نکری ساتہہ یہود او رنصاری کی محشور ہوگا
قولہ کفر فان اللہ غنی الخ ترک حج کو نسبت بکفر کرنا واسطی تاکید کی ہی اور مبالغہ ہی
اوپر وجوب حج کی اور اشارہ اسکا ہی کہ ترک اوسکا بزرگترین کبائر سی ہی اور موجب
شدت عذاب ربانی اور غضب سبحانی کا ہی چنانچہ دلالت کرتی ہی اوسپر وہ
حدیث کہ روایت کیا اوسکو محمد بن فضل نی امام موسی کاظم علیہ السلام سی کہ
اون حضرت نی ذیل تفسیر آیہ قل ھل ننبئکم بالاخسرین اعمالا مین فرمایا ہی کہ
زیانکارترین لوگون کی عمل مین وہ ہین کہ حج اسلام کو تاخیر مین ڈالتی ہین اور
جناب صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ مراد ساتہہ قول حق تعالی کی ونحشرہ
ھم یوم القیمۃ اعمی یعنی حشر کرینگی ہم اونکو روز قیامت کی کور کہ اوپر حج واجب ہو
اور ادا نکرین حق تعالی روز قیامت مین اونکو نابینا محشور کریگا حضرت رسالت
صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ نماز پنجگانہ ادا کرو اور روزہ ماہ رمضان رکہو
اور ادائی زکوۃ کرو اور حج خانہ خدا بجالاؤ تا بہشت پروردگار اپنی مین داخل ہو
قولہ یا ایھا الذین امنوا منقول ہی کہ شاس بن قیس ایک مرد پیر یہودی

یہودی تہا کہ نہایت سنگدل اور شدید الکفر والعناد اور کینہ ور اور حاسد اور عیب جو
اور بد کو مسلمانون کا تہا ایکروز مجمع اوس اور خزرج مین آیا دیکہا کہ یہہ حلقہ کئی
ہوئی از روئی محبت اور کمال دوستی کی بایکدیگر بیٹہی ہین اور ایام جاہلیت مین
ہمیشہ درمیان انکی جنگ وجدال ہوتا تہا ہرگاہ مسلمان ہوئی وہ خصومت باتحاد
متبدل ہوئی اور جسوقت کہ شاس نی اتحاد اور دوستی انکی دیکہی آتش حسد سینہ
پر کینہ اوسکی مین روشن ہوئی ایک شخص سی کہا اوسنی کہ درمیان جوانان اوس
اور خزرج کی بیٹہہ تو اور جنگہائی سابق کو یاد دلا تو اور ایک قصیدہ کہ مذمت
قوم خزرج مین کہا تہا دیا اوسکو اور کہا کہ اسکو پڑہ تو اوسنی بموجب کہنی کی
عمل کیا قوم خزرج نی بعد سننی اوس قصیدہ کی زبان ساتہہ ہجو اوسیونکی دراز کی
قوم اوس نے تحمل نکیا اور دشنام دینی لگی آخر کار نوبت بکارزار پہنچی جبرئیل
ان آیتونکو لیکر نازل ہوئی جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نی معرکہ اونکی مین آن کر
فرمایا کہ باوجود اس بات کی کہ مین تمہاری درمیان ہون داعیہ رسم کفر نہین چہوڑتی
ہو تم سنو کہ خدا نی کیا فرمایا ہی بعد اسکی حضرت نی ان آیتونکو تلاوت کیا انہون
نی استغفار کیا اور ہتہیار پہینک دئی اور اشک ریزان بایکدیگر معانقہ کیا
اور جانا انہون نی کہ فرمان برداری یہود کی کفر ہی قولہ کافرین یعنی اگر
متابعت شاس اور تابعین اوسکی کی کروگی تمکو وہ مرتد کرینگی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَ

ای وہ گروہ کہ ایمان لائی ڈرو خدا کو حق ڈرنی اوسکی کا اور نہ مرو تم مگر

اَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ ○ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا

درحالیکہ ہو تم مسلمان اور چنگل مارو تم ساتھہ رسن خدا کی درحالیکہ سب مجتمع ہوا ور نہ پراکندہ ہو طریق سے اور یاد کرو تم

نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ

نعمت خدا کو اوپر تمہارے ہی دیکھتی کہ تھی تم دشمنان زمانہ جاہلیت مین پس الفت دی میان دلون تمہارے کی پس ہوئی تم

بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا

بسبب نعمت اوسکی کی برادران اور تھی تم کنارہ گڑہی کی آتش دوزخ سی پس نجات دی تمکو اوس سے

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ

اسطرح سی بیان کرتا ہی خدا واسطی تمہارے دلائل وحدانیت اپنی کو شاید کہ تم ہدایت پاؤ تم اور چاہئی کہ ہووے تمسے

اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ

ایک گروہ کہ بلاوین وے ہی طرف بہتری کی او ر امر کرین وہ ساتھہ نیکی کی اور باز رکھین وہ

الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا

فعل ناشائستہ سی اور یہہ وہ گروہ رستگاران ہین اور نہ ہو تم مانند اون لوگونکی کہ متفرق ہوئے

وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ

اور اختلاف کیا اونہون نی بعد اوس چیز کی آئین اونکو سمجھانی روشن اور وہ گروہ ہین کہ واسطی انکی

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ

عذاب بزرگ ہی بیچ اوس دنکی کہ سفید ہونگی روہا اور سیاہ ہونگی روہا پس لیکن وہ لوگ

اسْوَدَّتْ وُجُوْھُھُمْ ۣ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ

کہ سیاہ ہوگئی ہین موہنہ انکی فرشتی کہین کی کہ آیا کافر ہوے تم بعد ایمان لانی اپنی کی پس چکھو تم عذاب کو

الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ○ وَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ
عذاب کو بسبب اوس چیز کی کہ تھی تم کہ کافر ہوتے تھے اور لیکن وہ لوگ کہ سفید ہوئے

وُجُوهُهُمْ فَفِي رَحْمَةِ اللَّهِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○ تِلْكَ
مونہہ اونکی پس بیچ رحمت خدا کی ہین کہ وہ بیچ اوسکی ہمیشہ رہین گے یہہ

آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِلْعَالَمِينَ
آیات خدا ہین کہ تلاوت کرتے ہین ہم اوپر تیرے ساتہہ حق کی اور نہین ہی خدا کہ ارادہ کرے ظلم کا واسطی تمام

ع

وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ○
اور واسطی خدا کی وہ چیز کہ جو بیچ آسمانونکی ہی اور وہ چیز کہ جو بیچ زمین کی ہی اور طرف خدا کی پہیری جاتی ہین سب امور

قولہ یا ایہا الذین یعنی ای وہ گروہ کہ ایمان لائی ہو قوم اوس اور خزرج وغیرہ سی ڈرو تم خدا سی جیسا کہ حق ڈرنی کا ہی مثل بجا لانی اوامر اجابات کی اور باز رہنے محرمات کی ابی عبداللہ صلوات اللہ علیہ سی منقول ہی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ فرمانبرداری خدا کی کرو اور کسی وجہ سی عصیان اوسکا نکرو اور شکرگذاری اوسکی مین مشغول رہو اور پیوستہ ذکر اوسکا کرو اور کسی وقت مین اوس سی غافل نہو قولہ بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا مراد حبل اللہ سی متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ ہی سب احوال مین اون حضرت سی منقول ہی کہ وقت رحلت فرمایا ای مردمان مین تم مین سی جاتا ہون اور درمیان تمہاری دو حبل متین چہوڑی جاتا ہون اگر دست آویز ساتہہ ان دونوکی کروگی ہرگز گمراہ نہوگی اور ایک اون دونو مین سی بزرگتر ہی کہ وہ کتاب خدا ہی اور دوسری اہلبیت میری اور ہرگز یہہ دونو ایک دوسری سی جدا نہونگی اونتک

تک کہ نزدیک میرے ہی حوض کوثر پر پہنچین اور علی بن امان نے امام جعفر صادق صلوات اللہ
علیہ سے روایت کیا ہے کہ اون حضرت نے فرمایا ہے کہ ہم حبل متین ہین کہ حق تعالی نے
کلام مجید مین فرمایا ہے وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا یعنی چنگل مارو
تم سب ساتھہ رسن خدا کی اور نہ پراگندہ ہو تم طریق حق سے بسبب اختلاف کی درمیان
اپنی مثل اہل کتاب کی مروی ہے کہ ایکروز مسجد مین نزدیک حضرت امیر المومنین صلوات
اللہ علیہ کی راس الجالوت کہ سردار احبار اور مہتر یہود سے تہا اور جاثلیق کہ پیشوا
ترسایان کا تہا ان دونونکو نزدیک اون حضرت کی لاتے وہ حضرت متوجہ طرف
راس الجالوت کی ہوئے اور فرمایا کہ وای تجہپر کہ جانتا ہے تو کہ یہود سے بعد موسی کے
چند فریق ہوئے اوسنے عرض کیا کہ مین کتاب مین دیکھکر کہونگا حضرت نے فرمایا کہ
لعنت ہو تجہپر اسواسطے کہ تو امامت اپنی قوم کی کرتا ہے ہرگاہ کہ مسئلہ حلال یا حرام تجہسے
پوچہین اوس ہنگام مین تو کہیگا کہ مین کتاب دیکھکر کہونگا اگر وہ کتاب جل جاوے یا
اوسکو پارہ کر ڈالین اوسوقت کیا کریگا تو بعد اسکی طرف جاثلیق کی نگاہ کی اور کہا
کہ ترسایان چند فریق ہوئے کہا پینتالیس فریق ہوئے حضرت نے فرمایا کہ تو دروغ کہتا ہے
قسم بخدا کہ مین توریت کو جانتا ہون مین اور انجیل کو جانتا ہون مین بہتر تجہسے امت موسے
اکہتر فریق ہوئے ستر اون مین سے ہالک ہین اور ایک ناجی اور یہہ وہ گروہ ہین
کہ حق تعالی نے فرمایا ہے وَمِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ یعنی بعضی قوم موسے
سے وہ امت ہے کہ ہدایت پائی ہے ساتہہ حق کی اور امت عیسیٰ بہتر فریق ہوئے
ایک اون مین رستکار ہے اور باقی ہالک اور یہہ وہ جماعت ہین کہ حق تعالی نے انکے

انکی حق مین فرمایا تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ دیکھتا ہی تو چشمہا
اونکی کو کہ جاری ہوتی اشک اوس چیز سی کہ پہچانا ہی اونہون نی حق کو اور رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ تہتر فرق ہوئی ایک ناجی اور باقی ہالک اور وہ فرقہ ناجی وہ
ہین کہ حق تعالی انکی شان مین فرمایا ہی وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ
یعنی پس از ہماری ایک امت ہین کہ ہدایت پائی اونہون نی ساتہہ حق کی اور بسبب
اوسیکی عدل کرتی ہین اور بعد اوسکی اون حضرت نی کہا کہ یہہ گروہ شیعہ ہماری ہین
اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ ہی کہ حق ساتھہ علی کی ہی اور علی ساتہہ حق کی
اور حق علی کی ساتہہ دورا کرتا ہی پس یہہ حدیث دلالت کرتی ہی کہ حق ساتہہ شیعہ
کی ہی اور سوای انکی باطل ہی اور بہی اون حضرت نی فرمایا ہی قریب ہی کہ امت
میری تہتر گروہ ہو وین کی ایک فرقہ اونمین سی رستکار ہی اور باقی ہالک لوگون
نی عرض کی کہ یا رسول اللہ وہ فرقہ ناجی کون ہین حضرت نی فرمایا کہ وہ اہلبیت
میری اور پیروان اونکی ہین اور بعد اسکی فرمایا کہ مثل اہلبیت میری مثل کشتی نوح
کی ہی جو کوئی کہ سوار ہوا نجات پائی غرق و ہلاکت سی اور جس شخص نی کہ تخلف
اوس سی کیا غرق و ہلاک ہوا فائدہ تامہ مصنف مدارک بنابر پاس داری
ارشاد کرنی خلیفہ ثانی ذیل تفسیر اس آیہ مین سطر سی تحریر کرتا ہی کہ معنی وَاعْتَصِمُوا
بِحَبْلِ اللَّهِ تَمَسَّكُوا بِالْقُرْآنِ کی ہین یعنی دست اویز کرو تم ساتہہ قران کی چند
کہ بظاہر قول نبوی صلی اللہ علیہ والہ کو حجت لایا ہی کہ اَلْقُرْآنُ حَبْلُ اللَّهِ الْمَتِينُ
یعنی قرآن رسن خدا کی ہی مستحکم لیکن مقتضای سکی کہ لَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ بما فیہ

یعنی باسن ترشیح کرتا ہی ساتھہ اوس چیز کی کہ بیچ اوسکی ہی جو کچھہ بطون اسکی مین ہی وہ
ظاہر ہوتا ہی اور وجہ پانچواں ارشاد خلیفہ ثانی کی نہ کہ قول سنیے کی یہہ ہی کہ جسطرح سے
کہ قرآنکو جناب نبی نے حبل المتین کہا ہی اسیطرح سے اہلبیت کو بھی حبل المتین کہا ہی پس
قول سنیے تخصیص احدہما کو مقتضی نہین ہی خصوصاً بلحاظ اسکی کہ فریقین مین ثابت ہے
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ نے قریب رحلت کی فرمایا کہ مین تمہاری درمیان مین
چھوڑتا ہون دو ثقل کو اگر دست آویز کرو تم ساتھہ اوسکی گمراہ نہو گی تم بعد میرے
ایک کتاب خدا ہی اور دوسری اہلبیت میری اور یہہ دونو جدا نہونگی تا وقتیکہ
پہنچین نزدیک میری حوض کوثر پر پس اس مقام سی معلوم ہوتا ہی کہ فقط قرآن کو
حبل المتین کہنا ساتھہ قول سنیے کی درست نہین ہی الحال سند فقط حبل المتین کہنے
کلام اللہ کی سوائی حسبنا کتاب اللہ کی اور کوئی چیز نہین ہوسکتی اور علاوہ ازین
کفر صاحب مدارک ثابت ہوتا ہی اسوسطی کہ راضی ہونا کفر پر کفر ہی اور جو شخص کہ
تکذیب پیغمبر کی کری یقینا کافر ہی پس قول خلیفہ ثانی کا حسبنا کتاب اللہ یقینا مکذب
قول نبی ہی کہ یہہ دونو جدا نہونگی تا وقتیکہ وارد ہونگی نزدیک میری اوپر حوض
کوثر کی پس مصنف مدارک کا راضی ہونا قول حسبنا کتاب اللہ کو اور پیروی کرنا
اس قول کا کفر ہوا بلکہ جو اہل اسلام کہ راضی اس قول پر ہو کافر ہی اور طرفہ تر یہہ ہی
کہ درباب خلافت خلیفہ اول کی اہل سنت وجماعت لا تجتمع امتی علی الضلالۃ
کو باوجود مخالف ہونی امامیہ کی کہ وہ قائل ہین کہ اوسوقت مین اجماع امت حاصل نہوا تھا
دست آویز اپنا کرتی ہین اور جس امر مین کہ یقیناً اجماع امت حاصل ہوا ہوا وسکو ضلالت

اصلا السمع قبول نہین سنتی ہین مثل عدم نفاذ کی کتاب اللہ کی اہلبیت سی کہ فریقین مین
ثابت ہی اور اسیطرح سی تخلف تخلفا جیش اسامہ سی اور ملعونیت متخلف جیش اسامہ سے
قول پیغمبر سی فریقین مین ثابت ہی اور اسیطرحسی معزول کرنا خلیفہ اول کا پہنچانی
احکام سورۂ برات کو اور متولی ہونا اس امر کا علی بن ابی طالب علیہ السلام کا
از حکم ربانی فریقین مین ثابت ہی اور ازین قبیل اور امور ہین کہ ذکر اونکا باعث
طول کا ہی اور اگر کوئی کہی کہ کس دلیل اور برہان سی معلوم ہوتا ہی کہ فرقہ ناجی
شیعہ امامیہ ہین اور سوائی انکی سب ہالک ہین جواب اسکا یہہ ہی کہ ہرگاہ ثابت ہی
کہ مذہب شیعہ اثنا عشری مذہب اہلبیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ ہی اور کتب شیعہ مین
عصمت اہلبیت کی بدلائل قاطعہ اور براہین باہرہ سی ثابت ہی پس معلوم ہوا کہ انکی
مذہب مین خطا نہین ہی اسوسطی کہ مذہب انکا مذہب معصوم کا ہی کہ جو خطا اور
زلل سی مبرا ہین انشاء اللہ العزیز دلائل عصمت انبیا اور ائمہ اہلبیت مقام مناسب مین
ذکر کیا جائیگا تا فایدہ اسکا تمام اور نفع اسکا عام ہو اور اگر کوئی کہی کہ متمسک ائمہ
اہل سنت دونو کا معصوم ہی پس کسطرح سی امامیہ ناجی ہوئی اور اہلسنت ہالک باقی
رہا ہی کہ مصداق معصوم کا کون ہی اہل سنت وجماعت اجماع کو کہتی ہین اور شیعہ اہلبیت
نبیے کو کہتی ہین پس جواب اسکا یہہ ہی کہ اولا یقین ہونی اجماع امت کا نہایت متعسر
بلکہ محال ہی اسوسطی کہ اطلاع بہم لیجانا اقوال تمام علمای اہل اسلام پر نہایت دشوار
بلکہ محال ہی اور ثانیا اہل سنت وجماعت اکثر مسائل مجمع علیہا پر عمل نہین کرتی ہین
اسوسطی کہ امامیہ حقیت مذہب اپنی کی حدیث متفق علیہ سی ثابت اور مبرہن کرتی ہین

پس یہہ نہایت ازروی امامیہ سی ہی کہ ہمین کو وہین میدان ست جو کچہہ حدیث
متفق علیہ فریقین سی ثابت ہوا وسپر ہم اور تم عمل کرین اور مختلف فیہ کو ترک
کرین **قولہ بما کنتم تکفرون** یعنی بسبب اسکی کہ کافر ہوی ہو تم بعد ایمان لانی کے
مراد اہل کتاب ہین کہ ساتہہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کی ایمان نہ لای بعد اسکی کہ قبل
مبعث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی ایمان لای تہی ازجہت اسکی کہ نعت اور صفات
اونکی کو کتب سماوی مین دیکہتا تہا اور امیر المومنین علیہ السلام سی روایت ہی کہ
مراد اہل بدعت ہین بعد از رحلت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی اور ثعلبی نی اپنی
تفسیر مین لکہا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا قسم بخدا کہ جان میری قبضہ
قدرت اوسکی مین ہی البتہ وارد ہونگی اوپر میری کنارے حوض کوثر پر بعضی اصحاب
میرے پس ہر گاہ اونکو نزدیک میری لاوینگی اور طرف جہنم کی لی چلینگی مین
اوسی کہونگا کہ یہہ اصحاب میری ہین وہ کہینگی کہ تم نہین جانتی ہو کہ بعد تمہاری
بدعتین حادث کی ہین اور یہہ مرتد ہو گئی ہین **تکملہ** در رکوع دوم در سپارہ
چہارم **قولہ یجعل اللہ جمیعا** ترہ حرف ہین بینات اوسکی پانچ سی ابہہ
ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت ای **بکلام اللہ وال رسولہ قولہ**
ولا تفرقوا نو حرف ہین بینات اوسکی تین سی اونستہہ ہوتی ہین نکلی
اوس سی یہہ عبارت **بین کلام اللہ وال احمد الہدی**

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف

ہو تم ای امت محمد بہتر امتونکی کہ پیدا کی گئی ہین واسطی لوگونکی کہ امر کرتی ہو تم ساتہہ نیکی کے

بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَوْ اٰمَنَ

ساتھہ نیکی کی اور منع کرتے ہو تم فعل ناشایستہ سے اور ایمان لاتے ہو تم ساتھہ خدا کی اور اگر ایمان لاتے

اَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَاَكْثَرُهُمُ

اہل کتاب ہر اینہ سے بہتر واسطے اونکے بعضے اون مین سے ایمان لانے والے ہین اور بہت اونکے

الْفَاسِقُونَ ۝ لَنْ يَّضُرُّوكُمْ اِلَّا اَذًى وَاِنْ يُّقَاتِلُوكُمْ يُوَلُّوكُمُ

نافرمانی کرنے والے ہین ضرر نہ پہنچا سکینگے تمکو مگر ایذا تہوڑی اور اگر وہ مقابلہ کرین تمسے پھیرینگے

الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ۝ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا

پشتہا تمہارے اپنی کو بعد اسکے مدد نکیے جاوینگے معین کی گئی اوپر اونکے ذلت جس جگہہ کہ

ثُقِفُوا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَاۤءُو بِغَضَبٍ

پاتے جاوین مگر ساتھہ عہد کے خدا سے اور عہد کے لوگون سے اور پہرا اور ہوتے ساتھہ غضب کے

مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوا

خدا سے اور لازم کی گئی اوپر اونکے درویشی یہہ بسبب اسکے ہے کہ وہ تہے کہ

يَكْفُرُونَ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُونَ الْاَنْۢبِيَاۤءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ذٰلِكَ

منکر ہوتے ساتھہ آیات خدا کی اور قاتل ہوتے انبیا کی بناحق یہہ کفر و قتل بسبب اس چیز کے

بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ۝ لَيْسُوا سَوَاۤءً مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

کہ نافرمانی کی اونہون نے اور تہے وہ کہ درگذرتے تہے نہین ہین برابر کافر ونکے بعضے اہل کتاب سے

اُمَّةٌ قَاۤئِمَةٌ يَّتْلُونَ اٰيَاتِ اللّٰهِ اٰنَاۤءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ ۝

وہ گروہ ہین قایم بہ اطاعت ہین پڑہتے ہین آیات خدا کی ساعتہاے شب مین اور وہ سجدہ کرتے ہین

يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ

ایمان لاتی ہین ساتہہ خدا کی اور روز قیامت کی اور امر کرتی ہین وہ ساتہہ نیکی کی اور منع کرتی ہین وہ

عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ

فعل ناشایستہ سی اور جلدی کرتی ہین بیچ نیکیون کے اور یہہ گروہ جملہ شایستگانسی ہین

وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ

اور وہ چیز کہ کرینگی وہ کار نیک سی پس ہرگز نہ محروم کیے جاوینگی اوسکی رضا اور اللہ دانا ہی ساتہہ پرہیزگارونکی بدرستی کہ وہ لوگ

كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِىَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْــًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ

کہ کافر ہوتی ہرگز نہین باز رکہتا ہی اونسی مال اونکا اور نہ فرزندان اونکی عذاب خدا سی کسی چیز کو اور یہہ گروہ

اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِىْ هٰذِهِ

ملازمان دوزخ سی ہین کہ وہ بیچ اوسکی ہمیشہ رہین گی مثل اوس چیز کی کہ صرف کرتی ہین مشرکان بیچ اس

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْۤا

زندگانی دنیا کی مانند مثل اوس ہوا کی کہ بیچ اوسکی سردی بہت ہو کہ پہنچی کہیتی قوم کو کہ ظلم کیا ہی اونہون

اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ

نفسون اپنی کو پس ہلاک کرچکی وہ باد اوسکو اور نہین ظلم کیا ہی اونکو خدا نی اور لیکن نفسون اپنی پر وہ

يَظْلِمُوْنَ ○ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا

ظلم کرتی ہین ای وہ گروہ کہ ایمان لاتی نہ لو تم دوست کسیکو سوای مومنین کی نہین

يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚ

تقصیر کرتی ہین وہ تمہاری حق مین ازار دینی مین کی دوست رکہتی ہین اوس چیز کو کہ جو رنج مین ڈالی تمکو بتحقیق کہ ظاہر ہوتی ہی دشمنی اونکی دہن اونکی سی

افواههم وما تخفي صدورهم اكبر قد بينا لكم الآيات

دہن ہا اونکی سی اور وہ چیز کہ چھپاتی ہین سینہ ہا اونکی بزرگتر ہی تحقیق کہ بیان کیا ہمنی واسطی تمہارے آیتون کو

ان كنتم تعقلون ○ ها انتم اولاء تحبونهم ولا

اگر ہو تم کہ جانتی ہو تم آگاہ ہو کہ تم وہ گروہ ہو کہ دوست رکھتی ہو تم اونکو اور نہین

يحبونكم وتؤمنون بالكتاب كله واذا لقوكم قالوا آمنا

دوست رکھتی ہین تمکو اور ایمان لاتے ہو تم ساتھ کتاب کی سب اوسی کتاب کا اور جسگاہ ملاقات کی وہون نے ساتھ تمہارے کہا اونہون نے کہ ایمان لائے ہم

واذا خلوا عضوا عليكم الانامل من الغيظ قل موتوا بغيظكم

اور جس وقت کی کہ خلوت کرتی ہین کاٹتی ہین اوپر دشمنی تمہاری کی سر انگشتان غایت خشم سی کہہ تو ای محمد مر جاؤ تم ساتھ غصہ اپنی کی

ان الله عليم بذات الصدور ○ ان تمسسكم حسنة تسؤهم

بدرستیکہ خدا دانا ہی ساتھ اوس چیز کی کہ جو بیچ سینو تمہاری کی اگر پہونچی تمکو نیکی غنیمت کی برا معلوم ہوتا ہی اونکو

وان تصبكم سيئة يفرحوا بها وان تصبروا وتتقوا

اور اگر پہونچتی ہی تمکو بدی خوش ہوتی ہو بسبب اوسکی اور اگر صبر کرو تم اور پرہیز کرو تم اختلاط اونکے

لا يضركم كيدهم شيئا ان الله بما يعملون محيط ○

نہین ضرر کرتا تمکو مکر اونکا ـ کسی چیز کو بدرستیکہ خدا ساتھ اوس چیز کی کہ عمل کرتی ہو گھیرا ہی

ع

قوله كنتم خير امة تفاسیر اہلبیت علیہ السلام مین مروی ہی کہ یہہ آیت مخصوص حق ائمہ معصومین مین اور تابعین اونکی مین کہ شیعیان صالح ہین نازل ہوئی ہی اسواسطی کہ بہتر ہونا موقوف ہی ملازمت تقوی اور طاعت پر اور شبہہ نہین کہ وہی متصف ساتھ ان صفاتکی ہین انس نی روایت کیا ہی اسقف تریان نے ایک

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی آیا کہا کہ یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ چاہتا ہون
مین کہ مسلمان ہون مین فرمایا کہ سبب کیا ہی کہا کہ خواب مین دیکہا ہی مینی کہ قیامت
برپا ہی اور لوکون کو مقام سیاست مین لاتی ہین اور سبکی امتونکو لاکر حاضر
کیا ہی ایک کروہ کو دیکہا مینی کہ دست و پا سفید ہین اور مثل برق کی صراط
سی کذرتی ہین مینی کہا کہ یہہ لوک انبیا ہین فرشتون نی کہا کہ یہہ امت محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ مین مجکو اس جہت سی رغبت مسلمان ہونی کی ہوئی پس
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی اسلام اوسپر عرض کیا اور وہ مسلمان ہوا اور
اون حضرت سی منقول ہی کہ فرمایا جب تک کہ مین بہشت مین نہ داخل
ہون کا بہشت اور پیغمبرونپر حرام ہی انس نی روایت کی ہی کہ مین ساتہہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی ایک درہ مین پہنچا ایک آواز وہان سی
آئی مینی طرف اوسکی نگاہ کی دیکہا مینی کہ نیچی ایک درخت کی ایک شخص
نماز پڑہ رہا ہی اور یہہ دعا کرتا ہی کہ ای رب میری مجکو امت مرحومہ سی
کردان تو یعنی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سی کر مجکو کہ جن پر تو نی رحمت کی
ہی اور عفو کناہان اونکا کیا ہی اور دعا اونکی قبول کی ہی اور رضا مین
ثواب اونکی کا ہوا ہی مین آیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو خبر دی
فرمایا کہ جا تو اور کہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجکو سلام کہتی ہین
اور کہتی ہین کہ تمہارا نام کیا ہی مین آیا اور اوسنی پوچہا مینی کہ تمہارا
نام کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی پوچہا ہی کہا اونہون نی کہ

کہ رسول خدا کو میری طرف سے پیام پہنچا اور کہہ تو کہ بھائی تیرا خضر ہی خدا سے درخواست کرتا
ہی کہ تیری امت سے کری **تکملہ** بعضی روایت مین ہی کہ خیر ائمۃ تھا زمان خلیفہ
ثالث مین تغیر و تبدیل کیا اور خیر ائمہ کو خیر امتہ کر ڈالا اور منشا اسکا سوائی عداوت
ایمہ اہلبیت نبی کی کہ جن کی مودت لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی
القربی سے فرض و متحتم ہی اور سوا اسکی یہ ہے کہ مدار مذہب اپنی کی اور راہ نہین ہو سکتا ہے
چنانچہ تفسیر کبیر مین ذیل تفسیر اس آیہ مین لکھتا ہی کہ مسئلہ دوسرا یہہ ہی کہ احتجاج کیا ہے
اصحاب ہمارون نی ساتھہ اس آیہ کی کہ اجماع امت حجت ہی اور تقریر اسکی دو وجہ سے ہی
پہلی یہہ ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ ومن قوم موسی امۃ یهدون بالحق
اور بعد اسکی حقتعالی فرماتا ہی کنتم خیر امۃ پس واجب ہو حکم اس آیہ کی کہ یہہ
امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ افضل ہی اوس امت سی کہ جنہون نی ہدایت پائی ہی ساتھہ
حق کی اور ہر گاہ کہ یہہ افضل ٹھہری امت موسی سی پس واجب ہوئی یہہ بات کہ یہ امت
افضل ہی اوس امت سی کہ ہدایت پائی اونہون نی حق کی پس جسوقت کہ ہوا اسطرح سی
تو ہو گا اجماع محمد کا حجت اور دوسری تقریر یہہ ہی کہ الف لام بیچ المعروف اور
بیچ لفظ المنکر کی مفید ہین یہہ دونو استغراق کو اور یہہ مقتضی ہی ہونی امت محمد کو حکم کرنے
والی ساتھہ کل معروف کی اور نہی کرنی والی کل منکر سی اور ہر گاہ کہ ہوئی وہ امت
اسطرح سی تو ہو گا اجماع اونکا حق اور صدق بالضرورت تھی ترجمہ کلامہ پس ملاحظہ
کیا چاہتی بنظر انصاف کہ ہر گاہ خلافت خلیفہ اول موقوف اجماع پر ہی لہذا قرأت
خیر امتہ کو ترجیح دیا ہی قرأت خیر ائمہ پر مآل آنکہ یہہ احتجاج از سر تا پا مضمحل اور باطل ہی

کل منکر ہون کوئی اسکا قائل نہین ہی باقی رہا یہہ کہ بعض امت اس صفت پر ہین پس
اس صورت مین حجت اجماع باطل ہوئی اور معہذا اس آیہ سی ثابت ہوتا ہی کہ بعض
امت معصوم ہین چنانچہ تَأْمُرُوْنَ عَنْ کُلِّ الْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ
دلالت اسپر رکہتا ہی باوجود اسکی کہ مذہب اہل سنت و جماعت مین عصمت کسی فرد کی
بنی آدم سی ثابت نہین کرتی ہین اور یہہ قرینہ دیگر ہی خَیْرَ اُمَّةٍ کی ہونی پر قبل
حَتّٰی یَاْتِیَكَ الْیَقِیْنُ دفع دخل اگر کوئی اہل سنت و جماعت سی کہی کہ تامرون
بکل المعروف وَتَنْهَوْنَ عَنْ کُلِّ الْمُنْکَرِ اوسوقت مین ہی کہ اتفاق واقع ہو پس جواب اسکا
اولا یہہ ہے کہ اسمین تقیید کلام خدا لازم آتی ہی اور یہہ خلاف اصل ہی اور ثانیا یہہ ہی
کہ الی الآن اتفاق امت کا اس حیثیت پر کہ آمرین بکل المعروف اور ناہین عن المنکر
ہون واقع نہین ہوا ہی پس حق تعالی نی کہ موصوف کیا امت محمد کو ایسی صفت سی
کہ تا حال وہ صفت واقع نہین ہوئی خالی از سفاہت نہین ہی حالانکہ سیاق
کنتم و تامرون و تنہون دلالت موجود ہونی ان صفتونپر کرتا ہی اور بطلان تقریر اول
کا بعد از ملاحظہ کرنی اس مقام کی خبیر دانا پر پوشیدہ نرہیگا قوله الصّٰلِحِیْنَ
ابی عبداللہ علیہ السلام سی مروی ہی کہ وہ کہہ کہ بیچ اوسکی نماز شب ہوتی ہوا ور تلاوت
قرآن اوس کہمین کرنی ہون اہل آسمان کو روشنی دیتا ہی مثل ستارونکی کہ اہل زمین
کو روشنی دیتی ہین اور بعد اسکی فرمایا کہ لازم ہی تمکو کہ نماز شب ادا کرو کہ وہ سنت پیغمبر تمہارے
کی ہی اور شعار صالحونکا ہی کہ قبل از تمہاری تہی اور دافع درد و نکا ہی بدن تمہاریسی اور

اور حضرت نے فرمایا ہے کہ ایک رکعت نماز نصف آخر شب مین جو شخص بجا لاوے دنیا اور مافیہا
سے بہتر ہے اور اگر نماز شب میسر ہے امت پر شاق نہوتی ہر اینہ ان پر واجب کرتا مین اور
حدیث مین ہے کہ جناب امیر المومنین سے خطاب کیا کہ اے علی لازم ہے تجکو کہ نماز
شب کو ترک نکر اور اس کلمہ کے تین تکرار فرمائی اور اون حضرت نے فرمایا ہے کہ نماز
شب خوش رو اور با تراوت کرتی ہے پس چاہیے نماز شب کو ترک نکرو قولہ مثل
یعنی مثل اوس چیز کی کہ صرف کرتے ہین یہودیان اوپر علما اپنے کی اور یا ابو سفیان اور
اصحاب اوسکے بیچ جنگ احد کی لشکر کفار کی مدد کرتے تھے اور وہ چیز کہ ساتھ ریاکے
درویشونکو دیتے تھے قولہ حرث الخ اتفاق انکی کو تشبیہ دی ہے خدا نے ساتھ کھیتی کی اور
وقوع تھا اور تاخیر کرنے اوسکے کو ساتھ باد سرد کی کہ وہ نیست اور نابود کردے
کھیتی کو قولہ یا ایہا الذین امنوا مروی ہے کہ ایک جماعت مسلمانون نے ساتھ
یہود کے دوستی کی تھی بسبب قرابت کی کہ درمیان اونکے تھی حق تعالی نے اونکو
منع فرمایا کہ اے مومنین نہ لو تم دوست خالص سوائے مومنین کے اور بطانۃ اوسکو
کہتے ہین کہ بجہت اعتماد کی اوس شخص کو محرم اسرار باطنی کرے پس معنی یہہ ہین کہ سخنہائے
باطنی اپنی ساتھ یہودیونکے اظہار نکرو واسطے کہ وہ تقصیر نکرین کے حق تمہارے مین
یعنی پیوستہ در پے اسکے ہین کہ تمہین گمراہ کرین اور کار تمہارا فاسد کرین قولہ وما
تخفی صدورہم الخ یعنی جو چیز کہ مخفی کرتے ہین سینہ اون لوگونکے بغض سے بزرگتر ہے اوس
چیز سے کہ زبان پر لاتے ہین واسطے کہ جو چیز زبان پر لاتے ہین بسبب عداوت کے بے اختیار
صادر ہوتا ہے اور تحقیق کہ ظاہر کیا ہمنے واسطے تمہارے آیتون کو کہ دلالت کرتی ہین

اوپر وجوب خلاص کی دین مین اور دوستی کرنی اہل ایمان سی کہ کافر دوستی **تکملہ** رکوع سوم

سپارہ چہارم قولہ تعالیٰ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَمَا ثُقِفُوْا چوبیس حرف مین بنیات وسکی نو سنی حاصل

ہوتی ہین نکلی وس سی یہہ عبارت نزلت فی من جحد ولحق الی الاحمد قولہ تعالیٰ بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ دو حرف

ہین بنیات وسکی تین سی بتالیس ہوتی ہین نکلی وس سی یہہ عبارت وھو کلام اللّٰہ الاحد العزیز

قولہ تعالیٰ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ گیارہ حرف ہین بنیات وسکی پانسی تیس ہوتی ہین نکلی وس سی یہہ عبارت ھو علی

وابناؤہ المعصومون جدا پہر یہہ عبارت نکلی ھو علی نائب المصطفٰی والہما

وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللّٰهُ

اور جب آئی محمد صبح کو باہر گیا تو منزل اہل اپنے سی نازل کرتا ہی مومنین کو بیچ جگہہ کی واسطی جنگ کی اور خدا

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا وَ

سنتا ہی دانا ہی یاد کرا محمد وقتیکہ قصد کیا دو گروہنی تم سی یہہ کہ نامردی کرین اور خدا دوست ان دونو کا ہی اور

عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ

اوپر خدا کی پس چاہیئی توکل کرین مومنین اور ہر آئینہ بتحقیق کہ نصرت دی تمکو خدا نے ساتھہ جنگ بدر کے اور حالیکہ تم

اَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ

ذلیل تھی پس ڈرو خدا سے تا شاید کہ تم شکر کرو تم وقتیکہ کہا تو نی واسطی مومنون کی آیا نہین

يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ○

کفایت کرتا تمکو یہہ کہ مدد کری تمکو رب تمہارا ساتھہ ہزار کی فرشتون سے درحالیکہ نازل کئی گئی ہین آسمان سے

بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ

ہان اگر صبر کرو تم بیچ جنگ کی اور پرہیز کرو تم مخالفت خدا اور رسول سے اور آوین تمکو تمہارے دشمن پہر اپنے جوش کی اس حال مین مدد کریگا تمکو رب تمہارا

بِخَمْسَةِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ○ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى

ساتہہ پانچ ہزار کی فرشتون سے درحالیکہ وے علامت کئی گئی ہین اور نہین گردانا اوسکو خدانے مگر بشارت

لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ

واسطی تمہارے اور تاکہ مطمئن ہون قلوب تمہارے ساتہہ اوسکی اور نہین ہے مگر پاس خدا سے که غالب ہے

الْحَكِيْمِ ○ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا

حکمت کار ہے تاکہ قطع کرے بعضی اون لوگون سے که کافر ہوے ہین یا ذلیل کرے اونکو پس پہرین وہ

خَآئِبِيْنَ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ

درحالیکه ناامید ہونیوالے نہین ہے واسطے تیرے اس امر سے کوئی چیز یا قبول توبہ کرے اوپر اونکی یا عذاب کرے اونکو پس تحقیق که وہ

ظٰلِمُوْنَ ○ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ يَغْفِرُ لِمَنْ

ظلم کرنیوالے ہین اور واسطے خدا کی ہے وہ چیز کہ بیچ آسمانون کی ہے اور وہ چیز که بیچ زمین کے ہے عفو کرتا ہے جس شخص کو

يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ ع

چاہتا ہے اور عذاب کرتا ہے جس شخص کو چاہتا ہے اور خدا بخشنے والا مہربان ہے

واذ غدوت الخ اور یاد کر ای محمد وقتیکه باہر آیا تو صبح کو خانہ عائشہ سی بعد از تین برس کے ہجرت سے کہ مہیا
کرتا تہا تو مومنین کو بیچ مقامہای جنگ کی اور خدا شنوا ہی گفتگو تمہاریکو درباب باہر آنی مدینہ سے اور توقف کرنی
اوسی مدینہ مین دانا ہی ساتہہ نیت ہای تمہاریکی درصحت اور فساد اعتقاد ہر ایک کا سی بسبب جنگ احد کی ابی
عبد الله علیه السلام سے منقول ہی کہ ہر گاہ جنگ بدر واقع ہوی اور قریش مغلوب ہوئی اور ستر شخص
اونمین سی کشتہ ہوئی اور ستر اسیر مسلمان ہوئی اور باقی نی فرار کیا اور متوجہ مکہ ہوی ابو سفیان نے گروہ
قریش سے کہا اوسی کہ ای گروہ قریش لشکر عرب جمع کرو تا انتقام محمد اور یاران اوسکی سی لین ہم پس

تین ہزار سوار اور دو ہزار پیادی جمع کئی اور پہر مکہ سی روانہ ہوتی اور رجال احد
مین فرود آئی اور ہرگاہ کہ یہہ خبر حضرت رسالت کو پہونچی اصحاب اپنی کو جمع کیا اور
مدینہ سی روانہ ہوتی اثنائی راہ مین عبد اللہ ابن سلول منافق ساتہہ اصحاب
نفاق کی درمیان لشکر اسلام سی برگشتہ ہوتی اور ساتہہ کفار ونکی ملی اور بنو سلیم
اور بنو حارثہ کو قوم خزرج سی اور قوم اوس تہی اور رجالہ انصار حضرت رسالت
صلی اللہ علیہ وآلہ سی تہی ہرگاہ کہ دیکہا اونہون نی کہ عبد اللہ ابی ساتہہ تین سی
شخص کی پہر گیا قصد کیا کہ مدینہ کو پہر چلین لیکن توفیق الہی شامل حال انکی ہوتی
اور ثبات قدمی اختیار کی اونہون نی جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہی اِذْ هَمَّتْ
طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ یعنی یاد کر اسکو
وقتیکہ قصد کیا دو گروہ نی مسلمانوں سی یہہ کہ نامردی کرین اور پہر جائین وقتیکہ عبد اللہ
ابن ابی پہر گیا تہا حال آنکہ خدا نگہدار اون دونو کا تہا اور اوپر خدا کی چاہئی توکل
کرین مومنین القصہ لشکر اسلام با صولت تمام وادی احد مین آئی اور مقابل اہل اسلام
کی مخالف نی صف آراستہ کی اور آغاز حرب کیا اول وہ شخص کہ جانب کفار سی آیا
طلحہ تہا کہ علم لشکر کفار اوسکی ہاتہہ مین تہا امیر المومنین علیہ السلام درمیان لشکر اپنی سی
باہر آئی اور مقابلہ اوسکا کیا اور دو بدل شمشیر ہوئی آخر کار امیر المومنین صلوات اللہ
علیہ نی ایک ضرب پیش سر اوسکی پر ماری کہ نیمہ سر اوسکا مع یک چشم و یکجانب رو قطع
ہو گیا بعد اسکی بہائی اوسکا مصعب نی نشان اوٹہا لیا عاصم ابن ثابت نی اوسکو تیر
مارا کہ وہ مر گیا بعد اوسکی تیسرا بہائی اوسکا عثمان تہا اوسنی نشان اوٹہا لیا عاصم

نی اوسکو بہی بیک تیر و اصل جہنم کیا غلام اوسکا کہ صواب نام رکہتا تہا اوسنی
علم اوٹہالیا اور وہ بسیار مرد دلاور اور شجاع تہا امیر المومنین صلوات اللہ علیہ
اوس سی محاربہ کو آئی اور ایکضربت دست راست پر ماری کہ قطع ہو کر گرا اوسنی نشانکو
دست چپ مین لیا حضرت نی اوسکو قطع کیا شرک یہہ حال دیکہکر بہاگی اہل اسلام غنیمت
لینی مین مشغول ہوئی جماعت تیر اندازان کہ محافظت درہ کوہ احد کی متعلق اونسی کہتی
تہی باوجود اس بات کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی تاکید فرمائی تہی کہ خواہ شکست
ہماری ہوا ور خواہ فتح ہو اس موضع سی حرکت نکیجیو واسطی لوٹ کی متوجہ لشکر کاہ
ہوئی ہر چند عبد اللہ جبیر کہ سردار انکا تہا منع کرتا رہا اور تاکید حضرت رسالت سے
اونکو آگاہ سوائی سات شخص کی اونمین سی کوئی نہ ٹہرا اور شامت مخالفت فرمان
نبی کی ظاہر ہوئی لشکر اسلام مین کہ خالد بن ولید اور عکرمہ بن ابی جہل ساتہہ
ایک جماعت کی پشت کوہ احد پر پنہان ہوئی تہی ہر گاہ درہ پہاڑ کو نگہبانوں سی خالی
دیکہا اور اہل اسلام مشغول بغنیمت دفعتا عبد اللہ پر گر پڑی اور اوسکو مع ہمراہان
قتل کیا اور بعد اوسکی متوجہ لشکر اسلام ہوئی کہ جو لوٹ مین مشغول تہی اون کو
آن کر گہیر لیا اور وہ کفار کہ بہاگی تہی پہر پہری اور اکثر مومنین بہاگی سوائی پانچ
یا سات کی نرہا اور وہ بہی مقتول ہوئی اور حضرت امیر حمزہ بہی اسی لڑائی مین مقتول ہوئی اور
بسبب سنگ باران کرنی بعضی مشرکون کی دو دندان مبارک حضرت رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ کی توٹی بعد اسکی اوس لشکر کفار مین سوائی علی علیہ السلام اور رسول خدا
کی کوئی نرہا اور جو جماعت کفار کہ متوجہ حضرت رسالت پناہ ہوتی تہی وہ حضرت

فرمائی تھی کہ ای علی تیرا کی سی مجہی محفوظ رکھہ فی الحال ایمہ مومنان متوجہ اوس قوم کی
ہوئی تھی بعضی کو وصل جہنم کرتی تھی اور بعضون کو منفرق جبرئیل علیہ السلام نازل
ہوئی اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کمال جوانمردی اور نہایت یکجہتی
ہی کہ علی اسوقت کر رہی ہین اور ملائکہ مقربین جوانمردی اونکی سی متعجب ہو رہی ہین
پیغمبر نی فرمایا کہ وہ مجہسی ہین اور مین اوسی ہون جبرئیل نی عرض کیا کہ مین تم
دونوسی ہون اور ایک روایت ہی کہ عیسی کہتی تھی کہ لا سیف الا ذو الفقار
ولا فتی الا علی اور ابی عبد اللہ علیہ السلام سی مروی ہی کہ پیغمبر خدا نی
جبرئیل کو درمیان آسمانون زمین کی دیکھا کہ کرسی طلا پر بیٹھی ہین اور کہتی ہین کہ لا
سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علی اور علی ابراہیم نی تفسیر اپنی
مین لکھا ہی کہ امیر المومنین نی روز احد مین کفار قریش سی مقاتلہ کیا تا بحدیکہ ستر
جراحت مقدم جسم اون حضرت پر لگی اور باوجود اسکی اصلا جنگ مین تزلزل نہوئی
اور سستی نی راہ نپائی اسیوسطی آسمان سی ندا آئی لا فتی الا علی لا سیف الا
ذو الفقار اور جنگ مین ایک کافر نی کمین مین بیٹھہ کی ایک پتھر حوالہ اون حضرت
کی کیا کہ پیغمبر خدا مجروح ہوئی اور ابن وقاص نی ایک سنگ لب و دندان اون حضرت
پر مارا کہ دندان رباعیہ اون حضرت کی شکستہ ہوئی اور ابلیس نی آواز دی کہ محمد
مقتول ہوئی اور تہوری دیر مین خبر مدینہ مین پہونچی فاطمہ علیہا السلام سراسیمہ اور
حیران متوجہ احد ہوئین جناب فاطمہ ہرگاہ نزدیک احد پہونچین اور خدمت حضرت رسالت
مین آئین اور جسوقت روئی اون حضرت کو آلودہ بخون دیکہا رونی لگین حضرت نی

فرمایا کہ اینا فاطمہ گریہ مت کرو کہ حضرت نی ہمکو کفار و پر نصرت دی اور جان تو کہ شوہر تیرا
جو کچھہ کہ واجب تہا ادا کیا اور حق تعالی نی شجاعان عرب کو اوسکی ہاتہہ سی قتل کروایا بعد اسکی
امیر المومنین نی شمشیر اپنی فاطمہ کو دی اور کہا اس شمشیر کو لو کہ آجکی دن میری ساتہہ وفاداری
کی ہی اور قیس بن سعد سی منقول ہی کہ اون نی اپنی باپ سی سنا ہی کہ جناب امیر فرماتی
تہی کہ جنگ احد مین سولہ ضربت شدید مجھی پہونچین کہ اون مین سی چار ضربین ایسی تہین کہ
اوس سی چار مرتبہ زمین پر گرا مین ہر مرتبہ ایکمرد پیرا و خوشرو نزدیک آتا تہا اور مجھی ایستادہ
کرتا تہا کہ متوجہ جنگ دشمنان خدا اور رسول خدا کا ہو تو کہ خدا اور رسول تجہسی خوشنود
ہوں پس مین نزدیک رسول خدا کی گیا اور صورت حال سی آگاہ کیا فرمایا کہ ای علی خدا
چشم تیری روشن کری بشارت ہو تجھی یہ اوس شخص سی کہ ہاتہہ تیرا اٹہاتا تہا اور کہڑا کرتا تہا اور
ساتہہ جنگ دشمنان کی ترغیب کرتا تہا وہ جبرئیل تہی پس حضرت فرماتی تہین کہ مینی اس خوشخبری سی فتح
تمام اپنی بدن مین پائی مینی اور دونو ہاتہون سی دشمنونکو مارتا تہا مین تا اینکہ دلاوران اور سرداران
قریش کو خاک مذلت پر گرایا مینی اور بتائید الہی نصرت و ظفر پائی مینی اور حق تعالی اثنائی
بیان جنگ احد مین فتح روز بدر کو یاد مومنین لاتا ہی تا بعوض اوسکی شکر گذاری کرین اور
یاد اوسکی کرکی مرہم جراحت اوس شکستگی کا کہ جنگ احد مین انکو پہونچی ہی کرین چنانچہ حق تعالی
فرماتا ہی کہ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ یعنی بدرستیکہ نصرت دی تمکو خدا نی موضع
بدر مین و بدر درمیان مکہ و مدینہ کی ہی در حالتی کہ تم ذلیل اور خوار تہی چشم دشمنونمین ابن عباس
سی مروی ہی کہ مہاجر روز جنگ بدر کی ستہتر مرد تہی اور انصار دو سی چہتیس کہ مجموع مین سی تین سی
تیرہ تہی اور فوج مشرکین قریب ہزار شخص کی تہی اور سوار تہی مشرکین مین اور درمیان اہل اسلام

کی سوائی مقداد اور اسود کی کوئی گہوڑا نہ تہا ستّر اونٹ تہی اور باوجود اسکی فتح دی تمکو
پس خوف کرو تم خدا سی اور کثرت مشرکین سی اندیشہ نکرو اور تمام کتب تواریخ مین مذکور ہی کہ امیر المؤمنین
نی اس جنگ مین بہی بکمال شجاعت اور دلاوری کی تا بحدیکہ ثلث کفار دست مبارک آنحضرت سی مقتول ہوی
اور ثلث دیگر باقی صحابہ اور ملائکہ سی مقتول ہوئی اور باتفاق فریقین جملہ کفار سی جہتیس شجاعان اور
دلاوران کو کہ مشہور اور معروف تہی امیر المؤمنین نی اونکو واصل جہنم کیا اور ہرگاہ کہ وی شجاع مقتول
ہوئی کفارون نی ہزیمت پائی اور ستر شخص مشرکون سی اسیر کیی **قولہ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ** یعنی حق تعالے
نی نصرت دی تمکو روز بدر مین وقتیکہ کہتا تہا تو ای محمد واسطی مومنون کی بسبب قلت عدد اپنی اور کثرت عدد دشمنون کی آیا نہین کفایت
کرتا تمکو یہہ کہ مدد کری تمکو پروردگار تمہارا ساتہہ تین ہزار سوار فرشتون کی کہ عالم بالا سی نازل کیی گیی ہین **قولہ**
مُسَوِّمِیْنَ یعنی درحالیکہ وہ فرشتگان نشان کرنی والی ہونگی گہوڑون اپنون کو اور نشان ملائکہ کا اوس
روز کی یہہ تہا کہ پشم سرخ پیشانی اور دم اپنی پر باندہا تہا اور امیر المؤمنین اور ابن عباس سی مروی ہی
کہ عمامہ ہائی سفید فرشتی باندہی تہی اور سری عمامہ کی درمیان دو نو شانون کی ڈال دی تہی یہہ علامت
اونہون نی مقرر کی تہی اور قتادہ سی مروی ہی کہ فرشتی اسپان ابلق پر سوار تہی اور یہہ علامت
اپنی مقرر کر کی میدان کارزار مین آئی حاصل ان آیات کا یہہ ہی آیا مدد کرنا تمہارا ساتہہ تین
ہزار فرشتون کی جنگ بدر مین کفایت نہین کرتا ہی تمکو اس جنگ مین بہی تمہاری واسطی فرشتی نازل ہون
اگر ثبات قدمی کرتی تم اس جنگ مین اور مخالفت خدا اور رسول خدا سی ڈرتی تم تو فورًا حق تعالے
مدد کرتا تمہاری ساتہہ پانچ ہزار فرشتون کی **قولہ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْہِمْ** یعنی نصرت تمہاری بسبب ایک کے چار
چیز کی نہی ہی اور وہ یہہ ہی کہ شکستہ ہونا رکن دولت انکی کا بسبب قتل و اسیر ہونی بزرگون انکی کی اور پہیر دینا
انکار کرنی لوگونکی شوکت مسلمانون سی دیا توبہ اونکی ہرگاہ مسلمان ہوں اور یا عذاب کری اونکو ہرگاہ کہ اپنی کفر پر اصرار

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً وَّاتَّقُوا

اى ده گروه كه ايمان لائى نه كهاؤ تم سود كو درحاليكه زياده كيا هو چند بار اور ڈرو تم

اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝

خدا سى شايد كه تم رستگار رهو اور ڈرو تم اوس آتش سى كه مهيا كى گئى هى واسطى كافروں كى

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ

اور فرمان بردارى كرو تم خدا اور رسول كى شايد كه تم رحم كئى جاؤ تم اور سرعت كرو تم طرف بخشش كى

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝

رب اپنى سى اور طرف بهشت كى كه كشادگى اوسكى مثل آسمانوں اور زمين كى هى مهيا كى گئى هى واسطى پرهيزگاروں كى

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ

ايسى وه پرهيزگار كه صرف كرتى هيں مال كو بيچ خوشى كى اور بيچ وقت سختى كى اور ايسى هيں كه ضبط كرنى والى هيں غصه كو

الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اِذَا

معاف كرنى والى هيں لوگوں سى اور خدا دوست ركهتا هى نيكو كاروں كو اور ايسى متقين كه هرگاه كرتى هيں

فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ

فعل ناشايسته كو يا ستم كرتى هيں وه نفسوں اپنى كو ياد كرتى هيں خدا كو پس طلب آمرزش كرتى هيں واسطى گناهوں اپنى كى

وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ڞ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ

اور كون هى كه بخشى گناهوں كو مگر خدا اور نهيں اصرار كرتى هيں وه اوپر اوس چيز كى كه كيا انهوں نى و

يَعْلَمُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ

درحاليكه وه جانتى هيں يه وه گروه هيں كه عوض انكا بخشش هى جانب رب انكى سى اور جنتيں هيں

تجري من تحتها الانهار خالدين فيها ونعم اجر العاملين ○

که جاری هین زیر درختونکی نهرین درحالیکه همیشه رهین کی بیچ اوسکی اور بهتر هی اجر اعمل کرنیوالون

قد خلت من قبلكم سنن فسيروا في الارض فانظروا

بدرستیکه گذری اگلی تم سی واقعهای بسیار پس سیر کرو تم بیچ زمین کی پس نظر کرو تم

كيف كان عاقبة المكذبين ○ هذا بيان للناس وهدى

کسطرحسی هوا انجام تکذیب کرنی والونکا یهه دلیل روشن هی واسطی لوگونکی اور رهنما

وموعظة للمتقين ○ ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم

اور پند هی واسطی پرهیزگارونکی اور نه سستی کرو اور نه اندوهناک هو حال انکه تم برتر هو اگر هو تم

مؤمنين ○ ان يمسسكم قرح فقد مس القوم قرح مثله وتلك

ایمان لانی والی اگر مس کری تمکو زخم پس تحقیق که پهنچی قوم کو زخم مانند اوسکی اور ان

الايام نداولها بين الناس وليعلم الله الذين امنوا ويتخذ

ایام کو پهیرتی هین اونکو درمیان لوگونکی کبهی بعشرت اور کبهی برنج اور تاکه جانی خدا اون لوگونکو جو ایمان لای هین اور تاکه

منكم شهداء والله لا يحب الظالمين ○ وليمحص الله الذين

تم سے گواهان اور خدا نهین دوست رکهتا هی ستمگارونکو اور تاکه پاکیزه کری حق تعالی اون لوگو

امنوا ويمحق الكافرين ○ ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ولما

که جو ایمان لائی هین اور هلاک کری کافرونکو نه جانو تم یهه که داخل هوگی تم بهشت مین حال آنکه

يعلم الله الذين جاهدوا منكم ويعلم الصابرين ○ ولقد كنتم

جانتا هی خدا اون لوگونکو که جهاد کیا اون مین تمسی اور جانتا وه خدا صابرونکو اور هرآئینه تحقیق کهی تم

کنتم تمنون الموت من قبل ان تلقوه فقد رایتموه وانتم تنظرون

کہ تھی تم کہ آرزو کرتی تھی موت کو آگی اس سی مشاہدہ کرین اسباب مرگ کو پس تحقیق دیکھا تمنی اوسکو حالانکہ تم دیکھتی تھی مقتولون

قولہ فی السراء الخ یعنی وہ لوگ کہ صرف کرتی ہین مال اپنی کو واسطی خوشنودی خدا کی
وقت آسانی اور سختی کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ بہشت سرای اہل سخاوت ہی
اور اون حضرت نی فرمایا ہی کہ سخی خدا سی اور بہشت سی اور لوگون سی نزدیک ہی اور
بخیل ان تینون چیزسی دور ہی اور بخل ایکدرخت ہی دوزخ مین کہ شاخین اوسکی دنیا
مین لٹک رہی ہین جو شخص کہ اوسمین لٹکا دوزخ مین پہنچا قولہ والکاظمین حدیث مین
آیا ہی کہ جو شخص کہ غصہ اپنی کو تھانبی اور طاقت انتقام کی ہو ترک اوسکو کری حق تعالی
دل اوسکی کو امن اور ایمان سی پر کرتا ہی آور اون حضرت نی فرمایا ہی کہ صاحب
قوت وہ شخص نہین ہی کہ لوگون کو زد و کوب کری بلکہ وہ شخص صاحب قوت ہی کہ
مالک نفس اپنی کا ہو وقت غضب مین اور آتش خشم کو آب حلم سی بجھاوی اور اون
حضرتسی مروی ہی کہ کوئی جرعہ نزدیک خدا کی دوست تر خشم فرو کرنی سی نہین ہی وہ یا
جرعہ صبر کا ترک معصیت سی ہو اور جو شخص کہ خشم سی باز رہی خدا اوسکو ساتھ حور العین کے
تزویج کرتا ہی قولہ العافین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ جو شخص کہ در سوال
اوپر اپنی کھولی واسطی زیادتی مال کی خدا اوسکو زیادہ درویش کرتا ہی اور جو بندہ
کہ لوگون کو صلہ اور عطا دی حق تعالی مال اوسکی کو زیادہ کرتا ہی اور روز قیامت کو
منادی ندا کریگا کہ کہان ہین وہ لوگ کہ اجر اونکا خدا پر بہت ہی پس کوئی نہ اوٹھیگا
مگر وہ شخص کہ عفو کیا ہو ظالم اپنی سی قولہ یحب المحسنین انس بن مالک نی روایت کی ہی

کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا شب معراج مین بیچ بہشت کی مواضع بلند دیکھی
مینی جبرئیل سی پوچھا مینی کہ یہہ کس واسطی ہین جبرئیل نی عرض کی کہ واسطی کاظمین غیظ اور
عافین عن الناس اور واسطی محسنین کی عمرو نسفی نی بیچ تفسیر اپنی کی بعد از بیان کرنی
اس آیہ کی نقل کیا ہی کہ فرزند نبی اور جگر گوشہ علی ولی حسین بن علی ہمراہ ایک جماعت
اشراف عرب کی اور بزرگان با علم و ادب کی بر سر ایک خوان بیٹھی تھی خادم اونکا
ایک کاسہ طعام گرم کا مجلس مین لایا جب خوف و دہشت سی پاؤن اوسکا فرش سی
اولجھا اور کاسہ اوپر دہان مبارک اون حضرت کی گرا شاہزادہ نی از روی تادیب
کی طرف اوسکی نظر کی خوف سی مدہوش ہوا اور یکایک زبان اوسکی سی جاری ہوا
وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ امام حسین صلوات اللہ علیہ نی فرمایا کہ مینی خشم اپنی کو فرو کیا
بعد اسکی اوسنی کہا کہ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ امام نی جواب دیا کہ مینی عفو کیا تجھی بعد
اوسکی اوسنی کہا کہ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ امام نی فرمایا کہ مینی تجھی آزاد کیا اور
معیشت تیری اپنی اوپر لازم کی مینی حضار مجلس اوس خوا و خلق اونکی سی متعجب ہوئی
اور کہا اونہون نی اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ یعنی خدا جانتا ہی کیا کیا
چاہتی اور کسی دیا چاہتی اور مجمع البیان مین اور بعضی تفاسیر مین اس حکایت کو طرف
امام زین العابدین صلوات اللہ علیہ کی نسبت کیا ہی کہ ایک کنیز امام زین العابدین کے
پانی ہاتھہ پر ڈالتی تھی کہ آفتابہ سر اون حضرت پر گرا حضرت نی اوسکو بنظر غضب دیکھا
اون نی بھی کلمات سابق الذکر کہی اور حضرت نی بھی اوس سی اوسی طرحسی سلوک کیا
اور ممکن ہی کہ یہہ حرکت دو نو بزرگوار دونا سی عمل مین آئی ہو فَاسْتَغْفَرُوْا

ابن عباس سی منقول ہی کہ ایک جماعت اصحاب با یکدگر کہنی لگی کہ بنی اسرائیل تم سی گرامی
تہی نزدیک حق کی اسواسطی کہ جو گناہ کہ بنی اسرائیل کرتی تہی سر دروازہ اونکی پر
مرقوم ہوتا تہا کہ کفارہ اسکا یہہ ہی مثل گوش بریدن اور بینی بریدن اور سوای اسکی
انواع عقوبات سی ہی تا یہہ کفارہ اونکی گناہونکا ہو اور بعد اسکی بار دیگر مرتکب ایسی
گناہ کی نہون اور ہمکو اسطرحسی زجر و توبیخ نہین کی ہی کہ تا گناہونسی باز رہین حق تعالی
نی اس آیت کو بہیجا قولہ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً الخ حاصل یہہ ہی کہ تمکو بنی اسرائیل
سی گرامی تر رکہا ہی اسواسطی تم سی بتوبہ و استغفار راضی ہوتی ہین ہم اور اوسکو کفارہ
تمہاری گناہونکا کیا ہی ہمنی اور وہ عقوبت کہ بنی اسرائیل پر مقرر کی تہی باز رکہی ہی تمسی
حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ جو شخص کہ گناہ کری اور بعد اوسکی
استغفار کری اگرچہ دن بہر مین ستر گناہ کئی ہون اور ہر گناہ کی بعد استغفار کیا ہو وہ اوسکو
مصر بہ گناہ نہین لکہتی ہین آور حدیث مین وارد ہی کہ خوشا حال اوس شخص کا کہ ہرگاہ
کہ نامہ عمل اپنی کو کہولی اور نیچی ہر گناہ کی ایک استغفار لکہی ہوئی دیکہی آور جناب صادق
صلوات اللہ علیہ سی مروی ہی کہ جو شخص تعقیب نماز صبح مین کہی أَسْتَغْفِرُ اللهَ
الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ حق تعالی واسطی اوسکی سات سی گناہ کبیرہ
سی درگذرتا ہی آور جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ گناہ کبیرہ نہین
ہی ساتہہ استغفار کی اور صغیرہ نہین ہی ساتہہ اصرار کی یعنی اگر گناہ کبیرہ کیا اور
بعد اوسکی استغفار کیا گناہ کبیرہ رفع ہو جاتا ہی آور اگر صغیرہ پر اصرار کیا کبیرہ ہو جاتا ہی
اور جو شخص کہ استغفار بہت کری حق تعالی اوسکو تمام غم و اندوہ سی خوشی دیتا ہی

اور ہر ایکی سی اونکو پہیرتا ہی اور دور کرتی اور اوسکو پہنچاتا ہی اوس جگہہ سی کہ مطلقا
کمان نرکہتا ہوا اور ابو عبد اللہ سی مروی ہی کہ ہرگاہ کہ بندہ استغفار بہت کرے نامہ اوسکا
کہ آسمان پر لیجاتی ہین مانند ستارے کی درخشان ہوتا ہی اور امام رضا علیہ السلام سی مروی
ہی کہ استغفار مانند برگ درخت کی ہی کہ درخت سی ریزان ہوتی ہین یعنی جس طرح سی کہ برگ
درخت سی جہڑ جاتی ہین اسیطرح سی گناہان استغفار کرنی والی سی جہڑتی ہین مروی ہی
کہ ہرگاہ یہہ آیہ نازل ہوا ابلیس نی غضب مین اکر حق تعالی سی کہا قسم عزت و جلال
تیری کی کہ بندگان تیری کو گمراہ کرونگا مین حق تعالی نی بہی کہا قسم عزت و جلال اپنی کی کہ مین
بندون کو بخشونگا جبتک کہ استغفار کرین کی قولہ یمسسکم ابن عباس سی مروی ہی کہ ہرگاہ
روز احد کو شکست اہل اسلام پر واقع ہوئی حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ نی ہاتہہ
واسطی دعا کی بلند کیا اور فرمایا کہ خداوندا اس شہر مین سوائی اس گروہ کی کوئی نہین ہی
کہ عبادت کرتا ہو اگر ہلاک ہو جائین گی تو کوئی تجکو بوحدانیت عبادت نکریگا حق تعالی نی
یہہ آیہ مذکورہ کو نازل کیا اور راشد بن سعد نی روایت کی کہ ہرگاہ کہ رسول خدا احد سی
پہری اور صحابہ جمع ہوتی کہ بعضی اون مین سی مجروح ہوئی تہی اور زنان اور لڑکون کا
جمع ہوتی جاتی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ اس حال سی بہت دلتنگ ہوئی اوس
ہنگام مین حق تعالی نی یہہ آیہ نازل کیا ان یمسسکم قرح الخ یعنی اگر پہونچی تمکو جراحت
اور زخم اس جنگ مین پس بدرستیکہ پہنچی ہین گروہ کفار کو جنگ بدر مین جراحت اور
زخم مانند اوسکی اور وہ کفار باوجود اس مانکی جنگ مین سست اور بیدل نہوئی پس
تم کہ امیدوار ہی رحمت خدا سی رکہتی ہو سزاوار ہو تم کہ سر تسلیم جہکائی رہو اور جو کچہہ

پہچہ کہ تمکو پہنچا ہی اور پہنچی کا خورسند رہو اور صبر کرو اور چند روز کو کہ مدار زندگانی اوسی
گردانتی ہین اوسکو درمیان لوگونکی کسی ایام مین دولت وعشرت دیتی ہین اور کسی ایام مین
نکبت اور عشرت اور کسی ہنگام مین سرور وشادمانی اور کسی ہنگام مین تشویش و
پریشانی تا اہل اسلام لذات فانیہ دنیا پر حریص نہوان اور لذات اخرت باقیہ پر سعی کرنی
والی ہون پس اسی جہت سی نصرت اور دولت کو درمیان تمہاری اور کفار کی گردانتی
ہین ہم قولہ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ مراد اس آیہ سی سرزنش لوگونکی ہی اس بات پر کہ
اول تمنی تمنائی حرب کیا اور آمادہ جنگ ہوئی اور ہرگاہ کہ وہ جنگ واقع ہوئی
بیدل ہوئی اور بہا کی کتب تواریخ مین مذکور ہی کہ اوس ہنگام مین کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ ہمراہ سات سو اہل اسلام کی مقابل فوج قریش کی کہ تین ہزار تہی اور ایک
روایت مین پانچ ہزار صف آرا ہوئی اور عبد اللہ ابن جبیر کو ساتہہ پچاس تیراندازکی
رخنہ کوہ احد پر معین کیا کہ تا مشرکین اوس رخنہ سی تاخت نکرنی پاوین اور اس بابت مین
مبالغہ بہت سا کیا اور بعد اسکی جنگ وجدال ہونی لگی امیر المومنین صلوات اللہ علیہ
چار سی شجاعان عرب کو خاک ذلت پر گرایا اور مشرکین منہزم ہوئی اور اصحاب لوٹنی مین
مشغول ہوئی اور وہ پچاس تیرانداز کہ رخنہ کوہ پر مقرر کئی تہی بطمع لوٹکی نافرمانی سردار
اپنی کی کی اور رخنہ کوہ احد کو چہوڑکر لوٹ پر گری اور مشرکان کہ پیچہی اوس رخنہ کے
پنہان تہی جسوقت اونہون نی اوس رخنہ کو خالی دیکہا اوپر اہل اسلام کی دوڑ پڑی
اور مسلمانان درمیان مشرکونکی کہر گئی اور بہت سی اہل اسلام کو شہید کیا چنانچہ لب و
دندان حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ بسنگ جفائی مشرکان توٹی اور مسلمان فرار ہوئی

اور ابلیس نے آواز دی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ شہید ہوئی اور بعد اسکی امیر المومنین
صلوات اللہ علیہ نی بمردانگی تمام اور بشجاعت تمام اہل شرک کو مغلوب کیا اور ہر گاہ
گریختگان اہل اسلام نی فتح وظفر کو سنا پہر پہری حضرت رسالت صلی اللہ علیہ نی زبان
ملامت اونپر کہولی اور فرمایا کہ کسواسطی بہاگی تم اونہون نی عذر کیا اور کہا کہ ہمنی
آواز قتل تمہاری سنی تہی زمانہ ہمپر تنگ ہوا اور نہایت دہشت سی بہاگے ہم

حق تعالی نی بجہت دفع عذر ان لوگونکی فرمایا

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ
اور نہین محمد مگر بہیجا ہوا اوسکا بدرستی کہ گذری اگلی اوسکی سی بہت رسول ایا پس اگر مر جاوی پیغمبر

اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ
یا مقتول ہو پہر جاؤگی تم اوپر پاشنہ ہای اپنی کی اور جو شخص کہ پہری اوپر پاشنہ اپنی کے

فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ○ وَمَا كَانَ
پس نہین ضرر پہنچاتا ہی خدا کو کسی چیز کا اور قریب ہی کہ جزا دیوی خدا شکر کرنی والونکو اور نہین ہی

لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ
واسطی کسی نفس کی یہہ کہ مر جاوی مگر ساتہہ حکم خدا کی یہہ حکم لکہا گیا ہی ساتہہ لکہنی معین کی اور جو شخص کہ چاہی ثواب

الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَ
دنیا کو دیتی ہین ہم اوسکو اوسی دنیا سی اور جو شخص کہ چاہی بدلا آخرت کا دیتی ہین ہم اوسکو اوسی آخرت سی اور

سَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ ○ وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ
قریب ہی کہ جزا دینگی ہم شکر کرنی والونکو اور بہت پیغمبر وہ نبی کہ جنگ کیا ساتہہ اوسکی علمائی بسیار نی

رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا
علما اُسی بسیار نی پس نہ سستی کی اونہون نی واسطی اوس چیز کی کہ پہنچا اونکو رنج سی بیچ راہ خدا کی اور نہ

ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ ○ وَمَا كَانَ
سستی ہوئی وہ جہاد سی اور نہ اظہار عجز کیا اونہون نی اور خدا دوست رکھتا ہی صابرونکو اور نہ تہا

قَوْلَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ
قول اونکا مگر یہہ کہ کہا اونہون نی ائی پروردگار ہمارے بخش واسطی ہماری گناہوں ہمارے کو اور تعدی ہماری بیچ کام ہمارے کی اور ثابت رکھ

أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ○ فَآتَاهُمُ اللَّهُ
قدموں ہماریکو اور مدد کر ہمکو اوپر قوم کافرون کی پس دیا اونکو خدا نی

ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ○
ثواب دنیا کا اور نیکوئی ثواب آخرت کی اور خدا دوست رکھتا ہی نیکوکارون کو

قوله وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ اسم مبارک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کا محمد او رمحمود اور حمید ہی

اور محمود سی محمد بلیغ تر ہی اور دونوں سی احمد بلیغ تر ہی اسی واسطی حق تعالی نی قرآن مین

اونکو ساتہہ نام محمد اور احمد کی یاد کیا ہی اور اسم اون حضرت کا اپنی نام سی نکالا ہی

چنانچہ حدیث قدسی مین آیا انا اللہ المحمود وانت محمد یعنی مین خدائی محمود ہوں اور تو

تو محمد ہی اور امام علی بن موسی الرضا سی روایت ہی کہ امیر المومنین صلوات اللہ علیہ

فرمایا کہ ہرگاہ کہ فرزند کا نام محمد رکہو اوسکی تعظیم کرو اور ہرگاہ مجلس مین آئی جگہہ دو

اور روترشی نکرو اور جو کروہ کہ آپس مین مشورہ کرین اور درمیان اونکی وہ شخص ہو کہ

نام اوسکا محمد ہو یا احمد ہو وہ مشورہ بہتر ہوتا ہی اور کوئی گہر نہین ہی کہ جس گہر مین حاضر ہون

نعمت بچہایا جائی اور اوس خوان پر وہ شخص ہو کہ نام اوسکا محمد یا احمد یا محمود ہو
یہہ کہ ہر روز صبح و شام رحمت اوس گہر مین نازل ہوتی ہی اور حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا ہی کہ جسکو حق تعالی چار پسر عطا کری اور کسی کا نام میرے
نام سے نہو ظلم کیا مجہپر اور منقول ہی کہ جس گہر مین وہ شخص ہو کہ نام اوسکا محمد یا احمد
یا محمود یا علی یا حسن یا حسین ہو یا جعفر یا طالب یا عبد اللہ یا فاطمہ ہو اوس گہر مین
درویشی داخل نہین ہوتی ہی اور ابو جعفر صلوات اللہ علیہ سی مروی ہی کہ شیطان
ہرگاہ کہ سنتا ہی کسیکو یا محمد یا علی کہکر پکارتی ہین گداز ہو جاتا ہی مانند قلعی پگہلی
ہوئی اور مروی ہی کہ ہرگاہ روز قیامت ہو گا حق تعالی فرشتی کو امر کریگا کہ نکالو
ہر مومن کو کہ نام اوسکا محمد ہو استادہ ہو اور بیحساب بہشت مین جائی بحہت شرف
بزرگواری محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کی قولہ معہ ربیون کثیر معنی مین اسکی چند
اقوال ہین ایک یہہ ہی کہ علما اور فقہا مراد ہین اور دوسرا یہہ ہی کہ ربیون بہت سے
جماعتین تہین معنی اول ابن عباس اور حسن سی مروی ہی اور معنی دوسری مجاہد
اور قتادہ سی اور تیسرا یہہ ہی کہ ربیون منسوبون الی الرب ہی اور معنی اسکی یہہ
ہین کہ تمسک کرنی والی ساتہہ عبادت خدا کی یہہ قول اخفش کا ہی اور بعضون نی کہا ہے
کہ وہ لوگ ہین کہ جنکو نسبت علم رب کی ساتہہ ہی اور چوتہا یہہ ہی کہ ربیون دس ہزار
شخص تہی یہہ قول زجاج کا ہی اور ابن جعفر صلوات اللہ علیہ سے مروی ہی اور
پانچوان یہہ ہی کہ ربیون امنا ہین اور ربانیون ولاۃ ہین یہہ قول ابن زید کا ہی اور ربیون
مین تین قرات آئی ہین مفتوح اور مکسور اور مضموم تکملہ کوع ششم سپارہ چہارم

آل عمران

چهارم قوله انقلبتم علی اعقابکم ستره حرف بین بینات اوسکی نوسی بین بیس ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت اهل الانقلاب و الفساد ابوبکر و ابوحفص و احباؤهما و جد

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يَرُدُّوكُمْ

اى وہ لوگ کہ ایمان لائی اگر اطاعت کرو ان لوگون کی کہ کافر ہوئی پہیرین گے تمکو

عَلَى أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ ۝ بَلِ اللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ

اوپر پاشنہ تمہاری کی پس پہروگی تم درحالیکہ زیانکار ہوگی بلکہ خدا مددکار ہی تمہارا اور وہ

خَيْرُ النَّاصِرِينَ ۝ سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ

بہتر مددکارون کا ہی قریب ہی کہ ڈالین ہم بیچ دلون ان لوگون کی کہ جو کافر ہوئی خوف کو

بِمَا أَشْرَكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ

بسبب اوس چیز کی کہ شریک کیا اونہون نی ساتھہ خدا کی اوس چیز کو کہ نہین نازل کیا ہی ساتھہ اوسکی حجت اور دلیل کو اور جگہ انکی آگ ہی

وَبِئْسَ مَثْوَى الظَّالِمِينَ ۝ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ إِذْ

اور بری ہی آرام کاہ ظالمون کے اور ہرآئینہ بتحقیق سچ کیا تمسی خدانی وعدہ اپنا جب

تَحُسُّونَهُمْ بِإِذْنِهِ حَتَّى إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَ

قتل کرتی تہی تم انکو ساتہہ حکم خدا کی تا اینکہ اوسوقت کہ ضعیف ہوئی تم اور نزاع کی تمنی بیچ امر جنگ کی اور

عَصَيْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا أَرَاكُمْ مَا تُحِبُّونَ مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ

نافرمانی کی تمنی بعد ازاوس چیز کی کہ دیکھلایا تمکو اوس چیز کو کہ دوست رکہتی تہی تم بعضی تمسی وہ ہی کہ چاہتا ہی

الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ

دنیا کو اور بعضی تمسی وہ شخص ہی کہ خواہش کرتا ہی آخرت کی بعد اسکی پہیرا تمکو قتل دینی کا فرون کا سی

لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنكُمْ وَاللّٰهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۝ إِذْ

تا آزمائش کرے تمکو اور البتہ بدرستی کہ معاف کیا تمسے اور خدا صاحب فضل ورحمت کا ہے اوپر مومنوں کے وقتیکہ

تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَىٰ أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ

دور کئے تم اور نہ التفات کرتے تھے تم اوپر کسی کے اور رسول بلاتا تھا تمکو بیچ جماعت اخر تمہاری کے

فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ وَاللّٰهُ خَبِيرٌ

پس پہونچایا تمکو غم بعد غم کے تاکہ نہ غمگین ہو تم اوپر اوس چیز کے کہ فوت ہوے تمسے اور نہ اوس غمگین ہو اوس رنج سے پہونچا تمکو اور خدا

بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ ثُمَّ أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّن بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاسًا يَغْشَىٰ طَائِفَةً

جاننا اوسچیز کی کہ عمل کرتے ہو تم بعد اسکے نازل کیا خدا نے اوپر تمہارے بعد اندوہ کے امن کو کہ وہ خواب سبک تھا کہ گھیر لیا تھا ایک گروہ کو

مِّنكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ

تمسے اور ایک گروہ تھے کہ اونکو غم میں ڈالا تھا نفسوں اونکے نے گمان کرتے تھے ساتھ خدا کے غیر گمان حق کے وہ گمان

الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَل لَّنَا مِنَ الْأَمْرِ مِن شَيْءٍ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ

اہل جاہلیت کا ہے کہتے ہیں وہ آیا ہے واسطے ہمارے امر ظفر سے کوئی چیز کہہ تو اے محمد بدرستیکہ امر تمام سے واسطے

لِلّٰهِ يُخْفُونَ فِي أَنفُسِهِم مَّا لَا يُبْدُونَ لَكَ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ

خدا کے ہے چھپاتے ہیں وہ منافق بیچ نفسوں اپنے کے اوسچیز کو کہ نہیں ظاہر کرتے ہیں وہ واسطے تیرے کہتے ہیں وہ کہ اگر ہوتا واسطے ہمارے

الْأَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هَاهُنَا قُل لَّوْ كُنتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ

امر فتح سے کوئی چیز نہ قتل کئے جاتے ہم اوس جگہہ کہہ تو اے محمد اگر ہوتے تم بیچ گھروں اپنے کے ہر آئنہ باہر آتے ہیں وہ لوگ کہ لکھا

عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَ

اوپر اونکے قتل ہونا طرف مقتل اپنے کے اور تاکہ آزمادے خدا وہ چیز کہ جو بیچ سینوں تمہارے کے ہے اور

نصف

وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَاللهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ إِنَّ الَّذِينَ

اور تاکہ پاکیزہ کرے اوس چیز کو کہ بیچ دلون تمہارے کی ہے اور خدا دانا ہے ساتھ اوس چیز کی کہ بیچ سینون کی ہے بدرستیکہ وہ لوگ

تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ

کہ پھر گئے تھے تم میں سے دن کہ ملاقی ہوئے دو گروہ مسلمانوں اور کافروں کے سوائے اسکے نہین ہے کہ لغزش دی اونکو شیطان نے بسبب شامت بعضے

مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝

اوس چیز کی کہ کسب کیا تھا اور ہر آئینہ بتحقیق عفو کیا خدا نے اونسے بدرستیکہ خدا بخشنے والا ہے بردبار ہے

ع

قولہ سَنُلْقِي ہرگاہ کہ ابوسفیان اور اصحاب اوسکے بعد از واقعہ احد کے متوجہ مکہ ہوئے اثنائے راہ مین

ابوسفیان نے کہا کہ پھرنا ہمارا خطا تھا اسواسطے کہ اہل اسلام تھوڑے سے باقی رہ گئے تھے اور اکثر

مجروح اور متفرق ہوتے تھے پھر چلو تاکہ یکبار ہجوم کرین اور سب کو قتل کرین پس قصد کیا

کہ پھر چلین حق تعالی نے رعب اور ترس اونکے دلمین ڈالا اور نہو سکا کہ پھرین اور حق تعالی نے

قبل از اوسکے کہ یہہ صورت واقع ہو رسول صلی اللہ علیہ و آلہ کو اس سے خبر دے اور فرمایا کہ سَنُلْقِي

قولہ صَدَقَكُمُ اللهُ وَعْدَهُ یعنی ہر آئینہ راست کیا خدا نے وعدہ اپنیکو درباب ظفر اور نصرت

دینے کے اسواسطے کہ نصرت اور ظفر مشروط تھی ساتھ صبر و تقوے کے اور پرہیز کرنا مخالفت امر

پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ سے یعنی ہرگاہ کہ تم صبر کرتے اور اطاعت اور فرمانبرداری پیغمبر صلی اللہ

علیہ و آلہ کی بجا لاتے اوسوقت فتح اور نصرت پاتے تم اور ہرگاہ کہ ترک کیا تمنے اور مخالفت امر پیغمبر

سے مغلوب ہوئے اور ہرگاہ کہ پھر تمنے ثبات قدمی کی پس حق تعالی کا وعدہ کرنا فتح دینے

اس جنگ مین ساتھ تمہارے سچ ہوا قولہ تَحُسُّونَهُمْ یعنی حق تعالی نے پھیری مونہہ تمہارے

اونہین کافرون سے حاصل یہہ ہے کہ بسبب شامت مخالفت اصحاب کی حکم نبی سے حق تعالی نے

نصرت اونکی نکی اور اون لوگو نکو اوپر حال اونکی کی چہوڑا او راسی جہت سی وہ منہزم ہوئی **قوله عَفَا عَنكُمْ** بدرستیکہ حق تعالی درگذر اسکی اور تمکو نہ چاہا خدانی کہ مقتول ہوجاؤ بسبب تفضل اپنی کی تمہاری حال پر بسبب جانی پشیمان ہونی تمہاریکی حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی **قوله غَمًّا بِغَمٍّ** اسکی معنی مین چند اقوال ہین ایک یہہ ہے جاتی امید ثواب تمکو مغموم کیا بسبب ہزیمت کی اور فتح مشرکونکی باوجود مغموم کرنی تمہارے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو از جہت نافرمانی اونکی کی پس غم اول واسطی لوگون کی ہوا اور غم ثانی واسطی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کی یہہ قول زجاج کا ہی اور دوسرا یہہ ہی کہ ترتیب او واسطے حسی ہی **غَمًّا عَلَى غَمٍّ** و **غَمًّا مَعَ غَمٍّ** و **غَمًّا بَعْدَ غَمٍّ** یعنی غم اوپر غم کی یا غم ساتہہ غم کی یا غم بعد غم کی او مراد اس سی کثرت غم ہی بسبب ندامت کی حرکات اپنی سی اور بسبب لاحق ہونی شدائد کی اور بسبب اسکی کہ وہ نجانتی تہی اوس چیز کو کہ جسکی سبب سی لائق عذاب خدا کی ہوئی تہی اور تیسرا یہہ ہی کہ غم اول قتل ہونا اور زخمی ہونا ہی اور غم دوم خوف کہانا بسبب خبر قتل پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کی یہہ قول قتادہ اور ربیع کا ہی اور چوتہا یہہ ہی کہ پہنچا تمکو غم جنگ احد مین بعوض اوس غم کی کہ پہنچا تہا مشرکونکو جنگ بدر مین یہہ معنی حسن سے مروی ہین اور صاحب مجمع البیان نی اس قولکو کہا ہی کہ یہہ منظور فیہ ہی اسواسطی کہ جو غم دست مسلمانونسی مشرکونکو پہنچا تہا موجب دینی کرامت کا تہا نہ موجب دینی غم کا اور پانچوان یہہ ہی کہ مراد غم مشرکین ہی بسبب غالب ہونی مسلمانونکی بعد اسکی کہ وہ مسلمان مغلوب اور مغموم ہوئی تہی یہہ قول حسین بن علی مغربی کا ہی **قوله نُعَاسًا** روایت صحیحہ مین وارد ہے کہ یہہ خواب مخصوص امیر المومنین صلوات اللہ علیہ اور حارث بن صمہ اور سہل بن حنیف

حنیف اور بعضی دیگر تابعونسی که ایمان کامل رکھتی تھی ہی اور حق تعالی نی بر سبیل منت اور اعتبار

کی اس نعمت کو تمہین یاد دلاتا ہی که بعد از غم و اندوه زخم کی اسن تمام تم پر نازل کی تا بکثرت خواب

غلبه کیا اور یہه معلوم ہی که خواب ساتھه راحت اور امنیت کے ہوتی ہی اور اہل نفاق بجہت عدم رسوخ اور اعتقاد اور رجوع

او ما لکی تنہا ضبط سین تہی درمیان انکی مطلق خواب اور آرام نہتا چنانچه قول حق تعالی وطائفة منهم قد اهمتهم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ

اي وه لوگ که ایمان لائی ہو نہ ہو تم مانند ان لوگونکی که کافر ہوئی اور کہا انہون نی واسطی برادران اپنی

إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ أَوْ كَانُوا غُزًّى لَوْ كَانُوا عِنْدَنَا مَا مَاتُوا وَمَا

وقتیکه چلین بیچ زمین کی واسطے تجارت کے یا تہی وه جنگ کرنی والی اگر ہوتی وه نزدیک ہمارے نه مرتی وه اور نه

قُتِلُوا لِيَجْعَلَ اللَّهُ ذَٰلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ وَاللَّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَاللَّهُ

قتل کی جاتی تا اینکه کرتا ہی خدا اس اعتقاد باطل کو دریغ بیچ دلون انکی کی اور خدا زنده رکھتا ہی اور موت دیتا ہی اور خدا

بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِنَ

ساتھه اوس چیز کی که عمل کرتی ہو بینا ہی اور ہر آئینه اگر قتل کئی جاؤ تم بیچ راه خدا کی یا مرو تم ہر آئینه آمرزش خدا کی طرف سے

اللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ ۝ وَلَئِنْ مُتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى اللَّهِ تُحْشَرُونَ ۝

اور بخشش بہتر ہی اوس چیز سی که جمع کرتی ہو تم اور ہر آئینه مرو تم یا قتل کئی جاؤ تم ہر آئینه طرف خدا کے حشر کئی جاؤ گے

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا

پس بسبب رحمت کی خدا سی دلجوئی کی تو نی ای محمد واسطی انکی اور اگر ہوتا سخت گو تی سنگ دل ہر آئینه پراگنده ہو جاتی

مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ

گرد تیری سی پس درگذر تو اونسی اور طلب بخشش کر واسطی انکی اور مشوره کر اونسی بیچ کام کے

فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝ اِنْ

پس جب وقت کہ قصد کیا تو نے پس اعتماد کر تو اوپر خدا کی بدرستی کہ خدا دوست رکھتا ہی توکل کرنی والونکو اگر

يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ

نصرت دی تمکو خدا پس نہین غالب ہی کوئی اوپر تمہارے اور اگر ترک کرے تمکو پس کون ہی وہ شخص کہ یاری کرے تمہاری

بَعْدِهٖ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ

پیچہ ترک اوسکی کی اور اوپر خدا کی پس چاہیی کہ توکل کرین مومنین اور نہین سزاوار ہی واسطی کسی نبی کی یہہ کہ خیانت کری

وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا

اور جو شخص کہ خیانت کری آویگا ہمراہ اوسکی کہ خیانت کی ہی روز قیامت مین پس تمام دیا جاویگا ہر ذاتکو جزا اوس چیز کی

كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ

کہ کسب کیا اونہون نے اور وے نہ ظلم کئی جاوینگی آیا پس وہ شخص کہ پیروی کری خوشنودی حق کی مانند اوس شخص کی ہی کہ سزاوار

بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ هُمْ دَرَجٰتٌ

ساتھہ غضب کی خدا سے اور جگہہ اوسکی جہنم ہی اور بری جاہی بازگشت وہ لوگ کہ جو تابع خوشنودی حق کی ہین صاحب درجات ہین

عِنْدَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

نزدیک خدا کی اور خدا بینا ہی ساتھہ اوس چیز کی کہ وہ عمل کرتی ہین برآینہ بتحقیق کہ احسان کیا خدا نی اوپر مومنین کے

اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ

وقتیکہ برانگیختہ کیا بیچ اونکی رسول کو اونہین لوگون مین سی کہ تلاوت کرتا ہی اوپر انکے آیات خداکو اور پاک کرتا ہی انکو

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ

اور تعلیم کرتا ہی انکو وہ پیغمبر قران اور حکمت اور اگرچہ تھے وہ آگی سی برآینہ بیچ گمراہی کے

ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا

گمراہی ظاہر کے ایا ہر گاہ کہ پہنچی تمکو مصیبت کہ تحقیق پہنچی تھی تمکو دو چند اوسکی

قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا قُلْ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

کہا تمنے کس جہت سے پہنچی یہہ کہہ تو اے محمد کہ وہ ہی جانب نفسوں تمہارے سے ہی کہ خدا اوپر ہر چیز کی قادر ہے

وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ

اور وہ چیز کہ پہنچی تمکو قتل وغیرہ سے جس روز کہ ملاقاتی ہوئی گروہ مسلمان کافروں سی پس تھی ساتھ علم خدا کے اور تا کہ جانے مومنین کو

وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اور تا کہ جانے اون لوگوں کو کہ نفاق کیا ہے اور کہا گیا واسطے اونہیں منافقین کے آؤ جنگ کرو تم بیچ راہ خدا کی

اَوِ ادْفَعُوْا قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ

یا دفع کرو تم شر کو کہا اونہوں نے اگر جانتے ہم آداب جنگ کو البتہ پیروی کرتے ہم تمہاری وہی منافق واسطے کفر کی اوس دن قریب تر تھے

مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ وَ

اونہیں اہل کفر سے واسطے اہل ایمان کی کہتے ہیں وہ ساتھ مونہہ اپنے کے وہ چیز کہ نہیں ہے بیچ دلوں اونکی کی اور

اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ

خدا دانا تر ہے ساتھ اوس چیز کہ چھپاتے ہیں وہ منافقین کہ کہا اونہوں نے واسطے برادران اپنی کی درحالیکہ بیٹھے گھروں میں اگر

اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ

اطاعت کرتے وہ ہماری نہ قتل کئے جاتے کہہ تو اے محمد پس دفع کرو تم نفسوں اپنے سے موت کو اگر ہو تم

صٰدِقِيْنَ ۝ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا

راست گو ونسے اور نہ گمان کر تو اے محمد وہ لوگ کہ جو قتل کئے گئے بیچ راہ خدا کی مردے ہیں

بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝ فَرِحِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

بلکہ زندہ ہین نزدیک رب اپنی کی روزی دئی جاتی ہین درحالیکہ شاد ہین ساتہہ اوس چیز کی کہ عطا کیا ہی اونکو خدا نے فضل سے

وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ

اور طلب بشارت کرتی ہین وہ ساتہہ اون لوگونکی کہ نہین ملحق ہوئی ہین ساتہہ اونکی بعد اونکی اسی سبب سے کہ نہین ہی خوف

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ

اوپر اونکی اور نہ وہ غمگین ہونگے خوشی کرتی ہین ساتہہ نعمت کی خدا سے

وَفَضْلٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ قولہ ع

اور فضل کی اور یہ کہ بیشک خدا نہین ضائع کرتا ہی اجر مومنین کا

وشاورهم فی الامر ذیل تفسیر اس آیہ مین صاحب مجمع البیان نی لکہا ہی کہ ترجمہ اسکا

یہہ ہی اختلاف کیا ہی لوگون نی فائدہ مشورہ لینی مین نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی لوگونسی

باوجود استغنا اون حضرت کی بسبب نازل ہونی وحی کی دریافت کرنی رائی صائب کی بندونسے

اور پر چند اقوال کی ایک یہہ ہی کہ بنا بر خوش ہونی لوگونکی اور واسطی مالوف ہونی اونکی کی

اور دوسرا یہہ ہی کہ امت اونکی اقتدا کری اونہین حضرت کی درباب مشورہ لینی کی اور تیسرا

یہہ ہی کہ مشورہ لینا اون حضرت کا واسطی جلالت صحابہ کی ہی اور چوتہا یہہ کہ تا امتحان ناصح

کا ہو منافق سی اور پانچوان یہہ ہی کہ مشورہ امور دنیا مین اور مکائد جنگ اور بیچ ان امور

جائز ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کو مشورہ لینا اونسی تنقیح کلام و تحقیق مقام

ہر گاہ کہ توضیح اور تنقیح اس آیہ کی مناظرہ جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ کہ بعضی علمائی عامہ سے

اتفاق ہوا تہا بخوبی ظاہر ہوتا ہی لہذا وہ مناظرہ بیان کیا جاتا ہی جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ

الرحمه ایکروز خانه شریف بغداد مین که نام اوسکا ابوعبدالله محمد بن محمد بن طاہر رحمة الله
تہا قدم رنجه فرمایا اور ایک ہمضمون مین سی که اوسکو ورثانی کہتی تہی حاضر ہوا اور جناب
شیخ سی استفسار کیا اونسی که مذہب تمہارا یہه ہی که حضرت رسول صلی الله علیه وآله و
سلم معصوم ہین خطا سی اور مبرا لغزش سی اور سہو اور غلطی سی تہی اور بنفس نفیس کامل
اور مستغنی رغبت اپنی سی تہی حال آنکه حق تعالی نی اونکو امر مشوره یعنی کا رغبت اپنی سی
کیا ہی اور فرمایا ہی **شاورهم فی الامر فاذا عزمت فتوکل علی الله**
جناب شیخ نی جواب مین ارشاد کیا که مشوره حضرت رسالت صلی الله علیه وآله کا ساتهه صحابی کی
جہت احتیاج آنحضرت کی نتہا جیسا که تو نی توہم کیا ہی بلکه مشوره بجہت ایک غایت کی که
اوسکا ذکر کرونگا مین تجہسی اسواسطی که ظاہر ہی که وه حضرت معصوم کبائر سی ہو باتفاق
فریقین اور صغائر سی معصوم ہو نزدیک مخالفون تیری کی اور بہی باتفاق اکمل خلائق
ہوا اور رائی اوسکی بہتر اور عقل اوسکی وافرتر اور تدبیر اوسکی محکم تر ہوا اور سلسله وحی اور
الہام کا درمیان اوسکی اور حق تعالی کی متصل ہوئی اور ملائکه بتواتر اوسپر نازل ہوتی
ہون اور امور مخفیه اور مصالح بندگان سی آگاه کرتی ہون کسطرح سی گنجایش سخن کی ہوکه اوسکو
حاجت دریافت کرنی رائی کی رعیت اپنی سی که برابت صفات پیغمبر صلی الله علیه وآله سی
کمتر ہو اور یہه ظاہر ہی که حکیم کاہی اوسی طریق فائده اپنی کی مشوره کرتا ہی وقتیکه یقین
ہو یا ظن غالب ہو که وه دوسرا رائی اور تدبیر اور کمال عقل مین اوس سی زیاده ہو
لیکن ہرگاه وه حکیم جانی که مرتبه اوسکا ان امور مین سبہی کمتر ہی بظاہر نیت استفاده
کی اوس سی کوئی وجه نہین رکہتی اور مرتبه پیغمبر کا نسبت رعایا کی اسیطرح سی ہی پس پیغمبر کا فائده

لینا مشورہ مین مت اپنی سی کوئی وجہ نہین رکہتا ہی اور مضمون آیہ کریمہ کا بہی دلالت
ہماری مطلوب پر کرتا ہی اس واسطی کہ حق تعالی نی فرمایا ہی شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ
فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ پس حق تعالی نی وقوع فعل کو ساتہہ قصد
اونحضرت کی مربوط کیا ہی نہ ساتہہ رائی اور مشورہ رعایا کی اور اگر امر خدا تعالی کا ساتہہ
مشورہ لینی رعایا کی واسطی فائدہ لینی پیغمبر کی رائی اون لوگون سی ہوتا ہر آئینہ فرماتا
حق تعالی فَإِذَا أَشَارُوا عَلَيْكَ فَاعْمَلْ وَإِذَا اجْتَمَعَ رَأْيُهُمْ عَلَى أَمْرٍ فَامْضِهِ یعنی جبکہ وہ
مشورہ دین اوپر تیرے پس عمل کر تو یا جسوقت کہ جمع ہون رائین اونکی پس جاری کر تو
اوسکو اور مانند اسکی اور عبارتو لینی کہ دلالت رکہتی ہون اوپر موقوف اوس فعل کہ
رکہا ساتہہ قصد اون حضرت کی کہ مخصوص ساتہہ اونکی ہی لیکن وجہہ امر کرنی خدا
کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کو ساتہہ مشورہ لینے ان لوگونکی جیسا کہ پہلی سمنی وعدہ بیان کرنی اوسکی کا کیا تہا
یہہ ہی کہ مراد حق سبحانہ وتعالی کی مشورہ لینے سی یہہ ہی کہ سبب الفت ان لوگونکا ہو اور طریقہ تدبیر امور کا یاد کرین اور ساتہہ
اداب خدا اونکی متصف ہونی یہہ کہ وہ حضرت ساتہہ مشورہ ان لوگونکی محتاج ہون اور یہی ممکن ہی
کہ وجہ مشورہ لینی کی یہہ ہی کہ ہرگاہ حق تعالی نی حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ کو آگاہ
کیا تہا کہ بعضی منافقان صحابہ سی مقام فساد مین اور درپی کفار کے ہین اور ظاہر مین اظہار دوستی
کا کرتی ہین اور باطن مین خلاف دوستی کو چہپاتی ہین اور ہدم کرنی بنیان شان پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ مین بہت سی سعی کرتی ہین اور اونکو بذاتہم اور باسمائہم اون حضرت کو شناسا
کیا تہا جسطرح سی کہ آیہ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ
نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَى عَذَابٍ عَظِيمٍ سی ظاہر ہوتا ہی حاصل ترجمہ اوسکا یہ ہے

ہی کہ بعضی اہل مدینہ سی تمرد یعنی سرکشی کیا ہی اوپر نفاق کی تو نہین جانتا ہی اونکو ہم
جانتی ہین اونکو قریب ہی کہ ہم عذاب کرین کی اونکو دو مرتبہ بعد اسکی رو کی جائین وہ
طرف عذاب بزرگ کی اور اوسی حق تعالی کا ہی وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى
بَعْضٍ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ
خلاصہ مضمون اس آیہ کا یہہ ہی کہ ہر گاہ کوئی سورہ نازل ہوئی منافقین ترس رسوائی
اپنی سی ساتھہ آنکھہ کی ایک دوسریکو اشارہ کرتی تھی اور ایک دوسریکو سمجہاتی تھی
کہ باہر چلو اس مجلس سی اس حیثیت سی کہ کوئی مسلمانون سی تمکو نہ دیکہی بعد اسکی اوٹھہ جاتی تھی
اوس مجلس سی گویا خدا نی برگشتہ کیا ہی قلوب اونکی کو حق سی سبب اسکی کہ وہ ایسی قوم ہین
کہ نہین سمجہتی ہین اور بعد اسکی حق تعالی فرماتا ہی کہ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنْ
تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ
وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ حاصل اسکا یہہ ہی کہ وہ قسم کہاتی
ہین واسطی تمہاری تا کہ راضی ہو تم اوس سی پس اگر راضی ہوئی تم اونسی پس بدرستیکہ
خدا نہین راضی ہوتا ہی قوم فاسقون سی اور قسم کہاتی وہ ساتھہ خدا کی بدرستیکہ ہم
ہر آئینہ تمسی ہین حال آنکہ وہ نہین ہین تمسی اور لاکن وہ قوم ہین کہ فرق کرتی ہین تمکو
اور فرمایا ہی حق تعالی نی وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ
لِقَوْلِهِمْ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ
قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ حاصل اسکا یہہ ہی اور وقتیکہ دیکہتا ہی تو اون کو سر در
مین لاتی ہین تجکو ابدان اونکی اور اگر کہتی ہین سنتا ہی قول اونکی کو گویا کہ وہ کندہ تراشیدہ

ہین کہ تکیہ لگائی ہوئی ہین اور ایسی وہ لوگ ہین کہ گمان کرتی ہین ہر ایک آواز کو کہ مضر ہی
وہی آواز وسطی ہماری وہ دشمن ہین پس ڈر تو اونسی ہلاک کری اونکو خدا کیونکر حق
سی تجاوز کرتی ہین اور حق تعالی فرماتا ہی وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ یعنی نہین نفقہ
دیتی ہین مگر درحالیکہ وہ کراہت رکہنی والی ہین اور حق تعالی فرماتا ہی وَاِذَا قَامُوْا اِلَى
الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا اور جسوقت کہ وہ
کہڑی ہوتی ہین طرف نماز کی کہڑی ہوتی ہین درحالیکہ سستی کرنیوالی ہین لوگونکو اور نہین ذکر کرتی ہین وہ
خدا کا مگر تہوڑا سا اور بعد اسکی کہ علی الاجمال حضرت ذوالجلال نی حال منافقین حسن
حال سی رسول متعال کو خبر دیکر فرمایا ہی کہ لَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ
وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ حاصل آیہ یہہ ہی کہ چاہین ہم ہر آئینہ دکہلا دین ہم تجہی اونکو پس
ہر آئینہ پہچانتا ہی تو اونکو ساتہہ پیشانی اونکی کی اور علامت اونکی کی اور ہر آئینہ پہچانتا ہی
تو اونکو بیچ خطائی گفتگو کی اور آنحضرت کو ساتہہ ان علامات کی آگاہ کیا کہ اقوال اور
افعال انکی کو طریقہ پہچانی حال انکی کا کیا ہی اور بعد اس تفصیل کی اور اجمال کی اوپر
حضرت کو حکم ساتہہ مشورہ اون لوگونکی کیا تا ساتہہ سخنان بیہودہ انکی کی کہ غرض آلودہ
ہوتی تہی اور ان سی ظاہر ہوتی ہی اطلاع انکی باطل پر حاصل ہوا سو سطی کہ امور پوشیدہ
دل ہر شخص کی ناصح خیر اندیش سی اور منافق جفاکیش سی تقریر مین اور بیان مین اور
لغزشہائی لسان مین ظاہر ہوتا ہی اور ہر گاہ حق تعالی نی مشورہ جماعت منافقین
کو طریقہ پہچانی حال انکی کا کیا ہی اور مشورہ ان لوگونکی بیچ اسیران جنگ بدر کی پیدا نیت
آلودہ سی تہا اور وہ مشورہ یہہ تہا کہ جزیہ لیکر اسیرون کو چہوڑ دو لاجرم اوس مقام مین

الغمی

مین حق تعالی نی مکنون ضمیر اونکی کو کہولا اور امور مخفیہ اونکی سی آگاہ کیا چنانچہ واسطی آگاہ
کرنی اونحضرت کی سرزنش انکی کرتا ہی اس آیہ مین مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ
حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ وَاللَّهُ عَزِيزٌ
حَكِيمٌ لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ حاصل اسکا یہہ ہی کہ نہین
ہی واسطی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کی یہہ کہ ہووی واسطی اونکی اسیران تا انکہ قتل کری وہ بیچ
زمین کی ارادہ کرتی ہوتم مال دنیا اور خدا ارادہ کرتا ہی آخرت کو اگر نہ لکہا گیا ہوتا خدا سے
سابق مین بسبب شرف ہونی بہا کی ہر آینہ لاحق ہوتا تمکو بیچ اوس چیز کی کہ عمل مین لائی
ہوتم عذاب بزرگ پس ایک شخص دیگر حاضرین سی کہ اوسکو جراحی کہتی تہی متوجہ شیخ
کی ہوا اور کہا کہ سبحان اللہ تیرا گمان یہہ ہی کہ ابوبکر اور عمر اہل نفاق سی تہی حاشا کہ وہ
ایسی ہون اور مین گمان نہین رکہتا ہون کہ تو اطلاق نفاق کا ایسی لوگون پر کری اور تو
کسطرح سی اونکو منافق کہہ سکی حال انکہ وہ روز بدر مین انہین سی مشورت کی تہی حاصل
کلام یہہ ہی کہ ہمکو صبر نہین آتا ہی کہ ان لوگون کو منافق کہین اور تمام سن نی اس کلمہ
کی نہین رکہتی ہم اور صواب یہہ ہی کہ اعتماد وجہ اول پر فرمائی نکہ اس وجہ پر جناب
شیخ نی ارشاد کیا کہ اس قسم کی سخنان لائق ساتہہ صاحبان فکر و استدلال کی نہین ہی اور
فقط بزرگ معلوم کرنا کسی کو اور حسن ظن رکہنا ساتہہ اوسکی دفع کرنی اشکال مین فائدہ
نہین دیتا ہی باوجود اس بات کی کہ مینی بیان کرنی وجہ ثانی مین طریقہ اجمال کا عمل مین لایا
ہون اور شخص معین کو ذکر نہین کیا مینی اور اظہار تفسیر نفاق اونکی تو نی کیا اور نعمہ اوپر
طنبور سی اضطراب کی خود تو نی زیاد کیا اور اوپر ہر حال کی ابطال اس احتمال مین استدلال

کیا چاہئی اور ساتھہ محبت اور برہانکی خلاصی اس شکال سی کیا چاہئی **فائدہ** ایحق وہ کلام
کہ جناب شیخ مفید نی جواب ناصبی مین زبان دُربار اپنی سی ارشاد کیا ہی کمال متانت اور
استواری مین ہی کہ زیادہ اس سی بیان مین انا معتر ہی لیکن بنابر کثرت فوائد کی ایک دو
احتمال دیگر کہ خاطر ناقص اس ہیچمدان خطور کرتی ہین معرض تحریر مین آتی ہین اول یہہ ہی
کہ بعضی مقام مین مشورہ بنابر اسکی ہوتا ہی کہ زبان اپنی سی کہنا ایسی کلمہ کا جس مین
خودستائی اور خودبینی معلوم ہوتی ہو مناسب نہین اور یا اوسکی اختیار کرنی مین
شائبہ نقص کا اور لوگونکی نظر مین نہو معلوم ہوتا ہو گو حقیقت مین نقص نہو جناب
وہ خواب کہ جناب سیدنے صلی اللہ علیہ وآلہ نی قبل روائی احد کی دیکھا تھا دلالت اس
احتمال پر رکھتا ہی اور وہ خواب یہہ ہی کہ ہرگاہ کہ شب کو اون حضرت نی استراحت کی
خواب مین دیکھا کہ مینی ایک زرہ اپنی بر پر استوار کی اور شمشیر رخنہ دار ہوئی اور اسکے
سری ایک گاؤنر کا جدا کیا اور بعد اسکی ایک سرش کا جدا کیا لوگون نی عرض کی کہ
تعبیر اس خواب کی کیا ہی اون حضرت نی فرمایا کہ مراد اوس زرہ سی شہر محکم ہی اور
رخنہ دار ہونا شمشیر کا کنایہ رنج سی ہی کہ مجھی اسکار زار مین کچھہ ایذا اور رنج لاحق ہوگی اور
مقتول ہونی گاؤ نر سی مراد یہہ ہی کہ ایک جماعت اصحاب میری سی شہید ہوگی اور میش
سی کنایہ طلحہ ہی کہ کبش کتیبہ تھا کہ بضرب ذوالفقار حیدر کرار بدار البوار پہنچا بعد اسکی پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا اپنی اصحاب کو سنی کہ رائی میری تقاضا کرتی ہی کہ در شہر کو بند
کرکی محاربہ کیا چاہئی ایک جماعت اسپر راضی ہوئی اور جماعت دیگر نی جان نثاران
شاہ رسل سی عرض کی کہ ای سرور کائنات ہم تمام جان و دل سی غلام اور بندی مین

ہین اور واسطی کشتہ ہونیکی امادہ او زندہ اور ایسی ایام کو عید نوروز سمجہتی ہین اور
ایسی مرنیکو جان دیکر خرید کرتی ہین او رشب و روز خواہان اور جویان ایسی مرنے کے
رہتی ہین الحال کہ ایسا دن حق تعالی نی ہماری خوش نصیبی سی ظاہر کیا او رہمیا مکو اور
نہین ہی کہ ہم قلعہ بند ہوکر جنگ کرین اسواسطی دشمن اس صورت مین خیرہ ہونگی
اور سر ور کرین کی اس اثنا مین عم مصطفی حضرت حمزہ ایستادہ ہوکر عرض کرنی
لگی روح میری فدا آپ پرسی ہو آج مین صوم سی ہون اور ایک عزیز اور ہی کہ نام
اوسکا شمشیر ہی وہ بہی ایک مدت سی روزہ رکہتا ہی ہم دونو پر آب ونان حرام
جب تک کہ خون سی لب ترنکرین ہر گاہ کہ غلو جان نثاران اپنی کا دیکہا خاموش ہوئے
اور بعد انقضای شب کی بوقت صبح حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ زرہ پوشی اور
سلاح بندی مین مشغول ہوئی اس اثنا مین سعد معاذ نی اصحاب سی کہا کہ یہہ رای تہی کی
تہی کہ رای پیغمبر خدا پر رائی اپنی کو اختیار کیا اور اوس قدر کسواسطی فضول ہوا
چاہتی ہم کیا جانتی ہین جو کچہہ کہ خدا و رسول جانتی ہین ہر گاہ کہ وہ عندلیب گلشن وحی
ہین ہمکو مثل گل کی گوش ہونا سزاوار ہی اثنای اس گفتگو مین جناب رسالت پناہ
محل سرا سی برآمد ہوئی اور پردہ دارنی پردہ بلند کیا جان نثارون نی عرض کئے
کہ کل کی دن جو کچہہ عرض کیا تہا خطا کی ہمنی ہماری تقصیر معاف کرین آپ اور جو
کچہہ رای عالی آپکی تقاضا کری عمل فرماوین حضرت نی فرمایا کہ اول تمکو مناسب تہا
اسطرح عرض کرنا لیکن الحال کہ مینی کمر باندہی ہی نیل مطلوب کی کمر کہولنا مجکو روا نہین
ہی فتامل آور احتمال دیگر یہہ ہی کہ بعضی ہنگام مین اپنی ملازمین کی تکمیل منظور ہوئے

مشورہ یعنی سی اسو سطی کہ جب ایک کی رائی معلوم ہوئی رائی جس شخص کی خطا پر
ہو کی آگاہ فرما دین کی کہ اسمین یہہ نقص یا یہہ قباحت ہی بعد اسکی وہ ایسی خطا نکریکا
قولہ یوم القیمۃ یعنی جو شخص کہ خیانت کری غنائم مین لاویگا اوس چیز کو کہ خیانت کیے
اوپر کردنکی روز قیامت مین اگرچہ ایک سوزن یا رشتہ ہو حضرت رسالت نے
فرمایا ہی کہ چاہئی مین تمکو نہ دیکھون روز قیامت مین اس حال سی کہ شتر تمہاری گردن پر
ہوا اور وہ فریاد کرتا ہوا اور وہ شخص کہی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ میری فریاد
کو پہنچو مین اسکی جواب مین کہونگا کہ مین نی احکام خدا پہونچایا اور تو نی نہ سنا اب
آج کچھہ تجھی فائدہ نہین اور تیری فریاد کو نہ پہونچونگا مروی ہی کہ ایک اصحاب سی روز
خیبر کی وفات پائی لوگون نی عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اسپر نماز پڑہیے
حضرت نی فرمایا کہ تم نماز پڑہو مین نہ پڑہونگا عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ اس سی کیا تقصیر واقع ہوئی ہی فرمایا کہ اسنی خیانت کی ہی اور فرمایا کہ اسکی مال
اور اسباب کو ملاحظہ کرو ایک مہرہ اسنی غنیمت خیبر سی چرایا تہا کہ وہ دس درہم
بہی اوسکی نہ ملتی تہی قولہ امواتا بل احیاء عبد اللہ بن عباس سی منقول ہی کہ
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی صحابہ سی فرمایا کہ ہر گاہ برادران تمہاری
روز احد مین شہید ہوئی حق تعالی نی ارواح اونکی کو شکمہائی مرغان سبز بال مین
جگہہ دی کہ بیچ ہوائی بہشت کی طواف کرین اور شاخہائی طوبی پر آشیانہ کرین اور
جوئیہائی فردوس سی پانی پئین اور طعامہائی بہشت کو تناول کرین اور وقت استراحت کے
جگہہ اونکی قندیلہائی زرین ہین کہ نیچی عرش کی لٹکتی ہین اور وہ لوگ کہتی ہین کہ کون

تو ان خبر دیکا ہماری دوستونکو اس دولت سی کہ ہمنی پائی ہی تا رغبت اونکی ساتھہ جہاد
کی زیادہ ہو حق تعالی واسطی آگاہ کرنی حال اون لوگونکی یہہ آیہ نازل کیا اور فرمایا کہ
یہہ لوگ مردگان نہیں ہین بلکہ زندہ ہین قولہ اجر المؤمنین جناب امیر المومنین صلوات
اللہ علیہ السلام نی جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی روایت کی کہ مرگاہ مومن
تہیہ جہاد مین مشغول ہوتا ہی حق تعالی برات آزادی کی آتش دوزخ سی اوسکی واسطی لکھتا
اور ستر ہزار فرشتی پر اپنی اوسکی قدمونکی نیچی بچھاتی ہین اور اسکو بہشت کی بشارت
دیتی ہین اور ہرگاہ کہ آواز ان فرشتونکی گوش اوسکی مین پہونچتی ہی جو ضربت کہ اوپر
لگتی ہی کوار اثر ہوتی ہی شامیدن آب سردسی ہوائی گرم مین اور ہرگاہ کہ سبب
بسبب زخم کی نیچی گرتا ہی ہنوز زمین تک نہین پہنچتا ہی کہ حور العین آتی ہین بہشت سے اور سر اوسکا اپنی دامن پر
رکہتی ہین اور اوسکو نعمتہای بہشت سے خوشخبری دیتی ہین اور شام کو ستر غرفی اوسکو عطا ہوتے ہین غرفہای فردوس سے
کہ فاصلہ ان غرفونکا مثل صنعا و شام کی ہی اور روشنی اوس غرفہ کی اس قدر
ہی مغرب اور مشرق کو بہرلی اور ہر غرفہ مین ستر دروازی ہین طلا کی اور ہر دروازی
پر پردہ طلا آویختہ ہی اور ہر غرفہ ستر تخت طلا کی کہ پائی اونکی زبرجد سی ہین وصل
کیا ہی اسکو زمردسی اور تخت پر ستر بستر ہین اور ایک بستر پر حور العین بیٹھی ہی کہ وہ
زوجہ اوسکی ہی اور ہر ایک ساتھہ ناز و کرشمہ و غمزہ و ادا کی محبوب دلبا ہین اور
ہر ایک کی واسطی ستر ہزار غلام اور کنیز ستر ہزار ہین اور مونہہ اونکی مثل ماہ کی
روشن ہین اور تاجہای زرین و لولوہنی ہوتی اور گردنون پر رومال ڈالی ہین اور
ابریق ہائی شراب ہاتہہ مین لئی ہوتی ہین قسم اوس خدا کی کہ جان محمد صلوات اللہ

علیہ قبضہ قدرت اوسکی مین ہی کہ شہید ونکو روز قیامت مین ساتھہ اس حشمت کی اوسطرح سے
کی عرصات محشر مین لاوین کی کہ اگر پیغمبر انکو راہ مین دیکھین کی پیادہ پا ہونگی واسطی
ہمراہی اونکی کی پس وہ شہید آوین کی اور اپنی تختون پر بیٹھین کی اور ہر ایک شہید ونمین
سی ستر ہزار اہل بیت اور ہمسایہ اپنی سی شفاعت کرین کی پس وہ شہدا ساتھہ میری
اور ساتھہ ابراہیم کی خوان خلد پر بیٹھین کی اور مروی ہی کہ ہر گاہ ابی سفیان بہاگ کر
متوجہ مکہ کی ہوا ایک جماعت نی بنی عبد قیس سی خبر اہل اسلام کو دی کہ ابی سفیان نے
باشکر آراستہ متوجہ تمہارا ہوا ہی اور تمہاری قتل پر کمر باندہی ہی ہر گاہ اہل سلام
اوسکو سنا باوجودیکہ اکثر زخمی تہی اصلا خوف اور ہیبت اونکو نہوئی اور خلوص نیت
اور عتقاد اونکا اور زیادہ ہوا اور کہا اونہون نی کہ حسبنا اللہ نعم الوکیل اور اون
حضرت نی اونکو بہر جہاد شر کو نیر ترغیب کیا اور اونہون نی عرض کیا کہ ہم بسر وچشم
حاضر ہین اور ہر گاہ کہ معلوم ہوا کہ بنی عبد قیس جہوٹ بولتی تہی اور خاطر حضرت رسالت
صلی اللہ علیہ وآلہ اور اصحاب اونکی وغدغہ مراجعت کفار دسنی مطمئن ہوئی متوجہ مدینہ کے
ہوئی حق تعالی نی اس آیہ کو درباب اہل جروح وقروح کی نازل کیا کہ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا
الخ تکملہ کوع ہشتم سپارہ چہارم فَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ سترہ حرف ہین
بنیات اوسکی سات سی ستہہ ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت عَلِيٌّ الْاِمَامُ وَ
الْاَئِمَّةُ الْهُدَاةُ قولہ کَمَنْ بَاءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ سولہ حرف ہین بنیات
اوسکی چہہ سے ساتہہ ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت وَهُمْ اَعْدَاءُ الْاَئِمَّةِ
الْهُدَاةِ قولہ هُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ اللّٰهِ چودہ حرف ہین بنیات

بنیات اوسکی بابن سی چوراسی ہوتی ہین نکلے اوس سی یہہ عبارت ؛

یعنی علی ابن ابیطالب ولی اللہ النقباء

۶۸۵

الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ

وہ مومنین کہ قبول کیا حکم خدا اور رسول کو پس ازانکی کہ پہنچا اونکو زخم واسطے اون لوگونکی

أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ

کہ نیکی کی اونہون نی اونمین کی نیکی اور ڈری غضب سی ثواب بزرگ ہی وہ لوگ کہ کہا واسطی اونکی جماعت عبد القیس نی بتحریک

النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا

ابو سفیان اور صحاب اوسکی تحقیق کہ جمع ہوئی واسطی قتل تمہارا کی پس ڈرو تم اونسی پس زیادہ کیا اونکی ایمان اونکا اور کہا اونہون نی بسکو کافی ہی

اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝ فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ

خدا اور بہتر وکیل ہے پس پہری وہ ساتھہ نعمت کے جانب خداسی اور فضل کی نہ پہنچی اونکو

سُوءٌ وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ ۝ إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ

بدی اور پیروی کی خشنودی خدا کی اور خدا صاحب فضل ہی اور بزرگ ہی نہین ہی یہہ کہ مگر

الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِنْ كُنْتُمْ

کہ شیطان خوف دلاتاہی دوستان اپنی کو اور نہ خوف کرو تم اونسی اور ڈرو تم مجہسی اگر ہو تم

مُؤْمِنِينَ ۝ وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ إِنَّهُمْ

ایمان لانی والی اور نہ غمگین کرین تجکو وہ لوگ کہ جلدی کرتی ہین بیچ کفر کی بدرستی کہ وی

لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا يُرِيدُ اللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْآخِرَةِ

نہین ضرر پہنچاتی ہین دوستان خدا کو کچھہ چاہتاہی خدا یہہ کہ نہ گردانی واسطی اونکی نصیبا بیچ آخرت کے

وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ لَنْ

اور واسطی اونکی عذاب بزرگ ہی بدرستیکہ وہ لوگ کہ مول لیا کفر کو بعوض ایمان کی ہرگز نہین

يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

ضرر پہنچا سکینگے خدا کو کسی چیز کا اور واسطی اونکی ہی عذاب دینے والا اور نہ معلوم کرین وہ لوگ کہ جو کافر ہوئی ہین

أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا وَلَهُمْ

کہ واسطی اونکی ہی کہ مہلت دیتے ہین ہم اونکو بہتر واسطی نفسون اونکی کے سوا اسکی نہین کہ مہلت دیتے ہین ہم اونکو تا زیادہ کرین گناہ کو اور واسطی اونکی

عَذَابٌ مُهِينٌ ۝ مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ

عذاب خوار کنندہ ہی نہین ہی خدا کہ ترک کرین مومنین اوپر اوس چیز کی کہ ہو تم اوپر اوسکی

حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى

تا اینکہ تمیز کری نجس کو پاک سی اور نہین ہی خدا کہ مطلع کری تمکو اوپر

الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَ

غیب کی اور لیکن خدا قبول کرتا ہی رسولون اپنی سی جسکو کہ چاہتا ہے پس ایمان لاؤ تم ساتھ خدا کی اور

رُسُلِهِ وَإِنْ تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ

رسول اوسکی کی اور اگر ایمان لاؤ تم اور ڈرو تم نافرمانی خدا سی پس واسطی تمہارا اجر بزرگ ہی اور نہ معلوم کرین

الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ

وہ لوگ بخل کرتی ہین ساتھ اوس چیز کی کہ دیا ہی خدا نی فضل اپنی سی نیک ہی واسطی اونکی بلکہ وہ بد ہی

لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَ

واسطی اونکی قریب ہے کہ طوق کیا جائیگا اوس چیز سی کہ بخل کرتی ہین ساتھ اوسکی روز قیامت کے اور واسطی خدا کی ہی میراث آسمانون کی

اور

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○
اسمانکی اور زمین کی اور خدا اوس چیز سی کہ عمل کرتی ہین وہ آگاہ ہے
وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ بعضی مفسرون نی اس آیہ کو اور مابعد اسکی کو کہ
درباب غزوہ بدر صغری کی کہاہی کہ وارد ہوئی ہی اور بیان اوس غزوہ کا اس نہج پر
ہی کہ روز جنگ احد مین ابو سفیان نی ساتہہ مسلمانونکی قرار دیا تہا کہ سال آیندہ ہم مسمی
موضع بدر مین جنگ کرین کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا تہا اوسکی جواب مین
کہ ہم مستعد ہین ہرگاہ سال آیندہ موعود آیا ابو سفیان وعدہ سی پشیمان ہوا نعیم ابن
مسعود اشجعی کو مقرر کیا کہ مدینہ کو جا اور لشکر اہل اسلام کو دشمن سی خوف دلا بطرح
سی کہ بجہت خوف کی مقام بدر مین نہ آدین نعیم مطابق کہنی اوسکی کی مدینہ مین آیا اور
ہرچند مومنونکو کثرت لشکر مشرکون سی اور بسیاری صلاح اونکی سی خوف دلایا سوائے
جواب حسبنا اللہ نعم الوکیل کی مومنین سی نہ سنا اور حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و
آلہ ساتہہ ان مومنونکی کہ ہمگی ایک ہزار اور بہان سوتہی طرف بدر کی روانہ ہوئی انتظار
ابو سفیان اور لشکر اوسکی کا کیا اور وہ نہ آئی اور حضرت نی وہانسی طرف مدینہ
کی مراجعت کی لہذا حق تعالی نی اس آیہ کو نازل کیا اور ہرگاہ کہ اہل ایمان نی کار اپنی
کو خدا پر رکہا تہا حق تعالی نی کفایت مہمات اونکی حسب دلخواہ اونکی کی قولہ
ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ حضرت صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ فرمایا کہ مین تعجب کرتا
ہون اس بات سی کہ جسکو چار چیزین لاحق ہون کس واسطی پناہ ساتہہ چار چیز کی
نہین لیجاتا ہی ایک یہہ ہی کہ ہرگاہ دشمن سی خوف کری کس واسطی نہین کہتا ہی کہ حسبنا اللہ

نعم الوکیل حال انکہ حق تعالی بعد اسی حسبنا اللہ کی فرماتا ہی فانقلبوا بنعمة من اللہ
وفضل لم یمسسهم سوء اور دوسری ہر گاہ کہ مکر دشمن سی خوف کری کسو سطی نہین
کہتا ہی افوض امری الی اللہ حال آنکہ حق تعالی بعد ہی افوض امری کی فرماتا ہی
فوقٰه اللہ سیئات ما مکروا اور تیسری ہر گاہ کہ اوسکو غم پہنچی کیون نہین کہتا ہے
کہ لا الہ الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین حال انکہ حق تعالی بعد اسی لا الہ کی
فرماتا ہی کہ فاستجبنا له ونجیناه من الغم اور چوتہی یہہ کہ زیادتی مال طلب کری
کسو سطی نہین کہتا ہی کہ ما شاء اللہ لا قوة الا باللہ حال انکہ بعد اسی ما شاء اللہ
کی حقتعالی فرماتا ہی کہ فعسی ان یؤتین خیرا پس قریب ہی یہہ کہ دیوی وہی خدا ہمکو
بہتر سے ماکان اللہ منقول ہی کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا جسطرح
کہ آدم کو ذریت آدم دکہلائی ایسیطرحسی امت میری کو بصورت اور بخلقت ملاحظہ کرایا
اور آگاہ کر کہ کون انہین سی ایمان قبول کریگا اور کون بادیہ ضلالت مین سرگردان
رہیگا منافقون نی اسکو سنکر باہم یکدیگر کہا عجب ہی محمد سی کہ دعوی کرتی ہین کہ جو چیز کہ
عدم مین ہی اور ابہی موجود نہین ہوئی ہی جانتی ہین ہم کہ کون مومن ہوگا اور کون
منافق ہی اور حالات دل لوگون سی غافل اور بیخبر ہین اگر راست کو ہین کہہ دین کہ
کون تمسی مخلص ہی اور منافق ہی ہر گاہ کہ یہہ سخن بسمع شریف حضرت پہنچا منبر پرائی
اور خطبہ بلیغ ادا کیا اور بعد از حمد وثنای الہی کی فرمایا کہ کیا ہی لوگونکو مقام اور
مرتبہ میرا نہین پہچانتی ہین اور علم میرے مین طعن کرتی ہین اگر مجھسے پوچہین آج کی دن سے فنا
تک جو چیز کہ واقع ہوگی خبر دی سکتا ہون عبد اللہ ابن حذافہ سہمی اوٹہہ کہڑا ہوا

ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کون ہی ہم مین سی کہ اس سخن کو کہتا اور رائی
علم کو قبول نہین کرتا ہی حضرت نی فرمایا کہ خدا قہ ہمی پس حضرت منبر سی نیچی اوتر آئی
حق تعالی نی اس آیہ کو نازل کیا کہ مَا کَانَ اللّٰہُ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قولہ یَجْتَبِی مِنْ
رُسُلِہٖ الخ اور لیکن خدا قبول کرتا ہی واسطی مطلع ہونی کی اوپر اوسی امر غیب کے
رسولون اپنی سی جسکو کہ چاہتا ہی اگر کوئی اعتراض کرے کہ اس آیہ سی خصوصیت انبیا
کی معلوم ہوتی ہی پس مذہب امامیہ مین وہ روایتین کہ واقع ہوئی ہین کہ ائمہ
اثنا عشر کو علم ما کان اور مایکون تہا مثل اسکی کہ ائمہ کو علم شیعیان اپنی کا تہا کہ روز
قیامت تک کون کون شیعہ ہونگی اور اسامی انکی مع پدران جانتی تہی صورت جمع
اسکی کی کیا ہی جواب مین کہا جایگا کہ فریقین مین ثابت ہی کہ جناب نبوی صلی اللہ
علیہ وآلہ نی فرمایا ہی حق علی ابن ابیطالب مین اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُہَا
پس جو علم جناب رسالت مآب کہ تہا علی ابن ابیطالب کو تہا اور بواسطہ انکی سب ائمہ کو
علم حاصل ہوا باقی رہا یہہ امر کہ انبیا اور ائمہ جمیع امور غائبہ کا بالفعل علم رکہتی یا بعضی
کا پس مذہب منصور اور مقرون بصواب یہہ ہی کہ جمیع امور غائبہ کا علم بالفعل نہا
بلکہ اون امور غائبہ کا علم تہا کہ جن سی خدا نی اون کو آگاہ کیا تہا خواہ بواسطہ جبرئیل
اور خواہ بواسطہ الہام یا سوائی اسکی مثل علم جفر وغیرہ کی اور علم جمیع امور غائب کا
بالقوہ البتہ انبیا اور آئمہ کو حاصل تہا یعنی جس امر کو کہ ارادہ اونکا متعلق ہوتا تہا
مطلع ہونی اوسکی پر وہ دریافت کرسکتی تہی مثل کتاب جفر وجامع سی یا مصحف فاطمہ
سی اور علم ہونی جمیع امور غیبیہ پر یہہ آیہ اول دلیل ہی وَمِنْ اَہْلِ الْمَدِیْنَۃِ

مَرَدُوا عَلَی النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ حاصل اسکا یہہ ہی کہ بعضی نی اہل مدینہ سی سرکشی
کی اوپر نفاق کی تو نہین جانتا ہی انکو ہم جانتی ہین انکو اور یہہ بہی آیہ ہی کہ وَاِذَا
رَاَیْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ وَاِنْ یَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ
حاصل یہہ ہی وقتی کہ دیکہتا ہی تو انکو سرور میں لاتی ہین تجکو ابدان انکی اور اگر وہ
کچہہ بات کہتی ہین تجسی تو سنتا ہی انکی قول کو گویا کہ وہ کندہ ناتراشیدہ ہین کہ
تکیہ لگاتی ہین قولہ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حدیث مین آیا ہی کہ جس شخص کو حق تعالی
مال عطا کری اور وہ شخص بجہت بخل کی زکوۃ اوسمین سی ندی روز قیامت مین اوس
مال کو بصورت مار کی کرین گی کہ بسبب کثرت زہر کی اوسکی سر پر بال نہونگی اور
دو نقطی بالای چشم اوسکی ہونگی اور ایسی سانپ کو کہ زشت ترین سانپو کا ہی
طوق گردن اوسکا کرین گی اور یہہ سانپ تمام زور اوسکی کو اپنی دہن مین اور
زبان اپنی سی سرزنش اوسکو کریگا اور کہیگا مین وہ مال تیرا ہون کہ دنیا مین
ساتہہ اوسکی فخر کرتا تہا تو اور اوسکی دینی مین بخل کرتا تہا تو حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ سخت ترین حسرت روز قیامت یہہ ہی کہ
کوئی شخص مال رکہتا ہوا اور حقوق واجبہ اوس سی خارج نکری اور اسی حال پر مرجاوی
اور وہ منتقل اوسکی وارث پر ہو اور وہ وارث اخراج حقوق واجبہ اوسمین سی
کری روز قیامت مین حال جس شخص کا کہ مال تہا میزان عمل اوسکی مین رکہین گی اور
اوس کو امر کرینگی کہ دوزخ مین لیجاؤ بسبب ندینی حقوق واجبہ کی اور وارث کو بسبب دینی
حقوق واجبہ کی بہشت مین لیجائین گی اور بہی اون حضرت نی فرمایا ہی کہ جسکی واسطی

واسطی ثواب پیغمبر کا مہیا ہوا ہوا اور اوسکی ذمہ مین نیم حبہ ہو مال غیر سی بہشت مین نہ
جائیگا اور مروی ہی کہ ہر گاہ مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا نازل ہوئی
بعضی یہودیون نی کہا کہ خدا درویش ہی کہ ہم سی قرض طلب کرتا ہی اور ہم
تونگر مین حق تعالی نی اس آیہ کو بہیجا لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِينَ الخ تکملہ
در رکوع نہم در سپارہ چہارم قوله الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ سولہ حرف مین
بینات اوسکی ایکہتر ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت هٰؤُلَاءِ عَلٰى
سَيِّدِ الْأَتْقِيَاءِ قوله الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ سولہ حرف ہین بینات اوسکی نو
سی چالیس ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت اُولٰئِكَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ نَائِبُ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ
ہر آئینہ بتحقیق سنا خدا نی کہنا اون لوگونکا کہا اونہون نی بدرستی خدا محتاج ہی اور ہم تونگر ہین

سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا وَقَتْلَهُمُ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَنَقُولُ ذُوقُوا
قریب ہے کہ لکہین ہم نامہ ذکی مین جس چیز کو کہ کہا اونہون نی اور لکہین ہم قتل کرنا انکا انبیا کو بدون حق کی اور کہین گی ہم چکہو تم

عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ
عذاب آتش سوزان کو یہہ بسبب اوس چیز کی ہی کہ آگی کیا ہی ہاتہون تمہاری نی اور بتحقیق کہ خدا نہین ظلم کرنی والا

لِلْعَبِيدِ ۝ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ إِلَيْنَا أَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ
واسطی بندونکی اور سنا خدا نی قول اون لوگونکا کہ کہا اونہون نی درستیکہ خدا نی عہد کیا طرف ہماری ہی کہ نہ ایمان لاوین ہم واسطی کسی رسول کی

حَتّٰى يَأْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَأْكُلُهُ النَّارُ ۗ قُلْ قَدْ جَاءَكُمْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِي
تا وقتیکہ لاوی قربانی کو کہ جلادی اوسکو آتش کہہ تو ای محمد بتحقیق آئی تم کو پیغمبران آگی میری سی

منزل

بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

ساتھہ معجزہائی روشن کی اور ساتھہ اوس چیز کی کہ کہا ہی تمنی پس واسطی کیا قتل کیا تمنی اونکو اگر ہو تم راست گویون سے

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ

پس اگر جہوٹا کیا ہی تجہکو پس تحقیق جہٹلائی گئی پیغمبر قبل از تیری کہ لائی تہی معجزہائی روشن کو

وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۭ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ

اور باز رکہنی والی گناہ سی اور ساتھہ کتاب روشن کنندہ کی ہر نفس چکہنی والا ہی موت کا اور سوا اسکی نہین ہی کہ تمام دیئی جاؤ گی

اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ

مزدوریان تمہاری روز قیامت کو پس جس شخص کہ دور کیا گیا آتش دوزخ سی اور داخل کیا گیا جنت مین پس تحقیق

فَازَ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ

اپنی مراد کو پہنچا اور نہین ہی زندگانی دنیا مگر مایہ فریب ہر آئینہ آزمائش کیئی جاؤ گی تم بیچ اموال اپنی کی

وَاَنْفُسِكُمْ ۣ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ

اور نفسون اپنی کی اور ہر آئینہ سنتی ہو تم اون لوگون سی کہ دیئی گئی ہین کتاب کو آگی تمہاری سی اور لوگون

الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ

لوگون سی جو کہ شرک لاتی ہین رنج بہت کو اور اگر صبر کرو تم اور پرہیز کرو تم مکافات اپنی سی پس یہہ صبر

مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

استوار ہی امور سے اور یاد کر اے محمد وقتیکہ لیا خدا نے عہد اون لوگون سی کہ دیئی گئی تہی کتاب کو

لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۡ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا

ہر آئینہ بیان کریو وہ واسطی لوگون کی اور نہ چہپا دیو اوسکو پس ڈال دیا اونہون نی کتاب کو پس پشت اپنی کی اور مول لیا

وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُونَ ۝ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ

اور مول لیا ساتھہ اسکی قیمت کمتر کو پس بُرا ہی وہ چیز کہ جو مول لیتی ہین نہ معلوم کر تو ای محمد اون لوگون کو

يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ

کہ خوشی کرتی ہین ساتھہ اوس چیز کی بجا لائی وہ اور دوست رکھتی ہین اسکو کہ ثنا کئی جاوین وہ ساتھہ اوس چیز کی کہ نہین کیا اسکو پس نہ گمان کر تو اونکو ای محمد م

بِمَفَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَلِلَّهِ

ساتھہ رستگاری کی عذاب سی اور واسطی اونکی عذاب دردناک ہے اور واسطی خدا کی ہی

مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ ع

بادشاہی آسمانو اور زمین کی اور خدا اوپر ہر چیز کی قادر ہے

قوله الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ مروی ہی کہ کعب بن اشرف اور مالک بن حنیفہ اور
فنحاص بن عازورا کہ رؤسائی یہود تھی نسبتی کہا اونہون نی کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ تم دعوی کرتی
ہو کہ ہمکو خدا نی ساتھہ پیغمبری کی بہیجا ہی اور ایک کتاب بہی دی ہی اور خدا نی ہماری ساتھہ
عہد کیا ہی کہ ایمان نہ لاوین ہم کسی مدعی نبوت کا تا اینکہ وہ قربانی کری اور آگ اوسکو کہا لی
اگر تم دعوی نبوت مین صادق ہو قربانی کرو اور آتش آسمان سی نازل ہوا اور اوسکو کہا لی
اوسوقت ایمان ہم تمہارا لاوین کی حق تعالی نی اوسوقت یہہ آیت نازل کی الَّذِينَ
قَالُوا إِنَّ اللَّهَ عَهِدَ إِلَيْنَا أَلَّا نُؤْمِنَ الخ قوله إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ خلاصہ
معنی اس آیہ کی یہہ ہین کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اگر باز رہنا انکا ایمان سی بسبب اسکی ہی
کہ اس طرحکا معجزہ طلب کرتی ہین پس کس واسطی پدران انکی ایمان نہ لائی ساتھہ اوس شخص کی
کہ اونسی یہہ معجزہ ساتھہ اور معجزونکی انکو دکہلایا اور بعد اسکی اوسکو قتل کیا اور اولاد

اونکی کہ معاصر تیری عہد کی ہین ساتہہ اوس معجزہ کی راضی ہوتی ہین اور از روی عنادسی
تجسسی یہہ معجزہ طلب کرتی ہین اور اگر وہ بچشم معاینہ کرین کی تو بہی ایمان نہ لاوین کی قولہ
مَتَاعُ الْغُرُورِ اس آیہ سی معلوم ہوتا ہی کہ دنیا بہ نسبت آخرت کی نہایت ناپایدار اور
بیمقدار ہی چنانچہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ موضع ایک تازیانہ کا
بہشت مین بہتر ہی دنیا اور مافیہا سی اور مروی ہی کہ وہ حضرت ایک روز ساتہہ ایک
بزغالہ کی گذرسی فرمایا کہ قسم بخدا دنیا نزدیک خدا کی اس سی بہی ذلیل تر ہی اور جوار سے
منقول ہی کہ بعد از ہجرت مہاجرونکی اہل شرک نی دست تعدی باغات اور مزارع اونکی پر دراز
کیا اور معرض بیع مین لائی اور جس شخص کو کہ مہاجرین سی راہ مین پاتی تہی ایذا دیتی تہے
اور بعضونکو قتل کرتی تہی حق تعالی نی واسطی صبر کرنی مومنین کی اوپر ایذا اور آزار مشرکونکے
خطاب ساتہہ انکی کرتا ہی لَتُبْلَوُنَّ الخ قولہ فبئس ما یشترون یعنی بد ہی کہ بدل کرتے
ہین نعیم جاودانی کو ساتہہ دنیای فانی کی یہہ آیہ دلیل ہی اوپر واجب ہونی اظہار حق کے
اور حرام ہونی پوشیدہ کرنی حق کی ثعلبی نی اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ نجم خدا رنی روایت کیا
ہی کہ علی ابن ابیطالب علیہ السلام سی سنا مینی کہ انہون نی فرمایا ہی کہ حق تعالی نی
عہد نہین لیا ہی جاہلونسی تعلیم کا تا اینکہ عہد لیا ہی علما سی تعلیم جاہلونکا پس عالم کو واجب
ہی کہ احکام الہی کو ساتہہ جاہلونکی لیجاوین اور جاہلونپر لازم ہی کہ اوسکو سیکہین تا
بعذاب الہی گرفتار نہون قولہ یَفْعَلُوا الخ یعنی وفا بمیثاق نہ کیا اور توصیف اون حضرت
کی اوس وجہ پر کہ بیچ توریت کی تہی نہ کیا بلکہ ضد اوسکی ساتہہ اہل اسلام کی ظاہر
کیا اور باوجود اسکی چشمداشت ثنا او رصفت کی مسلمانوسی اپنی حق مین رکہتی تہی کہ وہ

وہ کہین کہ دانا تر علمائی عصر اور افضل فضلائی اہل کتاب ہین اور ہرگاہ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ سی کسی علمائی اہل کتاب سی کوئی حکم احکام توریت کا استفسار کیا اوسکو مخفی رکھکر غیر کو اظہار کیا اور سطرح سی تقریر کی کہ گویا بہت سی خبر دیتی ہین لہذا اونکی حق مین یہہ آیہ نازل ہوا اور ابن عباس سی مروی ہی کہ ایک جماعت منافقین نی جناب نبی سی عرض کیا کہ اگر کوئی جنگ واقع ہوگی تو ہم مدد تمہاری کرین گی اور ساتہہ دشمنان دین کی جہاد کرین گی ہم اور ہرگاہ کہ وقت جنگ پہنچتا تہا خلاف اوسکی کرتی تہی اور جہاد مین شریک نہین ہوتی تہی اور ہرگاہ رسول جہاد سی پہرتی تہی زبان معذرت کہولتی تہی کہ باعث فلان امر کی ہم جہاد سی رہی والا ملازمت تمہاری مین جہاد کرتی اور باوجود اسکی امید تحسین کی رکہتی تہی لہذا حق تعالی نی آیت اونکی حق مین نازل کیا

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ

بدرستیکہ بیچ پیدا کرنی آسمانون اور زمین کی اور مختلف ہونی شب اور روز کی ہر آئینہ نشانیان ہین نی خدا کی

لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ

واسطی صاحبان عقل کی ایسی صاحبان عقل کہ یاد کرتی ہین خدا کو درحالیکہ کہڑی ہوتی ہین اور بیٹہتی ہین بیچ اوس حالت کی کہ اوپر

جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا

پہلو لیٹی ہوتی ہین اور فکر کرتی ہین وہ بیچ پیدایش آسمانون اور زمین کی ای پروردگار ہمارے نہین

خَلَقْتَ هَٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَا

پیدا کیا تو نی اوسکو عبث پاکیزگی تجہکو ہی پس نگاہ رکہہ ہمکو عذاب دوزخ سی ای پروردگار

إِنَّكَ مَن تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ

بتحقیق کہ تو جس شخص کو داخل کری تو آگ مین پس بتحقیق رسوا کیا تو نی اوسکو اور نہین ہی واسطی ظالمونکی مددگار

رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا

ای پروردگار ہمارے تحقیق سنا ہمنی ندا کرنی والی کو کہ ندا کرتا ہی واسطی ایمان کی یہ کہ ایمان لاؤ تم ساتھ رب اپنی کی پس ایمان لائی ہم

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ

ای پروردگار ہمارے بخش تو واسطی ہمارے گناہ ہمارے اور محو کر ہم سی گناہوں ہمارے کو اور مرگ دے ہمکو ساتھ نیکونکی

رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ

ای پروردگار ہمارے دے ہمکو جو کچھ کہ وعدہ دیا ہی تو نی اوپر زبان پیغمبروں اپنے کی اور نہ رسوا کر ہمکو روز قیامت مین تحقیق تو

لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ

نہین خلاف کرتا ہی وعدہ کو پس قبول کیا واسطی انکی رب انکی نے تحقیق کہ ہم نہین ضایع کرتی ہین عمل

عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ فَالَّذِينَ

عمل کنندوں کا تم مین سی مردوں سی اور زن سی بعضی تمہارے بعضی سے پس وہ لوگ کہ

هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَ

ہجرت کی انہوں نے اور نکالی گئی وہ گہروں اپنی سی اور ایذا دی گئی بیچ راہ ہماری کی اور لڑی ساتھ کفار کی اور

قُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي

شہید کئی گئی البتہ برآینہ دور کرینگی ہم انکی بدیہائی انکی سی اور برآینہ لاوینگی ہم انکو باغوں مین کہ جاری ہوتی ہین

مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ثَوَابًا مِّنْ عِندِ اللَّهِ وَاللَّهُ عِندَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ

نیچی درختوں انکی نہرین اجر دیا گیا عوض کی نزدیک خدا سی اور خدا اسی نزدیک اوسکی نیکو ہی عوض

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ مَتَاعٌ قَلِيلٌ

نہ فریب دے تمکو آنا جانا ان لوگوں کا کہ کافر ہوئی بیچ شہروں کی فائدہ قلیل

قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا

قلیل بعد اسکی جگہ اونکی جہنم ہی اور بدہی آرام کا ہ لیکن وہ لوگ کہ ڈری

رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نُزُلًا

رب اپنی سی واسطی اونکی ہی باغہا کہ جاری ہوتی ہین نیچی درختونسی اونکی نہرین درحالیکہ ہمیشہ رہین گی بیچ اوسکی درحالیکہ تحفہ ہی

مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِلْأَبْرَارِ وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ

جانب خدا سی اور وہ چیز کہ نزدیک خدا کی ہی بہتر ہی واسطی نیکوکارونکی اور بدرستیکہ بعضی اہل

الْكِتَابِ لَمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ خَاشِعِينَ

کتاب سی ہر آئینہ وہ شخص ہی کہ ایمان لاتا ساتہہ خدا کی اور وہ چیز کہ نازل کی گئی طرف تمہاری اور وہ چیز کہ نازل کی گئی ہی طرف اونکی درحالیکہ عاجزی کرنی والی ہین

لِلَّهِ لَا يَشْتَرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ

واسطی خدا کی نہین مول لیتی بیچ عوض آیات خدا کی قیمت کمتر کو یہہ وہ گروہ ہین کہ واسطی اونکی مزد اونکی ہی

عِنْدَ رَبِّهِمْ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا

نزدیک رب اونکی کی بدرستیکہ خدا جلد لینی والا حساب کا ہی اسی وہ لوگو کہ ایمان لائی ہو صبر کرو اوپر تکالیف کی

وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

اور صبر کرو تم اوپر شدائد حرب کی اور بٹھا ہو سرحد پر واسطی جنگ کی اور ڈرو تم خدا سی شاید کہ تم رستگار ہو

قولہ لآیات الخ حاصل اسکا یہہ ہی کہ پیدا کرنی آسمانون اور زمین اور اختلاف شب و روز
مین ہر آئینہ نشانیان ہین وجود صانع پر اور وحدت اور کمال قدرت اوسکی پر واسطی
صاحبان عقل کی کہ بیچ اوسکی فکر کرتی ہین اور پی ساتہہ صانع لیجاتی ہین اور صفات
کمال اوسکی کی عارف ہوتی ہین حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ

ڈالی اوس شخص پر کہ اس آیہ کو پڑہی اور اسمین فکر نکری ثعلبی نی تفسیر اپنی مین محمد حنفیہ
سی نقل کیا ہی کہ ہر گاہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ شب کو اوٹہتی تہی مسواک کرتی
تہی اور بعد اسکی نظر طرف آسمان کی کرتی تہی اور فرماتی تہی کہ اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ قوله ویتفکرون حضرت رسالت صلی اللہ
علیہ و آلہ سی مروی ہی کہ کوئی عبادت مثل تفکر کی نہین ہی اور تفکر کرنا ایکساعت مصنوعات
الٰہی مین بہتر ہی ساٹہہ برس کی عبادت سی اور مروی ہی کہ داود پیغمبر علیہ السلام نی
حق تعالی سی سوال کیا کہ بار خدایا مخلوقات کو کسواسطی پیدا کیا تو نی جواب آیا کہ مین
گنج مخفی تہا دوست رکہا مین نی کہ پہچانا جاؤن مین پس خلق کو پیدا کیا مینی کہ تا مجہی
پہچانین آنحضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا ہی کہ ہر گاہ بندہ مومن اپنی
فرش پر استراحت کری اور نظر طرف آسمان کی اور ستارونکی کری بعد اسکی گواہی دی
کہ تیرا کوئی پروردگار ہی ای خداوند گناہون میری سی درگذر حق تعالی بنظر رحمت
طرف اوسکی دیکہتا ہی اور اوسکی گناہکو بخشدیتا ہی اور اخبار اہلبیت علیہم السلام مین وارد ہی کہ یہ آیہ شان نماز تہجد
پڑہنی والونمین ہی کہ تین حالتونمین ذکر خدا مین مشغول ہین اسواسطی کہ حالت قیام مین قرأت
اور قنوت مین مشغول ہین اور بعد از فراغ نماز و ترکی بیٹہتی ہین اور بعد اسکی
پہلو سی راست پر تکیہ کرتی ہین اور ہاتہہ کو نیچی سر کی رکہتی ہین اور رازسی تعجب کی فکر
کرتی ہین کہ کسطرحسی حق تعالی نی اس ہفت گنبد کو بی ستون ہوا پر بلند کیا ہی
اور زینت تمام اوسکو بسبب ستارونکی آراستہ کیا ہی اور سات طبق زمین کو ایک
دوسری پر رکہا ہی اور انواع حیوانات آبادان کیا ہی اور ساتہہ اصناف نباتات کی آراستہ کیا ہی

کیا ہی اور ساتھ چشمہای آب رواںکی زندہ کیا ہی اور بسبب اس اندیشہ اور فکر کی یقین ہوتا ہی کہ یہہ افعال محکم اور کثیر الفائدہ بی ایسی صانع کی کہ قادر اور عالم اور قدیم ہو اور واحد اور یگانہ اپنی خدائی مین ہو وجود مین نہین آسکتی ہین قولہ مِنْ اَنْصَارٍ رَبَّنَآ اِنَّنَآ الخ اس آیہ مین نفی شفاعت عاصیان اہل اسلام لازم نہین آتی ہی سواسطے کہ معنی نصرت کی دفع کرنی عذاب کی ہین ساتھہ زور اور غلبہ کی یا یہہ مراد ظالمون سی اہل کفر ہون نہ عاصیان اہل ایمان اور باجماع امت معلوم ہی کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ امت اپنی سی اہل کبائر کی بخشش کروا دین کی اور بخاری نی صحیح اپنی مین انس بن مالک سی روایت کی ہی کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ بعضی امت میری سی ہونگی کہ ایکمدت طویل دوزخ مین عذاب کئی جائین گی اور بعد اسکی مین اونکی شفاعت کرواونگا اور بہشت مین لیجاونگا اور اہل بہشت اونکو جہنمی نام کہین گے اور ابو سعید خدری نی آنحضرت سی روایت کی ہی کہ بسبب شفاعت میری ایک جماعت دوزخ سی باہر آوین گی کہ نہایت جلنی سی مانند کوئلی کی سیاہ ہوگئی ہونگی اور بعد اسکی ایک نہر مین کہ اوسکو نہر الحیات کہتی ہین اوسمین غوطہ دین گی اور بسبب غسل دینی کی اثر جلنی کا اونسی زائل ہو جائیگا اور بعد اسکی داخل بہشت کرین گے اور رسالہ اعتقادیہ ابن بابویہ علیہ الرحمہ مین مذکور ہی کہ کوئی شخص دوزخ مین ہمیشہ نرہیگا مگر اہل شرک اور کفر لیکن گناہگاران اہل توحید بسبب وسیلہ شفاعت آنحضرت کی جہنم سی باہر آوین گی **تنبیہ** توہم نہو کہ اہل سنت وجماعت کی ہی شفاعت ہو گی اسوسطی کہ اہل توحید مین یہہ بہی ہین اور وجہہ نہ توہم ہونیکی یہہ ہی کہ تمام علمای اثنا عشریہ قائل اس

باتکی ہین کہ حکم اہل سنت وجماعت کا آخرت مین حکم کفار کا ہی اور دنیا مین وسطی اتفاع شیعیان کی حکم با سلام ہی بلکہ سید مرتضی رہ اسکی قائل ہین کہ دنیا مین بہی انکا حکم کفار کا ہی پس ابن بابویہ علیہ الرحمہ نی انکو اہل کفر مین داخل کیا ہی قولہ مَا وَعَدْتَنَا الخ ۔ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی جس شخص کو کہ خدا نی وعدہ ثواب دیا ہی البتہ ساتہہ اسکی وفا کریگا اور جس شخص کو کہ وعدہ عذاب دیا ہی اختیار ہی اگر چاہی کری اور اگر چاہی نکری اور جو شخص ہر شب کو ان پانچ آیہ کو تلاوت کری کہ اول ان پانچو نکا یہ ہی اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ اور آخر انکا اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ گویا کہ تمام شب عبادت کی ہی قولہ اَنِّي لَا اُضِيْعُ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سی مروی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی پوچہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ قرآن مین ہم ذکر مردونکا بہت سنتی ہین کہ بجہت ہجرت کی اور جہاد کی ثواب عظیم پاوینگی اور اوسمین عورتونکا ذکر نہین ہی حق تعالی نی اس آیہ کو نازل کیا قولہ لَاُدْخِلَنَّهُمْ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ روز قیامت حق تعالی رضوانکو امر کریگا کہ بہشت کو آراستہ کر مانند عروس کی بعد اسکی حق تعالی فرماویگا کہ کہان ہین وہ لوگ کہ میری راہ مین جہاد کی ہین اور اپنی وطنونکو چہوڑکر ہجرت کی ہی اور شہید ہوئی ہین اونکو حاضر کر اور بہ تعظیم تمام ناقونپر سوار کرکی بہشت مین داخل کرین کی ہر گاہ کہ وہ قدم مین رکہین کی فرشتی تحیت کہینگی کہ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ قولہ قَلِيْلٌ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ نسبت اوس چیز کی کہ دنیا ہی آخرت سی مثل اسکی ہی کہ کوئی شخص دریا مین انگشت اپنی کو ترکری اور باوجود اس قلت کی نعمتہای سریع الزوال ہی اور یہہ

یہہ اندک زمانہ مین فنا ہو جاتی ہی پس کفار ہر چند دنیا مین تحصیل نعمتہای حقیر کرین کچہہ
حقیقت نہین ہی قولہ لِلْاَبْرَارِ مروی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اوپر بورئی
کی کہ جہال خرماسی بنا تہا سوتی تہی ہر گاہ صحاب اوسکی حاضر ہوئی دیکہا کہ نشان بورئی
کی پہلوئی اون حضرت پر ظاہر ہوئی ہین ایک اصحاب اون حضرت سی دیکہکر رونی
لگا اور حضرت سی عرض کی کہ کسرا اور قیصر حریر اور دیبا پر بیٹہین اور آپ بورئی
پر حضرت نی فرمایا کچہہ مضائقہ نہین انکی واسطی دنیا ہی اور ہماری واسطی آخرت ابن
عباس سی مروی ہی کہ ہر گاہ نجاشی بادشاہ حبش نی وفات پائی حضرت جبرئیل نی
جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کو اوسکی وفات سی خبر دی جناب نبی نی صحابہ
کو جمع کیا اور فرمایا کہ آؤ واسطی اداکرنی نماز کی اوپر برادر اپنی کی کہ غیر زمین تمہاری کی
فوت ہوا ہی پس حضرت مقبرہ بقیع مین تشریف لائی اور حق تعالی نی حجاب کو بیچ
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سی اوٹہایا کہ حضرت جنازی اوسکی کو ملاحظہ کرتی تہی اور اوپر
نماز ادا کی منافقون نی کہا کہ محمد نی نماز ایسی شخص پر پڑہی کہ ترسائی حبش سی ہی اور ہرگز
اوسکو نہین دیکہا لہذا یہہ آیہ نازل ہوا وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ الخ قولہ وَرَابِطُوا
وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ یعنی آمادہ اور مہیا ہو واسطی جنگ کی دشمنان خدا سی
یا گہوڑون اور ہتیار کو مہیا کرو واسطی محافظت سرحد زمین سلام کی تا اذیت کفار
کو مومن سی باز رکہو جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ جو شخص مرابطہ
کری راہ خدا مین ایک شبانہ روز مانند اوس شخص کی ہی کہ تمام ماہ رمضان کو روزہ
رکہا ہی اور تمام شبین اوسکی ماہ رمضان کی بطاعت گذرانی ہون اور حق تعالی

درمیان اوسکی اور دوزخ کی ساتھ خندقین حائل کرتا ہی کہ فراخی ہر خندق برابر ساتآسمان اور سات زمین کی ہی **تکملہ** در رکوع یازدہم در سپارہ چہارم قولہ من ذکر او انثی گیارہ حرف ہین بنیات اوسکی پانسی چار ہوتی ہین نکلی اوس سی یہ عبارت علی نائب احمد والفواطم کلھن قولہ فالذین ھاجروا و اخرجوا من دیارھم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا تین حرف ہین بنیات اوسکی دو ہزار ستانوے نکلی اوس سے یہ عبارت المغنی ھو امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ یہ عبارت نکلی المراد بہ علی الھادی لانہ الموصوف بھذہ الصفات

ایاتھا ۱۷۶ سورۃ النساء مدنیۃ رکوعاتھا ۲۴ حروفھا ۱۶۰۳۰

سورہ نسا مدنی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ
ای لوگو خوف کرو تم رب اپنے سے ایسا رب کہ پیدا کیا تمکو تن واحد سے

وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالا کثیرا ونساء
اور پیدا کیا اوسی نفس سے جوڑے اوسکی کو اور پراگندہ کیا اون دونوں سے بہت مرد اور عورتین

واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان
اور خوف کرو تم اللہ کا ایسا خدا کہ سوال کرتے ہو تم ساتھ اوسکی اور ساتھ قرابتوں کی بدرستیکہ خدا ہے

علیکم رقیبا ۝ واتوا الیتامی اموالھم ولا تتبدلوا الخبیث
اوپر تمہارے نگہبان اور دو تم یتیمون کو مال اونکی اور نہ بدل کرو تم مال مغصوب وغیرہ کو

الخبيث بالطيب ولا تأكلوا أموالهم إلى أموالكم إنه كان

مال مغصوب غیرہ کو ساتھ مال حلال کے اور نہ کھاؤ تم مالون اونکی کو ساتھ مالون اپنی کی بدرستیکہ وہی کھانا مال یتیم کا

حوبا كبيرا ۝ وإن خفتم ألا تقسطوا في اليتامى فانكحوا ما

گناہ ہی بزرگ اور اگر ڈرو تم یہہ کہ نہ عدل کرو گی تم بیچ اموال یتیمونکی پس نکاح کرو تم اوس چیز سی

طاب لكم من النساء مثنى وثلاث ورباع فإن خفتم ألا

کہ موافق طبع تمہاری کی ہو عورتونسی درحالیکہ دو دو ہون اور تین تین ہون اور چار چار ہون پس اگر ڈرو تم یہہ کہ نہ

تعدلوا فواحدة أو ما ملكت أيمانكم ذلك أدنى ألا تعولوا

عدل کرو گی تم پس ایک ہی اختیار کرو یا وہ عورت کہ مالک ہوئی ہین ہاتھہ تمہارے اوپر یہہ اختیار کرنا ایک نکاح یا لونڈی کا نزدیک تر ہی بہ نسبت جور کرو تم

وآتوا النساء صدقاتهن نحلة فإن طبن لكم عن شيء منه

اور دو تم عورتونکو مہر اونکی درحالیکہ وہ مہر دینا ہی پس اگر خوشی بخشین وی واسطی تمہارے کوئی چیز اوسی مہر سے

نفسا فكلوه هنيئا مريئا ۝ ولا تؤتوا السفهاء أموالكم التي

از روی خوشی نفس کی پس کھاؤ تم اوسکو درحالیکہ گناہ نہین ہی اور کوئی رنج اور نہ دو تم احمقونکو مال اپنا وہ

جعل الله لكم قياما وارزقوهم فيها واكسوهم وقولوا لهم

کہ کرا دیا ہی خدا نی واسطی تمہارے سبب انتظام معیشت کا اور رزق دو تم انکو بیچ اوسی مال کی اور پہناؤ تم انکو اور کہو تم واسطی انکی

قولا معروفا ۝ وابتلوا اليتامى حتى إذا بلغوا النكاح فإن

سخن نیک اور آزمایش کرو یتیمون کی تا اینکہ وقتیکہ پہنچین وہ حد نکاح کو پس اگر

آنستم منهم رشدا فادفعوا إليهم أموالهم ولا تأكلوها إسرافا

پاؤ تم اونمین سی عقل معاش کو پس دفع کرو تم طرف اونکی مالون اونکی کو اور نہ کھاؤ تم اوس مال کو اندر وی حد سی گذر کر

وَبِدَارًا أَنْ يَكْبَرُوا وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ

اور ازرو مت جلدی کرنی بلوغت اونکی سی پہلی خوف سی کہ بڑی ہو جاوینگی اور جو شخص ہو غنی پس چاہیے کہ بازرکہی اپنی تئین اور جو شخص ہو

فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا

محتاج پس چاہیے کہ کہاوی اوس مال یتیم سی ساتہہ نیکی کی بقدر حاجت پس جبکہ دفع کرو تم طرف اونہین یتیمونکی اموال اونکے پس گواہ لاؤ تم

عَلَيْهِمْ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ۝ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ

اوپر اقرار اونکی کی اور کفایت ہے ساتہہ اللہ درحالیکہ حساب کرنی والا واسطی مردونکے حصہ ہے اوس مال کسی چہوڑ گئی ہین پدر مادر

وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا

اور اقربا اور واسطی عورتونکی حصہ ہی اوس مال سی کہ چہوڑ گئی ہین پدر مادر اور اقربا اوس چیز سی

قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا ۝ وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَىٰ

کہ کم ہوا اوس سے یا بہت ہو یا حصہ کہ جو فرض کیا گیا ہی اور جبکہ حاضر ہوون وقت تقسیم کے صاحبان قرابت کہ قابل ہون

وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا

اور رشتہ یتیمان اور درویشان پس کچہہ رزق دو اونکو اوس مال سی اور کہو تم واسطی اونکی سخن نیک

وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ

اور چاہیے کہ ڈرین وہ لوگ کہ اگر ترک کرین پس از مرگ اپنی فرزندان ضعیف کہ ڈرو تم اوپر اونکے

فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ

پس چاہیے کہ ڈرین خدا کو اور چاہیے کہ کہین وہ سخن درست بدرستی کہ وہ لوگ کہاتی ہین اموال

الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ۝

یتیمونکی از روی ظلم کی سوای اسکی نہین ہے کہ کہاتی ہین بیچ شکم اپنی آتش اور قریب ہے کہ ڈالی جائینگے آتش شعلہ زن مین

ابی بن کعب نی جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی نقل کیا ہی کہ جو شخص کہ اس سورہ کو تلاوت
کری گویا اون نی ہر وارث کو لا میراث کی تہا صدقہ دیا اور اوسکو ثواب اوس شخص کا ملتا ہی
کہ کسی آزاد کو اسیر ایسی مول لیا ہو اور اوسی آزاد کیا ہو اور وہ اسیر مسلمانونسی ہو اور گناہ
اوسکی عفو ہوتی ہین اور خدا اوس سی راضی اور خوشنود ہوتا ہی اور عیاشی نی بسند خود جناب
امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سی روایت کی ہی جو شخص سورہ نساء کو ہر جمعہ پڑہی فشار قبر سے
ایمن ہوتا ہی بسبب برکت اسی سورہ کی قولہ نَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ مراد نفس سی جناب آدم
علیہ السلام ہین باتفاق مفسرین اور تانیث واحدہ کی برعایت لفظ نفس کی ہی کہ وہ
موث ہی اور مراد زوجہ سی حوا ہین اور اکثر مفسر گئی ہین اس بنا پر کہ ایک استخوان پہلو سی پیدا ہوئی ہین اور پیغمبر خدا
سی مروی ہی کہ کہا کہ استخوان پہلو سی پیدا گئی ہین اسو سطی اگر اوسکو کجی پر رہنی دین درست رہتی ہی اگر
سیدہا کرو ٹوٹ جاتی ہی بعضی مفسرون اہل سنت وجماعت نی اس آیہ سی اسطرح سے
استدلال کیا ہی کہ حق تعالی نی فرمایا کہ خلق کیا تمکو ایک نفس سی پس اس سی معلوم ہوتا
کہ حوا آدم سی پیدا ہوئی ہین والا حق تعالی کہتا کہ تمکو دو نفس سی پیدا کیا اور یہی اسی کی
تائید کرتا ہی وخلق منہا زوجہا اور جواب اسکا تین وجہ سی ہی بنا بر مذہب اصح کی اور
مذہب صحیح یہہ ہی کہ بقیہ طینت آدم سی پیدا ہوئی ہین پہلی وجہ یہہ ہی کہ مراد اس سی یہہ ہے
کہ تمکو ایک پدر سی خلق کیا ہی کہ حوا سی بہی مخلوق ہوئی ہین اور یہہ کلام بنا بر محاورات
عرب وغیرہ کی ہی اور علاوہ اسکی اصل انسان نطفہ پدر سی ہی اور دوسری وجہ یہہ ہے
کہ مراد خلق منہا سی من جنسیہ یا نوعیہ ہو یعنی خلق کیا حوا کو جنس یا نوع آدم سی اور وجہ
تیسری یہہ ہی کہ من تعلیلیہ ہو یعنی پیدا کیا واسطی آدم کی زوجہ اونکی کو اور یہہ قول اصح ہے

اور تقوی ہی اور چوتہی وجہ یہہ ہی کہ معنی اس آیہ کی یہہ ہین کہ پیدا کیا حوا کو بقیہ طینت ر
نفس واحد سی قولہ والارحام مراد اس آیہ سی یہہ ہی کہ ہر ایک با یکدیگر نکہو کہ بحق خدا اور
بحق خویشی اسطرح سی کرو اور عادت عرب سی یہہ تہا کہ وقت طلب حاجت کی وسیلہ
نام خدا سی اور ذکر خویشی سی طلب حاجت کرتی تہی کہ نسبت اوسکی سلسلہ مہربانی کو
اسکو حرکت مین لاتی تہی اور حاجتون اپنی کو حاصل کرتی تہی اور نزدیک بعضونکی معنی
اس آیہ کی یہہ ہین کہ ڈرو معصیت خدا سی اور پرہیز کرو قطع کرنی خویشی سے بلکہ طاعت خدا کرو
اور صلہ رحم کی رعایت کرو اور یہہ قول مروی ابی جعفر سی ہی اور بنا بر اسکی حق تعالے
نی ذکر ارحام کو قریب اسم اپنی کی کیا ہی واسطی بزرگی شان صلہ رحم کی حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ و آلہ سی مروی ہی کہ رحم معلق عرش الہی مین ہی اور کہتی ہی کہ جو شخص
ساتہہ میری پیوند کری حق تعالی ساتہہ اوسکے پیوند کری اور جو
شخص کہ مجہسی قطع کری حق تعالی اوس سی قطع کری حدیث قدسی مین وارد ہی کہ حضرت
جل شانہ نی فرمایا ہی کہ مین رحمن ہون رحم اپنی اسم سی نکالا ہی اور جو شخص کہ ساتہہ اوسکے
وصل کری مین ساتہہ اوسکی وصل کرتا ہون اور جو شخص کہ اوسی قطع کری مین اوسی قطع
کرتا ہون اور امیر المومنین صلوات اللہ علیہ فرماتی ہین کہ جو شخص خویش اپنی پر غضب کری
آتش جہنم اوسی مس کرتی ہی پس شفقت کرو حق خویشان اپنی مین فائدہ توہم نکیا
جائی کہ جو غضب کہ اپنی خویشون پر کری آتش جہنم اوسکو مس کری کی اور یہہ کلیہ نہین ہے
بلکہ مراد اس غضب سی وہ ہی کہ جو غضب ہی کہ جو امور باطل مین ہو اور خلاف شرع ہو
چنانچہ معاملہ امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کا ساتہہ بہائی اپنی عقیل کی اس مطلب پر دلیل

تام ہی اور نقل اوس معاملہ کی یہہ ہی کہ عقیل ایکروز اطفال اپنی کو جمع کر کی خدمت جناب
امیرالمومنین صلوات اللہ مین حاضر ہوئی اور زفاقہ کشی اور تنگدستی اطفال اپنی کی اظہار
کی حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ نی کہا وقت شب کو آؤ مین کچہہ دونگا ہرگاہ
کہ شب ہوئی اور بسبب نابینا ہونیکی ایک فرزند اپنی سی ہمراہ لیکر خدمت حضرت امیر
صلوات اللہ علیہ مین گئی حضرت نی فرزند اوکی سی کہا کہ تم ہٹ جاؤ یہان سی حضرت
نی عقیل سی فرمایا کہ لی عقیل بحرص تمام جہکی اور گمان کیا اونہون نی کہ کوئی کیسہ زر
مجہی دینی کی ہرگاہ ہاتہہ اوسپر رکہا اونہون نی ایک آہن تہا کہ مثل آتش شعلہ زن تہا
بسبب سوزش اوسکی کی ایک آواز کی اونہون نی مثل آواز اوس گاوکی کہ وقت
سوراخ بینی غل کرتا ہی پس حضرت صلوات اللہ علیہ نی اوسوقت مین کہا کہ مائین تیری
تیری عزا مین بیٹہی کہ یہہ حال تیرا بسبب مس کرنی آتش دنیا کی ہی کیا حال میرا تیرا
ہوگا کہ آتش دوزخ مس کریگی اور مجہی اور تجہی زنجیرہای جہنم مین بند کرین کی اور
بعد اس آیہ کو پڑہا اِذِ الْاَغْلَالُ فِیْٓ اَعْنَاقِہِمْ وَالسَّلَاسِلُ یُسْحَبُوْنَ بعد اسکی فرمایا کہ میری پاس
اس سی زیادہ کچہہ نہین کہ حق تعالی نی تیری واسطی مقرر کیا قولہ اَمْوَالَہُمْ مروی ہی
کہ والیان مال یتیمون مین تصرف ناشائستہ کرتی تہی مثل اسکی کہ گوسفند لاغر مملوکہ
اپنی کو گلہ ہای یتیمان مین چہوڑ دیتی تہی اور بعوض اوسکی فربہ اور بہتر کو نکال لیتی تہی
اور کہتی تہی کہ یہی معنی واتوا الیتامی اموالہم کی ہی لہذا واسطی اونکی یہہ آیہ نازل ہوا
وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ قولہ حُوْبًا كَبِیْرًا مقاتل سی مروی ہی کہ یہہ آیہ
حق مین ایکمرد کی قوم غطفان سی نازل ہوا ہی کہ برادر اوسکی نی وفات پائی تہی اور

اوسکا ایک بیٹا باقی تہا اور چچا اوسکا بنا بر وصی ہونیکی مال اوسکی پر متصرف ہوا
تہا ہرگاہ کہ وہ پسر بالغ ہوا اور رشید ہوا مال اپنی کو طلب کیا دینی اوسکی مین اہمال کیا
اور رفتہ رفتہ قصہ خدمت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ مین پہنچا اوس وقت یہہ آیت نازل
ہوئی لَا تَأْكُلُوا إِلَى قوله كَانَ حُوبًا كَبِيرًا ہرگاہ اوس عطفانی نی اس آیہ کو سنا کہا او
نعوذ باللہ من الحوب اور تمامی مال کو تسلیم بہتیجی اپنی کو کیا ہرگاہ اوس بہتیجی نی
مال اپنی قبضہ مین کیا اور اوسکو راہ خدا مین صرف کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
نی فرمایا کہ ثواب اسکا اوس پسر کو ہوا اور گناہ اوسکا اوسکی باپ کو اور جہت اسکی
یہہ تہی کہ باپ اوسکا حاصل کرنی مال مین شبہات سی پرہیز نکرتا تہا اور ہرگاہ کہ
پسر نجات تہا اسو سطی اوسپر حلال تہا قوله صَدُقَاتِهِنَّ یعنی دو تم مہر اپنی عورتونکو
بعض مفسر اسپر گئی ہین کہ حکم یہ اولیاء زمان کو ہی اور اکثر مفسر اسپر ہین کہ خطاب
شوہر کی طرف ہی یعنی ای شوہران دو ازواج اپنی کو مہر اونکی بی سستی کی درحالتیکہ
وہ مہر ہدیہ ہی اور عطیہ ہی جانب تمہاری سی رضا و رغبت او رصہیب نے روایت کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی کہ جو شخص قرض لی بقصد اسکی کہ عوض اوسکا نہ دیگا
وہ شخص دزد ہی اور اسیطرح جو شخص کہ عورت کو نکاح مین لاوی اوپر ایک مہر کے
اور قصد دینی اوسکی کا نرکہتا ہو زناکار ہی قوله مَرِيئًا تفسیر مدارک مین ہی کہ تفسیر هَنِيئًا
مَرِيئًا کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سی پوچہا فرمایا کہ ہنی وہ ہی کہ جسمین گناہ
نہو اور مری وہی کہ جسکی ساتہہ درد اور رنج نہو مروی ہی کہ ایک مرد نزدیک جناب
امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کی آیا اور درد شکم سی شکایت کی فرمایا کہ زن اپنی سی طلب کر

تو کہ کچھ مہر اپنی سی تمکو دی ساتھ خوشی کی اور اوسکا شہد مول لی اور ساتھ آب باران کی
آمیختہ کر اور اوسکو نوش کر تا جمع کری تو درمیان ہنئے اور مری کی کہ ساتھ برکت اوسکے
کی حقتعالی تجھی شفا دی ہرگاہ کہ اوس مرد نی اوسپر عمل کیا شفا پائی قولہ و لا تؤتوا السفہاء
مفسرین نی کہا ہی کہ معنی اسکی یہ ہین کہ اموال اپنی کو زنان سفیہ کو کہ ناقص العقل ہوئن
نہ دو واسطی کہ بجہت سفاہت کی ضبط اوسکا نہ کرسکین کی اور تلف کرین کی اور تمکو
درویش اور بی چیز کرین کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ دوزخ واسطی زنان
سفیہون کی ہی ایک عورت نی اوسکو سنا اور نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی آئی
اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ہمکو سفیہ آپ کہتی ہین حضرت نی فرمایا کہ خدا نی
تمکو قرآن مین سفیہ کہا ہی اور اس آیہ کو پڑہا کہ و لا تؤتوا السفہاء اموالکم الخ کہا اوس عورت
کہ حق تعالی نی ہمکو ناقص ٹہرایا ہی حضرت نی فرمایا کہ تمکو ناقص اسواسطی ٹہرایا ہی کہ ہر مہینی
امر تمکو عارض ہوتا ہی کہ جسکی باعث چندروز تمکو نماز معاف ہوجاتی ہی بعد اوسکی جناب
رسالت پناہ نی فرمایا کہ تمکو یہی کافی ہی ہرگاہ کہ تم مین سی کوئی حاملہ ہوا اوسکو ثواب ملتا ہی
مثل اوس شخص کی کہ نفس اپنی کو مہیا کیا ہو واسطی جہاد کفار کی اور ہرگاہ کہ وضع حمل ہو
ثواب اوسکا مثل ثواب اوس شہید کی ہی کہ اپنی خون مین غلطیدہ ہوا ہو راہ خدا مین
اور ہرگاہ کہ کودک کو شیر دیتی ہی ساتھ ہر جرعہ کی کہ وہ لڑکا پیتا ہی ثواب آزاد کرنی ایک
فرزندان اسمعیل کا ہوتا ہی اور ہرگاہ واسطی دودہ دینی کی خواب سی اوٹہتی ہی اور راحت
خواب سی محروم رہتی ہی ثواب آزاد کرنی بندہ اولاد اسمعیل سی واسطی اوسکی لکہتی ہین
اور بعد اسکی آنحضرت نی فرمایا کہ یہہ ثواب مخصوص اوس عورتکی ہی کہ مومنہ اور صالحہ ہو

کہ مشقت پر صبر کری اور ناشکری نکری پس وہ عورت اپنی گہر کو گئی اور کہا کہ یہہ فضل عظیم ہی اگر
شرط پر موقوف نہوتا اور مذہب صحیح یہہ ہی کہ وہ لوگ کہ اموال اپنا غرض صحیح مین صرف
نکرین وہ سفیہ ہین اور اس آیہ مین ہین خواہ مرد ہون خواہ عورتین ہون قولہ معروفا
یعنی کہو تم واسطی اونکی سخن نیک اور پسندیدہ کہ نفس انکا بسبب اوسکی خوشحال ہوجائی
مثلا اگر یتیم ہوا اور اوس سی کہی کہ یہہ مال تیرا ہی اور مین خزینہ دار ہون وقت بلوغ تیرے
تجہی حوالی کرونگا اور عورتونکو بہی وعدہ دی کہ دل انکا خوش ہو قولہ بلغوا النکاح
یہہ کنایہ ہی حد بلوغ سی کہ وقت صلاحیت نکاح کا ہی اور بلوغ مردون مین تین چیز سی
ہوتا ہی ایک احتلام ہوتا ہی اور دوسری جمنا بالہای درشت کا عانہ پر اور ساتہہ پندرہ
برس تمام ہونیکی اور عورتون مین ساتہہ نو برس کی تمام ہونیکی اور دیا ایک اون دو نو علامتو
کہ مذکور ہوئین سابق مین قولہ للرجال نصیب مما ترک الوالدان الخ منقول ہی کہ عادت
عرب کی جاہلیت مین سطرح سی تہی کہ عورتونکو مطلقا اور مردان خوردسال کو میراث ندیتی تہی
اور کہتی تہی کہ مال اوس شخص کو دیتی ہین کہ جو دشمن سی قتال کرسکی اور دشمنونکو اپنی سی اور
اہل اپنی سی دفع کرسکی ہر گاہ کہ حضرت مدینہ مین تشریف لائی طریقہ میراث اسی قانون
جاری تہا ایک روز ام کحہ نزدیک حضرت کی آئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ شوہر میرا کہ اوس بن صامت نی وفات کی ہی اور تین بیٹیان اوس سی میری پاس مین
اور مال بہت چہوڑ گیا ہی اور پسران عم اوسکی مال تصرف مین لائی ہین اور مجکو اور اولاد
اوسکی کو نہین دیتی ہین حضرت نی اون کو طلب کیا انہون نی کہا کہی قانون بندہا ہوا ہی
کہ عورتانکو اور اطفال کو میراث نہین دیتی ہین بلکہ اوسکو دیتی ہین کہ جو دفع کرسکی اوس وقت

وقت حق تعالی نی اس آیہ کو نازل للرجال نصیب الخ قولہ معروفا الخ بعد از نزول اس
آیہ کی حضرت نی پسران عم اوسکی کو فرمایا کہ حق تعالی نی ایک حصہ میراث اوس سی واسطی دختران
اوسکی کی معین کیا ہی لیکن بیان اوسکا نہین کیا ہی اور کیفیت قسمت اوسکی وحی الہی پر ہی
ہر گاہ آیہ یوصیکم اللہ الخ نازل ہوا حضرت نی اٹہوان حصہ اوس مال کا زوجہ کو دلایا اور
باقی دختران کو قولہ قولا معروفا الخ یعنی کہو تم سخن پسندیدہ کہ موجب خوشی خاطر انکا ہو
ہی مثل اسکی کہ اس وجہ پر کہ دعائی خیر کرسی اور دینی مین کچہہ منت نرکہی اور نزدیک
بعضونکی یہہ آیہ منسوخ ہوگیا ہی ساتہہ آیہ میراث کی اور نزدیک جماعت کی یہہ حکم بر سبیل ندب
اور منسوخ نہین ہی اور یہہ مذہب صحیح ہی قولہ خافوا علیہم الخ یعنی خوف کرو ضایع
ہونی فرزندان ضعیف اور عاجز کی حاصل کلام یہہ ہی کہ ورثہ کو سزاوار ہی کہ ضعفا اقارب
اور یتیمون اور مسکینون کو کہ وقت قسمت ترکہ حاضر ہون شفقت کرین کہ تا انکی یتیمون پر بہی
بعد انکی مردمان دیگر شفقت کرین قولہ فی بطونہم نارا حضرت امام محمد باقر صلوات اللہ
علیہ سی مروی ہی کہ حق تعالی روز قیامت مین ایک فوج کو قبر سی بر انگیختہ کریگا کہ آتش
دہن ہای اونکی سی شعلہ ور ہوگی اہل عرصات کہین کی یہہ کون لوک ہین ندا آوی کی کہ یہہ وہ
لوک ہین کہ کہایا ہی اموال یتیمونکا ظلم سی اور قریب سی کہ یہہ ڈالی جائین کی آتش دوزخ مین
کہ شعلہ ور ہوگی اور تفسیر کبیر مین مذکور ہی کہ خورندہ مال یتیم کو عرصات مین لاوین کی
سونہہ اور ناک اور کان اور آنکہون سی دہوان نکلتا ہوگا اور بسبب اس علامت کی لوگ
جانین کی کہ یہہ خورندہ مال یتیم ہی اور حضرت امام رضا علیہ السلام سی مروی ہی کہ خورندہ
مال یتیم خواہ تہوڑا خواہ بہت جہنم مین رہیگا اور کہانی مال یتیم مین دو عقوبت رکہی ہین

ایک وسی محبت دنیا کی ہی بانواع بلا دنیا مین مبتلا ہوتا ہی اور دوسری آخرت مین کہ آتش دوزخ مین جلتا ہے

اور صادق صلوات اللہ علیہ سی مروی ہی کہ جو کوئی کہ خورد مال یتیم کو فقریب بال اسکا پہنچتا ہے دنیا مین بھی اور آخرت مین بھی

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ فَإِنْ كُنَّ

وصیت کرتا ہی تمکو خدا بیچ فرزندون تمہارے کی واسطی ذکر کی مانند حصہ دو عورتون کی ہی پس اگر ہون اولاد

نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ

عورتین زیادہ دو سی پس واسطی اونکی دو تہائیان ہین اوس چیز کی کہ چہوڑا ہی میت نی اور اگر ہی وہ

وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ

ایک دختر پس واسطی اوسکی نصف مال ہی اور واسطی والدین میت کی واسطی ہر ایک کی اون دونون مین سی چھٹا حصہ

مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ

اوس چیز سی کہ اوس نی چہوڑا ہی اگر ہو واسطی اوسکی دختر خواہ پسر پس اگر نہ ہو واسطی اوسکی فرزند اور وارث ہون والدین اوسکے

فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ

پس واسطی ماں اوسکی کی تہائی اور باقی باپ کو ملیگا پس اگر ہون واسطی اوسکی برادران پس ماں کی واسطی چھٹا حصہ ہی بعد

وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ

وصیت سی کہ وصیت کیا ہی ساتھ اوسکی یا قرض کی پدران تمہاری اور فرزند تمہاری نہین دریافت کرتی ہو تم کون اونمین سی

أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَ

نزدیکتر ہی واسطی تمہاری از روی منفعت کے واجب ہی جانب خدا سے بدرستیکہ خدا ہی دانا حکم کرنی والا اور

لَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَإِنْ

واسطی تمہارے ہی ای شوہران نصف اوس چیز کا کہ چہوڑ گئین زنان تمہاری اگر نہ ہو واسطی اونکی فرزند پس اگر

فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ

پس اگر ہو واسطے اونکی فرزند پس واسطے تمہارے چوتھائی ہی اوس چیز سی کہ چھوڑ گئی ہوں بعد وصیت کرتی کہ وصیت کیا انہوں

بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ

ساتھہ اوس وصیت کی یا قرض کی اور واسطے عورتوں کی ہی چوتھائی اوس چیز سی کہ چھوڑ گئی ہو تم اگر نہ ہو واسطے تمہارے فرزند پس اگر ہو

لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ

واسطے تمہارے فرزند پس واسطے عورتوں کی آٹھواں حصہ ہے اوس چیز سی کہ چھوڑ گئے تم پس از وصیت کے کہ وصیت کرتی ہو تم

بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ

ساتھہ اوس کی یا پس ازادای قرض کی اور اگر ہو مرد میراث لیں اوس سی منسوبان نہ باپ نہ بیٹا یا عورت ہو اور واسطے اوسکی بھائی ہو

أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَٰلِكَ

یا بہن ہو پس واسطے ہر ایک کی اون دونوں میں سی چھٹا حصہ ہی پس اگر ہوں زیادہ اس سے

فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَا أَوْ دَيْنٍ

پس وہ شریک ہیں بیچ تہائی کی پس از وصیت کی کہ وصیت کیا گیا ہی ساتھہ اوسکی یا قرض سی

غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ۝ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَ

درحالیکہ غیر زیان پہنچانی والا ہو وصیت ہی یہہ جانب خدا سی اور خدا دانا ہی بردبار ہی یہہ احکام حدود خدا کی ہیں اور

مَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ

جو شخص کہ فرمانبرداری کرے خدا کی اور رسول اوسکی کی داخل کریگا اوسکو جنتوں میں کہ جاری ہوتی ہیں نیچی اونکے نہریں درحالیکہ ہمیشہ رہنے والے

فِيهَا وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ

بیچ اوسکی اور یہہ رستگاری بزرگ ہی اور جو شخص کہ نافرمانی کرے خدا اور رسول اوسکی کی اور تجاوز کرے

ع

حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ ○

حدود اوسکی سی داخل کرتا ہی اوسکو آتش جہنم مین کہ ہمیشہ رہین گی بیچ اوسکی واسطی اونکی عذاب ہی خوار کنندہ

قولہ نفعا فریضۃ یعنی نہین جانتی ہو کہ وارثونمین سی کون ہی کہ نفع اوسکا واسطی تمہارے ازروی دین اور دنیا کی زیادہ پہنچتا ہی اور رہ گاہ کہ ہم اوسکو جانتی ہین اس جہت سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہی قولہ غیر مضار وصیۃ من اللہ حالیکہ میت ارادہ نقصان پہنچانیکا اور پرورش کی رب وصیت اور قرض کی کرتا ہو یعنی ہی کہ وصیت زیادہ ثلث سے کری یا اقرار کسی قرض کا کری مطلق اوسکی ذمہ مین نہین بقصد ضرر پہنچانے وارثونکی

وَالّٰتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِن نِّسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ

اور وہ زنان کہ بجا لاوین زنا کو عورات تمہاری سی پس طلب گواہ کرو تم اوپر اون کے

أَرْبَعَةً مِّنكُمْ فَإِن شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّىٰ يَتَوَفَّاهُنَّ

چار شخصونکو تم مین سی پس اگر گواہی دیوین وے لوگ پس نگاہ رکھو اونکو بیچ گہرون کی تا اینکہ وفات دیوے اونکو

الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا ○ وَاللَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنكُمْ

ملک الموت یا کردانی خدا واسطی اونکی کوئی راہ اور وہ دو شخص کہ عمل مین لاوین تم مین سے

فَآذُوهُمَا فَإِن تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُوا عَنْهُمَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ

پس ایذا دو اونکو پس اگر توبہ کرین وہ دونو اور صلاح مین دیوین اپنے تئین پس روگردانی کرو اون دونون سی تحقیق ہی خدا قبول کنندہ

تَوَّابًا رَّحِيمًا ○ إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ

توبہ کا رحم کرنی والا ہی سوا اسکی نہین ہی کہ قبول توبہ اوپر خدا کی ہی واسطی اون لوگونکی کہ عمل بد کرتے ہین

بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِن قَرِيبٍ فَأُولَٰئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ

ساتھ نادانی کی بعد اسکی توبہ کرتی ہین عنقریب ہی پس یہ گروہ ہین قبول توبہ کرتا ہی خدا اوپر اونکے

عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ

اوپر اونکی اور ہی خدا دانا محکم کار اور نہین ہی توبہ واسطی اون لوگونکی

يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ

کہ عمل کرتی ہین بدی کا تا اینکہ ہرگاہ پہنچی ایک اونکی کو موت کہی بدرستیکہ مین

تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ

توبہ کرتا ہون اب اور نہ وہ لوگ کہ مرتی ہین وہ درحالیکہ وہ کفار ہین یہہ وہ گروہ ہین مہیا کیا ہمنی واسطی اونکی

عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ

عذاب دردناک ای وہ گروہ کہ ایمان لائی نہین حلال ہی واسطی تمہاری یہہ کہ وارث ہو تم عورتون کو

كَرْهًا ۭ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ

از روی کراہت کے اور نہ خارج کرو تم اونکو تاکہ لو تم بعضی اوس چیز کو کہ دیا ہی تمنی اونکو مگر یہہ کہ

يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ

بجا لاوین کار زشت کو کہ ظاہر ہو اور زندگانی کرو اونکی ساتھہ ساتھہ نیکی کی پس اگر کراہت کہو تم اونسی

فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَـيْـــًٔـا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ۝ وَاِنْ

بس شاید کہ مکروہ جانو تم کسی چیز کو اور کرتا ہو خدا نی بیچ اوسکی بہتری فراوان کو اور اگر

اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ

چاہو تم بدلنی زن کو بجابی زن دیگر کی اور دو تم ایک اونمین سی

قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـــًٔا ۭ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا

مال بہت پس نہ لو تم اون سی کوئی چیز کو آیا لیتی ہو تم اوس سی ساتھہ بہتانکی اور گناہ ظاہر

مُّبِينًا وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ وَأَخَذْنَ

ظاہر کی اور کسطرحسی لیتی ہو تم اوس سی حال آنکہ بتحقیق خلوت اور مجامعت کی بعضی تمہارسی نی ساتہہ بعض کی اور لیا ہے

مِنكُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا ○ وَلَا تَنكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُم مِّنَ النِّسَاءِ إِلَّا

اونہون نی تم سی پیمان محکم اور نکاح کرو تم اوسکو کہ نکاح کیا ہو پدران تمہارسی نی زنان سی مگر وہ چیز کہ

مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ سَبِيلًا ○ ع

بتحقیق کہ تہا اس زمانی سی بدرستیکہ وہی نکاح کرنا خصلت زشت ہی اور خصلت غضب کی ہی اور بری راہ ہے

قولہ وَاللَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا یعنی وہ مرد و زن کہ بجالاوین زنا کو مسلمانون سی پس ایذا دو انکو
پس اگر توبہ کرین وہ اور صلاح اپنا کرین پس مونہہ پہیرو تم اون سی اور حکم اس آیہ کا
بحکم آیہ جلد منسوخ ہوا ہی اور نزدیک ایک جماعت کی مراد ایذا سی جلد ہی بنابر اسکی منسوخ نہین
ہی قولہ بِجَهَالَةٍ الخ ابن عباس اور عطا اور مجاہد اور قتادہ سی مروی ہی کہ جو معصیت کہ
بندہ عمل مین لاتا ہی بر سبیل جہالۃ ہی اگرچہ عمدًا اوس سی صادر ہوا ہو اسواسطی کہ جہل اسکا
باعث ہوا ہی جرعت کرنی سی گناہ پر اور روایت ابی عبد اللہ علیہ السلام مین بہی یہہ مضمون
وارد ہوا ہی کہ اوس جناب نی فرمایا ہے کل کہ گناہ کہ عمل مین لاوی اوسکو بندہ اگرچہ عالم
اوسکا ہو پس وہ جاہل ہی اسواسطی کہ نفس اپنی کو بواسطہ معصیت کی خوف و خطر مین ڈالا ہی
اور حق تعالی حکایت قول یوسف کرتا ہی کہ تمنی مجہکو کوئین مین ڈالا پدر کو رنج دیا تمنی بجہت
جہالت کی پس نسبت کی انکو طرف جہل کی واسطی ڈالنی اونہون کی نفس اپنی کو خطر مین اور
ابو العالیہ نی اور قتادہ نی کہا ہی کہ جمیع صحاب متفق ہین کہ جو گناہ کہ عمل مین لاتی اوسکو بندہ
پس وہ بسبب جہالت کی ہی اور زجاج نی وجہ جہالت یہہ کہی ہی کہ اس صورت مین اختیار

اختیار کرنا اونکا لذت فانیہ کو اور لذت باقیہ کی لازم آتی ہی قولہ من قریب یعنی قبل از
موت کی سو اسطی کی مدت حیات دنیا قریب ہی نسبت بحیات آخرتکی اور قول صحیح یہہ ہی
کہ زمانہ قریب پیش از مرگ مراد ہی چنانچہ جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سی پوچھا
کہ اگر تائب معصیت سی پہر عود بگناہ کری اور پہر توبہ کری تو اوسکا قبول ہوتا ہی فرمایا
حضرت نی کہ حق تعالی اوسکو عفو کرتا ہی عرض کی اونہون نی کہ کس حد تک حق تعالی توبہ
اوسکی قبول کرتا ہی فرمایا اوسوقت کہ شیطان اوس سی کنارہ کری اور معلوم ہی کہ
تا زمان موت شیطان بندیسی جدا نہین ہوتا ہی اور کتاب من لا یحضرہ الفقیہ مین مروی ہی
کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نی خطبہ آخرین مین فرمایا کہ جو شخص توبہ کری قبل از
موتکی بیکسال حق تعالی توبہ اوسکی قبول کرتا ہی بعد اوسکی فرمایا کہ ایک سال بہت ہی
جو شخص توبہ کری قبل از موتکی یکماہ حق تعالی اوسکو قبول کرتا ہی فرمایا حضرت نی ایک
مہینا بہت ہی جو کہ توبہ کری پیش از موتکی بیک روز حق تعالی اوسکو قبول کرتا ہی بعد
اوسکی فرمایا کہ ایک دن بہی بہت ہی جو کہ توبہ کری بیکساعت قبل از موت کی حق تعالی
اوسکو قبول کرتا ہی پہر فرمایا کہ ایک ساعت بہت ہی جو کہ توبہ کری اوس حالت مین کہ
جان اوسکی قریب بحلق ہو حق تعالی قبول کرتا ہی توبہ اوسکی کو اور بہی ثعلبی نی حسن بصری سی
نقل کی ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ شیطان لعین کو پروردگار
نی خطاب کیا کہ عزت اور عظمت اپنی کی قسم کہاتا ہون کہ باز نہین رہتا ہون مین قبول
توبہ کو بندہ اپنی سی یہان تک کہ روح اوسکی بحد غرغرہ پہونچی پس ان احادیث سی معلوم
ہوتا ہی کہ توبہ عاصی کی تمام وقتون مین مقبول ہی اگرچہ مرض الموت ہو یا بعد از ظہور علامات

مونکی ہوا و رعین المعانی مین لکھا ہی کہ تایب ہرگاہ یک نفس قبل از مرگ کی توبہ کری ملایکہ
بطریق خوشحال کی کہتی ہین کہ جلد آیا تو اور مسارعت کی تونی طرف درگاہ الہی کی قولہٗ
کرھًا منقول ہی کہ رسم جاہلیت مین یہہ تہا کہ ہرگاہ کوئی شخص وفات کرتا تہا اور زوجہ
اوسکی کو اقربائی اوس مرد سی کہ استحقاق میراث رکہتی تہی جامہ اوسکی سر پر ڈالکر اپنی تصرف
مین لاتی تہی بعد اوسکی چاہتی تہی اپنی نکاح مین لاتی تہی وہا یا شوہر دیگر دیتی تہی اور مہر
اوس سی لیکر اپنی تصرف مین لاتی تہی اور یا تزویج اور نکاح سی منع کرتی حبس کرتی
اسو اسطی کہ جو مال کہ اوس میت سی اوسکو پہنچا ہی اوسکو دیکر اپنی تئین قید سی خلاص کری
یا وہ اسی حال پر مر جائی اور میراث اوسکا یہہ شخص لیوی یا اور یہی رسم جاہلیت اول
اسلام مین بہی جاری تہا تا اینکہ ابو قیس انصاری نی وفات کی اور ایک زن کہ نام اوسکا
کبشہ تہا بیٹی اوسکی نی کہ زن دیگر سی تہا اوسکو بسبب تصرف اپنی مین لایا اور زاد و مہر
کی معیشت مین اور نفقہ عوض اوسکی یہہ تہی کہ مال اوسکا لیکر اپنی تصرف مین لاوی کبشہ نی
سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ سی عرض کی حضرت نی فرمایا کہ تو اپنی گہر جا اور صبر کر تا اینکہ
وحی نازل ہو جانب رب العزۃ سی اس باب مین کبشہ اپنی گہر کو گئی روز دیگر بعض یا کئی
زنان مدینہ سی کہ اس بلا مین مبتلا تہین خدمت سید عالم مین حاضر ہوئین اور عرض کیا
کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ہم بدستور کبشہ کی اس بلا مین گرفتار ہین حق تعالی نی
اوسوقت از روی شفقت اور مرحمت کی یہہ آیہ بہیجا قولہٗ خَيْرًا كَثِيرًا یعنی فقط کراہت نفس
سی عورتونسی جدائی نکرو بہت ایسا ہوتا ہی کہ تم کراہت رکہتی ہو اوس سی اور وہ بہتر ہی
واسطی تمہاری بلکہ چاہئی کہ وہ امر اختیار کرو کہ جسمین اصلاح دین تمہاری کی ہو مردوی

ہی کہ اول اسلام مین اگر کوئی شخص زن صاحب جمال کو دیکہتا تہا اپنی اہلیہ کو بفحش وبدکاری نسبت کرتا تہا بحدیکہ وہ زن تنگ آکر سر مہر سی کذرتی تہی اور وہ شوہر اوسکا اوسکو طلاق دیتا تہا لہذا حق تعالی نی منع کیا اوس امر سی اور فرمایا وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ لٰهُ تَعَالَی قِنْطَارًا شاہ عبد العزیز نی اس آیہ مین کلام بہت سی کئی ہین کا جواب اوسکا بسبب طول کی لایق اس تعلیقہ کی نتہا لہذا دو تین امر کہ نہایت اونکو برہان قاطع اور نص لامع اپنی مقصود پر جانتا ہی مع جواب اوسکی جیز تحریر مین آتی ہی چنانچہ شاہ عبد العزیز نی تحفہ اثنا عشریہ مین اسطرح لکہا ہی کہ طعن ہفتم یہہ ہی کہ عمر نی خطبہ مین منع کیا گران باندہنی مہر سی اور کہا کہ اگر گران باندہنا مہر ونکا خوبی رکہتا ہوتا اولی ساتہہ اس بزرگی اور خوبی کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ ہوتی حالانکہ پیغمبر خدا کو دیکہا ہی کہ منع کیا زیادہ پانسو درہم سی مہر ازواج اور بنات اپنی کا نہین باندہا پس چاہئی کہ تم بیچ مقالات صدقات یعنی گران باندہنی مہر ونکی مبالغہ نکرو اور پیروی سنت پیغمبر اپنی کی لازم کرو اور مین بعد اگر کوئی مہر کو گران باندہی کا بنابر سیاست کی قدر معالات کو بیت المال مین ضبط کرونگا اس اثنا مین ایک رنڈی کہڑی ہوئی اور کہا کہ اے عمر سنو خدا فرماتا ہی اٰتَیْتُمْ اِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَیْئًا یعنی اگر دیا ہو عورتونکو کچہ فراوان پس پہیر نہ لو اوسکو دینی تو کون ہی کہ پہیر لیتا ہے مہر دی ہوئی کو گو فراوان اور گران ہو عمر قائل ہوا او معترف ساتہہ خطا اپنی کی ہوا اور کہا كُلُّ النَّاسِ اَفْقَهُ مِنْ عُمَرَ حَتَّى الْمُخَدَّرَاتِ فِي الْحِجَالِ یعنی سب لوگ فقیہ تر ہین عمر سی یہانتکہ حتی پردہ نشین والیان پردونکی یہہ کلام مورد ملام ہی دو وجہ سی اول یہہ ہی جو کہ تمام صحابہ

بیان کرتی اس طعن مین تغییر اور تحریف عمل مین لائی ہین منصف عاقل پر پوشیدہ نہین ہی
اسیوطی کہ کہنا اس امر کا اکرکران باندہنا مہرونکا خوبی رکہنا اونکا ساتہہ اس بزرکی اور خوبی
کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ ہوتی ہی پس اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بنا بر اولویت کی زیادتی سی
منع کرتی تہی اور اس صورت مین پڑہنا اوس عورت کا آیہ قنطار کو عبث ہوتا ہی اور ثانیا
اسیوطی کہ کہنا عمر کا کہ بنا بر سیاست کی قدر مغالات کو بیت المال مین ضبط کرونکا یہہ اقرار
شاہ صاحب سی ہی اسیوطی کہ اس ہنگام مین پڑہنا آیہ قنطار کا اور خاموش ہونا خلیفہ
ثانی کا اور مدعی ہونا فقہیت کل ناس کا سب عبث ہوتا ہی اور اسیوطی فخر الدین رازی
نی نہایت العقول مین اس طعن کو کہ از طرف شیعیان نقل کیا ہی تحریف اور تغییر عمل مین
نہین لایا ہی چنانچہ اوسنی لکہا ہی کہ تیسرا طعن شیعہ کا خلیفہ ثانی پر یہہ ہی کہ عمر نی منع کیا
مغالات فی المہر کو پس آگاہ کیا ایک عورت نی ساتہہ قول حق تعالی کی وآتیتم احدٰہن
قنطارا پس کہا عمر نی کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات بعد اسکی شاہ
عبد العزیز نی محصل اس طعن کا اسطرح سی بیان کیا ہی کہ محل طعن یہہ ہی کہ سکوت عمر کا جواب
اوسکی دلیل عجز سی ہی اور جو شخص کہ عہدہ جواب اوس زن سی بر نہ آیا کسطرح سی قابل امامت ہو
اور بعد اسکی جواب اس طعن کا اسطرح دیا ہی کہ سکوت عمر جواب اوس زن کی نہ بنا بر عجز کی تہا
جواب باصواب سی تا ثبوت خطا اونکی فی الواقع لازم آوی بلکہ بنا بر کمال ادب کلام اللہ
کی تہا کہ مقابلہ قرآن مین چون وچرا کرنا اور فنون دانشمندی اور توجیہ صحیح کرنا مناسب
حال اعاظم اہل ایمان نہین ہی انکو سوائی تسلیم اور انقیاد بظاہر الفاظ کی راست نہین آتا ہی
انتہی ترجمہ جواب اسکا اولا یہہ ہی کہ ابن ابی الحدید نی شرح نہج البلاغہ مین لکہا ہی ہر گاہ

ہرگاہ کہ خبر پہنچی جناب فاطمہ صلوات اللہ علیہا کو کہ ابی بکر نے عزم بالجزم منع فدک کا کیا ہے
چادر عفت در بر کی اور متوجہ ابی بکر ہوئین اور خطبہ پڑہا اور منجملہ کلمات اوس خطبہ کی یہہ کلمات تہین
وَتِلْكَ نَازِلَةٌ أَعْلَنَ كِتَابُ اللّٰهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَأَنْبَأَكُمْ بِهَا قَبْلَ وَفَاتِهِ فَقَالَ وَمَا
مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ
وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشَّاكِرِينَ
أَيُّهًا بَنِي قَيْلَةَ أَأُهْضَمُ تُرَاثَ أَبِيَهْ وَأَنْتُمْ بِمَرْأًى مِنِّي وَمَسْمَعٍ تَبْلُغُكُمُ الدَّعْوَةُ وَتَشْمَلُكُمُ الصَّوْتُ
ترجمہ اسکا یہہ ہے کہ یہہ مصیبت نازل ہونی والی ہے کہ کتاب خدا ساتہہ اوسکی ناطق ہوئی
قبل وفات نبی کی اور آگاہ کیا تمکو اوس سے قبل رحلت نبی کی پس کہا حق تعالی نے نہین ہے
ہے محمد مگر رسول تحقیق کہ گذری آگی اوس سے انبیا آیا پس اگر مر جاوے وہ یا قتل کیا جاے
وہ پہر جاؤ گے تم اوپر پاشنہ ہاے اپنی کی اور جو شخص کہ پہر جاے اولٹے پاؤن پس ہرگز
نہین ضرر پہنچاتا خدا کو اور قریب ہے کہ خدا جزا دیگا شکر کرنی والونکو ای فرزندان قیلہ
آیا بظلم اور ستم میراث پدر میری لیتی ہین اور تم دیکہتی ہو مجہسی اور سنتی ہو پہنچتی ہی تمکو آواز
چاہنی میری اور شامل ہوتی ہی تمکو آواز میری انتہی ترجمہ کلامہا پس بنظر انصاف ملاحظہ
کیا چاہیے کہ ہرگاہ جناب فاطمہ پارہ جگر جناب نبی تہین اور ایذا اونکی ایذا نبی ہی بالاتفاق
در یقین اس آیہ کو تلاوت کیا کس جہت سے پاس ادب خلیفہ ثانی کو اس آیہ کا نہوا اور کسو سے مقابلہ
اس آیہ مین چون و چرا کرنا اور فنون دانشمندی اور توجیہ کرنا مناسب حال عاظم اہل ایمان کی تہا بجا لانے
اور تسلیم اور انقیاد کیون عمل مین نہ لائی اور کسو سے اس حدیث کو کہ آثار وضع از سر تا پا ہویدا
معتبر یعنی حکم مین پایا کیا نَحْنُ مَعَاشِرَ الْأَنْبِيَاءِ لَا نُوْرِثُ مَا تَرَكْنَاهُ فَهُوَ صَدَقَةٌ یعنی ہم گروہ

انبیا کی واسطی میراث نہین ہی جو چہوڑ جاتی ہین پس وہ صدقہ ہی اور تفصیل اس مقدمے کی
اس طرح سی ہی کہ کتاب امامت اور سیاست ابن قتیبہ مین مذکور ہی کہ عمر نی ابی بکر سی کہا
چلو ساتہہ ہماری طرف فاطمہ صلوات اللہ علیہا کی پس تحقیق کہ ہمنی غضبناک کیا ہی اونکو
پس چلی دونو ساتہہ ہی اور بعد اسکی اذن چاہا فاطمہ علیہ السلام سی اور اذن انہونے
نہ دیا بعد اسکی آئی وہ دونو نزدیک حضرت علی صلوات اللہ علیہ کی اور متکلم ہوئی النبی
پس لی گئی اونکو نزدیک فاطمہ صلوات اللہ علیہا کی اور جناب فاطمہ نی منہ اپنا طرف
دیوار کی پہیر لیا پس سلام کیا ہمنی اوپر فاطمہ صلوات اللہ علیہا کی پس جواب نہ دیا
فاطمہ نی بعد اسکی ابو بکر نی کلام کیا اور کہا ای حبیبہ رسول خدا قسم بخدا کہ قرابت رسول خدا کی
دوست تر نزدیک ہماری ہی قرابت اپنی سی اور بدرستیکہ تم دوست تر ہو نزدیک ہمارے
عائشہ سی کہ بیٹی میری ہی اور ہر آینہ دوست رکہتی تہی ہم کہ روز فوت نبی ہم مرجاتے
اور نہ باقی رہتی ہم جانتی ہین تجکو اور پہچانتی ہین فضل اور شرف تیرکو نہین منع کیا ہمنے
تجکو حق تیرے سی اور میراث تیرے سی مگر بتحقیق کہ ہمنی سنا ہی جناب رسول صلی اللہ علیہ و
آلہ سی کہ نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاءِ لَا نُوْرِثُ مَا تَرَکْنَاہُ فَھُوَ صَدَقَةٌ تنبیہ بحال امو ذیالا وپر ضعیف ہونے
اس حدیث کی سنا ہی ایک یہہ ہی کہ یاقوت حموی شافعی نی کتاب معجم البلدان مین
لکہا ہی احوال فدک مین کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی در وقت نزول اس
آیہ کی وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ فدک کو حوالہ جناب فاطمہ کیا تہا پس یہہ آیہ مکذب اس
حدیث کی ہی اسواسطی کہ فدک بحکم الہی جناب نبوی نی حیات اپنی مین دیا تہا اور شان
نبی کا رفیع ہی اس سی کہ عطیہ خدا کو کہین کہ یہہ صدقہ ہی اور قطع نظر اس سی اگر بالفرض

بالفرض مال میت صدقہ ہی تو وہ مال ہی کہ بعد موت باقی رہا ہو والا لازم آتا ہی کہ
جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی تمام عمر مین جو جو عطایا اور ہبہ کئی ہون پہیر لئی
جائین اور یہہ یقینا باطل ہی فعلی ہذا القیاس دینا فدک کا حال حیات مین باتفاق فریقین
ثابت ہی پس چاہئی کہ عمر فدک کو صدقہ مین محسوب نکرتا اور دوسرا امر یہہ ہی کہ حکایت
کرنیکی حق تعالی کا قول ذکریا سی اِنِّی خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَائِیْ وَکَانَتِ امْرَأَتِیْ عَاقِرًا
فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ یعنی مین خوف کرتا ہون
بنی اعمام اپنی سی بعد وفات اپنی کی حال انکہ زن میری عاقر ہی پس بخش نزدیک اپنی سی
ولی کہ وارث ہو میرا اور وارث ہو آل یعقوب سی پس خوف کرنا بنی اعمام سی درصورتیکہ
مال انبیا صدقہ ہو بی معنی ہی اور تیسرا امر یہہ ہی کہ علامہ زمخشری کشاف مین جز بست وسوم ذیل
قول حق تعالی مین اِذْ عُرِضَ عَلَیْهِ بِالْعَشِیِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِیَادُ لکہا ہی سلیمان اہل
دمشق اور بصرہ سی جنگ کی اور ہزار اسپ غنیمت مین ہاتہہ آئی اور بعضون نی لکہا ہی
کہ میراث پدر اپنی مین ہزار اسپ بہم پہنچائی تہی اور صاحب بیضاوی نی بہی لکہا ہی کہ
سلیمان نی وراثت پدر سی ہزار اسپ بہم پہنچائی تہی پس یہہ آیہ بہی مکذب حدیث مذکور
ہی اور چوتہا امر یہہ ہی کہ باتفاق فریقین ثابت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی حق
علی صلوات اللہ علیہ مین کہا ہی کہ اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا پس لازم ہی کہ جو احکام
یا خبر کہ جناب نبوی سی صادر ہو علم اوسکا علی کو پہلی سب صحابہ سی حاصل ہوا اور ہرگاہ
جناب امیر صلوات اللہ علیہ اس خبر سی منکر ہوئی معلوم ہوا کہ یہہ حدیث وضعی ہی اور پانچوان
امر یہہ ہی کہ امر معروف اور نہی عن المنکر واجب ہی پس کسو پہلی درصورت صحت اس حدیث کی

جناب فاطمہ کو علی صلوات اللہ علیہ مانع نہوئی دعوی فدک سی اور اگر کسیکو زیادہ تر اسمین
تفصیل منظور ہو چاہئی کہ رسالہ فوائد ضمنیہ مین کہ مولفات حضرت سی ہی ملاحظہ کری کہ توجیہ
احسن وضعیت اس حدیث کی ثابت ہی اور ہر گاہ حقیقت حال بخوبی منکشف ہوئی پس
شاہ صاحب کو موجب اس قول حق تعالی کی لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتاً
عِنْدَ اللهِ لازم ہی کہ پاس ادب ان آیات کا وَآتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ، وَاِنِّيْ خِفْتُ
الْمَوَالِيَ الخ اور وَاِذْ عَرَضَ عَلَيْهِ الخ اور لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ بجا لاوین اور خلیفہ
ثانی کو زمرہ ظالم اہل ایمان سی خارج کرین کہ انکو پاس ادب ان آیات کا نہوا
بلکہ لازم ہی کہ زمرہ اہل ایمان سی خلیفہ ثانی کو خارج کرین اور کفر اور لعن انکی مثل
تکفیر کرین اسواسطی کہ حق تعالی فرماتا ہی اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ
اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَاباً اَلِيْماً اور ایذا جناب نبوی ایذائی جناب فاطمہ سی بمقتضای
اس حدیث کی اَلْفَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّيْ مَنْ اٰذَاهَا فَقَدْ اٰذَانِيْ وَمَنْ اٰذَانِيْ فَقَدْ اٰذَى اللهَ
اور اس حدیث سی کہ غَضِبَتْ فَاطِمَةُ وَلَمْ تَتَكَلَّمْ حَتّٰى مَاتَتْ ثابت ہوتی ہی اور دونو حدیث
صحیح بخاری مین موجود ہین من شاء فلیرجع الیہ اور بعد اسکی قول شاہ صاحب کا یہہ ہی انکا
کہ جمیع کبرای دین اور صاحبان یقین اس منقبت عظمی مین کیقدم مین حضرت امیر سی بہی
مثل اس قصہ کی صدور مین آیا ہی روایت کیا ہی ابن جریر نی اور ابن عبد البر نی اور راوی
محمد ابن کعب سی کہ کہا انسی کہ سوال کیا ایکمرد نی علی صلوات اللہ علیہ سی ایک مسئلہ
مین پس کچہہ جواب دیا علی نی کہا انسی کہ اسطرح سی نہین ہی اور لیکن جواب اس مسئلہ
کا یہہ ہی علی صلوات اللہ علیہ نی کہا کہ تو صواب پر ہی اور مین خطا پر ہون اور فرمایا

وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ یعنی اوپر ہر ایک صاحب علم کی ایک دانا ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ
آرہی اگر خلیفہ ثانی محسوب کبراء دین اور ارباب یقین مین ہوتی البتہ یقدم ہونا مسلم تہا والا
غیر مسلم اور ہمنی بحمد اللہ عدم ایمان خلیفہ ثانی کا قبل اسکی بخوبی ثابت کیا پس درحقیقت
مخربین دین اور مربین مین محسوب تہی اس صورت مین قیاس کرنا حال مخرب دین کا حال
علی صلوات اللہ علیہ پر ناشی کمال بیحیائی سی ہی اور ہہند اتخریب دین جوکہ صحابہ سی عمل مین
آئی ہی اگر تمام وکمال مرقوم ہوتی کتاب طویل چاہئی کہ مرقوم ہوا وریہہ تعلیقہ گنجایش اسکی
نہین رکہتا لہذا بطریق انموذج عبارت شارح مقاصد کی ذکر کی جاتی ہی کہ مصنف اسکا مشہور
بعلامہ تفتازانی ہی کہ مشاہیر علمای اہل خلاف سی ہی کہ ترجمہ اوسکا یہہ ہی لیکن وہ جو کہ
جاری ہوئی بعد اونکی اوپر اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کی پس ظہور اوسکا اس حیثیت سی
ہی کہ نہین مجال ہی واسطی پوشیدہ کرنی کی اور بدی اوسکی اس جہت سی ہی کہ نہین اشتباہ
ہی اوپر کسی صاحبان عقل کی اسواسطی کہ نزدیک ہی کہ گواہی دین اسکی جمادات اور حیوانات
اور روتی ہین واسطی اوسکی زمین وآسمان اور پارہ پارہ ہون پہاڑ اور پتہر اور باقی
رہی کی بدی عمل اوسکی کی جب تک کہ پی در پی آوین مہینی اور گذرین زمانی پس لعنت
خدا کی ہوا وپر ظالم کی اور جو کہ راضی ہا اس امر سی ہوا اور جو کہ ساعی ہوا اس ظلم مین اور
ہر آینہ عذاب آخرت کا شدید ہی اور باقی ہی اور اگر کہا جاتی کہ بعضی علماء مذہب ہماری
سی لعن یزید کو جایز نہین جانتی ہین باوجود جاننی اس ظلم کی کہین کی ہم کہ واسطی حمایت
کرنی اس امر کی کہ مبادا لعن ترقی کری طرف اعلی کی جیساکہ یہی شعار روافض کا ہی انتہی
پس اس عبارت سی صاف معلوم ہوتا ہی کہ جو کچہہ خرابیان بعد نبی کی واقع ہوئین مین بانی اوسکا

احاطہ تقریرا و رتحریر سی باہر ہی ہر چند کہ عبارت اخر سی معلوم ہوتا ہی کہ اپنی خلفا کو لعن سی
مبرا کرتا ہی اور اگر خلفائی معاویہ کو اوس قدر تسلط نہ ہوتی یہہ خرابیان کا ہیکو واقع ہوتین
اور اصل اس شجرۂ ظلم کی غصب خلافت ہی اور پہل اسکا شہادت ذریت حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ ہی چنانچہ عاقل منصف پر پوشیدہ نہین ہی پس شاہ صاحب کہ
مدعی یکقدمی مین جناب علی ابن ابیطالب صلوات اللہ علیہ اور خلیفۂ ثانی مین کمال دور از
انصاف شعر کجا حیدر کجا ان ہر ناپاک چہ نسبت خاک را با عالم پاک زادہ کعبہ کجا
جیفہ کندین کجا نسبت پاک زناپاک نہ پرسد زیرک حال اصحاب بود مختلف از من لو پرس
شہسواری عرب یک وخر در گل یک آری اگر یکقدمی متصور ہی پس جناب ہارون
اور علی صلوات اللہ علیہ مین البتہ متصور ہی چنانچہ باتفاق فریقین جناب نبوی نے حق
علی صلوات اللہ علیہ مین فرمایا ہی کہ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی پس اس حدیث سے
ثابت ہوتا ہی کہ بارشاد نبوی ہارون اور علی ہمقدم تہی پس لابدیہہ ہی جسطرح کہ زمانہ
ہارون مین سامری امت مین پیدا ہوا تہا اور باعث گمراہی امت موسی ہوا تہا بنابر اسکی
چاہتی کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ مین بہی سامری امت پیدا ہوا ور باعث گمراہی امت کا
ہوا اور بہی شرح مقاصد وغیرہ مین لکہا ہی کہ اگر امت سی کوئی شخص ارادہ کری نظر کرنی کا طرف
آدم علیہ السلام کی علم اوسکی مین اور طرف نوح علیہ السلام کی تقوی اوسکی مین اور طرف ابراہیم
کی خلت اوسکی مین اور طرف موسی کی کلیم ہونی اوسکی مین اور طرف عیسی کی عبادت اسکی مین
بس چاہتی کہ نظر کری طرف علی صلوات اللہ علیہ کی بس اس حدیث سی مستفاد ہوتا ہی کہ ہمقدمی
علی کی ان انبیا سی تہی بلکہ فضیلت اسواسطی کہ ہر ایک پیغمبر کو ایک ایک وصف تہا اور اون

ونمین سب وصف جمع تہی اور یہی اگر مقدمی ہی تو جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ سی بمصداق آیہ
مباہلہ کی کہ علی صلوات اللہ علیہ کو حق تعالی نی بہ نفس پیغمبر یاد فرمایا ہی پس جسطرح سی کہ
جناب نبی پر افترا اس حدیث کا باندہا ہی نحن معاشر الانبیاء لا نورث پس
اسیطرح سی جناب علی صلوات اللہ علیہ پر حدیث کو وضع کیا ہی کہ تو صواب پر ہی اور
مین خطا پر ہون اور وضع ہونی اس حدیث پر چند امور دلالت رکہتی ہین کہ نہایت واضح
ہین کہ احمد بن حنبل نی مسند اپنی مین اور مسلم نی صحیح اپنی مین روایت کی ہی کہ کوئی شخص
صحابہ رسول سی تہا کہ دعوا اوسنی کیا ہو سوای علی کی سلونی قبل ان تفقدونی
یعنی سوال کرو تم مجہسی جس چیز سی کہ چاہو قبل وفات میری کی پس یہہ حدیث اول دلالت
سی ہی وضع ہونی حدیث سابق پر اور دوسرا یہہ ہی کہ جناب نبی نی حق علی ابن ابیطالب مین فرمایا ہی کہ
انا مدینۃ العلم وعلی بابہا اور تیسرا امر یہہ ہی کہ صاحب حلیۃ الاولیاء نی کتاب فصل الخطاب مین اور صاحب فردوس
نی اور خطیب نی مناقب اپنی مین درباب فضائل علی صلوات اللہ علیہ کی لکہا ہی کہ
علی کو نو حصہ علم تہا اور تمام خلق ایک حصہ باقی مین شریک علی صلوات اللہ علیہ کی
تہی پس بنا بر اس حدیث کی کیا گنجایش رکہتا ہی کہ جسکو دس حصہ علم ہو اوسکو جواب
سائل کا نہ آوی اور وہ مقر ہو سائل سی کہ تو صواب پر ہی اور مین خطا پر ہون اور چوتہا
امر یہہ ہی کہ حضرت رسالت پناہ نی حق علی صلوات اللہ علیہ مین فرمایا ہی اقضاکم علی
یعنی داناتر تمہاری قضایا مین علی صلوات اللہ علیہ ہی اور اس روایت کو ابن عبد البر نی
کہ بزرگ علماء مخالفین سی ہی استیعاب مین ذکر کیا ہی پس جب تک کہ کوئی مہارت
تمام علوم مین نرکہتا ہو کیونکر ماہر ساتہہ قضایا وغیرہ کی ہوگا اور پانچوان امر یہہ ہے

کہ جسکی حق مین حق تعالی نی نفس پیغمبر کہا ہو درحقیقت جو علم کہ جناب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ کو تہا وہ جناب علی صلوات اللہ علیہ کو تہا پس درحقیقت تخطیہ علی تخطیہ جناب نبی ہی ہر چند کہ بنابر مسلک اہل سنت کی خطا انبیا سی جائز ہی لیکن بنابر اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰی کی خطای الہی لازم آتی ہی اور بعد اسکی شاہ صاحب دلیل اس مطلب پر یہہ لاتی ہین کہ حضرت داؤد نبی تہی اور بہ نص الہی خلیفہ وقت تہی کہ حق تعالی نی اونکی حق مین فرمایا ہی یا داؤد انا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ در باب فہم حکم گوسفندان ایک شخص کی کہ زراعت شخص دیگر کو تلف کیا تہا حضرت سلیمان سی کہ نہ اوس وقت نبی تہی اور نہ امام حکم کرنی اس مسئلہ مین پیچہی رہ گئی اور حضرت سلیمان کہ طفل صغیر السن تہی حضرت داؤد پر سبقت کی اور حکم الہی کو دریافت کر گئی مروی ابن بابویہ فِي الْفَقِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَدَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ قَالَ حَكَمَ دَاوُدُ بِأَنَّ الْغَنَمَ وَفَهَّمَ اللهُ سُلَيْمَانَ أَنَّ الْحُكْمَ لِصَاحِبِ الْحَرْثِ فِي اللَّبَنِ وَالصُّوفِ

ترجمہ اسکا یہہ ہی کہ روایت کیا ہی ابن بابویہ علیہ الرحمہ نی کتاب من لا یحضرہ الفقیہ مین احمد ابن عمر الحلبی سی کہ کہا اوسنی کہ سوال کیا مینی ابو الحسن صلوات اللہ علیہ سی قول حق تعالی سی کہ معنی انکی یہہ ہین کہ داؤد اور سلیمان نی جا وقتیکہ حکم کیا اون دونون نی بیچ زراعت کی کہا اون حضرت نی کہ حکم کیا داؤد نی ساتہہ لینی کو گوسفند ونکی اور سمجہایا خدا نی سلیمان کو بیچ مسئلہ کی حکم واسطی مالک زراعت کی ہی بیچ شیر اور صوف کی پس اگر بالفرض حکم ایک مسئلہ کا ایک زن نادان کو سمجہا وین امامت اوسکی مین کیا نقصان ہی اسواسطی کہ نبوت حضرت داؤد کی مثل اس واقعہ مین کچہہ خلل نہوا اور ظاہر ہی کہ امامت نہایت نبوت کی ہی انتہی کلامہ جواب اسکا یہہ ہی معلوم نہین

النساء

نہین کہ شاہ صاحب اُس خواب غفلت مین تہی کہ اس مقام کو تحریر کیا ہی اسواسطی کہ خود لکہتی
ہین کہ حق تعالی نی حق داؤد مین فرمایا ہی فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ اور یہہ فرمانا دلالت رکہتا ہے
کہ حکم کرنا داؤد کا برحق ہو اور مطلق خطا اور خلل اوسمین نہو پس اسصورت مین کیا
گنجایش رکہتا ہی کہ داؤد نی خطا کی اور سلیمان نی بصواب حکم کیا خصوصًا اوسوقت مین
کہ بقول شاہ صاحب سلیمان اوس ہنگام مین نہ نبی تہی نہ امام پس یہہ کسطرح سی ممکن ہو کہ وہ
نبی کہ جسکو ارشاد ہو کہ حکم بحق کرنا وہ خطا کری اور وہ شخص کہ نہ امام ہو نہ نبی وہ حکم
بصواب کری بنابر اسکی شاہ صاحب کو لازم تہا کہ معنی آیہ کی اسطرح بیان کئی ہوتی کہ تناقض
دونو آیہ مین باقی نرہتا اور مذہب صحیح یہہ ہی کہ دونو حکم موافق ارشاد الہی کی تہی نہ بطریق
اجتہاد چنانچہ بتحریر شاہ صاحب سی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت داؤد نی بظن اور اجتہاد
حکم کیا تہا جسطرح سی کہ خلیفہ ثانی نی حکم باجتہاد کیا تہا اسواسطی کہ مدار اجتہاد کا ظن ہی
اور رتبہ انبیا اور اوصیا کا ارفع اس سی ہی کہ وہ ظن پر عمل کرین اس جہت سی ہی کہ انبیا
کو طریقہ دریافت کرنی علم احکام بواسطی وحی وغیرہ ممکن ہی اور جس شخصکو اتفاق سبت رہی ہو
اوسکو ظن پر عمل کرنا قبیح ہی اور یہی تائید اسکی مین یہہ قول حق تعالی کافی ہی إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ
إِثْمٌ کہ بنابر اس آیہ کی لازم ہی کہ ظن سی پرہیز کیا جائے اور اگر کوئی کہی کہ بہ ظن مجتہد سی کیون
نہین اجتناب کیا جاتا جواب اسکا یہہ ہی کہ در صورت اختلاف احادیث مجتہد کو کہان
ایسا طریقہ ممکن ہی کہ علم اوسکو احکام کا حاصل ہو زمانہ غیبت امام مین لہذا ناچاری
چونکہ تکلیف عبادات سبکو یقینا ہی ظن پر عمل کرین والا تکلیف مالایطاق لازم آتی ہی اور
اسی واسطی محتمل ہی کہ حق تعالی نی بعضی ظن کو گناہ ٹہرایا ہی کہ بعضی اوقات مین سوائے

ظن کی چارہ نہین ہی اور احادیث بہی درباب حکم کرنی داود کی اور سلیمان کی مختلف واقع ہوئی ہین ہرچند کہ یقین باصد ایجا ہین نہین ہوتا لیکن یہہ یقینی معلوم ہوتا ہی کہ خطا داود سے واقع نہین ہوئی چنانچہ علی ابن ابراہیم نی روایت کی ہی جناب امام جعفر صادق صلوات اللہ علیہ سی کہ فرمایا اونہون نی کہ ہرگاہ متخاصمین نزدیک داود کی حاضر ہوئی داود نے اونکو نزدیک سلیمان کی بہیجا اور سلیمان نی فرمایا کہ اگر کوسفندون نی اصل اور فرع باغ انگور کو بسبب کہانی کی نابود کیا ہو چاہئی کہ اون کو سفند ونکو بصاحب باغ حوالہ کرین اور اگر شاخین اوسکی کہائین ہون تو چاہئی فرع کو سفند کو کہ نتاج اوسکا ہی تسلیم صاحب باغ کرین اور یہہ حکم وہی حکم تہا کہ داود پر نازل ہوا تہا اور اگر حکم انکا مختلف ہوتا تو چاہئی حق تعالی عوض وکنا لحکمہم کی وکنا لحکمہما کہتا بنا بر اس کلام کی پہنچی متخاصمین کی نزدیک سلیمان کی یہہ تہی کہ تا بنی اسرائیل پر ظاہر ہو کہ سلیمان بعد اونکی وصی اور خلیفہ ہین اور کلینی مین اون حضرت سی مروی ہی کہ امامت ایک عہد ہی جانب خدا تعالی سی واسطی جماعت کی کہ اسما اونکی علم الہی مین مقرر ہین اور حق تعالی نی داود کو وحی نازل کی کہ ایک کو فرزندان اپنی سی وصی اور قایم مقام اپنا کر اسواسطی کہ علم میری مین قرار پایا ہی کہ کسی پیغمبر کو مبعوث نکرون مگر یہہ کہ وصی واسکا اہل بیت اوسکی سی ہو داود علیہ السلام کی فرزند بہت سی تہی اور ایک نامی کہ انکو کہ مان اونکی زندہ تہین اونکو بہت دوست رکہتی تہین چاہا کہ اون کو وصی کرین پس حق تعالی نی وحی طرف داود کی پہنچی کہ اس امر مین تعجیل نکر اور منتظر حکم میرا کا ہو تا اینکہ عنقریب دو مرد نزدیک داود کی آئی ایک نی دعوی دوسری پر کیا کہ

کو سفندان اسکی ہی رات کو تا کہا ئی انگور میری کہالی اور برباد کیا حق سبحانہ تعالی
نی وحی داود کو پہنچی کہ جمع کرو فرزندان اپنی کو جو کوئی کہ اس قصہ مین حکم بر وجہ صواب
کری اوسکو وصی اپنا کرو داود علیہ السلام نی فرزندونکو جمع کیا ہر گاہ کہ قصہ مذکورہ پر
مطلع ہوئی سلیمان علیہ السلام نی کہا کہ حکم کیا مینی صاحب کوسفند کہ نتاج اور پشم کو اس
سال اوسی حاصل ہو صاحب تاک انگور کو دی اور تا ایک سال باغ انگور کو تربیت
کری تا مثل سابق کی انگور بار لاوی داود علیہ السلام نی کہا کہ کسو سطی حکم کیا
تو نی کہ بالکل کوسفندونکو تسلیم اوسکی کرین با وجود اس امر کی کہ جو کچہہ تلف ہوئی
باغ انگور سی موافق قیمت کوسفندان اوسکی ہی کہ یہہ حکم نزدیک علما بنی اسرائیل کی
مقرر اور محقق ہی سلیمان نی کہا اس جہت سی کہ حاصل تاک اوسکا تلف ہوا اور اصل
تاک باقی ہی اور تاک کو کچہہ خوف نہین ہی اور سال دیگر نشو ونما کریگا اور بار ور ہوگا
پس مناسب یہہ ہی کہ وہ بہی حاصل کوسفندان اوسکو دی نہ اصل کوسفندان پس وحی
حضرت داود کو آئی کہ حکم اس مسئلہ مین وہی کہ حضرت سلیمان نی کیا یا داود اراد
امر او اردنا یعنی ارادہ داود تو نی چاہا کہ غیر سلیمان کو وصی کری اور ہمنی چاہا کہ سلیمان وصی
تیرا ہوا ور اسیطرح سی چاہتی کہ جو ظہور مین آیا اور ثانیا جواب قول ملا صاحب کا
یہہ ہی کہ حق تعالی نی حق داود اور سلیمان مین فرمایا ہی وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا
یعنی ہر ایک کو دیا ہمنی حکم اور علم پس اس آیہ سی معلوم ہوتا ہی کہ حکم داود خطا نتہا
اور قطع نظر اس سی ہر گاہ کہ عصمت انبیا اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ ادلہ قاطعہ
سی ثابت ہوتی ہی کلابد ہی کہ معنی اس آیہ کی مول ہون بخلاف خلیفہ ثانی کی کہ اونی

عدم عصمت فریقین مین ثابت ہی پس عمر کو خطا سی باز رکہنا نہایت بیجا ہی اور
کہنا اس امر کا ظاہر ہی کہ امامت نیابت نبوت کی ہی پس بنا بر مذہب شیعہ کی البتہ
مسلم اسو سطی کہ علی علیہ السلام نایب تہی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ منوب عنہ بروایت
خم غدیر بخلاف مسلک اہل سنت کی کہ خلافت خلفا کی باجماع امت ثابت کرتی ہین نہ
یعنی منوب عنہ سی اور نیابت بی منوب عنہ بی معنی ہی اور جس شخص کو کہ تفصیل ملاحظہ
کرنا ور قول شاہ صاحب کا منظور ہو پس چاہیئ کہ رسالہ قنطاریہ کہ مولفات حقیر سی ہی ملاحظہ کری اول اس آیت کا نقل کرنا ضروری ہی

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ

حرام کی گئی ہین اوپر تمہاری مادران تمہاری اور بیٹیان تمہاری اور بہنین تمہاری اور پہوپہیان تمہاری اور خالائین تمہاری

وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ

اور بیٹیان بہائی کی اور بیٹیان بہن کی اور مائین تمہاری کہ انہون نی دودہ پلایا ہو تمکو

وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي

اور بہنین تمہاری کہ جہت شیر سی ہون اور مادران زنان تمہاریکی اور دختران تمہاری وہ کہ جو

فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ

بیچ دامن تمہاریکی پلی ہون زنان تمہاریسی وہ عورتین کہ دخول کیا ہو تمنی ساتہہ اونکی پس اگر نہ ہو تم دخول کیا

بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ

ساتہہ اونکی پس نہین گناہ ہی اوپر تمہاری اور حرام ہی زنان فرزندان تمہاریکی وہ فرزند کہ جو پشت تمہاری سی ہین

وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا

اور حرام ہی یہہ کہ جمع کرو تم درمیان بہنونکی وہ کہ تحقیق سابق ہوا ہو انہی سی بدرستی کہ خدا ہی بخشنی والا مہربان

وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

اور حرام ہین شوہر دار زنان سی مگر وہ کہ مالک ہوتی ہون دستہای تمہاری

كِتَابَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ

فرض کیا ہی خدا نی اوپر تمہاری اور حلال ہی واسطی تمہاری وہ چیز کہ جو سوا انکی ہی یہہ کہ طلب کرو تم ساتھہ اموال اپنی کی

مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ

درحالیکہ تزویج کرنی والی ہو نہ زنا کرنی والی پس جو کہ طلب نفع کرو تم بیچ اوسکے اونہین زنان منکوحہ سے پس دو تم اونکو مہر اونکے

فَرِيضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ

درحالیکہ واجب ہی اور نہین گناہ ہی اوپر تمہاری بیچ اوس چیز کی باہم راضی ہوئی ہو ساتھہ اوسکی بعد مہر واجب سی

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ○ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا

بیتحقیق خدا ہی دانا محکم کار اور جو شخص طاقت رکھی تم مین سے ازروی توانگری کی

أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِنْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ

یہہ کہ نکاح کری زنان عفیفہ مومنات کو پس اوس چیز سی کہ مالک ہوئی ہین دستہای تمہاری کنیزان

فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُمْ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ

تمہاری کہ جو مومنات ہون اور خدا داناہی ساتھہ ایمان تمہاری کی بعضی تمہاری بعضی سی ہوتی ہین

فَانْكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ

پس نکاح کرو تم اونہین کنیزون سی باذن مالک اونہین کنیزون کی اور دو تم اونکو مہر اونکی ساتھہ نیکی کے

مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ فَإِذَا أُحْصِنَّ

درحالیکہ یہہ کنیزان نگاہ رکھنی والی ہون فرج اپنی کو نہ کہ زنا کرنی والی ہون اور نہ لینی والی ہون دوستان مخفی پس جبکہ نکاح کرنی والی ہون

فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ

پس اگر عمل مین لاوین زنا کو پس اوپر اونکی نصف اوس چیز کا ہی کہ اوپر زنان آزاد کی ہی

الْعَذَابِ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ

حد مقرر سا یہہ نکاح کنیزو سے اوس شخص کی ہی کہ خوف کرتی زنا سی تم مین سی اور صبر کرنا نکاح کنیزون سی بہتر ہی تمہاری لیئی اور خدا بخشنے والا مہربان ہی

قولہ ایمانکم یعنی وہ عورتین کہ کفار سی بزور قید کر لائی ہون اور شوہر اونکی کافر ہون
اوپر تمہاری حلال ہین بجہت اسیر ہونی کی لیکن واجب ہی کہ استبرا کرین اونکو ساتھہ ایک حیض
اگر حاملہ نہون اور بشرط حمل استبرا اونکا وضع حمل ہی **قولہ فما استمتعتم الخ** غایت اور
غرض متعہ سی محفوظ رہنا زنا اور لواطت سی ہی چنانچہ جناب امیر المومنین صلوات اللہ
علیہ فرماتی ہین کہ اگر عمر لوگونکو منع نکرتا متعہ سی کوئی شخص زنا نکرتا مگر وہ شخص کہ نہایت شقاوت
اور بدبختی رکہتا ہوا اور اس آیہ مین نکاح متعہ مراد ہی کئی وجہ سی اول یہہ کہ اجماع اہلبیت اسپر
ہوا ہی اور اجماع اونکا حجت ہی چنانچہ علم اصول مین بیان ہوا ہی اور وجہ دوم یہہ ہی کہ خاصہ
اور عامہ نقل کرتی ہین کہ ابن عباس فتوی متعہ کا دیتی تہی اور خود بہی اسپر عمل کرتی تہے
اور وجہ سوم یہہ ہی کہ روایت کیا ہی عمر ابن خطاب سی کہ دو متعہ عہد رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ مین تہی کہ مینی اون دونو کو حرام کیا ہی اور لوگونکو اسپر عقاب کرونگا مین ایک متعہ
زنان ہی اور دوسرا متعہ حج اور طبری نی بہی عمر سی نقل کیا ہی کہ اوسنی کہا ہی کہ اوسنی کہا
تین چیزین زمان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ مین تہین کہ مینی اون تینو کو حرام کیا ہی ایک
متعہ حج دوسرا متعہ زنان تیسرا حی علی خیر العمل بیچ اذان کی اور وجہ چہارم یہہ ہی کہ متعہ کا
مشروع ہونا زمان نبوی صلی اللہ علیہ والہ مین بالاتفاق ثابت ہی اور دعوا کرنا منسوخیت

اسکی کا روایت ہی اور مشروعیت اوسکی درایت ہی اور روایت معارض درایت کے
نہین ہوسکتی ہی **فائدہ** کتاب مصابیح القلوب مین مرقوم ہی کہ ایکروز قاضی عبدالجبار
معتزلی شہر مین مجلس درس مین بیٹہا تہا آئمہ فریقین حاضر تہی شیخ مفید مجتہدان شیعہ سی
تہی اوس عصر مین اور قاضی نی نام اونکا سنا تہا لیکن اونکو چشم سے نہ دیکہا تہا حاضر ہوئے
اور صف نعال مین بیٹہی اور بعد ایک لحظہ کی خطاب قاضی سی کیا کہ اگر اجازت ہو تو مجہہ
سوال کرون مین بحضوران حاضرین کی قاضی نی کہا استفسار کر شیخ نی کہا کہ یہہ حدیث
کہ طائفہ شیعہ روایت کرتی ہین مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ مسلم ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نی روز غدیر مین فرمایا ہی یا شیعہ نے اپنی طرف سی جمع کیا ہی قاضی نی کہا صحت
اس خبر کی ضرور ہی شیخ نی کہا کہ ہرگاہ یہہ خبر صحیح ہوئی لفظ مولا سی کیا مراد ہی قاضی
نی کہا کہ اولی مراد ہی شیخ مفید نی کہا کہ اس تقدیر پر خلاف اور خصومت کسو سطی ہی
قاضی نی کہا ای برادر یہہ روایت ہی اور خلافت ابی بکر کی درایت ہی اور مرد عاقل
بجہت روایت کی ترک درایت نہین کرتا ہی شیخ مفید نی اس مسئلہ کو فرو گذاشت کر کے
پوچہا کہ کیا کہتی ہو اس خبر مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نی حق علی مین فرمایا یا علی حربک
حربی وسلمک سلمی قاضی نی کہا کہ صحیح ہی شیخ مفید نی کہا اصحاب جمل مین کیا فرماتے
ہو بقول تمہاری چاہی وہ کافر ہون قاضی نی کہا ای برادر اونہون نی توبہ کیا شیخ
مفید نی کہا کہ ای قاضی حرب جنگ جمل درایت ہی اور توبہ روایت ہی اور تمنی
آپ فرمایا ہی کہ مرد عاقل درایت کو بجہت روایت کی ہاتہہ سی نہین دیتی ہین قاضی متحیر
رہ گیا اور ایک ساعت سر جہکا لیا اور بعد اسکی سر کو بلند کیا اور کہا کہ تم کون شخص ہو

شیخ نی کہامین خادم تمہارا ہون محمد بن محمد النعمان حارثی قاضی اوٹھہ کھڑا ہوا و رشیخ مفید کا
ہاتہہ پکڑلیا اور مسند پر لاکر بٹہایا اور کہا کہ اَنْتَ الْمُفِیْدُ حَقًّا یعنی تم فایدہ دینی والی ہو
اور وجہ پنجم یہہ ہی کہ متعہ ایسی منفعت ہی کہ وجوہ قبیحہ سی خالی ہی اور اوس مین ضرر
دنیا اور آخرت کا نہین ہی اور جو چیزکہ سطح سی ہو مباح ہوتی ہی پس اباحت متعہ
کی ثابت ہوئی اور احادیث اس باب مین بہت سی وارد ہوئی ہین ابن بابویہ نی من
لایحضرہ الفقیہ مین امام جعفر صادق صلوات اللہ علیہ سی نقل کیا ہی کہ اون حضرت
نی فرمایا کہ وہ ہم سی نہین ہی کہ حرام جانی متعہ کو اور اون حضرت سی مروی ہی کہ جو
شخص ساتہہ عورت کی متعہ کری خالصًا لوجہ اللہ جو کلمہ کہ اوس عورت سی کہی ایک حسنہ اوسکی
واسطی لکہتی ہین اور ہر گاہ کہ اوس سی نزدیکی کرتا ہی حق تعالی اوسکی گناہ بخش دیتا ہی
اور ہر گاہ کہ غسل کرتا ہی بعدد ہر بال کی کہ پانی اوسپر جاری ہوتا ہی مغفرت اور رحمت
ارزانی کرتا ہی مروی ہی کہ ایک شخص نی امام محمد باقر صلوات اللہ علیہ سی پوچہا کہ
مینی قسم کہائی ہی کہ متعہ نکرونگا اب پشیمان ہوا مین آیا جائز ہی کہ اب متعہ کرون حضرت نی
فرمایا کہ تو نی قسم کہائی ہی کہ اطاعت پروردگار نکری تو بحق اوس خدا کی کہ اگر عطا اوسکی نکریگا
دشمن اوسکا ہوگا پس بنابراس روایت کی جو شخص کہ متعہ نکریگا دشمن خدا ہی اور حضرت
رسالت سی مروی ہی کہ جو شخص ایکبار متعہ کری درجہ اوسکا مثل درجہ حسن کی ہوتا ہی اور
جو شخص کہ دوبار متعہ کری درجہ اوسکا مثل درجہ حسین کی ہوتا ہی اور جو شخص کہ تین متعہ
کری درجہ اوسکا مثل درجہ علی صلوات اللہ علیہ کی ہوتا ہی اور جو شخص کہ چار بار کری
درجہ اوسکا مثل درجہ میری ہوتا ہی اور اون حضرت نی فرمایا ہی کہ جو شخص کہ ایکبار متعہ کری

کری خشم خدا سی محفوظ رہتا ہی اور جو شخص کہ دو بار متعہ کری ساتھہ نیکوکاروں کی محشور ہوگا
اور جو شخص کہ تین بار متعہ کری روضہ جنان مین میری ساتھہ ہوگا اور سلمان فارسی اور
مقداد کندی اور عمار یاسر رضی اللہ عنہم سی مروی ہی کہ ایکروز نزدیک رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ کی ہم حاضر تھی کہ وہ حضرت اوٹھی اور خطبہ بلیغ پڑہا اونہون نی اور بعد
اوسکی فرمایا کہ ایگروہ مردمان آگاہ ہو کہ برادر میرا جبرئیل تحفہ نزدیک پروردگار سی لایا ہی
اور وہ متعہ زنان مومنہ ہی اور پیش از من یہہ تحفہ حق تعالی نی کسی پیغمبر کو نہین کرامت فرمایا
اور مین تمکو حکم اوسکا کرتا ہون کہ وہ سنت میری ہی حیات میری مین اور بعد وفات میری کے
اور جو شخص کہ اوسپر مداومت کری وہ محبی ہی اور جسنی مخالفت کی خدا سی مخالفت کی
اور اہل دوزخ سی ہی اور جو شخص کہ مدت عمر مین ایکمرتبہ متعہ کو عمل مین لاوی اہل بہشت سی
ہی اور جو شخص کہ اپنی ممتوعہ کی ہم نشینی کری فرشتہ ان پر نازل ہوتا ہی اور انکی پاسبانی
کرتا ہی تا اینکہ وہ زن مجلس سی اوٹھی اور بات کرنا آپسمین ثواب ذکر اور تسبیح کا ہی
اور ہرگاہ ہاتھہ مین ہاتھہ لیتی ہین جو گناہ کہ انگلیون سی کیا ہو جہڑ جاتا ہی اور ہرگاہ
یکدیگر بوسہ لین حقتعالی بعوض ہر بوسہ کی ثواب حج اور عمرہ کا لکہتا ہی اور ہرگاہ خلوت کری
بعوض لذت اور شہوت کی حسنات اوسکی واسطی لکہی جاتی ہین مانند کوہ ہا کی اور جب غسل کرنی مین مشغول
ہوتی ہین حق تعالی فرشتون سی کہتا ہی کہ نظر کرو طرف ان دونو بندونکی کہ غسل کرنی مین
مشغول ہین اور اعتقاد رکہتی ہین کہ مین پروردگار اونکا ہون گواہ رہو کہ انکو بخشا
مینی اور جس بال پر کہ پانی جاری ہوتا ہی دس حسنی اوسکی واسطی لکہی جاتی ہین اور دس
گناہ دفع ہوتی ہین اور دس درجہ بلند ہوتی ہین پس جناب امیر صلوات اللہ علیہ نی استادہ

ہوکر عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ کیا ہی جزا اوس شخص کی کہ ساعی اس باب
مین ہو فرمایا کہ جزا اوسکی مثل اوسکی ہی کہ جو متعہ کری اور ہر گاہ غسل سی فارغ ہو بعوض
ہر قطری آب کی کہ بدن اوسکی سی گرتا ہی حق تعالی ایک فرشتہ مخلوق کرتا ہی کہ تسبیح اور
تقدیس اوسکی کرتا ہی اور ثواب اوسکا واسطی غسل کرنی والی کی ہوتا ہی قیامت تک ای علی
صلوات اللہ علیہ جو شخص کہ اس سنت کو سہل جانی اور احیا اسکا نکری شیعہ ہماری سی
نہین ہی اور مین اوسسی بیزار ہون اور اون حضرت سی منقول ہی کہ ایکروز رسالتمآب صلعم
اپنی گھر مین بیٹھی ہوئی تہی ارشاد فرمایا کہ اسوقت جبرئیل نازل ہوئی اور کہا اونہون نی
کہ ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ حق تعالی نی تمکو سلام بہیجا ہی اور فرمایا ہی کہ امت اپنی کو حکم متعہ
کرو کہ وہ سنت صالحون سی ہی جو کوئی کہ روز قیامت کو نزدیک میری اوی اور متعہ
نکیا ہو نیکیان اوسکی بقدر ثواب متعہ کی ساقط ہوتی ہین ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ ایک درہم کہ
مومن متعہ مین صرف کری افضل ہی نزدیک حق تعالی کی ہزار درہم سی کہ غیر اوسکی مین
صرف کری ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ ایک جماعت بہشت مین حور العین سی ہین کہ حق تعالی نی
اونکو واسطی متعہ کی خلق کیا ہی اور ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ ہر گاہ کہ مومن یا مومنہ عقد نکاح متعہ کری
مین حق تعالی اون دونوکو گناہون سی پاک کرتا ہی اور عفو کرتا ہی اور منادی آسمان سی
ندا کرتا ہی کہ ای بندی حق تعالی تیری حق مین کہتا ہی کہ اس بندی میری نی متعہ کیا بامید ثواب
میری کی ہر آینہ آج کی دن کی اوسکو مسرور کیا مینی ساتھ عفو کرنی گناہونکی اور ساتھ زیادتی
حسناتکی اور جو عورت کہ مہر اپنا شوہر کو بخش دی خواہ عقد ہو دایمی خواہ غیر اسکا حق تعالی
بعوض درہم کی چالیس ہزار شہر نور کی بہشت مین اوسکو عطا کرتا ہی اور بعوض ہر درہم

درہم کی ستر ہزار حاجت دنیا اور آخرتکی برآتی ہین اور بعوض ہر درہم کی ایک گرہ زیادہ بہشت مین

داخل ہوتا ہی اور بعوض ہر درہم کی ہزار فرشتونکو امر کرتا ہی واسطی اوسکی نیکیان لکہین قیامت تک

يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ

چاہتا ہی خدا تا بیان کری واسطی تمہاری احکام حلال وحرام کو اور راہ بتا کری تمکو راہین اون لوگونکی اگلی تہی اور تاکہ قبول توبہ کری

عَلَيْكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ○ وَاللّٰهُ يُرِيدُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ

اوپر تمہاری اور خدا دانا ہی محکم کار ہی ۔ اور خدا چاہتا ہی یہہ کہ قبول توبہ کری اوپر تمہاری

وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَنْ تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا ○

اور چاہتی ہین وہ لوگ کہ جو پیروی کرتی ہین آرزوؤن کی یہہ کہ خواہش کرو تم خواہش بڑی کو

يُرِيدُ اللّٰهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

چاہتا ہی خدا یہہ کہ تخفیف کری تم سی اور پیدا کیا گیا ہی انسان عاجز ۔ ای وہ لوگ کہ

آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ

ایمان لائی نہ کہاؤ تم اموال اپنی کو درمیان اپنی ساتہہ باطل کی مگر یہہ کہ ہووی تجارت

تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ○ وَمَنْ

رضامندی تمہاری سی اور نہ قتل کرو تم نفسہای اپنی کو درستی کہ خدا ہی ساتہہ تمہاری مہربان اور جو شخص کہ

يَفْعَلْ ذَٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا وَكَانَ ذَٰلِكَ

بجا لاوی اس محرمات کو از روی تعدی اور ظلم کی پس قریب ہی کہ داخل کرین ہم اوسکو دوزخ مین اور ہی یہہ امر

عَلَى اللّٰهِ يَسِيرًا ○ إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ

اوپر خدا کی آسان ۔ اگر پرہیز کرو تم بزرگ اون گناہون سی کہ منع کی گئی ہو تم اوس سی عفو کرین کی ہم تم سے

سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيمًا ○ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ

گناہان خورد تہاریکو داخل کرینگی ہم تمکو جاہی بزرگ مین اور نہ آرزو کرو تم اوس کی کہ بڑائی دی خدا نی

بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ لِّلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيْبٌ

بسبب اوس کے بعضی تہاریکو اوپر بعضی کی واسطی مردونکی ہی حصہ اوس چیز سی کہ کسب کیا اونہونی اور واسطی زنان کی حصہ

مِّمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا

اوس چیز سی کہ کسب کیا ہی اونہون نی اور طلب کرو خدا کو فضل اوسکی سی مقرر کہ ہی ساتہہ ہر شی کی دانا

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ

اور واسطی ہر ایک کی کروانا ہی ہمنی میراث لینی والی اوس چیز سی کہ چہوڑ گئی ہون پدر و مادر اور اقربائی اور اون لوگونکی کہ عقد باندہا

اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا

دستہای تہاری پس دو تم اونکو حصہ اونکا بدرستی کہ خدا ہی اوپر ہر شے کے گواہ

قولہ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا مروی ہی کہ ہر گاہ آیہ تحریم خواہرزادہ اور برادرزادہ نازل ہوئی

یہود یون نی اعتراض کیا کہ نکاح دختر عمہ کا اور دختر خالہ کا حلال ہی با وجود اس بات کی کہ

خالہ اور عمہ حرام ہین پس اگر خواہر حرام ہی خواہرزادی کیون حرام ہوئی اور بسبب اس شبہ کے

چاہا کہ اہل اسلام کو طرف باطل کی رغبت دلوا دین لہذا رد اونکی مین یہہ آیہ نازل ہوا

قولہ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ الخ قولہ كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ گناہ کبیرہ وہ ہی کہ حد اور عقوبت واسطی اوسکے

مقرر ہوتی ہو مانند شرک کی اور زنا کی اور لواطہ کی اور شرب خمر کی اور ربا کی اور عقوق

والدین کی اور قمار کی اور فرار جنگ کفار سی حضور امام مین اور قتل کرنا ناحق اور

کہانا مال یتیم کا اور متہم بزنا کرنا اور جادو کرنا اور جہوٹی گواہی دینا اور نا امید ہونا رحمت الٰہی سے

الہی سی اور پناہ مین ہونا عقوبت اوسکی سی اور بعضی علما قائل ہوتی ہین کہ تمام معاصی کبیرہ
ہین بجہت شریک ہونی مخالفت امر و نہی کے مین اور اطلاق صغیرہ اور کبیرہ کا اوپر گناہ
باعتبار نسبت مافوق اور ماتحت کی ہی مانند بوسیدن زن اجنبیہ کی کہ نسبت بزنا صغیرہ
ہی اور نسبت بنظر نامحرم از روی شہوت کبیرہ ہی اور یہہ قول شیخ مفید اور ابو الصلاح
اور ابن براج اور ابن ادریس کا ہی اور یہہ مذہب منافات آیات اور اخبار بہت
سی رکہتا ہی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی کہ اگر اجتناب کرو تم گناہان کبیرہ سی کہ منع کیا ہی تمکو
اوس سی کفارہ کرتی ہین اور بخشتی ہین ہم گناہون تمہاریکو اور احادیث مین وارد ہوا
ہی کہ گناہ کبیرہ آدمی کو عدالت سی خارج کرتا ہی اور گناہ صغیرہ بشرط عدم اصرار عدالت سی
خارج نہین کرتا ہی اور مشہور علما مین یہہ ہی کہ اصرار گناہ صغیرہ کبیرہ ہی اور معنی اصرار مین خلاف
ہی شہید علیہ الرحمۃ نی کہا ہی کہ اصرار دو قسم پر ہی یا فعلی ہی یا حکمی ہی اصرار فعلی یہہ ہی
کہ مداومت کرنا یا کثرت سی اوس جنس فعل کا بے توبہ ہووی اور اصرار حکمی یہہ ہی کہ قصد
رکہتا ہی اور بجا لانی صغیرہ کی بعد ارتکاب اوسکی کی لیکن وہ شخص کہ صغیرہ کو عمل مین لاوی
اور خاطر اوسکی سی غفلت اور رد ہوئی قصد اور توبہ اوسکی سی ہو ظاہر یہہ ہی کہ مصر نہین ہی
اور شاید عمل صالح اوسکی از قبیل نماز و روزہ اور وضو کی کفارہ اوسکا ہوتا ہی چنانچہ
اخبار مین وارد ہوا ہی انتہی کلامہ اور بعضون نی کہا ہی کہ اگر بعد از صغیرہ کی قصد اور
صغیرہ کا رکہتا ہو اصرار عمل مین آیا ہی مگر بنا بر اسکی فرق صغیرہ اور کبیرہ مین نہین رہتا ہی
اور علما دین مین اختلاف بہت سا ہی گناہ کبیرہ مین بعضی کہتی ہین کہ جو گناہ کہ حق تعالی نی
قران مجید مین وعید عذاب کیا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ وہ گناہ کہ شارع نی حد اوسپر مقرر کی

ہو یا تصریح اوسمین وعید عقاب کی ہوا و ربعضون نی کہاہی کہ جو گناہ کہ کرنا اوسکا مشعر
بی اعتنائی پہودین سی اور بعضون نی کہاہی کہ جو کہ حرمت اوسکی بدلیل قطعی ثابت ہوئی
ہوا و ربعضون نی کہاہی کہ وہ گناہ ہی کہ وعید شدید قرآن مین یا حدیث مین وارد ہوئی
موافق بعضی اخبار عامہ اور خاصہ کی گناہ کبیرہ سات ہین ایک شرک بخدا ہی اور دوسرا
قتل ناحق اور تیسری فحش کہنا زن عفیفہ کو اور چوتہی کہانا مال یتیم بناحق اور پانچوان زنا ہے
اور چہٹا بہاگنا جنگ واجب سی اور ساتوین عقوق والدین ہی اور بعضون نی اور تیرہ
گناہ اوسپر افزود کئی ہین ایک لواطہ ہی اور دوسری سحر ہی اور تیسری ربا ہی اور
چوتہی غیبت اور پانچوین مستم دروغ اور چہٹا پینا شرابکا اور ساتوان استخفاف خانہ
کعبہ کا اور آٹہوین دزدی کرنا اور نوین گواہی دروغ دینا اور دسوان توڑنا بیعت
امام کا اور گیارہوان بادیہ نشین ہونا بعد از ہجرت کی اور بارہوان ناامید ہونا رحمت
خداسی اور تیرہوان ایمن ہونا عذاب خداسی اور بعضون نی چودہ گناہ اور اضافہ کئی ہین
ایک کہانا میتہ کا اور دوسرا کہانا خون کا اور تیسرا گوشت خوک کہانا اور چوتہا کہانا
اوس حیوانکا کہ بنام غیر خدا ذبح کیا ہو غیر حال ضرورت مین پانچوان رشوت لینا اور
چہٹا قمار کہیلنا اور ساتوین پیمانہ اور وزن مین کمی کرنا اور آٹہوان اعانت ظالمونکی
ظلم پر نوان بند کرنا حقوق آدمیون کا اور دسوان اسراف مال کرنا اور گیارہوان
مال کو حرام مین صرف کرنا اور بارہوان خیانت مال مردم مین کرنا اور تیرہوان
مشغول لہو ولعب مین ہونا مانند دف اور طنبور اور زمانی اور مثال انکی کی اور چودہوان
اصرار گناہان صغیرہ پر اور ہر گاہ کہ یہہ مقام تفصیل طلب ہی اور گنجائش اوس سبکی اس مین

اس مین نہین ہوسکتی لہذا محول ہے تب مطولہ پر کیا منشا فلیرجع الیہا قولہ وَلَا تَتَمَنَّوْا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نی حضرت
نبی صلعم مین عرض کیا کہ لوگونکو شرف جہاد حاصل ہوتا ہی اور عورات اس ثواب سی محروم رہتے
ہین اور ذکور باوجود کسب غنیمت کی اور قوتکی تحصیل کسب مال کی دو برابر عورتونکی میراث پاتی ہین
اور عورات باوجود ضعف حال کی اور کثرت احتیاج کی نصف نصیب مردونکا پاتی ہین کاش کہ کچھہ مال مرلیتی اور کچھہ ثواب
جہاد مین ملتا لو کچھہ میراث مین بھی بہرہ مند ہوتی حق تعالی نی یہہ آیہ نازل کیا وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ الخ قولہ
عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ الخ منقول ہی کہ رسم جاہلیت مین اسطرح سی تہا کہ بایکدیگر ہاتہہ پر ہاتہہ مارتی تہی اور عہد کرتی
تہی کہ دوست ہمارا دوست تمہارا ہی اور دشمن تمہارا دشمن ہمارا ہی تم ہمسی میراث لینا ہم تمسی میراث
لینگی اور تم ہماری دیت دینا اور ہم تمہاری دیت دینگی اگر کسی کو قتل کرو اور بناحق اور اس عہد کو
موکد بقسم کرتی تہی اور بوسطے اسکی ہر ایک چہٹا حصہ میراث کا لیتا تہا ایک صحابہ نی عرض کی کہ یا محمد ایک
جماعت نے ہمسی بایکدیگر عہد وپیمان کیا ہی ساتہہ لینی میراث کی حکم الہی کا اسنا بین کیا ہی لہذا یہہ آیت نازل ہوئے
وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ الخ تکملہ رکوع اول در سیارہ پنجم اَلْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ستر حرف ہین برادعلی
بالنبی وعیسی ہین اور بینات اوسکی نوسی میں بس مجموع اونہین دونوکا ایکہزار چارسی و تہالیس ہوتی ہین
نکلی اوس سی یہہ عبارت اَلنَّبِيُّ حَبِيْبُ اللّٰهِ وَالْوَكِيْلُ عَلِيٌّ الْهَادِ هُمَا الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ الْمَعْصُوْمُوْنَ اَبْنَاؤُهُمَا
یہہ عبارت بہی نکلی ہی مُحَمَّدٌ حَبِيْبُ اللّٰهِ وَعَلِيٌّ الزَّكِيُّ وَكِيْلُهُ هُمَا الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ اَبْنَاؤُهُمَا الْمَعْصُوْمُوْنَ قولہ
وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ بیس حرف ہین بینات اوسکی آٹہہ سی تہتر ہوتی ہین نکلی اوس سے یہہ عبارت هُمُ الْاَئِمَّةُ الْاَطْهَارُ كُلُّهُمْ
جَدًّا قولہ فَاٰتُوْهُمْ چہہ حرف ہین بینات اوسکی ایک سی ستر ہوتی ہین نکلی اوس سے یہہ عبارت اَوْلَاءُ اٰلِ مُحَمَّدٍ جَدًّا

اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاۤءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

مردان درستی کرنی والی ہین اوپر عورتونکی بسبب اوس خیر کی کہ فضیلت دی ہی اونکو خدا نی بعضی والونکو اوپر بعضی کی

وَبِمَا اَنْفَقُوا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ

اور بہ سبب اس چیز کی کہ نفقہ دیتی ہیں عورتوں کو اموال اپنی سی پس زنان شایستہ فرمانبردار نگاہ رکھنی والی ہین

لِلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ

بیچ غیبت شوہر کی بسبب اوسکی کہ نگاہ رکھا ہی خدا نی اور وہ عورتیں کہ خوف کرو تم نافرمانی اونکی کی پس نصیحت کرو اونکو

وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا

اور ترک کرو بیچ خوابگاہ اونکی کی اور مارو اونکو پس اگر فرمانبرداری کی اونہون نی پس نہ

تَبْغُوْا عَلَیْهِنَّ سَبِیْلًا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیًّا كَبِیْرًا ○ وَاِنْ خِفْتُمْ

طلب کرو تم اوپر اونکی راہ آزار کو بدرستی کہ خدا ہی برتر بزرگ اور اگر ڈرو تم

شِقَاقَ بَیْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ

اختلاف کو درمیان اونکی پس برانگیختہ کرو حکم کو اہل اپنی سی اور ایک حکم اہل اوسکی سی اگر چاہین وہ دونو

یُّرِیْدَا اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَیْنَهُمَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا خَبِیْرًا ○

حکم اصلاح کو توفیق دیگا خدا درمیان دونوں کی بدرستیکہ خدا ہی دانا اور آگاہ

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی

اور عبادت کرو تم خدا کو اور نہ شریک کرو تم ساتھہ اوسکی کسی کو اور ساتھہ ماں و پدر کی نیکی اور ساتھہ خویشان

الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ

اقربا کی اور یتیموں کی اور درویشونکی اور ہمسایگان صاحب قرابت کی اور ہمسایگان

الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ

بیگانی کی اور ساتھہ ہم پہلو اپنی کی اور ساتھہ غریب الوطن کی اور وہ بندی کہ مالک ہوئی ہین ہاتھہ تمہاری

أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ۝ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ

ہاتھہ تمہارے بدرستی کہ خدا نہیں دوست رکھتا ہے اوس شخص کو کہ ہو تکبر کرنے والا شیخی میں فخر کرنے والا جو لوگ کہ بخل کرتے

وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ

اور امر کرتے ہیں وہ لوگوں کو ساتھہ بخیلی کی اور چھپاتے ہیں وہ اوس چیز کو کہ دیا ہے اونکو خدا نے فضل اپنے سے

وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ۝ وَالَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ

مہیا کیا ہمنے واسطے کافروں کے عذاب خوار کنندہ اور وہ لوگ کہ صرف کرتے ہیں اموال اپنے کو

رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَنْ يَكُنِ الشَّيْطَانُ

واسطے دکھلانے لوگوں کے اور نہیں ایمان لاتے ہیں ساتھہ خدا کے اور روز قیامت کے اور جو شخص کہ ہو شیطان

لَهُ قَرِينًا فَسَاءَ قَرِينًا ۝ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ آمَنُوا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

واسطے اوسکے نزدیک پس بُری ہے نزدیکی اور کیا چیز تھی اوپر اونکے کہ اگر ایمان لاتے وہ ساتھہ خدا کے اور روز قیامت کے

وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللَّهُ وَكَانَ اللَّهُ بِهِمْ عَلِيمًا ۝ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ

اور صرف کرتے ہیں اوس چیز سے کہ روزی دی ہے اونکو خدا نے اور ہے خدا ساتھہ اونکے دانا بدرستی کہ خدا نہیں ظلم کرتا ہے

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ

بقدر ذرہ کی اور اگر ہو بقدر ذرہ نیکی زیادہ کرتا ہے اوسکو اور دیتا ہے نزدیک اپنے سے

أَجْرًا عَظِيمًا ۝ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ

مزدوری بزرگ پس کیا ہو گا وقتیکہ لاوینگے ہم ہر ایک امت سے گواہ

وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ۝ يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا

اور لاوینگے ہم تجھکو اے محمد اوپر اس گروہ امت کی گواہ اوس دن دوست رکھتے ہیں وہ لوگ کہ جو کافر ہوئے

وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْأَرْضُ وَلَا يَكْتُمُونَ اللّٰهَ حَدِيثًا ○
اور نافرمانی کی اونہون نی رسول کی یہہ کہ برابر کی جاتی ساتہہ اونکی زمین اور نہین پوشیدہ کر سکتی ہین خدا سی کسی سخن کو
قولہ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ الخ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ بہترین
زنان وہ زن ہی کہ ہرگاہ تجکو دیکہی خوش ہوا اور اگر اوسکو تو کسی کام کو کہی تو فرمانبرداری
کری اور ہرگاہ غائب ہو تو اوس سی حفظ الغیب تیری کی رعایت کری مال مین اور نفس اپنی
مین بعد اوسکی حضرت نی اس آیہ کو تلاوت فرمایا وَاللّٰتِی تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ الخ قولہ
مُخْتَالًا فَخُورًا الحاصل مطلب یہہ ہی کہ حق تعالی دوست نہین رکہتا اوسکو کہ تکبر اور فخر کرنی
والا ہو کہ ننگ رکہتا ہو والدین اور اقارب اور ہمسایگان وغیرہ سی مروی ہی کہ ایک
شخص نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ دل میرا سخت ہوا ہی حضرت نی فرمایا کہ ساتہہ والدین کی نیکی کر اور مسکینون کو کہانا
کہلا اور دست شفقت سر یتیمون پر رکہہ اور کہانا اونکو کہلا اور ہمسایون سی نیکی کر لوگون نی
عرض کی کہ یا رسول اللہ حق ہمسایہ کیا ہی فرمایا کہ حقوق اونکی یہہ ہین کہ اگر تجہی طلب کرین
تو تو حاضر ہو اور اگر وہ محتاج ہون تو دستگیری اونکی کر اور اگر تجسی قرض چاہین تو عطا کر اونکو
اور اگر کچہہ خوشی اونکو ہو تو مبارکباد دی اور اگر مصیبت اونپر ہو تو تعزیت کہہ اونکو
اور اگر مر جائین تو اونکی جنازی پر حاضر ہو اور دیوار بالائی دیوار اونکی بلند نکر اور رنجیدہ
ساتہہ منع کرنی مطبوخات اپنی کی نکر بعد اوسکی فرمایا کہ ہمسایہ تین طائفہ ہین اول ہمسایہ مسلمان
قریب ہی کہ اوسکو حق جوار اور حق قرابت اور حق اسلام کا ہی اور دوسرا فقط مسلمان
ہی کہ اوسکو حق جوار اور حق اسلام کا ہی اور تیسرا ہمسایہ کافر ہی کہ فقط حق ہمسایگی رکہتا ہے

انس نے اون حضرت سے روایت کیا ہے کہ جو شخص کہ آزار ہمسایہ کو پہنچاوے گویا اوسنے مجھے آزار پہنچایا ہے اور جسنے مجھے آزار پہنچایا اوسنے خدا کو آزار پہنچایا بعد اوسکے اون حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ جبرئیل ہمسایہ مین وصیت مجھے کرتے تھے تا اینکہ مجھے گمان ہوا کہ شاید میراث بھی اوسے پہنچے گی مجھسے قولہ اَجْرًا عَظِيْمًا ابو عثمان نے نقل کیا ہے ابو ہریرہ سے کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ حق تعالی بندے اپنے کو بعوض ایک حسنہ کے ثواب ہزار حسنہ کا دیتا ہے اور وے کہتا ہے کہ مجھے اس امر مین تعجب ہوا لہذا نزدیک ابو ہریرہ کے گیا مین اور اس امر سے آگاہ کیا مینے اون نے کہا اسیطرح ہے بلکہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے سنا مینے کہ حق تعالی بندہ مومن کو بعوض ایک حسنہ کے دو ہزار حسنہ دیتا ہے اور اگر تجھے اس امر مین تعجب ہے تو اس آیہ کو پڑہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَّاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا

اور معلوم ہوتا ہے کہ جس چیز کو حق سبحانہ و تعالی امر عظیم کہے کا قدر اوسکا غیر حق سبحانہ تعالی کے کوئی نہین جانتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا

اے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو نہ نزدیکی کرو نماز کی درحالیکہ تم نشےمین ہو تا اینکہ جانو تم

مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا وَاِنْ كُنْتُمْ

کہ کیا کہتے ہو تم اور نہ درحالت جنب کے مگر ہو تم گذرنے والے راہ کے تا اینکہ غسل کرو تم یا اگر ہو تم

مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ

بیمار یا ہو او پر سفر کی یا آوی کوئی تم مین سی حدث غایط سی یا جماع کرو تم عورتون سی پس نپاؤ تم

تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ إِنَّ

پانیکو پس قصد کرو تم ظاہر زمین پاک کو پس مسح کرو تم موہون اپنی کو اور ہاتہون اپنی کو تحقیق که

اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا ۝ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ

خدا ہی عفو کرنی والا بخشنی والا کیا نہیں دیکہتا ہی تو طرف اون لوگونکی که دی گئی ہین بہرہ علم کتاب کو

يَشْتَرُونَ الضَّلَالَةَ وَيُرِيدُونَ أَن تَضِلُّوا السَّبِيلَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

مول لیتی ہین گمراہی کو اور ارادہ کرتی ہین وہ یہہ که گمراہ کرین تمکو راہ رست سی اور خدا داناتر ہی

بِأَعْدَائِكُمْ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَلِيًّا وَكَفَىٰ بِاللَّهِ نَصِيرًا ۝ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا

ساتہہ دشمنان تمہاریکی اور کافی ہی خدا درحالتی که دوست رکہنی والا ہی اور کافی ہی خدا درحالیکه نصرت کرنی والا ہی یعنی وہ لوگ که یہودی ہین

يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ وَيَقُولُونَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا

تغیر کرتی ہین کلمات کو مقامات سی اونکی سی اور کہتی ہین سنا ہمنی اور نافرمانی کی ہمنی

وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَرَاعِنَا لَيًّا بِأَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّينِ وَلَوْ أَنَّهُمْ

اور سن تو درحالیکه نہین سنی والا ہی اور رعایت کر ہماری درحالیکه حرکت دینا ہی زبانونکی اور طعن دین مین اور اگر وہ

قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَقْوَمَ

کہتی که سنا ہمنی اور اطاعت کی ہمنی اور سن تو اور نگاہ رکہہ ہمکو ہر آئینہ ہوتا بہتر واسطی اونکی اور استوارتر

وَلَٰكِن لَّعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ يَا أَيُّهَا

اور لیکن لعنت کی اونکو خدا نی بسبب کفر اونکی کی پس ایمان لاوینگی مگر تہوڑی سی ای وہ لوگ که

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُم

اى وه لوگ كه دى گئى وه توريت كو ايمان لاؤ تم ساتهه اوس چيز كى كه نازل كى هى همنى اوپر محمد كى درحاليكه تصديق كرنى والى هى

مِّن قَبْلِ أَن نَّطْمِسَ وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلَىٰ أَدْبَارِهَا أَوْ نَلْعَنَهُمْ

قبل اسكى كى يهه كه محو كرين هم موهون كو پس پهيرين كى هم اونهين موهكو اوپر پشتهاى اونكى كى يا لعن كرينگى هم اونكو

كَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ السَّبْتِ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ۝ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ

جيسطرحسى كه لعن كيا همنى صحاب روز شنبه كو اور هى حكم خدا واقع كيا گيا بدرستيكه خدا نهين عفو كرتا هى

أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ

شرك لانى والى كو ساتهه اوسكى اور عفو كرتا هى ورا اسكى واسطى اوس شخص كى چاهتا هى اور جو شخص كه شرك كرى ساتهه خدا كى

فَقَدِ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا ۝ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُزَكُّونَ أَنفُسَهُم ۚ بَلِ اللَّهُ

پس بتحقيق باندها اوسنى گناه بزرگ كو كيا نهين ديكهتا هى تو طرف اون لوگونكى ستايش كرتى هين نفسون اپنيكى بلكه خدا

يُزَكِّي مَن يَشَاءُ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ۝ انظُرْ كَيْفَ

پاكيزه كرتا هى جس شخص كو كه چاهتا هى اور نه ظلم كئى جاينگى وه بمقدار رشته كى نظر كر تو اى محمد كسطرح سے

يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۖ وَكَفَىٰ بِهِ إِثْمًا مُّبِينًا ۝

باندهتى هين اوپر خدا كى جهوٹ كو اور كافى هى سبب سى كفار كى گناه ظاهر

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا

مَا تَقُولُونَ الخ منقول هى كه ايكروز جماعت صحابه سى خانه عبدالرحمن عوف مين شرب خمر

مشغول تهى اثناى بيهوشى مين صدا اذان مغرب كى سنى واسطى اداى نماز كى اوٹهه كهڑى

هوتى اور امام انكا كه عبدالرحمن تها غايت بيهوشى سى سوره كافرون مين حرف لا كو

ع

چار موضع سی حذف کیا لہذا یہہ آیہ نازل ہوئی **قولہ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ الخ**
معنی اسکی دو طرح سی ہین ایک یہہ ہین مگر یہہ کہ رو ندگان ہو راہ مین یعنی در حال سفر ہو
اور تمہارے ساتہہ پانی نہو کہ بیچ اوسوقت کی تیمم سی نماز پڑہو کی اور دوسری یہہ ہی
کہ مراد صلوات سی مساجد مراد ہی یعنی مواضع نماز کی بنا بر اسکی معنی یہہ ہین کہ در حال سکر
مسجد مین نجاؤ تا وقتیکہ ہوش مین آؤ اور نہ در حالت جنابت کی مگر بر سبیل گذرنی کی مسجد سے
ساتہہ در دیگر کی **قولہ اَلْغَائِطِ** مراد غایط سی وہ حدث ہی کہ باہر آتا ہی پیش او ر پس
سی اور معنی غایط کی لغت مین زمین گہرا ر کی ہین او ر نام رکہنا حدث کا ساتہہ غایط
کی اس جہت سی ہی کہ اکثر اوقات مین گہری زمین مین واقع ہوتا ہی **قولہ فَامْسَحُوْا
بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ الخ** تیمم مین چند امور واجب ہین ایک نیت ہی اور محل اوسکا نزدیک
مارنی ہاتہہ کی زمین پر ہی اور علامہ نی نہایہ مین تاخیر نیت کو تجویز کیا ہی نزدیک مسح جبہہ
وسطی نازل کرنی ضرب کی بمنزلہ لینی پانیکی بیچ وضو کی اور دوسرا یہہ ہی رکہنا دونو
ہاتہونکا زمین پر بباطن کف ساتہہ ہی قوت کی ایکمرتبہ اور بعضون نی کہا ہی کہ واسطی وضو
کی ایکمرتبہ اور واسطی غسل کی دو مرتبہ اور تیسرا یہہ ہی مسح کرنا پیشانیکا ساتہہ باطن دونو
ہتہیلیونکی ساتہی ابتدائی رویدگی بالون سی طرف اعلای بینی تک اور مذہب اکثر کا
ہی اور قول سبحانہ تعالی **فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ** پر دال ہی اسواسطی کہ ہرگاہ متعدی
نفس برباد اخل ہو فائدہ تبعیض کا دیتی ہی چنانچہ حدیث صحیح مین زرارہ سی مروی ہی
ابی جعفر صلوات اللہ سی کہ اون حضرت نی فرمایا کہ قول حق تعالی کا ہی کہ **فَلَمْ تَجِدُوْا
مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ** پس ہرگاہ کہ ساقط

ساقط کیا وضو کو اوس شخص سی کہ نہ پاوی پانیکو ثابت کیا واسطی بعض غسل کی مسح کو اسواسطی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی کہ بِوُجُوهِكُمْ بعد اسکی وصل کیا اَیْدِیَکُمْ مِنْهُ کو اور بیچ اسکی دلالت ظاہر ہی اوپر نہونی وجب مسح تمام وجہ اور یدین کے اور اوپر اس بابکی کہ باء بیچ اسکی واسطی تبعیض کی ہی قولہ عَفُوًّا غَفُورًا یعنی آمرزش کرنی والا ہی اون لوگونکی کہ تیمم کرتی ہین اور بسبب کثرت عفوا ور مغفرت کی تکلیف تمہارکو اسان کیا ہی اور رخصت تیمم کی دی ہی اور اخبار مین وارد ہی کہ جواز تیمم مخصوص اس امت مرحومہ کی ہی چنانچہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا ہی کہ فضیلت دی ہمکو اگلی لوگون پر بسبب تین چیزونکی اول یہہ کہ زمین کو جای سجدہ گاہ ہماری کی اور خاک کو طاہر اور صفہای ہماریکو حالت نماز مین مانند صفوف ملایکہ کی مقرر کی قولہ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ الخ مراد اس سی تبدیل کرنا نعت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کا ہی اور لکھنا غیر اوس نعت کا اوس موضع مین اور زیادہ تاویل کلمات توریت کی ہی موافق آرزو اپنی کی اور اکثر روایات مین آیا ہی کہ یہودی ملازمت حضرت رسالت مین آتی تہی اور جواب اون حضرت کو ہولہ اپنی سی کم سنتی تہی ہرگاہ کہ اوس مجلس سی جاتی تہی متغیر کرتی تہی لہذا حق تعالی نی آگاہ کیا سبب نزول اس آیہ کی قولہ سَمِعْنَا منقول ہی کہ اظہار سمعنا بزبان کرتی تہی اور دل مین عَصَیْنَا کہتی تہی اور بعد اسکی کہتی تہی کہ وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ یعنی سن تو در حالتی کہ غیر شنوندہ سی تو یہہ کلمہ اونکا محتمل مدح اور ذم کا ہی وجہ ذم کی یہہ ہی کہ باطن مین قصد انکا یہہ ہوتا تہا کہ جہت کری کی یا موتکی کوش تیرا نہین سنتا ہی اور وجہ مدح کی یہہ ہی کہ گفتگو ہماری سن بدون سبابت کی کہ کوئی مکروہ سنی توپس یہودی اس وجہ مدح کی پردہ نفاق

اپنی کا کرتی تہی اور درحقیقت مقصود انکا مذمت اون حضرت کی تہی وعلی ہذا القیاس کہنا
اونکا کلمہ راعنا کو محتمل مدح اور ذم کا ہی یعنی رعایت حال ہماری کریہ بنا بر مدح کی ہی
اور بنا بر وجہ ذم کی یہہ معنی ہین کہ باکلیہ یکربا بین نفظ وشنام دیتی تہی یا مراد اس سی رعونت
اور حمق لیتی تہی قولہ یا ایہا الذین اوتوا الکتاب الخ اکثر تفاسیر مین محرر ہی کہ حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ علمائی یہود کو مثل ابن صوریہ اور کعب بن اسعد کی طلب کیا
اور کہا کہ ای گروہ یہود خدا سی ڈرو اور قدم دائرہ اسلام پر رکہو قسم کہاتا ہون مین
ساتہہ خدا کی کہ یہہ کلام اور احکام خالق عالم سی کہ مین لایا ہون حق ہی اور تمکو توریت
مین حال میری ایسی خبر دی ہی اور اوس موضع مین اوپر ایمان لانی تمہاری کی ساتہہ میری عہد
اور میثاق لیا ہی اونہون نی از روی عناد کی کہا کہ ہم تمسی خبر نہین رکہتی ہین اور نہ
وصف تمہاری سی آگاہ ہین اور نہ قرآن کو جانتی ہین لہذا حق تعالی نی یہہ آیہ نازل کیا
یا ایہا الذین اوتوا الکتاب الخ قولہ علی ادبارہا یعنی شکل اونکی بصورت پس سر
بدل کرین گی ہم اور تیسیر مین لکہا ہی کہ ناتہہ اونکی دبر سراپہ رشکم اور پشت انکی اپنی مواضع مین کہونگی
اور رو اونکی پس سر کی یہہ ہیئت نہایت زشتی اور رسوائی کی واسطی ہی منقول ہی کہ ہرگاہ یہہ آیہ نازل ہوئی
عبد اللہ سکو سنکر خدمت جناب رسالت مین آیا اور بشرف ایمان مشرف ہوا قولہ
ومن یشرک باللہ الخ ہرگاہ یہودیون نی مضمون اس آیہ کو سنا کہ وہ پرستندہ عزیر
اور گوسالہ کی تہی از روی انکار کی کہا اونہون نی کہ ہم مشرک نہین ہین بلکہ خواص بارگاہ
الہی سی اور مقربان درگاہ اوسکی سی ہین لہذا حق تعالی انکا رستایش اونکی مین
فرماتا ہی الم تر الی الذین یزکون الخ قولہ ولا یظلمون فتیلا رشتہ باریک

باریک کو کہتی ہین کہ درمیان شگاف دانہ خرما کی ہوتا ہی غرض یہہ ہی کہ انکو عقوبت
اس کفتار کی پہنچی کی ازروئی عدل کی نہ بروجہ ظلم کی

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ

آیا نہین دیکہیا طرف اون لوگونکی کہ دی گئی ہین بہرہ توریت سی ایمان لاتی ہین دہ شایتہ جبت

وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَٰؤُلَاءِ أَهْدَىٰ

اور طاغوت کی اور کہتی ہین وی یہود واسطی اون لوگون کی کہ کافر ہوئی ہین یہہ گروہ کفار قریش ایسی ہین کہ زیادہ

مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَمَن

اون لوگون سی کہ جو ایمان لائی ہین ازروئی راہ دین کے یہہ وہ لوگ ہین لعنت کی ہی انکو خدا نی اور جس شخص کو

يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا ۝ أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ

لعن کری خدا پس نہ پاویکا تو واسطی اوسکی یاری کرنی والا آیا واسطی اونہین یہودیونکی بہرہ ہی بادشاہت سے

فَإِذًا لَّا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا ۝ أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ

پس اوسوقت مین نہ دین کی لوگون کو بقدر کوئی دانہ خرما کی آیا حسد کرتی ہین وہ لوگون کا اوپر

مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۖ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ

اوس چیز کی کہ دیا ہی اونکو خدا نی فضل اپنی سی پس تحقیق کہ دی ہمنی اولاد ابراہیم کو کتاب

وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُم مُّلْكًا عَظِيمًا ۝ فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ بِهِ وَ

اور علم ادیان اور رسوم اور دی ہمنی اونکو بادشاہی بزرگ پس بعضی اونہین اسی وہ ہین کہ ایمان لائی ہین ساتہہ محمد اور

مِنْهُم مَّن صَدَّ عَنْهُ ۚ وَكَفَىٰ بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا ۝ إِنَّ الَّذِينَ

بعضی اونہین سی وہ ہین کہ جو باز رہی اوسی محمد سے اور کافی ہی اونکو جہنم ازروئی آتش سوزانکی بدرستیکہ وہ لوگ ہین

كفروا بآياتنا سوف نصليهم نارا كلما نضجت جلودهم

که انکار کیا اونہون نی ایات ہماریکو قریب ہی که پہنچاوینگی ہم اونکو آتش مین ہرگاه که پخته ہوکر جل جاوین کی پوستہائی اونکی

بدلناهم جلودا غيرها ليذوقوا العذاب إن الله كان عزيزا

بدل کرینگی ہم اونکو ساتہه پوستہائی غیر اوسکی کی تاکه چکہین وه عذاب کو بدرستی که خدا ہی غالب

حكيما ○ والذين آمنوا وعملوا الصالحات سندخلهم جنات

دانا اور وه لوک که ایمان لاتی ہین اور بجالاتی ہین عمل خیر کو قریب ہی که داخل کرینگی ہم اونکو بیچ باغونکی

تجري من تحتها الأنهار خالدين فيها أبدا لهم فيها أزواج

که جاری ہوتی ہین نیچی درختونکی نہرین در حالتیکه ہمیشه رہین کی بیچ اوسکی ابد الاباد تک واسطی اونکی بیچ اوسکی زنان

مطهرة وندخلهم ظلا ظليلا ○ إن الله يأمركم أن

پاکیزه ہین اور داخل کرین کی ہم اونکو بیچ سایه کی که ہمیشه سایه کرنی والا ہی بدرستی که خدا فرماتا ہی تمکو یہه که

تؤدوا الأمانات إلى أهلها وإذا حكمتم بين الناس

اداکرو تم امانتون کو طرف صاحب اوسکی کی اور ہرگاه که حکم کرو تم درمیان لوکون کی

أن تحكموا بالعدل إن الله نعما يعظكم به إن الله كان

یہه که حکم کرو تم ساتہه نیکی کی بدرستی که خدا بہتر اوس چیزسی کہ وعظ کرتا ہی تمکو ساتہه اوسکی بدرستیکه خدا ہی

سميعا بصيرا ○ يا أيها الذين آمنوا أطيعوا الله وأطيعوا

سننی والا دیکہنی والا ای وه لوک که ایمان لائی اطاعت کرو تم خدا کی اور اطاعت کرو تم

الرسول وأولي الأمر منكم فإن تنازعتم في شيء فردوه إلى

رسول کی اور صاحبان حکم کو تم مین سی پس اگر نزاع کرو تم بیچ کسی چیز کی پس رد کرو تم اوسکو طرف

ربع

الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم
طرف خدا کی اور رسول کی اگر ہو تم ایمان لانی والی ساتھہ خدا کی اور روز

الآخر ذلک خیر واحسن تأویلا ○
قیامت کی یہہ بہتر ہی اور نیک ہی تاویل تمہاری سے

قولہ الم تر الی الذین اوتوا نصیبا الخ منقول ہی کہ ہرگاہ حکم الہی ساتھہ جلائی وطن کرنی
بنی نظیر کی صادر ہوا ایک جماعت انمین سی مثل حی ابن اخطب کی اور سلام ابن سلم اور کنانا
بن ابی الحقیق کی خیبر مین متوطن ہوئی اور بعد ایکمدت کی ہمراہ بیس شخص اشراف قوم سی کہ
کو گئی اور ابو سفیان اور سروان اوسکی کو اوپر جنگ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و
آلہ کی تحریص کیا اور ساتھہ پچاس شخص اکابر قریش سی بیت الحرام مین آئی اور پس پردہ ہائے
حرم کی سینہ ہائی اپنی کو دیوار خانہ کعبہ سی لگایا اور ہمسوگند ہائی شدید جنگ اہل اسلام پر مستعد
ہوئی اور خاطر اس رہ گذر سی فارغ کرکر معاشرت ہمدیگر مشغول ہوئی بعضی قریش رؤسائی
اہل کتاب سی پوچھا کہ طریقہ ہمارا یہہ ہی کہ خانہ کعبہ کو آباد رکہین ہم اور صلہ رحمی بجا لاوین اور
عبادت اصنام مین پرورش آبائی کرام اپنی کی مشغول رہین یہہ بہتر ہی یا یہہ کہ دین محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ کہ اسوقت مین نو احداث ہوا ہی اور سنت نام بدعت کا رکہا ہی اور دین پدران ہمارے
کو برا جانتا ہی اور ہمکو کافر کہتا ہی اختیار کرین ہم یہودیون نی پس از استماع اس کلمات کے
کہا کہ دین تمہارا برحق ہی ابو سفیان نی کہا کہ ہم اعتقاد تمہاری پر اوسوقت اعتماد کرین کی کہ تم
بتونکو سجدہ کرو تم یہودیون نی جبت اور طاغوت کو کہ دو بت اہل قریش کی تہی سجدہ کیا
لہذا حق تعالی عناد اور کفر انکی سی خبر دیتا ہی الم تر الی الذین اوتوا نصیبا الخ

قوله نصیب یعنی قوم یهودیون کا یهه تها که بادشاهت اور پیغمبری انکی خاندان مین سزاوار هی
غیرونسی اس سبب سی متابعت عرب سی ننگ رکهتی تهی اور کهتی تهی که ان منصب ملک داری
اور حکم گذاری اور پیغمبری کا همکو پهنچی کا حق تعالی نی فرمایا که انکو بادشاهی سی بهره نهین
اور اگر بالفرض ملک و مال سی بهره مند بهی هونگی پس اوس هنگام مین ندیگی لوگونکو بقدر
لو دانه خرما کی قوله ملکا عظیما مراد بادشاهی بزرگ نبوت هی یا مملکت داری هی جسطرح
که حضرت یوسف اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمانکو تهی اور بمقتضای اینکه اهل البیت
ابصر بما فی البیت تفسیر اهلبیت مین وارد هی بروایت محمد باقر صلوات الله علیه کی که مراد
آل ابراهیم محمد صلی الله علیه وآله اور اهلبیت اونکی هین اور مراد کتاب سی قران هی اور حکمة
سی نبوت اور ملک عظیم سی امامت هی اسواسطی که یهه سب امور کسی مین جمع نهین هوتی هین
مگر خاندان حضرت رسالت پناه صلوات الله علیه وآله مین هین اور عیاشی نی تفسیر اپنی
مین ابو الصباح کنانی سی نقل کیا هی که ابو الصباح نی اهلبیت پیغمبر صلی الله علیه وآله سی نقل
کرتا هی که هم ایسی گروه هین که حق تعالی نی طاعت هماری تمپر فرض کی هی اور غنایم دار
الحرب هماری واسطی هی اور مخصوصهائی ملوک دار الحرب کا واسطی هماری هی اور راسخان علم
هم هین اور هم وه جماعت هین که محسود خلق هین جسطرح سی که حق تعالی فرماتا هی ام تحسدون
الناس اور مراد کتاب سی نبوت هی اور مراد ساتهه حکم کی قضا هی اور مراد ملک عظیم سی
فرض طاعت هماری هی قوله ظلا ظلیلا یعنی همیشه سایه کرنی والا هی که آفتاب اسکو
زایل نهین کرسکتا هی اسواسطی که آفتاب بهشت مین نهین هی خبر مین وارد هی که بهشت مین ایک
درخت هی که سایه اوسکی مین سو برس سوار راه جائی اور آخر نه هو قوله یا ایها الذین امنوا

ہی کہ ہرگاہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فتح مکہ کی اور عثمان بن طلحہ کلید دار خانہ کعبہ کا تہا
در خانہ کعبہ کو بند کر کی بالائی بام خانہ کعبہ گیا اور دینی کلید سی باز رہا اور کہا کہ اگر مین
جانتا کہ محمد رسول خدا ہی ہر آینہ کلید ساتہہ اوسکی دیتا مین امیر المومنین صلوات اللہ علیہ
بحکم حضرت نبی بالائی بام خانہ کعبہ چڑہی اور ہاتہہ اوسکا پیچیدہ کر کی کلید لی لی
اور دروازہ اوسکا کہولا اور حضرت اندر اوسکی داخل ہوئی اور دو رکعت نماز
ادا کی ہرگاہ باہر تشریف لائی عباس نی التماس کیا کہ کلید خانہ کعبہ کو مجہی عطا کرو تا سقایت
زمزم کی اور کلیدداری کعبہ کی مجہسی متعلق ہو یہہ آیہ اوسوقت مین نازل ہوا ان اللہ
یامرکم الخ حضرت نبی نی جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کو فرمایا کہ کلید ساتہہ
اوسکی رد کر جناب امیر المومنین نزدیک اوسکی گئی اور بہت سا عذر کیا اوسنی کہا کہ
ای علی اول بدرشتی کلید مجہسی لی لی اور مجکو رنج دیا تمنی اور اب بملائمت پیش آئی
تم فرمایا کہ حق تعالی نی شان تیری مین ایک آیہ نازل کیا ہی وہ آیہ مذکور کو آگی اوسکی پڑہا
عثمان مسرور ہوا اور کہا اوسنی کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ فی الحال حضرت
جبرئیل نازل ہوئی کہ حکم حق تعالی اسطرح سی صادر ہوا ہی کہ کلیدداری کعبہ کی ساتہہ اولاد
عثمان کی مفوض رہی پس عثمان نی ملازمت اون حضرت کی اختیار کی اور کلید کو ساتہہ اپنی شیبہ کی
دیا اور حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق صلوات اللہ علیہما اور زید بن
حوشیت نی جناب رسالت سی نقل کی ہی کہ مراد ساتہہ آیہ کی ائمہ مین اور ساتہہ امانت
کی امامت مراد ہی یعنی حق تعالی نی امر کیا ہی ائمہ اثنا عشر کو کہ امامت بسبیل امانت
کی بایکدیگر تسلیم کرین اور یہی مروی ہی اہلبیت علیہم السلام سی کہ دو آیہ قرآن مین

نازل ہوئی ہین ایک وسطی ہمارے ہی اور دوسری وسطی تمہاری ہی آیہ اول یہہ ہی کہ ان اللہ
یامرکم الخ پس ہم پر واجب ہی کہ اداے امانت کرین ساتھہ اہل اپنی کی اور دوسری آیہ یہہ
ہی یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ قولہ و اولی الامر منکم الخ حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام
جعفر صادق علیہما السلام سی منقول ہی کہ اولی الامر ائمہ معصومین ہین آل محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ سی کہ جنکی اطاعت حق تعالی نی واجب کی ہی مثل واجب کرنی طاعت اپنی کی
اور طاعت رسول اپنی کی تمام مکلفون پر اور درست نہین ہی کہ حق تعالی واجب کری
اطاعت کسیکی تمام امور مین مگر یہہ کہ وہ بزیور عصمت آراستہ ہوا اور باطن و ظاہر اوسکا
ایک سا ہوا ور یہہ صفت امرا مین اور علمای غیر ائمہ معصومین مفقود ہی اور قرینہ ہی
مطلب کا یہہ ہی کہ حق تعالی نی درمیان اطاعت اپنی کی اور طاعت رسول اپنی کی
اور اطاعت اولی الامر کی نسبت مساوات کی دی ہی پس جسطرح سی کہ حق تعالی تمام
قبایح سی منزہ ہی رسول اوسکا بھی سب گناہون سی معصوم و مبرا ہی پس ایسیطرحسی
اولو الامر بھی چاہئی کہ منزہ ہون سب گناہون سی اور باتفاق فریقین بعد از پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ کی سوای ائمہ اثنا عشر کی معصوم نہین ہی پس مراد اولو الامر سی ائمہ
معصومین ہین اور اگر مراد اولو الامر سی علی العموم ہووی تو چاہئی کہ جو حاکم اور عالم
بناحق حکم کری تبعیت اوسکی حکم کی کی جائی اور یہہ باجماع باطل ہی اور احادیث صحیحہ دلالت
کرتی ہی اس بات پر کہ مراد اولو الامر سی ائمہ اثنا عشر ہین اور جملہ روایات مشہورہ متواترہ
سی یہہ ہین کہ روایت کیا ہی اوسکو جابر بن عبد اللہ انصاری نی کہ رسول صلی اللہ علیہ و
آلہ سی پوچھا مینی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ مین خدا اور رسول اوسکی کو پہچانتا ہون

ہون لیکن اولوالامر کو نہین جانتا ہون رسُول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ ای جابر
مراد اوسی خلفا ہماری ہین کہ اول انکا علی بن ابی طالب صلوات اللہ علیہ اور بعد اونکی
حسن صلوات اللہ علیہ اور بعد اونکی حسین صلوات اللہ علیہ اور بعد اونکی علی بن الحسین
اور بعد اونکی محمد بن علی ہین کہ توریت مین بباقر تعبیر کئی گئی ہین اور تو اوسکو پاویگا
او جابر گاہ کہ اوسکو دیکہی تو سلام کہیو بعد اسکی اون حضرت نی ایک ایک کا نام لیا اور
فرمایا کہ وہ ایک مرد ایسا ہوگا کہ نام اوسکا نام میرا ہوگا اور کنیت اوسکی کنیت میری
ہی اور حجت خدا کاہی درمیان بندونکی حق تعالی مشارق اور مغارب کو دست
قدرت اوسکی مین لائیگا اور شیعیان اپنی سی غائب ہوگا بحدیکہ بسبب درازی مدت
غیبت کی کوئی تصدیق کرنی والا اوسکی وجوہ کا نہوگا مگر وہ مومن کہ حق تعالی نی دل
اوسکا با یمان امتحان کیا ہوگا جابر نی کہا مینی عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
شیعہ اوسکی درحالت غیبت اوسکی نفع پاوینگی جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نی کہا
ہان مثل انتفاع لوگونکی ساتہہ آفتاب کی اگرچہ زیر ابر ہووی جابر کمنون سر خدا ہی اور مخزن
دار علم اوسکا ہی اس سخن میرکو نگاہ رکہہ اور کسیکو مطلع نکر مگر وہ کہ اہل اوسکی سی
ہو جابر کہتا ہی کہ ہرگاہ ایکمدت اسپر گذری ایکروز نزدیک علی بن الحسین صلوات اللہ
علیہ کی بیٹہا تہا مین ناگاہ پسر اونکی محمد بن علی الباقر حجرہ طاہرہ سی باہر آئی درحالیکہ
سن کودکی رکہتی تہی اور گیسو رخسار ونپر لٹکتی تہی ہرگاہ اونکو دیکہا مینی لرزان ہوا
اور بال میری کہڑی ہوتی کہا مینی کہ میریطرف آؤ پس وہ متوجہ طرف میری ہوئی پہر
مینی عرض کی کہ آپ بیٹہہ پہیرین میریطرف سی پشت میریطرف کی کہا مینی بخدا ای کعبہ

کہ یہہ تمام شمائل رسول صلی اللہ علیہ و آلہ کی نہی ہیں کہ پسر اسم شریف تمہارا کیا ہی فرمایا او نہون
نی کہ محمد کہا مینی کہ کسکی بیٹی ہو کہا اونہون نی کہ فرزند علی بن الحسین ہون کہا مینی کہ تن و جان
میرا تم پر ہی فدا ہو کہ تم وہی باقر ہو فرمایا اونہون نی کہ آرہی پیغام رسول خدا کیون نہین پہنچاتا
ہی جابر اس قول سی حیران اور متعجب ہوئی اور کہا اونہون نی کہ رسول خدا نی بشارت
دی تہی کہ تو اونسی ملاقات کریگا اور ہر گاہ کہ اوسکو دیکہی تو تو میری طرف سی سلام
پہنچائیو پس جابر نی سلام جانب رسولخدا سی پہنچایا حضرت امام محمد باقر نی کہا کہ
علی رسول اللہ السلام ما دامت السموات و الارض و علیک یا جابر بما بلغت السلام یعنی
سلام حق تعالی کا اوپر رسول خدا کی موجب تک کہ زمین و آسمان قائم رہی اور تجہپر
سلام ہو بسبب اسکی کہ سلام رسولخدا تو نی پہنچایا پس جابر کہتی ہین کہ مین ہرروز خدمت مین
اونکی جاتا تہا اور مسائل مشکلہ سی سوال کرتا تہا مین اور جواب اوسکا حاصل کرتا تہا
ایکروز جابر سی اون حضرت نی نی مسئلہ پوچہا جابر نی کہا قسم بخدا کہ مین جرات نہین
کر سکتا ہون خلاف نہین رسولخدا پر کہ جناب نبی نی فرمایا ہی کہ تم خلفا اور اماما ن
راہنما ہوا و ر حلیم ترین لوگونکی ہو کودکی مین اور داناترین لوگونکی ہو بزرگی مین
تعلیم نکروانکو کہ عالم زمان ہین حضرت نی فرمایا کہ صدق جدی رسول اللہ راست
کہا جد میری رسول صلی اللہ علیہ و آلہ نی مین اس مسئلہ کو تجہسی بہتر جانتا ہون مجکو کودکی مین
حلم و حکمت دی ہی حق تعالی نی فضل اپنی سی اور برکت رسول اپنی سی رسالہ حدائق الیقین
مین کہ جو بیچ فضائل جناب امیر المومنین کی ہی تحریر کیا گیا ہی کہ جابر بن سمرہ رسولخدا سی
سائل ہوا کہ یا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ اولی الامر کہ حق تعالی نی طاعت انکی کو ساتہہ

ساتھ طاعت اپنی کی متصل کیا ہی کون ہین فرمایا کہ اے جابر اولی الامر خلفا ہمارے ہین کہ سب خلفا کی پیشوا ہین اے جابر آگاہ ہو کہ اول انکا علی بن ابی طالب صلوات اللہ علیہ اور عیسی بن یوسف ہمدانی نے ابی الحسن بن یحیی سے روایت کی ہے اور راویونے ابان بن ابی عیاش سے اور راوی سلیم ابن قیس ہلالی سے اور راویونے علی بن ابی طالب ع سے کہ اون حضرت نے فرمایا کہ مینے سنا ہے سید انبیا صلوات اللہ علیہ سے کہ شرکا میرے وہ لوگ ہین کہ خدا تعالی نے اطاعت انکی متصل بطاعت خود کی ہے اور اونکے حق مین فرمایا ہے کہ اولی الامر منکم پس ہرگاہ کہ نزاع واقع ہو درمیان تمہارے چاہیے کہ اوس واقع مین بقول خدا اور رسول اور اولی الامر رجوع کرو اور فرمان انکے سے باہر نجاؤ ہرگاہ علی صلوات اللہ علیہ نے اوسکو سنا اون حضرت سے پوچھا کہ مراد اولی الامر کون ہے فرمایا کہ اے علی تو اول اونکا ہے اور اس احادیث اور روایات صحیحہ سے معلوم ہوا کہ بعضے مخالفین کہ تفسیر اولی الامر کو اون امرے کرتے ہین کہ پیغمبر خدا نے چندے لشکریان کو تابع انکا کر کے جنگ کو بھیجا تھا خالد بن ولید اور امثال اوسکی کی بروجہ عناد اور مکابرہ کی ہے اور کسطرحسے یہہ امر صحیح ہو حالانکہ طرق شیعہ اور اہل سنت سے صحت پہنچا ہے کہ ہرگاہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ خالد بن ولید کو واسطے دعوت کرنے طرف اسلام کی طرف بنی خزیمہ کے بھیجا خالد ہرگاہ اوس قبیلہ مین پہنچا از جہت دشمنی کی کہ انسے رکھتا تھا خلاف قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ کی ساتھہ اونکی کارزار کیا ہرگاہ یہہ بات بسمع حضرت رسالت کی پہنچی نہایت غمگین ہوتے اور کھڑے ہوکر رو بقبلہ کیا اور ہاتھون کو بلند کیا اور ساتھہ تضرع کی اسطرح مناجات کی اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَبْرَءُ اِلَیْکَ مِمَّا فَعَلَ خَالِدٌ بار خدایا بیزار ہون اوس حرکت سے کہ

عمل مین لایا خالد پس اگر تفسیر اُولِی الاَمرُ بخالد اور امتثال اوسکی صحیح ہو لازم آتا ہی
کہ حق تعالی نی امر کیا ہو ساتھہ معصیت کی اسواسطی امر کرنا ساتھہ متابعت عاصی کی امر
بعصیان ہی تَعَالَی اللّٰہُ عَن ذٰلِکَ عُلُوًّا کَبِیرًا یعنی خدا برتر ہی اس سی کہ نہایت برتر
نہایت برتر ہی **فائدہ** بالجملہ اس آیہ مین چند وجہ محتمل ہین ایک یہہ ہی کہ اطاعت
کرو اولی الامر کی جمیع اقوال اور افعال مین اور وجہ دوسری یہہ ہی کہ اطاعت کرو ابعاد
دون الآخر مین یعنی خواہ افعال مین یا اقوال مین اور تیسری وجہ یہہ ہی کہ اطاعت
کرو غیر حرام مین پس یہہ دو وجہ اخیر مراد اس آیہ سی نہین ہوسکتین اسواسطی کہ دوسری وجہ
کا کوئی قائل نہین ہوا ہی اور تیسری وجہ اس جہت سی کہ اولی الامر کی واسطی ایک
اور امر ہوتا ہی کہ تا باز رکھی اوسکو حرام اور اگر وہ بھی معصوم نہو
ہو تو چاہئی کہ واسطی اوسکی بھی ایک امام ہو وعلی ہذا القیاس تسلسل لازم آوی کا اور یہہ سب
باطل کیا گیا ہی مقام اپنی مین پس باقی رہی وجہ اول کہ اطاعت کرو اولی الامر کی
اقوال اور افعال مین اور یہہ بدون معصوم ہونی کی درست نہین آتا والا لازم آتا ہی کہ
خدا نی امر کیا ہو کہ تم عصیان مین بھی اونکی اطاعت کرو تَعَالَی اللّٰہُ عَن ذٰلِکَ عُلُوًّا کَبِیرًا
بنا بر اسکی اولی الامر سی مراد معصوم ہین اور یہہ اثبات کو پہنچا ہی سوائی اثنا عشریہ کی
کوئی قائل عصمت ایمہ اپنی کا نہین ہوا ہی اور اگر کوئی اہل سنت وجماعت سی کہی کہ معصوم
سی مراد اجماع ہی پس جواب اسکا حاشیہ کرنا مع الصادقین سی دریافت ہوتا ہی منشاء
فَلْیَرجِعْ اِلَیہِ اور فخر الدین رازی نی ایسا اعتراض کیا ہی جیسا کہ اول از طرف امامیہ
نقل کیا ہی وسویں دلیل اوپر عصمت آیمہ کی یہہ ہی کہ حق تعالی نی امر بطاعت اولی الامر

الامر کیا ہی کتاب اپنی مین اور جو شخص کہ امر کیا گیا ہو ساتہہ طاعت اوسکی کی اور قرین
کی گئی ہو طاعت اوسکی ساتہہ طاعت خدا کی اور رسول کی چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر
اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ واجب ہی کہ وہ شخص معصوم ہو بعد
اسکی فخر رازی نی جواب دیا ہی کہ یہہ منقوض ہی بطاعت عبد واسطی مولا کی اور بطاعت
زوجہ کی واسطی شوہر کی اور فرزند کی واسطی باپ کی پس جواب اسکا جناب والد غفران
مآب نی عماد الاسلام مین اسطرح سی دیا ہی کہ اہل سنت وجماعت نی بہی عدالت شرط
کی ہی پس کسو واسطی عدالت پدر یا زوج و مولا کی قائل نہین ہوتی ہین پس جو جواب اسکا
اہل سنت وجماعت دین کی وہی اپنا بہی جواب ہوگا ہر چند کہ یہہ جواب ایسا ہی کہ
اس سی مرتب ہونا کسی جواب کو خالی از اشکال نہین ہی لیکن مؤیدات اسکی سی ایک یہہ ہی
کہ خاطر ابن ہیچمدان مین خطور کیا ہی کہ رازی نی باوجود دقت ذہن کی کسطرح سی اوپر دیدہ بصیرت
اپنی کی پردہ عصمت ڈال کر جواب دور از صواب دیا ہی اسواسطی کہ دلیل امامیہ کی عصمت
اولی الامر پر مرکب دو مقدمہ سی ہی ایک امر بطاعت اوسکی ہی اور دوسری قرین کرنا
اوسکو بطاعت خدا اور بطاعت رسول پس اگر یہہ دونو مقدمین اطاعت فرزندین
واسطی پدر کی یا زوجہ مین واسطی شوہر کی ویا غلام مین واسطی مولی کی پائی جاتی البتہ اعتراض
اوسکی بیجا ہوتی حال آنکہ حق تعالی نی کسی جا اپنی کلام مین طاعت طائفہ مذکورہ کو قرین
طاعت خدا و یا رسول نہین کیا ہی اور علاوہ اسکی احد من الناس تمام افعال اور
اقوال مین البتہ مقتضی عصمت ہی بخلاف اطاعت والد یا شوہر یا مولی کی کہ اطاعت انکی
غیر حرام مین ہی **تکملہ** رکوع پنجم در سپارہ پنجم الَّذِينَ آمَنُوا دس حرف مین بیان

اوسکی بان سی بہتر ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت هُم اٰلُ الاحمد وهو سيّد الرّسل

قولہ ام لهم نصيب من الملك سولہ حرف ہین بنیات اوسکی سات سی چوالیس ہوتی

ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت ای لاولئك آل الاحمد الامامة جدًّا پہر اوس سی

یہہ عبارت نکلی عنی الامامة وهي و حكمها قولہ الناس پانچ حرف ہین بنیات اوسکی

تین سی ستہتر ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت وهؤلاء آل النبي عنى الله جدًّا قولہ

على ما آتاهم الله من فضله بیس حرف ہین بنیات اوسکی سات سی بہتر ہوتی ہین

نکلی اوس سی یہہ عبارت ای اعطى الله آل احمد الامامة جدًّا قولہ فمنهم

من امن به بارہ حرف ہین بنیات اوسکی چار سی بیاسی ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ

اولاء موالي المصطفى واحبائهم قولہ ومنهم من صدّ عنه بارہ

حرف ہین بنیات اوسکی چار سی تیئس ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت اعداء

آل النبي ومعاندوهم نکلی پہر اوس سی یہہ عبارت

هؤلاء عدوّ آل احمد ومعاندهم

الم تر الى الذين يزعمون انهم امنوا بما انزل اليك وما

آیا نہین دیکہا ہی تو طرف اون لوگونکی کہ گمان کرتی ہین بدرستیکہ وہ ایمان لائی ہین ساتہ قرآن کی کہ نازل کیا گیا طرف تیری

انزل من قبلك يريدون ان يتحاكموا الى الطاغوت و

اور ساتہہ اوس چیز کی کہ نازل کی گئی ہی اگی تیری سی چاہتی ہین وہ یہہ کہ رجوع کرین طرف طاغوت کے اور

قد امروا ان يكفروا به ويريد الشيطان ان يضلهم

بتحقیق کہ حکم کئی گئی ہین یہہ کہ انکار کرین وہ اوسکا اور چاہتا ہی شیطان یہہ کہ گمراہ کری اونکو

ضَلٰلًا بَعِيدًا ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلٰى مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ وَ

گمراہی دور اور وقتیکہ کہا گیا واسطی اونکی آؤ طرف اوس چیز کی کہ نازل کیا ہی خدا نی اور

إِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنٰفِقِينَ يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا ۝

طرف رسول کی دیکھتا ہی تو منافقوں کو کہ اعراض کرتی ہین تجھسی حق اعراض کرنی کا

فَكَيْفَ إِذَا أَصٰبَتْهُمْ مُصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ

پس کسطرحسی ہو وقتیکہ پہونچی اونکو مصیبت بسبب اوس چیز کی کہ عمل مین لاتی ہین واسطی ہاتہ اونکی پس

جَاءُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسٰنًا وَتَوْفِيقًا ۝

آوین کی طرف تیری سوگند کہاتی ہین ساتہہ خدا کی نہین چاہا ہمنی مگر نیکی اور توفیق کر

أُولٰئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ

یہ وہ لوگ ہین کہ جانتا ہے خدا وہ چیز کہ بیچ دلون انکی کی ہی پس مونہہ پہیر لی اونسی

وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَهُمْ فِي أَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا ۝ وَمَا أَرْسَلْنَا

اور پند دی اونکو اور کہہ تو واسطی اونکی در باب نفسون اونکی کی سخن اثر کنندہ اور نہین بہیجا ہمنی

مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللّٰهِ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا

کسی رسول کو مگر کہ طاعت کیا جاوی باذن خدا اور اگر بدرستی کہ وہ جو منافق وقتیکہ ظلم کیا اونہون نی

أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ

نفسون اپنی پر آتی نزدیک تیری پس طلب بخشش کرتی خداسی اور طلب بخشش کرتا واسطی اونکی

الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَحِيمًا ۝ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ

رسول ہر آئینہ پاتی خدا کو قبول توبہ کرنی والا مہربان پس نہین ہی قسم رب تیری کی نہ ایمان لاوینگی وی

حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا

تا وقتیکہ حکم کرین تجکو بیچ اوس چیز کی کہ نزاع کرتی ہین درمیان اپنی پس نہین پاتی وہ بیچ نفسہا اپنی کی تنگی کو

مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا

اوس چیز سی کہ حکم کیا تو نی اور گردن رکہین کی وگردن رکہنی کا اور اگر بتحقیق کہ ہم فرض کرتی اوپر اونکی یہہ کہ قتل کرو تم

اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ۭ وَلَوْ

نفسون اپنی کو یا نکلو تم گہر دن اپنی سی نہ عمل مین لاتی وہ اوسکو مگر تہوڑی اونہین سی اور اگر

اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۝

بتحقیق وہ منافق کرتی اوس چیز کو کہ پند دئی گئی اوسکی ہر آئینہ ہوتا بہتر واسطی اونکی اور شدید تر ہوتا از روی ثابت کرنی کی

وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا

اور اس ہنگام مین ہر آئینہ دیتی ہم اونکو نزدیک اپنی سی مزد بزرگ اور ہر آئینہ ہدایت کرتی ہم اونکو راہ

مُّسْتَقِيْمًا ۝ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰۗىِٕكَ مَعَ الَّذِيْنَ

راست اور جو شخص کہ اطاعت کرتی خدا کی اور رسول کی پس یہہ ساتھہ اون لوگون کی کہ

اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاۗءِ

انعام کیا ہی خدا نی اوپر اونکی پیغمبرون سی اور راست گویون سے اور کشتگان راہ خدا سے

وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰۗىِٕكَ رَفِيْقًا ۝ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۭ

اور نیکون سی اور بہترین یہہ از روی رفاقت کے یہہ کہ فضل ہی جانب خدا سے

وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۝

اور کافی ہی خدا از روی دانائی کے

قولہ اَن یَّتَحَاکَمُوْا اِلَی یعنی مرافع کرو طرف اوس شخص کی کہ نہایت طاغی ہی مراد
اس سی کعب ابن اشرف ہی اور جو شخص کہ حکم بباطل کری اس حکم مین داخل ہی جناب
امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ جو حاکم اوپر گفتار ہم اہلبیت کی حکم
نکری وہ طاغوت ہی اور اس آیہ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاکَمُوْا اِلَی الطَّاغُوْتِ مین داخل ہی اور بعد اسکے
فرمایا قسم بخدا کہ امت نزدیک طاغوت کی گئی اور گمراہ کیا شیطان نی اونکو بسبب اوسکی
اور نجات نہ پائی اس امت سی مگر ہمنی اور شیعہ ہمارے نی اور غیر اونکی ہلاک ہوئی قولہ
وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ منقول ہی کہ یہہ آیہ بیچ حق بارہ منافقونکی کہ باکدیگر اتفاق
اتفاق کیا تہا حق تعالی نی رسول اپنی کو اس سی آگاہ کیا جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ نی ایک مجمع
مین اونکو بلایا اور فرمایا متی بارہ شخص نی کہ نفاق پر اتفاق کیا ہی اگر اوٹہین اور استغفار
کرین مین اونکی واسطی شفاعت کرونگا ہرچند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی اس کلام کو مکرر فرمایا
کوئی انمین سی نہ اوٹہا پس اون حضرت نی ہر ایک کو بنام ونسب ندا کیا اور درمیان لوگونکی
رسوا کیا اوسوقت اونہون نی کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واسطی ہمارے استغفار کر حق
تعالی نی اوس ہنگام مین اس آیہ کو نازل کیا بعد اسکی رسول نی فرمایا کہ اگر اول بار طلب آمرزش
کی کرتی تم تو عفو کیجاتی پس ہرگاہ کہ تمنی اسطرح سی کیا اب تمکو نزدیک خدا کی اور رسول
کی راہ عفو کی نہین ہی پس فرمایا کہ انکو مسجد سی باہر کرو اور بار دیگر اونکو نزدیک اپنی دخل
ندیا قولہ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا یعنی ہر آئینہ دکہلا دین کی اونکو راہ راست کو کہ وسیلہ اوسکی مقرب
درگاہ ہمارے ہوتی ہین اور ابواب علوم انپر کہولی جاتی ہین حضرت رسالت صلی اللہ
علیہ وآلہ نی فرمایا کہ جو کوئی عمل کری ساتہہ اوس علم کی کہ حق تعالی نی اوسکو عطا کیا ہی

اوسوقت حق تعالی اوسکوایک علم اورعطاکرتاہی حاصل معنی یہہ ہین کہ ہم اونکو توفیق دیتی
ہین ساتہہ ثبات قدمی کی اوپر طریقہ مستقیم کی کہ وہ ہدایت کرتاہی ساتہہ مطالب دنیا اور
آخرت کی تا بجہت اوسکی نعیم ابدیکو پہنچین منقول ہی کہ ایکروز ثوبان رضی اللہ عنہ آزادکردہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ خدمت جناب نبی مین حاضر ہوئی کہ نہایت ضعیف اور نحیف ہو گئے
تہی جناب رسالت نی فرمایا کہ ای ثوبان رنگ سرخ تیراکیون زرد ہی اور کیون
اسقدر متغیر ہو رہا ہی تو اوسنی عرض کی کہ یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ زمانہ عدم خیا ہی
اپنی کو زندگانی مین حساب نہین کرتاہون مین اسوسطی کہ اوس زمان مین اپکی دیدارسی
محروم رہتاہون مین اب اس اندیشی مین رہتاہون مین کہ ہر گاہ پیک اجل وسطی کوچ
کی نداکری اور مفارقت ضروری درپیش ہوا وسوقت کیا چارہ کرون مین اور سخت تر
اوسوقت کی محنت یہہ ہی کہ اگر اوس جہان مین اہل دوزخ سی ہون تو پہر تیری دیدار سے
ہمیشہ کو محروم رہا مین اور اگر بہشت مین گیا مین مرتبہ رفیع تیرکیونکر پہنچ سکونگا مین اور
نزدیک بعضونکی یہہ شخص عبداللہ انصاری تہا بر ہر تقدیر حق تعالی نی یہہ آیہ نازل کی
وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ الخ قولہ مِنَ النَّبِيِّينَ حضرت امام محمد باقر صلوات اللہ علیہ
سی مروی ہی کہ مراد پیغمبرونسی جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ مین اور صدیقونسی علی
مرتضی صلوات اللہ علیہ مین شہیدونسی جناب امام حسین صلوات اللہ علیہ مین اور صالحینسی
امام زین العابدین تا امام مہدی صلوات اللہ علیہم تک ہین اور حَسُنَ اُولٰئِكَ سی محمد
مہدی صلوات اللہ علیہ مین اور ابو بصیرنی ابیعبداللہ علیہ السلام سی روایت کیا ہی
کہ اونحضرت نی مجہی کہاکہ حق تعالی نی تمکو یاد کیا ہی کتاب اپنی مین پس اس آیہ کو تلاوت کیا

کیا اور فرمایا کہ مراد مینین رسول خدا ہین اور صدیقین اور شہدا سی ہم ہین اور صالحون سی
تم ہو پس چاہئی کہ تم بصلاح آراستہ ہوتا نام نیک پیدا کرو جسطرحسی کہ حق تعالی نی تمکو ساتہہ
اوس نام کی یاد کیا ہی خبر مین وارد ہی کہ ایکروز ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ رسولخدا سی
ایکحدیث روایت کرتی تہی کہ ایک قوم نی اوسکا باور نکیا اور تکذیب اونکی کی ابو ذر دل
تنگ ہوکر رسولخدا کے پاس آئی اور شکایت کی تکذیب کرنی والونکی حضرت نی فرمایا کہ آسمان
نی کسی پر سایہ نہین کیا ہی اور زمین نی اوٹہایا نہین کسی کو کہ وہ بہت کو تر ابو ذر سی ہو
ہرگاہ اس کلام کو تمام کیا جناب علی صلوات اللہ علیہ کو دیکہا اور اونکی حق مین فرمایا
مگر یہہ مرد بدرستی علی ابن ابی طالب صدیق اکبر ہی اور فاروق اعظم ہی قولہ والصدیقین
اس آیہ سی معلوم ہوتا ہی کہ مرتبہ صدیقونکا شہدا اور صالحونسی بلند تر ہی پس اس جگہہ سی
معلوم ہوا کہ یہ مرتبہ امامت اور وصایت کا ہی اور عامہ اور خاصہ نی بطریق متواترہ
نقل کیا ہی کہ علی صلوات اللہ صدیق اس امت کی ہین اور فخر رازی نی اور ثعلبی نی اور احمد
بن حنبل نی مسند مین اور ابن شیرویہ نی فردوس مین اور ابن معازلی نی جناب رسالت صلی اللہ
علیہ وآلہ سی روایت کیا ہی کہ صدیقین مین تین نفر ہین ایک حبیب نجار کہ مومن آل یسین ہی
اور خربیل کہ مومن آل فرعون ہی اور علی صلوات اللہ علیہ کہ وہ افضل ان سبکا ہی اور
ثعلبی نی بسند معتبر روایت کیا ہی کہ سبقت کرنی والی طرف اسلام کی امتون مین سی تین
نفر ہین کہ ایک چشم زدن بخدا شرک نہین لائی ہین اور علی صلوات اللہ علیہ افضل اوینکا
ہی صاحب صحاح نی کہا ہی کہ صدیق وہ شخص ہی کہ ہمیشہ سچ بولی اور وہ شخص ہی
کہ گفتار اوسکا موافق کردار اوسکی کی ہو اور عاقل پر پوشیدہ نہین ہی کہ یہہ مرادف

معنی معصوم کی ہین اور حق تعالی نی پیغمبرونکو بایں وصف موصوف کیا ہی چنانچہ شان ادریس
مین فرماتا ہی انہ کان صدیقا نبیا اور فرماتا ہی کہ یوسف ایہا الصدیق اور جو شخص کہ
مصداق ان آیات اور ان صفاتکا ہو البتہ بامامت و خلافت سزاوار تر ہی اوس شخص سی
کہ جو بہرہ اس سی نرکہتا ہو تکملہ رکوع ششم در سپارہ پنجم قولہ ما یوعظون بہ
حرف ہین بنیات اوسکی دو سی چورانوی ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت فی علی
النائب قولہ النبیین سات حرف ہین بنیات اوسکی دو سی چہاسٹہہ ہوتی ہین نکلی
اوس سی یہہ عبارت محمد سید ابناء آدم قولہ والصدیقین نو حرف ہین بنیات اوسکی تین
تیس ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت علی بن ابیطالب نائب احمد قولہ والشہداء
آٹہہ حرف ہین بنیات اوسکی تین سی ساٹہہ ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت ام ابیہا
ہی الزہرا و ولدہا پہر یہہ عبارت نکلی ہین اوپر اوس چیز کی کہ تفسیر علی بن ابراہیم
قولہ النبیین زبر اوسکی ایک سی ترپن ہوتین نکلی اوس سی یہہ عبارت الاحمد ابو ام ابیہا
قولہ والصدیقین زبر اوسکی تین سی ایک ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت علی نایب نبی
اللہ قولہ والشہداء آٹہہ حرف ہین زبر اوسکی تین سی چالیس ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت
الحسنان ہما الہادیان قولہ والصالحین زبر اوسکی دو سی چہیبس ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ
عبارت ہم علی و ابناؤہ پہر اوس سی یہہ عبارت نکلی علی و اولاد ام ابیہا جنا قولہ
وحسن اولئک رفیقا دہ حرف ہین زبر اوسکی پانسی ساسٹہی ہین نکلی اوس سی یہ عبارت حجۃ اللہ ہم المہدی
یا ایہا الذین آمنوا خذوا حذرکم فانفروا ثبات او انفروا جمیعا
ای وہ لوگ کہ ایمان لائی تو تم سلاح اپنی کو پس جاؤ تم واسطی قتال کی جماعت جماعت ہوکر یا جاؤ تم

جَمِيعًا ۝ وَإِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَيُبَطِّئَنَّ فَإِنْ أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ

بتمامی اور بدرستیکہ بعضی تم مین سی ہر آینہ وہ شخص ہی کہ سستی کرتا ہی ابین پس اگر پہنچی تمکو مصیبت

قَالَ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ إِذْ لَمْ أَكُنْ مَعَهُمْ شَهِيدًا ۝ وَلَئِنْ أَصَابَكُمْ

کہی وہ ہی منافق یعنی سستی کرنی والا بتحقیق کہ انعام کیا خدانی اوپر ہمارے کہ تہی ہم ساتھ انکی حاضر اور ہر آینہ اگر پہنچی تمکو

فَضْلٌ مِنَ اللَّهِ لَيَقُولَنَّ كَأَنْ لَمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ مَوَدَّةٌ يَا لَيْتَنِي

فضل خدا سی ہر آینہ کہتا وہی سستی کرنی والا گویا کہ نہ تہی درمیان تمہارے اور درمیان اوسکی دوستی کاشکی مین

كُنْتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝ فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

ہوتا ساتہہ مسلمانونکی پس پہنچتی ہم نصیبہ بزرگ کو پس چاہئیکہ قتال کرین بیچ راہ خدا کی

الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۚ وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ

وہ لوگ بیچتی ہین زندگانی دنیا کو بعوض آخرت کی اور جو شخص مقاتلہ کری بیچ راہ

اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ وَمَا لَكُمْ

خدا کی پس قتل کیا جاوی یا غالب ہووی پس قریب ہی کہ دینگی ہم اوسکو اجر بزرگ اور کیا ہی واسطی تمہاری

لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

کہ نہین جہاد کرتی تم بیچ راہ خدا کی اور بیچ راہ بیچارگان کی مردون اور عورتون

وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ

اور بچون سی ایسی وہ لوگ کہ کہتی ہین پروردگار ہمارے خارج کر ہمکو اس مکہ سی کہ ظالم ہین

أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا ۝

لوگ اسکی اور کردان واسطی ہمارے نزدیک اپنی سی متولی کارہا اور کردان واسطی ہمارے نزدیک اپنی سی مددگار

الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ

وہ لوگ کہ ایمان لاتے ہین کارزار کرتی ہین بیچ راہ خدا کی اور وہ لوگ کہ جو کافر ہوئی ہین جنگ کرتے ہین

فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا ع

بیچ راہ شیطان کی پس جنگ کرو دوستان شیطان کو بدرستی کہ حیلہ شیطان کا ہی بی قوت

قولہ کأن لم تکن الخ حاصل معنی یہ ہین کہ منافقین ساتھ تمہاری مانند معاملہ اوس شخص کی کرتی ہین کہ درمیان اوسکی اور تمہاری صداقت اور معرفت نرہی ہو اسوسطی کہ حالت غنیمت مین چاہتے ہین کہ ساتھ تمہاری ہوون اور حالت مغلوبیت مین چاہتی ہین کہ مثتی جدا ہوون مثل بیگانون کی

قولہ من لدنک نصیرا یعنی کردان واسطی ہماری نزدیک اپنی سی یار مددگار کہ سر دشمنون کو فتح ہی کرے حق تعالی نی دعا اونکی مستجاب کی اور بعضون کو خروج مکہ سی میسر ہوا اور بعضی کہ رہ گئے رہتی تھی بسبب پہنچنے عتاب شدید کی کہ حضرت رسالت نی حکومت مکہ کی اوسکو ارزانی تھی تولیت مہمات امور اونکی کی ہوتے

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ

آیا نہین دیکھتا ہی تو طرف اون لوگون کی کہا گیا واسطی اونکی باز رکھو دستہائی اپنی کو اور برپا رکھو نماز کو اور دو زکوۃ کو

فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللَّهِ

پس ہرگاہ فرض کی گئی اوپر اونکی جنگ اوسوقت ایک گروہ اونمین سی ڈرتی ہین جنگ مشرکون سی مانند ڈرنی کی خدا سے

أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَا أَخَّرْتَنَا

بلکہ سخت تر اوس خوف سی اور کہا اونہون نی ای رب ہماری کسواسطی واجب کی تونی اوپر ہماری جنگ کیا کیون نہ تاخیر کرو اونکی ہمکو

إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِمَنِ اتَّقَى وَلَا

طرف اجل نزدیک کی کہہ تو ای محمد کہ متاع دنیا کم ہی اور سرای آخرت بہتر ہی واسطی اوسکی کہ خوف کرتا ہی اور نہ

وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا ۝ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ

اور نہ ظلم کئی جاؤ گی تم بمقدار رشتہ کی جس جگہہ کہ ہو تم لیگی تمکو موت اگرچہ ہو تم

فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ وَإِن تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِ

بیچ قلعہای محکم کی اور اگر پہنچی اونہیں اہل کتاب کو کوئی نیکی کہتی ہین یہہ جانب

اللَّهِ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِكَ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِندِ

خدا سی ہی اور اگر پہنچی اونکو کوئی بدی کہتی ہین یہہ نزدیک تیرسی ای محمدؐ کہہ تو ای محمدؐ تمام نزدیک

اللَّهِ فَمَالِ هَٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا ۝ مَا

خدا سی ہی پس کیا ہی واسطی ان قوم کی نہین نزدیک ہین کہ سمجھین سخن وعظ کو وہ چیز کہ

أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ وَمَا أَصَابَكَ مِن سَيِّئَةٍ فَمِن

پہنچی ہی تمکو ای آدم نیکی سی پس جانب خدا سی ہی اور جو چیز کہ پہنچتی ہی بدی سی پس جانب

نَّفْسِكَ وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ۝ مَّن

نفس تیری سی اور بھیجا ہی ہمنی تجھکو واسطی لوگوں کی رسول اور کافی ہی خدا از روئی دینی کی جو شخص

يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَن تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ

کہ اطاعت کری رسول کی پس بتحقیق کہ طاعت کی خدا کی اور جو شخص کہ طاعت نکری پس نہین بھیجا ہمنی تجھکو

عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۝ وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا بَرَزُوا مِنْ عِندِكَ

اوپر اونکی نگہبان تجھپر اور کہتی ہین منافقین فرمان بردار ہی امر تیرکو پس وقتیکہ باہر جاتی ہین نزدیک تیری سی

بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي تَقُولُ وَاللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ

تدبیر کرتی ہین شبکو ایک گروہ اونمین سی غیر اوس چیز کی کہ کہتا ہی تو اور خدا لکھتا ہی اوس چیز کو کہ شبکو تدبیر کرتی ہین

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ

پس مونہہ پھیر لی اونسی اور بھروسا کر اوپر خدا کی اور کافی ہی خدا از روی وکیل ہونیکی ایا پس نہین تامل کرتی ہین

الْقُرْاٰنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝

قران مین اگر ہوتا وہ قران نزدیک غیر خدا سی ہرآینہ پاتی بیچ اوسکی اختلاف کثیر کو

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى

اور وقتیکہ ایا اونکو کوئی چیز امن سی یا خوف سی ظاہر کر دینی اوسکو اور اگر رد کرتی اوسکو طرف

الرَّسُوْلِ وَاِلٰى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ وَلَوْلَا

پیغمبر کی یا طرف صاحبان امر کی اونمین سی ہرآینہ جانتی تدبیر اوسکی کو وہ لوگ کہ طلب تحقیق اوسکی کرتی اونمین سی اور اگر نہوتا

فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ فَقَاتِلْ

فضل خدا اوپر تمہارے اور رحمت اوسکی ہرآینہ پیروی کرتی تم شیطانکی مگر تہوڑے سی پس مقاتلہ کرو

فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَسَى اللّٰهُ

بیچ راہ خدا کی نہین تکلیف دیا گیا ہی تو مگر نفس تیرا اور ترغیب کر مومنونکو قریب ہے کہ خدا

اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ۝ مَنْ

باز رکہی مسلمانونسی سختی اون لوگونکی کہ کافر ہین اور خدا سخت تر ہی از روی ہیبت کی اور شدید تر از روی عقوبت کی جو شخص

يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً

کہ شفاعت کرے بشفاعت نیک ہوگا واسطی اوسکی بہرہ اوسی شفاعت سی اور جو شخص کہ شفاعت کری

سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ مُّقِيْتًا ۝ وَاِذَا

بد ہی واسطی اوسکی نصیبہ اوسی شفاعت بدسی اور ہی خدا اوپر ہر شی کی توانا اور وقتیکہ

النسا

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

اور وقتیکہ سلام کیا جائی اوپر تمہارے سی ساتھہ سلام کی پس سلام کرو تم ساتھہ بہتر کی اوس سی یا پہر دو اوسی کو تحقیق کہ اللہ ہی

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى

اوپر ہر شئی کی حساب کنندہ خدا ایسا ہی کہ نہیں ہی کوئی معبود مگر وہی خدا ہر آئینہ جمع کریگا تمکو

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ۝

ع

تا روز قیامت کہ نہیں شک بیچ اوس دنکی اور کون صادق تر ہی خدا سی از روی گفتار کی

قوله اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ الخ منقول ہی کہ عبداللہ بن عوف زہری اور مقداد ابن اسود کندی

اور قدامہ بن مظعون اور سعد ابن ابی وقاص اور پیروان انکی نی مکہ مین قبل از ہجرت کی ایذ

بہت سی کفار سی پائی شکوہ اس حال کا سید کائنات سی عرض کیا اور کہا اونہون نی کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ہمکو اجازت دی کہ ساتھہ اہل شرک کی جنگ کرین کہ ایذا

انکی حد سی درگذری جناب نبوی نی فرمایا کہ مجکو امر قتال نہین ہوا ہی صبر کرو تا وقت جہاد

پہنچی اور جبکہ اونہون نی مکہ سی طرف مدینہ کی ہجرت کی حق تعالی نی سب اہل اسلام کو جنگ

بدر حکم کیا بعضی اونمین سی کہ بیچ مکہ کی آرزوی کارزار کی کرتی تہی اظہار کراہت کیا حق

تعالی نی اونکی حق مین یہہ آیہ نازل کیا اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ قوله وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ الخ

منقول ہی کہ جبکہ حضرت مکہ سی مدینہ مین تشریف لائی اوس سال فواکہ نسبت سابق سی

کم ہوئی تہی اور گرانی تہی یہودی اس حال کو نسبت ساتھہ شومی مقدم آنحضرت کی کرتی تہے

لہذا حق تعالی نی واسطی تکذیب اونکی کی یہہ آیہ نازل کیا وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ الی فَمِنْ نَّفْسِكَ الخ

یعنی جو کچہہ پہنچتا ہی تجکو بدی سی پس نفس تیری سی ہی اسواسطی کہ معاصی تیری باعث اسکا

ہوا اور یہہ منافات نہین رکہتا ہی ساتہہ قول حق تعالی کی قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ
اسواسطی کہ تمام نعمت اور مصیبت جانب اوسکی سی ہی یہہ کہ حسنہ احسان امتحان ہی اور سیئہ
جزا معصیت کی ہی اور انتقام لہذا حدیث مین وارد ہی کہ کسی مومن کو اندوہ اور رنج
نہین پہنچتا تا بحدیکہ لگنا خار کا کسی عضو مین یا شکستہ ہوتا بند نعلین کا مگر یہہ کہ بجہت معصیت
کی ہوتا ہی تا وہ سبب کفارہ گناہ اوسکی کا ہوا اور بار بار آنحضرت سی منقول ہی کہ پوست
بدن محبوب خراشیدہ نہین ہوتا ہی اور کوئی لغزش پیر کی بندیسی واقع نہین ہوتی ہے
انکو بسبب گناہ اوسکی کی قولہ حَفِيْظًا یعنی نہین بہیجا ہمنی تجکو نگاہ مین رکہنی والا انکو برا
کرنی سی تا اینکہ اسلام لاوین اور بعضون نی کہا ہی کہ معنی یہہ ہین کہ نہین بہیجا ہمنی تجکو نگہبان اعمال
اونکی کا کہ جن پر جزا واقع ہوتی ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نگاہ مین رکہنی
والا ہوا انکو گناہون سی تا اینکہ وہ گناہ اونسی سرزد نہون قولہ فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا
کثیرًا اسکی معنون مین چند اقوال ہین ایک یہہ ہی کہ ہر آیتہ پاتی ہین بیچ اوسکی اختلاف
جہت حق و باطل سی اور دوسرا یہہ ہی کہ اختلاف اخبار غائبہ مین اور تیسرا از جہت فصاحت
کی اور یہہ آیہ متضمن ہی فوائد کثیرہ پر ایک یہہ ہی کہ تقلید باطل اور ترغیب استدلال کی
ہی اصول دین مین اسواسطی کہ حق تعالی نی حکم کیا ہی تدبیر اور تفکر کا اور یہہ ہی کہ اگر
قران جانب حق تعالی سی نہو بلکہ کلام عباد سی ہو تو اختلاف اوسمین بہت سا پایا جاتا اور
یہہ ہی تناقض کلام الہی مین نہین ہوتا ہی اور اختلاف بیچ کلام کی تین طرحسی ہوتا ہی
ایک اختلاف تناقض ہی اور ایک اختلاف تفاوت ہی اور ایک اختلاف تلاوت ہے
اور اختلاف تفاوت ہوتا ہی بیچ حسن کی اور قبح کی اور خطا کی اور صواب کی اور مانند اسکی

اسعی پس حکمت الہی مقتضی سعی کی نہین ہی پس بطرح کا اختلاف نہین پایا جاتا قرآن مین البتہ جسطرح کہ نہین پایا جاتا
اختلاف تناقض اور اختلاف تلاوت مراد اوس سی ہی کہ جسکی سبب سی حسن اوسکی مین ملامت کیا
جائی پس وہ البتہ قرآن مین نہین پایا جاتا بخلاف اختلاف وجوہ قرآت کی اور اختلاف مقادیر آیات اور سورتے
یہہ سب موجود ہی قرآن مین لیکن حسن قرآن خلل پذیر اس سی نہین ہوتا ہی اور جملہ اون فوائد سی یہہ ہی کہ فساد
قول اون لوگونکا معلوم ہوتا ہی کہ جو قائل ہوتی ہین کہ نہین سمجھی جاتی ہین معنی اوسکی مگر بتفسیر جناب رسولخدا
کی جسطرح سی کہ حشویہ وغیرہ قائل ہوتی ہین یہہ حاصل اوس چیز کا ہی کہ جسکو ذکر کیا ہی صاحب مجمع البیان نے
فائدہ تمامہ عمدہ کلیہ معذور ہونی اختیار حق باطل مین یہہ ہی کہ عاقل منصف پر لازم ہی کہ متمسک اثنا در بات
انبیا ادلہ قاطعہ عقلیہ کو کری جس مقام مین کہ ادلہ عقلیہ بہم پہنچین اور جس مقام مین کہ نہون رجوع باخبار
کرین گی پس در صورت قیام ادلہ عقلیہ اگر ظاہر اخبار آوین گی خلاف پر ہون تاویل کی جائین گی مثلاً
ہرگاہ بادلہ عقلیہ ثابت ہوا کہ خدا جسم نہین رکھتا ہی پس اگر کسی آیت یا حدیث
سی معلوم ہو کہ خدا جسم رکھتا ہی مثل یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ کی تاویل کی جائیگی
گی اور ازین قبیل ہرگاہ کہ ثابت ہوا کہ خدا ظالم نہین ہی پس قول اللہ تعالی کا خالق کل شی تاویل
پذیر ہی الحق کہ عقل شئ شریف ہی بلکہ اشرف مخلوقات ہی چنانچہ حدیث مین وارد ہی کہ حق
تعالی نی فرمایا ہی کہ میری مخلوقات مین بہتر اس سی کوئی چیز مخلوق نہین ہوئی ہی اور فی
نفسہ رسول باطنی ہی بدون اسکی ارسال رسول ظاہر کا ناتمام ہوتا ہی توضیح اس اجمال کی یہہ ہی کہ انبیا و
اوصیا اگر کہین مین رسول خدا ہون اور اوس خدا نی پیغمبر بہت سی امور واجب کئی ہون از ان قبیل یک یہہ ہی
کہ معرفت اپنی پیغمبر واجب کی ہی ممکن ہی کہ بندگان اوسکی جواب کہین کہ تا ہنوز ہم معرفت وجود خدا کی نہین رکھتی ہین پس کیسے سمجھی
رسول اوسکا کسطرح سی جانین ہم اور ہرگاہ رسالت نہین ثابت ہوتی کہہ سکتا کہ خدا تمہاری نی معرفت

اپنی واجب کی ہی محل اعتبار سی ساقط ہی پس اس صورت مین لابد ہی کہ نبی الزام دیا جاوی اور خاموش رہی اور حق تعالی بہی بہیجنی سی نادم اور پشیمان ہووی بخلاف اسکی کہ نبی اسطرح سی کہی کہ تم ساتہہ ہدایت عقل کی بسبب مشاہدہ کرنی نعمتہای گوناگون کی اعتقاد ساتہہ ہونی منعم کی رکہتی ہو اور وہ منعم بواسطہ عقل کی تمپر منکشف کیا ہی کہ اگر تمنی مقابلہ ان نعمتونکی محل شکر گذاری اوسکی مین معرفت اوسکی حاصل نکی کہ آیا وہ از قسم جمادات یا نباتات ہی یا از قسم انسان یا از قسم جن یا از قسم ملک ہی یا ان سب سی برتر ہی لایق خدائی جانب اوسکی سی ہوگی اور اسحال کہ مجکو بہیجا ہی خبر ساتہہ ہونی اوسکی کی موافق عقل کی دیتا ہون مین پس لااقل کہ نزدیک تمہارے احتمال صدق میری کا ہوگا اور ہرگاہ باوجود اس اگاہ کرنی کی معرفت اوسکی حاصل نکی اور موافق عقل اپنی کی خوف عذاب کا اپنی سی دفع نکیا اگر منعم تمکو روز بازپرس مین طلب کری اور عتاب اور عذاب کری مستحسن اور بیجا ہوگا اور شک نہین ہی کہ اس صورت مین حجت نبی تمام ہوگی اور حجت بندگان ناتمام پس لازم ہی کہ خلاف اسکی جو چیز ہو تاویل کیجاویگی بلکہ مسئلہ حسن وقبح عقلی کا کہ جسپر تمام اکثر اصول دین امامیہ کا موقوف ہی عقل سی ثابت ہوتا ہی پس جو شخص کہ اس سی دست بردار ہو لازم ہی کہ مذہب امامیہ سی دست بردار ہووی اور جس مقام مین کہ ادلہ عقلیہ مفقود ہون اور ادلہ نقلیہ مختلف پس اوسمین بہی عقل مرجح ہووے چنانچہ دال ہی اسپر قول حق تعالی کا فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ اور معنی اس آیہ کے یہہ ہین پس بشارت دی ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ ان لوگونکو کہ سنتی ہین قول کو پس پیروی کرتی ہین احسن قول کی یہہ وہ لوگ ہین کہ ہدایت کی ہی انکو خدا نی اور یہہ وہ لوگ ہین

ہین کہ وہی صاحبان عقل ہین اور ہر کارہ یہہ ثابت ہوا پس ادلہ قاطعہ حجیت قران پر بیان کی
جاتی ہین تاوہ اخبار کہ خلاف اسکی ہین کو کثرتسی ہون تاویل کی جاوین دلیل اول یہہ ہی جناب علامہ
علیہ الرحمۃ والغفران نی کتاب نہایہ مین مرقوم کیا ہی بحث ثانی اس امر مین ہی محال ہی حق تعالی سی
صدور خطاب کا ان الفاظ سی کہ جنسی معنی ظاہرہ مقصود نہون بدون اقامت قرینہ کے
اتفاق ہی اسپر سبکا سوائی مرجیہ کی دلیل واسطی ہماری اس مطلب پر یہہ ہی کہ حق تعالی سی صدور
ایسی خطابکا قبیح ہی اسواسطی کہ یہہ مشتمل ہی اغراء جہل کو یا تکلیف مالایطاق کو لازم باطل ہی
پس ملزوم مثل اسکی ہی بیان اس ملازمہ کا یہہ ہی حق تعالی نی سمجہانی عباد کی واسطی قران کو سمجہانے
والا خطاب عبث ہوتا ہی پس یا قصد کیا ہی سمجہنا ظاہر کا اوس سی یہہ اغرای جہل ہی اسلئی
کہ تم کہتی ہو کہ معانی ظاہری مقصود نہین ہین یا سمجہنا غیر ظاہر کا اوس ہی اسوقتمین تکلیف مالا
یطاق ہوگی اسواسطی کہ سمجہنا غیر ظاہر کا لفظ سی بدون اقامت قرینہ کی محال ہی اور اگر بعد
اقامت قرینہ کی معنی غیر ظاہر دریافت ہون پس وہ معنی ظاہری ہو جاوین گی کہ غیر ظاہر اور
بہی یہہ لفظ کہ جو خالی ہو بیان مقصود سی بہ نسبت غیر ظاہر کی مہمل ہوگی انتہی کلامہ اعلی اللہ
مقامہم فی الجنۃ الحق جو کچہہ آیۃ اللہ فی العالمین ذکر کیا ہی کمال متانت اور استواری سے ہے اور بعد
اس کلام کی جناب الدماجد نی جو کچہہ اساس الاصول کہ رد مذہب اخبار مین تصنیف فرمایا ہے
ذکر کیا ہی متمم اور مکمل اوس دلیل کا ہی لہذا بیان کیا جاتا ہی پس یہہ کلام دلالت کرتا ہی کہ حجیت ظواہر
قران جماعت سی ہی اور یہی قائل ہونا بعدم حجیت ظواہر قران ساتہہ قائل ہونی حسن وقبح عقلی کی گنجایش
نہین رکہتا ہی مراد اس سی یہہ ہی کہ مسلک امامیہ پر قائل ہونا بعدم حجیت قران درست نہین ہی اما پس
اگر کہی کوئی کہ ارادہ خلاف ظاہر کا وسوقت ظواہر سی قبیح ہوتا ہی کہ خدا نی ساتہہ استفسار کے

بحث

کی ایۂ سی حکم نکیا ہو لیکن باوجود اس حکم کرنی کی پس یہہ تفسیخ نہین ہی جواب مین کہین کی
ہم کہ کسی حدیث اور خبر مین وارد ہوا ہی کہ درباب تفسیر ظواہر قرآن رجوع بطرف ائمہ کے
کرو پس بدرستی کہ ہم نہین دیکھتی ہین اثر اسکا اصلا اور مطلقا کتاب مین نہ سنت مین اور
زعم کرنا اس امر کا کہ امر برجوع طرف ایۂ کی تفسیر ظواہر قرآن مین حدیث ثقلین وغیرہ سی معلوم
ہوتا ہی پس امر سطرح سی نہین ہی چنانچہ عنقریب ظاہر ہوگا اور برتقدیر واقع ہونی اس امر کی
مخالفت قول حق تعالی کی اِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ لازم آتی ہی پس واجب
ہی تاویل اوس امر کی کہ خبر ثقلین سی مستفاد ہوا اور کیونکر تاویل واجب نہو حال آنکہ بنا بر
اسکی عدم ثبوت امامت علی ابن ابیطالب صلوات اللہ علیہ لازم آتا ہی اسواسطی کہ اکثر امور
کہ جنسی امامت آنحضرت کی ثابت ہوتی ہی ظواہر آیات اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ
وآلہ مین اور یہہ دونو بنا بر مسلک اخباریین کی ناتمام اور غیر مستقل مین اپنی معنون پر دلالت کرنی مین
اونپر رجوع کرنا اس ہنگام مین تفسیر ان آیات اور احادیث نبوی مین طرف جناب امیر اور
اولاد طاہرین اونکی کی قبل از ثبوت امامت اونہین علیہم السلام کی اور ظاہر ہی کہ کسی کی
پوشیدہ نہین ہی اور بہی لازم آتا ہی خطاب قرآنی اور سنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کہ ظاہر
مین خطاب طرف حاضرین کی ہی زمانہ حیات جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ مین بہی از قبیل
معمات کی ہون کہ معنی اوسکی کسی کی فہم مین نہ آتی ہون عبث ہوتا ہی انتہی ترجمہ کلام الوالد الاجد اعلی اللہ
فی فرادیس الجنان مراتبہ فی الواقع کہ یہہ کلام دونو حضرت کا دلیل قاطع ہی اور حجیت ظواہر
قرآن کی واسطی عاقل منصف متدین کی اور واسطی مجادل کی یہہ کیا بلکہ دہ چند اسکی کافی نہین ہی
اور واسطی زیادتی توضیح اور زیادتی ایقان صاحبان عقول سلیم کی اور ادلہ بہی ذکر کیجی

لی جاتی ہین پس دوسری دلیل ایات قرآنی ہی مثل اس آیہ کی کہ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ
وَلَوْکَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ الخ اور مثل اس آیہ کی کہ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی
قُلُوْبٍ اَقْفَالُھَا یعنی ایا پس نہین فکر کرتی ہین وہ قرآن کو آیا اوپر دلون اونکی تن
قفل ہین اسوسطی کہ اگر قرآن بر وجہ معما ہوہر آیہ تفکر اور تدبیر بیچ اوسکی لغو ہوگا اور تحریص
اور ترغیب ساتہہ اوسکی عبث ہوگی بلکہ مذمت اوسکی کہ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُھَا سی معلوم
ہوتا ہی عادل علی الاطلاق سی نہایت قبیح ہوگی اور احتمال اسکا کہ سزاوار تدبر اور
تفکر معما ہی پس جواب اس احتمال کا یہہ ہی کہ یہہ احتمال اوسی ہنگام مین چاہئی کہ وہ
معما بتفکر اور تدبیر دریافت ہوتا ہوا ور مسلک اخبارین کا ہی کہ معانی قرآن کو آئمہ
حوالہ کیجئی ہمکو معانی اوسکی نہین معلوم ہوتی ہین اور نہ انکو لازم ہی کہ مصداق اَفَلَا
یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُھَا اپنی تئین باہر کری اور اگر کہی کوئی کہ بالکل منکر
مدرک ہونی معانی قرآنکی اخبارئین نہین ہین بلکہ ادعا ادراک معانی نصوص کرتی ہین
جواب اسکا اولا یہہ ہی کہ اسوقت حکم بتدبر اور تفکر عبث ہوگا اور ثانیا یہہ ہی کہ آیات ناصیہ
بہ نسبت آیات غیر ناصیہ نہایت قلیل ہی پس حکم کرنا بتدبر قرآن کا اور مراد لینا چند آیات
قلیلہ کو حکیم علی الاطلاق سی نہایت بعید ہی آری اگر آیات ناصیہ کثرت سی ہوتی ممکن تہا
اسوقت مین کہنا کہ تدبر قرآن بنا بر لحاظ کثرت آیات کی ہی اور مثل اس آیہ کی کہ اِنَّا جَعَلْنٰہُ
قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ یعنی بتحقیق کہ کردانا ہمنی اوسکو قرآن عربی شاید کہ تم سمجھو اور دلالت
اسکی مطلوب پر اس جہت سی ہی کہ علت غائی مقرر کرنی قرآنکی زبان عربی مین سمجہنا ہمارا ہی
اور اگر کوئی کہی کہ یہہ خطاب آیمہ کی طرف ہی پس جواب اسکا یہہ ہی کہ اس واسطی کہ نازل

کرنا قرآن کا زبان عربی مین عبث ہی چنانچہ عاقل پر پوشیدہ نہین ہی اور معہد مذمت عدم
تدبر کرنی قرآن کی کہ آیہ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا سی معلوم ہوتی ہی نا بدہی سوائی آیہ کی
مراد ہون پس سزاوار ہی اِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ نہی رامی ائمہ مراد ہون او ذکر کرتی
کہ احتجاج کرنا ظواہر قرآن سی اوپر اون لوگونکی کہ جو منکر حجیت اسکی کی مین کسطرح حسنی کہتا
رکہتا ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ وقتی کہ احتجاج درست نہین ہی کہ شاید اسکا اخبار ائمہ اور
دلیل عقل سی نہو اور مَا نَحْنُ فِيْهِ اسطرح سی نہین ہی اسواسطی کہ دلیل اول مذکور ہوئی
اور اخبار سی وہ حدیث ہی کہ کافی مین زہیر سی روایت کی ہی کہ کہا اونسی سنا ہی مینی
علی بن الحسین صلوات اللہ علیہ سی کہ اون حضرت نی فرمایا ہی کہ آیات قرآنی خزائن ہین ہر گاہ
مفتوح ہو دین وہ خزائن سزاوار ہی واسطی تیری کہ نظر اور فکر کری تو بیچ اسکی فتامل حتی
یاتیک الیقین اور دلیل تیسری حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ ہی کہ ترک کرنی والا ہون در
میان تمہاری اوس چیز کو اگر دست آویز او سکو کرو گی گمراہ نہو گی ایک کتاب خدا کی
اور دوسری اہلبیت میرے کہ بتحقیق یہہ دونو جدا نہونگی تا اینکہ وارد ہون نزدیک میری پر حوض کوثر کی
پس اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ قرآن حجت ہی اور قابلیت تمسک کی رکہتا ہی اور یہہ
بدون حجیت ظواہر کی ناتمام ہی اسواسطی کہ اکثر احکام اکثر آیات سی معلوم ہوتی ہین بنا بر معانی
ظاہرہ کی اور علاوہ اسکی جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ کو لازم تہا کہ فقط ترک کرنی اہلبیت
کو ذکر فرماتی کہ تم انہین سی تمسک کیجیو پس اگر کوئی کہی کہ شاید مراد تمسک سی تمسک بمجموع
کتاب اور سنت ہو پس احتجاج تمام نہو گا جواب اسکا یہہ ہی کہ اخبار تین اور ہم متفق ہین کہ
احادیث ائمہ درباب تمسک ماموریہ مستقل ہین پس ہرگاہ اخبار مستقل ہوتی پس حال کلام

کلام الہی کا ہی اسیطرحسی ہی اور بنابر مسلک اونکی کی خلیفہ ثانی کو طعن کرنا حسبنا کتاب اللہ آیۃ کا
ناتمام ہوگا اور پیروان خلیفہ ثانی کہین کی کہ حال قائلین حسبنا اہل البیت کا یکسان ہی اور
محل تعجب ہی کہ حال حدیث نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کا مسلک اونکی پر مثل حال آیات قرآنی
ہی پس خطاب کرنا جناب نبوی کا کہ تمہاری درمیان مین کتاب اور عترت چھوڑی جاتا
ہون کسکی طرف ہی آیمہ کی طرف ہی یا سوائی اونکی اور لوگونکی طرف ہی پس خطاب طرف
ایمہ کی باطل ہی اولا اسواسطی کہ حق آیمہ کی کہنا کہ درمیان تمہاری اہلبیت کو چھوڑی جاتا ہون
یہ معنی ہوتا ہی اس جہت سی کہ بنابر اسکی ماموربہ متمسک اور متمسک متحد ہوتی ہین حال انکہ مین
تغایر ضرور ہی اور ثانیا اسواسطی کہ اوس ہنگام مین آیمہ موجود نتھی خطاب بطرف معدوم
لازم آتا ہی پس لابد ہی کہ سوائی آیمہ کی مراد ہون پس اگر وہ اس خطاب کو نسمجھتی ہی تو ارشاد
فرمانا حضرت کا لغو ہوگا اگر کوئی کہی احتجاج کرنا ظواہر احادیث سی ہی اون پر کہ جو اسکی
قائل نہین ہین درست نہین ہی پس جواب اسکا ماسبق سی معلوم ہوا اور دلیل چوتھی وہ حدیث
ہی کہ کتاب تہذیب مین مذکور ہی وہ حدیث یہہ ہی بدرستی کہ ایکمرد آیا خدمت حضرت امام
جعفر صادق صلوات اللہ علیہ مین پس کہا اوسنی بدرستی ہمسایہ مین عورات ہین کہ غنا
کرتی ہین اور عود بجاتی ہین اور بسا ہی کہ مین داخل بیت الخلا ہوتا ہون پس دیر تک بیٹھتا ہون
واسطی سننی اوسکی کی پس اون حضرت نی فرمایا کہ اس عمل کو نکر پس کہا اوسنی کہ مین بپای
خود نہین جاتا ہون واسطی سننی اوسکی کی بلکہ ایک آواز ہی کہ میری کانمین آتی ہی پس فرمایا
اون حضرت نی قسم بخدا کہ تہا تو امر بزرگ پر آیا نہین سنتا ہی تو نی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ
إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا بدرستیکہ گوش اور چشم اور قلب

یہہ سب سوال کیی جایئن کی پس کہا اونسی کو یا کہ مینی یہہ آیہ کتاب خدا عزوجل کی کسی عرب
اور عجم سی نہین سنی تہی بالضرور مینی ترک کیا اس امر ناشایستہ کو اور تحقیق کہ مین استغفار
کرتا ہون حق تعالی سی پس اگر ظواہر آیات حجیت نہون پس تو پنج کرنا جناب صادق کا اسکو
آیہ مذکورہ سی کسطرح تمام ہوگا اور یہی مجرد سنی کی اون حضرت سی کہنا اوس شخص کا کہ گویا
مینی کبہی کسی عرب اور عجم سی نہین سنا تہا دلیل ہی کہ ظواہر آیات حجیت ہین اور علاوہ اسکے
اس کہنی سی معلوم ہوتا ہی کہ اگر سوای ارشاد حضرت کی کسی اور عرب اور عجم سی سنتا مین اوس
ہنگام مین بہی یہی معنی سمجہتا مین اور دلیل پانچوین وہ حدیث ہی کہ بیچ کافی کی ہی کہ جناب
صادق صلوات اللہ علیہ فرماتی ہین کہ جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ نی ارشاد کیا ہی بدرستی کہ
اوپر ہر حق کی حقیقت ہی اور اوپر ہر صواب کی نور ہی پس جو کہ موافق کتاب خدا ہو پس اخذ کرو
اوسکو اور جو کہ مخالف ہو پس ترک کرو اوسکو اور مثل اوس حدیث کی کہ کافی اور محاسن مین
ایوب بن حر سی مروی ہی کہ سنا ہی مینی حضرت امام جعفر صادق صلوات اللہ علیہ سی کہ
وہ فرماتی ہین کہ کل شی رد کی گئی ہی طرف کتاب اور سنت کی اور جو حدیث کہ موافق کتاب
خدا کی نہو پس وہ زخرف ہی یعنی باطل ہی اور یہی اون کتابون مین مذکور ہی ابن ابی
یعفور سی کہ سوال کیا مینی ابی عبداللہ صلوات اللہ علیہ سی اختلاف حدیث
سی روایت کرتا ہی اوسکو وہ شخص کہ اعتماد کرتی ہین ہم ساتہہ اوسکی اور بعضی
اون مین وہ شخص ہین کہ نہین اعتماد کرتی ہین ساتہہ اوسکی پس
فرمایا اون حضرت نی ہر گاہ وارد ہوا اوپر تمہاری حدیث پس پاؤ تم واسطی اوسکی شاہد
کتاب خدا یا قول رسول سی پس عمل کرو ساتہہ اوسکی والا پس وہ شخص اولی ہی ساتہہ اوس

اوس حدیث کی پس ان احادیث سی معلوم ہوتاہی کہ اگر ظواہر قرآن اور احادیث نبوی
حجت نہون پس جناب صادق صلوات اللہ علیہ کا سند لانا قرآن کا اور احادیث کا
عبث ہوتاہی قولہ الا قلیلا اس مین چند اقوال ہین ایک یہہ ہی کہ اس کلام مین پس و
پیش ہی اور الا قلیلا استثنا ہی اذاعوا بہ سی یہہ قول ابن عباس کا ہی پس معنی اوسکی یہہ ہوئے
کہ ظاہر کیا اوسکو مگر تہوروں نے اور دوسرا یہہ ہی کہ یہہ استثنا ہی لعلمہ الذین یستنبطونہ
منہم سی پس معنی اوسکی سطرحسی ہین کہ اگر رد کرین اوسکو طرف رسول کی اور طرف
اولی الامر اونمین سی مراتبہ جانتی اوسکو وہ لوگ کہ طلب دریافت کرتی اونہین بغیر یاد دلوانے
سی ہین مگر تہوری اہل عدوان سی اور تیسرا یہہ ہی کہ مراد اس آیہ سی معنی ظاہری اسکی ہین
غیر تقدیم و تاخیر کی اور چوتہا یہہ ہی کہ معنی اس آیہ کی یہہ ہین کہ اگر ہوتا فضل خدا کا او
تمہاری اور رحمت اوسکی ساتہہ نصر و فتح کی دوسری مرتبہ تو ہرآئنہ پیروی کرتی تم شیطان
بیچ اوس چیز کی کہ ڈالتا تہا طرف تمہاری وساوس سی اور خیالات فاسدہ سی کہ باعث
تہی وہ طرف جبن اور نامردگی اور موجب تہی واسطی ضعف نیت کی مگر تہوری افاضل
صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ سی کہ جو صاحبان بصیرت نافذہ تہی اور نیات خالص
رکہتی تہی اور نا امید نہوتی تہی رحمت خداسی اور اوسکی نصرتین اور ایفاء وعدہ مین
شک نکرتی تہی قولہ فقاتل فی سبیل اللہ اس مین دو قول ہین کہ یہہ جواب ہی واسطی قول
حق تعالی کی و من یقاتل فی سبیل اللہ فیقتل او یغلب فسوف نؤتیہ اجرا عظیما
پس ہونگی معنی اس آیہ کی یہہ اگر ارادہ کرتاہی تو اجر عظیم کا اور دوسرا یہہ ہی کہ یہہ متصل
ہی ساتہہ قول حق تعالی کی و ما لکم لا تقاتلون فی سبیل اللہ فقاتل فی سبیل اللہ یہہ قول

زجاج کا ہی اور معنی اسکی یہہ ہین کہ کس وجہ سی منافقین ترک کارزار کرتی ہین راہ خدا مین پس
تو کارزار کر راہ خدا مین کہ تو جانتا ہی کہ ترک قتال کو کوئی وجہ نہین ہی قولہ فحیوا باحسن
منہا او ردوھا یعنی حکم کیا ہی حق تعالی نی مسلمان کو ساتھہ رد سلام کی اوپر مسلم کی
بہتر سلام اوسکی سی اگر مومن ہو والا علیکم سی زیادہ نکہی پس قول حق تعالی کا باحسن منہا
مخصوص مومنین ہی اور قول اوسکا او ردوھا واسطی اہل کتاب کی ہی اور یہہ قول ابن
عباس کا ہی پس وقتیکہ مسلم کہی السلام علیک پس کہہ تو علیک السلام ورحمۃ اللہ
اور وقتیکہ کہی وہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ پس کہہ تو وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
اور یہہ منتہای سلام کا ہی اور بعضون نی کہا ہی او ردوھا واسطی مسلمین کی بہی ہی سدی
اور عطا اور ابراہیم نی کہا ہی وقتیکہ سلام کری اوپر تمہاری مسلم پس رد کرو اوپر
اوسکی بہتر سلام اوسکی سی یا مثل سلام اوسکی اور یہہ اقوی ہی کہ روایت کیا ہی جناب نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ سی کہ ہر گاہ سلام کرین تمکو اہل کتاب پس کہو تم وعلیکم اور ذکر کیا ہی
علی بن ابراہیم نی بیچ تفسیر اپنی کی صادقین علیہم السلام سی بدرستیکہ مراد تحیت سی اس آیۃ
مین سلام ہی اور رسوائی اسکی اور نیکیہ بسنی اور ذکر کیا ہی حسن نی کہ ایک شخص نزدیک
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی آیا اور کہا اوسنی السلام علیکم حضرت نی ارشاد کیا و
علیک السلام ورحمۃ اللہ بعد اسکی ایک اور شخص آیا اور کہا اوسنی السلام علیک ورحمۃ اللہ
حضرت نی فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پس ایک شخص اور آیا کہا اوسنی السلام
علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پس حضرت نی فرمایا مثل اسکی بعد اسکی عرض کیا گیا کہ یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ زیادہ کیا آپ نی واسطی اول اور دوم کی بیچ سلام کی اور نہ زیادہ کیا واسطی

واسطی سوم کی حضرت نی فرمایا کوئی چیز سلام سی اونی باقی نرکہی پس رد کیا مینی سلام کو شامل اوسکی اور روایت کیا ہی واحدی نی باسناد خود ابی امامہ سی اور راوسنی مالک بن تیہانسے کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا کہ جو کوئی کہی السلام علیکم دس نیکیان اوسکی واسطی لکہین جاتی ہین اور جو شخص کہی السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واسطی اوسکی بیس نیکیان لکہی جاتی ہین اور جو شخص کہی السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واسطی اوسکی تیس نیکیان لکہی جاتی ہین انتہی ما قال صاحب مجمع البیان فیہ **فائدہ** پس اگر کوئی کہی اہل اسلام اہل سنت و جماعت مین سے ہین بنابر اس آیہ کی چاہئی اونکی واسطی بہی سلام کرین مین بہی ثواب ہو جواب اسکا یہہ ہے جو کہ اہل سنت سی اظہار عداوت اہلبیت کا کری بالیقین معلوم ہو کہ کمال عداوت رکہتا ہے اہلبیت کو اظہار نکرتا ہو وہ پس یقینا کفار مین محسوب ہے اسکی واسطی جواب سلام مین علیکم کہا چاہئی اور جو کہ تعصب نرکہتا ہو پس ہرچند یہہ آیہ اوسکو شامل ہی لیکن اولی یہہ ہی کہ اوسکو ردو ہا مین داخل کیا چاہئی اور جو کہ مومن اثنی عشری ہو اوسکو فحیوا باحسن منہا مین اور بنابر قول سید مرتضی علیہ الرحمہ کی کہ جمیع اہل سنت دنیا مین حکم کفار رکہتی ہین علیکم کہنا جواب سلام اونکی ہین لازم ہی اور ابن عباس سی مروی ہی کہ جو کوئی دس مسلمین پر سلام کری یا دس مرتبہ کسیکو سلام کری مثل ثواب بندہ آزاد کرنی ہوتا ہی اور خبر مین وارد ہوا ہے کہ درمیان سلام کرنی والی اور جواب دینی والی کی سو نیکیان ہین ننانوی واسطی سلام کرنی والی کی ہین اور ایک واسطی جواب دینی والی کی منقول ہی کہ ایک درویش زیارت عبداللہ جعفر کو آیا اوسکو عطائی نیک دی اور اوس درویش کو استطاعت مکافات نیکی اونکی نہ تہی ایک روز عبداللہ بیچ بازار کی چلی جاتی تہی اوس درویش سی ملاقات

ہوئی اونی مونہہ پہیر لیا عبداللہ اس امر سے متعجب ہوئی بیٹھ اوسکی آئی
اور کہا کہ ای فلان سلام علیکم اونسی بسرعت جواب دیا عبداللہ نی کہا کس جہت سے
روگردانی مجہسی کی تونی کہا واسطی اس بات کی کہ تو پہلی سلام کری اور مین جواب دون تا
ثواب بہت تجہی ہوا ور اندک میری واسطی سو واسطی کہ مجکو قوت مکافات عطا تیری کی نہی
مگر سطرح سی اور ہر گاہ اوامر الٰہی واسطی وجوب کی ہین لہذا اس آیہ سی وجوب رد سلام
معلوم ہوتا ہی اور حسن اور ایک جماعت مفسرین نی کہا ہی کہ سلام مستحب ہی اور رد
سلام فریضہ ہی اور بسا ہی کہ رد سلام واجب کفایہ بہی ہوتا ہی مثل اسکی کہ جماعت کثیر پر
سلام کری بدون تخصیص کسیکی پس اگر اوس جماعت سی تہوڑی لوگ رد سلام کرین بقیہ
جماعت سی فرض ساقط ہوتا ہی اور اگر نکرین تو سب گنہگار ہونگی اور کبہی رد سلام مخصوص
ایک شخص کی ہوتا ہی وقتی کہ علی التعین اوسپر سلام کیا ہو **تکملہ** رکوع ہشتم در سپارہ
پنجم قولہ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ تیرہ حرف ہین بینات اوسکی چہہ سی اٹہائیس ہوتی ہین نکلی
اوس سی یہہ عبارت لِلْاَئِمَّۃِ وَ ھٰؤُلَاۗءِ الْھَادُوْنَ قولہ اُولِی الْاَمْرِ زبر اوسکی تین سی انیس
ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت عَلِیٌّ وَبَنُوْہُ الْاَوْصِیَاۗءُ قولہ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُہ
اٹہارہ حرف ہین بینات اوسکی پانسی چوبیس ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت الْمُصْطَفٰی وَالْھَادِیْ
عَلِیُّ بْنُ اَبِیْطَالِبٍ اَیْضًا ھُمُ الْمُصْطَفٰی وَعَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ قولہ فَضْلُ اللّٰہِ زبر اوسکی نوسی
چہتر ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت اَحْمَدُ وَھُوَ خَیْرُ الْاَنْبِیَاۗءِ قولہ
رَحْمَتُ اللّٰہِ زبر اوسکی سات سی چودہ ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت عَلِیُّ
الْاِمَامُ اَبُو الْاَئِمَّۃِ موید اسکی حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہے

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا أَتُرِيدُونَ

پس کیا ہی واسطی تمہاری درحق منافقوں کی کہ دو فرقہ ہوتی ہوا ور خدا نی کیا ہی انکو طرف حکم کفار کی بسبب اوس چیز کے کہ عمل کیا ہی اونہون نی

أَنْ تَهْدُوا مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ۝

یہہ کہ ہدایت کرو اوس شخص کو کہ چھوڑ دیا ہی خدا نی اوسکو گمراہی مین اور جس شخص کو کہ ترک کرے خدا پس نہ پاویگا تو واسطی اونکی راہ حق کو

وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ سَوَاءً فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ

دوست رکھتی ہین وہی منافق یہہ کہ کافر ہو تم جسطرح کہ کافر ہوئی وی پس ہو تم برابر بیچ گمراہی کی پس نہ لو تم اونسی

أَوْلِيَاءَ حَتَّى يُهَاجِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ

دوستان تا اینکہ مہاجرت کرین تہہ تمہاری بیچ راہ خدا کی پس اگر مونہہ پھیر لین پس اسیر کرو انکو اور قتل کرو انکو

حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝ إِلَّا الَّذِينَ

جہان کہین پاؤ اونکو اور نہ لو تم اونسی دوستداری اور نہ مددگاری مگر وہ لوگ کہ

يَصِلُونَ إِلَى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ أَوْ جَاءُوكُمْ حَصِرَتْ

ملین اور پناہ لیجاتین طرف اس قوم کی کہ درمیان تمہاری اور اونکی عہد ہو یا آئی ہین تمکو درحالیکہ تنگ ہوتی ہو

صُدُورُهُمْ أَنْ يُقَاتِلُوكُمْ أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ

سینہا اونکی قتال تمہارسی اور قتال قوم اپنی سے اور اگر چاہتا خدا

لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقَاتَلُوكُمْ فَإِنِ اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَأَلْقَوْا

ہر آئنہ غالب کرتا انکو اوپر تمہاری پس آئنہ جنگ کرتی وہ تم سی پس اگر کنارہ کرین تمسی پس جنگ کرین نہ تمسی اور ڈالین

إِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا ۝ سَتَجِدُونَ

طرف تمہاری امان کو پس نہین کردانا ہی خدا نی واسطی تمہاری اوپر اونکی راہ قتل کی قریب ہی کہ پاوگی تم قوم

آخَرِينَ يُرِيدُونَ اَنْ يَّاْمَنُوكُمْ وَيَاْمَنُوا قَوْمَهُمْ كُلَّمَا رُدُّوا اِلَى الْفِتْنَةِ

دیگر کو چاہتے ہیں وہ یہہ کہ پناہ میں ہوویں تمسے ظاہر اسلام زبان سے ہوویں اپنی قوم سے ہر بار کہ رد کئے گئے وہ طرف فتنے کے

اُرْكِسُوا فِيهَا فَاِنْ لَمْ يَعْتَزِلُوكُمْ وَيُلْقُوا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوا اَيْدِيَهُمْ

رجوع کئے گئے وہ بیچ اوسکے فتنے اور شرک کی پس اگر کنارہ نکریں تمسے اور نہ ڈالیں طرف تمہاری صلح کو اور نہ باز رکھیں ہاتھ اپنے کو

فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَاُولٰئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا

پس لیلو اونکو اور قتل کرو تم اونکو جس جگہہ پاؤ تم اونکو اور یہہ کہ کردانا ہمنے واسطے تمہارے اوپر انکے حجت روشن

ع

قولہ اِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وجہ تسمیہ قیامت کی بقیامت یہہ ہے کہ لوگ بیچ اوسدن کے
جمع کئے جاوینگے اور قائم کئے جاوینگے قبور اپنی سے قولہ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ یعنی حکم کیا خدانے
ساتھہ گمراہی اوسکی کے اور نام اوسکا گمراہ رکھا اور بعضوں نے کہا ہے کہ معنی اسکے خدا نے
اور ترک کیا ہے یعنی حق تعالی اونکو اونکے حال پر چھوڑتا ہے اور وہ توفیقات کہ واسطے مومنوں
کے کرتا ہے اسکے حق میں نہیں کرتا اور ابو علی جبائی نے معنی اسکے یہہ کہے ہیں آیا ارادہ
کرتے ہو تم یہہ کہ پہنچاؤ تم اونکو راہ جنت کے اوس شخص کو کہ حکم کیا ہو خدانے اوسکو راہ
جنت اور ثواب سے اور طعن کیا ہے قائلین قول اول پر کہ اگر حق تعالی نے ارادہ تسمیہ اور
حکم کیا ہے سزاوار تہا کہ قول حق تعالی اَضَلَّ اللّٰهُ کہنا اور یہہ درست نہیں ہے اسواسطے
کہ عرب کہتے ہیں اَكْفَرْتُهُ وَكَفَّرْتُهُ اور کہا ہے کمیت نے وَطَائِفَةٌ قَدْ اَكْفَرُونِي
بِحُبِّكُمْ وَطَائِفَةٌ قَالُوا مُسِيءٌ وَمُذْنِبُ یعنی ایک گروہ نے بتحقیق کہ کافر میرا نام
رکھا ہے بسبب دوستی تمہاری کے اور ایک گروہ نے کہا کہ بدی کرنے والا ہے اور گنہگار
ہے اور مصنف مدارک نے اس آیہ کو نہایت غنیمت سمجھ کر کہا ہے کہ یہہ آیہ دلیل ہے اوپر

اوپر مذہب ہماری کی بیخ ثابت کرنی کسب کی واسطی بندی کی اور خلق افعال کی واسطی رب کی حالانکہ
آیہ مابعد اسکی رادا سپر ہی وہ آیہ یہہ ہی وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا اسواسطی کہ نسبت کفر
کی حق تعالی نی طرف بندونکی کی ہی پس اگر کوئی کہی کہ آیہ تمہاری مطلب پر دال ہی اور ایک
اونکی مطلب پر پس وجہ حق ہونی احد المذہبین دون الآخر کی کیا ہی پس جواب مین ہم
اوسکی کہین گی کہ کلام الہی مین اکثر آیات ہین کہ دلالت رکھتی ہین کہ افعال بندگان منسوب
بطرف اونکی ہین پس عاقل کو لازم ہی کہ اقل حکم اکثر کا دی چنانچہ اس مقام مین اگر مابعد
اور ماقبل اس آیہ کی ملاحظہ کیا جاوی اکثر آیتین ہین کہ نسبت کی ہی افعال کی طرف بندونکی مثل فَلَا تَتَّخِذُوا
مِنْهُمْ کی اور حَتّٰى يُهَاجِرُوا کی اور فَخُذُوهُمْ کی اور وَاقْتُلُوهُمْ کی اور غیر اونکی باوجود اسکی کہ
مستمسک انکا درباب خلق افعال بندگان کی وَاللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ہی پس معلوم نہین کہ فعل کسکو
کسواسطی طرف بندونکی منسوب کرتی ہین اور کلیہ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ سی کسواسطی مستثنا کرتی ہین اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا
اور نہین ہی واسطی مومن کی یہہ کہ قتل کری مومن کو مگر از روی خطا کی اور جو شخص قتل کری مومن کو

خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا
از روی خطا کی پس آزاد کرنا بندہ مومن کا ہی اور خون بہا ہی کہ دیا جاویگا طرف اہل اوسکی کی مگر یہہ کہ تصدق کرین اور عفو

فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَإِنْ
پس اگر ہووی مقتول اوس گروہ سی کہ دشمن واسطی تمہاری یعنی کفار ہین اور وہ مقتول مومن ہو پس آزاد کرنا بندہ مومن کا ہی اور اگر ہو

كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ
مقتول اوس قوم سی درمیان تمہاری اور درمیان اونکی پیمان ہو پس خون بہا ہی کہ دیا جاویگا طرف وارثون مقتول کی

وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ

اور آزاد کرنا بندہ مومن کا پس جو شخص کہ نہ قادر ہووے پر خرید غلام کی پس روزے ہیں دو مہینے پے در پے کی

تَوْبَةً مِّنَ اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ○ وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا

قبول توبہ ہی جانب خدا سی اور ہی خدا دانا حکمت کنندہ اور جو شخص کہ قتل کری مومن کو

مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَ

دانستہ پس جزا اوسکی جہنم کہ ہمیشہ بیچ اوسکی رہی گا اور غضب کیا ہی خدا نی اوپر اوسکی اور دور کیا اوسکو رحمت اپنی سی

أَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ

اور مہیا کیا واسطی اوسکی عذاب بزرگ کو اے وہ لوگ کہ ایمان لائی ہو وقتی کہ سفر کرو تم بیچ راہ

اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا

خدا کی یعنی جہاد کی پس تفحص کرو تم اور نہ کہو تم واسطی اوس شخص کی کہ ڈالی طرف تمہاری سلام تحیت نہیں ہی تو مومن

تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِندَ اللَّهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ كَذَٰلِكَ كُنتُم

خواہش کرتی ہو تم متاع زندگانی دنیا کو پس نزدیک خدا کی غنیمت ہاتی بسیار ہین اسیطرح تہی تم

مِّن قَبْلُ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا

آگی سی پس منت رکہی خدا نی اوپر تمہاری پس تفحص کرو تم بدرستیکہ خدا ہی ساتہ اوس چیز کی کہ عمل کرتی ہو تم دانا

لَّا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ

نہیں برابر ہی بیٹھنی والی گہرون کی مومنین سی سوائی صاحبان ضرر کی اور جہاد کرنی والے

فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ

بیچ راہ خدا کی ساتہ اموال اپنی کی اور نفسہاے اپنی کی فضیلت دی ہی خدا نی جہاد کرنی والونکو ساتہ اموال اپنی

النسا

بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَعَدَ اللّٰهُ

ساتهه اموال اپنی کی اور نفسہای اپنی کی اوپر بیٹھنی والوں کی از روی مرتبہ کی اور سبکو وعدہ کیا ہی

الْحُسْنَىٰ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ۝

نیکی کا اور بزرگی دی ہی خدانی جہاد کرنی والونکو اوپر بیٹھنی والونکی از روی مزد بزرگ کی

دَرَجَاتٍ مِنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝

ع

اور وہ اجر درجی ہین اوسی حق تعالی سی اور بخشش ہی اور رحمت بلی وہی ہی بخشنی والا رحم کرنی والا

قولہ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ معنی اس آیہ کی یہہ ہین کہ نہین اذن دیا خدانی اور نہین مباح

کیا واسطی مومن کی قتل کرنا مومن کا مگر یہہ کہ قتل کرنا اوسکا خطا سی ہوا اور بعضون نی معنی یہہ

کہین ہین نہین ہی مومن تا کہ قتل کری مومن مگر خطا مثل قول حق تعالی کی مَا كَانَ لِلّٰهِ

أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا یعنی نہین ہی شان خدا سی یہہ بات کہ لیوی فرزند کو اور مثل قول حق

تعالی مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنْبِتُوا شَجَرَهَا یعنی نہین ہو تم تا کہ جماوو شجر اوسکی کو اور نہین کہا معنی کہ

معنی اسکی وہ ہین کہ جو پہلی ذکر کی مگر اسواسطی کہ حق سبحانہ تعالی آمر و ناہی ہی اور جمانا درخت کا

مقدور بشر سی باہر ہی پس صحیح نہو کا منع کرنا اوس سی پس معنی آیہ کی بنا بر معنی مذکور کی نہین

ہی صفت مومن سی یہہ بات کہ قتل کری مومن کو مگر از روی خطا کی بنا بر اسکی استثنای متصل ہو گا

اور جس شخص نی کہا کہ یہہ استثنای منقطع ہی نزدیک اوسکی تا ان یقتل مومنا کلام تمام ہوا

اور الا معنی لاکن کی ہی ای لاکن ان وقع خطاء اور معنی خطا کی یہہ ہین کہ بدون قصد کی

ہو واسطی اسکی کہ ارادہ کیا اونی ایک چیز کو اور پہنچ گیا غیر کو مثل اسکی کہ پھینکا تیر کو طرف نشانی کی یا

شکار کی پس پہنچ گیا کسی انسان کو اور قتل کیا اوسکو اور واسطی اسکی اگر قتل کری ایک شخص کو

گمان کافر ہونی کی اور بعد اوسکی معلوم ہو کہ وہ مسلمان تہا مثل حرکت عیاش کی **قولہ**
اِلَّا خَطَأً منقول ہی کہ عیاش بن ربیعہ کہ قبل از ہجرت کی مسلمان ہوا تہا اور اقارب اپنی
سی پنہان کرتا تہا ایک شب فرار کیا اور متوجہ مدینہ ہوا اور مادر اوسکی فراق سی نالہ
و فریاد کرنی لگی ابوجہل اور بہائی اوسکا حارث کہ بہائی عیاش کی تہی بی تابی مادر اپنی
کی مشاہدہ کرکی تعاقب عیاش کا کیا اور اوسکو بافسون اور فسانہ نزدیک مدینہ سی پہیر لائے
اور رسی مین ہاتہہ پیر باندہ کر آفتاب مین ڈال دیتی تہی تاکہ اسلام سی پہر جاوے حارث ایکروز اوسکی
نزدیک آیا اور کہا کہ ای عیاش اسقدر محنت کیون کہینچتا ہی تو دین اسلام کو ترک کر اور
آسودہ رہ القصہ عیاش نی بسیاری ایذا اور آزار اونکی سی حسب دلخواہ اونکی کلمات کہی
اور بار دیگر حارث نی اوسکو سرزنش کی کہ اگر دین حق پر تہا تو پس ترک دین حق کیا تونی اور
اگر باطل تہا پس تونی دین باطل کو اختیار کیا تہا عیاش غضب مین ہوا اور قسم کہائی کہ اگر
کبہی دست رس اوپر تیری ہو گا تجہکو قتل کرونگا پس عیاش نی ہجرت کی اور تجدید اسلام
کی اور حارث بہی اوس ہنگام مین مسلمان ہوا اور وقت بیعت اور اسلام حارث کی عیاش
حاضر نہ تہا ایکروز حارث کو اوسنی محل قبا مین تنہا پایا بنا بر اوس قسم کی اوسکو قتل کیا صحابہ
نی عیاش کو ملامت کیا کہ ایک مسلمانکو ناحق تونی قتل کیا قیامت کو کیا جواب دیگا تو عیاش
نادم ہوکر خدمت رسول خدا مین آیا اور حرکت اپنی سی آگاہ کیا اور عرض کیا کہ مین اسلام
اوسکی سی خبر نرکہتا تہا اور بخطا مجہسی یہہ امر سرزد ہوا منتظر جزا اوسکی کا ہون مین یہہ آیہ اوسوقت
نازل ہوا **وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ الخ قولہ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ الخ** ای فعلیہ اِعْتَاقُ رَقَبَةٍ
مُؤْمِنَةٍ فِي مَالِهِ خَاصَّةً عَلٰى وَجْهِ الْكَفَّارَةِ حَقًّا لِلّٰهِ تَعَالٰى یعنی پس اوپر اوسکی لازم ہی آزاد کرنا بندہ

بندہ مومن کا بیچ مال اوسی مومن کی بالخصوص بنا بر کفارہ دینی کی کہ وجب کیا ہی خدانی اور
رقبہ مومن سی بالغ مومن مراد ہی کہ نماز پڑہتا ہو روزہ رکہتا ہو اور نہین جائز ہی بیچ کفارہ
قتل کی طفل کا دینا اور نہ کافر کا دینا اور یہہ قول ابن عباسؓ و شعبیؒ اور ابراہیمؒ اور
حسنؒ اور قتادہؒ کا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ کفایت کرتا ہی کہ جو غلام پیدا ہوا ہو
اسلام پر یہہ قول عطا کا ہی اور قول اول اقوی ہی اسواسطی کہ لفظ مومن کا اطلاق
نہین ہوتا مگر اوپر بالغ کی کہ جو التزام کرنی والا فرائض کا ہو قولہ مِیثَاقٌ فَدِيَةٌ
یعنی اگر ہو مقتول اوس قوم سی کہ درمیان تمہاری اور اونکی عہد و پیمان ہو مراد اس سے
اہل ذمہ ہین حکم اوسکا مسلمان کا ہی بیچ وجوب کفارہ کی اور دیت کی قولہ وَمَنْ
يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا سبب نزول اس آیہ کا یہہ ہی کہ مقیس بن جنابہ برادر اپنی ہشام
کو محلہ بنی نجار مین مقتول پایا خدمت حضرت رسول کی کیا صورت حال کو عرض حضرت مین
پہنچایا اون حضرت نی زبیر فہری کو اور ہمراہ برادر ہشام کی نزدیک اعیان بنی نجار کے
بہیجا کہ اگر تم کشندہ ہشام کو جانتی ہو قیس کو حوالہ کر دو اور دیت اوسکی موافق شریعت کے
ادا کرو ہرگاہ اس پیغام سی بنی نجار آگاہ ہوئی کہا کہ ہم قاتل کو نہین جانتی ہین لیکن دیت
اوسکی ادا کرتی ہین پس سو اونٹ قیس کو دئی اور ساتہہ زبیر کی متوجہ مدینہ ہوئی
ہرگاہ نزدیک شہر کی پہنچی شیطان نی خاطر قیس مین وسوسہ کیا کہ لوگ تجہی عیب کرین
کی لینی دیت پر اور نہ قتل کرنی قاتل کو بہتر وہ ہی کہ زبیر کو قتل کیا چاہتی اور شتران کو
واپس کیا چاہی اور پہر مکہ کو پہر جائی پس بوقت غفلت زبیر کی ایک سنگ بزرگ
اوسکی سر پر مارا کہ وہ مر گیا اور ایک اونٹ پر سوار ہو کر مکہ کو گیا اور مرتد ہوا ہرگاہ

یہہ خبر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کو پہنچی فرمایا کہ مین اوسکو ہرگز پناہ نہ دونگا نہ حل مین نہ حرم
مین چنانچہ روز فتح مکہ اوسکو قتل کیا اور واصل جہنم کیا حق تعالی نی اس آیہ کو حق اوسکی
مین نازل کیا اور حکم بخلود قاتل بعمد مخصوص اوس کی ہی کہ جو قتل مومن کو حلال جانتا
ہو یا کہ کافر اور مرتد ہو گیا ہو سو اسطی کہ باجماع معلوم ہی کہ اگر کوئی شخص مومن کو قتل
کری بعمد بدون اعتقاد حلت اوسکی کی دوزخ مین ہمیشہ رہیگا اور دیت واجبہ قتل خطا مین
سو اونٹ ہین اگر اونٹونکو رکہتا ہو اور طلائی ہزار دینار اور نقرہ سی دس ہزار درہم
بنابر مذہب صحیح کی اور بعضون نی کہا ہی کہ بارہ ہزار اور وزن دینار کا تین ماشہ اور دو نیم
سرخ ہوتا ہی اور درہم دو ماشہ اور دو رتی اور نو عشر رتی کا اور یا ہزار بکریان ہین
اور یا دو سو گائی اور یا دو سو حلی ہین کہ وہ دو کپڑی ہین برد یمن سی قولہ یا ایہا الذین
آمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ الخ منقول ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی لشکر ایک قوم
پر بہیجا اور یمن سی ایک شخص مرداس فدک کی مسلمان تہا قوم اوسکی بمجرد اس خبر سننی کی بہاگی
اور مرداس ساتہہ مال و متاع اپنی کی ساتہہ ایک پہاڑ کی پناہ لیگیا وقتی کہ لشکر اسلام
تکبیر گویان پہنچا مرداس آواز تکبیر انکی سنکر معلوم کیا کہ لشکر اسلام ہی آپ بہی تکبیر گویان
اور لا الہ الا اللہ پڑہتا ہوا پہاڑ سی نیچی اوترا اسامہ بن زید نی فی الحال دوڑ کر بضرب
شمشیر سر اوسکا کاٹا اور جو کچہہ کہ اوسکی پاس مال و متاع تہا غارت کیا ہرگاہ یہہ خبر حضرت کو
پہنچی نہایت متالم ہوئی اور فرمایا کہ ای اسامہ تو نی اوسکو قتل کیا کہ شرک سی بیزاری کی تہی
اور یگانگی خدا کی معترف ہوا تہا اسامہ اس عمل سی پشیمان ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ یہہ کہنا
کلمہ ترس شمشیر مار سی تہا حضرت نی فرمایا کہ آیا دل اوسکی کو تو نی شگافتہ کر کی دیکہا تہا کہ آیا پوچہو

جھوٹ ہی یا سچ ہی اوسوقت مین یہ آیہ نازل ہوا یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا
ضَرَبْتُمْ الخ قولہ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ ابو حمزہ ثمالی نی تفسیر اپنی مین لکھا ہی کہ وقت
جانی غزائی تبوک کو ایک جماعت نی تخلف کیا مانند کعب بن مالک کی قوم بنی سلمہ سی
اور مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ اور عبد اللہ مکتوم نی معذرت کی کہ یا رسول اللہ مین
نابینا تہا اس جہت دولت مقاتلہ سی باز رہون مین حق تعالی نی اس آیہ کو اونکی حق مین
نازل کیا لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ الخ قولہ وَفَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجَاهِدِیْنَ تفضیل مجاہدین
کی جہت تعظیم جہاد کی ہی اور واسطی ترغیب مومنونکی جہاد مین اور نزدیک جماعت کے
مراد ساتہہ درجہ کی غنیمت اور ظفر ہی اور ساتہہ درجات کی درجہائی عالیہ مراد ہین آخرتمین یا مراد
درجہ سی ارتفاع منزلت انکی ہی نزدیک خدا کی اور ساتہہ درجات کی منزل انکی ہین جنت
مین اور نزدیک بعضونکی قاعدون اول اصحاب عذر ہین اور قاعدون ثانی وہ ہین کہ ماذون
ہوتی بیچ تخلف کی واسطی اکتفا کرنی ساتہہ غیر انکی کی اور یا مجاہدین اول سی مجاہد با
کفار ہین اور ثانی سی مجاہد با نفس خود ہین اور مؤید اسکی وہ حدیث ہی کہ سید عالم نے
فرمایا بعد از مراجعت کرنی جہاد سی کہ رجوع کی ہمنی جہاد اصغر سی کہ وہ جہاد ساتہہ کفار کے ہی اور پہرے
کرو تم ساتہہ جہاد اکبر کی کہ وہ جہاد با شیطان اور نفس خود ہی و خدا سی مرزبان نی لا لیا ہوا ور رحم نیو کر الخ
اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِیْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا
بدرستیکہ وہ لوگ کہ قبض روح کرتی ہین انکی ملایکہ درحالیکہ ظلم کرنی والی اوپر نفسون اپنی کی کہا فرشتون نی بیچ کس چیز کی تہی تم کہا انہون نی تہی ہم
مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً
ضعفا بیچ زمین کی کہا فرشتون نی آیا نہتی زمین خدا کی کشادہ

فَتُهَاجِرُوا فِيهَا فَأُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۝

پس ہجرت کرتی تم بیچ اوسی زمین کی پس یہ گروہ جگہہ اونکی جہنم ہی اور بری ہی جاتی بازگشت اونکی

إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ

مگر وہ ضعفا مردونسی اور عورتوں سی اور لرکون سی کہ نہین طاقت رکہتی ہین

حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ۝ فَأُولَٰئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَعْفُوَ

چارہ سازی مہاجرت کو اور نہین پہچانتی ہین راہ مدینہ کو پس یہہ گروہ قریب ہی خدا یہہ کہ بخشی

عَنْهُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا ۝ وَمَنْ يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ

اونسی اور ہی خدا عفو کنندہ مغفرت کنندہ اور جو شخص کہ مہاجرت کری بیچ راہ خدا کی پاتا ہی

فِي الْأَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيرًا وَسَعَةً ۚ وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا

بیچ زمین کی آرام گاہ بہت کو روزفراخی اور جو شخص کہ باہر آوی گہر اپنی سی درحالیکہ ہجرت کرنی والا ہو

إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۗ

ساتہہ خدا کی اور رسول اوسکی کی بعد اسکی لی لی اوسکو مرگ پس ثابت ہوا اجر اوسکا اوپر خدا کے

وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ ع

اور ہی خدا بخشنی والا مہربان

قولہ إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ منقول ہی کہ ایک جماعت مسلمانونکی کہ بظاہر کلمہ پڑہتی تہی مثل قیس فاکہ اور قیس بن الید کی اور مانند انکی باوجود قدرت کی مکہ سی مدینہ کو ہجرت نکی اور مرکا ہ ور ساتی قریش عبد بدری واسطی جنگ کی ہمراہ کفار کی یہہ لوگ حرب گاہ مین حاضر ہوی اور ساتہہ تیر مسلمانونکی مقتول ہوی لہذا حق تعالی نی اونکی شان مین یہہ آیہ نازل کیا إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الخ قولہ وَالْوِلْدَانِ الخ ذکر

ذکر اطفال کا واسطی مبالغہ کی ہی واسطی امر ہجرت کی اور اشعار اس بات کا ہی کہ اولیا انکی کو واجب ہی
کہ اپنی ساتہہ انکو بہی لیجاوین وقت مہاجر ہونیکی اور ریا یہہ کہ انپر بہی ہجرت واجب ہی واسطی اسکی کہ مرکا
وَالْوِلْدَانِ بالغ ہوں بمجرد بلوغ ہجرت کرنا انپر واجب ہی قولہ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا
عمر ابن دینار نی عکرمہ سی روایت کیا ہی کہ بیچ مکہ کی بہت شخص ہین کہ اسلام لائی تہی اور طاقت
ہجرت کی نہ رکہتی تہی ہر گاہ آیہ تہدید ہجرت نازل ہوئی اور نوشتہ اس بات کا مستضعفان مکہ کو پہنچا
جندہ بن ضمرہ نی پسران اپنی سی کہا ہر چند کہ مین پیر اور بیمار ہوں لیکن جملہ مستضعفان سی نہین ہوں اسواسطی
کہ چارہ جانی کا رکہتا ہونین اور راہ مدینہ کی جانتا ہوں مین خوف کرتا ہونین ناگاہ بدست اجل گرفتار ہونین اور
بسبب ترک ہجرت کی ایمان میرا خلل پذیر ہو مجکو سی تخت پر کہ مین لیٹا ہون لیچلو فرزندان اسکو لیکر متوجہ مدینہ ہوئی جب کہ زمین تنعیم
مین پہنچی اثر موت کا اسپر ظاہر ہوا دست راست کو دست چپ پر رکہا اور کہا خداوند بیعت کرتا ہون تیری نبی سی کہا اور انتقال کیا
خبر اسکی مدینہ مین پہنچی بعضی صحابہ نی کہا اگر مدینہ کو پہنچتا ایمان اسکا کامل ہوتا حق تعالی نی یہہ آیہ نازل کی وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا
اور وقتیکہ سفر کرو تم بیچ زمین کی پس نہین ہی اوپر تمہاری گناہ یہہ کہ کوتاہ کرو تم
مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ
نماز سی اگر ڈرو تم یہہ کہ فتنہ مین ڈالین کی تم کو وہ لوگ کہ کافر ہوئی ہین بدرستی کہ کفار
كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝ وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ
ہین واسطی تمہاری دشمن آشکارا اور وقتی کہ ہو تو اے محمد بیچ اونکی پس برپا کری تو واسطی اونکی نماز کو
فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا
پس چاہیے کہ کہڑی ہووی ایک گروہ اونمین کا ساتہہ تیری اور چاہیے کہ لیلین وہ ہتیار اپنی کو پس وقتیکہ سجدہ کرین

فَلْيَكُونُوا مِن وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا

پس چاہیے ہوویں لوگ کہ نہیں نماز پڑھتی ہیں آگے تمہاری سے اور چاہیے کہ آویں گروہ دیگر کہ نہیں نماز پڑہی ہو پس چاہیے کہ پڑہیں نماز

مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

ساتھ تیری اور چاہیے کہ لیلیویں سپر اور خود اور زرہ اپنی کو اور ہتیار اپنی کو دوست رکہتی ہیں لوگ کہ جو کافر ہوئی ہیں

لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم مَّيْلَةً

اگر غافل ہو جاؤ تم ہتیار اپنی سے اور اموال اپنی سے پس حملہ کریں اوپر تمہاری ساتھ حملہ

وَاحِدَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّن مَّطَرٍ أَوْ كُنتُم

ایک کی اور نہیں گناہ اوپر تمہاری اگر ہو ساتھ تمہارے ایذا باران سے یا ہو تم

مَّرْضَىٰ أَن تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ

مریض یہہ کہ رکھو تم ہتیار اپنی کو اور لیلیو تم سپر اور خود اور زرہ اپنی کو بدرستیکہ خدا نے مہیا کیا ہے

لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ۝ فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ

واسطے کافروں کی عذاب خوار کنندہ پس وقتی بجا لاؤ نماز کو پس ذکر کرو تم خدا کا

قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ فَإِذَا اطْمَأْنَنتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ إِنَّ

در حالت کھڑی ہونی کی اور حالت بیٹھنی کی اور اوپر پہلوہا اپنی کی پس وقتی کہ اطمینان حاصل ہو تمکو پس ادا کرو نماز کو بالتمام

الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا ۝ وَلَا تَهِنُوا فِي

نماز ہی اوپر مومنوں کی فرض معین لوقت اور نہ سستی کرو تم بیچ

ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ إِن تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ وَ

طلب قوم کفار کی اگر ہو تم کہ رنج پایا تمنی اونسی پس بدرستیکہ وہ رنج پاتی ہوئی ہیں جیسا کہ تم دردمند ہو

وَتَرْجُونَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُونَ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ○

اور تم امید رکہتی ہو خدا سی اوس چیز کی کہ نہین امید رکہتی ہین وہ اور خدا دانا ہی محکم کار ہی

قولہ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ الخ یعنی اگر ڈرو تم یہہ فتنہ مین ڈالین تمکو وہ لوگ کہ جو کافر ہوی ہین اور قید

بہی قصر نماز مین ہی یہہ شرط اوس ہنگام مین تہی کہ حوالی مدینہ مین دشمن مسلمانونکی بہت تہی اور بحال

بیخوف بہی تقصیر سفر مین واجب ہی چنانچہ باجماع اور روایات متواترہ سی ثابت ہوا ہی اور لفظ

جناح سی اس جگہہ مراد واجب ہی جیسا کہ پوشیدہ نہین ہی عاقل پر قولہ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ الخ منقول ہی

کہ سبب نزول اس آیہ کا یہہ ہی کہ حضرت رسالت کسی لڑائی کو گئی تہی وقتیکہ منزل لغفان پہنچی مشرکان نی

کو دیکہا کہ صف آراستہ کئی ہین اور اسباب جدال اور قتال مہیا کیا ہی حضرت نی فرمایا کہ لشکر اسلام

مقابل انکی صف آراستہ کرین اس اثنا مین وقت ظہر کا داخل ہوا اور لشکر کفار درمیان قبلہ اور

سپاہ مومنین کی حائل ہوا حضرت رسالت ساتہہ صحابہ کی نماز مین مشغول ہوئی اور کفار رکوع

اور سجود انکا مشاہدہ کرتی تہی بعد فراغ مسلمانونکی کافرونکو نہایت حسرت ہوئی کہ کیسو سطی ہمنی

اثنائی نماز مین حملہ نکیا ایک نی اون کفارون مین سی کہا کہ اس قوم کو ایک نماز اور بہی ہی کہ نہایت

اکرام اوسکی مین مبالغہ کرتی ہین انتظار کیا چاہئی کہ اوسوقت ہم انپر حملہ کرین گی اور وہ نماز عصر

کی تہی کہ حضرت نی فراغ نکیا تہا اوس سی کہ جبرئیل نازل ہوئی وترکیب نماز خوف ساتہہ ان آیتونکی بیان کیا

إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ

بدرستی کہ نازل کیا ہمنی طرف تیری قرآن کو ساتہہ راستی کی تاکہ حکم کری تو درمیان لوگونکی ساتہہ اوس چیز کی کہ دکہلایا تجہکو

اللّٰهُ وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِنِينَ خَصِيمًا ○ وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ

خدانی اور نہ ہو تو واسطی خیانت کرنی والونکی دشمن اور طلب بخشش کر خدا سی بدرستی کہ خدا ہی

غَفُورًا رَّحِيمًا ○ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنفُسَهُمْ إِنَّ اللَّهَ

امرزندہ مہربان اور نہ خصومت کر اون لوگون سی کہ خیانت کرتی ہین وہ ساتہہ نفسون اپنی کی بیشک خدا

لَا يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا ○ يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَ

نہین دوست رکہتا ہی اوس شخص کو کہ ہو بہت خیانت کرنی والا از حد گنہگار چہپاتی ہین خیانت لوگون سی اور

لَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَىٰ مِنَ

نہین چہپاتی ہین خدا سی حال آنکہ خدا ساتہہ اونکی ہی وقتی کہ بہ شب تدبیر کرتی ہین اوس چیز کو نہین راضی خدا

الْقَوْلِ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا ○ هَا أَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ جَادَلْتُمْ

کہنی دروغ سی اور ہی خدا ساتہہ اوس چیز کی کہ عمل کرتی ہین احاطہ کنندہ آگاہ ہو تم وہ کہ خصومت کی تمنی

عَنْهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَمَن يُجَادِلُ اللَّهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اون سی بیچ زندگانی دنیا کی پس کون ہی خصومت کری ساتہہ خدا کی اونسی بیچ روز قیامت کی

أَم مَّن يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا ○ وَمَن يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ

آیا کون ہی اوپر اونکی نگہبان اور جو شخص کہ عمل کری بد یا ستم کری اوپر نفس اپنی کی پس

يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَّحِيمًا ○ وَمَن يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا

طلب امرزش کری خدا سی پاتا ہی خدا کو امرزندہ مہربان اور جو شخص کہ کری گناہ کو پس سوای اسکی نہین

يَكْسِبُهُ عَلَىٰ نَفْسِهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ○ وَمَن يَكْسِبْ خَطِيئَةً

کہ کیا اونسی گناہ کو واسطی ضرر نفس اپنی کی اور ہی خدا دانا حکم کنندہ اور جو شخص کہ کری گناہ صغیرہ کو

أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ○ ع

یا گناہ کبیرہ کو بعد اسکی تہمت کری ساتہہ اوسکی واسطی خالص کرنی اپنی کی پس بتحقیق اوٹہایا اوسنی دروغ عظیم

قوله انا انزلنا الیک الکتاب الخ منقول ہے کہ طعمہ بن ابیرق قوم بنی ظفر سی ایک شب نقب خانہ
قتادہ بن نعمان مین دی اور کچھہ زر نقد کیسہ آرد مین پنہان کر کی لیکیا اتفاقا وہ کیسہ شگاف رکہتا تہا کہ تمام
راہ وہ آرد گرتا جاتا تہا تا اینکہ اپنی گہر پہنچا بعد اسکی اوس کیسہ کو کہ یہودی مین کہ زید بن سمین نام رکہتا تہا
سونپا بوقت صبح قتادہ اوپر اثر اوسی آرد کی گہر طعمہ تک پہنچا و جبکہ اسی زر اپنا طلب کیا قسم جہوٹی
کہائی کہ مینی اس کام کو نہین کیا ہی قتادہ اوسی سمت کہ یہودی تک پہنچا اور اوسکو نسبت بخیانت کی
اوس یہودی نی کہا کہ کل طعمہ نی ایک کیسہ زر میری پاس امانت رکہا ہی اور ایک جماعت نی سر گواہی
دی صورت حال کو معرض نبی مین پہنچایا اور بنی ظفر کہ ہم قوم طعمہ تہی خوف رسوائی سی نہ چاہا
کہ طعمہ تہمت زدہ ہووی اور یہودی پاکدامن رہی لہذا اوس یہودی سی خصومت کرتی تہی اور رائی حضرت بہی
یہی تہی کہ اوس یہود پر ثابت ہو اور بجہت حسن ظن کی کہ اون حضرتکو مسلمانسی تہا چاہا کہ عتاب یہود ہو
کرین لہذا حق تعالی نی یہہ آیہ بہیجا انا انزلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم الخ قوله واستغفر اللہ
مخفی نرہی کہ حکم استغفار سی توہم نکیا چاہئی کہ پیغمبر سی کوئی چیز ایسی صادر ہوئی ہو کہ خلاف فرمان الٰہی
ہو اسواسطی کہ استغفار مخصوص ساتہہ گنہکار کی نہین ہی بلکہ کبھی ہوتا ہی کہ بنا بر انکسار نفس کی ہوتا ہے
اور یا واسطی قصد ثواب کی ہی اسواسطی کہ استغفار ایک طاعت مستقل ہی اور موجب ثوابکا ہی اور دوسرا
کہ دلائل عقلی اور نقلی عصمت انبیا پر صغائر اور کبائر سی قائم ہوتی ہین لہذا باعث ہوتی
وہ دلائل کہ معنی ظاہر اس آیہ کو تاویل کیا اور معنی دیگر کہ جو خیال ناقص اس سمجھ انکی آئی
ہین یہہ ہین کہ مراد اس سی ترک اولی ہو کہ حضرت ترک کرنا قصد عتاب یہودیکا اولی تہا حکم استغفار کا
اوس ترک اولی سی کیا اور صاحب مجمع البیان نی لکہا ہی کہ اگرچہ یہہ خطاب بظاہر حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی طرف ہی لیکن مراد اس سی امت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ ہے

وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّت طَّائِفَةٌ مِّنْهُمْ أَن

اور اگر نہوتا فضل خدا کا اوپر تیری اور بخشش اوسکی ہر آئینہ قصد کیا تہا ایک گروہ نی اونہین سی یہہ کہ

يُضِلُّوكَ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّونَكَ مِن شَيْءٍ

گمراہ کرین تجکو اور نہین گمراہ کرتی ہین مگر نفسون اپنی کو اور نہین ضرر پہنچا سکتی ہین تجکو کسی چیز سی

وَأَنزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ وَكَانَ

اور نازل کیا ہی خدا نی اوپر تیری قرآن کو اور احکام کو اور تعلیم کیا تجکو اوس چیز کو کہ نہ تہا تو کہ جانتا اور ہے

فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا لَّا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ

فضل خدا کا اوپر تیری بہت نہین بہتر بیچ اکثر اسرارون کے

إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَن يَفْعَلْ

مگر وہ کہ امر کری ساتہہ صدقہ دینے کی یا ساتہہ نیکی کی یا صلاح کرنا درمیان لوگون کی اور جو وہ شخص کری

ذَٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ○

اوسکو واسطی طلب خوشنودی خدا کی پس قریب ہی کہ دینگی ہم ثواب بہت

وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ

اور جو شخص کہ مخالفت کری رسول کی پس ازانکہ ظاہر ہوا واسطی اوسکی راہ حق اور پیروی کری غیر

سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ○ ع

راہ مومنونکی دوست کرین گی ہم اوسکو اوس چیز کا کہ دوست رکہتا ہی اوسکی تئین اور داخل کرینگی ہم اوسکو جہنم مین اور بری جگہہ ہی

قوله علمك ما لم تكن اور تعلیم کیا تجکو وہ چیز نہ تہا تو کہ جانتا تہا خفیات امور سی یا امور

دین اور احکام سی اور نزدیک بعضون کی علم اون چیزونکا ہی کہ واقع ہو قیامت تک چنانچہ

حدیث مین وارد ہی کہ جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ فرماتی تہی کہ پہنچی عرش کی تہا مین کہ ایک قطرہ میری حلق مین ڈالا کہ بسبب اوسکی داناہوا مین امور ماضیہ او رامور مستقبلہ کا اور یہہ علم بوراثت طرف آئمہ اثناعشر کی منتقل ہوا ہی اور کتاب بصائر الدرجات مین کہ تصنیف شیخ خلیل ابی عبداللہ محمد ابن حسن صفار کی ہی مذکور ہی کہ ابو بصیر سی ابوجعفر صلوات اللہ علیہ نی فرمایا کہ حضرت خاتم الانبیا داناتہی ساتہہ علوم جمیع پیغمبرونکی اور ساتہہ امور ماضیہ اور مستقبلہ کی روز قیامت تک اور بعد اسکی فرمایا کہ مین قسم کہاتاہون خدا کی کہ جان میری ید قدرت اوسکی مین ہی کہ جانتاہون علم سب انبیا کا اور عالم ہون مین امور ماضیہ کا اور اون امور کا کہ جو بعد اسکی واقع ہونگی قیامت تک اور یہی روایت کی ہی احمد بن محمد سی اور راوسنی عبدالرحمان بن ابی نجران سی اور راوسنی یوسف بن یعقوب سی اور راوسنی حارث بن مغیرہ سی اور عبدالاعلا اور عبیدہ سی اور بشر سی اور راہنون نی ابو عبداللہ علیہ السلام سی روایت کیاہی کہ اون حضرت نی فرمایا واللہ انی لاعلم ما فی السموات وما فی الارض وفی الجنۃ وما فی النار وما کان وما یکون الی ان تقوم الساعۃ یعنی قسم بخدا کہ مین جانتا ہون اون چیزونکو کہ جو آسمانمین ہی اور جو زمین مین ہی اور بہشت مین ہی اور جو چیز کہ واقع ہوگی قیامت تک قولہ اصلاح بین الناس الخ یا اصلاح کرناہو درمیان لوگونکی یا رفع کدورت ہو دلہای اونکی سی یا تالیف قلوب انکی منظور ہو تفسیر علی بن ابراہیم مین مذکور ہی ابوعبداللہ علیہ السلام سی مروی ہی کہ حق تعالی نی اس آیہ مین امر کیاہی کہ اثر کدورت مونہہ پر ظاہر ہو وقت ملاقات برادر مومن کی اور اظہار بشاشت کر برادر مومن سی قولہ ومن یشاقق الرسول الخ مرادہی طعمہ کہ بعد از ثبوت خیانت کی خوف قطع ید سی بہاگا اور مکہ مین آیا اور مرتد ہوا بعد اسکی

اسکی خانہ ایک شخص سنید ہ دیتا تہا کہ ناگاہ دیوار گری او ر ردٔث کیا بہ و ز دیکرا و سکو زیر دیوار سے
باہر نکالا او ر قصد کیا کہ اسکو قتل کرین بعضی اہل مکہ نی درخواست کی کہ ہماری پاس پناہ لایا
ہی قتل کرنا اسکا مناسب نہین پس اوسکو مکہ سی نکال دیا بعد اسکی اوسنی طرف شام کی ہمراہ
کاروانکی سفر کیا ایک منزل مین کاروان کو غافل پاکر کچھہ متاع اونکا چرایا اور بہاگا آخر الامر
اوسکو گرفتار کیا او ر قتل کیا اور بعضونی کہا کہ بعد سی کشتی مین سوار ہوا او ر ایک کیسہ زر اوس کشتی مین چہپا لیا بعد ازانکہ
معلوم ہوئی اوسکی حرکت مردمان کشتی نی اوسکو دریا مین ڈال دیا تہو تو آگ کو پہونچا تہا کہ آتش و زرحسی ملحق ہوا حق تعالی اوسکی حق مین فرماتا ہی

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ

بدرستیکہ خدا نہین عفو کرتا شرک ہو نیکو ساتہہ اوسکی اور معاف کرتا ہی سوای اوسکی واسطی جس شخص کے کہ چاہتا ہی

وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ○ إِنْ يَدْعُونَ مِنْ

اور جو شخص کہ شرک لاوی ساتہہ خدا کی پس بتحقیق گمراہ ہوا ساتہہ گمراہی بہت کی نہین عبادت کرتی ہین ورای

دُونِهِ إِلَّا إِنَاثًا وَإِنْ يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَرِيدًا ○ لَعَنَهُ اللّٰهُ وَ

وقف للازم

اوسی خدا کی مگر بتونکو اور نہین عبادت کرتی ہین مگر دیو سرکشتہ کو دور کیا ہی رحمت اپنی سی اوسکو خدا نی اور

قَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا ○ وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَ

کہا اوس شیطان نی ہر آئینہ لونگا مین بندگان تیسی بہرہ مقرر اور ہر آئینہ گمراہ کرونگا مین اونکو اور

لَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ

ہر آئینہ آرزو مند کرونگا مین اونکو اور ہر آئینہ امر کرونگا مین اونکو پس آئینہ قطع کرینگی وہ کان چہارپایونکی اور ہر آئینہ امر کرونگا مین اونکو

فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللّٰهِ

پس تغییر دیوین وہ مخلوق خدا کو اور جو شخص کرلی شیطان کو دوست سوائی خدا کے

فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِينًا ○ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ

تحقیق زیان کیا ساتهه زیان ظاهر کی وعدہ دیتا ہی اونکو شیطان اور آرزو مین ڈالتا ہی اور نہین وعدہ دیتا اونکو

الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ○ أُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُونَ

شیطان مگر فریب یہہ گروہ کہ جگہہ اونکی دوزخ ہی اور نہ پاوینگے

عَنْهَا مَحِيصًا ○ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ

اوس دوزخ سی جای گریز اور وہ لوگ کہ ایمان لاتی ہین اور عملہای نیک کرتی ہین قریب ہے کہ داخل کرینگے ہم اونکو بہشتون مین

تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ وَمَنْ أَصْدَقُ

کہ جاری ہین نیچی درختونکی نہرین درحالیکہ رہین گی بیچ اوسکی ہمیشہ وعدہ کرنا خدا کا حق ہی اور کون راست ہے

مِنَ اللَّهِ قِيلًا ○ لَّيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَا أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتَابِ ۗ مَن يَعْمَلْ

خدا سی بیچ سخن کی نہین ہی وعدہ خدا کا ساتهہ آرزو تمہاری کی اور نہ ساتهہ آرزو ئی اہل کتاب کی جو شخص عمل کرے

سُوءًا يُجْزَ بِهِ وَلَا يَجِدْ لَهُ مِن دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ○ وَمَن

بد جزا دیا جایگا ساتهہ اوسکی اور نہین پاوےگا واسطی اپنی سوائی خدا کی دوستدار اور نہ مددگار اور جو شخص کہ

يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ

عمل کری نیکون سی مرد سی یا عورت سی حال آنکہ وہ مومن ہو پس یہہ گروہ داخل کئی جاوینگے

الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا ○ وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِّمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ

جنت مین اور نہ ظلم کئی جاوینگے بمقدار ذرا اور کون نیکوتر ہی ازروئی دین کی اوس شخص سی کہ خالص کرے اپنی ذاتکو

لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۗ وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا ○

واسطی خدا کی حال آنکہ وہ کام نیک کرنی والا ہو اور پیروی کی ہی دین ابراہیم کی درحالیکہ وہ دین ابراہیم مایل تہا حق دین کو باطل سے اور بنایا خدا نے ابراہیم کو دوست

ع

وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَکَانَ اللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطًا

اور ہی واسطی خدا کی جو بیچ آسمانونکی ہی اور جو بیچ زمین کی ہی لور ہی خدا ساتہہ ہر شی کی احاطہ کرنی والا

قولہ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ الخ ابن عباس سی روایت ہی کہ نزول اس آیہ کا بیچ شان ایک مرد کی تہا کہ جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین پیر ہون اور گناہ مین غرق ہون مگر یہہ کہ جب سی کہ خدا کو پہچانا ہی ساتہہ اوسکی شرک نہین لایا ہون اور سوائی اوسکی کسی سی دوستی نہین کی ہی اور معصیت اوسکی از روی جرات اور بی ادبی کی نہین کی ہی اور تصور اسکا بہی ہی نہین کیا ہی کہ ایک لحظہ خدا کو ساتہہ بہاگتی اپنی کی عاجز کرسکون مین بحال پشیمان ہوا ہون مین گناہ سی اور توبہ کرتا ہون مین ابحال میری حقمین آپ کیا فرماتی ہین حق تعالی نی اس آیہ کو بہیجا کہ جمیع گناہان غیر از شرک کو قابلیت امرش کے رکہتی ہین

قولہ اِلَّا اِنَاثًا حق تعالی نی بتونکو مادہ مقرر کیا ہی بواسطہ اسکی اسما انکی زبان عرب مین تانیث سی خالی نہ تہی مثل لات وعزا اور منات وغیرہ کی اور اسی جہت ہر قوم کہ جس بت کی عبادت کرتی تہی اوسکو انثای بنی فلان نام رکہتی تہی اور بواسطہ عدم عقل انکی کی اناث کہا ہی ابو حمزہ ثمالی نی تفسیر اپنی مین لکہا ہی کہ درمیان ہر بت کی ایک شیطان زنان شیاطین سی واسطی خدمتگاری اوس بت کی رہتی تہی اور دکہلائی دیتی تہی اور ساتہہ بت پرستون کے تکلم کرتی تہی اور بسبب اسی اعتبار کی بتونکو مادہ مقرر کیا منقول ہی کہ ابتدائی اسلام مین ایک روز جماعت مشرکونکی مکہ مین جمع ہوکر بتونکو سجدہ کرتی تہی ایک روز سی تکلم ایک بت سی آواز آئی اور ایک بیت اون نی پڑہی جَاءَ مُحَمَّدٌ بِهٖ یَعِیْبُ عَلَیْنَا دِیْنَ اٰبَآئِنَا الْحُمَاةِ الْکِرَامِ یعنی آئی ہین محمد اور صحاب اونکی کہ ہمپر عیب کرتی ہین اور دین پدران ہمارے کی مذمت کرتی

ہین ایسی وہ کہ ہمارے حامی تہی اور رکریم تہی ہرگاہ مشرکان اتری سنانہایت خوش ہوئی اور
کہا اونہون نی کہ محمد کہان ہین تا سنی کہ خدا ہماری کیا کہتی ہین پس ایک شخص کو حضرت کی طلب
کو بہیجا اور اس قصہ سی اونکو آگاہ کیا پس اکیس ورز وعدہ کا ٹہرا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
حاضر ہون اور سنی حضرت نی جانا کہ یہہ کار شیطان کا ہی حضرت اس اندیشی مین تہی کہ ایک
جن مومن نزدیک اونکی حاضر ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ غبار ملال خاطر خطیر
اپنی پر راہ نہ دین کہ وہ شیطانہ کہ درون بت مین آواز دیتی ہی معرہ نام رکہتی ہی مینی
اوسکو قتل کیا اپ سرور تمام روز موعود مشرکون کی حاضر ہون کہ مین بہی اوسوقت مین حاضر
ہونگا پیغمبر خدا نہایت خوش ہوکر روز دیگر نزدیک مشرکونکی آئی اور مشرکون نی قربانیان
کین ہرگاہ حضرت وہان پہونچی سب بت کر پڑی مشرکون نی اونکو پاک وپاکیزہ کر کر پہر کہڑا
کیا اور بعد اوسکی سجدہ مین گئی اور کہا کہ ای خدایان ہماری جو کچہہ کہ تمنی اوس روز کہا تہا
آج پہر ارشاد کیجی شکم اوس بت سی مین سنی کہ مضمون اونکا یہہ ہی کہ مین وہ شخص ہون
کہ میرا نام مطہر ہی مار اپنی معرکہ فاجرہ اور طاغی تہی اور انکار حق کا کرتی تہی لعنت کی اوسکو
پیغمبر ہماری نی کہ قرآن اوسپر نازل ہوا ہی بعد از موسی کی پس ہم پیرو اوسکی ہین اور
تابعدار امر ونہی اوسکی کی ہین مشرکون نی ہرگاہ یہہ سنا کہا کہ محمد نہایت فریب دینی والا ہے
آج کی دن خدایان ہماریکو فریب دیا اور اوس روز سی اسلام ترقی پکڑنی لگا تا اینکہ کفار
مغلوب ہوئی اور ذلیل ہوئی **قولہ** مفروضًا یعنی بہرہ مقرر اور معین حاصل کردن کا ہین کہ
اکثر مردمانکو تابع اپنا کر دینگا مین ضلالت اور گمراہی مین حدیث مین آیا ہی کہ ہزار آدمیون سے
نوسی ننانوی نصیب شیطانکی ہین گمراہی مین اور ایک تابع خدا کا ہی **قولہ** اذان ہر آینہ

برآئینہ قطع کرین کی کوشہائی چار پایونکو یہہ اشارہ اوس چیز کی طرف کہ عرب بجالاتی تہی بحیرہ سی اور صائبہ سی اور وصیلہ سی اور حام سی کہ اوسکو نصیب بتونکا جانتی تہی اور تفصیل اسکی سورہ مائدہ مین مذکور ہوگی انشا اللہ تعالی **قولہ یجز بہ الخ** منقول ہی کہ ہرگاہ یہہ آیہ نازل ہوئی صحابہ غمگین ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ بعد از نزول اس آیہ کی کسطرح جسی ہم رستگار ہوئے اسو اسطی کہ سوائی تیری کوئی شخص کردار بدسی خالی نہین ہی حضرت نی فرمایا کیا تم بیمار نہین ہوئی یا غمگین نہین ہوتی ہو یا بلائین تمکو نہین پہنچتی ہین یا بلا تم پر نہین نازل ہوتی ہی کہا اونہون نی کہ آری یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فرمایا کہ وہ جزا اوسکی ہی اور بہی حضرت نی فرمایا ہی کہ کوئی شخص نہین ہی کہ اوسکو مصیبت پہنچی مگر یہہ کہ خدا تعالی اوسکو کفارہ گناہ اوسکی کا کرتا ہی تا بحدیکہ اگر خار بہی پیر مین گڑی کفارہ گناہ اوسکی کا ہوتا ہی **قولہ خلیلا** وجہ تسمیہ ابراہیم بخلیل اسطرح سی منقول ہی کہ عہد ابراہیم خلیل صلوٰۃ اللہ علیہ مین قحط شدید لاحق ہوا اور ہرگاہ مردم ہمیشہ خوان احسان ابراہیم سی بہرہ مند ہوتی تہی اوس سال مین بجہت قحط کی زیادہ رجوع طرف اونکی کرتی تہی لوگ جو کچہہ کہ نزدیک ابراہیم کی تہا مصرف محتاجو نمین لائی لہذا چند قطار شتر مصر کو بہیجی نزدیک ایک دوست کی کہ معتمد اونکا تہا تا غلہ یہان پہونچی ہرگاہ پیغام حضرت ابرہیم کا دوست مصر کو پہنچا کہا اوسنی کہ ولایت ہمارے مین اثر قحط ظاہر ہوا ہی اگر ابراہیم غلہ اپنی واسطی طلب کرتی بہر نوع بہیج دیتا مین لیکن سنا ہی مینی کہ بہت فاقہ زدہ دکنو خوان مردی اپنی اطعام کرتی ہین القصہ گندم بلا زمان حضرت ابراہیم کی ندیا بالضرورت و بانسی تہیدست پہری ہرگاہ حوالی شام مین پہنچی از جہت شرم خالی ہاتہہ پہرنی کی اونٹو نکو پر از ریگ نرم کیا ہرگاہ حضرت ابراہیم مطلع ہوئی تنگ دل ہوئی اور متوجہ طرف مسجد ہوئی اوس جا لیکن

ساراز وجه حضرت ابراهیم خوابمین تهین هرگاه بیدار هوئین بارهاء شتر انکو بهرا هوا دیکهکر خوش
هوئین جس بار کو شگاف کیا آرد میدا دیکها نهایت سفیدی اور پاکیزگی مین قدری اوسمین سے
لیکر خمیر کیا اور نان پخته کی بعد اسکی عیال و اطفال درویشونکو اطعام کیا هرگاه ابراهیم مسجد سے
پهری اور بوی نان مشام حضرت مین پهنچی پوچها که کهان سی هی کها انهون نی که نزدیک دوست
مصر تیرسی ایا هی ابراهیم نی کها که نزدیک دوست میری خدا سی هی لهذا حق تعالی نی بهی
دوست اوسی کها اور بعضون نی کها هی که وجه تسمیه خلیل کی یهه هی که مال مصرف مهمانین
لاتی اور فرزند ونکو قربان گاه مین لیکئی اور تن باتش نمرودی حواله کیا اور جان کو
بحضرت ایزدی سونپا اس جهت سی حق تعالی نی نام اونکا خلیل رکها **تکمله** بانزدهم
در سپاره پنجم قوله مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ چوده حرف هین زبر اسکا مع خفاء
ایک هزار دو سی تراسی هوتی هین نکلی اوس سی یهه عبارت اُولٰٓئِكَ شِيعَةُ عَلِىٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا

وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَآءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ

اور طلب فتوی کرتی هین تجهسی بیچ عورتونکی کهه تو ای محمد که خدا فتوی دیتا هی تمکو درباب انهین عورتونکی اور وه چیز که تلاوت کیجاتی اوپر تمهاری

فِي الْكِتٰبِ فِي يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ

بیچ قرآن کی بیچ شان یتیمون زنان کی ایسی عورتین که نه دیتی هو تم اونکو اوس چیز کو که فرض کیا گیا واسطی اونکی اور

وَتَرْغَبُونَ اَنْ تَنْكِحُوهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ وَاَنْ

اور رغبت کرو تم یهه که نکاح کرو تم اونسی اور بیچ شان ضعیفونکی فرزندان سی اور یهه که

تَقُومُوا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ

قیام کرو تم واسطی یتیمونکی ساتهه عدل کی اور جو چیز کی کرتی هو تم نیکی سی پس بدرستی که خدا

كَانَ بِهِ عَلِيمًا ۝ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا

ساتھہ اوسکی دانا اور اگر کوئی عورت ڈری شوہر اپنی سی نافرمانی کو یا روگردانی کو

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ وَ

پس نہین گناہ ہی اوپر اون لوگونکی یہہ کہ صلاح مین لادین درمیان اپنے صلح کو اور صلح کرنا بہتر ہی

أُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ وَإِنْ تُحْسِنُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ

اور حاضر کیئی گئی ہین نفسہا ساتھہ بخل کی اور اگر نیکی کرو تم اور ڈرو تم پس بدرستیکہ خدا ہی

بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝ وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَ

ساتھ اوسکی کہ عمل کرتی ہو دانا اور ہرگز نہ کرسکو گی تم یہہ کہ عدل کرو تم درمیان عورتونکی

لَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ وَإِنْ

اگرچہ حریص ہو تم پس نہ میل کرو تم ساتھہ نہایت میل کی پس ترک کرو تم اوسکو مثل اسکی نہ بیوہ ہو نہ شوہردار اور اگر

تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ وَإِنْ يَتَفَرَّقَا يُغْنِ

صلح کرو تم اور ڈرو تم پس بدرستیکہ خدا ہی بخشنی والا مہربان اور اگر جدائی کرین دونو بی نیاز کریگا

اللَّهُ كُلًّا مِنْ سَعَتِهِ وَكَانَ اللَّهُ وَاسِعًا حَكِيمًا ۝ وَلِلَّهِ مَا فِي

خدا ہر ایک کو بخشش اپنی سی اور ہی خدا واسع بخشش مین محکم کام والا اور واسطی خدا کی وہ چیز کہ بیچ

السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ

آسمانونکی اور وہ چیز کہ بیچ زمین کی ہی اور ہر آئینہ بتحقیق وصیت کی ہمنی اون لوگونکو کہ دیگئی توریت اور انجیل کو

مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي

اگلی تمہاری سی اور تمکو یہہ کہ ڈرو تم خدا سی اور نہ کافر ہو تم پس بدرستیکہ واسطی خدا کی وہ چیز کہ بیچ

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ○ وَلِلّٰهِ مَا

وہ چیز کہ بیچ آسمانوں کی ہی اور وہ چیز کہ بیچ زمین کی ہی اور ہی خدا بی نیاز تعریف کیا گیا اور واسطی خدا کی ہی وہ چیز کہ

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ○ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ

بیچ آسمانوں کی ہی اور وہ چیز کہ بیچ زمین کی ہی اور کافی خدا از روی وکیل ہونی کی اگر چاہی خدا لیجاتی تمکو

اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ○

اے مردمان اور لاتی اوروں کو اور ہی خدا اوپر اوسکی قادر

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا

جو شخص کہ چاہی ثواب دنیا کو پس نزدیک خدا کی ہی ثواب دنیا کا

وَالْاٰخِرَةِ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ○

اور آخرت کا اور ہی خدا سننی والا دیکھنی والا

قولہ صلحا والصلح الخ منقول ہی کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نی زن اپنی سودہ کو طلاق دی سودہ سر راہ آنحضرت کی بیٹھی تا اینکہ سید عالم اوسطرف سی گذری سودہ نی بزبان تضرع عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ بازمیری طرف آپ رجوع کریں سوگند خدا کی کہ دوستی مردونکی دل میری مین نہیں رہی ہی لیکن چاہتی ہون مین کہ فردای قیامت زمرہ زنان تیرین محشور ہوئیں اور نوبت اپنی بزنان دیگر بخشونگی حضرت نی بعد اسکی رجوع کیا لہذا یہہ آیہ نازل ہوا کہ صلح مفارقت سی بہتر ہی قولہ واحضرت الانفس الشح حاصل اس آیہ کا یہہ ہی کہ حاضر کیا گیا ہے بخل حاضر واسطی نفسہای مردان و زنانکی کہ ہنین منفک ہوتا ہی اون سی اور مراد بخل سی یہہ ہی کہ مرد بہل انکار ہی کرتا ہی تقسیم کرنی لیالی مین وقتی کہ رغبت مدد الازواج سی زیادہ کیا

ہوا و زن بخل کرتی ہی کہ اپنی نوبت کو غیر کو عطا کری پس چاہئی کہ بعد از مصالحہ کی کینہ یکدیگر کو
خاطر اپنی سی محو کرین **قولہ** اَنْ تَعْدِلُوْا یعنی تمسی متعذر ہی کہ عدل اور برابری کو درمیان زنان اپنی
کی نگاہ رکہو سواسطی کہ عدل حقیقی یہہ ہی کہ میل طبیعت کا کسی طرف ازواج مین سی زیادہ نہو اور
یہہ امر نہایت مشکل ہی اگرچہ حریص ہو تم کہ سب زنان سی بعدل سلوک کرین چنانچہ جناب رسالت
سی منقول ہی کہ وہ حضرت فرماتی تہی کہ بار خدایا قسمت لیالی اور ایام اور نفقہ دینی کو تا تسویہ
اپنی ازواج مین عمل مین لاتا ہون لیکن مواخذہ نکیجیو اس امر مین کہ جب بعضی ازواج مین اختیار
میرا نہین ہی اسواسطی کہ رغبت طبیعی سی مین لاچار ہون **قولہ** کُلَّ الْمَیْلِ یعنی میل نکرو تم ساتہہ
نہایت میل کرنیکی اسطرح سی کہ میل مقدور کو با میل غیر مقدور ضم نکرو کہ بالکل ایک کو ترک کرو اور
دوسریکو اختیار کرو اسطرح سی کہ وہ زن مترد کہ نہ بیوہ معلوم ہو نہ شوہردار اور نہ مطلقہ معلوم
ہو حدیث مین وارد ہی کہ جو شخص کہ دو زن رکہتا ہو باوجود اختیار ہونیکی ادائی حقوق و اجبہ
مین قصور کری روز قیامت مین نصف بدن اوسکا مائل بطرف پشت ہو گا **قولہ** غَفُوْرًا رَّحِیْمًا
یہہ آیہ دلالت کرتا ہی وجوب قسمت کو درمیان عورتونکی اور برابری انفاق و صحبت مین
چنانچہ جناب صادق صلوات اللہ علیہ سی مروی ہی کہ ایام بیماری مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ کو حجرہا سی ازواج مین پہرتی تہی اور جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ دو زن رکہتی تہی
ہر گاہ روز نوبہ جسکا آتا تہا خانہ زن دیگر مین وضو نکرتی تہی اور منقول ہی کہ معاذ بن جبل کی
دو عورتین ایک روز مین فوت ہوئین بجہت طاعون کی لہذا تقدیم تغسیل و کفن مین قرعہ درمیان
ان دونوں کی ڈالا **تنبیہ** بنابران آیات کی احد الازواج کو لازم ہی کہ ترک کرین ایک
دوسرے کو جلدی سی نکرین بلکہ حتی الوسع و الامکان اصلاح کی خواہش کرین اور بعد اتمام

واکمال محبت کی در صورت عدم اصلاح اختیار کریں مفارقت کو قولہ باخرین حاصل اس آیۃ کا یہہ ہی
کہ جسطرح سی امم سابقہ کو مانند قارون اور عاد و ثمود اور نمرود اور فرعون کو کہ بیچ عدد
اور جمعیت کی تمسی زیادہ تہی ہلاک کیا ہمنی اور پیدا کیا اور گروہ کو اسیطرح سی واسطی طغیان اور
عصیان کی تمکو بہی ہلاک کر سکتی ہیں اور تم جانتی ہو کہ یہہ جہان بازپس ماندہ بہت لوگونکا
ہی کہ بجہت شامت اعمال بد اپنی کی اس جہان فانی کو ترک کر کر دار جاودانی کو گئی خبر میں وارد
ہی کہ جبرئیل ایکروز نزدیک حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی آئی اوسوقت کہ دو مرد
نزدیک انحضرت کی حاضر تہی کہ بیچ ایک قطعۂ زمین کی دعوی کرتی تہی اور نزاع بسیار
کر رہی تہی جبرئیل نی تبسم کیا حضرت نی منشائی تبسم پوچہا جبرئیل نی عرض کی کہ جس زمین کی
کہ یہہ دو شخص نزاع کر رہی ہیں چالیس ہزار مالک اوسکی یاد ہیں کہ وہ دنیا سی انتقال کر
گئی ہیں قولہ ثواب الدنیا والاخرۃ حاصل اس آیہ کا یہہ ہی کہ جہاد کرنی والی کو سزاوار
یہہ ہی کہ فقط ثواب دنیا کو علت غائی جہاد کی نکری بلکہ طالب شئی شریف کا ہو وہ ثواب
آخرت ہی اسواسطی کہ اگر شئی شریف کی طرف مائل ہو گا شئی خسیس تابع اوسکی ہوگی مروی ہی
کہ اگر مجاہد خالصا للہ جہاد کری آخرتمیں چندان اوسکو عطا کرتی ہیں کہ غنیمت دنیا مقابلہ
میں نہایت محقر ہوتی ہی اور باوجود ثواب آخرتکی غنیمت دنیا بہی اوسکو ملتی ہی پس چاہئی توجہ ساتہہ اصل کی کری کہ فرع تابع اوسکی ہی

یا ایہا الذین امنوا کونوا قوامین بالقسط شہداء للہ ولو علی
ای وہ لوگ کہ ایمان لاتی ہو تم عمل کرنی والی ساتہہ عدل کی ہو تم گواہان واسطی خدا کی اور اگرچہ اوپر
انفسکم او الوالدین والاقربین ان یکن غنیا او فقیرا فاللہ اولی
نفسوں اپنی کی ہو یا اوپر والدین اپنی کی یا اوپر اقرباؤں کی اگر ہو وہ کہ جسکی گواہی دی مالدار یا فقیر ہو پس خدا سزاوار تر ہی

بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَنْ تَعْدِلُوا وَإِنْ تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ

مخفف واو دررسم

ساتھہ اون دونکی پس نہ پیروی کرو تم خواہش نفس کی بیچ اسکے کہ تجاوز کرو تم حق سی اور اگر پھیرو زبان اپنی کو یا اعراض کرو تم پس بتحقیق

اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَ

خدا ہی ساتھہ اوس چیزکی کہ عمل کرتی ہو تم دانا ای وہ لوگ ایمان لاتی ہو ایمان لاؤ تم ساتھہ خدا کی اور

رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنْزَلَ

رسول اوسکی کی اور ساتھہ قرآنکی ایسا وہ کہ نازل کیا ہی خدا نی اوپر رسول اپنی کی اور ساتھہ اوس کتابکی کہ نازل کیا ہی

مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ

اگی قرآن سی اور جو شخص کہ انکار کری ساتھہ خدا کی اور ملائکہ اوسکی کی اور کتابون اوسکی کی اور رسولون اوسکے کی اور روز

الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ

قیامت کی پس بتحقیق گمراہ ہوتی ساتھہ گمراہی بہت کی بدرستیکہ وہ لوگ ایمان لائی بعد اسکی کافر ہوی پس

آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ

ایمان لائے بعد اوسکی کافر ہوی بعد اسکی زیادہ کیا اونہون نی کفر کو نہین ہی خدا تا کہ بخشی واسطی اونکی اور نہ یہہ کہ دکھلاوی انکو

سَبِيلًا ۝ بَشِّرِ الْمُنَافِقِينَ بِأَنَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ

راہ حق کو بشارت دی منافقون کو ساتھہ اس باتکی واسطی اونکی عذاب دردناک ہی ایسی وہ منافق کہ لیتی ہین

الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ أَيَبْتَغُونَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ

کافرونکو دوست سوا تی مومنون کی آیا طلب کرتی ہین نزدیک کفار کے عزت کو

فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۝ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا

پس تحقیق عزت واسطی خدا کی ہی سب اور بتحقیق کہ نازل کیا اوپر تمہاری بیچ قرآن کے یہہ کہ جسوقت

إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا

ہر گاہ سنو تم آیات خدا کو درحالیکہ انکار کیا جاتا ہے ساتھ انکے اور ٹھٹھا کیا جاتا ہے ساتھ اونکے پس مت بیٹھو تم

مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذًا مِثْلُهُمْ إِنَّ اللّٰهَ

ساتھ اونکے تا اینکہ غور کرین بیچ سخن غیر کفر کی جو درستی کہ تم اس ہنگام مین مانند اونکی ہوگے مقرر خدا

جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا ۝ الَّذِينَ يَتَرَبَّصُونَ

جمع کرنے والا ہے منافقون کو اور کافرونکو بیچ جہنم کے سبکو وہ لوگ انتظار کرتے ہین

بِكُمْ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِنَ اللّٰهِ قَالُوا أَلَمْ نَكُنْ مَعَكُمْ وَإِنْ كَانَ

ساتھ تمہارے پس اگر واقع ہو واسطے تمہارے فتح نزدیک خدا کے کہا انہونے آیا نہ تھے ہم ساتھ تمہارے اور اگر واقع

لِلْكَافِرِينَ نَصِيبٌ قَالُوا أَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

واسطے کافرونکی بہرہ کہتے آیا نہین غالب تھے ہم اوپر تمہارے آیا باز نہین رکھا ہمنے تمکو مومنونسے

فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى

پس خدا حکم کریگا درمیان تمہارے روز قیامت کو اور ہرگز نہین کردانا خدانے واسطے کافرونکی اوپر

الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا ۝

مومنونکے کوئی حجت

ع

قوله إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا اس آیہ مین چند اقوال ہین ایک یہہ ہے جو درستی کہ وہ لوگ کہ ایمان لائے ساتھ موسی کی بعد اسکی کافر ہوئے بہ سبب عبادت گوسالہ کی بعد اسکی ایمان لائے ساتھ عیسی کی بعد اسکی زیادہ کیا کفر اپنے کو بہ سبب انکار کرنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی اور دوسرا یہہ ہے کہ ایمان لائے ساتھ موسی کی بعد اسکی انکار کیا موسی کا بعد اسکی ایمان لائے ساتھ عزیر کی بعد اسکی

انکار کیا عیسی کا بعد اسکی زیادہ کیا کفر ساتھہ انکار کرنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی اور تیسرا ایہ ہی کہ
مراد اس سی ایک طائفہ اہل کتاب سی ہی ارادہ کیا تہا اونہون نی شک مین ڈالنا چند اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کا پس تہی وہ کہ ظاہر کرتی تہی ایمان کو بیچ مجلس اونہین صحابہ کی
بعد اسکی کہتی تہی کہ عارض ہوا ہی واسطی ہماری شبہہ نبوت اونکی مین پس ظاہر کرتی تہی کفر کو
بعد اوسکی پہر اظہار ایمان کا کرتی تہی بعد اسکی کہتی تہی کہ ہمکو عارض ہوا ہی ایک شبہہ اور پس ظاہر
کرتی تہی کفر کو بعد اسکی زیادہ کیا اونہون نی کفر کو ساتھہ ثابت رہنی کی اوپر اوسکی موت تک
یہہ معنی حسن سی مروی ہی اور یہی معنی قول حق تعالی کی وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ
الْكِتَابِ آمِنُوا بِالَّذِي أُنْزِلَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوا آخِرَهُ
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ اور چوتہا یہہ ہی کہ مراد اس سی منافقین ہین کہ ایمان لائی بعد اسکی مرتد
ہوتی بعد اسکی پہر ایمان لائی اور مرتد ہوئی تا اینکہ مرگئی کفر پر قولہ آيَاتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا
وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ اس آیہ سی تاکید ہمنشینی نکرنی ساتھہ کافرونکی اور مستہزین کی
معلوم ہوتی ہی خصوصا بنابر اسکی کہ نواہی قرآن اثبات کو پہونچی ہین کہ حرمت کی واسطی ہی
چنانچہ عیاشی نی باسناد خود علی بن موسی الرضا صلوات اللہ علیہ سی تفسیر اس آیہ مین نقل
کیا ہی کہ ایکدن حضرت نی فرمایا کہ ہر گاہ سنی کہ کوئی شخص انکار حق کا کرتا ہی یا تکذیب اہل اسلام
کی کرتا ہی اور مذمت اونکی کرتا ہی پس چاہیئی کہ نزدیک اوسکی سی اوٹہہ کہڑا ہو اور ازین
قبیل وہ حدیث ہی کہ کافی مین مسطور ہی کہ محصل اوسکا یہہ ہی کہ حضرت لقمان نی فرزند
اپنی سی فرمایا کہ ای فرزند اگر چاہی تو ہمنشینی کو بیچ کسی مجلس کی پس ملاحظہ کر کہ اگر اہل اوس
مجلس کی ذکر خیر مین مشغول ہین مثل اسکی کہ مباحثہ علم دین مین کرتی ہون یا ذکر محامد حق تعالی

تعالی کا کرتی ہین یا ذکر فضائل انبیا اور اوصیا اور امثال اسکی مین مشغول ہین اوس مجلس
مین بیٹھہ تو سوا سطی کہ اگر تو عالم لوگون سی زیادہ ہی پس وہ تیری علم سی منتفع ہونگی اور
اگر وہ تجھسی عالم زیادہ ہین پس تو اونکی علم سی منتفع ہوگا اور شاید کہ حق سبحانہ تعالی
اپنی رحمت سی اونکو احاطہ کرلی پس تو بھی ساتھہ برکت مجالست اونکی رحمت مین داخل ہوگا
اور اگر دیکھی تو کہ اہل مجلس ذکر خیر مین مشغول نہین ہین پس چاہیی کہ اونکی ساتھہ نہ بیٹھہ تو اسواسطے
کہ اگر تو عالم زیادہ ہی وہ تیری علم سی نفع نہ پاوینگی اور اگر تو جاہل ہی صحبت اونکی باعث
زیادتی جہل کی ہوگی اور شاید کہ اون پر غضب الہی نازل ہو پس تجھی بھی لاحق ہو جائی
کتاب کلینی مین جناب صادق صلوات اللہ علیہ سی منقول ہی اون حضرت نی فرمایا کہ
سزاوار نہین ہی آدمی کو ایسی مجلس مین بیٹھنا کہ اہل اوس مجلس کی ارتکاب معصیت کی
مشغول ہون اور وہ شخص قدرت رکھتا ہو منع کرنیکی اور بھی اوس کتاب جعفری سی منقول ہی
کہ جناب امام علی نقی صلوات اللہ علیہ نی اوسکو فرمایا کہ کیا ہی تجھکو کہ ساتھہ عبد الرحمن بن یعقوب کی
ہمنشینی کرتا ہی جعفری نی کہا کہ وہ ماموں میرا ہی حضرت نی فرمایا کہ عقیدہ اوس کا فاسد ہی
پس چاہیی کہ اوس سی ہمنشینی کر اور ہماری ملاقات سی کنارہ کر یا ہماری صحبت کو اختیار کر اور
اوس سی کنارہ کر پس جعفری نی عرض کی کہ ہر گاہ احوال اوسکی کو مین قائل نہون ہمنشینی اوسکے
کیا ضرر رکھتی ہی جناب معصوم نی فرمایا آیا تو نہین ڈرتا ہی کہ بلا اوس پر نازل ہو اور
تجھی شامل ہو جائی آیا تو نی نہین سنا ہی احوال اوس شخص کا کہ اصحاب موسی سی تہا
اور پدر اوسکا اصحاب فرعون سی تہا وقتی کہ سپاہ فرعون سی عقب پہنچے وہ شخص موسی سی جدا
ہوا اور توقف کیا کہ پدر اپنی کو نصیحت کرکی ہمراہی موسی مین لاحق کری پس باپ اسکا

راہ مین چلا جاتا تہا اور ساتہہ اوسکی درشتی کرتا تہا تا اینکہ کنارہ دریا پر پہنچی اور دونو غرق ہوئی یہہ خبر حضرت موسی کو پہنچی فرمایا کہ وہ بیچ رحمت خدا کی ہی لیکن ہرگاہ بلا نازل ہوتی ہے وہ شخص کہ نزدیک گنہکار کی ہی لی لیتی ہی آور یہی اوس کتاب مین جناب صادق صلوات اللہ علیہ سی منقول ہی کہ فرمایا کہ عیسی بن مریم ساتہہ ایک قریہ کی گذری دیکہا کہ اہل اوس دیہہ کے تمام مرگئی ہین اور کسی شخص نی اونکو دفن نہین کیا ہی اور جانوران اور حیوانات اوسکی بہی مرگئی ہین متوجہ طرف اصحاب اپنی کی ہوئی اور فرمایا کہ یہہ گروہ نہین مرگئی مگر ساتہہ غضب الہی کی بسبب شامت کسی گناہ کی کہ اپر نازل ہوئی ہی اوسطی کہ اگر یہہ بتدریج مرتی تا ایک دوسرے کو دفن کرتا اصحاب حضرت نی عرض کی کہ ای روح اللہ درگاہ الہی مین دعا کرو کہ اونکو زندہ کری تا ہم آگاہ ہون اعمال انکی سی اور آگاہ ہون کہ کس گناہ سی یہہ عذاب اپر نازل ہوا ہی تا اوس گناہ سی ہم پرہیز کرین عیسی نی ملتمس اونکا قبول کیا اور درگاہ احدیت مین زندہ کرنی انکی کی دعا کی ندا آئی کہ ای عیسی طلب کر انکو کہ یہہ تیرا جواب دینگے پس حضرت عیسی نی اثنای شب وقت تصفیہ ہوا کی کہ ورت انفاس خلائق سی ستادہ ہوئی اور جای بلند اوس زمین پر آئی اور کہا کہ ای اہل اس قریہ کی ایک شخص نی اونمین سی جواب دیا کہ لبیک ای روح اللہ عیسی نی کہا کہ رحمت ہو تم پر آگاہ کرو کہ عمل تمہارا اور دنیا کیا تہا اور کس سبب سی لائق اس عذاب کی ہوئی اوسنی کہا کہ عمل ہمارا اطاعت گمراہونکی اور دوستی دنیا کی تہی اور نہایت غفلت مین بسر کرتی تہی عیسی نی پوچہا کہ دوستی تمہاری دنیا سی کس طرح تہی کہا اونہون نی مثل دوستی طفل کی ساتہہ مادر کی عیسی نی کہا کہ اہل ضلالت کی اطاعت کس طرح سی کرتی تہی کہا اونہون نی کہ انکی معاصی مین شریک ہوتی تہی عیسی نی کہا کہ آخر کار

کار تمہارا اسطرح سی ہوا کہا کہ ایک شب ہم بعافیت سوئی یکبارگی دیکھا ہمنی کہ ہم ہاویہ
مین ہین حضرت عیسی نی پوچھا کہ ہاویہ کیا ہی کہا سجین ہی پوچھا سجین کیا ہی کہا کہ کوہ آتشی
ہین کہ ہماری جلانی کی واسطی تا قیامت روشن ہین عیسی نی کہا کہ تمنی اوسوقت ملائکہ عذاب سی
کیا کہا کہا اونہون نی کہ ہمکو پہر دنیا مین بہیجو کہ پہر عمل نیک کرین ہم اور تلافی اپنی تقصیر کی
کرین ہم ملائکہ نی کہا تم دروغگو ہو حضرت عیسی نی کہا کہ کیا باعث ہی کہ سوائی تیری کوئی
اینمین سی نہ بولا کہا کہ ای روح اللہ انکی موہنہون مین لگام ہائی آتشی دی ہین اور مین
اگرچہ انمین تہا لیکن مثل انکی عمل نکرتا تہا مین ہرگاہ اونپر عذاب نازل ہوا مجکو بہی شامل کیا
اور اب مجکو ساتہہ ایک بال کی کنارہ دوزخ پر لٹکا رکہا ہی معلوم نہین کہ مجہی جہنم مین
ڈالین گی کہ نجات دین گی پس حضرت عیسی متوجہ طرف اصحاب اپنی کی ہوئی اور فرمایا کہ ای
دوستان خدا معاش کرنا بنان خشک اور نمک نیمکوفتہ اور استراحت کرنا مزبلہ ہا پر بہت
خوب ہی بوقتیکہ ساتہہ عافیت دنیا اور آخرتکی ہو قولہ سبیلا ١٢ اس آیہ مین چند اقوال ہین ایک
یہہ ہی کہ نہین گردانا ہی خدانی واسطی یہود کی اوپر مومنین کی نصرا ور نہ غلبہ یہہ معنی ابن عباس
سی مروی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ نہین گردانا ہی واسطی کافرونکی اوپر مومنین کی راہ
حجت کی اگرچہ بقوت مومنین پر غالب ہون لیکن مومنین مدد کئی گئی ہین ساتہہ دلالت کی اور
حجت کی یہہ معنی سدی سی مروی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ حق تعالی نی
منع کیا ہی تسلط کافر کو مومن پر اور بعضون نی کہا ہی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین گردانا ہی
واسطی کفارونکی خدانی آخرتمین سبیل غلبہ کی اوپر مومنین کی اسواسطی کہ یہہ آیہ مذکور ہی
بعد قول حق تعالی کی فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تکملہ رکوع ہفدہم درسپارہ

نجم قوله الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا

چہیالیس حرف ہین زبر اوسکی چار ہزار ایک سی سینتیس ہوتی ہین سے نکلے

اوس سی یہہ عبارت نزلت فی ابی بکر والعدوی آمنوا بالنبی اول

الامر وکفروا حین عرضت علیهم ولایت علی و هو نائب احمد

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى

بدرستی کہ منافقین مکر کرتی ہین ساتہہ خداکی اور خدا جزا دینی والا ہی مکرا ونکی کی اور جسوقت کہ کہڑی ہوتی منافق

الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا

نماز کی کہڑی ہوتی ہین درحالت کاہلی کی دکہاتی ہین لوگون کو اور نہین یاد کرتی ہین خداکو مگر تہوڑا سا

مُذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَٰلِكَ لَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ وَلَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ وَمَنْ يُضْلِلِ

درحالیکہ متردد ہین درمیان کفر و ایمان کی نہ ساتہہ گروہ مومنون کی ہین اور نہ ساتہہ گروہ کفار کی ہین اور جس شخص کو گمراہ کرتا

اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ

خدا نی پس ہرگز نپاوے گا تو واسطی اوسکی راہ حق ای وہ لوگ ایمان لائی نہ لو تم کافرون کو

أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَتُرِيدُونَ أَنْ تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ

دوست سوائی مومنون کی آیا چاہتی ہو تم یہہ کہ کرو تم واسطی خداکی اوپر اپنی

سُلْطَانًا مُبِينًا ۝ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

حجت ظاہر بدرستی کہ منافقین بیچ درجہ پائین کی ہین دوزخ سے

وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا ۝ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَ

اور ہرگز نپاویگا تو واسطی اونکی یاری کرنی والا مگر وہ لوگ کہ توبہ کیا ہی اونہون نی نفاق سی اور صلاح کی ہین نیتی اپنی اور چنگل ماری ہین ساتہہ عہد خدا کی

لا يحب الله

وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللَّهُ

اور خالص کرین وہ دین اپنی کو واسطی خدا کی پس وہ کروہ ساتہہ مومنو کی ہین اور قریب ہی کہ دیگا خدا

الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ وَ

مومنونکو مزد بزرگ کسواسطی کریگا خدا عذاب تمکو اگر شکر کرو تم اور

آمَنْتُمْ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا

ایمان لاؤ تم اور ہی خدا اجزا دینی والا شکر کرنی والو نکو عالم ہی ساتہہ اوس چیز کی کہ کرتی ہو تم

لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظُلِمَ

نہین دوست رکہتا ہی خدا ظاہر کرنی کو ساتہہ بدی کی گفتار سی مگر وہ شخص کہ مظلوم ہوا

وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا إِنْ تُبْدُوا خَيْرًا أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُوا

اور ہی خدا سننی والا دانا اگر ظاہر کرو تم نیکی کو یا چہپاؤ اوسکو یا عفو کرو تم

عَنْ سُوءٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ

بدی سی کہ تمکو پہنچی ہی پس بدرستیکہ خدا ہی نہایت بخشنی والا توانا بدرستی کہ وہ لوگ کہ کافر ہوتی ساتہہ خدا کے

وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ

اور ساتہہ پیغمبرون اوسکی کی اور چاہتی ہین وہ یہہ کہ جدائی ڈالین درمیان خدا کی اور رسولون کی اوسکی اور کہتی ہین وہ

نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَٰلِكَ

کہ ایمان لاتی ہین ہم ساتہہ بعض پیغمبرونکی اور انکار کرین کی ہم ساتہہ بعضون کی اور چاہتی ہین کہ پکڑین درمیان ایمان اور کفر کی

سَبِيلًا أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ

ایک راہ یہہ گروہ وہی کافر ہین یقینا اور مہیا کیا ہمنی واسطی کافرون کے

عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ
عذاب خوار کنندہ اور وہ لوگ کہ ایمان لاتی ساتہہ خدا کی اور پیغمبرون اوسکی کی اور نہ تفرقہ کیا درمیان

اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا
ایک کی اونمین سی یہہ وہ لوگ ہین کہ قریب ہی کہ دیگی ہم انکو مزد ویان اونکی اور ہی خدا بخشنی مہربان

قولہ فی الدرک الاسفل الخ یعنی منافقین طبقہ زیرین دوزخ مین ہونگی اور کفار سی بہی عذاب مین انپر زیادہ ہوگا اسواسطی کہ بدل کافر ہین اور کفر کو بمکر او رتہہزا ساتہہ مسلمانونکی جمع کیا پس بدتر کافرونسی ہوئی اور کشاف مین منقول ہی کہ ہرگاہ منافقونکو دوزخ مین لیجائین کی مالک طبقہ اول کہی گا کہ ای آتش انکو لیلی آتش کہی کی کہ حکم میرا زبانپر ہی یہہ زبان سی کلمہ توحید کا پڑہتی ہین انکو نہ جلاؤنگی اسیطرحسی آتش ہر طبقہ کی انکار کریگی تا اینکہ طبقہ پائین پہونچی کی آتش اوس طبقہ کی کہی گی کہ حکم میرا دل پر ہی نہ زبانپر ہرگاہ دل کو انکی ملاحظہ کریگی سوای نشان شرک کی نہ پاویگی پس اوس طبقہ مین یہہ جلا کرینگی ابد الآباد تک قولہ لا یحب اللہ الجہر الخ مروی ہی کہ ایک شخص نی ایک جماعت کو واسطی ضیافت کی لیکیا اور کوئی طعام اونکی واسطی حاضر نہ کیا یہہ جماعت برخواستہ جیسا کہ چاہتی تہی بی مروتی اوسکی حکایت کرتی تہی لوگون نی اس حرکت پر انکی عتاب کیا اللہ تعالی نی آیت کو انکی حقمین نازل کیا لا یحب اللہ الجہر الخ

يَسْئَلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ
سوال کرتی ہین تجہسی ای محمد اہل کتاب یہہ کہ نازل کری تو اوپر اونکی ایک کتاب آسمان سی پس بتحقیق

سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ
سوال کیا اونہون نی موسی سی بزرگتر اس سی پس کہا اونہون نی موسی سی دکہلا ہمین خدا کو آشکارا پس لیا انکو

فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ

پس لیا اونکو آتش نے بسبب ظلم اونکی کے بعد اسکی لیا اونہون نی گوسالہ کو پس از اوس چیز کی کہ آئی اونکو

الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝

معجزہ ہای روشن پس عفو کیا ہمنی اس حرکت گناہ کو اور دیا ہمنی موسی کو تسلط ظاہر

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ

اور بلند کیا ہمنی اوپر اونکی کوہ طور کو بسبب توڑنی عہد اپنی کی اور کہا ہمنی واسطی اونکی داخل ہو تم باب ایلیا مین

سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا

در حالیکہ سجدہ کرنی والی ہو اور کہا ہمنی واسطی اونکی نہ تجاوز کرو تم بیچ روز شنبہ کی اور لیا ہمنی اون سی پیمان

غَلِيْظًا ۝ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ

استوار پس مسخ کیا ہمنی اور عذاب کیا ہمنی بسبب توڑنی اونکی عہد اپنی کو اور بسبب انکار اونکی کی ساتھ آیات خدا کی اور بسبب قتل کرنی اونکی

الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا

انبیا کو بناحق اور بسبب کہنی اونکی کی کہ قلوب ہماری پوشش کتی ہین بلکہ گویا مہر کی خدا نی اوپر اونہین لوگونکی

بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى

بسبب کفر اونکی کی پس نہ ایمان لاوینگی مگر تھوڑی سی اور بسبب انکار کرنی اونکی کی عیسی کو اور بسبب کہنی اونکی کی اوپر

مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۝ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ

مریم کی بہتان بزرگ اور بسبب گفتار اونکی کی اینکہ ہم تحقیق کہ قتل کیا ہمنی مسیح کو کہ عیسی پسر

مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ

مریم کا ہی کہ بہیجا ہوا خدا کا ہی اور نہین قتل کیا اوسکو اور نہین دار پر کہینچا اوسکو اور لیکن مشتبہ کیا گیا واسطی اونکی

وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ

اور بدرستی کہ وہ لوگ کہ اختلاف کیا ہے درباب عیسی کی ہر آئینہ بیچ شک کی تہی اوس سے نہین ہی واسطی یہودیونکی بیچ اوسکی

اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ

مگر پیروی کرنا گمان کا ہی اور نہین قتل کیا اونہون نے عیسی کو بتحقیق بلکہ اوٹہا لیا اوسکو خدا نے طرف اپنی اور ہی

اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ

خدا غالب اور حکم کنندہ اور نہ ہوگا کوئی اہل کتاب سی مگر البتہ ایمان لاوین کی ساتہہ اوسی عیسی کے

قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝ فَبِظُلْمٍ مِّنَ

قبل از مرگ اوسکی کی اور روز قیامت مین عیسی ہوئگی اوپر اونکی گواہ پس بسبب واقع ہونی ظلم

الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ

اون لوگون سی یہودی ہوتی حرام کیا ہمنی اوپر اونکی طعامہائی پاکیزہ کو کہ حلال کیا گیا تہا واسطی اونکی اور بسبب منع کرنی اونکی

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۝ وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَ

راہ خدا سے بہت سی لوگونکو اور بسبب لینی اونکی کی سود کو حال آنکہ بتحقیق منع کیا اونسی اور

اَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ

بسبب کہانی اونکی کی مالہائی مردمان کو ساتہہ باطل کی اور مہیا کیا ہمنی واسطی کافرونکی اونہین بنی اسرائیل سے

عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ

عذاب دردناک لیکن وہ لوگ کہ جو ثابت قدم ہین بیچ علم کی اونہین بنی اسرائیل سی اور مومنین کہ

يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ

ایمان لاتی ہین ساتہہ اوس چیز کی کہ نازل کی گئی ہی طرف تیری اور وہ چیز کہ نازل کی گئی آگی تجہسی اور ساتہہ کہ قائم کرنیوالی نماز

الْمُقِيمِينَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

گذارندگان نماز کی اور دینی والی زکوة واجبہ کی اور وہ لوگ کہ ایمان لاتی ساتہہ خدا کی اور روز

الْاٰخِرِ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ اَجْرًا عَظِيمًا ○ ع

قیامت کی یہہ وہ گروہ ہین قریب ہی کہ دین گی ہم اونکو اجر بزرگ

قولهٗ كِتَابًا مِّنَ السَّمَآءِ یعنی کتاب آسمان سی نازل کر مثل توریت کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اون حضرت سی درخواست ایک کتاب کی کہ آسمان سی نازل ہوا ور ہم اوسکو دیکہین اور یا ساتہہ نام ہر ایک شخص کی ایک کتاب نازل ہو کہ اوسمین لکہا ہو کہ تو محمد رسول خدا ہی ہر گاہ یہہ سوالات بر وجہ عناد اور کجی کی تہی حق تعالی نی قبول نکیا اور واسطی تسلی ان حضرت کی فرمایا فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ الی شُبِّهَ لَهُمْ اور کیفیت اسکی اس وجہ پر ہی کہ یہودا رئیس یہودیونکا تہا اون نی اپنی قوم کو جمع کیا اس بات پر کہ عیسی کو قتل کیا چاہتی حضرت عیسی ایک گہر مین پوشیدہ ہوئی کہ سقف اوسکی مین ایک روزن تہا حق تعالی نی جبرئیل کو حکم کیا کہ عیسی کو اوس روزن سی آسمان پر لائو بموجب فرمانی حضرت جبرئیل عمل مین لائی بعد اسکی یہودا نی ایک شخص کو کہ ططیانوس نام رکہتا تہا اور جملہ بہتران یہودیونسی تہا حکم کیا کہ تو اس گہر مین جا اور عیسی کو قتل کر ہر گاہ اوس گہر مین گیا کسی کو ندیکہا ہر چند کنجہائی خانہ مین جستجو کی کسیکو نپایا اور وقتیکہ باہر آئی اوسکی مین دیر ہوئی یہودیون نی کہا کہ جو دیر تک کی سوائی اسکی کہ عیسی سی کارزار مین ہی کچہہ نہین معلوم ہوتی یکبارگی اوس گہر مین داخل ہوئی اور حق تعالی نی صورت اوسکی شبیہ عیسی کی کی اوسکو گرفتار کیا اور قتل کیا اوسی اور ایک درخت پر لٹکا دیا اور بعد اسکی بتاکید یکر کہنی لگی کہ اس گہر مین عیسی تہا اور

صاحب ہمارا تھا اگرچہ یہ مقتول عیسی ہی پس صاحب ہمارا کیا ہوا اور وہب اور قتادہ اور
مجاہد سی اور سدی سی منقول ہی کہ عیسی ساتھہ ستترہ صحابون اپنی کی اوس گھر مین تھی ہرگاہ یہودی
گرد اونکی آئی سب کی صورتین مشابہ عیسی کی اونکی نظرونمین معلوم ہوئین سب دیکھکر متعجب
ہوئی اور کہا اونہون نی کہ ہمکو جادو کیا ہی تمنی سچ بتاؤ کہ عیسی تمین سی کون ہی والا
تم سبکو ہم قتل کرین گی عیسی نی کہا کہ کون شخص ہی کہ جان اپنی اوپر میری فدا کری ایک
اونمین سی کہ نام اوسکا سرجیس تھا کہا کہ اپنی تئین فدا آپ پر کرتا ہون پس اوٹھا اور کہا
کہ عیسی مین ہون اوسکو قتل کیا یہودیون نی اور اس جہت سی حال اونپر مشتبہ رہا اور یقین
نجانا اونہون نی کہ وہ شخص عیسی تھا یا رفقاؤن اونمین سی قولہ اِنَّ اختلفوا فیہ یعنی
وہ لوگ کہ اختلاف کیا اونہون نی بیچ شان عیسی کی سطرح سی کہ بعضون نی کہا کہ وہ کذاب تھی
اس سبب سی اونکو قتل کیا ہمنی اور ایک جماعت نی تردد کیا کہ اگر یہہ عیسی ہی پس صاحب
ہمارا کہان ہی اور ایک گروہ نی کہا کہ مونہہ مقتول مونہہ عیسی کا ہی اور بدن اسکا بدن
صاحب ہمارے کا ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ کہتی تھی کہ حق تعالی مجکو آسمانپر لیجائیگا پس وہ
آسمانپر گئی اور ایک قوم نی کہا کہ ناسوت اوسکی کو دار پر کھینچا اور لاہوت کو کہ روح اونکی
ہی آسمانپر لیگئی اور ایک جماعت کہتی ہین کہ وہ خدا تھی کسطرح سی وہ مقتول ہوئی اور بعضون
نی کہا کہ وہ پسر خدا ہین پس کسطرح یہود اونپر مسلط قتل کا ہوا قولہ قبل موتہ ویوم القیامۃ
الآیۃ روایات صحیحہ متواترہ مین مخالف اور موافق سی معلوم ہوا ہی کہ عیسی ہرگاہ نازل
ہونگی اور دجال کو قتل کرین گی سب اہل کتاب اوسوقت ساتھہ اونکی ایمان لاوین گی
پس تمام ملتہای متفرقہ مفقود ہوجائین گی اور سوائی ملت اسلام کی کوئی ملت باقی نرہیگی

کی اور عیسی تابع مہدی آل محمد ہونگی اور احکام اور شریعت اونکی پر عمل کرین کی اور چالیس
برس زمین پر رہین کی بعد اسکی وفات پاوین کی اور اہل ایمان اوسپر نماز پڑہین کی اور
اوسوقت امنیت اس وجہ پر ہو کی کہ شیر اور پلنگ اور گاوٴ اور گوسفند اور گرگ باہم چرا
کرینگی اور اطفال ساتہہ حیوانات کی بازی کرین کی اور کوئی حیوان ضرر نہ پہونچاوی کا
اور بعضون نی کہاہی کہ ضمیر موتہ کی راجع ہی طرف ہر ایک اہل کتاب کی یعنی کوئی اہل کتاب
سی نہو کا مگر یہہ کہ پیش از موت اپنی کی ہر گاہ عذاب الٰہی کو مشاہدہ کرین کی ایمان لاوینگی
ساتہہ عیسی کی لیکن ایمان اونکا مقبول نہو کا جسطرحسی کہ ایمان فرعونکا حالت غرق مین مقبول نہوا
اسوسطی کہ ایمان در حالت تکلیف مقبول ہی اور وقت مشاہدہ عذاب مقبول نہین ہی اور یہہ وقت دیکہ موتکا تہی

إِنَّآ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ كَمَآ أَوْحَيْنَآ إِلَىٰ نُوحٍ وَّالنَّبِيِّينَ مِنۢ بَعْدِهِۦ ج

بدرستی کہ وحی کی ہمنی طرف تیری ایمحمد جسطرحسی کہ وحی کی ہمنی طرف نوح کی اور ساتہہ پیغمبرونکی بعد اسکی

وَأَوْحَيْنَآ إِلَىٰٓ إِبْرَٰهِيمَ وَإِسْمَٰعِيلَ وَإِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ

اور وحی کی ہمنی طرف ابراہیم کی اور اسمعیل کی اور اسحاق اور یعقوب اور دوازدہ فرزندان یعقوب

وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَٰرُونَ وَسُلَيْمَٰنَ ج وَءَاتَيْنَا

اور عیسی اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمانکی اور دیا ہمنی

دَاوُۥدَ زَبُورًا ۝ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَٰهُمْ عَلَيْكَ مِن قَبْلُ

داوٴد کو کتاب زبور اور وحی کیا ہمنی طرف رسولون کی بتحقیق اظہار کیا ہمنی قصہ اونکی کا اوپر تیری اگلی اس سی

وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ج وَكَلَّمَ ٱللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا ۝

اور طرف رسولون کی کہ نہین اظہار قصہ کیا ہمنی اونکا اوپر تیری اور سخن کیا خدانی ساتہہ موسی کی از روی سخن کہنی

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى

درحالیکہ وہ رسل ہین کہ بشارت دینی والی ہین اور ڈرانی والی ہین تاکہ نہو واسطی لوگونکی اوپر

اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ لٰكِنِ

خداکی دلیل بعداز بہیجنی پیغمبرون کی اور ہی خدا غالب محکم کار لیکن

اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ

خداگواہی دیتا ہی ساتہہ اوس چیز کی کہ نازل کی ہی طرف تیری ایمحمد نازل کیا ہی اُس قرآن کو ساتہ علم اپنی کی اور فرشتی گواہی دیتی ہین

وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ

اور کافی ہی خدا ازروی گواہ ہونی کی بدرستیکہ وہ لوگ کہ کافر ہوئی نبوت تیریسی اور بازرکہا اونہون نی لوگون کو

سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

راہ خداسی بتحقیق گمراہ ہوئی ساتہہ گمراہی نہایت کے بدرستیکہ وہ لوگ کہ کافر ہوئی

وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ۝

اور ظلم کیا اونہون نی نہین ہی خدا کہ بخشی واسطی اونکی اور نہ یہہ کہ ہدایت کری اونکو راہ کو

اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ

مگر راہ جہنم کے درحالیکہ وہ رہنی والی ہین بیچ اوسکی ہمیشہ اور ہی یہہ اوپر خداکی

يَسِيْرًا ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ

آسان ای لوگ بتحقیق کہ آیا تمکو رسول وہ کون کہ محمد ساتہہ حق کی جانب

رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ

رب تمہاری سی پس ایمان لاؤ تم بہتر واسطی تمہاری اور اگر منکر ہو تم نبوت محمد کی پس تحقیق واسطی خدا کی وہ چیز بیچ آسمانون کی اور

وَالْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ يَا اَهْلَ الْكِتَابِ لَا

اور زمین کی ہی اور ہی خدا دانا محکم کار اے یہود نصاری نہ

تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ

زیادتی کرو تم بیچ دین اپنے کی اور نہ کہو تم اوپر خدا کی مگر راست سوائی اسکی نہین ہی کہ مسیح

عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ

عیسی بیٹا مریم کا فرستادہ خدا ہی اور کلمہ خدا کا ہی بہیجا یا تہا اوس کلمہ کو طرف مریم کے

وَرُوْحٌ مِّنْهُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اِنْتَهُوْا

اور روح مخلوق اوسکی ہی پس ایمان لاؤ تم ساتہہ خدا کی اور رسولوں اسکی کی اور نہ کہو تم کہ خدا ہمارے تین ہین باز رہو تم سے

وقف لازم

خَيْرًا لَّكُمْ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحَانَهٗ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ لَهٗ

کہ بہتر ہی واسطی تمہارے سوائی اسکی نہین کہ خدا خدا ہی ایک ہی پاکی یاد کرتی ہین ہم ایسی ہوئی واسطی اوسکی فرزند واسطی اوسکی

ع

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا

وہ چیز کہ جو بیچ آسمانوں کی ہی اور وہ چیز کہ جو بیچ زمین کی اور کافی ہی خدا از روئی وکیل ہونی کے

قوله آتینا داود زبورا منقول ہی کہ داود علیہ السلام زبور کو لیکر صحرا کو جاتی تہی اور علمای بنی اسرائیل پیچہی اونکی کہڑی ہوتی تہی اور مردمان پیچہی اونکی اور صبیان پیچہی ونکی اور تمام دواب صحرا عقب عنبان اور پرندہ بیچ ہوا کی پر کہولی ہوئی سایہ کئی ہوتی تہی اور خوش الحانی داود سے بیہوش ہوتی تہی اکثر وزیر رسول خدا منقبت حضرت امیر مین ایک حدیث طویل فرمائی بعد اسکی فرمایا جناب نبی نے کہ روز قیامت مین حقتعالی حضرت امیر کو قوت عطا کریگا مثل قوت جبرئیل کی اور نور دیگا مثل نور آدم کی اور جمال دیگا مثل جمال یوسف کی اور آواز دیگا مثل آواز داود کی اور خطیب اہل بہشت ہوگے

قوله وَرُوحٌ مِّنْهُ یعنی وہ روح ہی کہ مخلوق حقتعالی ہی اور بی توسط پدر اور نطفہ کی ہی در مجمع البیان میں لکھا کہ اسکو اس عتبار سی روح کہا کہ نفخہ جبرئیل سی حادث گریبان مریم میں ہوئی تہی قوله ثَلٰثَةٌ یعنی نصارا اسکی قایل ہین کہ تین خدا ہین ایک خدا اور ایک عیسی اور ایک مریم تکملہ رکوع سیم سیپارہ ششم قوله اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اتہارہ حرف ہین عبارت اسکی آتہہ سی الٹیس ہوتی ہین نکلا وس سی یہہ عبارت فِیْ وِلَایَةِ اٰلِ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ جَآءَ قوله بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّکُمْ گیارہ حرف ہین بینات اوسکی چار سی تیرہ ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت فِیْ وِلَاءِ عَلِیٍّ سَیِّدِ الْاَوْصِیَاءِ وَ حُبِّهٖ قوله فَاِنْ تَکْفُرُوْا نو حرف ہین بینات اوسکی مین سی چوہتر ہوتی ہین نکلی یہہ عبارت عَلِیٌّ وَّهُوَ وَصِیُّ النَّبِیِّ جَدًّا

لَنْ یَّسْتَنْکِفَ الْمَسِیْحُ اَنْ یَّکُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِکَةُ

نہین ننگ کرتا ہی مسیح یہہ کہ ہو بندہ واسطی خدا کی اور نہ ننگ کرتی ہین ملائکہ

الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ یَّسْتَنْکِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَیَسْتَکْبِرْ فَسَیَحْشُرُهُمْ

مقربین سی اور جو شخص کہ ننگ رکہے عبادت اوس خدا سی اور سرکشی کری پس قریب ہے کہ برانگیختہ کریگا اونکو

اِلَیْهِ جَمِیْعًا ۝ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْهِمْ

طرف اپنی سبکو پس لیکن وہ لوگ کہ ایمان لاتی اور عمل ہائی نیک کئی پس تمام دیگا خدا اونکو

اُجُوْرَهُمْ وَیَزِیْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْتَنْکَفُوْا

اجورہ اونکا اور زیادہ کریگا اجر اونکا فضل و اکرام اپنی سی اور لیکن وہ لوگ کہ ننگ جانا اونہون نی

وَاسْتَکْبَرُوْا فَیُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۝ وَّلَا یَجِدُوْنَ لَهُمْ

اور نہ سرکشی کی اونہون نی پس عذاب کریگا اونکو ساتہہ عذاب دردناک کی اور نہ پاوینگے واسطی اپنی

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ۝ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمْ

درای خدا کی دوست اور نہ مددگار ای وہ لوگ بتحقیق کہ آیا تمکو

جَاءَكُم بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا ○

بتحقیق کہ ایا تمکو محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ جانب رب تمہارے سی اور نازل کیا ہمنی طرف تمہاری نور ظاہر کو یعنی قران

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي

پس لیکن وہ لوگ کہ ایمان لاتی ساتہہ خدا کی اور دست آویز کیا ساتہہ اوسکی پس قریب ہی کہ داخل کریگا اونکو بیچ

رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ○

رحمت کی جانب خدا سی ہی اور زیادتی نعمت کی اور دکہلادیگا انکو طرف اپنی راہ راست کو

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ ۚ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ

طلب فتوی کرتی ہین تجہسی کہو اے محمد خدا حکم کرتا ہی تمکو بیچ میراث غیر فرزند اور والدین کی اگر کوئی مرد مرجاے

لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَا إِن

درحالیکہ نہو واسطی اوسکی فرزند اور واسطی اوسکی خواہر ہو پس واسطی خواہر کی نصف متروکہ ہی اور وہ مرد میراث لیگا اوس سی اگر

لَّمْ يَكُن لَّهَا وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا

نہو واسطی اوسکی فرزند پس اگر ہووین دو بہنی پس واسطی اونکی دو ثلث ہین

تَرَكَ ۚ وَإِن كَانُوا إِخْوَةً رِّجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ

متروکہ سی اور اگر ہون برادران و خواہران کہ مردان و زنان ہون پس واسطی مرد کی مانند حصہ دو عورتون کے

يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَن تَضِلُّوا ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ○

بیان کرتا ہی خدا واسطی تمہارے واسطی مکروہ جاننی اس بات کی کہ گمراہ ہو تم اور خدا ساتہہ ہر شی کی دانا ہی

قولہ يَسْتَفْتُونَكَ یعنی طلب فتوی کرتی ہین تجہسی میراث کلالہ سی کہ غیر والدین مراد ہین وارثان

دیگر سی منقول جابر سی کہ مین بیمار تہا صعب کہتا تہا سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ عیادت کو آئی مینے کہا

ع

یہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ کہ جب مانگی میراث اور

چند بہنی [illegible] ماں باپ مال اپنی کو سواے حسبی قسمت کر دیں آنحضرت نے جواب

نہ دیا اور باہر تشریف لیگئے بار دیگر کہ قدم رنجہ فرمایا ارشاد کیا کہ اے جابر
اس بیماری میں تو ہلاک نہو گا لیکن حقتعالی نے خواہران تیری میں یہ آیہ نازل
کیا ہے قُلِ اللهُ یُفْتِیکُمْ الی قوله وَهُوَ یَرِثُهَا یعنی در صورتیکہ خواہر مرجاوے
اور واسطے اوسکی ایک برادر ہو حقیقی یا فقط جانب باپ سے پس مال کل واسطے اوسی برادر
کے ہے اور اس میں سنی حسینی خلاف نہیں کیا ہے بشرطیکہ فرزند یا والد نہ رکھتی ہو تکملہ
رکوع چہارم در سپارہ ششم قوله برهانہ پانچ حرف ہیں بینات اوسکی ایک
او نہتر ہوتی ہیں نکلی اوس سے یہ عبارت النبی الزکی جد قوله نورا نو حرف ہیں
بینات اوسکی تین سے بہتر ہوتی ہیں نکلی یہ عبارت علی وصی محمد لا احمد

سُورَةُ الْمَائِدَةِ مَدَنِيَّةٌ

سورہ مائدہ مدنی ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ ۚ أُحِلَّتْ لَكُم

ای وہ لوگ کہ ایمان لائی ہو وفا کرو ساتھ عہدونکی حلال کیے گئی واسطی تمہاری

بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي

چارپائی حیوانات سی مگر وہ کہ تلاوت کی گئی اوپر تمہاری حرمت اونکی درحالیکہ نہ حلال جانو

الصَّيْدِ وَأَنتُمْ حُرُمٌ ۗ إِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ۝

صید کو وقتیکہ تم احرام باندہی ہو بدرستیکہ خدا حکم کرتا ہی جس چیز کو کہ چاہتا ہی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللّٰهِ

ای وہ لوگ کہ ایمان لائی نہ حلال جانو تم حرمات خدا کو

وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ وَلَا آمِّينَ الْبَيْتَ

اور نہ حلال جانو قتال کو ماہ ہای حرام میں اور نہ حلال جانو قربانی کو اور نہ قلادہ کئی گئی ہو قربانی کو اور نہ حلال جانو قتال قاصدین جانہ

الْحَرَامَ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّن رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۚ وَإِذَا حَلَلْتُمْ

کعبہ کو ایسی وہ کہ طلب کرتی ہین فضل کو رب اپنے سے اور رضامندی کو اور جسوقت حلال ہو تم

فَاصْطَادُوا ۚ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ أَن صَدُّوكُمْ

پس شکار کرو تم اور نہ برانگیختہ کری تمکو دشمنی قوم کفار کی اگر باز رکہا تمکو

عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَن تَعْتَدُوا ۘ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا

طواف مسجد حرام سے یہہ کہ تعدی کرو اون پر اور یاری کرو ایک دوسری کی اوپر نیکی کی اور پرہیزگاری کی اور نہ

تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ

یاری کرو تم اوپر گناہ کی اور ستمگاری کی اور ڈرو خدا سے بدرستیکہ خدا سخت کرنیوالا ہے

الْعِقَابِ ۝ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنزِيرِ وَمَا

عذاب کا حرام کیا گیا اوپر تمہاری مردار اور خون اور گوشت سور کا اور وہ جیز

أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ

کہ نام لیا گیا ہو وقت ذبح واسطے غیر خدا کے ایسا جانور اور وہ جانور کہ خفا دم کیا ہو اور وہ جانور کہ چوب وغیرہ سے مارا ہو اور وہ جانور کہ گر کر مر گیا ہو اور وہ جانور کہ سینگ سے

وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَن

اور وہ جانور کہ کہایا ہو درندہ کا مگر وہ کہ ذبح کیا تمنی اور حرام ہے وہ جیز کہ ذبح کی گئی او پر بتون کے کہ جو منصوب ہین اور

تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا

حرام ہے وہ جانور کہ طلب قسمت کرو ساتھ تیرہا اقداح کے یہہ واسطے تمہاری فسق ہے آج کے دن مایوس ہوے وہ لوگ کہ جو کافر ہوے

مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ط اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ

باطل کرنی دین تمہارے سی پس نہ ڈرو تم اون سے اور ڈرو مجھسی آج کی دن کامل کیا ہے میں نے واسطے تمہارے دین تمہارے کو

وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا فَمَنِ اضْطُرَّ

اور تمام کیا ہے میں نے اوپر تمہارے نعمت اپنے کو اور اختیار کیا ہے میں نے واسطے تمہارے اسلام کو دین پاکیزہ پس جو شخص کہ مضطر ہو طرف کہانی

فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

بیچ بھوک کے در حالیکہ نہ میل کرنیوالا ہو واسطے گناہ کی پس بہ تحقیقکہ خدا بخشنے والا ہے مہربان

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ

سوال کرتی ہیں تجھسی ای محمد کیا چیز حلال کی گئی واسطے اونکی کہہ تو کہ حلال کی گئیں واسطے تمہارے پاکیزہ مذبوحات اور صید اون جانورونکا کہ تعلیم کیا ہے تم نے

مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّآ

جانوران شکاری سے در حالیکہ ادب دینے والے ہو اونکو در حالیکہ سکھلاتے ہو تم اونکو اسطرح سے کہ تعلیم کیا ہے تمکو خدا نے پس کہاؤ اوس شکار سے

اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ

کہ نگاہ رکہا ہو واسطے تمہارے اور ذکر کرو تم اسم خدا کو اوپر اوسکی اور ڈرو تم خدا سے بدرستیکہ خدا

سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

جلد لینے والا حساب کا ہے آجکی دن حلال کی گئی واسطے تمہاری طعامہا پاکیزہ اور طعام اون لوگونکی کہ دئی گئی ہیں

الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ

کتاب کو حلال ہے واسطے تمہارے اور طعام تمہارا حلال ہے واسطے اونکی اور حلال ہے واسطے تمہارے عقد زنان پارسا کا مومنات سے

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ

اور وہ زنان پارسا اون لوگون سے کہ دئی گئی ہیں کتاب کو پیش از تمہارے وقتیکہ دو تم اونکو

اُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ وَمَنْ

مہر ہا اونکی درحالیکہ عفت ڈہونڈہنے والی ہو نہ زنا کرنیوالے اور نہ لینی والے ہو دوستی پنہانیکو اور جو شخص

يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ ع

کہ انکار کری ساتہہ ایمان کے پس تحقیق کہ باطل ہے عمل اوسکا اور وہ بیچ آخرت کے زیان کارون سے ہے

ابی بن کعب نی سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ سی روایت کی ہی کہ جو شخص سورہ مائدہ کو پڑہی حق تعالے

بعد دہر یہودی اور نصارا کی کہ دنیا مین دم لیتی ہین دس نیکیان لکہی جاتی ہین اور دس درجہ بلند ہوتے

ہین اور عیاشی نی باسناد خود عیسی بن عبداللہ سی روایت کی ہی کہ اوسنی کہا کہ مینی اپنی باپ سے

سنا ہی اور اوسنی جناب امیر المومنین علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ اوٓنحضرت نی فرمایا کہ آیات

اور سورہ قرآن بعضی ناسخ بعضی کی ہین اور آخرہ سورہ کہ اونحضرت پر نازل ہوا ہی سورہ مائدہ ہے

وہ ناسخ ماقبل اپنی کی ہی اور نزول اوسکا اوسوقت مین تہا کہ وہ حضرت بغلہ شہبا پر سوار تہی بیچ اوس

حال کی وحی نی ونکو سنگین کیا یحیثیتی کہ اشتر رفتار سی باز رہا اور قریب تہا کہ شکم اپنا زمین سی

لگادی بسبب گرانی اونحضرت کی اور حضرت بیہوش ہوی اور دست مبارک اپنا دوش وہب بن منبہ

پر رکہا اور بعد ایک ساعت کی سر اوٹہایا اور یہہ سورہ پڑہا اور جو کچہہ کہ اس سورہ مین تہا عمل فرمایا

اور ہمکو بہی ساتہہ عمل کرنی اس سورہ کی امر فرمایا اور نیز عیاشی نی باسناد خود ابی جارود سی

نقل کیا ہی کہ ابی جعفر محمد بن علی صلوات اللہ علیہ نی فرمایا ہی کہ جو شخص سورہ مائدہ کو روز پنجشنبہ کو

تلاوت کری ایمان اوسکا بظلم اور شرک آلودہ نہین ہوتا ہی اور ابی حمزہ ثمالی نی روایت کیا ہی کہ حضرت

امام جعفر صادق علیہ السلام سی سنا مینی کہ فرمایا اونحضرت نی کہ جبرئیل ہمراہ ستر ہزار فرشتونکی

نزدیک حضرت کی سورہ مائدہ کو لای اور اونحضرت نی خطبہ وداع مین فرمایا کہ سورہ مائدہ آخرین

آخرین ہو رونکا ہی حلال کیا اوسکی کو حلال جانو اور حرام اوسکی کو حرام جانو قولہ اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ
یعنی وفا کرو تم ساتھہ عہدونکی اور معنی عقود مین چند اقوال ہین ایک یہہ ہی کہ مراد ساتھہ اسکی وہ
عہود ہین کہ اہل جاہلیت باہم دیگر عہد کرتی تھی اوپر نصرت کرنی ایک دوسری کی اور دوسرا یہہ ہی وہ
عہود مراد ہین کہ لیا ہی خدا نی بندون اپنی سی ساتھہ ایمان لانی اوسی حق تعالی کی اور ساتھہ طاعت
اوسکی کی بیچ اوس چیز کی کہ حلال کیا ہی واسطی اونکی یا حرام کیا ہی اوپر اونکی اور تیسرا یہہ ہی کہ
مراد ساتھہ اسکی وہ عقود ہین کہ جو باہم دیگر مردمان معاملہ کرتی ہین ساتھہ اوسکی مثل عقد ایمان کی اور
عقد نکاح کی اور عقد عہد کی اور عقد بیع کی اور عقد حلف کی اور چوتھا یہہ ہی کہ یہہ حکم ہی خدا کا اہل کتاب
کو ساتھہ کرنی کی ساتھہ اوس میثاق کی کہ لیا ہی اونسی عمل کرنیکو بیچ توریت کی اور انجیل کی در باب
تصدیق نبی ہماری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور بیچ اوس چیز کی کہ لائی ہین نزدیک خدا سی صاحب
مجمع البیان نی بعد ذکر ان چار اقوال کی کہا ہی کہ قوی ترین اقوال کا وہ قول دوسرا ہی اور وہ قول
ابن عباس کا ہی اور کہا ہی کہ اور اقوال دیگر اسمین داخل ہین پس واجب ہی وفا ساتھہ جمیع اس اقوال کی
مگر یہہ کہ کسینی عہد کیا ہو مدد کرنی پر امر قبیح کی کہ یقینا حرام ہی قولہ بَھِیْمَۃُ الخ بہیمہ ہر چارپائے
کو کہتی ہین خواہ خشکی مین ہو خواہ تری مین اور اضافت اسکی طرف انعام کی واسطی بیان کی ہی بمعنی
من کی مثل خاتم فضۃ کی اور معنی اسکی یہہ ہوی کہ البہیمۃ من الانعام اور مراد انعام سی گاو اور شتر اور
گوسفند ہین قولہ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ابجعفر صلوات اللہ علیہ سی مروی ہی کہ ستم بن ہند
کندی کہ نام اوسکا شریح بن ضبیعہ تھا مدینہ مین پیغمبر کی آیا اور کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ امت کو طرف
کس چیز کی دعوت کرتی ہو تم حضرت نی فرمایا کہ اسبات کی کہ خدا کو ایک جانی اور میری رسالت کا
یقین لاوی اور نماز پنجگانہ بجا لاوین اور زکوۃ دین ستم نی کہا جو کہ فرمایا تمنی بہتر ہی لیکن مین آنیوسی

مشورہ لونگا اگر موافق اونکی رای کی ہوا دین تیرا قبول کرونگا اور اوحضرت نی قبل از آنی اسکی
کی فرمایا تہا کہ آجکی دن وہ شخص آویگا کہ کافر ہوگا او ربزبان شیطان حکایت کریگا اور غادر پہر کیا پس
ہستم نی ایمان قبول نکیا اور اون حضرت کی پاس سی باہر گیا اور شتران صدقہ کو اور مواشی مدینہ سی
جس قدر کہ ہاتہہ لگی غارت کیا اور سال دیگر کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ ہمراہ صحابہ ساتہہ عمرہ قضا کی
متوجہ ہوی ہر کا تنعیم مین پہنچی طلبیہ حاجیان یمامہ سنا اور ستم کنندگی کو اونکی درمیان مین دیکہا کہ شتران
غارت بردہ کو قلادہ کئی ہوی بر سم ہدی کی کعبہ کو لئی جاتا ہی چاہا کہ دست تعرض دراز کرین
اور اوسکو قتل کرکی سائر مواشی اور شتران کو لی لین اور واسطی انتقام اس امر کی کہ مومنونکو سال حدیبیہ
مین مکہ سی منع کیا تہا دست تعدی ساتہہ حاجیان یمامہ کی دراز کرین حضرت نے فرمایا کہ انہون نی
احرام باندہا ہی اور شترونکو تقلید کیا ہی یہہ عمل تمکو لازم نہین ہی کہ بیچ حرم کی اور ماہ حرام کی
متعرض انکی ہوا ور آتش جدال و نزاع کو افروختہ کرو عرض کی وہنون نی کہ یا رسول اللہ ہم جاہلیت
مین اسطرحسی عمل بہت کرتی تہی لہذا یہہ آیہ نازل ہوی یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوا الخ
قولہ وَلَا الْقَلَائِدَ مراد قلادہ سی وہ چیز ہی کہ گردن چارپائون مین کرتی ہین پوست درختہای
حرم یا غیر اوسکی سی تا معلوم ہو کہ یہہ ہدی ہی اور کوی شخص متعرض اوسکا نہو قولہ اَنْ تَعْتَدُوْا
وَتَعَاوَنُوْا الخ منقول ہی کہ حکم اس آیہ کا ساتہہ اس آیہ کی منسوخ ہوا ہی وَاقْتُلُوا الْمُشْرِکِیْنَ
حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْہُمْ اور ابی جعفر علیہ السلام سی مروی ہی کہ کوی آیہ اس سورہ سی منسوخ نہین ہی
اور حلال ہونا قتال کا ساتہہ مشرکونکی ماہ حرام مین اوس وقت مین ہی کہ ابتدا جنگ کی اونکی طرفسی ہو
قولہ بِالْاَزْلَامِ تفسیر ازلام اسطرح سی کی ہی کہ عربون نی تین تیر بنائی تہی بی پر و پیکان کی
کہ اوسکو ازلام اور اقداح کہتی تہی ایک پر لکہا تہا کہ اَمَرَنِیْ رَبِّیْ اور دوسری پر لکہا تہا کہ

نشانی دیے اور تیسری پر کچھہ نہ لکھتی تھی وہ وقت مہمات ان سی تفاؤل ڈھونڈھتی تھی اور ان
تینون تیرونکو ایک خلیطہ مین ڈالتی تھی اور ایک تیر اوسمین سی باہر لاتی تھی اگر تیر نوشتہ امرنی ربی
نکلتا تھا اوس کام کو کرتی تھی اگر نہانی ربی نکلتا تھا تو ایک سال نکرتی تھی اور اگر بن لکھا
نکلتا تھا پھر تینونکو ڈال کر عمل مین لاتی تھی قولہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ ابو القاسم عبد اللہ حسکانی نے
باسانید صحیحہ ابی ہارون سی اور اوسنی ابو سعید خدری سی روایت کیا ہی کہ رسول خدا نی وقت
نزول اس آیہ کی فرمایا کہ اللہ اکبر اوپر کامل کرنی دین کی اور تمام کرنی نعمت کی اور راضی ہونی
رب کی ساتھہ رسالت میری کی اور ساتھہ ولایت علی بن ابیطالب کی بعد میری اور بعد اسکی آنحضرت نے
فرمایا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰہُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَہُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہُ
اور بصحت پہونچا ہی کہ رسول خدا نی اسی سال خبر وفات اپنی کی سمع خاص و عام مین پہونچائی کا
مشرکین اور منافقین نی سنا اندیشہ کیا کہ اگر محمد وفات پاوین دین اونکی کو خراب کرین ہم اور اصحاب
اونکی کو قتل کرین اور ذریت اور اموال اونکی کو غارت کرین ہر گاہ رسول نی غدیر خم مین نصب
خلافت امیر المومنین ع کیا اہل شرک و نفاق نی کہا کہ کید ہمارا باطل ہوا اور وہ خیال باطن ہمارا نابود
ہوا حق تعالی نی اس آیہ کو نازل کیا اور خطیب خوارزمی کہ علمائی اہل سنت سی ہی روایت کیا حذیفہ
یمانی اور ابوذر غفاری سی کہ ہر گاہ حضرت رسالت نی غدیر خم مین علی بن ابیطالب ع کو بحکم علی اعلی
نصب کیا بیچ شان علی بن ابیطالب کی فرمایا کہ سَلِّمُوْا عَلیٰ عَلِیٍّ بِاَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی سلام کرو علی کو امیر المومنین
کہکر سبھون نی موجب فرمانی کی اطاعت کی حق تعالی نی اس آیہ کو نازل کیا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ
لَکُمْ دِیْنَکُمْ الآیہ پس حضرت رسول نزول اس آیہ سی خوشحال اور مسرور ہوی اور حاضرین سی
متوجہ ہوکر فرمایا اللہ اکبر اوپر کامل کرنی دین کی الخ اور یہ روایت غدیر خم کی اس قدر فریقین مین

اشتہار رکھتی ہی کہ اکثر لوگون نی امامیہ سی بنا بر کثرت روات اہل سنت وجماعت کی دعائی
تواتر کیا ہی پس جو شخص کہ تکذیب اس روایت کی کری پس گویا کہ اوسنی تکذیب کی امّہ کی اور یہ آیہ بھی بعد نصب
خلافت علی بن ابیطالبؑ کی غدیر خم مین نازل ہوئی ہے چنانچہ اکثر روایات طرفین دال اسپر ہین پس یہ اول
دلیل ہی اوپر خلافت علی بن ابیطالبؑ کی بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی فاصلہ اور منکر اسکا
معاند اور مکابر ہی اور نہایت غبی ہی اور جملہ اوس چیز سی کہ ذکر کرنا اس مقام مین مفید ہی وہ
یہ ہی کہ مامون رشید نی ایک جماعت فقہا اور متکلمین اہل سنت سی سوال کیا کہ امامت دین اللہ سی ہی یا
غیر دین اللہ سی ہی بدرستیکہ حق تعالی فرماتا ہی الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم
الاسلام دینا پس اگر زعم تمہارا یہ ہی کہ امامت دین خدا سی ہی پس تحقیق معلوم کیا تمنی کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ نی ستون دین کو ضائع کیا اور کامل نکیا دین کو بلکہ بعد وفات اونکی کامل کیا گیا
دین اگر زعم تمہارا یہ ہی کہ امامت دین خداسی نہین ہی پس کیا حاجت طرف امامت کے باقی ہے اس صورت
مین خلافت خلفا کی ضرور نتہی پس ابوبکر کا خلیفہ ہونا خلاف حکم خدا ہی اور اگر کہو تم کہ جو کچھہ پیغمبر خدا نے
کیا وہی حق تہا پس خلفا اور اصحاب نے خطا کیا اسواسطی کہ نہ پیروی کی انہون نی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ کی حالانکہ خدا فرماتا ہی لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ
ہر آئنہ بتحقیق ہی واسطی تمہاری درباب رسول خدا کی پیروی نیک واسطی اوس شخص کے کہ امید رکہتا
ہو خدا سی اور ثواب روز قیامت کا اور اگر کہو تم کہ جو کچھہ اصحاب نی کیا افضل تہا پس اس ہوئین تم
کافر ہوئی قولہ فی مخمصۃ حکایات الصالحین مین مذکور ہی کہ ایک مرد صالح اور درویش تہا
اور بحسب ظاہر روش تونگرونکی اختیار کی تہی اور حال فقر اپنا کسی سی اظہار نکرتا تہا اور ایک شخص
ہمسایہ مین اونکی تونگر رہتا تہا اور اوس تونگر کی ایک فرزند تہا کہ نہایت اوسکو عزیز رکہتا تہا

تہا ایکروز وہ لڑکا خانہ درویش مین آیا اور دیکہا اوسکی کہ کچہہ طعام پکایا اور اوسکی کہانی مین
مشغول ہوی اور صلاح اوس لڑکی کی نکی کہہ اپنی آن کر اپنی باپ سی شکوہ کیا اور زاری
کرنی لگا ہرچند باپ اوسکی نی انواع طعام حاضر کئی لیکن کسی طرف رغبت نکی اور کہا تو
کہانا لونگا کہ ہمسایہ مین درویش کہاتی تہی باپ اوسکی نی درویش کو طلب کیا اور کہا
نہایت محل تعجب ہی کہ تجہسی ہمکو رنج پہونچی اوس درویش نی کہا حاشا وکلا کہ مجہسی تمکو
رنج پہونچی اوس مالدار نی تمام قصہ فرزند اپنی کا نقل کیا درویش ایک ساعت خاموش
ہوا اور بعد اسکی کہا اوسنی کہ اسمین ایک سر ہی کہ اب ضرور ہوا ظاہر کرنا اوسکا
اور اگر یہہ معرکہ واقع نہوتا تو ہرگز اظہار نکرتا الحال اظہار کرتا ہون مین کہ وہ کہانا مجہپر حلال
تہا اور اوسپر اور تمپر حرام ہی اوس شخص نی کہا کہ سبحان اللہ کہ یہہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ ایک
چیز تجہپر حلال ہوا اور ہمپر حرام ہو درویش نی اس ایۃ کو تلاوت کیا فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ الایہ
اور بعد اسکی کہا کہ وہ کہانا مردار تہا کہ بجہت اضطرار کی ہماری واسطی حلال ہی اور تیری واسطی
حرام وہ مرد غنی دلتنگ ہوا اور کہا کہ یہہ کسطرح سی ہوسکتا ہی کہ ہماری ہمسایہ مین رہی اور
اسقدر پریشان و مضطر ہووی بعد اسکی اوسکو قسم دلائی کہ تو اس گہر سی نجاتا اینکہ مال اپنی کو بالمناصفہ
تقسیم کرون مین ہرگاہ اوس غنی نی وفات پائی خواب مین اوسکو دیکہا لوگون نی پوچہا کہ خدا
نی تیری ساتہہ کیا سلوک کیا اوسنی کہا کہ بجہت سلوک ہمسایہ کی مجکو مرتبہ اعلی ملا کہ وہ مرتبہ
صالحونکا ہی قولہ الطَّيِّبَاتُ طعام حاصل ن آیا تکا یہہ ہی حلال کیا گیا ہی واسطی تمہاری ذبایح سی
کہ بنام خدا بروجہ شرع کشتہ کیا ہوا اور حلال کیا گیا ہی واسطی تمہاری صید اوس جانور کا کہ سکہلا
ہوتمنی اوسکو سکان شکاریسی درحالیکہ ادب دینی والی ہوا نکو بطور شرع کی اور طریقہ تادیب کا

اسطرح سی ہی کہ ہرگاہ تعقب شکار کرین اور صاحب اون کتونکو منع کری تو باز رہین اور جب
تحریص کری تو دوڑین اور شکار کو نگاہ رکہین اور نہ کہاوین اور مکلبین ترکیب مین حال ہی
اور تعلمونہن بہی حال ہی یا مستانفہ ہی قولہ واذکروا اسم اللہ الخ یعنی جسوقت کہ سگان شکاری
کو طرف صید کی چہوڑو تم نام خدا لو تم یا یاد خدا کرو تم اوسوقت مین کہ جو کچہہ کہ اون کتون نی
شکار کیا ہو زندہ ہون اور وقت ذبح کا ہاتہہ لگی قولہ سریع الحساب بدرستیکہ خدا جلد حساب
لینی والا ہی اور حلال اور حرام سی سوال کریگا پوشیدہ نرہی کہ جوارح اگرچہ مطلق جانوران شکاری کو
کہتی ہین لیکن نزدیک امامیہ کے سگان شکاری ہین چنانچہ ذکر مکلبین کا بعد اسکی دال اسپر ہی
ایمہ ہدی صلوات اللہ علیہم سی مروی ہی کہ صید جانوران شکاری دو قسم ہین ایک یہہ ہی کہ
ادراک ذکوۃ اسکی کا ہو سکتا ہو پس وہ جانور حلال نہین جب تک کہ اوسکو ذبح نکرین خواہ
کتی نی اوسکو شکار کیا ہو خواہ جانور دیگر نی دوسری یہہ ہی کہ وقت ذبح اوسکا ہاتہہ لگی
پس اسطرحکا شکار سوائی کتی کی درست نہین ہی قولہ وطعامکم مراد طعام سی اس مقام مین وہ
طعام ہی کہ جسکو یہود و نصاری نی برطوبت مس نکیا ہو والا یقینا حرام ہی قولہ والمحصنات
مراد اس سی وہ عورتین ہین کہ اول اوپر دین اہل کتاب کی ہون اور بعد اسکی ایمان لائی ہون
تا مطابق قول حق تعالی کی ہو ولا تنکحوا المشرکات حتی یؤمن الآیہ اور یا مراد اس سی نکاح
متعہ یا ملک یمین ہی کہ وطی اونکی اس وجہ سی ہی نزدیک طایفہ امامیہ کی حلال ہی اور قید
اذا اتیتموہن اجورہن کی بر سبیل اولویت کی ہی الا نہ بدون دینی مہر کی وطی انکی حلال جسوقت وہ زنان
بدون دینی مہر کی امتناع نکرین مباشرت سی قولہ اخدان الخ مروی ہی کہ عرب مین عادت اسطرح پر تہی کہ ہرگاہ
کوئی شخص کسی عورت کا ہاتہہ پکڑتا یا کوئی عورت کسی مرد کا ہاتہہ پکڑتی اسی طریقہ کو بمنزلہ نکاح قرار دیتی لہذا حق تعالی نی اس سی منع کیا

کیا اور کہا بر سبیل نکاح خواستکاری کرو اور بعضی علما اس آیہ سی ممانعت متعہ کی نکالتی ہین کیونکہ پوشیدہ مین دوستی کرنا
نجاہیئی اور متعہ اسی قبیل سی ہی یہہ اعتراض وکا مستند نہین ہی کسواسطی کہ آیہ فما استمتعتم بہ منہن نص صریح اور دلیل واضح ہی

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ
ای وہ لوک کہ ایمان لائی وقتیکہ کہڑی ہو تم طرف نماز کی پس دہو وتم روہائی اپنی کو

وَاَیْدِیَكُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَی الْكَعْبَیْنِ
اور ہاتہون اپنی کو ساتہہ کہنیونکی اور مسح کرو تم سرہائی اپنی کو اور پاہائی اپنی کو برابر ٹخنونکی یعنی قدم کی دو استخوان ابہری

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ
اور اگر ہو تم جنب پس غسل کرو اور اگر ہو تم بیمار یا بیچ سفر کی

اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا
یا آوی کوئی تم مین سی موضع حدث سی یا مباشرت کی ہو تمنی عورتون سی پس نہ پاؤ تم

مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَیْدِیْكُمْ مِّنْهُ
پانی کو پس قصد کرو تم خاک پاک کا پس مسح کرو تم ساتہہ روہائی اپنی ور ہاتہہائی اپنی کے اوسی خاک سی

مَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیَجْعَلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَهِّرَكُمْ وَلِیُتِمَّ
نہین چاہتا خدا تا کہ کر دانی اوپر تمہاری تنگی سی اور لیکن چاہتا ہی خدا تا کہ پاک کری تمکو اور تا کہ تمام کری

نِعْمَتَهٗ عَلَیْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ
نعمت اپنی کو اوپر تمہاری شاید کہ شکر کرو تم اور یاد کرو نعمت خدا کی

عَلَیْكُمْ وَمِیْثَاقَهُ الَّذِیْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا
اوپر اپنی اور عہد اوسکا وہ عہد کہ باندہا تمنی اوسکو وقتیکہ کہا تمنی سنا ہمنی اور طاعت کی ہمنی

وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ

اور ڈرو خدا کو بدرستی کہ خدا داناہی ساتہہ اوس چیز کی کہ چہپائی بیچ سینون کی ہی اے وہ لوگ

اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوَّامِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ

کہ ایمان لائی ہو تم قائم واسطی خدا کی گواہان ساتہہ راستی کی اور نہ برانگیختہ کری تمکو دشمنی

قَوْمٍ عَلٰى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ

ایک قوم کی اوپر اس بات کی کہ نہ عدل کرو تم عدل کرو یہہ نزدیک تر ہی واسطی پرہیزگاری کی اور ڈرو خدا کو بیشک

اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

خدا داناہی ساتہہ اوس چیز کی کہ عمل کرتی ہو تم وعدہ کیاہی خدا نی اون لوگونکو کہ ایمان لائی ہین اور عمل

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا

نیک بجالاتی ہین واسطی اونکی امرزش ہی اور مزد بزرگ ہی اور وہ لوگ کہ کافر ہوئی اور تکذیب کی اونہونی

بِاٰيٰتِنَا اُولٰئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا

آیات ہماری کو یہہ گروہ مصاحبین جہنم کی ہین اے وہ لوگ کہ ایمان لائی ہو یاد کرو تم

نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ

نعمت خدا کو اوپر اپنی وقتیکہ قصد کیا ایک قوم نی یہہ کہ کہولی وہ طرف تمہاری ہاتہہ اپنی کو ساتہہ قتل کی

اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ ع

خدا نی ہاتہہ اونکی کو تم سی اور ڈرو خدا کو اور اوپر خدا کی پس چاہئی توکل کرین مومنین

قوله لعلکم تشکرون اخبار مین وارد ہوا ہی جو شخص کہ وضو یا غسل کری موافق شرع کی

جو پانی کہ بدن اوسکی سی متقاطر ہوتا ہی حق تعالی ایک فرشتہ اوس سی پیدا کرتا ہی کہ وہ فرشتہ

فرشتہ واسطی اوسکی استغفار کرتا ہی قیامت تک سلمان فارسی نی روایت کی ہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ سی کہ سنا مینی کہ وہ حضرت فرماتی تہی کہ جو شخص وضو نماز کو بہتر کری گناہ اوس سی
جہڑتی ہین مثل برگ درختان اور بازاون حضرت سی مروی ہی کہ جو شخص پانی واسطی کلی اور
استنشاق کی لی گناہ مونہہ اوسکی کی دور ہوتی ہین اور اسیطرح سی ہر عضو کی ہوتا ہی گناہ متعلق
اوس عضو کا دور ہوتا ہی اور ہر گاہ ساتہہ اوس وضو کی نماز کری اور حمد وثنای الٰہی بجا لاوی
سب گناہ اوسنی باہر آتا ہی مثل اسکی کہ گویا اوسی روز بطن مادر سی پیدا ہوا ہی امیر المومنین صلوات اللہ
علیہ سی مروی ہی کہ ایک جماعت یہودیون نی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی عرض
کیا کہ حکمت کیا ہی کہ بول وغایط کی واسطی غسل نہ مقرر ہوا اور آب منی کی واسطی غسل واجب ہوا
حالانکہ یہہ سب نجس ہین حضرت نی فرمایا کہ جہت اسکی یہہ ہی کہ ہر گاہ آدم نی درخت گندم سی تناول
کیا عروق اور اعصاب اونکی مین آب منی ہوا جس وقت کہ آدمی مجامعت کرتا ہی بن ہر موسی نازل
ہوتی ہی حق تعالی نی اس غسل کو واجب کیا تا کفارہ گناہ سب اعضا کا ہووی اور پاکیزگی حاصل
ہو یہودیون نی عرض کی کہ آپ سچ فرماتی ہین اب حال ثواب غسل جنابت فرمائی حضرت نی
ارشاد کیا کہ جو مومن نیت غسل کی کرتا ہی واسطی اوسکی بہشت مین ایک گہر بنا کرتا ہی اور حق تعالی
اپنی فرشتونسی مباہات کرتا ہی دیکہو کہ بندہ میرا غسل جنابت قیام کرتی ہی واسطی اطاعت امر میرے
کہ مین خداوند اوسکا ہون گواہ رہو کہ مینی اوسکو بخشا اور جس بال سی کہ پانی جاری ہوتا ہی ہزار
نیکیان اوسکی واسطی لکہتا ہون مین اور ہزار گناہ اوسکی محو کرتا ہون اور ہزار درجی اوسکی بلند
کرتا ہون یہودیون نی ہر گاہ کہ اسکو سنا کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان رسول اللہ قولہ
واثقکم بہ الخ اس معنی میثاق مین چند اقوال ہین ایک یہہ کہ اس میثاق سی وہ میثاق مراد ہی

که وقت اسلام لانی مسلمین کی اور بیعت اونکی کی لیاتها اسطرحسی که اطاعت کرو تم خدا کی واجبات
اوسکی مین خواه بخوشی خواه بکراهت یهه معنی عباس و رسدی سی مروی هین اور دوسرا یهه
که مراد وه میثاق هی که حج الوداع مین لیاتها تحریم محرمات سی اور کیفیت طهارت سی اور
فرض ولایت وغیره سی یهه معنی ابی الجارود اور ابی جعفر صلوات الله علیه سی منقول هین
اور تیسرا یهه هی که مراد اوس سی بیعت اونکی هی واسطی نبی کی روز عقبه کی اور روز بیعت رضوان
یهه معنی ابی علی جبائی سی منقول هی اور چوتها یهه هی که مراد اس سی وه میثاق هی که لیاتها
خدا نی بندون سی وقتیکه نکالاتها اونکو صلب آدم سی اور گواه لیاتها اونکی نفسو پر الست بربکم
کها اونهون نی بلی یهه معنی مجاهد سی منقول هین قوله یا ایها الذین امنوا اذکروا واقدی نے
روایت کی هی که جناب رسول خدا صلی الله علیه وآله واسطی جنگ کے جماعت بنی ثعلبه سی طرف
غطفان کی متوجه هوئی هرگاه انهون نی خبر پائی اپنی سردار کی ساتهه که دعثور نام رکهتا تها
قلعه بند هو کر لشکر اسلام کو دیکهتی تهی که ناگاه باران برسا اور حضرت نبی صلی الله علیه و
آله لشکر اپنی سی قدری دور پهنچی ایک درخت سی تکیه کر کی جامهای اپنی کو واسطی خشک هونے کے
اوپر درخت کی ڈالاتها بعضی لوگون نی سردار اپنی سی عرض کیا که محمد صلی الله علیه وآله اس وقت
تنها هین اسوقت مین قتل کرنا اونکا سهل هی بمجرد سننی کی دعثور شمشیر کهینچکر قریب رسول خدا
صلی الله علیه وآله کی آیا اور کها اونسی که اب کون هی که تیری حمایت کری نکا حضرت نے
فرمایا که خداوند امجهی شر اوسکی سی پناه مین رکهه فی الحال بحکم رب متعال جبرئیل نے
پر سینه دعثور پر مارا اسطرحسی که شمشیر اوسکی هاتهه سی گر پڑی سید عالم صلی الله
علیه وآله وسلم اوس شمشیر کو اوٹهاکر متوجه طرف اوسکی هوئی اور فرمایا که

ابھی مجکو کون روک سکتا ہی تجہی غصہ کی کہا کوئی شخص مجہی اسوقت بچا نہین سکتا بعد اسکی اوسنی کلمہ شہادت ادا کیا اور اپنی قوم مین جاکر باسلام اونکو دعوت کیا اوسوقت حقتعالی نی یہ آیت نازل کیا یا ایہا الذین امنوا اذکروا

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا

اور ہر آئینہ بتحقیق لیا خدانی پیمان بنی اسرائیل سے اور برانگیختہ کیا ہمنی اون مین سی بارہ رئیس

وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ

اور کہا خدانی بدرستی کہ مین ساتہہ تمہاری ہون اگر برپا رکہو تم نماز کو اور دو تم زکوٰۃ کو اور اعتقاد کرو تم

بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ

ساتہہ رسولون ہماریکی اور تقویت کرو اونکی اور قرض دو تم راہ خدا مین ساتہہ قرض نیک کے ہر آئینہ چہوڑینگی ہم تمسی

سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ فَمَنْ كَفَرَ

گناہان تمہاریکو اور ہر آئینہ داخل کرینگی تمکو باغون مین کہ جاری ہین بیچ درختونکی نہرین پس جو شخص کہ کافر ہوا

بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ

بعد اسکی تم مین سی پس بتحقیق گم کیا سیدہی راہ کو پس بسبب توڑنی اونکی عہد اپنی کو

لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ

مردود کیا ہمنی اونکو اور کردانا ہمنی دلون انکی کو سخت تغیر کرتی ہین وہ کلمات توریت کو مقامہای اپنی سی

وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا

اور ترک کیا اونہون نی نصیبہ کامل کو اوس چیز سی کہ پند دی گئی تہی ساتہہ اسکی بیچ توریت کے ہمیشہ تہا تو کہ مطلع ہوتا تہا اوپر خیانت اونکی مگر

قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ

مگر تہوڑی اون مین سے پس درگذر اون سی اور مونہہ پہیر لے بدرستی کہ خدا دوست رکہتا ہی نیکو کاروں کو

وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا

اور بعضی ون لوگونسی کہ کہا انہون نی بدرستی کہ ہم نصرانی ہین لیا ہمنی پیمان کو اونسی پس بہول گیا انہون نی نصیبہ کامل

مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

اوس چیز سی کہ پند دیئی گئی ہین ساتہہ اوسکی بیچ انجیل کی پس پیچھی لگائی ہمنی میان اونکی دشمنی اور بغض کو تا روز قیامت

وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللَّهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ۝ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ

اور قریب ہی کہ آگاہ کریگا اونکو خدا ساتہہ اوس چیز کی کہ تہی وہ کہ عمل کرتی ای اہل کتاب بتحقیق

جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَ

کہ آیا تمکو رسول ہمارا ظاہر کیا واسطی تمہاری بہت اوس چیز سی کہ تہی تم چہپاتی ہوتم توریت سی اور

يَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ۝

درگذر کرتاہی بہت بدیونسی بتحقیق کہ آیا تمکو نزدیک خداسی نور اور کتاب روشن

يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُمْ

کہ راہنمائی کرتاہی ساتہہ اوسکی خدا اوس شخص کو کہ پیروی کری خوشنودی خدا کو راہ ہای سلامتی کو اور نکالتا اونکو

مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝

تاریکی سی طرف نور کی ساتہہ توفیق اپنی کی اور ہدایت کی اونکو طرف راہ مستقیم کی

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ

ہر آئینہ بتحقیق کہ کافر ہوئی وہ لوگ کہ کہا اونہون نی بدرستیکہ خدا وہی مسیح بیٹا مریم کا ہی کہہ تو کہ پس کون کہ ہو مالک

مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَنْ

خدا سی کسی چیز کا اگر چاہی یہہ کہ ہلاک کری مسیح پسر مریم کو اور ماں اوسکی کو اور جو شخص کہ

ع

مَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا

اور جو شخص کہ اوپر زمین کی ہی سبکو اور واسطی خدا کی ہی بادشاہی آسمان کی اور زمین کی اور جو چیز کہ درمیان اونکی ہی

يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى

پیدا کرتا ہی اوس چیز کو کہ چاہتا ہی خدا اور اوپر تمام شی کی قادر ہی اور کہا یہود اور نصاری نے

نَحْنُ أَبْنَاءُ اللّٰهِ وَأَحِبَّاؤُهُ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوبِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ بَشَرٌ

ہم پسران خدا ہین اور دوستان اوسکی کہہ تو اے محمد پس کیون عذاب کرتا ہی تمکو بیچ دنیا کی ساتھ گناہون تمہاری کی بلکہ تم مخلوق ہو

مِمَّنْ خَلَقَ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

مخلوقات خدا سی عفو کرتا ہی واسطی جس شخص کی کہ چاہتا ہی اور عذاب کرتا ہی جس شخص کو کہ چاہتا ہی اور واسطی خدا کی بادشاہی آسمانون

وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ۝ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ

اور زمین کی اور جو چیز درمیان اونکی اور طرف اوسکی ہی جا بازگشت اے اہل کتاب بتحقیق آیا تمکو

رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ أَنْ تَقُولُوا مَا جَاءَنَا

رسول ہمارا اظہار کرتا ہی واسطی راہ حق کو اوپر زمانہ انقطاع کی رسولون کی واسطی اسکی کہ کہو تم نہین آیا ہمکو

مِنْ بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ فَقَدْ جَاءَكُمْ بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

بشارت دینی والی سی اور ڈرانی والی سی پس بتحقیق کہ آیا تمکو بشارت دینی والا اور ڈرانی والا اور خدا اوپر ہر شی کی قادر ہی

قوله اثنی عشر الخ اسباط دوازدہ جماعت تہی ہر جماعت اولاد ایک فرزند فرزندان یعقوب
سی تہی لہذا موسی نی واسطی ہر فرقہ کی ایک رئیس مقرر کیا تہا اور اخبار و آثار مین وارد ہوا ہی کہ
حق تعالی نی موسی سی وعدہ کیا تہا کہ زمین مقدسہ ایلیا کی اور اریحا کی ولایت شام تک بنی
اسرائیل کو عطا کرینگی اور اوس سرزمین کی مالک قوم عمالقہ تہی اور نہایت قد بالا و توانائی

رہتی تہی بقیہ قوم عاد سی ہر کاہ لشکر فرعون غرق ہوا اور مصر بنی اسرائیل کی قبضہ مین آیا
فرمان الہی پہنچا کہ ارض مقدسہ مین اوکہ ہزار دیہہ مین اور ہر دیہہ مین ہزار باغ ہین اور جبارون سی
ساتہہ جہاد کرو پس موسی نی بارہ نقیب لشکر سی اختیار کئی پس ہمراہ قوم اپنی کی نزدیک انکی جا
گئی اور جب کہ قوم عمالقہ مین چاہا کہ نزاع کرین چنانچہ ایک جبارون سی ملاقات کی کہ نام اوسکا
عوج بن عنق تہا درازی اوسکی بقول اکثر مورخین تین ہزار تین سی گز کا تہا اور باقی قوم عاد کی
قریب اسی قد کی تہی تفسیر ابو الفتوح مین مذکور ہی کہ قد اوسکا تین سی تیس ہزار تینتیس گز اور تہائی
گز کی تہا اور مچھلی کو دریا سی پکڑ کر آفتاب مین کباب کرتا تہا ایام نوح مین کہ آب بلا اتی اوسی
گذر گیا تہا بالائی ساق تک ہوا تہا اور تین ہزار برس کی عمر تہی اور عنق کہ ما اوسکی تہی اور
ہاتہہ اوسکی بیس ہزار گز کی تہی اور ناخن اوسکا مثل ایکدرخت کی تہا مروی ہی ایکروز صحرا مین
آیا گٹہہ لکڑیون کا کہ موافق قوت اوسکی تہا اوٹہا کر لیچلا اور اون بارہ نقیبون سی راہ مین ملاقات
ہوئی کوتاہی قامت انکی سی تعجب کیا باوجود اسکی کہ چالیس گز کی قد انکی تہی ان بارہ
سرداروں کو اپنی گود مین رکہہ کر باندہ لیا تہا اور زور برد مادر اپنی کی پہینک دئی اور کہا کہ
یہہ ہمسی جنگ کرنی کو آئی مین ابہی پیر کی نیچی انکو پامال کر ڈالتا ہون ماں اوسکی نی کہا
کہ یہہ روا نہین ہی کہ انکو قتل کری تو چہوڑ دی کہ تا جاوین اور اپنی قوم کو خبر کرین البتہ بعد
اسکی ارادہ جنگ کا نکرین کی ہر کاہ وہ لوگ بازار مین آئی خوشہ انگور کو دیکہا کہ کوئی اوٹہا
نسکتا تہا اور ایک پوست انار مین پانچ شخص سما جائین تاکید یکرا وہنون نی کہا کہ بنی اسرائیل
کو ہر حال سی بچل کر خبر دیا چاہئی کہ مصر کو پہر چلا چاہئی چنانچہ لشکر مین آنکر بعد اطلاع انکو
ترغیب مراجعت کی کی موسی نی اون قوم کو سمجہا کر متوجہ جنگ کا کیا اور جسوقت عوج خبردار

خبردار ہوا ایک پتہر پہاڑ سی قطع کیا بقدر وسعت لشکر موسی کی اوسکو اپنی سر پر لیکر متوجہ لشکر
موسی ہوا حق تعالی نی ایک پرندہ کو حکم کیا ایک پارہ الماس لیکر بقدر سر اوسکی کی کہودا
کہ وہ پتہر اوسکی گلی مین آرہا ہرچند چاہا اوسنے کہ نکالے اوسکو نہو سکا موسی آئی اور اس حال کی
دیکہکر خوشحال ہوئی عصا اپنا کہ چالیس گز کا تہا عوج پر مارا اور خود چالیس گز کی تہی اور
چالیس گز جست کیا تہا مفصل ساق اور قدم پر لگا اور اوس زخم اور گرانی سنگ کی سبب
گرا بنی اسرائیل ایکبار کی اوسپہ دوڑی اور تلواروں سی پارہ پارہ کیا اور سر اوسکا کاٹا
اور خبر مین آیا ہی کہ استخوان ساق پای اوسکے تین ہزار گز کی تہی پل رود نیل کا تہا پس موسی نے
بنی اسرائیل کو بقیہ جبارانپر حکم کیا باوجود اس معجزہ کی دیکہنی کی جنگ کو مستعد نہوئی اور بزدلے
کی اور کہا کہ ایسی جباروں سی کیونکر لڑین قولہ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ منقول ہی کہ ایک یہودی حضور مین
جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کی حاضر ہوا عرض کے کہ مراد کثیر سی کہ عفو کرتی ہین کیا ہی حضرت نی اس سی
موہنہ پہیر لیا دوسری اور تیسری مرتبہ اوسنی پہر عرض کیا حضرت نی پہر موہنہ پہیر لیا اور قصد
اوس یہودیکا یہہ تہا کہ اگر حضرت غضب کرین تو مین حضرتکو الزام دون ہرگاہ کہ یہہ عمل مین آیا
تصدیق نبوت اون حضرتکی کی قولہ نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ مروی ہی کہ ایک نصارا
نی دعوا کیا کہ فرزندان یعقوب زیادہ چالیس روز سی دوزخ مین نرہین کی تا آتش گناہان
اونکی کو پاک کری اور بعد اسکی بہشت مین لائیگا اور ایک روایت مین آیا کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ نی کعب ابن اشرف اور کعب ابن اسید اور امثال اونکی کو عذاب سی ڈرایا کہا
اونہون نی کہ ای محمد ہمین عذاب سی کیا ڈراتی ہو ہرچند کہ ہم گناہ کرین کی ہمکو خدا بخش دیگا
اسواسطی کہ پسران خدا ہین اور دوست اوسکی ہین قولہ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ منقول ہی

کہ زمانہ درمیان موسی اور عیسی کے ایکہزار سات سی برس ہوتی تہی کہ اس عرصہ مین ہزار پیغمبر بہیجی اور جسوقت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کو بہیجا کوئی پیغمبر نہتہا ابن عباس سی مروی ہے کہ درمیان پیغمبر ہمارے کی اور عیسیٰ کی تین سی سال ہوئی تہی اور بعد زمانہ عیسیٰ کے ایک سی چونتیس برس مین چار پیغمبر مبعوث ہوتی تہی تین نبی اسرائیل سی اور ایک عربسی کہ خالد بن سنان نام تہا

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

اور وقتیکہ کہا موسیٰ نی وسطی قوم اپنی کی ای قوم کہ یاد کرو تم نعمت خدا کو اوپر اپنے

اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ

وقتیکہ کردانا درمیان تمہاری پیغمبرونکو اور کردانا تمکو سلاطین اور دیا تمکو اوس چیز کو کہ نہ دیا تہا

اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ

کسیکو تمام عالم سے ای قوم میری آؤ تم زمین پاکیزہ مین

الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ

ایسی زمین کہ لکہا تہا خدانے واسطی تمہاری رہنی کو اور نہ پہرو تم اوپر پشتہا اپنی کی پس پہر جاؤگی تم درحالتیکہ زیانکار ہو

قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا

کہا اونہون نے ای موسی بدرستیکہ بیچ اوسی زمین کی ایک قوم ہی سرکش اور بدرستی کہ ہم اہل نہو نکی اوس مین

حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ۝ قَالَ

تا وقتیکہ وہ باہر جاوین اوس سی پس اگر وہ باہر گئی اوس مین سی پس بدرستی کہ ہم آنی والی ہو نگے کہا

رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا

دو مردون نی یعنی کالب و یوشع نے اون لوگونسی کہ ڈرتی تہی خدا سی اور انعام کیا خدا نی اوپر اون دونکی داخل ہو تم

ادْخُلُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَإِذَا دَخَلْتُمُوهُ فَإِنَّكُمْ غَالِبُونَ وَعَلَى

داخل ہو تم اوپر انکی دروازے پس وقتیکہ داخل ہوگے تم بیچ اوسکی پس تحقیق تم غالب ہوگے اور اوپر

اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِنَّا لَنْ

خدا کی پس توکل کرو تم اگر ہو تم مومن کہا انہوں نے کہ اے موسی تحقیق ہم

نَدْخُلَهَا أَبَدًا مَا دَامُوا فِيهَا فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا

نہ داخل ہونگے بیچ اوس کی کبھی جبتک کہ وہ جبار رہیں بیچ اوسکی ہیں پس جا تو اور پروردگار تیرا پس جنگ کرو دونو

إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ ۝ قَالَ رَبِّ إِنِّي لَا أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِي وَأَخِي

تحقیق ہم اس جگہہ بیٹھے ہیں کہا موسی نے ای پروردگار میرے تحقیق میں نہیں مالک مگر نفس اپنے کا اور بھائی اپنے کا

فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ۝ قَالَ فَإِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ

پس جدائی ڈال درمیان ہمارے اور درمیان قوم نافرمان دار کی کہا خدا نے پس تحقیق وہ زمین حرام کی گئی اوپر انکے

أَرْبَعِينَ سَنَةً يَتِيهُونَ فِي الْأَرْضِ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ

ع

چالیس برس سرگردان رہیں بیچ زمین کی پس تو غمگین نہو اوپر قوم نافرمان بردار کے

قولہ منقول ہی کہ یہہ لوگ اولی بادشاہ تہی بعد اسکی دستہائی قبطین گرفتار ہوئی بعد اسکی حق تعالی نے اونکو خلاصی دیا اور رزق لہاتی وسیع اونکو صحرا مین عطا کی اس جہت سے حق تعالی نے اونکو سلوک تعبیر کیا قولہ فی الارض جس زمین مین کہ وہ متحیر رہی وسعت اوسکی چھہ فرسخ کی تہی کہ قوم موسی چالیس برس اوسمین سرگردان رہی ہر صبح عزیمت سفر کرتی تہی اور شام تک راہ چلتی تہی اور شب اوسی جگہہ رہتی تہی کہ صبحکو جہانسی کوچ کیا تہا اور تواریخ مین مذکور ہی کہ موسی ایک سو بیس برس بادشاہی فریدون مین تہی اور سو برس زمانہ منوچہر مین اور

ہر گاہ زمین طیبہ چالیس برس منقضی ہوئی حق تعالی نی اونکو بجوار رحمت اپنی واصل کیا
اور ہارون بہی طیبہ مین قبل ازاونکی وفات پائی اور یوشع پیغمبر بوصیت موسی اونکی جگہ پر
بیٹہی اور بنی اسرائیل کو ساتہہ جبارونکی حکم کیا اونہون نی واسطی اوس عقوبت کی کہ پائی
تہی فرمان برداری اونکی کی اور اوس زمین ارنجا کو حصار کیا بتوفیق الہی سبہون کو قتل کیا
اور یہہ روز جمعہ تین وارد ہوا تہا اور ہر گاہ آفتاب نی غروب کیا یوشع نی دیکہا کہ ابہی چند
جبارونسی باقی رہ گئی ہین حق تعالی سی دعا کی کہ آفتاب کو پہر بلند کری تا اینکہ قتل کفار مین
مشغول ہوئی اور بعد اوسکی یکبارگی آفتاب نی غروب کیا اور باتفاق امت آفتاب واسطی تین
شخص کی پہیر لائی ایک یوشع کہ وصی موسی تہی دوسری سلیمان کہ وصی داود کی تہی اور
تیسری علی ابن ابیطالب صلوات اللہ علیہ کہ وصی سید الانبیا کی ہین اور ثعلبی نی باسانید صحیحہ
عبد اللہ ابن عباس سی روایت کیا کہ انہین تینو شخصونکی واسطی آفتاب پہرا کیا ہی اور مشہور ہی
کہ دوبار آفتاب حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کی واسطی پہرا کیا ہی ایکبار حیات جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین اور وہ اسطرح سی تہا کہ حضرت کو وحی نازل ہوئی سر اپنی کو
زانوئی امیر المومنین پر رکہا اور ہر گاہ کہ وقت نماز تنگ ہوگیا امیر المومنین نی نماز کو باشارہ
ادا کیا بعد اسکی جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ ہر گاہ وحی سی فارغ ہوئی امیر المومنین کو متغیر پایا
باعث اسکا پوچہا امیر المومنین نی عرض کی کہ یا رسول اللہ نماز پیشین کو باشارہ ادا کیا مینی
اس جہت سی کہ سر مبارک آپ کا میری کنار مین تہا خاطر میری اس نماز سی تسکین نہین پاتی
حضرت نی فرمایا کہ بار خدایا تو جانتا ہی کہ علی طاعت رسول تیری مین تہا آفتاب کو واسطی
اوسکی پہیر کہ تا باطمینان قلب نماز کو تمام کری فی الحال آفتاب پہرا اور آواز مانند آری کی

اوسمین سی اُتی تہی حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نماز عصر کو بجا لائی ہرگاہ کہ
سلام پہیرا لیکبار کی آفتاب غروب ہوا یہہ روایت ابن عباس اور مقداد اور جابر وغیرہ سے
مروی ہی اور نوبت دویم بعد وفات سید کائنات کی اور کیفیت اوسکی یہہ ہی کہ جویرہ بن
مشہر روایت کرتا ہی کہ مین رفیق امیر المومنین صلوات اللہ علیہ تہا ایک سفر مین ہرگاہ
بابل کو پہونچی ہم وقت نماز عصر داخل ہوا حضرت نی کہا کہ یہہ وہ زمین ہی کہ حق تعالی نی
اس زمین مین ایک قوم کو غرق کیا کسی پیغمبر اور وصی پیغمبر کو نہ چاہئی کہ یہان نماز پڑہی
پس ہم اونکی ساتہہ چلی جاتی تہی تا اینکہ آفتاب غروب ہوا پس راوی کہتا ہی کہ مین متعجب
تہا کہ کسطرحسی حضرت سی نماز فوت ہوئی پس موضع مین حضرت پہنچی اوتری اور وضو
کیا اور ہاتہہ واسطی دعا کی اوٹہایا اور لبہائی مبارک کو حرکت دی فی الحال دیکہا مینی کہ آفتاب
بلند ہوا پس حضرت نی مجہی کہا کہ آ اور ساتہہ میری نماز پڑہو ہرگاہ کہ نماز سی فارغ ہوئی ترکی آفتاب غروب ہو گیا

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا

اور پڑہ اوپر اونکی خبر دو فرزند آدم کی ساتہہ راستی کی وقتیکہ قربانی کی اونہونی ساتہہ ایک قربانی کی پس قبول کیا ایک اونمیسی سے

وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ

اور نہ قبول کیا گیا دوسریسی کہا قابیل نی ہرآئینہ قتل کرونگا مین تجکو کہا ہابیل نی نہین قبول کرتا ہی خدا پرہیزکارونسی

لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ

ہرآئینہ اگر دراز کری تو طرف میری ہاتہہ اپنی کو تا کہ قتل کری تو مجکو نہیں ہون مین دراز کرنی والا ہاتہہ اپنی کو طرف تیری

لِأَقْتُلَكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ تَبُوءَ

تاکہ قتل کرون مین تجکو بدرستیکہ مین خوف کرتا ہون خدا سی کہ پروردگار عالم کا بدرستیکہ مین چاہتا ہون بازگشت کری تو

نصف

بِإِثْمِي وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ

ساتہہ گناہ میری کی اور ساتہہ گناہ اپنی کی پس ہوگا تو ملازمان دوزخ سی اور یہہ مکافات ہی ظلم کرنی والوں کی

فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝

پس آسان کیا واسطی اوسکی نفس اوسکی نی قتل کرنا بہائی اپنی کا پس قتل کیا اوسکو پس ہوا وہ زیانکاروں سے

فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَهُ كَيْفَ يُوَارِي سَوْءَةَ

پس بہیجا خدا نی ایک کوّی کو کہ کہودتا تہا بیچ زمین کی تاکہ دکہاوی قابیل کو کسطرح سی چہپاوی بدن

أَخِيهِ ۚ قَالَ يَا وَيْلَتَىٰ أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَٰذَا الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ

بہائی اپنی کا کہا قابیل نی ای وائی اوپر میری آیا عاجز ہوا اس بات سی کہ ہوں میں مانند اس کوّی کے پس چہپاؤں میں

سَوْءَةَ أَخِي ۖ فَأَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِينَ ۝ مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا

تن برادر اپنی کو پس ہو قابیل پشیمانوں سی ‏ اسی جہت سی واجب ‏ کیا ہمنے

عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ

اوپر بنی اسرائیل کی یہہ کہ جو شخص قتل کری کسیکو بغیر قتل کرنی کسی کی یا فساد کی بیچ زمین کے

فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا ۚ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ

پس گویا کہ قتل کیا سب لوگوں کو اور ہر آئینہ تحقیق کہ آئی اونکو رسول ہماری ساتہہ معجزہ ہائی روشن کے

ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ بَعْدَ ذَٰلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ ۝ إِنَّمَا

پس مقرر ہی کہ بہت اونمیں سی بعد اسکی بیچ زمین کی ہر آئینہ اسراف کرنی والوں سی ہیں سوائی اسکی نہیں

جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ

[illegible] جنگ کرتی ہیں خدا اور رسول سی اور سعی کرتی ہیں بیچ زمین کے

الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ

زمین کے واسطے فساد کی یہہ کہ قتل کئی جاوین یا دار پر کہینچی جاوین یا قطع کئی جاوین ہاتہہ اونکی اور پانوْ اونکی

مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ

جانب خلاف سی یا نکالی جاوین زمین سی یہہ واسطے اونکی خواری ہی بیچ دنیا کی اور واسطے اونکی

فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ

بیچ آخرت کی عذاب بڑا ہے مگر وہ لوگ کہ توبہ کی اونہون نی قبل ازانکی

تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

قادر ہو تم اوپر اونکی پس جانو تم بدرستیکہ خدا بخشنی والا مہربان ہے

ع

قولہ نبأ ابني آدم الخ مراد اس سی خبر قابیل اور ہابیل کی ہی اور بیان اوسکا بزسبیل اجمال یہہ ہی کہ بعد از قبول توبہ آدم حوا حاملہ ہوئین اور ایک پسر اور ایک دختر اوس حمل سی پیدا ہوئی اسیطرحسی ہر حمل مین ایک پسر اور ایک دختر پیدا ہوتی تہی مگر شیث کہ تنہا متولد ہوئی تہی ہرگاہ وہ بزرگ ہوتی آدم دختر ایک بطن کو ساتہہ فرزند بطن دیگر کی عقد کرتی تاانیکہ نسل بہت ہوئی تا اینکہ فرزند زادگان ردبروا اونکی چالیس ہزار تہی مروی ہی کہ اول فرزندان قابیل تہا اور توام اوسکی قلیمیان نام رکہتی تہی کہ نہایت حسین تہی اور توام ہابیل کی لیوذا تہی اور اوسکو چندان جمال نتہا ہرگاہ حد بلوغ کو پہنچی آدم نی لیوذا کو قابیل سی نامزد کیا اور قلیمیان کو ساتہہ ہابیل کی قابیل نی اس حکم سی انکار کیا اور کہا خواہر میری حسین تر ہی اور میری ساتہہ رحم مین رہی ہی اس جہت سی وہ ساتہہ میری لائق تر ہی آدم نی فرمایا کہ حکم خدا اسی وجہ پر ہی اور مجہی کچہہ اس امر مین اختیار نہین ہی

قابیل نی اوسکو نہ مانا اور کہا کہ تم ہابیل کو دوست زیادہ رکہتی ہو اس جہت سی یہہ تم عقد کرتی ہو آدم نی کہا کہ اگر یہہ سخن باور نہیں کرتا ہی ہر ایک تم مین سی تم قربانی کرو جسکی کہ قربانی حق تعالی قبول کری قلیمیان ساتہہ اوسکی عقد کی جاوی ہابیل نی ایک برہ کو سفند فربہ کہ بغایت دوست رکہتا تہا لایا اور سر کوہ پر رکہا اور قصد کیا کہ اگر قربانی میری قبول نہو قلیمیان کو ترک کرونگا مین اور قابیل صاحب زراعت کا تہا کچہہ خوشہ گندم بی دانا لایا اور قصد کیا کہ اگر یہہ قربانی قبول نہو تو خواہر اپنی سی دست بردار ہونگا پس قبول کیا حق تعالی نی قربانی ہابیل کو سطح کہ ایک آتش سفید اوتری اور اوس کوسفند کو لیگئی اور قربانی ہابیل کیطرف متوجہ نہوئی قابیل غضبناک ہوا اور کہا کہ مین تجکو قتل کرونگا ہابیل نی کہا کہ نہین قبول کرتا خدا مگر پرہیزگار دنسی هكذا في بعض التفاسير اور لیکن بروایت معتبر باعث قتل کرنی ہابیل کا یہہ ہی کہ سلیمان ابن خالد نی جناب صادق صلوات اللہ علیہ سی پوچہا کہ فدا تمہاری ہوئین لوگ کہتی ہین کہ آدم دختر اپنی کو پسر اپنی سی تزویج کرتی تہی حضرت نی فرمایا کہ ہان لوگ ایسی ہی کہتی ہین لیکن ای سلیمان مگر نہین جانتا تو کہ حضرت رسول نی فرمایا ہی کہ اگر مین جانتا کہ آدم نی دختر اپنی کا اپنی بیٹی سی نکاح کیا تہا ہر آئینہ مین زینب کا قاسم سی نکاح کرتا اور دین آدم کی تم کو ترک کرتا مین سلیمان نی کہا کہ فدا ہوئین تمہاری یہی لوگ کہتی ہین قابیل نی ہابیل کو اسی واسطی قتل کیا کہ بہن اوسکی کو ہابیل سی تزویج کیا تہا فرمایا کہ ای سلیمان اس بات کو کہتا ہی تو اور شرم نہین کرتا ہی کہ ایسی امر قبیح کو آدم سی واسطی خدا کی بیان کرتا ہی تو سلیمان نی کہا فدا ہوئین تمہاری پس کس سبب سی قابیل نی ہابیل کو قتل کیا فرمایا بسبب اسکی کہ آدم نی ہابیل کو وصی اپنا کیا تہا بعد اسکی فرمایا کہ ای سلیمان بدرستی کہ خدا نی وحی کی آدم کو کہ ہابیل کو وصی کرا دو اسم اعظم اوسی دی اور قابیل بزرگتر

بزرگتر تہا اوسسی ہر گاہ کہ قابیل نی اوسکو سنا غصہ مین آیا اور کہا کہ مین اولی اور سزاوار
ترہون ساتہہ وصیت اور کرامت کی پس آدم نی بوحی خدا حکم کیا کہ ہر ایک قربانی بدرگاہ احدیت
لیجاوی ہر گاہ اسطرح سی کیا قربانی ہابیل کی مقبول ہوئی بعد اسکی قابیل حسد لی گیا اور اوسکو
قتل کیا سلیمان نی عرض کی فدا ہون تمہاری پس نسل ادم کسطرح بہم پہنچی آیا کوئی زن و
مرد سوائی حوا اور آدم کی تہا فرمایا کہ ای سلیمان اول خدا نی قابیل کو نطفہ آدم سی پیدا
کیا اور بعد اوسکی ہابیل کو پس جسوقت کہ قابیل بالغ ہوا حق تعالی نی جنیہ واسطی اسکی ظاہر
کی اور وحی کی ادم کو کہ قابیل سی تزویج کر قابیل راضی ہوا اور قناعت اوسپر کی ہر گاہ
کہ ہابیل بالغ ہوا حق تعالی نی ایک حوریہ بہشت سی بہیجی اور وحی کی کہ اسکو ہابیل سی تزویج
کر پس ادم مطابق حکم الہی بجا لائی جسوقت کہ ہابیل کشتہ ہوئی حوریہ حاملہ تہی اور ایک پسر
اوسسی متولد ہوا اور آدم نی نام اوسکا ہبتہ اللہ رکہا بعد اسکی خدا نی وحی کی کہ وصی اسکو کرو
اور اسم اعظم اوسکو دو بعد اسکی حوا سی ایک پسر اور بہم پہنچا اور آدم نی نام اوسکا شیث رکہا
ہر گاہ کہ وہ بالغ ہوئی حق تعالی نی اونکی واسطی ایک حوریہ بہیجی اور حکم کیا کہ اسکو شیث سی
تزویج کر اوس حوریہ سی ایک دختر بہم پہنچی اور آدم نی اوسکا نام حورہ رکہا ہر گاہ کہ وہ
بالغ ہوئی آدم نی اوسکو ہبتہ اللہ سی تزویج کیا کہ نسل ادم اوس سی بہم پہنچی بعد اسکی ہبتہ اللہ
فوت ہوئی بعد اسکی حق تعالی نی وحی کی کہ وصیت اور اسم اعظم شیث کو دی یہہ ہی حدیث
انکی ای سلیمان اور بہی بسند معتبرہ زرارہ سی مروی ہی کہ حضرت صادق صلوات اللہ علیہ
سی استفسار کیا لوگون نی کہ ابتدا بہم پہنچی ذریت ادم کی کسطرح سی تہی بدرستیکہ ایک جماعت مین
کہتی ہین کہ حضرت ادم بوحی خدا تزویج کرتی تہی دختران اپنی کو پسران اپنی سی اور بنا ان سب

مخلوقات کی برادران و خواہران سی ہی حضرت نی فرمایا کہ حق تعالی ارفع اس سی ہی کہ
ایسی چیز اوس سی صادر ہوا ور جو شخص کہ اسکو کہتا ہی وہ قائل ہوا کہ خدا نی اصل برگزیدہ کا
خلق اپنی کی اور دوستان اور مومنان اپنی کی حرام سی قرار دی ہی اور قدرت نرکہتا
تہا کہ انکو حلال سی پیدا کری حال آنکہ حق تعالی نی عہد کیا ہی کہ انکو صلاب طاہرہ سی پیدا کری
واللہ کہ خبر مجہی پہنچی ہی کہ بعضی بہائم نی بہن سی ناشناختہ مباشرت کی ہر گاہ کہ اوسی معلوم
ہوا عضو تناسل اپنی کو دانتون سی قطع کیا اور ایک شخص اور نی مان اپنی کو نہ پہچانا اور اسیطرح
حرکت کی اور اپنی تئین بعد اسکی ہلاک کیا بعد اسکی حضرت نی فرمایا کہ وہ لوگ کیونکر راضی ہوتی ہی
ہین کہ نسبت اس امر کی طرف آدم کی کرتی ہین باوجود فضل اور علم اونکی کی اور یہہ وہ لوگ
ہین کہ خانہائی پیغمبران اپنی کو ترک کیا اور جسجگہہ سی علم کو اخذ کیا ہی کہ مامور نہوی تہی کہ
علم کو اوس جگہہ سی اخذ کرین پس اسی جہت سی جاہل اور گمراہ ہوئی اور وہ نہین جانتی ہین حقیقت
ابتدائی خلق کو اور جو چیز کہ بعد اسکی حادث ہوگی وائی اوپر کسو اسطی غافل ہین اوس چیز سی کہ
فقیہان اہل حجاز اور فقیہان اہل عراق نی اختلاف نہین کیا ہی اور وہ یہہ ہی کہ حق تعالی نی امر
کیا قلم کو کہ لکہہ تو لوح محفوظ پر جو چیز کہ قیامت تک جاری ہوگی قبل از خلق آدم ہزار سال اور
کتابہائی خدا سب اوسمین ہین اور سب خواہران با برادران حرام تہا اور یہہ کتابین چار کہ اس عالم
مین مشہور ہین حق تعالی نی لوح محفوظ سی اپنی پیغمبرونپر نازل کین از انجملہ توریت موسی پر اور
زبور داود پر اور انجیل عیسی پر اور فرقان محمد پر اور کسی ایک نی انمین سی حلال نہین کیا ہی
انتہی موضع الحاجت منہ ان دو حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ نکاح خواہران حرام ہی با برادران
سابقہ حرمت عقلی ذاتی کہ چنانچہ قطع کرنا حیوان کا ذکر اپنی کو اور ہلاک اوس مرد کا اپنی تئین

نہین اور فرمایا حضرت کا کہ اسی سلیمان تجہی شرم نہین آتی ہی کہ ایسی امر قبیح کو واسطی خدا کی آدم
سی روایت کرتا ہی تو دلیل تمام اس مطلب پر ہی اور ہرگاہ قبح اسکا موجب قربت کا ہی
ثابت ہوا کہ جمیع اوقات اور ازمان مین نکاح خواہران و مادران حرام ہی چنانچہ مذہب امامیہ
مین ثابت ہی کہ وہ اشیا کہ جنکی حرمت قبح ذاتی عقلی سی ثابت ہی وہ ہمیشہ سی حرام مین مثل
قبح خیانت اور ظلم کی اور ہرگاہ کہ قبح اسکا عقل سی ثابت ہوا جو حدیث کہ مخالف اسکی ہو
مؤول ہی خصوصا در صورتیکہ بعضی نقل بھی اسکی موافق ہون کو وہ حدیث مخالف صحیح بھی ہو
مثل اسکی کہ بسند صحیح امام رضا سی منقول ہی لوگون نی پوچھا کہ نسل آدم کسطرح سی بہم پہنچی
فرمایا کہ حوا حاملہ ہوئین اور ایک شکم سی ہابیل اور خواہر اوسکی پیدا ہوئین اور دوسری شکم
مین قابیل اور بہن اوسکی بعد اسکی ہابیل کو ساتھہ خواہر قابیل کی تزویج کیا اور بعد اسکی نکاح خواہران
حرام ہوا پس تاویل اسکی یہہ ہی کہ ہرگاہ کہ یہہ موافق مذہب اہل سنت ہی لہذا محمول بر تقیہ
ہی **قولہ فاصبح** اور وجہ پشیمانی کی یہہ ہی کہ اون نی مشقت بہت سی اوٹھائی تھی اور منقول
ہی کہ آدم نی مصیبت ہابیل مین سو برس دلتنگ رہی اور کبھی ہنسی نہین اور ہرگاہ ایک سو
تیس سن ہوئی شیث اونسی پیدا ہوئی حق تعالی نی پچاس صحیفہ واسطی اوسکی نازل کئی اور آدم کا
اونکو وصی کیا اور ہرگاہ قابیل کو حضرت آدم نی اپنی پاس سی نکال دیا قابیل بوسوسۂ ابلیس آتش
پرست ہوتی اور اولاد اوسکی بہی آتش پرست ہوتی اور سارہی فواحش کو عمل مین لانی لگی تا
اینکہ طوفان نوح مین سب ہلاک ہوئی اور نسل شیث باقی رہی **قولہ یحاربون اللہ الآیہ**
منقول ہی کہ سال ششم ہجرت ایک جماعت مشرکین خدمت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ
مین حاضر ہوئی اور مسلمان ہوئی اور ملازمت حضرت کو اختیار کیا ہوائی مدینہ اونکی موافق نہ

بیمار ہوئی اور جسم ورد اونکی زرد ہوئی حضرت نی اذن دیا کہ درمیان شتران شیر دار کی جاوین

کہ نزدیک جبل العیر کی تہی چند روز اوس موضع مین بسر لیکی شیر اور بول شتر کو پینی لگی ہر گاہ

صحیح اور تندرست ہوئی متفق ہوکر بندہ اونٹ انحضرت کی لیکر طرف اپنی قوم کی گئی یسار

کہ آزاد کردہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ تہی ہمراہ چند لوگوں کی تعاقب انکا کیا اور او نسی جنگ کیا

آخر الامر اونہون نی یسار کو گرفتار کیا اور دست و پا اونکی قطع کئی اور کانٹی آنکہہ اور

زبان مین چبہاتی تہی تا اینکہ بدرجہ شہادت پہنچی ہرگاہ کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ

علیہ وآلہ نی اس حال کو سنا جابر کو ہمراہ تیس سوار سلحدار کی عقب اونکی بہیجا جابر

اون سبکو گرفتار کرکی نزدیک انحضرت کی لائی اوسوقت اس آیہ کو اونکی حق مین نازل کیا

یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَیْهِ الْوَسِیلَةَ وَجَاهِدُوا

ای وہ لوگ کہ ایمان لائی ڈرو تم خدا سی اور طلب کرو طرف اوسکی وسیلہ کو اور جہاد کرو تم

فِی سَبِیلِهِ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُونَ ۝ إِنَّ الَّذِینَ کَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَا فِی

بیچ راہ خدا کی شاید کہ رستگار ہو بدرستیکہ وہ لوگ کہ جو کافر ہوئی اگر ہو واسطی اونکی وہ چیز کہ جو بیچ

الْأَرْضِ جَمِیعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِیَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ

زمین کی ہی تمام اموال اور متہہ سی اور مانند اوسکی ساتہہ اوسکی تا مول لیوین نفس اپنی کو عذاب روز قیامت سے

مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِیمٌ یُرِیدُونَ أَنْ یَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ

نہ قبول کیا جاتی گا اونکی اور واسطی اونکی عذاب دردناک ہی چاہتی ہین وہ نکلنی کو آتش سے

وَمَا هُمْ بِخَارِجِینَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِیمٌ ۝ وَالسَّارِقُ

حال آنکہ نہین ہین وہ نکلنی والی آتش سی اور واسطی اونکی عذاب ہی ایسا کہ ہمیشہ ہی اور مرد چور تا

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا

اور مرد جو چور ہو اور عورت چور ہو پس کاٹو تم ہاتھ اونکی واسطی عوض اس چیز کی کہ کمایا ہی اون دونون نے

نَكَالًا مِنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ

واسطی عذاب کی جانب خدا سی اور خدا غالب ہی دانا حکمت ہی پس جس شخص کی توبہ کری بعد خیانت اپنی کی

وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ أَلَمْ

اور اصلاح کری اپنی پس بدرستیکہ خدا قبول توبہ کرتا ہی اوپر اسکی بدرستیکہ خدا بخشنی والا مہربان ہی آیا نہین

تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ

جانتا تو بدرستیکہ خدا واسطی اوسکی ہی بادشاہی آسمانو اور زمین کی عذاب کرتا ہی جس شخص کو چاہتا ہی

وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا

اور بخشتا ہی واسطی جس شخص کی چاہتا ہی اور خدا اوپر ہر شی کی قادر ہی اے رسول نہ

يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ

غمگین کری تجکو کردار اون لوگونکا کہ جلدی کرتی ہین بیچ کفر کی اون لوگونسی کہا اونہون نی ایمان لائی ہم ساتھ منہون اپنی کی

وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِينَ هَادُوا ۛ سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ

اور نہین ایمان لاتی ہین دل اونکی اور اون لوگونسی کہ یہودی ہوگئی ہین وہ سننی والی ہین واسطی جہوٹ باندہنی کی

سَمَّاعُونَ لِقَوْمٍ آخَرِينَ لَمْ يَأْتُوكَ ۖ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ

وہ سننی والی ہین واسطی گروہ دیگر کی نہین آئی وہ تیری پاس تغیر دیتی ہین کلمات کو پس از رکہنی اونکی

مَوَاضِعِهِ ۖ يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَٰذَا فَخُذُوهُ وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ

مقامہا اونکی مین کہتی ہین یہودی خیبر کی اگر دی جاوی تم اس حکم کو پس لو تم اسکو اور اگر نہ دی گئی تم اس حکم کو

فَاحْذَرُوا وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا

پس ڈرو تم اور جو شخص کہ چاہتا ہی خدا آزمایش اوسکی کو پس نہین مالک ہوتا تو وسطی اوسکے جانب خدا سی کسی چیز کو

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا

یہہ وہ لوگ کہ نہین چاہتا خدا یہہ کہ پاکیزہ کرے دلون اونکے کو واسطی اونکی بیچ دنیا کے

خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ

رسوائی ہی واسطی اونکی بیچ آخرت کی عذاب بزرگ ہے سننی والی ہین واسطی جھوٹ باندھنی کی

اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ

کہانی والی ہین واسطی حرام کی یعنی رشوت کی پس اگر آوین اہل کتاب تجکو پس حکم کر تو درمیان اونکی یا منہہ پہیر لی اونسی

وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْئًا وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ

اور اگر موہنہ پہیر تو اون سے پس نہین ضرر پہنچا تا تجکو کسی چیز کا اور اگر حکم کری تو پس حکم کر

بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ

درمیان اونکے ساتہہ عدل کی بدرستیکہ خدا دوست رکہتا ہی عدل کرنی والونکو اور کسطرحسی وہ حکم کرتی ہین تجکو

وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ

حال آنکہ نزدیک اونکی توریت ہی بیچ اوسکی حکم خدا سی بعد اسکی پہرتی ہین بس از حکم کرنی تیری کی اور نہین وہ مومنین سے

قولہ تعالیٰ اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ الآیہ حضرت امام محمد باقر صلوات اللہ علیہ سی مروی ہی کہ تفسیر اس آیہ مین

فرمایا ہی کہ توسل کر و بخدا ساتہہ طلب کرنی رضا اوسکی کی سطرحسی کہ ساتہہ قضا اوسکی کی راضی

ہوا و ربلا پر صبر کرے و اصبغ بن نباتہ نی جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سی روایت کی ہی کہ

بہشت مین دو موتی ہین کہ جائی قرار اونکی بہشت ہی اور سقف اونکی ساتہہ بطن عرش کی متصل ہے

متصل ہی ایک سفید ہی اور ایک زرد ہی ہر ایک کی اوپر ستر ہزار غرفہ ہین وہ موتی کہ سفید ہی
وہ وسیلہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ہی اور وہ کہ زرد ہی وسیلہ ابراہیم ہی انس بن مالک نی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی روایت کی ہی کہ وسیلہ ایک حجاب ہی درمیان بندونکی
اور خدا کی اور وہ علی بن ابی طالب ہین ہر گاہ بندہ ساتہہ اوسکی توسل کرے اور حق اوسکی کو جانی حق تعالی اوسکو
اوس درجہ کی اوسکو پہنچاتا ہی زہیری نی روایت کی ہی کہ بیمار ہوا مین سطح سی کہ نزدیک تہا ہلاک
ہوا مین کہا مینی کہ کوئی وسیلہ طرف خدا کی ڈہونڈہا چاہئی ہر گاہ علی بن الحسین صلوات اللہ علیہ
کو عہد اپنی مین وسیلہ اللہ پایا مینی عرض کی مینی کہ یا ابن رسول اللہ حال میرا یہہ ہی کہ دیکہتی ہین
آپ میری حق مین دعا کیجئی کہ اس مرض سی اور غم واندوہ سی خلاصی پاؤن مین اور سبب آمرزش
میری کا ہو حضرت نی فرمایا کہ مین دعا کرتا ہون اور تو آمین کہہ یا تو دعا کر آمین کہون مین اور آنحضرت نی
ہاتہہ اوٹہایا اور کہا کہ بار خدایا پسر شہاب ہمسی تعلق رکہتا ہی اور ساتہہ ہماری اور پدران
ہماری کی وسیلہ ڈہونڈہتا ہی بحق اوس اخلاص کی کہ پدران میری جنات عزت تیرین رکہتی ہین
حاجت اوسکی روا کر اور اوسکو شفا عطا کر اور رزق اوسکا وسیع کر اور مرتبہ اوسکا علم
مین اور حکمت مین زیادہ کر زہیر کہتا ہی بخدا کہ بعد اسکی ہر گز بیمار نہوا مین اور تنگ دست نہوا مین
اور کوئی سختی مجہی نہ پہونچی اور امید قوی رکہتا ہون کہ خدا ساتہہ برکت دعا آنحضرت کی بخشا
گیا ہون قولہ تعالی یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ الآیہ حضرت امام محمد باقر صلوات اللہ علیہ سی منقول ہی کہ
ایک زن و مرد نی اشراف خیبر سی تہی باہم زنا کیا اور حد اونکی بحکم توریت رجم تہی یہود نی بموجب ملاحظہ
بزرگی اونکی کی جاری کرنی رجم کو نہ چاہا بایکدیگر مشورہ کیا کہ کتاب اس مرد مین کہ دعوی
پیغمبری کا کرتا ہی رجم نہین ہی اور ہم بواسطہ جنگ وجدال کی اوسکی مجلس مین حاضر نہین ہو سکتی

مصلحت یہہ ہی کہ کسیکو بنی نضیر اور بنی قریظہ سی کہ ہم سوگند اونکی ہین بہیجین اور حد زانی محصن کو پوچہین اگر وہ حکم تازیانہ فرماوی تو قبول کرین اور اگر حکم برجم کری تو سخن اوسکا نسنین پس ایک جماعت انمین سی ہمراہ زانی اور زانیہ کی آئی اونحضرت سے حد زنائے محصن اور محصنہ کی پوچہی حضرت نی فرمایا کہ حکم میری پر راضی رہوگی اونہون نی کہا کہ آری فی الحال جبرئیل بحکم رجم نازل ہوئی حضرت نی فرمایا کہ رجم کیا چاہتی اونہون نی انکار کیا اور کہا اونہون نی کہ خدا نی توریت مین فرمایا ہی کہ انکو چالیس تازیانہ طلا ر وغن قیر مین ملا کر مارین تا پشت اور رو انکا سیاہ ہو جائی اور اولٹا گدہی پر بٹہا کر گرد محلات پہرین جبرئیل نی انحضرتکو خبر دی کہ یہہ جہوٹ کہتی ہین ابن صوریہ کہ عالم ترین انکا ہی اوسکو بلاؤ آنحضرت نی باخبار جبرئیل انسی کہا کہ درمیان تمہاری ایک جوان فدک مین ہی سفید رو اور ایک چشم اوسکو ابن صوریہ کہتی ہین کہا اونہون نی کہ آری داناترین اہل زمین کا ساتہہ توریت کی ہی اونہون نی کہا کہ آپ نی اوسکو کہان دیکہا تہا فرمایا کہ مینی نہین دیکہا ہی مگر جبرئیل نی ہمکو خبر دی اور کہا ہی کہ وہ ہماری اور تمہاری درمیان مین حکم ہو ساتہہ اوس چیز کی کہ توریت مین ہی اونہون نی کہا کہ ہم بہی راضی ہین اس بات پر حضرت نی ایک شخص کو خبر کو بہیجا تا اونکہ اوسکو لیکر آئی حضرت نی فرمایا کہ ابن صوریہ تو ہی اوسنی کہا کہ آری حضرت نے فرمایا کہ درمیان ہماری اور اونکی حکم ہو تو ابن صوریہ نی قبول کیا حضرت نی اوسکو قسم دی ساتہہ اوس خدا کی کہ توریت کو موسی پر نازل کیا ہی اور دریا کو واسطی اوسکی شگافتہ کیا ہی اور تمکو فرعون سی نجات دی ہی اور من و سلوا تم پر بہیجا اور ابر کو سائبان تمہارا کیا اور حکم حلال اور حرام کو توریت مین بیان کیا کتاب تمہاری مین حد زانی محصن کی رجم ہی یا نہ

یا نہ ابن صوریہ نی کہا اگر کرنی خوف آتش کا آسمان سی نرکہتا مین منع۔ توریت کو تغییر دیتا مین تم
کہو کہ خدا تمہاری نی کیا حکم کیا ہی حضرت نی فرمایا کہ خدا میری نی سطرحسی حکم کیا ہی کہ
ہرگاہ چار گواہ عادل زنا محصن اور محصنہ کی گواہی دین رجم اونپر واجب ہوتا ہی ابن
صوریہ نی کہا قسم بخدا کہ توریت مین بہی اسیطرح حکم ہوا ہی حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ دو لوگون کو رجم کرو یہودیون نی ابن صوریہ سی کہا
کہ کس واسطی تو نی کشف سر ہمارا کیا تو کہا اوسنی کہ بجہت اوس سوگند کی کہ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نی دی تہی لاچار ہوا مین بعد اسکی کہا اوسنی کہ سبب کیا ہی کہ تمنی تغییر
حکم کیا ہی اونہون نی کہ بجہت رعایت شرف قوم اپنی کی لہذا حقتعالی نی اونکی حق مین یہ آیہ نازل کیا

إِنَّا أَنزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ

بدرستیکہ ہمنی بہیجا توریت کو بیچ اوسکی ہدایت ہی اور روشنی ہی حکم کرتی ہین ساتہہ اوسکی پیغمبر ایسی پیغمبر

أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِن

کہ اسلام لائی واسطی اون لوگونکی کہ یہودی ہوئی اور حکم کرتی تہی علمائی ربانی اور زاہد ساتہہ اوس چیز کی کہ حکم کی گئی تہی حفاظت کی بسبب

كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ

کتاب خدا کی اور رہین وہ اوپر اوسکی گواہان پس نہ ڈرو تم لوگون سی اور ڈرو تم مجہ سے

وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ

اور نہ بدلو تم آیات ہماری کو ساتہہ قیمت تہوڑی کی اور جو شخص نہ حکم کرے ساتہہ اوس چیز کی کہ نازل کیا ہے خدا نی پس وہ

هُمُ الْكَافِرُونَ ۝ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ

کافر ہین   اور فرض کیا ہمنی اوپر اونکی بیچ توریت کی بتحقیق کہ ایک تن قتل کیا جائی بعوض ایک تن کی

وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ

اور ایک آنکھہ کو بعوض ایک آنکھہ کی اور ایک ناک کو بعوض ایک ناک کی اور ایک کان کو بعوض ایک کان کی اور ایک دانت

بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ

بعوض ایک دانت کے اور زخم جتنے ہیں صاحب قصاص کی ہیں جو شخص کہ عفو کری اوسکو پس وہ کفارہ ہی واسطی اوسکی

وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ وَقَفَّيْنَا

اور جو شخص کہ نہ حکم کری ساتھہ اوس چیز کی کہ نازل کیا ہی خدا نی پس یہہ وہ گروہ ہیں ستم کرنی والی ہیں اور تابع کیا ہمنی

عَلَىٰ آثَارِهِمْ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ

اوپر آثار پیغمبروں کی عیسی پسر مریم کو درحالیکہ تصدیق کرنی والا ہی واسطی اوس چیز کی کہ آگی اوسکی ہی

التَّوْرَاةِ وَآتَيْنَاهُ الْإِنْجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ وَمُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ

کتاب توریت سی اور دیا ہمنی اوسکو انجیل کو کہ بیچ اوسکی ہدایت ہی اور روشنی ہی درتصدیق کرنی والا ہی واسطی اوس کی

يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةً لِلْمُتَّقِينَ ۝ وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ

کہ آگی اوسکی ہی کتاب توریت سی اور ہدایت ہی اور پند ہی واسطی پرہیزکاروں کی اور چاہتی کہ حکم کریں اہل

الْإِنْجِيلِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ

انجیل ساتھہ اوس چیز کی کہ نازل کیا ہی خدا نی بیچ اوسکی اور جو شخص کہ نہ حکم کری ساتھہ اوس چیز کی کہ نازل کیا ہی خدا نی

فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ

پس یہہ وہ گروہ نافرمانی کرنی والی فاسق ہیں اور نازل کیا ہمنی طرف تیری قرآن کو ساتھہ حق کے

مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ

درحالیکہ تصدیق کرنی والا ہی واسطی اوس کی کہ آگی اوس سی ہی جنس کتاب نازل کی گئی اور نگہبان ہی اوپر اوسکی پس حکم کر تو

سورۃ المائدۃ

فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ

پس حکم کر تو درمیان اونکی ساتھ اوس چیز کی کہ نازل کیا ہی خدا نی اور نہ پیروی کر تو آرزوؤں اونکی کو مخالف اوس چیز کی کہ آیا ہی تجھکو

مِنَ الْحَقِّ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا وَلَوْ شَاءَ

حق سی واسطی ہر گروہ کی کر دیا ہمنی تم سی ایک شرع اور ایک راہ روشن اور اگر چاہتا

اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلٰكِنْ لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ

خدا ہر آئینہ کر ڈالتا تمکو ایک امت اور لیکن تا کہ آزمایش کری تمکو بیچ اوس چیز کی کہ دیا ہی تمکو

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ إِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

پس جلدی کرو طرف نیکیوں کی طرف خدا کی ہی جا بازگشت تمہاری سب کی پس خبر کریگا تمکو ساتھ اوس چیز کی کہ تھی

فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝ وَأَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ

بیچ اوسکی اختلاف کرتی تم اور یہہ کہ حکم کر تو درمیان اونکی ساتھ اوس چیز کی کہ نازل کیا ہی خدا نی اور نہ پیروی کر تو

أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَنْ يَفْتِنُوكَ عَنْ بَعْضِ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ

آرزوؤں اونکی کی اور خوف کر تو اونسی یہہ کہ پھیر دین تجھکو بعض اوس چیز سی کہ نازل کیا ہی خدا نی

إِلَيْكَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ أَنْ يُصِيبَهُمْ بِبَعْضِ

طرف تیری پس اگر منہ پھیر لین پس جان تو نہین ارادہ کرتا خدا مگر یہہ کہ پہنچاتا ہی اونکو عذاب سبب بعضی

ذُنُوبِهِمْ وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ ۝ أَفَحُكْمَ

گناہوں اونکی کی اور بدرستی کہ بہت لوگوں سی ہر آئینہ فاسق ہین آیا پس حکم

الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ۝

جاہلیت کا طلب کرتی ہین وہ اور کون نیکوتر ہی خدا سی ازروی حکم کی واسطی اون لوگوں کی کہ یقین کرنی والی ہین

ع

قوله فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ابوذر نی پیغمبر سی روایت کی ہی کہ جو مسلمان خیانت کنندہ اپنی کو
عفو کری حقتعالی درجہ اوسکی کو بلند کرتا ہی اور گناہان اوسکی سی درگذر کرتا ہی ابو جابر نی آنحضرت سی
روایت کی ہی کہ جو مومن کہ تین کام کری قسم بخدا کہ جس در سی کہ چاہی داخل بہشت ہووی گا اور حور العین کو اوسکی ساتھ
تزویج کریگا ایک یہ ہی کہ معاف کرنا قرض کا ہی قرضدار سی اور دوسرا یہہ ہی کہ عفو کرنا خونکا قاتل سی اور
تیسرا یہہ کہ بعد ہر فریضہ کے پڑھنا دوازدہ مرتبہ سورہ توحید کا ایک شخص نی عرض کی کہ یا رسول اللہ
اگر کوئی شخص ایک کو ان تین چیزوں سی عمل مین لاوی آیا ساتھ اس سعادت کی پہنچ سکتا ہی حضرت نی فرمایا کہ آری

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ
ای وہ لوگ کہ ایمان لائی نہ لو تم یہود اور نصاری کو دوست

بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ
بعضی اونکی دوست بعضون کی اور جو شخص کہ دوستی کری اونسی پس بتحقیق کہ وہ اونسی ہی بدرستی کہ خدا

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
نہین ہدایت کرتا قوم ستمکارون کو پس دیکھتا ہی تو ان لوگونکو کہ بیچ دلون اونکی کی مرض نفاق ہی

يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ فَعَسَى اللّٰهُ
کہ جلدی کرتی ہین بیچ دوستی اونکی کی کہتی ہین وہ ڈرتی ہین ہم یہہ کہ پہنچی ہماری تئین گردش پس قریب ہی کہ خدا

اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ
دی فتح کو یا پہنچی کوئی فرمان نزدیک اوسکی سی پس ہون منافقین اوپر اوس چیز کی کہ چھپاتی ہین بیچ

اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ○ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ
نفسون اپنی کی پشیمان اور کہتی ہین وہ لوگ کہ ایمان لائی آیا یہہ وہ لوگ

الَّذِينَ اَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ حَبِطَتْ

قسم کہاتی ہین ساتہہ خدا کی ساتہہ سخت ترین قسمون کی تحقیق کہ ہر اینہ وہ ساتہہ تمہارے ہین باطل ہوئی ہین

اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوا خَاسِرِينَ ○ يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ

اعمال اونکی پس ہوئی زیان کاران ای وہ لوگ کہ ایمان لائی جو شخص کہ پہیر جائی

مِنْكُمْ عَنْ دِينِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ اَذِلَّةٍ

تم مین سی دین اپنی سی پس قریب ہی کہ لاویگا خدا ایک قوم کو دوست رکہتا ہی اونکو اور وہ دوست رکہتی ہین

عَلَى الْمُؤْمِنِينَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ ○ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ

اوپر مومنین سخت دل ہین اوپر کافرون کے جہاد کرتی ہین بیچ راہ

اللّٰهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

خدا کی اور نہین ڈرتی ہین ملامت ملامت کرنی والی سی یہہ فضل خدا ہی دیتا ہی جس شخص کو کہ چاہتا ہے

وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ○ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا

اور خدا بہت فضل کرنی والا دانا ہی سوای اسکی نہین ہی کہ ولی تمہارا خدا اور رسول اوسکا ہی اور وہ لوگ کہ ایمان لائی ہین

الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ ○ وَ

ایسی وہ لوگ کہ برپا رکہتی ہین نماز کو اور دیتی ہین زکوٰۃ کو درحالیکہ وہ رکوع کرنی والی ہین اور

مَنْ يَتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُونَ

جو شخص کہ دوست رکہی خدا کو اور رسول اوسکی کو اور اون لوگون کو کہ ایمان لائی ہین پس تحقیق گروہ خدا وہی غالب ہے

قولہ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ ثعلبی نی تفسیر اپنی مین لکہا ہی کہ یہہ آیہ شان عالیشان علی بن ابیطالب صلوات اللہ علیہ مین وارد ہی اور موید اسکی وہ روایت ہی کہ روز خیبر مین جناب

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی کہ علی صلوات اللہ علیہ مین فرمایا ہی قسم بخدا کل کو علم ایسی کی تاہنہ مین دونگا کہ خدا اور رسول اوسکو دوست رکہتی ہین اور وہ خدا و رسول کو دوست رکہتا ہی اور وہ کرار غیر فرار ہی اور حق تعالی نی اس فتح کو اوسکی ہاتہہ پر مقرر کیا ہی اور یہہ قصہ مشہور ہی و رکتب فریقین مین مسطور ہی مؤید اسکی روایت طیر ہی کہ جامع الاصول نی صحیح ترمذی سی روایت کی ہی کہ انس بن مالک نی نقل کیا ہی کہ نزدیک حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی ایک مرغ بریان لائی اوس جناب نی فرمایا اَللّٰهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلْ مَعِي هٰذَا الطَّيْرَ یعنی خداوندا طرف میری محبوب ترین خلق اپنی کو کہ طرف تیری ہی کہ کہائی ساتہہ میری اس پرندہ کو پس علی صلوات اللہ علیہ آئی اور شریک ہوئی کہانی مین اور مسند بن حنبل مین بہی ہی اور ابن مغازلی شافعی نی کتاب مناقب مین ساتہہ تیس طریق کی روایت کی ہی اور منصف متتبع پر پوشیدہ نہین ہی کہ یہہ حدیث متواترات سی بہی زیادہ ہی سیوطی کہ ترمذی نی صحیح اپنی مین اور حافظ ابو نعیم نی حلیۃ الاولیا مین اور بلادری تاریخ اپنی مین اور خرکوشی نی شرف المصطفی مین اور سمعانی نی فضائل الصحابہ مین اور طبری نی کتاب الولایت مین اور ابن بیسع نی صحیح اپنی مین اور ابو یعلی نی مسند مین اور احمد بن حنبل نی فضائل مین اور نطیری نی اختصاص مین اور بہت سی محدثون نی روایت کی ہی مثل محمد بن اسحاق اور محمد بن یحیی ازدی بن شاہین اور سدی اور ابو بکر بیہقی اور مالک اور ابو حاتم رازی وغیرہ نی اور خطیب ابو بکر نی تاریخ بغداد مین ساتہہ طرحسی اس روایت کو نقل کیا ہی اور ابن عقدہ حافظ نی ایک کتاب طرق اس حدیث مین تصنیف کی ہی اور بتیس شخص صحابہ سی اس حدیث کو انس سی روایت کی ہی اور دس شخصون نی رسول

رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ سی روایت کی ہی باوجود اوس عداوت کی کہ اکثر ان اویو کی
جناب امیر صلوات اللہ علیہ سی رکہتی تہی اور کمال ساعی تہی اخفای فضائل اون حضرت مین اور
ہرگاہ کہ سند اس حدیث کی ثابت ہوئی یہہ روایت دلالت رکہتی ہی امامت آنحضرت پر اس
جہت سی کہ محبت خدا و رسول مفہوم نہین ہوتی مگر یہہ کہ استحقاق ثواب مین اور وفور طاعت
مین اور موصوف ہونی صفات حسنہ مین جمیع مخلوقات سی افضل ہین اور یہی معنی امامت
کی ہین اور معلوم ہوا کہ قابلیت خلافت سوائی انکی کوئی نہین رکہتا ہی اور تواضع علی صلوات اللہ
علیہ مین وارد ہوا ہی کہ ایکروز ایک عورت گہبرائی ہوئی کالی ہوئی کوچہ کوفہ مین جاتی تہی اور
کہتی تہی کہ بارخدایا حکم درمیان میری اور علی صلوات اللہ علیہ کی کرنا کاہ وہ حضرت سامنی
اوسکی آئی اور کہا کہ ای عورت علی نی ساتہہ تیری کیا کیا کہا اوسنی کہ شوہر میرا مجکو کہین روانہ کیا ہی
اور بجہت اوسکی بہیجنی کی یہہ مشقت کہینچتی ہون حضرت نی فرمایا کہ گہڑا مجہی دی کہ گہر تک پہنچاؤں
اور علی کو کہو نہین کہ شوہر تیرا مجکو ملادی بعد اسکی اوس گہڑیکو لیکر اوسکی گہر تک پہنچایا ہمسایہائی
اوس عورت نی ہرگاہ یہہ حال دیکہا بہت سی ملامت کی کہ تو نہین جانتی یہہ علی صلوات اللہ
علیہ ہین وہ عورت منفعل ہوتی اور قدمہائی حضرت امیر پر گری اور کہا کہ یا امیر المومنین مجہی
معذور رکہتی کہ مینی آپ کو نہین پہچانا تہا حضرت نی فرمایا کہ کچہہ مضائقہ نہین ہی جسوقت تجہی احتیاج
ہوا کری مجہی طلب کیا کر جب تلک کہ شوہر تیرا مراجعت کری اور غلظت اون حضرت کی ساتہ
کفار کی نزدیک تمام عالم اہل اسلام کی کمال روشن ہی کہ احتیاج بیان نہین رکہتی ہی اور
ابن ابراہیم نی اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ یہہ آیہ شان مہدی آل محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ مین نازل ہوا ہی قوم انما ولیکم اللہ الخ جمہور مفسرین نی علماء شیعہ اور اہل سنت سی

نقل کی ہی کہ یہہ آیہ شان علی صلوات اللہ علیہ مین نازل ہوا ہی آور امامیہ نی اس آیہ سی
استدلال خلافت اونحضرت پر کی ہی اس جہت سی کہ معنی ولی کی اولی بتصرف امور مسلمانون
ہی پس دلالت اوس شخص کو ثابت ہوئی کہ جسنی رکوع مین تصدق کیا ہو اور تصدق دینا انکو
اون حضرت کا باتفاق فریقین ثابت ہی آور ثعلبی کہ افاضل اہل سنت سی ہی اپنی تفسیر مین لکہتا ہے
کہ یہہ آیہ شان علی صلوات اللہ علیہ مین نازل ہوا ہی آور ابن معاذلی شافعی نی بہی اپنی کتاب مین
تصریح کی ہی کہ یہہ آیہ حق شاہ اولیا مین نازل ہوا ہی آور حمید کہ ایک راویان اہل سنت سی ہی
انس بن مالک سی روایت کرتا ہی کہ مین ایکروز خدمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ مین حاضر تہا
وہ سرور دین گہر سی باہر آئی اور متوجہ مسجد ہوئی ہرگاہ مسجد مین آئی دیکہا علی صلوات اللہ
علیہ نماز مین ہین ناگاہ ایک سائل حاضرین سی کچہہ طلب کرتا تہا اور سوال مین نہایت تضرع
اور زاری کرتا تہا ہرگاہ علی صلوات اللہ علیہ نی نالہ وزاری اوسکی سنی بدست شریف اشارہ
کیا سائل نی دریافت کیا انگشتریکو دست اونحضرت سی لی لیا اور نہایت وہ سائل خرم اور
شادان ہوا حق تعالی نی از روئی تعظیم اور تکریم کی یہہ آیہ حق شاہ اولیا مین نازل کیا بعدہ
سید رسل نی اونکو نزدیک اپنی طلب کیا اور فرمایا کہ ای علی صلوات اللہ علیہ کو ارزندہ اور
مبارک ہو تجکو کہ حق تعالی نی یہہ آیہ تیری حق مین نازل کیا ہی صاحب کشاف نی لکہا ہی کہ
مراد اس آیہ سی ہر چند وہ حضرت ہین لیکن ساتہہ لفظ جمع کی حق تعالی نی وارد کیا ہی کہ تا اور
اشخاص بہی متابعت اونحضرت کی کرین آور صحیح مسلم آور صحیح ترمذی مین عمران بن حصین سی
روایت کی ہی کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی ایک لشکر کو بہیجا اور حضرت امیر کو امیر اوس
لشکر کا کیا ہرگاہ حضرت نی فتح کی ایک کنیز غنیمت سی واسطی اپنی لی لشکریان کو یہہ امر خوش نہ آیا

سورہ المائدہ

نہ آیا اور چار شخص صحابہ سی متفق ہوئی کہ ہر گاہ خدمت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ میں شرف
ہون اس احوال کو عرض کرین اور معمول سطرحکا تہا کہ ہر گاہ مسلمانان جنگ سی مراجعت کرتی
تہی اول خدمت اون حضرت مین حاضر ہوتی تہی اور سلام کرتی تہی اور بعد اسکی اپنی گہر کو
جاتی تہی اس مرتبہ خدمت نبی مین پہنچی ایک اون چار نفر مین سی اوٹہا اور عرض کی کہ علی
صلوات اللہ علیہ سی یہہ حرکت صادر ہوئی ہی حضرت نی موہنہ اوس سی پہیر لیا بعد اسکی ایک طرف
اون تین شخصون سی اسیطرح سی بعد ایک دوسری کی عرض کی حضرت نی سب سی موہنہ پہیر لیا اور
از روی غضب کی فرمایا کہ کیا چاہتی ہو تم علی سی بدرستیکہ علی مجہسی ہی اور مین علی سی ہون
اور ولی ہر مومن کا ہی بعد میری اور ابن عبدالبر نی استیعاب مین ابن عباس سی روایت کی ہے
کہ حضرت رسول نی جناب علی صلوات اللہ علیہ سی کہا کہ تو ولی ہر مومن کا ہی بعد میری فائدہ
اس حکیہ سی معلوم ہوا کہ ولی بمعنی خلافت ہی اسواسطی کہ قید بعد میری کی عبث ہوتی ہی اگر
خلافت مراد نہو نکلہ رکوع سیزدہم در سپارہ ششم قولہ مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِہٖ سوا حرف
مین بینات اوسکی پانسی بیاسی ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ
نَبِیِّ اللہِ یُدَاوِدِیْنَہٗ بَعْدَہٗ وَلِیًّا فَسَوْفَ یَاْتِی اللہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ اثنا سر ع
مین بینات اوسکی چہہ سی بیالیس ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت وَهُمُ الْاِمَامُ اَمِیْرُ
الْمُؤْمِنِیْنَ پہر یہہ عبارت نکلی اوس سی وَهٰٓؤُلَآءِ قَائِمُ اٰلِ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَی الْهَادِیْ حَقًّا قولہ
وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ
اونچاس حرف مین زبر اوسکی تین ہزار سات سی ننانوی ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت فی
اَوْلَآءِ عَلِیٍّ الْمُرْتَضٰی الْهَادِیْ كَرَّارٍ غَیْرِ فَرَّارٍ اور بینات اوسکی ایکہزار نوسی دو ہوتی ہین

نکلی وس سی یہہ عبارت هؤلاءِ علي المرتضى ابو الحسين الهادي قوله و

الذين امنوا گیارہ حرف ہین بینات اوسکی یان سی اناسی ہوتی ہین نکلی

بس سی یہہ عبارت هؤلاءِ علي وكيل النبي بالنص و اولادهما

پہر یہہ عبارت نکلی ہے هؤلاءِ علي الهادي وآله المعصومين

يا ايها الذين امنوا لا تتخذوا الذين اتخذوا دينكم هزوا ولعبا

ای وہ لوگ کہ ایمان لائی نہ لو تم اون لوگونکو کہ لیا دین تمہاری کو ستہزا اور بازی ہین

من الذين اوتوا الكتاب من قبلكم والكفار اولياء واتقوا الله

اون لوگون سی کہ دیئی گئی ہین کتاب کو آگی تمہاری سی اور نہ لو تم کفار کو اجا اور ڈرو تم خدا سی

ان كنتم مؤمنين ○ واذا ناديتم الى الصلوة اتخذوها

اگر ہو تم ایمان کے لانی والی اور جسوقت کہ ندا کرو تم لوگونکو طرف نماز لی لیتی ہین وہ نماز کو

هزوا ولعبا ذلك بانهم قوم لا يعقلون ○ قل يا اهل

استہزا اور بازی ہین یہہ بسبب اسکا کی ہی کہ وہ قوم نادان ہین کہہ تو ای محمد کہ ای اہل

الكتاب هل تنقمون منا الا ان امنا بالله وما انزل الينا

کتاب نہین عیب کرتی ہو تم ہمکو مگر یہہ کہ ایمان لائی ہین ہم ساتہہ خدا کی اور اوس چیز کی کہ نازل کی گئی

وما انزل من قبل وان اكثركم فاسقون ○ قل هل انبئكم

اور اوس چیز سی کہ نازل کی گئی آگی سی اور بدرستی کہ بیشتر تمہاری فاسق ہین کہہ تو کہ آیا خبر دین ہم تمکو

بشر من ذلك مثوبة عند الله من لعنه الله وغضب

بدتر ہی از روی جزا کی نزدیک خدا کی وہ ہے کہ لعنت کی اوسکو خدا نی اور غضب کیا

غَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ

اور غضب کیا اوپر اوسکی اور کیا اونمین سی بوزنہ کان اور خوکان اور پرستش کی کو سالہ کی

الطَّاغُوتَ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضَلُّ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ

یا اپنی پیشوا اونکی یہہ بلائین بدتر ہین از روی مکانکی اور گمراہ ترہین سیدہی راہ سی

وَإِذَا جَاءُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَقَدْ دَخَلُوا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوا بِهِ

اور وقتیکہ آدین وہ منافق تمہارے پاس کہتی ہین وہ کہ ایمان لائی ہم حال آنکہ وہ داخل ہوتی ہین کفر کی ساتھ اور وہ تحقیق باہر نکلتی ہین کفر سی

وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ ○ وَتَرَىٰ كَثِيرًا مِنْهُمْ يُسَارِعُونَ

اور خدا جانتا ہی اوس چیز کو کہ تھی وہ چھپاتی ہین اور دیکھتا ہی تو کہ بہت اون لوگون سی کہ جلدی کرتی ہین

فِي الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوا

بیچ گناہ کی اور بیچ ظلم کی اور بیچ کہانی اونکی کی رشوت کو ہر آینہ بدہی وہ چیز کہ تھی کہ وہ

يَعْمَلُونَ ○ لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ

عمل کرتی ہین کیون نہین منع کرتی ہین اونکو علما اونکی اور زاہدان اونکی گفتار دروغ سے

وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ○ وَقَالَتِ الْيَهُودُ

اور کہانی اونکی سود و رشوتکو ہر آینہ بدہی وہ چیز کہ وہ عمل کرتی ہین اور کہا یہودیون نی

يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ

ہاتہ خدا کا باندہا گیا ہی بخشش سی پس باندہی گئی دستہائی یہہ دان رد کئی رحمت سی اوس چیز کہ کہا اونہون نی بلکہ دستہائی

يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ

روزی دیتا ہی جسطرح سی کہ چاہتا ہی اور ہر آینہ زیادہ کرتی ہی ... وہ چیز کہ جو نازل کی گئی طرف تیری جانب سی

طُغْیَانًا وَّکُفْرًا وَاَلْقَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ

نافرمانی اور کفر کو اور ڈالاہمنے درمیان اونکی دشمنی اور خصومت کو تا روز قیامت

کُلَّمَا اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا

ہرگاہ روشن کیا اونہون نی آتش کو واسطی جنگ کی بجہایا اوسکو خدانی اور سعی کرتی ہین بیچ زمین کی فتنہ انگیزی کے

وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْکِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا

اور خدا نہین دوست رکہتا ہی فساد کرنی والونکو اور اگر بتحقیق کہ اہل کتاب ایمان لاتی اور پرہیزگاری کرتی اونہون نی

لَکَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ۝ وَلَوْ

ہرآئینہ درگذری ہم اور کفارہ کیا اونسی گناہان اونکی کو اور ہرآئینہ داخل کیا ہمنی اونکو بہشتہائی پرنعمت مین اور اگر

اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَکَلُوْا

بتحقیق وہ یہودی برپا رکہتی توریت کو اور انجیل کو اور وہ چیز کہ نازل کی گئی طرف اونکی پروردگار اونکی سی البتہ کہاتی وہ روزی

مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ وَکَثِیْرٌ

اپنی کو جانب فوق سی اور زیر پاہائی اپنی سی اونمین سے ایک گروہ مین میانہ رو اور بہت

مِّنْهُمْ سَآءَ مَا یَعْمَلُوْنَ ۝

اونمین سی بد ہے وہ چیز کہ عمل کرتی ہین

ع

قولہ وَاِذَا نَادَیْتُمْ معالم التنزیل مین لکہا ہی کہ ایک ترسا مدینہ مین تہا ہرگاہ کہ موذن کہتا تہا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتا تہا کہ وہ دروغ گو کو خدا جلاوی ایک شب خادم اوسکا آگ اوسکی گہر مین لایا وہ شخص با اہل وعیال اپنی سوتا تہا ناگاہ شرارہ اوس آگ سی بلند ہوا اور اوسکو مع اہل خانہ جلا دیا قولہ لولا ینہٰہم لئے یہ آیہ دلالت رکہتی ہے واجب ہونی نہی

کی منکر سی او ر امر ساتھہ معروف کی چنانچہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ سی مروی ہے
کہ جو شخص ساتھہ ایک قوم کی کہ وہ ساتھہ معصیت خدا کی مشغول ہوں رہے وہ شخص منع انکو کری نزدیک ہی
کہ حق تعالی عذاب اوپر نازل کری مالک دینار کہتا ہی کہ حقتعالی نی وحی کی ایک جماعت فرشتونکو کہ ایک شہر معلوم
کو عذاب کرو عرض کی انہوں نے کہ بار خدایا تو عالم تر ہی کہ ایک بندہ عابد درمیان انکی ہی وہ ہمیشہ متوجہ بارگاہ
تیری رہتا ہی طاعت اور عبادت مین مشغول رہتا ہی خطاب آیا کہ اسکو ہلاک کرو اسواسطی کہ جسوقت قوم اسکی
بفعل حرام مشغول ہوتی ہین یہ بندہ اسکا تغیر نہین ہوتا ہی اور انکو منع نہین کرتا ہی خبر مین وارد ہی حق تعالی نی حضرت یوشع کو
وحی کی کہ قوم تیری سی لاکہہ آدمی کو ہلاک کرونگا مین کہ چالیس ہزار نیک ہونگی اور غضب میرا اس جہت سی ہی کہ جو قوم
کہ مرتکب قبایح کی ہوتی تہی غضب نکرتی تہی اور ان کی ساتھہ نشست و برخواست اور کہاتی اور پیتی تہی اور خبر مین وارد
ہی اگر جماعت صالحون مین کوئی فاسق ہو اور اسکو منع نکرین حال ان صالحونکا مثل اوس جماعت کی ہی کہ کشتی مین تہی ہوں ہرگاہ کہ ان
کہ درمیان دریا کی پہنچی ایک اونمین سی تبر لیکر کشتی کو توڑتا ہی وہ سب ہلاک ہوں اور اگر اسکو منع کرین تو سب سالم رہین
قولہ مغلولۃ مغلول ہی کہتے ہین قبل ہجرت بنی یہود انکو مال بہت تہا اور فراغت سی بسر کرتی تہی ہرگاہ کہ آنحضرت کی تکذیب کی
اور وہ لوگ کہ ایمان نلائی حقتعالی نی برکت مال کو اونسی اوٹہا لیا اور معیشت مین اونکی تنگی ظاہر ہوئی بایں سبب یہانتک پہنچی کہ یہود نے
دراز کی اور کہا انہوں نے کہ حق تعالی کی ہاتہہ بندہے ہوئی ہین کہ روزی ہماری ہی تنگ کی ہی تمت رکوع چہاردہم در سپارہ ششم
قولہ وما انزل الیہم من ربہم ابہارو ہوتی ہین یہودیت کی ساتہ سینسی ہوتی ہین اس سبب سے عبارہی الا ولی وعلی و لیہ جلا

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۖ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ

اے فرستادہ برحق پہنچا دو اوس چیز کو کہ نازل کی گئی ہے طرف تیری نزدیک پروردگار تیرے سی اگر نہ پہنچا دیگا تو

فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ۚ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي

پس نہین پہنچایا ہی تو نی پیغام اوسکا اور خدا نگاہ رکہیگا تجکو شر لوگون سی بدرستیکہ خدا نہین ہدایت کرتا ہی

الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ حَتَّىٰ

قوم کافرون کو کہہ تو ای محمد ای اہل کتاب نہین ہو تم اوپر کسی چیز کی تا اینکہ

تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ ۗ وَلَيَزِيدَنَّ

برپا کرو تم توریت کو اور انجیل کو اور اوس چیز کو کہ نازل کی گئی ہی طرف تمہاری نزدیک پروردگار تمہارا اور البتہ زیادہ کریگی بہت سے

كَثِيرًا مِّنْهُم مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۖ فَلَا تَأْسَ

اونمین سی وہ چیز کہ جو نازل کی گئی طرف تیری نزدیک رب تیری سے سرکشی اور کفر پس نہ غمگین ہو

عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئُونَ

اوپر زیادتی طغیان قوم کافرونکی بدرستیکہ وہ لوگ ایمان لاتی تہی اور وہ لوگ کہ دین یہودی اختیار کیا اور صابیون

وَالنَّصَارَىٰ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا

اور نصاری سے اس طرح سی جو شخص کہ ایمان لایا انمین سی ساتہہ خدا کی اور روز قیامت کی اور عمل نیک کیا پس نہین

خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ

خوف ہی اوپر اونکی اور نہ وہ غمگین ہونگی بدرستیکہ بتحقیق کہ لیا ہمنی پیمان

بَنِي إِسْرَائِيلَ وَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ رُسُلًا ۖ كُلَّمَا جَاءَهُمْ رَسُولٌ

بنی اسرائیل سی اور بہیجا ہمنی طرف اونکی پیغمبرونکو ہرگاہ آیا اونکو رسول

بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنفُسُهُمْ فَرِيقًا كَذَّبُوا وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ ۝ وَحَسِبُوا

ساتہہ اوس چیز کی کہ نہ چاہا نفسہا اونکی نی ایک فریق نی تکذیب انکی کی اور ایک فریق نی قتل کیا اور معلوم کیا انہون نی

أَلَّا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَعَمُوا وَصَمُّوا ثُمَّ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوا وَصَمُّوا

یہہ کہ نہین ہی وہ قتل کرنا بلا پس کور ہوتی اور بہری پس قبول توبہ کیا خدا نی اوپر اونکی بعد اسکی پہر کور ہوی اور بہری

سورة المائدة

وَصَمُّوا كَثِيرٌ مِّنْهُمْ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ۝ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ

اور بہرے ہوئے بہت اونمین سے اور خدا دیکھتا ہے ساتھ اوس چیز کے کہ عمل کرتے ہین ہر آئینہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ

قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ

کہا اونہون نے بدرستیکہ خدا وہی مسیح بیٹا مریم کا ہے اور کہا مسیح نے کہ اے بنی اسرائیل

اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ

پرستش کرو تم خدا کی کہ پروردگار میرا ہے اور پروردگار تمہارا ہے بدرستیکہ جو شخص شریک کرے ساتھ خدا کے پس تحقیق حرام کیا ہے خدا نے

عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ۝

اوپر اوسکے بہشت کو اور جگہہ اوسکی دوزخ ہے اور نہین واسطے ستمگارون کے کوئی یاری کرنے والون سے

لَّقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ

ہر آئینہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہا اونہون نے بدرستیکہ خدا تیسرا ہے تین خداؤن سے حال آنکہ نہین ہے کوئی خدا مگر خدا

وَاحِدٌ وَإِن لَّمْ يَنتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ

واحد اور اگر باز رہین وہ اوس چیز سے کہ کہتے ہین ہر آئینہ پہنچے گا اون لوگون کو کہ کافر ہوئے ہین اونمین سے

عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ وَاللَّهُ غَفُورٌ

عذاب دردناک آیا پس نہین رجوع کرتے ہین وہ طرف خدا کی اور بہی طلب آمرزش کرتے ہین اوس سے اور خدا بخشنے والا

رَّحِيمٌ ۝ مَّا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ

مہربان ہے نہین ہے مسیح بیٹا مریم کا مگر فرستادہ خدا تحقیق گذر چکے ہین آگے اوس سے فرستادگان

وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ انظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ

اور ماں اوسکی بہت راست گو تہی تہے وہ دونو کہ کہاتے تہے طعام کو دیکہہ تو کس طرح سے بیان کرتے ہین ہم واسطے اون کے

الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ○ قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

دلائل توحید کو پس دیکہہ تو کسطرحسی برگشتہ ہوتی ہین حق سے کہہ تو اے محمد آیا عبادت کرتی ہو تم وراتی خداسی

مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ قُلْ

اوس چیز کی کہ نہین قدرت رکہتی واسطی تمہارسی ضرر کی اور نہ نفع کی اور خدا وہی شنوا ہی دانا ہے کہہ تو اے محمد

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ

اے اہل کتاب نہ زیادتی کرو تم بیچ دین اپنی کی سوائی حق کی اور نہ پیروی کرو تم آرزوہائی

قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ○ ع

گروہ کی کہ بتحقیق گمراہ ہوتی آگی سی اور گمراہ کیا اونہون نی بہتونکو اور گمراہ ہوتی سیدہی راہ سی

قولہ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ الخ مصنف تفسیر اسباب النزول کہ اہل سنت اور جماعت

سی محسوب ہی لکہتا ہی کہ یہہ آیہ شان علی صلوات اللہ علیہ مین نازل ہوئی موضع غدیر خم مین اور ثعلبی

نی بہی کہ اکابر اہل سنت سی ہی لکہا ہی کہ براء ابن عازب نی روایت کیا ہی کہ جبکہ رسول

خدا صلی اللہ علیہ و آلہ حجۃ الوداع سی فارغ ہوئی اور غدیر خم مین پہنچی اور اوس دن نہایت

گرمی تہی کہ وہ سایہ درخت مین بیٹہہ گئی تہے اور تمام مہاجرا اور انصار کو جمع کیا اور دست علی

صلوات اللہ علیہ تہا منا اور کہا کہ اے حاضرین مین اولی نہین ہون نفس کا تمہاری سی سبہون

نی عرض کی کہ درست ارشاد فرماتی ہین آپ بعد اسکی حضرت نی فرمایا کہ جسکا مین مولا ہون علی

مولی اوسکی ہین بار خدایا دوست رکہہ اوس شخص کو کہ علی کو دوست رکہی اور دشمن رکہہ اوسکو

کہ علی کو دشمن رکہی عمر ابن الخطاب اوٹہا اور کہا کہ اے پسر ابوطالب مبارک ہو تمکو یہہ منصب عالی

اور ایک روایت سی ثابت ہوا ہی کہ حاضران اوس روز ستر ہزار بعدد قوم موسی کی تہی کہ ہر گاہ

ہر گاہ موسی نی واسطی بہائی اپنی کی موجب حکم الٰہی کی اسیطرحسی ہارون کی بیعت لی اور آخر کو اونہون
نی نقض بیعت کی اسیطرحسی یہہ بہی اسیطرحسی واقع ہوا ہی ابن مردویہ کتاب مناقب مین لایا ہی کہ
عبد اللہ مسعود نی روایت کیا ہی کہ ہم حیات جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ مین آیۃ کو اسطرح پڑہتی
تہی یَا اَیُّہَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ اِنَّ عَلِیًّا مَوْلَی
الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ اور ثعلبی نی لکہا ہی کہ ہر گاہ حکایت نصب شاہ اولیا
منتشر ہوئی حارث ابن نعمان فہری ناقہ پر سوار ہوکر متوجہ مدینہ ہوا اور بہ ساتہہ حضرت رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ کی منازعت شروع کی اور کہا کہ ای محمد ہمکو کلمہ شہادت پر دلالت کی ہمنی قبول
کیا ہمنی بعد اسکی حکم نماز پنجگانہ کیا قبول کیا ہمنی اسیطرحسی حکم زکوٰۃ اور حج اور روزہ اور جہاد قبول
کیا ہمنی بعد اسکی جو ارشاد فرمایا مخالفت نہ کی ہمنی باوجود ان باتونکی راضی نہوا تو اور اب ابن
پسر عم اپنی کا لیکر سب مسلمانونپر امیر کیا تمنی یہہ امر آیا بفرمان خدا تمسی صادر ہوا ہی یا اپنی
طرفسی ہی حضرت نی فرمایا کہ جو کچہہ حق علی صلوات اللہ علیہ مین کیا ہمنی سب جانب حقتعالی سی ہی
وہ منافق سیاہ دل غضبناک اوٹہا اور راہ مین کہتا جاتا تہا کہ اگر حق علی مین جو کچہہ محمد فرماتا ہی
اور درست ہی ایک پتہر آسمان سی بہیج کہ ہمکو ہلاک کری فی الحال ایک پتہر آسمان سی گرا اور
اوسکی سر پر لگ کر دبر سی باہر ہوا اور جہنم کو واصل ہوا چنانچہ آیہ سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ
وَّاقِعٍ لِّلْکَافِرِیْنَ لَیْسَ لَہٗ دَافِعٌ مِّنَ اللّٰہِ ذِی الْمَعَارِجِ مشعر اسکی طرف ہی جناب صادق
صلوات اللہ علیہ سی مروی ہی کہ وہ جناب فرماتی ہین کہ عجب کہتا ہون مین رو داد علی
صلوات اللہ علیہ سی کہ ہر شخص حق اپنا بگواہی دو شاہدون کی پاتا ہی اور واسطی علی صلوات اللہ
علیہ کی دس ہزار گواہ مدینہ مین حاضر تہی کہ سبہون نی غدیر خم مین نص خلافت اون حضرت کی

سنی تھی حق اپنی کو نہ لی سکی اور ابو سعید نی روایت کیا ہی کہ شیطان بصورت ہر د پیر روز غدیر
خم مین نزدیک جناب رسول صلی اللہ علیہ و آلہ کی آیا اور کہا کہ بہت سی وہ شخص کہ متابعت تیری
کری اوس چیز مین کہ کہا ہی تو نی حق پسر عم اپنی مین پس حق تعالی نی اس آیہ کو بھیجا وَلَقَدْ
صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ یعنی تحقیق کہ راست کیا اوپر
اونکی ابلیس نی گمان اپنی کو پس پیروی کی اونہون نی ابلیس کی مگر ایک گروہ مومنین سے
کہ نکی اطاعت اوسکی قولہ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ الخ اور محل مَنْ آمَنَ کا رفع کا ہی بنا بر ابتدا کے
اور خبر اوسکی فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ ہی اور داخل فا واسطی متضمن ہونی مبتدا کی معنی شرط کو ہے
اور یہہ تمام جملہ خبر اِنَّ کی واقع ہوی ہی اور ضمیر کہ راجع طرف اسم اِنَّ کی ہی محذوف ہی تقدیر اوسکی مَنْ آمَنَ مِنْهُمْ ہی

لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ
لعنت کئی گئی وہ لوگ کہ کافر ہوئی فرزندان یعقوب سی اوپر زبان داؤد کی اور زبان عیسی ابن

مَرْيَمَ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ۝ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ
مریم کی یہہ حکم بسبب اوس کی ہی نا فرمانی کی اونہونی اور رہتی وہ کہ حق سی تجاوز کرتی ہین تھی وہ کہ نہیں باز رہتی

عَن مُّنكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝ تَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ
عمل زشت سی کہ کیا ہی اونہون نی ہر آئینہ بد ہی وہ چیز کہ ہین وہ عمل کرتی ہین دیکھتا ہی تو ای محمد بہتسو کو اونکی کہ دوستی کرتی ہین ایسے

الَّذِينَ كَفَرُوا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنفُسُهُمْ أَن سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ
اون لوگون سی کہ کافر ہوئی ہین ہر آئینہ بد ہی وہ چیز کہ آگی بھیجا ہی واسطی اونکی نفسون نی اونکی یہہ کہ غضب کیا خدا نی اوپر اونکی

وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ ۝ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ
اور بیچ عذاب کی وہ ہمیشہ رہین سے اور اگر ہوتی کہ ایمان لاتی ہوتی ساتھ خدا کی اور نبی کی

وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ

اور نبی کی اور اوس چیز کی کہ نازل کی گئی ہی طرف اوسکی ہرآئنہ نہ لیتی وہ اونکو دوست اور لیکن بہت اونمین سے

فَاسِقُونَ ۝ لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ

خارج از ایمان ہین ہرآئنہ پاتا ہی تو شدید ترین لوگونکا عداوت سی واسطی اون لوگونکی کہ ایمان لائین یہود کو

وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُم مَّوَدَّةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا

اور اون لوگونکو کہ شریک لاتی ہین اور ہرآئنہ پاتا ہی تو نزدیکتر اونکا از روی دوستی واسطی اون لوگونکی کہ ایمان لائین اونکو کہ کہتی ہین

إِنَّا نَصَارَىٰ ذَٰلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ

اوہنونے تحقیق کہ ہم نصاری ہین یہہ بسبب ہی کہ بعضی اونمین سی دانایان است کو ہین اور عابد ہین اور بسبب اسکہ وہ نہین کرتی ہین تکبر

وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ

اور ہر گاہ سنتی ہین وہ اوس چیز کو کہ نازل کی گئی طرف رسول کی دیکھتا ہی تو کہ چشمہائی اونکی جاری کرتی ہین

مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ

اشک کو بسبب اوس چیز سی کہ پہچانتی ہین وہ حق سی کہتی ہین وہ اى پروردگار ہمارے ایمان لائی ہم پس لکہہ تو ہمکو ساتھ

الشَّاهِدِينَ ۝ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ

گواہ ہونیوالونکے اور کیا ہی واسطی ہمارے کہ نہین لاتی ہم ایمان ساتھ خدا کی اور ساتھ اوسکی کہ آیا ہمکو حق سی حالانکہ خواہش کرتی ہین

أَن يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ ۝ فَأَثَابَهُمُ اللَّهُ بِمَا قَالُوا

یہہ کہ داخل کری ہمکو رب ہمارا بہشت مین ساتھ گروہ صالحون کے پس پہنچایا اونکو خدانی بسبب اوس چیز کی کہ کہا اونہونی

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَٰلِكَ جَزَاءُ

بیچ باغونکی کہ جاری ہین نیچی درختونکی نہرین درحالیکہ ہمیشہ رہین گی بیچ اوسکی اور یہہ ہی عوض

ہر گاہ آستانہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی مشرف ہوے اور آنحضرت نی سورہ یسین
اونپر تلاوت کیا سنکر بہت سا روئی اور احکام اسلام قبول کئی اور بار گرد کہا اونہون نی کہ
قرآن کسقدر مشابہت رکہتا ہی اوس خبر سی کہ جو عیسی پر نازل ہوتی تہی اور مقصود قائلین انا
نصاری سی یہہ لوگ ہین قولہ یا ایہا الذین آمنوا لا تحرموا الخ اکثر تفاسیر مین
مذکور ہی کہ ایک روز جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ صحابہ سی وصف قیامت کرتی تہی اور
تتمہ احوال اوسکی بیان فرماتی تہی دس شخص صحابہ مین سی مثل ابن مسعود اور مقداد اور ابوذر
اور سلمان اور سالم وغیرہ کی ایکروز خانہ عثمان ابن مظعون کی جمع ہوئی اور اتفاق کیا کہ
بقیۃ العمر مین دنکو صائم رہا چاہیے اور شب کو بعبادت قائم اور فرش نفیس پر نہ سویا چاہیے
اور گوشت اور روغن نہ کہایا چاہیے اور مباشرت زنان اور ترک دنیا کرکی پلاس پوشی اختیار
کیا چاہیے اور اسپر قسم کہائی ہر گاہ یہہ خبر جناب رسالت کو پہنچی فرمایا کہ حق تعالی نی ہمکو حکم نہین
کیا ہی اس بات کا کہ جو تمنی ارادہ کیا ہی بدرستی نفس تمہاریکو اوپر تمہاری حق ہی روزہ بہی
رکہو اور افطار بہی کرو گوشت اور روغن کہاؤ اور عورتون سی خلوت کرو اور جو شخص کہ
اس امر پر اعراض کری مجہسی نہین ہی حق تعالی نی اس آیہ کو نازل کیا قولہ حلالا طیبا
مروی ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ مرغ بریان تناول فرماتی تہی اور فالودہ
اور حلوا دوست رکہتی تہی اور فرماتی تہی کہ المؤمن حلو و یحب الحلاوۃ یعنی مومن شیرین ہی
اور شیرینی کو دوست رکہتا ہی اور بہی آنحضرت نی فرمایا کہ شکم مومن مین ایک گوشہ ہی
کہ اوسکو نہین پر کرتی مگر شیرینی منقول ہی کہ بعد از نازل ہونی ان دونون آیہ کی اصحاب نی عرض
کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ہم سمیع اور مطیع تمہاری ہین لیکن کیا کرین کہ قسم کہائی ہی ہمنی

یہہ آیت نازل ہوئی لا یؤاخذکم اللہ اور حضرت صادق اور باقر صلوات اللہ علیہما سی مروی ہی کہ مراد
قسم لغو سی کہنا لا واللہ و بلی واللہ کا ہی بقصد تاکید بدون قسم کی اور یا سبقت زبانی سی
بدون قصد کی اور سب فقہائی امامیہ متفق ہین اسپر اور مراد ساتہہ عدم مواخذہ کی
عدم عقاب اور عدم کفارہ ہی یعنی حق تعالی تمکو عذاب نکریگا اور کفارہ تمپر لازم نکریگا
اس قسم کہانی مین قولہ عقدتم الایمان حاصل اسکا یہہ ہی کہ زبان سی کہی اور دل سی
قصد اوسکا کری اور بعد اسکی خلاف اوسکا کری اس صورت مین البتہ مواخذہ ہوتا ہی قولہ اطعام
عشرۃ یعنی کہلانا دس مسکین کا ہی ہر ایک کو ایک مد کہ مومن ہون اور وزن مدکا
پانسہہ درہمیہ اور نو ماشہ اور چند برنج ہی قولہ فی الخمر الخ منقول ہی کہ یہہ آیت دلالت کرتی ہی
حرمت خمر پر چند وجہ سی اول یہہ ہی کہ خمر کو ساتہہ قمار کی قرین کیا اور قمار حرام ہی پس قرین
اوسکا بہی حرام ہوگا دوم یہہ ہی کہ قمار اور بت پرستی کو ایک سلک مین منتظم کیا اور بت
پرستی سردار سب حرامونکا ہی سوم اوسکو حق تعالی نی تعبیر رجس کیا ہی اور جو چیز کی پلید ہے
حرام ہی چہارم عمل شیطانی سی حق تعالی نی اسکو شمار کیا ہی اور جو چیز کہ کار شیطان ہی وہ حرام ہے
پنجم حکم اجتناب کا اوس سی کیا ہی اور جو چیز کہ دور رہنا اوس سی واجب ہو حرام ہی ششم
رستگاریکو معلق کیا ہی ساتہہ اجتناب اوسکی کی اور جو چیز کہ ایسی ہو حرام ہی ہفتم سبب دشمنی
اور خصومت کا اسکو گردانا ہی اور جو چیز کہ باعث عداوت مسلمانونکی ہو حرام ہی ہشتم باز رکہنے
والی خدا سی ہی اور جو چیز کہ ذکر حق تعالی سی باز رکہی حرام ہی نہم سبب منع کا ہی نماز سی پس مثل
حرام ہی دہم حکم فرمانا حق تعالی کا کہ اوس سی باز رہو اور جس چیز کا کہ ترک اسکا فرض ہو وہ حرام ہی
محمد حنفیہ نی پدر بزرگوار اپنی امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سی روایت کیا ہی کہ اون حضرت نی

فرمایا کہ جو شخص شراب پیتی ہی ہرکاہ دختر مستی چاہی نہ دو اوسکو اور سخن اوسکی کو راست نجانو اور شفاعت
اوسکی قبول نکرو اور اوسکو امین نکرو اور اگر اوسکو امین کرو کسی چیز کا اور وہ اوسکو ضایع کرے
خدا پر لازم ہی کہ عوض اوسکا نہ دیوی اور حضرت رسالتؐ سی مروی ہی کہ جو شخص دنیا مین شراب پیوے
اور بی توبہ مری قیامت مین زہرہای عقرب اور مار واسطی اوسکی کی حاضر کرین کی اوس کے پینے کے
جسوقت نزدیک دہن اوسکی کی لیجائین کی ہنوز پیا نہو گا کہ گوشت منہ اوسکی کا گر پڑیگا اور جسوقت
کہ پیی کا سب اعضا اوسکی پاش پاش ہو جائیگی کہ اہل جہات اس عذاب سی کمال متنفر ہونگی اور دوزخ
مین کھینچ لیجائین کی اور شدید ترین عذاب مین مبتلا کرینگی اور بہی اونحضرتسی مروی ہی کہ آنحضرتؐ نے
لعن کیا ہی شراب پر اور نچوڑنی والے اوسکی پر اور بایع و بیچنے والے اوسکی پر اور مشتری اوسکی کو اور ساقی اوسکی کو اور پینی والی اوسکی کو اور
قیمت لینی والی اوسکی کو اور حمال اوسکی کو اور جس شخص کی واسطی شراب لیجاتی ہین قولہ ثم اتقوا
الیٰ آخر غرض تکرار لفظ ایمان اور تقا اور عمل صالح سی مبالغہ ہی کمال ثابت ہنی مین ان امور پر تا وقت اجل پہنچنے کے

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗۤ اَيْدِيْكُمْ
اے وہ لوگو کہ ایمان لاتی ہو البتہ آزمایش کرتا ہی خدا ساتہہ ایک چیز کی شکار سی کہ پہنچتی ہین اوسکو ہاتہہ تمہارے

وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ
اور نیزے ہاتہی تمہارے سی تا کہ جانی خدا اوس شخص کو کہ ڈرتا ہی خدا سی بیچ غیب اوسکی کے پس جو شخص کہ تجاوز کرے بعد اس آزمایش کے

فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ
پس واسطی اوسکی عذاب دردناک ہی اے وہ لوگ کہ ایمان لاتی ہو نہ قتل کرو تم شکار کو درحالیکہ تم

حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ
احرام باندہی ہو اور جو شخص کہ قتل کرے اوسکو تم مین سی دیدہ و دانستہ پس عوض واجب ہی مثل اوس چیز کی کہ قتل کیا چارپایوں سی حکم کرین

يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ

که حکم کریں ساتهه اوسکی دو گواه عادل تم سی درحالیکه وه جزا قربانی ہی پہنچنی والی ہو کعبه کو یا کفاره ہی کهلانا

مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ عَفَا اللّٰهُ

مسکینوں کا یا برابر اسکی روزه رکهنا تاکه چکهی وه سختی کا اپنی کو درگذرا خدا

عَمَّا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ

اوس چیز سی که آگی گذرا اور جو شخص که عمل کری ایسا پس بدلا لیگا خدا اوس سی اور خدا غالب ہے

ذُو انْتِقَامٍ ○ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ

صاحب انتقام ہی حلال کیا گیا ہی واسطی تمہاری شکار دریا کا اور طعام دریا کا واسطی فائده دینی کی تم کی اور واسطی کاروان کی

وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ

اور حرام کیا گیا ہی اوپر تمہاری شکار صحرا کا جب تک که احرام باندهنی والی ہو او ڈرو خدا سی ایسا خدا که طرف اوسکی

تُحْشَرُوْنَ ○ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَ

جمع کئی جاؤ گی کردانا خدا نی کعبه کو ایسا که وه گهر احرام کا ہی او قوام ہور دین کا واسطی لوگوں

الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ

ماه حرام کو اور قربانی کو اور صاحبان قلاده کو بهی اسیطرح سی قوام کردانا ہی یه واسطی اوسکی ہی جانو تم تحقیق که

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ اِعْلَمُوْٓا

اوس چیز کو که بیچ آسمانوں کی ہی اور وه چیز که بیچ زمین کی ہی اور بدرستی خدا ساتهه ہر شی کی دانا ہی جانو تم

اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ مَا عَلَى

بدرستی که خدا سخت عذاب کرنی والا ہی اور بدرستی که خدا بخشنی والا ہی مہربان ہی نہیں ہی اوپر

الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ○

رسول کی مگر پہونچا دینا اور خدا جانتا ہی اوس چیز کو کہ ظاہر کرتی ہو تم اور اوس چیز کو کہ چھپاتی ہو تم

قُلْ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ ج

کہہ تو اے محمد نہین برابر ہین نجس اور پاک اگرچہ تعجب مین لاوی تجکو کثرت بدون کی

فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

پس ڈرو تم خدا سی اے صاحبان عقل شاید کہ تم رستگار ہو اے وہ لوگ

آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَإِنْ تَسْأَلُوا

ایمان لاتی نہ سوال کرو تم چیزون سی کہ اگر ظاہر کیا جاوی واسطی تمہارے جی اب سکا دیکین تمکو اور اگر سوال کرو تم

عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبْدَ لَكُمْ عَفَا اللَّهُ عَنْهَا وَاللَّهُ غَفُورٌ

اونسی وقتی کہ نازل کیا جاوی قرآن ظاہر کیا جاوی واسطی تمہارے جی اب سکا عفو کیا خدا اوس سوال سی اور خدا بخشنی والا ہے

حَلِيمٌ ○ قَدْ سَأَلَهَا قَوْمٌ مِنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ أَصْبَحُوا بِهَا كَافِرِينَ ○ ج

بردبار ہی بدرستی کہ سوال کیا اونسی ایک قوم نی آگی تمہارے سی بعد اسکی ہوئی وہ ساتھ اوسکی انکار کرنی والے

مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ وَلَٰكِنَّ

نہین کردانا خدا نی ناقہ گوش شکافتہ سی در نہ وہ ناقہ کہ چھوڑ دیا ہو بتون کو نہ گوسفند کہ ابر پیوستہ ہو نہ ناقہ ... لیکن

الَّذِينَ كَفَرُوا يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَأَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ○

وہ لوگ کہ کافر ہوئی افترا کرتی ہین اوپر خدا کی جھوٹ کو اور اکثر اونکی نہین جانتی ہین

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا

اور وقتیکہ کہا گیا واسطی اونکی آؤ طرف اوس چیز کی کہ نازل کیا ہی خدا نی اور طرف رسول کی کہا اونہون نی کہ کافی ہی ہمکو

ع

حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَاءَنَا اَوَلَوْ كَانَ اٰبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

کہ کافی ہی ہمکو وہ چیز کہ پایا ہی ہمنی اوپر اوسکی پدران اپنی کو آیا اگر ہوں آبا اونکی کہ نہ جانتی ہوں وہ

شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا

کسی چیز کو اور نہ ہدایت پاتی ہوں ای وہ لوک کہ ایمان لائی اوپر تمہاری ہی حفاظت نفسوں اپنی

يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ

ضرر کرتا تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہوا وقتی کہ ہدایت پائی تمنی طرف خدا کی ہی جائی بازگشت تم سبکی پس جزا دیکا تمکو

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ

ساتھہ اوس چیز کی کہ ہو تم عمل کرتی ہو تم ای وہ لوک کہ ایمان لائی گواہی وصیت کی ہی درمیان تمہاری وقتیکہ واقع ہوی

اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرَانِ

ایک کو تم مین سی موت ہنگام وصیت مین دو شخص صاحبان عدل تم سی یا دو شخص اور

مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ

غیر مذہب تمہاری سی اگر ہو تم کہ سفر کیا ہو تمنی بیچ زمین کی پس پہنچی تمکو مصیبت

الْمَوْتِ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ

موت کی ایسی وہ دونو آخر کہ ٹھہراؤ تم اون دونو کو پس از نماز پس قسم کھائین کی وہ ساتھہ خدا کی اگر شک کرتی ہو تم

لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّا

کہ نہین مول لیا ہمنی ساتھہ اوسکی مال دنیا کو اگرچہ ہوں صاحبان قرابت سی اور نہین چھپاتی ہم گواہی خدا کو بدرستیکہ ہم

اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ۝ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ

اوس وقت مین ہر آینہ گنہگاروں سی ہونگی پس اگر اطلاع دی جاوی اوپر اس بات کی کہ وہ دونو لائق ہوئی گناہ کی پس دو گواہ اور

يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأَوْلَيَانِ فَيُقْسِمَانِ

قائم ہو جاتی تمام اون دونوں کی اون لوگوں سی کہ لائق ہی اوپر اونکی وصیت وہ احق اولیٰ مین اون دو ہیں ان پس قسم کہاوین دونوں بیگانونسی

بِاللَّهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّا إِذًا لَمِنَ

ساتھ خدا کی ہر آئینہ گواہی ہماری سزاوار تر ہی گواہی اون دونوں سی اور نہین ستم کرتی ہم بدرستی کہ اس ہنگام مین ہر آئینہ

الظَّالِمِينَ ۝ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يَأْتُوا بِالشَّهَادَةِ عَلَىٰ وَجْهِهَا

ستمکاروں سی ہونگی یہہ نزدیک تر ہی اسبابا سی کہ آدین وہ ساتھ گواہی کی اوپر طریق حق اوسکی کی

أَوْ يَخَافُوا أَنْ تُرَدَّ أَيْمَانٌ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاسْمَعُوا وَاللَّهُ

یا یہہ کہ ڈرین وہ یہہ کہ رد کی جاتی قسم ہیون پر بعد قسم کہانی اونکی دین کی اور ڈرو تم خدا سے اور سنو تم اور خدا

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝

ع

نہین ہدایت کرتا ہی قوم فاسقون کو

قوله يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا مروی ہی کہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ سی سوال کرتی تھی اور حضرت بہ سبب کثرت سوال کی غضب مین ہوئی اور بالائی منبر گئی اور خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ سوال نکرین مجہسی مگر یہہ کہ جواب کہون مین ایک شخص کہ مطعون النسب مین تہا اوٹہہ کہڑا ہوا اور عرض کیا کہ باپ میرا کون ہی فرمایا کہ حذافہ بن قیس ایک شخص دیگر نی عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ باپ میرا کہان ہی فرمایا حضرت نی دوزخ مین عمر خطاب ایستادہ ہو کر پائی مبارک پر بوسہ دیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ ہم جدید الاسلام ہین اور قریب العہد ہین شرک سی ہماری اور قصور سی درگذر سی اوس وقت غضب حضرت کا ساکن ہوا اور فرمایا کہ بحق اوسی خدا کی جان میری بید قدرت اوسکی مین ہی کہ اسوقت بہشت اور دوزخ کو برابر

ہمارا بر میری متصور کیا تہا اور مین اسمین دیکہتا تہا کہ تم مین سی کون بہشت مین اور کون دوزخ مین ہی
اگر تم سوال کرتی تو پشیمان ہوتی حقتعالی نی اس آیہ کو بہیجا قولہ قد سألها قوم الخ یعنی بر حقیقتی کہ سوال
کیا اون چیزونسی ایک گروہ نی کہ آگی تمسی تہی مثل ثمود کی کہ طلب ناقہ کیا اور مثل قوم موسی کی
کہ تکلیف طلب رویت کی اور مثل حوارین کی کہ درخواست مائدہ کی کی اور بعد دیکہنی ان معجزہ کی ایمان
نہ لائی قولہ ما جعل اللہ من بحیرۃ الخ جناب امیر سی مروی ہی کہ حقتعالی نی فرض کیا ہی اوپر
تمہاری فرائض کو پس ضائع اوسکو نکرو اور حدود ٹہرا دی پس ان حدونسی تجاوز نکرو اور منع کیا ہی تمکو چیزہای
چندسی پس مرتکب اوسکی نہو اور خاموش ہو چند چیزسی بہ جہت فراموشی کی بلکہ واسطی مصلحت کے
کہ عائد تمہاری طرف ہوتی ہی پس تکلیف اوس امر کو نکرو اور تحصیل اوسکا نکرو منقول ہی عمرو بن یحیی نی
سات قوم قبائل عربسی کہ ایک اونمین قریش بہی تہی طرف دین جاہلیت کی دعوت کی اور دین اسمعیل سی
منصرف کرکی بت پرستی پر ترغیب دی اور نصب اصنام اور تعین کرنا بحائر کا اور سوائب کا اوسکی جانب سی
ہوا ہی اور صحیح ترین روایات اس بابمین یہہ ہی کہ ہر گاہ ناقہ پنجم بچہ جنتی تہی وہ پانچوان بچہ نر ہوتا تہا کان
اوسکی ماکی چیرتی تہی اور سواری ہی اور دوہنی سی اور بار کرنی سی اور بال کترنی سی منع کرتی تہی اور
اوکو کہاسی دور نکرتی تہی اور اوسکا نام بحیرہ رکہتی تہی کسی شخص کی ہان کوئی بیمار ہوتا تہا کوئی مسافر ہوجاتا
تہا واسطی شفا اوس بیمار کی اور قدوم اوس مسافر کی کہتا تہا یہہ میرا سائبہ ہی پہر اوس ناقہ کو چہوڑ دیتی تہی
اور تمام احکام بحیرہ کی اوسپر جاری کرتی تہی اور اوسکا سائبہ نام رکہتی تہی اور ہر گاہ بکری سات بچی جنتی تہی تو اگر
اگر ماوہ ہوتا تہا کہتی تہی کہ یہہ ہمارا ہی اور درمیان گلہ کی چہوڑ دیتی تہی اور اگر نر ہوتا تہا تو اوسکو ذبح کرتی
تہی اور کہتی تہی یہہ ہماری خداونکی واسطی ہی اور اگر نر و مادہ دو توام جنتی تہی نر کو بہی نہ ذبح
کرتی تہی اور واسطی اونکی مادہ چہوڑ دیتی تہی اور کہتی تہی کہ وصلت اخاہا یعنے

یہہ مادہ پہونچی اپنی بہائی کو اور برادر اوسکی نی حکم اوسکا لیا اور یا اوسکا نام وصیلہ رکہتی تہی
اور ہرگاہ شتر نر نو دس برس ناقہ کو آبستن کرتا تہا کہتی تہی حمی ظہرہ یعنی حمایت کی پشت اپنی
کی بعد اسکی سواری او پہر نکرتی تہی اور کسی آب و کیاہ سی منع نکرتی تہی اور اوسکو حامی کہتی
تہی اور یہہ آئین زمانہ عمر ابن لحی سی زمانہ حضرت رسالت پناہی تک یہہ سات قبایل
اسیط حسی کرتی تہی اور مدعی اس بات پر تہی کہ حقتعالی نی ان باتونسی اونسی خوش اور
عزیز اور مکرم کیا ہی لہذا حق تعالی نی رد سخن اونکی مین یہہ آیہ نازل کیا قولہ یا ایھا
الذین امنوا الخ منقول ہی کہ تمیم اور عدی نی قوم نصاری سی بتقریب تجارت سفر کیا
اور بدیل نامی ایک مسلمان آزاد کردہ عمرو عاص تہا ہمراہ انکی ہوا وقتی کہ بولایت
شام پہونچی بیمار ہوا اور نقود اور امتعہ سی جو کچہ پاس اوسکی تہا ایک صحیفہ مین ثبت کیا
اور درمیان کپڑدن اپنی کی چہپایا ہرگاہ کہ مرض اوسکا سخت تر ہوا تمیم اور عدیکو وصیت
کی کہ ترکہ میرا میری اہل کو پہنچایو بعد از وفات اوسکی ہرگاہ اون لوکون نی رخوت اور
امتعہ اوسکی دیکہی ایکطرف نقرہ کوب پایا اور تین مثقال سی اوس مین تہی اوسکو لی لیا اور
باقی کو مدینہ مین لاتی اور اوسکی اہل کو دی ورثہ بدیل نی ہرگاہ اوس صحیفہ کو پایا ظرف نقرہ
کوب کو نپایا رجوع کی طرف تمیم اور عدیکے اونہون نی انکار کیا آخر الامر یہہ مرافعہ تا بہ
مجلس معلائی حضرت رسالت پناہی کی لائی اوسوقت یہہ آیہ نازل ہوا یا ایھا الذین
امنوا شہادۃ الایہ اور بعد نزول اس آیہ کی جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی تمیم
اور عدیکو طلب کیا بعد از نماز عصر کی نزدیک منبر کی قسم دی اونکو اونہون نی قسم کہائی
کہ ہمنی مال بدیل ہمنی لیا ہی حضرت نی فرمایا کہ انسی دعوا نکرو بعد از چندی طرف کم شدہ

شدہ کو اونکی ہاتہہ مین پایا اور درمیان انکی اور ورثہ بدیل کی منازعہ تنی طول کہنچا کہا اونہون
نی کہ ہمنی اس ظرف کو بدیل سی مول لیا لیکن بسبب اسکی کہ کوئی گواہ نتہا اظہار نہ کیا ہمنی اور
انکار کیا ہمنی مرتبہ دیگر مجلس شریف جناب رسالت پناہ مین آیا نازل ہوا فَاِنْ عُثِرَ عَلٰی
اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا قولہ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الآیہ یعنی وقتی کہ حاضر ہون اسباب موت مرض وغیرہ سے
ہنگام وصیت مین دو شخص صاحبان عدل سی کہ تم سی ہون یعنی اہل ملت تہارےسی ہون
یا اہل قرابت سی ہون چنانچہ حسن اور زہری اور عکرمہ اسیکی قائل ہوتی ہین یا دو شخص
غیر ملت تہارےسی یا اجانب سی بنا بر قول ثانی کی اور لفظ اَوْ اس مقام مین تفصیل کی ہی
نہ واسطی تخییر کی اسواسطی کہ معنی اس آیۃ کی یہہ ہین کہ دو شخص غیر ملت سی گواہی دین وقتی کہ تم
تہارا کوئی موجود نہوا اور تم سفر مین ہوا اور قید سفر کی بنا بر اسکی ہی حق تعالی جانتا تہا کہ اکثر
مصاحبت اہل کتاب سی ہوگی اور ایسی قریہ مین نازل ہونگی کہ مسکن اہل کتاب کا ہو
پس یہانسی معلوم ہوا کہ گواہی دو عادلونکی اہل ایمان سی عام ہی سفر اور حضر مین اور
گواہی اہل ذمہ کی منحصر سفر مین ہی وقتی کہ اہل ایمان سی نہ پہنچی قولہ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ
الصَّلٰوةِ الآیہ یعنی باز رکہو اون دونوکو بعد از نماز عصر کی اسواسطی کہ حجاز مین اہل اسکی قسم
تہی بعد از نماز عصر کی واسطی مجتمع ہونی جماعت کثیر کی بعد از الفراغ نماز عصر کی یہہ معنی مروی
ہین حضرت ابی جعفر صلوات اللہ علیہ سی اور اسی معنونکی قتادہ اور سعید بن جبیر وغیرہ
قائل ہوتی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ نماز ظہر او نماز عصر مراد ہی یہہ معنی حسن سے
منقول ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد اس سی اہل ذمہ مین یہہ معنی ابن عباس
اور سدی سی منقول ہین اور یہہ باز رکہنا اونکا واسطی قسم کی اوسوقت ہی کہ کسی کو تہمت

وارد سمع

سی شک واقع ہوکہ یہہ شاہدین جہوٹہ نہ بولتی ہون لہذا اونسی قسم لیجائیگی کہ ہم بدل نہین کرتی
ہین اس قسم کو مال دنیاسی فوق فَاٰخَرَانِ يَقُوْمَانِ مَقَامَهُمَا الآیہ معنی اسکی یہہ ہین پس دو
شخص دیگر قائم ہوویں مقام اون دونو خائن کی اون لوگونسی کہ لائق ہی اوپر اونکی وصیت
کرنا اقربا ی میت سی کہا ہی زجاج نی کہ یہہ آیہ اصعب ترین آیات قرآن سی ہی از روی
اعراب کی اور نزدیک اکثر بصرین کی اولیان محل رفع مین ہی بنابر بدل ہونی کی ضمیر یقومان سی
پس معنی اسکی اس تقدیر پر یہہ ہون کی چاہی کہ قائم ہوویں اولیان میت مقام اون دونو
خائنونکی اور بعضون نی کہا ہی کہ رفع اسکا بنابر فاعل ہونی استحق کی ہی پس معنی اوسکی اس تقدیر
پر یہہ ہونگی کہ مستحق ہوویں اولیان میت ساتہہ قسم کہانی کی اوائل قبل ورثہ تبیین للہی من خواطئی گزری

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا أُجِبْتُمْ قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا إِنَّكَ أَنْتَ
بیچ اوس دن کی کہ جمع کریگا خدا رسولونکو پس کہیگا کس چیزسی اجابت کی گئی تم کہا اونہون نی کہ نہین علم واسطی ہمارے بدرستیکہ تو
عَلَّامُ الْغُيُوبِ إِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ
داننده چیزہای غایب ہی وقتی کہ کہا خدا نی ای عیسی بیٹی مریم کی یاد کر تو نعمت میریکو اوپر اپنی
وَعَلَىٰ وَالِدَتِكَ إِذْ أَيَّدْتُكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ

وقف لازم

اور اوپر ماں اپنی کی وقتیکہ مدد کی ہمنی تیری ساتہہ روح پاکیزہ کی کلام کرتا تہا تو لوگون سی بیچ گہوارہ کی
وَكَهْلًا وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَإِذْ
اور کہولت کی اور وقتی کہ تعلیم کی ہمنی تجہکو کتاب اور حکمت کو اور توریت کو اور انجیل کو اور وقتیکہ
تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِإِذْنِي فَتَنْفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِي
پیدا کیا تو نی مٹی سی مثل شکل مرغ کی ساتہہ اذن میری کی پس پہونکتا تو نی بیچ اوسکی پس ہوا وہ مرغ زندہ ساتہہ اذن میری کی

بِإِذْنِي وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِي وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِي

ساتھ اذن میرے کی اور اچھا کرتا تھا تو کوڑہ مادرزاد کو اور ابرص کو ساتھ اذن میرے اور وقتیکہ نکالا کرتا تھا تو مردوں کو ساتھ اذن میرے کے

وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَنْكَ إِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالَ

اور وقتی کہ باز رکھا میں نے شر بنی اسرائیل کو تجھ سے وقتیکہ لایا تو اونکے پاس معجزات پس کہا

الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ۝ وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى

اون لوگوں نے کہ کافر ہوئے اونمیں سے نہیں یہہ مگر جادو روشن اور وقتیکہ وحی کی میں نے طرف

الْحَوَارِيِّينَ أَنْ آمِنُوا بِي وَبِرَسُولِي قَالُوا آمَنَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ

حواریوں کی یہہ کہ ایمان لاؤ تم ساتھ میرے اور ساتھ رسول میرے کہا اونہوں نے کہ ایمان لائے ہم اور گواہ رہو تو ساتھ اسکے کہ ہم مسلمان ہیں

إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ

وقتی کہ کہا حواریوں نے اے عیسی بیٹے مریم کے آیا قدرت رکھتا ہے رب تیرا یہہ کہ

يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ

نازل کرے اوپر ہمارے ایک خوان آسمان سے کہا عیسی نے کہ ڈرو تم خدا سے اگر ہو تم ایمان لانے والے

قَالُوا نُرِيدُ أَنْ نَأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا

کہا اونہوں نے کہ چاہتے ہیں ہم یہہ کہ کھاویں ہم اوس سے اور طمینان قلوب ہمارے کی ہو اور جانیں ہم یہہ کہ تحقیق سچ کہا تو نے ہمسے

وَنَكُونَ عَلَيْهَا مِنَ الشَّاهِدِينَ ۝ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا

اور رہوں ہم اوپر اوسکے گواہوں سے کہا عیسی بیٹے مریم نے اے خدا اے پروردگار

أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً

نازل کر اوپر ہمارے ایک خوان آسمان سے کہ ہووے وہ ہمارے عید واسطے اول ہمارے کے اور آخر ہمارے کے اور نشانی

مِنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ

تجہسی اور روزی دی ہمکو اور تو بہتر روزی دینی والا ہی کہا خدانی بدرستیکہ مین نازل کرنی والا ہون اوسکو اوپر تمہارے

فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝

پس جو شخص کہ کافر ہو بعد اسکی تم مین سی پس بدرستیکہ مین عذاب کرونگا مین اوسکو ایسا عذاب کہ نہین عذاب کیا مینی واسطے کسی کو جمیع عالم سی

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ

اور وقتی کہ کہا خدانی ای عیسی بیٹے مریم کی آیا تونی کہا ہی واسطی لوگونکی کہ لو تم مجہکو

وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ

اور ما در میری کو دو خدا سوائی خداتی برحق کی کہا عیسی نی پاکیزگی یاد کرتا ہون تجہکو نہین لائق ہی واسطی میری یہہ کہ کہون مین

مَا لَيْسَ لِيْ ۗ بِحَقٍّ ۭ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ۭ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ

اوس چیز کو کہ نہین ہی واسطی میری حق کہنی کا اگر ہتا کہا مینی اوسکو پس تحقیق کہ جانتا تہا تو اوسکو جانتا ہی تو جو کچہ بیچ نفس میری کی ہی اور نہین

اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا

جانتا ہون مین اوس چیز کو کہ بیچ ذات تیری کی ہی بدرستیکہ تو جاننی والا چیزہای پوشیدہ کا ہی نہین کہا مینی واسطی اونکی مگر

مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ

وہ چیز کہ حکم کیا تونی سا تہہ اوسکی یہہ کہ عبادت کرو تم خدا کی کہ رب میرا ہی اور رب تمہارا ہی اور تہا مین اوپر اونکی

شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ۭ

گواہ جب تک کہ تہا مین بیچ اونکی پس جس ہنگاہ کہ وفات دی تونی مجہکو تہا تو نگہبان اوپر اونکی

وَاَنْتَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَ

اور تو اوپر ہر چیز کی گواہ ہے اگر عذاب کری تو اونکو پس بدرستیکہ وہ بندہ تیری ہین اور

سورۂ

وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ

اور اگر بخشی تو وسطی اونکی پس بدرستی کہ تو غالب ہی دانا ہے کہا خدانی کہ یہہ دن ہی

يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

کہ نفع دیتا ہی راست گونکو راستگوئی اونکی واسطی اونکی بہشتین ہین کہ جاری ہین نیچی درختونسی نہرین

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ

درحالیکہ رہنی والی ہین بیچ اوسکی ہمیشہ راضی ہوا خدا اونسی اور خوشنود ہوئی وہ اوس خداسے یہہ رستکاری ہے

الْعَظِيْمُ ○ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

ع

بزرگ ہی واسطی خداکی ہی بادشاہی آسمانو اور زمین کی اور اوس چیز کی کہ بیچ اونکی ہی اور وہ اوپر تمام چیزونکی قادر ہے

قوله عَلَّامُ الْغُيُوْبِ یعنی تو جاننی والا غائب چیزونکا ہی پس تو جانتا تہا کہ اون لوگون کی زبان سے اجابت کی اور مکنون دل اونکی کا اور تہا منقول ہی کہ عیسی باوجود اس مرتبہ عظمی کی جامہ پشمین پہنتی تہی اور گیاہ زمین نوش کرتی تہی اور کاہی کوئی چیز ذخیرہ نکرتی تہی اور کہہ نرکہتی تہی کہ ویران ہوئی اوسکی کا خوف آوی اور نہ زن اور نہ فرزند رکہتی تہی کہ خاطر اونکی اونسی متعلق ہو اور جس جگہہ پر شب ہوتی تہی وہان سو رہتی تہی قوله يَسْتَطِيْعُ اس مین چند اقوال ہین اول یہہ ہی کہ آیا رب تیرا کریگا اسطرح سی وقتی کہ تو سوال کریگا وس سی تا کہ یہہ باعث زیادتی علم ہمارےکا ہو اور صدق تیرکی سو اسطی کہ وہ عارف تہی اور مومن تہی پس شک کرنا اونکو سزاوار تہا دوم یہہ ہی کہ اونہون نی قبل از استحکام معرفت کی کہا ہو سوم یہہ ہی آیا اجابت کریگا رب تیرا اس امر کو پس اسصورت مین معنی یستطیع کی یطیع کی ہین یعنی تیری اطاعت کریگا لہذا حضرت عیسیٰ نی اونسی کہا کہ خوف کرو تم ایسی سوال کرنی سی قوله وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا الایۃ

اور یہہ کہنا اونکا کہ مطمئن ہوون قلوب ہمارے قرینہ اسکا ہی کہ معنی اول ہی مراد ہوون چنانچہ
عاقل پر پوشیدہ نہین ہی قولہ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ الآیہ مروی ہی کہ ہرگاہ حوارئین نے
طلب مائدہ کیا عیسیٰ نی کہا کہ تیس روز روزہ رکہو اور بعد اسکی جس چیز کی خواہش کرتی ہو
طلب کرو حوارئین نی بموجب ارشاد اونکی کی تیس روزہ رکہی بعد اسکی عیسیٰ نی جامہ پشمینہ پہنکر
جانب قبلہ متوجہ ہوکر دعا کی جسطرح سی کہ حق تعالیٰ خبر دیتا ہی کہ کہا عیسیٰ بیٹی مریم نی ای
بار خدایا ای پروردگار ہماری بہیج اوپر ہماری ایک خوان آسمان سی کہ ہووی واسطی
ہماری وہ دن عید کا کہ ہر سال اوس روز کو ہم عید کیا کرین اور اسی واسطی وہ لوگ
اوس روز مین زندانیونکو بند سی آزاد کرتی تہی اور اطفال کو مکتب سی خلاص کرتی تہی
اور اہل صنائع دست اپنی کام سی باز رکہتی تہی اور نضر بن شمیل نی نقل کی کہ جو شخص اللّٰہم
کہی خدا کو ساتہہ جمیع ناموں اوسکی کی یاد کیا ہی اور اسی واسطی عیسیٰ نے وقت طلب مائدہ حق
تعالیٰ کو اس کلمہ سی یاد کیا اور اصل اللّٰہم کی یا اللّٰہ تہی یا کو حذف کیا اور آخر مین میم لائے
عوض اوسکی مین گویا کہ حرف ندا کا ٹہرا اور بعضون نے کہا ہی کہ اصل اسکی اللّٰہ اُمَّہُم بِالْخَیْرِ
یعنی قصد کر انکو ساتہہ خیر کی پس اس صورت مین میم قبضہ از اہم کا ہی قولہ مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ الآیہ
حضرت ابی جعفر علیہ السلام سی مروی ہی کہ وہ خوان کہ جو نازل ہوا تہا سات روٹیان
تہین کہ سب لوگون نی اول سی آخر تک کہایا اور سیر ہوئی اور وہ باقی رہین سلمان فارسی
سی مروی ہی کہ حق تعالیٰ نی دو ابر بہیجی کہ دسترخوان سرخ اوسمین تہا اور قریب حوارئین
کی آیا اور زمین پر بہہایا حضرت عیسیٰ گریہ و زاری کرنی لگی اور عرض کی کہ بار خدایا
اس خوان کو خوان رحمت کر دان اور عقوبت نکر بعد اسکی وضو کیا اور نماز ادا کی اور کہا

که ہم اللہ خیر الرازقین اور خوان پوشش خوانپر سی اوٹھایا ایک خوان ظاہر ہوا که اوسمین ماہی
بریان تہی اور روغن اوس سی ٹپکتا تہا اور نزدیک سر اوسکی کی نمک تہا اور نزدیک دُم
اوسکی کی سرکہ اور اطراف اوسکی مین اقسام ترکاریونکی تہی سوائی گندنی کی اور پانچ گردہ
نان اوسپر تہی ایک پر زیتون تہا اور دوسرے پر شہد اور تیسری پر گہی اور چوتہی پر پنیر اور
پانچوین پر گوشت نمک سودہ خشک شمعون که خلیفہ عیسیٰ کی تہی اوٹہی اور کہا که یا روح اللہ
یہہ طعام دنیا سی ہی یا طعام آخرت سی ہی عیسیٰ نی فرمایا که یہہ کسی سی نہین ہی بلکہ وہ طعام ہے
که حق تعالی نی بقدرت خود پیدا کیا ہی پس کہا که کہاؤ جس چیز کو که طلب کیا تہا تمنی اور ادائے
شکر کرو تا نعمت زیادہ ہوا یکہزار اونیس آدمی نی اوسکو کہایا اور اوسمین مطلق کم نہوا
اور کسی فقیر نی اوس طعام سی تناول نکیا مگر یہہ که وہ تونگر ہوا اور جس بیمار نی که اوس سی
کہایا شفا پائی یہانتک که اندہی اور کوڑہی تندرست ہوئی بعد اوسکی وہ مائدہ آسمان پر گیا
اور روز دیگر وقت چاشت پہر نازل ہوا اغنیا اور فقرا نی اوس سی تناول کیا اسیطرح سی
چالیس دن تک ایک روز درمیان آتا تہا مثل ناقہ صالح کی که ایک روز درمیان شیر
دیتی تہی پس وحی نازل ہوئی که ای عیسیٰ مائدہ میرا فقیرون کو دی نہ اغنیا کو تونگر
اس حکم سی مضطرب ہوئی اور مائدہ کو جادو پر حمل کیا اور سینتیس شخص اوسمین سے مسخ
ہوئی اور بعد تین دن کی ہلاک ہوئی قولہ اُعَذِّبُہٗ منقول ہی که بعد از نزول مائدہ
ہر گاہ اونہون نے انکار کیا ساتہہ صورت بوزنہ اور خوک کے مسخ ہوئے اور کوئی امت اسطرح عذاب سے مبتلا نہوا تہا

آیاتہا ۱۶۵ کلماتہا ۳۰۵۲ سورۃ الانعام مکیۃ حروفہا ۱۲۴۲۲ رکوعہا ۲۰

و اذا سمعوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ابتدا کرتا ہون ساتہہ نام خداکی کہ رحمن اور رحیم ہی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَ

تمام تعریفین مخصوص سطی خداکی ہین ایسا وہ خدا کہ پیدا کیا ہی آسمانون اور زمین کو اور پیدا کیا تاریکیون کو اور

النُّوْرَ ○ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ○ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ

روشنی کو بعد اسکی وہ لوگ کہ کافر ہوتی ساتہہ پروردگار اپنی کی برابر کرتی ہین بتونکو وہ ایسا خدا ہی کہ پیدا کیا تمکو

مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ

مٹی سی بعد اسکی حکم کیا ایکمدت کو اور مدت معین نام کی گئی نزدیک اوسکی ہی بعد اسکی تم شک کرتی ہو

وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ

اور وہ معبود بحق ہی بیچ آسمانون اور بیچ زمین کی جانتا ہی پنہان تمہاریکو اور آشکارا تمہاریکو اور جانتا ہی

مَا تَكْسِبُوْنَ ○ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا

اوس چیز کو کہ کرتی ہو تم اور نہین آتی اونہین کافرونکو کوئی دلیل دلائل پروردگار انکی سی مگر ہتی وہ

عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ○ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ

اوسی دلیل سی مونہہ پہیرنی والی پس بتحقیق کہ تکذیب کی اونہون نی حق کی جبکہ آیا اونکو قرآن پس قریب ہی کہ آوین اونکو

اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ

اخبار اوس چیز کی کہ تہی ساتہہ اوسکی استہزا کرتی تہی آیا نہین دیکہا اونہون نی کس قدر ہلاک کی ہمنی آگی اونکی

مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ

گروہ گذری ہوئی ایسی وہ گروہ کہ آرام پاتہا ہمنی اونکو بیچ زمین کے اسطرحسی کہ نہین آرام پایا ہمنی تمہاری اور بہیجا آسمان سی

عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا وَجَعَلْنَا الْأَنْهَارَ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُمْ

اوپر اونکی در حالیکہ علی الاتصال برسنی والی اور پیدا کیا ہمنی نہرونکو کہ جاری ہین نیچی درختون کے انکی پس ہلاک کیا ہمنی انکو

بِذُنُوبِهِمْ وَأَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ۝ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ

ساتھہ گناہون اونکی کی اور پیدا کیا ہمنی بعد اونکی گروہ آخر اور اگر نازل کرین ہم اوپر تیرے

كِتَابًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ لَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا

ایک نوشتہ بیچ کاغذ کی پس لین اوسکو ساتھہ ہاتھون اپنی کی ہر آئینہ کہتی وہ لوگ کہ کافر ہوئی نہین ہیہ

إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ۝ وَقَالُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ وَلَوْ أَنْزَلْنَا

مگر جادو روشن اور کہا اونہون نی کیون نہ نازل کیا گیا اوپر اونکی فرشتہ اور اگر نازل کرتی ہم

مَلَكًا لَقُضِيَ الْأَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُونَ ۝ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا

فرشتی کو ہر آئینہ حکم کیا جاتا امر ہلاکت اونکی کو بعد اوسکی نہ مہلت دیئی جاتی وی اور اگر گردانتی ہم اوس رسول کو فرشتہ

لَجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَا يَلْبِسُونَ ۝ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ

ہر آئینہ گردانتی ہم اوسکو بصورت مرد اور ہر آئینہ چھپاتی ہم اوپر اونکی اوس چیز کو کہ چھپا رہی ہین وہ آپ کو اور تحقیق استہزا کی گئی

بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝

پیغمبران اگلی تیرے پس احاطہ کیا ساتھہ ان لوگون کی کہ مسخریہ کیا اونہون نے رسولون سی اوس چیز کی تھی کہ ساتھہ اوسکی استہزا کرتی تھی

ابن ابی کعب سی مروی ہی کہ یہہ سورہ انعام مکہ مین دفعتاً شب کو نازل ہوا اور ستر ہزار فرشتی
حامل اس سورہ کی تہی اور ساتھہ آواز عظیم کی تسبیح اور تحمید کرتی تہی ہر گاہ جناب رسالت
صلی اللہ علیہ وآلہ نی آواز اونکی سنی فرمایا کہ سبحان اللہ العظیم اور سجدہ مین گئی اور بعد اوسکی
کاتبونکو بلایا اور فرمایا کہ اسکو لکہو اور فرمایا کہ جو شخص اسکو قرات کری بعوض ہر آیۃ کی ستر ہزار

فرشتی اوسپر درود بھیجتی ہین و نزرات مین اور جابر بن عبد اللہ انصاری نی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ سی روایت کی جو شخص کہ تین آیتین سورۂ انعام سی پڑہی تا ویعلم ما تکسبون
حق تعالی چالیس ہزار فرشتی معین کرتا ہی کہ مثل عبادت اپنی کی اوسکی واسطی لکہو قیامت تک
اور ایک فرشتہ آسمان ہفتم سی نازل ہوتا ہی اور ایک گرز آہن ہمراہ اوسکی ہوتا ہی کہ
ہر گاہ شیطان چاہتا ہی کہ وسوسہ مین اوسی ڈالی یہہ فرشتہ اوسپر گرز مارتا ہی اور
اوسکو دور کرتا ہی تا اینکہ حجاب درمیان اوسکی ہو جاتی ہین اور عیاشی نی بسند
خود ابو بصیر سی نقل کی ہی کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ سورہ انعام دفعۃً نازل
ہوا اور ستر ہزار فرشتی ہمراہ اوسکی تہی اور تعظیم اور اجلال اوسکی کرتی تہی اوسواسطی کہ
موضع مین اس سورہ کی اسم خدا مندرج ہی اگر لوگ فضیلت قراءت اس سورہ کی جانی ہرگز
ترک اوسکو نکرین اور حضرت علی بن موسی الرضا سی مروی ہی کہ جو شخص کہ اس سورہ کو
قراءت کری ستر ہزار فرشتی حاملین اس سورہ کی واسطی اوسکی تسبیح کہتی ہین قیامت تک
اور بہی کعب الاحبار سی مروی ہی کہ حق تعالی روز قیامت مین قاری اس سورہ کو خطاب
کریگا کہ ای بندی میری بیچ سایہ منبر کی آ اور فواکہ بہشت سی فائدہ مند ہو اور آب کوثر سی
سیراب ہو اور آب چشمہ سلسبیل مین غسل کر کہ تو بندہ میرا ہی اور مین خداوند تیرا ہون اور نیز
ابی عبد اللہ علیہ السلام سی مروی ہی کہ جس شخص کو حاجت ہو طرف خدا کی اور چاہی برآئی
کو پس چاہتی کہ چار رکعت نماز پڑہی ساتہہ سورۂ فاتحہ کی اور سورۂ انعام کی اور بعد
از قراءت کی پڑہی اس دعا کو یا کریم یا کریم یا کریم یا عظیم یا عظیم یا عظیم
یا اعظم یا اعظم من کل عظیم یا سمیع الدعاء یا من لا یغیرہ اللیالی صل علی محمد

محمد واله وارحم ضعفی وفقری وفاقتی ومسکنتی یا من رحم الشیخ یعقوب حین رد
علیه یوسف قرة عینه یا من رحم ایوب بعد طول بلائه یا من رحم محمدا من الیتم اواه و
نصره علی جبابرة قریش وطواغیتها وامکنه یا مغیث یا مغیث یا مغیث
کبهی کئی مرتبه پس قسم ہی اوس شخص کی کہ نفس میرا دست اوسکی مین ہی اگر کوئی دعا کری ساتهه
اسکی اور بعد اوسکی سوال کری حقتعالی سی تمام حاجتون اپنی کو پس عطا کرتا ہی حق تعالی اوسکو
قوله یعدلون یعنی عدول کرتی ہین عبادت اوسکی سی طرف عبادت اصنام کی اور برابر
کرتی ہین ساتهه پروردگار اپنی کی بتونکو حاصل کلام یہه ہی کہ حق تعالی نی اون چیزونکو
کہ سبب معیشت لوگونکا ہی پیدا کیا پس سزاوار یہہ ہی کہ تم اوپر حمد کرو اور کفران نعمت نکرو
بخلاف کفار کی کہ وہ برابر کر دیتی ہین بتونکو ساتهه پروردگار کی کہ اونکو اپنی ہاتهوں سی بنائی
ہین اور مطلقا قادر نہین پیدا کرنی کسی چیز پر قوله واجل مسمی اسمین چند اقوال ہین
ایک یہہ ہی کہ مراد ان دونو اجل سی اجل حیات ہی موت تک اور اجل موت ہی قیامت
تک یہه قول حسن اور سعید اور ضحاک اور زجاج وغیرہ سی منقول ہی اور عطائی بهی ابن
عباس سی روایت کی ہی کہ ابن عباس نی کہ مراد قضی اجلا سی اجل ولادت ہی موت تک
اور اجل مسمی سی اجل ممات ہی قیامت تک کہ نہین جانتا کوئی وقت اوسکا سوائی حق تعالی
کی پس وقتی کہ انسان صالح ہو زیادہ کرتا ہی حق تعالی واسطی اوسکی بیچ اجل حیات کی اجل موت
قیامت تک یعنی کچهہ زمانہ مابین موت اور قیامت سی لیکر زمانہ حیات کو زیادہ کرتا ہی اور اگر وہ شخص
غیر صالح ہو کم کرتا ہی اجل حیات سی اور بڑها دیتا ہی اجل معیشت کو اور کہا ابن عباس نی کہ یہہ
معنی ہین قول اوسکی کی وما یعمر من معمر ولا ینقص من عمره الا فی کتاب اور دوسرا

قول یہہ ہی کہ ایک اجل وہ ہی کہ جسمین اہل دنیا زندہ رکہی جاتی ہین تا اینکہ مرگ پہنچی اور اجل مسمی سی مراد اجل آخرت ہی اسواسطی کہ وہ اجل ہمیشہ ہی اور نہین آخر ہی واسطی اوسکی اور اجل مراد مسمی عندہ سی یہہ ہی کہ وہ لکہی ہوتی ہی لوح محفوظ مین یہہ قول جبائی سی اور سعید بن جبیر اور مجاہد سی آور تیسرا قول یہہ ہی کہ مراد قضی اجلا سی اجل مخلوقات گذشتہ کی اور اجل مسمی سی اجل باقیماندگان کی ہی یہہ قول ابی مسلم سی منقول ہی آور چوتہا یہہ ہی کہ قضی اجلا سی مراد اجل خواب ہی کہ جسمین روح مقبوض ہوتی ہی اور بعد اسکی وہ وقت جاگنی کی پہرجاتی ہی اور اجل مسمی مراد اجل موت انسان ہی یہہ قول مروی بن عباس سی ہی اور تائید کرتا ہی اسکو قول حق تعالی کا ویُرسِلُ الاُخرٰی اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی اور اصل معنی اجل وقت کی ہین پس اجل حیات وہ وقت ہی کہ جسمین حیات ہو اور اجل موت یا قتل وہ وقت ہی کہ جسمین موت یا قتل حادث ہو **تکملہ** جناب والد غفران مآب نی کتاب مواعظ حسنیہ مین لکہا ہی کہ اکثر احادیث اور اقوال اصحاب سی ظاہر ہوتا ہی کہ اجل دو قسم ہی ایک اجل مسمی ہی کہ جسمین تقدیم اور تاخیر جائز نہین ہی اور دوسری وہ قسم ہی کہ جسمین تقدیم اور تاخیر ممکن ہی تفسیر عیاشی مین منقول ہی کہ حمران نی جناب صادق علیہ السلام سی استفسار کیا کہ کیا معنی ہین قول سبحانہ تعالی کی هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ طِينٍ ثُمَّ قَضَى أَجَلًا وَأَجَلٌ مُسَمًّى عِنْدَهُ حضرت نی ارشاد کیا کہ اجل مسمی وہ اجل مراد ہی کہ جو شب قدر مین حق تعالی ملک الموت کو خبر دیتا ہی اور معین کرتا ہی اوسکو اور اسی اجل کی طرف اشارہ ہی قول حق تعالی مین إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ اور اجل دوسری وہ ہی کہ جسمین تقدیم اور تاخیر کرتا ہی اور مولانا طبرسی نی تفسیر قول حقتعالی مین اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوهُ وَاَطِيعُونِ

اَطِیعُونِ یَغفِرلَکُم مِن ذُنُوبِکُم وَیُؤَخِّرکُم اِلیٰ اَجَلٍ مُسَمًّی اِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ اِذَا
جَاءَ لَا یُؤَخَّرُ لَو کُنتُم تَعلَمُونَ کہ حاصل ترجمہ یہہ ہی عبادت کرو خدا کی اور پرہیزکاری کرو
تاحق تعالیٰ گناہان تمہارے سی درگذری اور تمکو اجل مسمی تک نگاہ رکہی اور تحقیق کہ جسوقت
اجل آتی ہی تاخیر اوسمین واقع نہین ہوتی ہی سطرح سی لکہا ہی کہ یہہ آیہ دلالت رکہتا ہی
اس بات پر کہ اجل دو قسم ہی اس جہت سی کہ عبادت اور تقویٰ کو شرط کردانا ہی واسطی
زندہ رکہنی کی اجل مسمی تک پس معلوم ہوا کہ اگر یہہ شرط عمل مین نہ آوی حق تعالیٰ اسکو
پہنچنی اجل مسمی تک فرصت نہین دیتا ہی اور قبل اسکی ہلاک کرتا ہی اور بہی جناب صادق
صلوات اللہ علیہ نی تفسیر قول حق تعالیٰ ثُمَّ قَضیٰ اَجَلًا وَاَجَلٌ مُسَمًّی عِندَہٗ مین فرمایا ہے
کہ اجل اول وہ ہی کہ ملائک اور انبیا اوس سی خبردار ہوتی ہین اور اجل مسمی وہ ہی کہ
اوسکو حقتعالیٰ مخلوقات سی پوشیدہ کرتا ہی مخفی اور پوشیدہ نہ رہی کہ بعضی احادیث سے
مستفاد ہوتا ہی کہ اجل مسمی مین بدا واقع ہوتا ہی اور اجل محتوم اور مقضی وہ ہی کہ قابلیت
بدا کی نہین رکہتی ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کلام آئمہ مین کبہی اجل مسمی مقابلہ اجل
محتوم مین مستعمل ہوتی ہی یعنی غیر محتوم اور کبہی بمعنی محتوم کی مستعمل ہوتی ہین اور اطلاق
دونو اجل کا ساتہہ مسمی کی اس اعتبار سی ہی کہ اجل محتوم شب قدر مین نزدیک ملک
الموت کی معین کی جاتی ہی اور نام رکہی جاتی ہی اور غیر محتوم باعتبار اسکی ہی کہ انبیا
اور ملائکہ اوس سی مطلع ہوتی ہین اور نام اوسکا جانتی ہین کتاب توحید مین ابی حنان
تیمی سی مروی ہی کہ مین رکاب سعادت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ مین بیچ جنگ صفین
کی حاضر تہا اور وہ حضرت ایک روز آگی لشکر اپنی کی کہڑی تہی کہ معاویہ ملعون

اکی لشکر اپنی کی مقابل حضرت کی اسپ پر سوار نکل کر کہڑا ہوا اور رکہوڑا اوسکا جلدی اور
تندی کرتا تہا اور جناب علی صلوات اللہ علیہ اسپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر سوار تہی
اور حربہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کا دست مبارک مین تہا اور رجز پڑہتی تہی اور ذو الفقار کو
حمائل کئی تہی پس ایک شخص نی اصحاب اون حضرت سی عرض کی کہ یا امیر المومنین خبردار
رہو کہ مبادا یہہ ملعون آپسی مکر کری اور کوئی آسیب آپکو پہنچائی حضرت نی فرمایا کہ فی الواقع
دیانت اور امانت اوسکی برعہد نہین ہی اور یہہ شقی ترین فاسقونکا ہی اور ملعون ترین
خوارج کا کہ امام زمانہ پر خروج کیا ہی لیکن اسقدر معلوم کیا جاہئی کہ اجل محافظ ہر شخص کی ہی
یعنی جبتک وعدہ مرگ نہ پہنچی انسان ہلاک نہین ہوتا ہی اور کوئی متنفس نہین ہی مگر یہہ
کہ ملائکہ اوسکی حفاظت کرتی ہین کہ مبادا کہوئین مین نگری یا دیوار اوسپر نگری یا اور بدی
اوسکو نہ پہنچی اور جسوقت کہ اجل اوسکی پہنچتی ہی ملائکہ نگاہبانی اوسکی ترک کرتی ہین پس
اسیطرح سی ہرگاہ اجل میری پہنچی کی شقی ترین خوارج پیدا ہوگا اور خون سر میری سی محاسن
میرینکو خضاب کریگا اور یہہ اسیطرح سی مقرر ہوا ہی کہ تخلف اوسمین ممکن نہین ہی پوشیدہ
نرہی کہ اس مقام مین اعتراض وارد ہوتا ہی کہ شہادت جناب امیر کی کہ جو ضربت ابن
ملجم سی حاصل ہوئی از قبیل اجل حتمی ہے یا از قبیل اجل غیر حتمی اگر اجل حتمی ہی تو چاہئی ابن ملجم پر قصاص واقع
نہو اسواسطی کہ اگر وہ قتل نکرتا تاہم وہ حضرت وفات پاتی اور اگر غیر حتمی ہی پس قول
اونحضرت کا فرمانا کہ اجل ہرایک کی نگہبان اوسکی ہوتی ہی اور عدم امکان ہلاکت انہی کو
متفرع کرنا قبل از ضربت ابن ملجم کی کچہ وجہ معقول نہین رکہتا ہی اسواسطی کہ قبل از ضربت ابن ملجم کی اجل انکا حافظ تہا اور بعد
اونحضرت کو آدمی بس محافظت نفس کی اوسوقت مین جب ہوگی پس اظہر نزدیک میری جواب

جواب اسکا یہہ ہی کہ ہلاکت ہر ذیحیات کی بسبب قتل اور امثال اسکی اتفاق ہوجاہی از قبیل
اجل غیر حتمی ہو باعتبار اس معنی کی کہ اگر قتل واقع نہوتا تو مقتول زندہ رہتا اور اسی واسطی
قصاص قاتل سی واجب ہوتا ہی لیکن اس مین شبہہ نہین کہ ہرگاہ حق تعالی کسیکو خبر دی کہ
تو اجل غیر حتمی سی ہلاک ہوگا پس تخلف اس مین بہی ممکن نہوگا پس اسصورت مین جنابت کا
حق ہوگا اور یہہ اشکال وارد نہوگا انتہی کلامہ اعلی اللہ فی فرادیس الجنان مقامہ قولہ
مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ معنی اسکی یہہ ہین کہ کردا تہا ہمنی اونکو سلاطین اور اغنیا حاصل یہہ ہی
کہ ہرگاہ ایسی ایسی سلاطین اور اغنیا کو کہ تم سی قوت مین اور حشمت مین بمراتب بیشتر یاد
تہی اوراونکو ہمنی ہلاک کیا پس چاہئی کہ تم خوف کرو قولہ قَرْنًا معنی قرن کی لغت مین یہہ ہین
کہ مردمان اوس عصر کو کہتی ہین اور یہہ مشتق ہی اقترانهم فی العصر سی زجاج نی کہا ہی
کہ قرن اسی برس ہی اور بعضون نی کہا ہی ستر برس اور نزدیک صاحب مجمع البیان کی مراد
قرن سی اہل اوس مدت کی ہین کہ جسمین نبی ہو یا جس طبقہ مین کہ اہل علم ہون کم گذری ہون
سال یا بہت اور دلیل اسپر قول نبی صلی اللہ علیہ و آلہ کا ہی خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ
يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بہتر تم مین زمانہ میرا ہی بعد اسکی زمانہ اون لوگون کا
کہ متصل اس سی ہین اور بعد اسکی زمانہ اون کا کہ متصل ان سی ہین قولہ اٰخَرِينَ وَلَوْ نَزَّلْنَا
یعنی حق تعالی جسطرحسی کہ قادر تہا اسپر کہ ہلاک کری گروہ سابقہ کو مثل عاد اور ثمود کی
اور پیدا کئی عوض انکی اور قوم اسیطرحسی قادر ہی کہ مثل انکی تمہاری حق مین بہی بجالائی
پس خواب غفلت سی بیدار ہو اسواسطی کہ اس نوع سی خلاص پاؤ مروی ہی کہ نضر بن حارث
اور امثال اوسکی نزدیک رسول کی آئی اور کہا اونہون نی کہ ایمحمد ہم تمہاری ساتھہ ایمان

نہ لاوین کی جب تک کہ چار فرشتی نامہ لیکر آسمانسی نازل ہوں اور گواہی دین کہ یہہ کتاب خدا ہی
واسطی تمہاری نازل ہوتی ہی اوسوقت حق تعالی نی اس آیہ کو نازل کیا ولو نزلنا علیک کتاب الآیہ
قولہ وللبسنا علیہم یعنی ہر آئینہ ملتبس کرین کی اوپر اونکی اور مشتبہ کرین کی ساتھہ اوسکی جس کی آج
دن شبہ کرتی ہین حاصل کلام یہہ ہی کہ جسطرح سی آج رسالت بشر کو نہین مانتی ہین سمجہ مین طعن کرینگی کہ یہہ آدمی ہی فرشتہ نہین

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ○

کہہ تو اَی محمد سیر کرو بیچ زمین کی بعد اسکی بنظر عبرت دیکہو کسطرح سی ہوئی عاقبت تکذیب کرنی والونکی

قُلْ لِمَنْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ قُلْ لِلَّهِ كَتَبَ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ

کہہ تو محمد کس کی واسطی وہ چیز کہ بیچ آسمانوں اور زمین کی ہی کہہ تو محمد واسطی خدا کی ہی لازم کیا ہی اوپر نفس اپنی کی رحمت کو

لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ

ہر آئینہ جمع کریگا تمکو تا روز قیامت کہ نہین شک ہی بیچ اوسکی وہ لوگ کہ زیان کیا حق نفسون اپنی مین

فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ○ وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيعُ

پس وہ نہ ایمان لاوینگی اور واسطی اوس چیز کی وہ چیز ہی کہ آرام لیتی ہی بیچ راتکی اور دنکی اور وہ شنوا ہی

الْعَلِيمُ ○ قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ

دانا ہے کہہ تو اَی محمد آیا سوای خدا کی لون مین دوست اپنا خدا کہ پیدا کرنی والا آسمانو اور زمین کا ہی اور

هُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَلَا

کہلاتا ہی اور نہین روزی دیا جاتا وہ خدا کہہ تو بدرستی کہ مین حکم کیا گیا ہون یہہ کہ ہوؤن اول اوس شخص کا کہ اسلام لایا اور نہ

تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○ قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ

ہو تو مشرکون سی کہہ تو اَی محمد بدرستی کہ مین خوف کرتا ہون اگر نافرمانی کرون رب اپنی کی تہہ عذاب

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ مَنْ يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهُ

عذاب روز قیامت سی جس شخص سی کہ پہیرا جاوی اوس دن عذاب پس قیامت مین تحقیق کہ رحمت کیا اوسپر

وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ۝ وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ

اور یہہ رستکاری ظاہر ہے اور اگر پہنچاوی تجکو خدا کوئی سختی پس نہین ہی کوئی دور کرنی والا

لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَهُوَ الْقَاهِرُ

واسطی اوسکے مگر وہی خدا اور اگر پہنچاوی تجکو نیکی پس وہ اوپر ہر چیز کی قادر ہی اور وہ غالب ہے

فَوْقَ عِبَادِهِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ۝ قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً ط

اوپر بندون اپنی کی اور وہ محکم کار اور دانا ہی کہہ تو ای محمد کون چیز بزرگتر ہے ازروی گواہی کے

قُلِ اللّٰهُ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ

کہہ تو کہ خدا گواہ ہی درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے اور وحی کیا گیا طرف میری قرآن تا خوف دلاؤن مین تمکو ساتہہ اوسکے

وَمَنْ بَلَغَ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللّٰهِ آلِهَةً أُخْرَىٰ قُلْ لَا أَشْهَدُ

اور جس شخص کو پہونچی یہہ قرآن آیا تم گواہی دیتی ہو تم ہو ساتہہ خدا کی خدایان دیگر مین کہہ تو نہین ہی گواہی دیتا مین

قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِنَّنِي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ ۝ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ

کہہ تو کہ نہین ہی وہ مگر خدای واحد اور بدرستیکہ مین بیزار ہون اوس چیز سی کہ شریک لاتی ہو تم وہ لوگ کہ دیا ہمنی اونکو

الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمُ الَّذِينَ خَسِرُوا

کتاب پہچانتی ہین اوسکو جسطرح کہ پہچانتی ہین فرزندون اپنی کو وہ لوگ کہ زیانکار ہوئی

أَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝

بیچ نفسون اپنی کی پس نہ ایمان لاوین گی

قوله عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ یعنی انعام کیا ہدایت کو سطرحسی که قائم کئی ادله اور حجج اوپر معرفت
اپنی کی اور نازل کیا کئی کتابون کو اور ازجمله رحمت قبول توبه بهی ہی اور عفو معصیت سے
اور کعب الاحبار سے روایت ہی که اول حق تعالی نی زبرجد اور یاقوت اور موتی پر بواسطه
قلم اور مداد کی لکہا یہه تہا که لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ غَضَبِیْ قوله وَلَهُ مَا سَکَنَ
خبرمین اردہی که ایک جماعت نی کفار قریش سی کہا ای محمد ہمکو معلوم ہوا که احتیاج اور مسکنت
نی تجہی اس کام پر برانگیخته کیا ہی که دین ایک اپنی طرفسی وضع کرکی ہمکو اوسکی طرف بلاتا ہے
ہم تیری واسطی چنداکرکی اوسقدر مال مہیا کرین که تو تمام اپنی خویشون سی تونگر ہو جائی بشرطیکه
اس دین سی دست بردار ہو تو لہذا حق تعالی نی اوسوقت ردا ونکی مین یہه آیه نازل کیا
قوله فِی اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ اور وجه ذکر کرنی سموات اور ارض کی ماقبل مین اور ذکر نا
لیل و نہار کا مابعد مین یہه ہی که آسمان اور زمین ظرف مکان ہی اور لیل و نہار ظرف زمان ہے
پس یہه دو دو نو ظرف ٹہری واسطی ہر چیز کی حاصل اسکا یہه ہی که خدا سب چیز کا مالک ہی اور
سب چیز دست قدرت اوسکی مین ہی قوله وَلَا یُطْعَمُ مراد اس سی یہه ہی که وہ روزی دینے
والا خلق کا ہی اور اوسکا کوئی رازق نہین ہی قوله عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ابن عباس سی مروی
ہی که ایک شخص نی واسطی حضرت رسول صلی الله علیه وآله کی برسم تحفه ایک اشتر بہیجا تہا که ایک روز
وہ حضرت اوسپر سوار تہی اور مجکو بہی پیچہی اپنی سوار کیا تہا که اثنائی راہ مین طرف میری
نگاه کی اور ارشاد کیا که ای ابن عباس حدود خدا کو نگاه رکہه تا ثواب اوسکا پاوی تو
اور وقت رحت مین خداسی شناسائی کرتا وقت سختی مین وہ خدا تجہسی شناسائی کری اور ہرگاه
کوئی چیز چاہی تو خداسی طلب کر اور اعانت اوسکی کی خواہش کر اسواسطی که قلم تقدیر سے تہا

ساتھہ اوس چیز کی کہ ہونی والی ہی جاری ہوا ہی اور اگر تمام خلائق کوشش کرین واسطی
تیری کہ کوئی چیز خیر وشر سی تجکو پہچا دین اور خدا نی واسطی تیری مقدر نکیا ہو تو نہین پہنچا
سکتی ہین اور اگر ہو سکی تو بصبر و یقین کار اپنی کو بجا لا اور جان تو کہ نصرت ساتھہ صبر کی ہی
اور تا وقتیکہ یقین خالص نہو عجلت کرنا اوسمین پشیمانی ہی اور سرور ساتھہ اندوہ کی ہی اور آسانی و راحت ساتھہ دشواری کی
ہی اور تو نگری ساتھہ درویشی کی قوله ای شیء اکبر منقول ہی جماعت یہود نی کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نہین دیکھتی ہین کہ تیری تصدیق کری اور علمای یہود اور نصاری سی پوچہا
ہمنی کہ صفت اس مرد کی کسی کتاب مین نہین دیکھی ہی اونہون نی انکار کیا اب کسیکو لا
کہ تا تیری رسالت اور حقیت کتاب پر گواہی دے پس لہذا اللہ تعالی نی اونکی رد مین یہہ آیہ
نازل کیا قوله یعرفونه کما یعرفون ابو حمزہ ثمالی نی روایت کی کہ جرگاہ جناب سالت مدینہ مین آئے
عمر عبد اللہ سلام سی پوچہا کہ معرفت تمہاری پیغمبر خدا سی کہ حق تعالی خبر دیتا ہی کہ مثل معرفت تمہاری
ساتھہ فرزندان اپنی کی کیا معنی ہین کہا اوسنی ہم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یقین جانتی ہین ہم اور یہہ یقین زیادہ ہی اوس یقین سی
کہ جو نسبت فرزند اپنی کا رکہتی ہین ہم واسطی اسکو توریت سی جانا ہی کہ یہہ کلام خدا کا ہی اور بطون عورت تو نہ ہمکو یقین نہین ہی کیا کرتی ہین

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ

اور کون شخص ظالم تر ہی اوس شخص سی کہ باندہی اوپر خدا کی دروغ کو یا تکذیب کری آیات قرآن کو بدرستیکہ وہی نہین پاوی گا حقیقت میں

الظَّالِمُونَ ۝ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا أَيْنَ

ظالمون کو اور یاد کر اوس دن کو کہ جمع کرینگی ہم اون سبکو بعد کی کہینگی ہم واسطی اون لوگون کی کہ شرک لاتی مین کہان ہین

شُرَكَاؤُكُمُ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ۝ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا

وہ جنکو شریک ہمارا کرتی تہی ساتھ خدا کہ تہی تم کہ گمان کرتی تہی تم کہ وہ شریک ہین بعد کی نہو گی معذرت اونکی مگر یہہ کہ کہینگی

وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ○ اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَ

قسم اوس اللہ کی کہ رب ہمارا نتھی ہم شرک لانی والی دیکھہ تو کس طرح سی جھوٹ کہتی ہین اوپر نفسون اپنی کی اور

ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ

گم ہوئی ان سی وہ چیز کہ تھی وہ افترا کرتی اور بعضی ان مین سی وہ شخص ہین کہ کان دیتی ہین طرف تیری

وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا وَ

اور کردانا ہمنی اوپر دلون انکی کی پردی یہہ کہ سمجھین اوسکو اور کہا ہمنی بیچ کانون انکی کی گرانی کو اور

اِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ

اگر دیکھتی وہ ہر معجزی کو نہین ایمان لاتی ساتھہ اوسکی تا اینکہ جس وقت کہ آتی ہین تیری پاس منازعت کرتی ہین وہ تجھسی

يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ○ وَهُمْ

کہتی ہین وہ لوگ کہ کافر ہوئی نہین ہی یہہ قرآن مگر فسانہ اگلون کا اور وہ کفار

يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ

باز رکھتی ہین لوگونکو اوس سی اور دور رہتی ہین وہ اوس سی اور نہین ہلاک کرتی ہین وہ مگر نفسون اپنی کو

وَمَا يَشْعُرُوْنَ ○ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا

درحالیکہ نہین جانتی ہین وہ اور اگر دیکھی تو محمد جسوقت کہ ٹہرائی جاوینگی اوپر آتش دوزخ کی پس کہین کی وہ کاشکی کہ ہم

نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ بَلْ

پہیری جاتی اور نہ تکذیب کرتی ہم آیات رب اپنی کو اور ہوتی ہم مومنون سی بلکہ

بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا

ظاہر ہوگی واسطی انکی وہ چیز کہ تھی وہ کہ پوشیدہ کرتی تھی آگی سی اور اگر پہیری جاوین وہ ہرآئینہ رجوع کرینگی واسطی اوس چیز

نُهُوا عَنْهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ○ وَقَالُوا إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا

کہ منع کئی گئی تہی اوس سی اور بتحقیق وی البتہ جہوٹ بولتی ہین اور کہا اونہون نی نہین ہی یہہ مگر زندگانی دنیا

الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ○ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ

اور نہین ہین ہم برانگیختہ ہونی والی اور اگر دیکہی تو ای محمد وقتیکہ ٹہرائی گئی ہونگی اوپر حکم رب اپنی کی

قَالَ أَلَيْسَ هَٰذَا بِالْحَقِّ قَالُوا بَلَىٰ وَرَبِّنَا قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ

کہی خدا کیا نہین ہی یہہ حق کہین وہ کہ ہان قسم پروردگار ہمارے کی کہا خدانی پس چکہو تم عذاب کو

بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ○ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ حَتَّىٰ

ساتہہ اوس کی کہ تہی تم انکار کرتی بتحقیق زیان کار ہوئی وہ لوگ کہ تکذیب کی اونہون نی ساتہہ ملاقات خدا کی تا انکہ

ع

إِذَا جَاءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا يَا حَسْرَتَنَا عَلَىٰ مَا فَرَّطْنَا

وقتیکہ آوی اونکو قیامت دفعۃً کہین وہ ای پشیمانی ہماری اوپر اوس چیز کی کہ تقصیر کی ہم نی

فِيهَا وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَىٰ ظُهُورِهِمْ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ

بیچ حیات دنیا کی اور وہ کفار اوٹہاتی ہین بار معاصی اپنی کو اوپر پشتہائی اپنی کی آگاہ ہو برا ہی جو اوٹہاتی ہین وی

وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَلَلدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ

اور نہین ہی زندگانی دنیا مگر بازی اور شغل احمقونکا اور البتہ سرای آخرت بہتر ہی واسطی لوگون کی کہ

يَتَّقُونَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ

پرہیزگاری کرتی ہین آیا پس نہین جانتی ہو بتحقیق کہ جانتی ہین ہم بدرستی شان یہہ ہی البتہ اندوہناک کرتی تجکو جو کہتی ہین وی

فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ

پس تحقیق وی نہین تکذیب کرتی ہین تیری اور لیکن ستمکاران ساتہہ آیات خدا کی انکار کرتی ہین

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا

اور البتہ تحقیق کہ تکذیب کی گئی رسولان آگی تیری سی پس صبر کیا انہوں نی اوپر جسکی کہ تکذیب کئی گئی اور ایذا دئی گئی

حَتَّىٰ أَتَاهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ وَلَقَدْ جَاءَكَ

تا اینکہ آئی انکو مدد ہماری اور نہیں تغیر دینی والا ہی کوئی واسطی وعدہ ہای خدا کی اور البتہ تحقیق کہ آیا تجکو

مِن نَّبَإِ الْمُرْسَلِينَ ۝ وَإِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ

بعضی خبار مرسلوں سی اور اگرچہ ہی شاق اور عظیم اوپر تیری مونہہ پہیرنا انکا

فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَن تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ

پس اگر طاقت رکھتا ہی تو یہہ کہ طلب کری تو جائی و جگہ بیچ زمین کی یا زینہ بیچ آسمان کی

فَتَأْتِيَهُم بِآيَةٍ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ ۚ فَلَا تَكُونَنَّ

پس لاوی تو انکو کوئی آیہ پس کر تو [illegible] اگر چاہی خدا البتہ جمع کرلی وی انکو اوپر ہدایت کے پس نہ ہو تو

مِنَ الْجَاهِلِينَ ۝ إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ ۘ وَالْمَوْتَىٰ

نادانوں سے نہیں ہی مگر یہہ کہ قبول کرتی ہیں دعوت تیری کو وہ لوگ کہ سنتی ہیں اور مردوں کو

يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ۝ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ

اٹھاتا ہی خدا قبروں سی بعد اسکی طرف اسکی جزا کی رجوع کئی جاتی ہیں اور کہا انہوں نی کہ کیوں نہ نازل کیا اوپر اسکے

آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۚ قُلْ إِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَن يُنَزِّلَ آيَةً وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ

معجزہ رب اسکی سی کہہ تو ای محمد بدرستی کہ خدا قادر ہی اوپر اسبات کی کہ نازل کری معجزہ کو ولاکن اکثر انکے

لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ

نہیں جانتی ہیں اور نہیں ہی کوئی چلنی والا بیچ زمین کی اور نہ کوئی پرندہ کہ اوڑتا ہی ساتہہ دونو بازو اپنی

إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ إِلَى رَبِّهِمْ

مگر یہہ کہ گروہ ہین مانند تمہاری نہین ترک کیا ہمنی بیچ کتاب کی کسی چیز کو بعد اسکی طرف اپنی کی

يُحْشَرُونَ ۝ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا صُمٌّ وَبُكْمٌ فِي الظُّلُمَاتِ

اوٹھائی جائنگی اور وہ لوگ کہ تکذیب کی اونھون نے آیات ہماریکو بہری ہین اور گونگی ہین بیچ تاریکیہا کی

مَنْ يَشَأِ اللَّهُ يُضْلِلْهُ وَمَنْ يَشَأْ يَجْعَلْهُ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝

جس شخص کو چاہتا ہی خدا گمراہ کرتا ہی اوسکو اور جس شخص کو چاہتا ہی کرواتا ہی اوپر راہ مستقیم کی

قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ أَوْ أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ أَغَيْرَ اللَّهِ

کہہ تو ایمحمد آیا جانتی ہو تم اگر آوی تمکو عذاب خدا کا یا آوی تمکو قیامت آیا سوائی خدا

تَدْعُونَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ بَلْ إِيَّاهُ تَدْعُونَ فَيَكْشِفُ

بلاؤگی تم اگر ہو تم راست کو بلکہ اوسی خدا برحق کو بلاؤگی تم پس دور کریگا

مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِنْ شَاءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُونَ ۝

اوس چیز کو کہ بلاتی ہو طرف اوسکی اگر چاہی اور بہول جاؤگی تم اوس چیز کو کہ شریک کیا تہا:

قوله لَا يُكَذِّبُونَكَ اسکی معنو مین چند اقوال ہین ایک یہہ ہی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ نہین تکذیب

کرتی وہ تیری از روی اعتقاد قلبی کی اگرچہ وہ اظہار تکذیب تیریکا کرتی ہین از روی عناد

کی بزبان یہہ قول اکثر مفسرونکا ہی اور غیر مفسرون نی کہا ہی کہ جانتی تہی کہ تو رسول برحق

ہی لاکن انکار کرتی تہی بعد معرفت کی اور دوسرا یہہ ہی کہ معنی اسکی یہہ ہین تکذیب کر سکتے

وہ تیری ساتہہ حجت اور برہانکی اور تیسرا یہہ ہی کہ تیری تکذیب نہین کر سکتی ہو بسطی کہ تو

بندہ امین صدوق ہی بلکہ تکذیب آیات خدا کی کرتی ہین اور اس قول کی تائید کرتا ہی قول حق

تعالی کا ولکن الظالمین بآیات اللہ یجحدون اور قول حقتعالی کا قولہ وکذب
بہ قومک اور چوتھا قول یہہ ہی کہ نہین تکذیب کرتی وہ تیری بلکہ تکذیب وہ کرتی
ہین میری اسواسطی تکذیب تیری رجوع کرتی ہی طرف میری اس جہت سی کہ تو رسول میرا
ہی پس جس شخص نی کہ تجھہ رد کی گویا مجھہ رد کی اون نی اور جس شخص نی تیری تکذیب کی
پس میری تکذیب کی اور پانچوین معنی یہہ ہین کہ نہین تکذیب کرتی وہ تیری از روی
صدق کی یعنی نسبت کرنی تکذیب مین ہم جہوٹی ہین قولہ ولو شاء اللہ یعنی اگر
خدا چاہتا اونکو تو جمع کرتا اون کو اوپر ہدایت کی ساتہہ الجاء کے اور اضطرار کی اور اگر یہہ
معنی مراد نہوں پس منافات لازم آتی ہی اس قول مین کہ ان اللہ لا یرضی
لعبادہ الکفر قولہ یسمعون پس کیونکہ حق تعالی نی سامعین حق کو زندہ ٹھہرایا ہی اور
جو لوگ نہین سنتی ہین بمنزلہ میت کی گردانا ہی پس حاصل معنی یہہ ہوئی کہ نہین اجابت
کرتا ہے مگر مومن سے کہ سنی والا حق کا ہی اور لیکن کافر پس نہین اجابت
کرتا ہی اور وہ بمنزلہ میت کی ہی مگر یہہ کہ اوٹہائی اوسکو قیامت کی دن پس
ملجا ہوگا اوسوقت طرف ایمان کی اور بعضون نی معنی اسکی اسطرح سی کہی ہین کہ اجابت
کرتا ہی وہ شخص کہ جسکا قلب زندہ ہی اور جس شخص کا قلب میت ہی پس وہ نہین اجابت
کرتا قولہ الا امم امثالکم الآیہ یعنی چند صفت مین کہ پہچانی جاتی ہین ساتہہ سما اپنی کی
کہ مشابہ تمہاری ہین بیچ خلق کی اور موت کی اور مبعوث ہونی مین اور محتاج ہونی مین طرف روزی کی

ولقد ارسلنا الی امم من قبلک فاخذناهم بالباساء والضراء

اور بہر آئینہ بدرستیکہ بہیجا ہمنی رسولونکو طرف امتون کی آگی تیری سے پس لیا ہمنی اونکو ساتہہ سختی کی اور آفتونکی

وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُونَ ○ فَلَوْلَآ إِذْ جَآءَهُم بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا

اور آفتونکی شاید کہ وہ زاری کرین   پس کسوا سطی وقتیکہ آیا اونکو عذاب ہمارا زاری کی اونھون نی

وَلَٰكِن قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○

اور لیکن سخت ہوگئی ہین دل اونکی اور زینت کر دیہلی اونکی شیطان نی اوس چیز کو کہ   وہ عمل کرتی تہی

فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا

پس جبکہ فراموش کیا کافرون نی اوس چیز کو کہ پند دی گئی تہی ساتھہ اوسکی کہولا ہمنی اوپر اونکی دروازہ ہر چیز کا یہانتک کہ

فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُم بَغْتَةً فَإِذَا هُم مُّبْلِسُونَ ○ فَقُطِعَ

خوش ہوئی وہ ساتھہ اوس چیز کی کہ دی گئی وہ لیا ہمنی اونکو ناگہان پس اوس وقت حسرت ئی الی ہوتی پس قطع کیا

دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ قُلْ أَرَأَيْتُمْ

جڑ قوم سی ایسی قوم کہ ظلم کیا اوپر نفسون اپنی کی اور تمام شکر ثابت ہی واسطی ایسی اللہ کی جو پالنی والا تمام عالم کا کہہ تو سمجہہ کیا دیکہتی ہو تم

إِنْ أَخَذَ اللَّهُ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلَىٰ قُلُوبِكُم مَّنْ إِلَٰهٌ

اگر لی خدا کان تمہاریکو اور بینائی تمہاریکو اور مہر کرے اوپر دلون تمہاریکی کون خدا ہی

غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُم بِهِ انظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُونَ

سوا اوسی برحق کی کہ دیوی تمکو شنوائی وغیرہ سی دیکہہ تو ای محمد کسطرحسی کرواتی ہین ہم آیاتکو بعد کی وہ کافر پہیرتی ہین

قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ بَغْتَةً أَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ

کہہ تو سمجہہ کیا دیکہتی ہو تم اگر آوی تمکو عذاب خدا یکایک یا باشکارا کہ علامات ظاہر ہون نہ ہلاک کی جاوینگی

إِلَّا الْقَوْمُ الظَّالِمُونَ ○ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ

مگر قوم   ستمگاران   اور نہین بہیجا ہمنی پیغمبرونکو مگر در حالیکہ بشارت دینی والی ہین

ومنذرين فمن آمن واصلح فلا خوف عليهم ولا هم يحزنون

در حالیکہ ڈرانے والے ہیں پس جو شخص کہ ایمان لایا اور صلاح حال پر آیا پس نہیں خوف ہی پر اونکے اور نہ وہ غمگین ہونگے

والذين كذبوا بآياتنا يمسهم العذاب بما كانوا يفسقون ○ قل لا

اور وہ لوگ کہ تکذیب کی جنہوں نے آیات ہماری کو مس کریگا اونکو عذاب بسبب اوس چیز کی تھی کہ وہ فسق کرتے تھے کہہ تو محمد نہیں

اقول لكم عندي خزائن الله ولا اعلم الغيب ولا اقول لكم اني ملك

کہتی ہم واسطے تمہارے نزدیک ہمارے خزائن خدا کے ہیں اور نہیں جانتے ہم غیب کو اور نہیں کہتے ہم واسطے تمہارے تحقیق ہم فرشتہ ہیں

ان اتبع الا ما يوحى الي قل هل يستوي الاعمى والبصير افلا

نہیں پیروی کرتے ہم مگر اوس چیز کی کہ وحی کی جاتی طرف ہماری کہہ تو محمد کیا برابر ہیں نابینا یا بے ایمان اور بینا با ایمان آیا پس نہیں

تتفكرون ○ وانذر به الذين يخافون ان يحشروا الى ربهم ليس

تفکر کرتے ہو تم اور ڈرا ساتھ اوس کی کہ وحی کی گئی ہے طرف تیری اون لوگونکو کہ ڈرتے ہیں یہہ کہ اوٹھائے جائیں طرف رب اپنی کے نہیں ہے

لهم من دونه ولي ولا شفيع لعلهم يتقون ○ ولا تطرد الذين

واسطے اونکی سوائے خدا کی کوئی دوست اور شفاعت کرنے والا شاید کہ وہ پرہیز کریں اور نہ دور کر اون لوگونکو کہ

يدعون ربهم بالغدوة والعشي يريدون وجهه ما عليك

باواو فی الرسم

یاد کرتے ہیں رب اپنے کو صبح کو اور شام کو ارادہ کرتے ہیں وہ جہت رضا اوسکی کو نہیں اوپر تیرے

من حسابهم من شيء وما من حسابك عليهم من شيء فتطرد

حساب اونکی سے کوئی چیز اور نہیں ہی حساب تیرے سے اوپر اونکی کوئی چیز کہ پس دور کرے تو

هم فتكون من الظالمين ○ وكذلك فتنا بعضهم ببعض ليقولوا

اونکو پس ہوگا تو ظالموں سے اور اسیطرح جیسی آزمایش کی ہمنی بعضی اونکی کو ساتھ بعض کے تاکہ کہیں وہ

لِيَقُولُوٓا أَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّن بَيْنِنَآ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ

تاکہ کہیں وہ آیا یہہ کروہ منت رکہی خدانی اوپر اونکی درمیان ہمارے کیا نہیں خدا زیادہ جانتا شاکرونکی

وَإِذَا جَآءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ

اورجسوقت کہ آوین تجکو وہ لوگ کہ ایمان لاتی ساتہہ آیات ہماری کی پس کہہ تو مجید سلام ہو اوپر تمہارے لازم کیا

رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنكُمْ سُوٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِن

ربنے تمہارے نی اوپر ذات اپنی کی رحمت کو بدرستیکہ شان یہہ ہی جو شخص کہ عمل کرے تم سے برا ساتہہ نادانی کی بعد اسکی توبہ کرے

بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ وَ

پیچھے عمل بد کی اور صلاح حال اپنا کیا پس بتحقیق خدا بخشنے والا ہی مہربان ہی اور اسیطرح سی مفصل بیان کرتی ہین ہم آیاتکو

لِتَسْتَبِينَ سَبِيلُ الْمُجْرِمِينَ ۝

تاکہ روشن ہو راہ گنہگارونکی باطل سی

ع

قولہ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ ابو سعید خدری نے روایت کی ہی کہ ایک جماعت ضعفائے مہاجرین سے مسجد مین بیٹھی تھی بعضے کپڑے پہنی ہوتی تھی اور بعضے ننگی تھی کہ ایک قرآن پڑہتا تھا اور بعضے سنتی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نزدیک اونکی ائے اور سلام علیک کی اور فرمایا حضرت نے کس امر مین مشغول ہو عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ایک ہم سے قرآن پڑہتا ہی اور ہم سنتی ہین حضرت نے فرمایا کہ الحمد اللہ کہ امت میری سے ایک جماعت ظاہر ہوئی کہ حق تعالی نے مجکو امر کیا ہی کہ انکی ساتھہ بیٹھون پس درمیان مین انکے بیٹھے اور زانونکو انکے زانونسی ملایا اور بعد فرمایا کہ حلقہ کرو ہمنی حلقہ کیا پس ہمکو دیکہا اور فرمایا کہ بشارت ہو تمکو اے فقرائے مہاجرین کہ روز قیامت آکی تو نکر دن سی بقدر پانسی برس کی بہشت مین جاوینگی

قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ قُلْ لَا أَتَّبِعُ

کہہ تو محمد پرستش کو منع کیا گیا ہوں میں یہ کہ پرستش کروں میں اون لوگوں کی کہ عبادت کرتے ہو تم سوای خدا کی کہہ تو محمد نہیں پیروی کرتا ہوں

أَهْوَاءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ○ قُلْ إِنِّي عَلَىٰ بَيِّنَةٍ

خواہش تمہاری کو تحقیق گمراہ ہوا میں اس ہنگام میں اور نہوں گا میں ہدایت پانی والوں سی کہہ تو محمد بدرستیکہ میں اوپر حجت کی ہوں

مِنْ رَبِّي وَكَذَّبْتُمْ بِهِ ۚ مَا عِنْدِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ ۚ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا

جانب رب اپنی سی اور تکذیب کی تم نی ساتھہ اوسکی وہ چیز نزدیک ہمارے نہی کہ طلب جلدی کرتے تھا اوسکی نہیں ہی حکم مگر

لِلَّهِ ۖ يَقُصُّ الْحَقَّ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الْفَاصِلِينَ ○ قُلْ لَوْ أَنَّ عِنْدِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ

واسطی خدا کی بیان کرتا ہی حق کو اور وہ بہتر تمیز دینی والا ہی حق و باطل میں کہہ تو محمد اگر بدرستیکہ نزدیک ہمارے ہوتی وہ چیز طلب جلدی کرتی ہو تم

بِهِ لَقُضِيَ الْأَمْرُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالظَّالِمِينَ ○ وَعِنْدَهُ

ساتھ اوسکی ہر آینہ جاری کیا جاتا حکم درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے اور خدا دانا تر ہی ساتھہ ستمگاروں کی اور نزدیک اوسی کی

مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۚ وَمَا تَسْقُطُ

خزاین غیب میں نہیں جانتا اوسکو کوئی مگر وہی خدا اور جانتا ہی اوس چیز کو کہ بیچ خشکی کی ہی اور دریا کی اور نہیں گرتی ہی

مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَ

کوئی برگ سی مگر یہ کہ جانتا ہی خدا اوسکو اور نہ کوئی دانہ بیچ تاریکی زمین کی اور نہ بیچ تری کے اور

لَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ○ وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ بِاللَّيْلِ وَيَعْلَمُ

نہ بیچ خشکی کی مگر یہ کہ ثابت ہی بیچ کتاب روشن کی اور وہ ایسا خدا ہے سلاتا ہی تمکو بیچ رات کی اور جانتا ہی

مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰ أَجَلٌ مُسَمًّى ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ

اوس چیز کو کہ کرتی ہو تم بیچ دن کی بعد اسکی جگاتا ہی تمکو بیچ دن کی تا کہ تمام کی جاتی اجل معین بعد اسکی طرف اوسی کی ہی

اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

جانی بازگشت تمہاری بعد اسکی آگاہ کریگا تمکو قیامت مین ساتھہ اوس چیز کی کہ عمل کرتی ہو تم

قولہ علی بینۃ مروی ہی کہ نضر ابن حارث اور دیگر روسائی قریش نی کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ چند بار عذاب الٰہی سے تخویف اور تہدید کی تمنی جو عقوبت کہ تم سی ہو سکی ہمکو پہنچاؤ لہذا حق تعالی نی اونکی حق مین یہہ فرمایا کہ کہہ تو محمد کہ مین اوپر اونکی صحت روشن ہون قولہ ولا رطب ولا یابس بہ تحقیق کہ جمع کیا ہی تمام اشیا کو بیچ اس قول اپنی کی اسوسطی کہ تمام اجسام خالی نہین ہین ان دونوں سی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد اس سی وہ چیز ہے کہ زمین سی اوگتی ہی اور وہ چیز کہ نہ اوگی اور بعضون نی کہا ہی کہ رطب سی مراد زندہ ہی اور یابس سی میت حاصل یہہ ہی کہ جمیع اشیا کا خدا عالم ہی اور لوح محفوظ مین لکھی ہوئی ہین اور کتاب مبین اشارہ طرف اسی لوح کی ہی اور بعض تفسیر خلاصہ منہج سی یون معلوم ہوتا ہی کہ عطف ظلمات ارض پر کیا ہی یعنی لا فی رطب ولا فی یابس

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتّٰى اِذَا

اور وہ غالب ہی اوپر بندون اپنی کی اور بھیجتا ہی اوپر تمہاری نگہبان فرشتونکو تا اینکہ وقتیکہ

جَاءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ○ ثُمَّ

آوی ایک تمہاری کو موت کہ لیجاتی ہین روح اوسکی کو رسولان ہمارے فرشتے اور وہ تقصیر نہیں کرتی بعد

رُدُّوْا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحَاسِبِيْنَ

پھیری جاؤگی طرف خدا کی کہ مولا اونکا خدا ہی آگاہ ہو کہ واسطی اوسکی حکم ہی اور وہ جلدی کرنی والا ہی حساب کرنی والونکا

قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً

کہہ تو ای محمد کہ نجات دیتی تمکو تاریکیہائی بیابان سی اور دریا سی درحالیکہ طلب کرتی ہو تم اوس سی گڑگڑا کر ظاہر مین اور پوشیدہ

واذا سمعوا

لئن انجنا من هذه لنكونن من الشاكرين ○ قل الله ينجيكم منها و

براَئنہ اگر نجات دے ہمکو خدا ئی انہیں سے البتہ ہونگے ہم شکر کرنے والوں سے کہہ تو اے محمدؐ کہ خدا نجات دیتا تمکو انہیں شدائد سے اور

من كل كرب ثم انتم تشركون ○ قل هو القادر على ان يبعث

ہر اندوہ سے بعد اسکے تم شرک لاتے ہو تم کہہ تو اے محمدؐ کہ وہ خدا توانا ہے اوپر اسبات کے کہ قائم کرے

عليكم عذابا من فوقكم او من تحت ارجلكم او يلبسكم شيعا و

اوپر تمہارے عذاب کو اوپر تمہارے سے یا زیر قدم تمہارے سے یا ملا ہے تمکو آپسمین گروہ گروہ اور

يذيق بعضكم باس بعض انظر كيف نصرف الايات لعلهم

چکھاتا ہے بعضی تمہارے کو رنج بعضوں کا نظر کر تو کس طرح سے پھیرتے ہیں ہم آیات کو شاید کہ وہ

يفقهون ○ وكذب به قومك وهو الحق قل لست عليكم

جانتے ہیں اور تکذیب کی اوس قرآن کی قوم تیری نے حال آنکہ وہی حق ہے کہہ تو اے محمدؐ کہ نہیں ہوں میں اوپر تمہارے

بوكيل لكل نبا مستقر وسوف تعلمون ○ واذا رايت

نگہبان واسطے ہر ایک چیز کی وقت مقرر ہے اور قریب ہے کہ جانوگے تم اور وقتیکہ دیکھے تو

الذين يخوضون في اياتنا فاعرض عنهم حتى يخوضوا في

اون لوگونکو کہ فکر کرتے ہیں بیچ آیات ہمارے کے پس مونہہ پھیر لے اونسے تا اینکہ فکر کرین بیچ

حديث غيره واما ينسينك الشيطان فلا تقعد بعد الذكرى

کلام غیر قرآن کے اور اگر بہلادے تجکو شیطان پس نہ بیٹھہ تو بعد یاد کرنے سخن پروردگار کے

مع القوم الظالمين ○ وما على الذين يتقون من حسابهم من

ساتھہ گروہ ستمکاروں کے اور نہیں ہے اوپر اون لوگونکے کہ ڈرتے ہیں حساب جرائم اونکے سے

مِن شَيْءٍ وَلٰكِن ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ○ وَذَرِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا

کوئی چیز اور لیکن پند دینا ہی اوپر اونکی شاید کہ وہ خوف کرین اس عمل سے اور ترک کر اون لوگون کو کہ کیا اونہون نی

دِينَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ

دین اپنی کو لعب اور لہو اور فریب مین لاتی اونکو زندگانی دنیا کی اور پند دی اونکو ساتھہ قرآن کی واسطی اسبات کی کہ نہ جاوے گرفتار

نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ وَاِنْ

کوئی نفس ساتھہ اوس چیز کی کہ عمل کیا ہی اوسنی نہین ہی واسطی اوس نفس کی سوائی اللہ کی کوئی حمایتی دوست اور نہ کوئی شفاعت کرنیوالا اور اگر

تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا

فدیہ دے وہ نفس سب فدیہ کو نہ قبول کیا جاتی گا اوس سی یہہ وہ لوگ ہین کہ گرفتار ہوئی ہین بیچ بلا ساتھہ اوس چیز کی

كَسَبُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ○

عمل کیا ہی اونہون نی واسطی اونکی آب گرم ہی اور عذاب دردناک بجہت اوس چیز کی کہ تہی وہ کہ انکار کرتی تہی

قوله رسلنا جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ شب معراج ہر گاہ مجکو آسمان پر لیگئی
ایک فرشتہ کو دیکہا مینی کہ کرسی پر بیٹہا ہی ترش رو اور تنگ دل تمام فرشتون نی مجھے
دیکہا خندان ہوئی مگر وہ کہ ایک لوح ہاتہہ مین لئی تہا اور اوسمین دیکہہ رہا جبرئیل سی پوچہا
مینی کہ یہہ کون ہی کہا اونی کہ یہہ ملک الموت ہی جسوقت سی کہ حق تعالی نی اسکو پیدا
کیا ہی کسینی اسکو خندان نہین دیکہا ہی پس حضرت نی کہا کہ اوسکی نزدیک گیا مین اور کہا
کہ قبض ارواح خلقت کی کیونکر کرتا ہی کہا ایک مشرق مین ہی اور ایک مغرب مین سی اور یہہ لوح
کیسی ہی کہا اونسی کہ لوح اجل ہائی خلقت مین ہی کہ حق تعالی ایک شب قدر سی دوسری
شب قدر تک اجلہائی خلقت مجہی لکہہ کر حوالی کرتا ہی اور دنیا نزدیک میری بمنزلہ ایک خوان

جہان ارادہ کردن وہان ہاتہہ پیر اپہنچا ہی قولہ من فوقکم او من تحت
ارجلکم مراد اس سی وہ عذاب ہی کہ جو آسمان سی نازل ہو مثل سنگ کی کہ قوم لوط
پر اور اصحاب فیل پر نازل ہوا اور عذاب تحت ارجل سی وہ مراد ہی کو کسطرحسی قوم نوح
طوفان مین ہلاک ہوئی یا آل فرعون کہ آب مین غرق ہوئی اور قارون کہ زمین مین دہنس
گیا اور رائی عبد اللہ صلوات اللہ علیہ سی مروی ہی کہ مراد عذاب فوق سی حکام ظالمین
اور عذاب تحت سی بندگان اور خدمتکاران بد ہین کہ جنسی رنج پہنچتا ہی قولہ او یلبسکم
شیعًا الایہ مراد اس سی یہہ ہی کہ بجہت فرط عناد تمہاری کی حال تمہاری پر تمکو چہوڑا
اور طریقہ الطاف اور توفیق اپنی کا تم سی مسدود کیا تا شیطان تم پر مستولی ہوا ور تخم
مخالفت درمیان تمہاری ڈالی اور علم مخالفت درمیان تمہاری برپا کری جناب نبوی
صلی اللہ علیہ و آلہ سی مروی ہی کہ مینی پروردگار سی سوال کیا کہ اہل کفر کو امت میری پر
غالب نکر پس حقتعالی نی قبول کیا بعد اسکی درخواست کی مینی کہ امت میری کو بعلت جوع اور
قحط کی ہلاک نکرنا پس اسکو بہی عنایت فرمایا اور سوال کیا مینی کہ انکو گمراہی پر جمع نکرنا
پس عطا کیا میری تئین اور سوال کیا مینی کہ مخالفت درمیان انکی نہ ڈالنا اور گروہ
مختلف نکیجو حق تعالی نی اسکو قبول نکیا اور فرمایا کہ یہہ ہماری رائی پر موقوف رکہہ
اور تفسیر کلینی مین اسطرح ہی کہ ہرگاہ یہہ آیہ نازل ہوا جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ
قایم ہوئی اور وضو کیا اور نماز ادا کی اور سوال کیا حق تعالی سی کہ نازل نکیجو اوپر امت
میری کی عذاب اوپر سی اور نیچی قدم اونکی سی اور نہ کر دائیو انکو گروہ مختلف اور نہ
چکہائیو بعضو نکو رنج بعضی کا پس جبرئیل نازل ہوتی اور کہا کہ حق تعالی نی فرمایا ہی کہ

کہ ہمنی سنا سوال تیرا پس ہمنی امت تیری کو نجات دی عذاب فوق اور تحت سی لیکن دو خصلتین
اخیر کو میری رائی پر رکہہ پس جناب رسالت پناہ نی جبرئیل سی کہا کہ امت میری مین جنگ
و جدال پڑیگا جبرئیل نی کہا آری بعد اسکی حضرت پہر کہڑی ہوئی اور دعا کی اسوقت یہہ آیہ
نازل ہوا الٓمٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْا دو آیتون تک اور کہا جبرئیل نی کہ البتہ فتنہ
عظیم درمیان امت تمہاری کی واقع ہوگا تا صادق کاذب سی ممتاز ہو اور بسبب اس امتیاز کی
بعد قطع وحی شمشیر مخالفت نکلی کی اور تا روز قیامت اختلاف کلمہ مین واقع ہوگا اور یہی
جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ ہرگاہ شمشیر میری امت مین کہنچی گی تا روز قیامت
موقوف نہوگی قوله واِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ ظاہر اس عبارات سی معلوم ہوتا ہی کہ باتفاق
ثابت ہی کہ نسیان اور سہو شیطانی انبیا اور ائمہ سی نہین ہوتا ہی پس نسبت نسیان جمعی
طرف شیطان کی اس آیہ مین مجازا ہی اور قطع نظر اس سی نسبت نسیان شیطان کی طرف
حقیقۃ کسی طرح سی نہین ہوسکتی اسواسطی کہ نسیان فعل شیطان کا نہین ہی بلکہ فعل حق تعالی
سی ہی اسواسطی کہ عادت حق تعالی کی جاری ہوئی ہی وقت عارض ہونی فکر مین یا اور
اشتغال مین نسیان کو حق تعالی پیدا کرتا ہی اور یہی باتفاق ثابت ہی کہ سہو اور نسیان
بیچ ادا کرنی احکام الہی کی انبیا اور ائمہ سی نہین ہوتا ہی اور ماسوائی احکام الہی مین اختلاف
ہی بعضی قائل ہوئی ہین کہ ماسوائی احکام کی سہو اور نسیان ہوتا ہی تا اینکہ منجر باختلال
حواس نہو اور دلیل انکی اسپر یہہ ہی کہ جسطرح سی خواب اور بیہوشی تجویز کی جاتی ہی
انبیا پر پس سہو بہی اسی قبیل سی ہی اور اکثر علما اسکی قائل ہین کہ سہو اور نسیان انبیا سی مطلق
نہین ہوتا پوشیدہ نرہی کہ اس مقام مین گفتگو بہت سی ہی لیکن بعد ملاحظہ کرنی ادلہ

طرفین کی اصطلاح سی ظاہر ہوتا ہی کہ جزم با حد التولین در غایت اشکال ہی چنانچہ جناب والد
ماجد غفران مآب نی عماد الاسلام مین بعد تحریر ادلہ طرفین کی لکہا ہی ہرچند کہ ظن عدم سہو
نبی کا ورائی احکام مین بملاحظہ اطراف ادرجح کی معلوم ہوتا ہی لاکن چون ظن اصول
دین مین کافی نہین ہی پس توقف کرنا اور نہ حکم کرنا بالجزم باوجود ترجیح ہونی احتمال عدم
سہو کی اولی اور الیق ہی واللہ یعلم بحقیقۃ الحال قولہ تعالی فلا تقعد الآیہ بعد نزول آیہ لا تقعد
الخ کی اہل اسلام نی عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ طواف خانہ کعبہ اور بیٹہنا مسجد
الحرام مین ضروریات سی ہی اور کفار ہی ہمیشہ مسجد الحرام مین ہوتی ہین اور ہموارہ یہہ کفار
ساتہہ قرآن کی اور ہماری سخریہ کرتی ہین پس ہمکو ممکن نہین کہ ترک مجالست اونکی کرین اوس وقت
مین یہہ آیت نازل ہوئی وما علی الذین یتقون الآیہ ان آیات سی استفادہ ہوتا ہی
کہ ہمنشینی نہ کیا چاہئی ساتہہ گروہ ستمکارونکی اور علت ہمنشینی کی یہہ ہی کہ طعن کرنا اونکا آیات
قرآنیمین خلاف فرمودہ الٰہی ہی پس جس امر سی خلاف فرمودہ الٰہی ثابت ہوتا ہو بس امر کو
بجا نہ لایا چاہئی حاصل کلام یہہ ہی کہ ہمنشینی نکرنی منحصر نہین ہی اسی مین کہ جو آیات قرآنی
پر طعن کری بلکہ جس مجلس مین کہ کلمات بیہودہ اور باطل مذکور ہوں ہمنشینی نکری چنانچہ
جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ حضرت ابوذر کو مخاطب کر کی فرماتی ہین یا ای ابوذر
ہمنشین صالح بہتر ہی تنہائی سی اور تنہائی بہتر ہی ہمنشین بد سی اور سکہلانا خیر کا بہتر ہی
خاموشی سی اور خاموشی بہتر ہی سکہلانی بد سی ای ابوذر نہ مصاحبت کر مگر ساتہہ مومن
کی اور نہ کہا تو کہانا مگر طعام پرہیزگارون کا اور نہ کہا تو مثل طعام فاسقونکی اور جناب
سید الاوصیا فرماتی ہین کہ جلسہ مجمع مومنین بہتر ہی واسطی میری اوس جلسہ سی کہ جو جنت مین ہی

مین ہوا سو اسطی کہ جنت مین رضا نفس میری کی ہی اور مجمع مومنین مین رضا پروردگار کے
ہی اور مروی ہی جناب صادق صلوات اللہ علیہ سی وقتیکہ مبتلا ہوئی تو ساتھہ
اہل نصب کی اور ساتھہ ہمنشینی اونکی کی بس اٹھہ اسی بیٹھہ کہ گویا سنگ گرم پر بیٹھا ہی
تو یعنی ارادہ اوٹھنی کا کر وہان سی اور وقتیکہ دیکھی تو کہ وہ خوض کرتی ہین
اور شروع مذمت کسی امام کی ائمہ اثنا عشر سی پس اوس جگہہ سی تو اوٹھہ کھڑا
ہو بدرستیکہ اوسوقت وہ مورد غضب الہی کی ہوتی ہین اور بہی جناب صادق
صلوات اللہ علیہ سی مروی ہی کہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نی فرمایا کہ حواریین نی عرض کی خدمت عیسی مین کہ ای روح اللہ ہم ساتھہ کس کے
ہمنشینی کرین حضرت عیسی نی فرمایا کہ ساتھہ اوسکی کہ دیکھنا اوسکا تمکو خدا کی یاد مین لاوی
اور بات کرنا اوس سی تمہاری علم کو زیادہ کری اور علم اوسکا موجب تمہاری عمل کا ہو طرف آخرت کے

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا

کہہ تو ای محمد آیا بلاوین ہم غیر خدا کو ایسی وہ کہ نہین فائدہ دیتا ہمکو اور نہ ضرر پہنچاتا ہمکو اور آیا رجوع کرین ہم طرف دین اپنی کے

بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ

بعد اسکی کہ ہدایت کی ہمکو خدا نی مانند اوس شخص کی کہ بہکا دیا ہو اوسکو شیطانون نی بیچ زمین کے

حَيْرَانَ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ

در حالت حیرانی واسطی اوس شخص کی رفقا ہین کہ بلاتی ہین اوسکو طرف رستی کے اور کہتی ہین کہ طرف ہمارے آ کہہ تو ای محمد بدرستیکہ ہدایت خدا کی

هُوَ الْهُدٰى وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

وہی درست ہی اور حکم کئی گئی ہین ہم تاکہ گردن نہین ہم واسطے پروردگار عالم کے اور یہہ کہ برپا رکھو نماز کو اور

وَاتَّقُوهُ وَهُوَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

اوسے ڈرو تم خدا سے اور وہ خدا ایسا ہی کہ طرف اوسکی اوٹھائے جاؤ گے اور وہ خدا ایسا ہی کہ پیدا کیا آسمانونکو

وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَيَوْمَ يَقُولُ كُن فَيَكُونُ ۝ قَوْلُهُ الْحَقُّ وَلَهُ

اور زمین کو ساتھ حق کی اور یاد کرا وس دنکو کہ کہا خدا نے ہو پس ہو گیا کہنا اوسکا حق اور واسطے اوسکی

الْمُلْكُ يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الْحَكِيمُ

بادشاہی ہے اوس دن بیچ کہ پھونکا جاوے گا بیچ صور کے جاننے والا غیب کا ہی اور ظاہر کا ہی اور وہ حکیم ہے

الْخَبِيرُ ۝ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً

دانا ہے اور یاد کر وقتیکہ کہا ابراہیم نے واسطے باپ اپنے آزر کے کیا لیتا ہی تو بتونکو کہ خدا ایان ہین

إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ وَكَذَٰلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ

بیشک مین دیکھتا ہون تجکو اور قوم تیریکو بیچ گمراہی ظاہر کے اور ایسی طرح سے دکھلایا ہمنے ابراہیم کو

مَلَكُوتَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ ۝ فَلَمَّا

بادشاہی آسمانونکا اور زمین کی اور تاکہ وہ ہو یقین کرنی والون سے پس جبکہ

جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأَىٰ كَوْكَبًا قَالَ هَٰذَا رَبِّي فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَا أُحِبُّ

آئی اوپر اوسکی شب دیکھا ستارہ نکو کہا کہ یہہ رب میرا ہی پس جبکہ غروب ہوا کہا ابراہیم نے نہین دوست رکہتا ہون

الْآفِلِينَ ۝ فَلَمَّا رَأَى الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هَٰذَا رَبِّي فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ

غروب ہونی والی کو پس جبکہ دیکھا چاند کو چمکتا طلوع کرتا ہوا کہا یہہ رب میرا ہی پس جبکہ وہ غروب ہوا کہا

لَئِن لَّمْ يَهْدِنِي رَبِّي لَأَكُونَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّالِّينَ ۝ فَلَمَّا

جو نہ ہدایت کری مجکو رب میرا البتہ ہونگا مین قوم گمراہون سے پس جبکہ

فَلَمَّا رَأَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّي هٰذَا أَكْبَرُ فَلَمَّا أَفَلَتْ

پس ہرگاہ دیکھا سورج کو طلوع کرنی والا کہا کہ یہہ رب میرا ہی یہہ بڑا ہی پس ہرگاہ غروب ہوا

قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ ۝ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي

کہا کہ اے قوم بدرستی کہ مین بیزار ہون اوس چیز سی کہ شریک کرتی ہو تم بدرستی کہ مین متوجہ کرتا ہون منہہ اپنی کو واسطی اوس شخص کی

فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ وَحَاجَّهُ

کہ پیدا کیا ہی آسمانون اور زمین کو درحالیکہ میل کرنی والا ہون دین حق کی اور نہین ہون مین شریک کرنی والون سی اور نزاع کیا

قَوْمُهُ قَالَ أَتُحَاجُّونِّي فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ وَلَا أَخَافُ مَا تُشْرِكُونَ

قوم اوسکی نی کہا کہ آیا تنازع کرتی ہو مجھسی بیچ وحدت خدا کی اور تحقیق راہ دکھلایا مجکو خدا نی اور نہین خوف کرتا ہون مین اوس چیز سی کہ شریک لاتی ہو تم

بِهٖٓ إِلَّآ أَنْ يَشَاءَ رَبِّي شَيْئًا وَسِعَ رَبِّي كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ

ساتھہ اوسکی مگر یہہ کہ چاہی پروردگار میرا کسی چیز کو احاطہ کئی ہی پروردگار میرا ہر شی کو از روی دانش کی آیا پس نہین نصیحت پکڑتی ہو تم

وَكَيْفَ أَخَافُ مَا أَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُونَ أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا

اور کسطرحسی خوف کرون مین اوس چیز سی کہ شرک لاتی ہو تم اور نہین ڈرتی ہو تم اسبات سی کہ شریک کرتی ہو تم ساتھہ خدا کی

لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا فَأَيُّ الْفَرِيقَيْنِ أَحَقُّ بِالْأَمْنِ إِنْ كُنْتُمْ

اوس چیز کو کہ نہین نازل کیا خدا نی ساتھہ شرک کی اوسکی اوپر تمہاری حجت غالب پس دو نو گروہ سی کونسا زیادہ تر سزاوار ہی ساتھہ پناہ کی اگر ہو تم کہ

تَعْلَمُونَ ۝ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوٓا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولٰٓئِكَ

جانتی ہو تم وہ لوگ کہ ایمان لائی اور نہ ملایا اونہون نی ایمان اپنی کو ساتھہ شرک کی یہہ گروہ

لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ ۝

واسطی اونکی پناہ ہی اور وہ راہ یافتگان ہین

واذا ستمعوا

قوله اصحاب یدعونه الایه حاصل یہہ ہی کہ شیاطین اوسکو اپنی طرف دعوت
کرتی ہین اور اصحاب اوس شخص کو منع کرتی ہین اوس راہ شیطان سی اور بلاتی ہین
طرف راہ رست کی پس وہ متردد ہوتا ہی ٹہرنی مین اور جانی مین اگر اوسنی اتباعت
شیطانکی کی ورطہ ہلاکت مین گرا اور اگر سخن اصحاب کا سنا بسر منزل نجات پہنچا وجہ
تشبیہ کی یہہ ہی کہ مرتد کو تشبیہ دی ہی اوس شخص سی کہ غولان فریب دیکر اوسکو از مومنین
سی لیجاتی ہین اور بیابان خطرناک اور موضع ہلاکت مین پہنچاتی ہین اور یار وران مو
اوسکی کہ ہو کاروان مین ہین طرف راہ رست اوسکو بلاتی ہین اگر پہرا اور راہ راست کی
طرف آیا ساتہہ منزل مقصود کی پہنچا اور اگر اوسنی ہمراہی شیاطین کی کی کفر و زندقہ مین
رہا اور ساتہہ ہلاکت ابدی کی گرفتار ہوا قوله فی الصور عالم الغیب والشہادة خبر مین وارد ہی
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا شب معراج اسرافیل کو دیکہا مینی زیر عرش صور کو
منہہ مین لیی ہوتی ہین اور شکل اوسکی مثل شاخ جانور کی ہی اور اوسمین چار ہزار سوراخ
ہین اور اوپر کو دیکہہ رہی تہی جبرئیل سی فرمایا جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی کہ کب
سی یہہ صور انکی منہہ مین ہی کہا جبرئیل نی اوسوقت سی کہ حق تعالی نی عالم کو پیدا کیا
منتظر ایستادہ انکا ہی کہ جسوقت فرمان الہی پہنچی پہونکی اوسی تا دیر اوسمین نہ واقع ہو مجمع البیان
مین لکہا ہی کہ اسرافیل دو بار صور کو پہونکینگی نفخہ اول مین سب خلائق مرجائنگی اور نفخہ
دوم مین سب زندہ ہونگی پس نفخہ اول وسطی انتہای دنیا کی ہوا اور نفخہ دوم وسطی
ابتدای آخرت کی ابو سعید خدری نی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی روایت کیا ہی
کہ حضرت نی فرمایا کہ کسطرح سی خوشحال گذران کیا چاہئی حال انکہ صاحب صور صور کو

کو منہہ مین لئی ہوئی اور کان دبی ہوئی ہی کہ بمجرد حکم اوسکو بہوکی قولہ واذ قال ابراھیم لابیہ الخ اسم پدر حضرت ابراہیم مین اختلاف واقع ہوا ہی حسن اور سدی اور ضحاک قائل ہوئی کہ آزر نام باپ اونکی کا ہی آور زجاج نی کہا ہی کہ باتفاق نسابونکی اسم پدر ابراہیم تارخ تہا اور اس آیہ سی معلوم ہوتا ہی کہ نام اونکا آزر تہا اور بعضون نی کہا ہی کہ آزر کلمہ ندمت کا ہی گویا کہ ابراہیم نی اپنی پدر کو کہا کہ ای مخطی آور سعید بن مسیب اور مجاہد نی کہا ہی کہ آزر نام بت کا ہی اور قول زجاج موید ہی قول اصحاب ہمار یکا کہ آزر جد مادر ابراہیم کی تہی یا عم اونکی تہی اسواسطی کہ اجماع اصحاب کا ہوا ہی کہ پدران نبی تمامہ آدم تک قائل بہ یگانہ پرستی خدا تہی اور عقل اور نقل اسپر دال ہی چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ ہموارہ حق تعالی نی مجکو نقل کیا صلبہای پاکیزہ سی طرف ارحام پاکیزہ کی تا اینکہ ظاہر کیا مجہی اس عالم تمہارے مین اور نہین مجکو آلودہ کیا ساتہہ نجاست کفر کی پس اگر پیغمبر کی پدران مین کوئی کافر ہوتا تو اسکو با صلاب طاہرہ تعبیر نفرماتی بنابر قول حق تعالی انما المشرکون نجس اور اطلاق پدر کا چچاپر کلام عرب مین شائع ہی لہذا بنابر محاورہ عرب کی حق تعالی نی آزر کو پدر کہا اخبار مین وارد ہی کہ آزر بت بناکر حضرت ابراہیم کو دیتی تہی کہ اسکو بازار مین لیجاکر بیچ لاؤ حضرت ابراہیم رسی باندہی بت مین باندہ کر بازار مین لیجاتی تہی اور کہینچی پہرتی تہی اور کہتی تہی کہ مول لیتی ہو اوس خدا کو کہ نہین سنتا ہی اور نہین دیکہتا ہی اور کسیکو نفع اور ضرر نہین پہنچا سکتا بعد اسکی ابراہیم اوسکو پہیر لاتی تہی اور کہتی تہی کہ کوئی شخص اسکو مول نہین لیتا ہی لوگون نی آزر سی شکایت ابراہیم کی کی کہ آزر نی ابراہیم کو سرزنش اور ملامت کی حضرت

ابراہیم نی جواب مین کہا کہ تجہی شرم نہین آتی ہی کہ ایک سنگ کو کہ کچہہ نفع اوس سی
متصور نہین ہی اور دیکہنا اور سنا اوس سی نہین ہو سکتا ہی اوسکی پرستش کرتا ہی ابی
عبداللہ صلوات اللہ علیہ سی مروی ہی کہ ہرگاہ حق تعالی نی ابراہیم کو ملکوت آسمان
اور زمین دیکہلائی ایک مرد کو دیکہا کہ زنا کرتا ہی بد دعا کی اور وہ ہلاک ہوا ایک مرد اَکو
دیکہا کہ وہ بہی زنا کرتا ہی اوسکو بہی بد دعا کی وہ بہی مرگیا خطاب پہنچا کہ ای ابراہیم
دعا تیری قبول ہی میری بندونکو بد دعا نکر اور اگر چاہتا تو سب کو ہلاک کرتا مین لیکن
حکمت الہی میری مقتضی اسکی ہی کہ بندونسی مواخذہ وقت گناہ مین نکرون مین بلکہ دار
جزا پر موقوف رکہا ہی مینی اور مینی اپنی مخلوقات کو تین قسم پر پیدا کیا ہی ایک قسم وہ ہی
کہ عبادت میری کرتی ہین اور کسیکو شریک میرا نہین جانتی ہین واسطی اونکی ثواب ہای
عظیم نامزد کئی ہی مینی اور قسم دوسری عبادت میری کرتی ہین اور میری غیر کی بہی کرتی
ہین اور تیسری قسم وہ ہین کہ عبادت غیر میری کی کرتی ہین اور مجہی مطلق دخل نہین دیتی مین
پس اونکی صلب سی ایک جماعت مومن پیدا کرونگا مین کہ وہ عبادت میری کرین کی اور
غیر کو شریک نکرین کی علمای تواریخ نی نقل کیا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام ماتہ نمرود ابن کنعان
مین متولد ہوئی تہی اور مجمل قصہ یہہ ہی کہ ایک شب نمرود نی خواب مین دیکہا کہ ایک ستارا
طالع ہوا کہ روشنی اوسکی سی نور آفتاب اور ماہتاب زایل ہوا کمال خوف اور دہشت
سی بیدار ہوا اور کاہنان مملکت اپنی کو بلایا اور تعبیر اِس خواب کی پوچہی اونہون نی التماس
کیا کہ اِس سال مین ولایت بابل مین ایک مولود خجستہ طالع خلوت خانہ نیستی سی فضای
صحرای ہستی مین اقدام رکہی گا کہ ہلاکت تیری اور زوال مملکت تیری اوسکی ہاتہہ سی ہوئی

ہوگی اور یہ ہی اوس ہو کو دیکھ نہ کسی عورتین قرار نہین پایا ہی نمرود نی حکم کیا کہ عورات کو مردو سی

جدا کیا چاہیی اور اوس سال اوپر دس عورتین ایک کو اونمین سی مقرر کیا تہا کہ جو لڑکا پیدا ہو اوسکو

قتل کرو تارخ کہ مقربان نمرود سی تہی ایک شب اپنی اہلیہ کو کہا کہ تم پوشیدگی مین میری

پاس آؤ مطابق کہنی اونکی کہ وہ آئین اور کسی پر حمل ظاہر نہوا یہانتک کہ ستاخلوکی حاملہ ہوئین

ہر گاہ ایام وضع حمل قریب پہنچی تب ترس نمرود شہر سی باہر گئین اور غار مین داخل ہوئین

اوس موضع مین حضرت ابراہیم متولد ہوئی ایک خرقہ مین پیچیدہ کرکی غار سی باہر آئین اور

غار کو سنگ ریزہ سی بند کیا اور پہر گئین روز دوسری طرف نماز کی آئین کہا کہ ابراہیم علیہ السلام

انگلیونکو اپنی چوستی ہین ایک سی شیر اور ایکسی شہد جاری ہی پس مین او شہر کو پہر گئین اور ہر روز ایکبار دیکہنے

آتی تہین القصہ حضرت ابراہیم اوس غار مین ہر روز اسقدر بڑہتی تہی کہ اور لڑکی تمام مہینی

مین بڑہین چنانچہ پندرہ مہینی مین اسقدر بالیدگی ہوئی کہ مشابہ جوانان پانزدہ سالہ کی

ہوئی اوسوقت مادر اونکی نی تارخ کو اس قصہ سی آگاہ کیا تارخ بہت سی خوش ہوئی

اور کہا کہ اونکو گہر مین لاؤ اور کچہ خوف نکرو والدہ اونکی ابراہیم کو غار سی باہر لائین اوس

وہ وقت نماز شام کا تہا پایان غار مین گلہ ہائی اسپ و شتر اور گوسفند جمع تہی حضرت

ابراہیم نی مادر اپنی سی پوچہا کہ یہہ کیا ہین اونکی مان نی آگاہ کیا اوس سی حضرت ابراہیم نی

کہا کہ البتہ انکا کوئی پروردگار ہی کہ انکو پیدا کیا ہی اور اوس زمانہ مین لوگ تین

طرح سی عبادت کرتی تہی بعضی پرستارہ اور ماہ اور آفتاب کی پرستش کرتی تہی اور بعضی

بت پرست تہی اور بعضی نمرود کی پرستش کرتی تہی قولہ فلما جن الخ ابراہیم ساتہہ مادر اپنی کی سمت

شہر روانہ ہوئی پس ہر گاہ کہ تاریکی شب ہوئی دیکہا ستارہ زہرہ یا مشتری کو اور

ہرگاہ وہ ستارہ افق مغرب کو پہنچا دیکھا کہ بعضی لوگ اوس ستاریکو سجدہ کرتی ہین کہا
ابراہیم نے کہ ہذا ربی بر سبیل استفہام انکاری پس ہرگاہ وہ ستارہ غروب ہوا کہا لا احب الآفلین یعنی
نہین دوست رکہتا ہون مین غروب ہونی والی کو اور مقصود حضرت ابراہیم کا اس کہنی سی
یہہ تہا کہ انتقال شایان پروردگاری نہین ہی اور مقتضیات امکان اور حدوث سی ہے
قولہ تعالی فلما رای القمر بعد اسکی حضرت ابراہیم کی تہی ہرگاہ کہ وہ شب چہاردہم تہی دیکہا ماہتاب کو
کہ ایک جماعت نی ماہتابکو دیکہہ کر سجدہ کیا کہا حضرت ابراہیم نی یہہ رب میرا ہی پس
ہرگاہ ماہتاب غروب ہوا کہا ابراہیم نی کہ اگر راہ نہ دکہلاویگا پروردگار میرا البتہ
ہونگا مین گمراہونسی بعد اسکی ہرگاہ کہ دیکہا اونہون نی آفتاب کو کہا یہہ رب میرا ہی یہہ
اوس سی بزرگ ہی پس ہرگاہ غروب ہوا حضرت ابراہیم نی کہا کہ ای گروہ مین بیزار
ہون اوس چیز سی کہ شریک کرتی ہو تم قولہ مما تشرکون یہہ آیہ دلیل ہی تقدیم تبرا کو
اوپر تولی کی اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ بہی مشعر اسپر ہی اور ہرگاہ کہ چند کلمات مناظرہ
سلطان رکن الدولہ ساتہہ صدوق بن بابویہ رضی اللہ عنہ کی مناسب اور متمم اس مقام
کی تہی لہذا بیان کئی جاتی ہین بادشاہ نی کہا کہ ای شیخ عالم حاضرین مجلس مختلف ہین
بیچ بدکہنی اور نیک کہنی اوس قوم کی کہ جن پر شیعہ طعن کرتی ہین بعضی اونمین کہتی ہین کہ
طعن کرنا اونپر واجب ہی اور بعضی کہتی ہین کہ نہین واجب ہی بلکہ حرام ہی پس نزدیک تمہارے
کیا ثابت ہوا ہی کہا ابن بابویہ نی کہ ای بادشاہ بدرستیکہ حق تعالی نی قبول نکیا بندگان
اپنی سی اقرار توحید اپنی کو تا اینکہ وہ بیزاری کرین ہر صنم سی اور ہر خدا سی کہ ورای خدا
برحق کی مقرر کئی ہین اور نہ قبول کیا اقرار نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو دوستی تا اینکہ بیزاری کی ہو

انہون نی ہر نبی کاذب سی مثل مسیلمہ کذاب اور سجاج اور عیسی وغیرہ کی اسیطرح سی نہین
قبول کیا اوسنی اقرار امامت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کو تا اینکہ بیزاری کرین کل
اون لوگون سی کہ سوای اونکی ہین ایمہ معتقدین سی کہا بادشاہ نی کہ حق یہہ ہی کہ آگاہ
کر مجکو ای شیخ ساتہہ ایسی برہان جلی کی کہ جس سی خروج ابی بکر کا خلافت سی معلوم ہوتا
ہوا اور اوسی برہان سی معلوم ہوتا ہو کہ امامت جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ
کی آسمان سی نازل ہوئی ہی اور عزل ابوبکر آسمان سی نازل ہوا ہوا اور اوسی دلیل سی
یہہ بہی ثابت ہوتا ہو کہ ابوبکر کو کچہہ علاقہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ سی نتہا کہا شیخ نی کہ راویان
دونو مذہب نی بیان کیا ہی کہ ہرگاہ سورۂ برات نازل ہوئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ نی
ابوبکر کو طلب کیا اور کہا لی ان آیات کو اور مکہ مین جاکر موسم حج مین کفار پر تلاوت
کر پس ابوبکر اوس سورہ کو لیکر روانہ ہوا دو تین منزل کیا تہا کہ حضرت جبرئیل نازل ہوئے
اور کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ رب تیری نی سلام کہا ہی اور فرمایا ہی کہ اس سورہ کو
تو مکہ مین جاکر پڑہ یا اوس شخص کو بہیج کہ جو تجہسی ہو یعنی تیری نسب سی ہو بعد اسکی علی صلوات اللہ
علیہ کو بلایا اور کہا تم جاؤ اور ابوبکر کو پہیرو اور سورۂ برات اوس سی تم لیکر ایام
حج مین مشرکین پر تلاوت کرو پس امیر المومنین صلوات اللہ علیہ ذی الحلیفہ مین ابوبکر سی
ملی اور بعضون نی کہا ہی کہ روحا مین کہ تین دن کی مدینہ سی راہ تہی اور ابوبکر سی
لیا سورہ کو اور آگاہ کیا اوسکو جانب خدا سی اور جانب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سی جسطرح امر کیا تہا اونکو پیغمبر خدا نی پس اس حدیث متفق علیہ سی ثابت ہوا کہ خلافت اور
ولایت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ آسمان سی نازل ہوئی اور عزل ابوبکر آسمان سی نازل

نازل ہوا پس لوگون نی خلیفہ کیا اوس شخص کو کہ جسکو خدا نی معزول کیا تہا اور معزول کیا لوگون نی
اوس شخص کو کہ جسکو خدا نی خلیفہ کیا تہا اور مقدم کیا لوگون نی اوس شخص کو کہ جسکو خدا نی
پیچہی کیا تہا اور پیچہی کیا اوس شخص کو کہ جسکو خدا نی مقدم کیا تہا اور اس حدیث سی یہہ بہی
ثابت ہوا کہ ابو بکر نسب جناب نبوی سی تہا سو سطی کہ کہنا جبرئیل کا جانب حق تعالی سی
کہ تو اوسکو واکر یا جو شخص کی تجہسی ہو تو پس معلوم ہوا کہ ابو بکر جناب نبوی سی نہ تہا اور
بہی اس آیہ سی معلوم ہوتا ہی کہ جناب امیر جناب نبوی سی تہی وہ آیہ یہہ ہی اَفَمَنْ کَانَ
عَلٰی بَیِّنَةٍ مِنْ رَبِّهٖ وَیَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ اور مراد شاہد منہ سی بالاتفاق جناب علی
صلوات اللہ علیہ مقصود ہین اور ایضا دلیل اسپر وہ حدیث ہی کہ فریقین مین مروی ہی کہ
جناب نبوی نی فرمایا کہ عَلِیٌّ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ قولہ حَاجَّهٗ قَوْمُهٗ الآیہ منقول ہی کہ ہر گاہ
ابراہیم شہر مین داخل ہوئی اونکو طرف دین نمرود کی دعوت کی اور وہ نمرود کریہہ المنظر
تہا ابراہیم نی اوسکو دیکہا کہ تخت زرین پر بیٹہا ہی اور غلام خوبصورت اور کنیزان ماہ
طلعت گرد تخت اوسکی کی صف بستہ کہڑی ہیں پوچہا ابراہیم نی کہ یہہ کون ہی کہ مجہی اسکے
دیکہنی اوسکی کی لائی ہو کہا لوگون نی کہ یہہ خداوند عالم ہی پوچہا حضرت ابراہیم نی کہ
یہہ ملازم کہ گرد تخت اوسکی کی کہڑی ہوتی ہین کون ہین کہا کہ یہہ مخلوقات اسکی ہین حضرت
ابراہیم علیہ السلام متبسم ہوئی اور فرمایا کہ یہہ کسطرح سی ہو سکتا ہی کہ اپنی مخلوقات کو
اپنی سی بہتر پیدا کیا ہی کہ آپ ان سب سی خوبصورت ہوتا الغرض ابراہیم علیہ السلام
ہمیشہ مذمت بتونکی کرتی تہی اور پرستندگان اصنام کو دشنام دیتی تہی اور قوم سی اونکی مجادلہ کرتی تہی
چنانچہ حقتعالی بہی طرف اسکی اشارہ کرتا ہی وَحَاجَّهٗ قَوْمُهٗ الخ رکوع چہار دہم سیپارہ ہفتم

نستم قولہ امنو پانچ حرف ہین عبارت سکی تین سی تین مین موتی ہین نکلی وسی یہہ عبارت بما جاء بہ احمد من جب ولیہ

قولہ بظلم و ناشیہ پارہ حرف ہین زبر اوسکی نوسی تہتر تی مین نکلی اوسی یہہ عبارت بالولایۃ لابی بکر ولابی حفص

۲۲۷ ۳۶۵ ۴۸۰

وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ قَوْمِهِ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّن نَّشَاءُ

اور یہہ برہان ہماری ہی کہ دیا ہمنی اوسکو ساتہہ ابراہیم کی اوپر قوم اوسکی کی بلند کرتی ہین ہم مرتبہ جسکو چاہین

إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ○ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ كُلًّا هَدَيْنَا

بدرستی کہ پروردگار تیرا حکیم ہی داناہی اور دیا ہمنی بیٹا ابراہیم کے اسحاق کو اور یعقوب کو ہر ایک کو ہدایت کی ہمنی

وَنُوحًا هَدَيْنَا مِن قَبْلُ وَمِن ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ

اور نوح کو ہدایت کی ہمنی اوکی ابراہیم سی اور ہدایت کی ہمنی اولاد نوح سی یا ابراہیم سی داؤد اور سلیمان اور ایوب

وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ○ وَزَكَرِيَّا

اور یوسف اور موسی اور ہارون کو اور اسطرحسی عوض دیتی ہین ہم نیکو کاروں کو اور زکریا

وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَإِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصَّالِحِينَ ○ وَإِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَ

اور یحیی اور عیسی اور الیاس تمام یہہ صالحون سی ہین اور اسمعیل اور الیسع اور

يُونُسَ وَلُوطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ ○ وَمِنْ آبَائِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ

یونس اور لوط اور ہر ایک کو فضیلت دی ہمنی اوپر عالمیان کے اور بزرگی دی بعضی پدران کو اور بعضی اولاد کو اونکی

وَإِخْوَانِهِمْ وَاجْتَبَيْنَاهُمْ وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ○ ذَٰلِكَ

اور بعضی برادران اونکی کو اور برگزیدہ کیا ہمنی اونکو اور ہدایت کی ہمنی اونکو طرف راہ راست کے یہہ

هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُم

دین خدا کا ہی ہدایت کرتا ہی ساتہہ اسکی جس شخص کو چاہتا بندگان اپنی سی اور اگر شریک لاتی رسولان ہرآئینہ عمل دور ہوتی اونسی

كانوا يعملون ۝ اولئك الذين اتيناهم الكتاب والحكم والنبوة

جو کچھ کہ تھے عمل کرتی تھی یہہ وہ گروہ ہین کہ دیا ہمنی انکو کتاب اور احکام شرع اور پیغمبری

فان يكفر بها هؤلاء فقد وكلنا بها قوما ليسوا بها بكافرين ۝

پس اگر انکار کرین ساتھ اسکی یہہ کفار قریش پس بتحقیق معین کیا ہمنی ساتھ اسکی نبوت وغیرہ کے ایک قوم کو نہین وہ ساتھ اسکی انکار کرنے والی

اولئك الذين هدى الله فبهداهم اقتده قل لا اسئلكم عليه اجرا

یہہ وہ گروہ ہین ہدایت کی خدانی پس ساتھ طریق اونکی کی پیروی کر تو ای محمد کہہ تو اسی پیغمبر نہین چاہتا ہون مین تمسی اوپر رسالت کے مزدوری

ان هو الا ذكرى للعالمين ۝

نہین ہی یہہ تبلیغ مگر پند دینا واسطی عالمیان کے

ومن ذريته داود ضمیر من ذریتہ کی راجع ہی طرف حضرت نوح کی مولانا طبرسی علیہ الرحمہ
نی دو دلیلین اسکی رجحان کی نقل کی ہین ایک یہہ ہی کہ اقرب مذکورین کا ہی اور دوسری
یہہ ہی کہ بعضی انبیا کہ جنکو تحت من ذریتہ کی داخل کیا ہی وہ ذریت ابراہیم سی نہین
ہین اور زجاج نی کہا ہی کہ ضمیر ذریتہ کی بہی طرف حضرت ابراہیم کی راجع ہوسکتی ہی اور
غرض ذکر کرنا ذریت دونو کا ہی اور اس آیہ مین دلالت واضح ہی اسبات پر کہ اولاد حسنین
صلوات اللہ علیہ ذریت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ ہین اور کاشف اس اجمال کی وہ حدیث
ہی کہ عیون اخبار الرضا مین جناب موسی کاظم صلوات اللہ علیہ سی منقول ہی فرمایا اون
حضرت نی کہ ایکروز مین نزدیک ہارون الرشید کی گیا بعد سلام کرنی میری
جواب سلام میرا دیا اوسنی اور کہا کہ ای موسی ابن جعفر دو خلیفہ ہین کہ خراج ملکونو
کو پہنچتا ہی اور منظور اس بات کا تہا کہ تم بہی باطن مین خلافت کرتی ہو اوسوقت امام موسی

موسی کاظم صلوات اللہ علیہ نی فرمایا پناہ خدامین لاتا ہون تجکو ای امیر المومنین اس بات سی کہ بدگمانی میری حق مین نکر کہ تا تو ہلاک ہو اور بدگوئی دشمنان ہماری ہماری بابت نسن سوا اسکی کہ تو بہتر جانتا ہی کہ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ سی اسوقت تک ہمپر جہوٹ باندہا ہی اور نزدیک سلاطین کی شکایت ہماری کرتی ہین اگر اجازت ہو تو ایک حدیث جناب نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ سی نقل کرون مین ہارون رشید نی کہا اجازت دی مینی کہا حضرت نی کہ پدران میری نی جد میری رسول خدا سی نقل کیا ہی کہ جناب نبوی نی فرمایا ہی جسوقت کہ ذوی الارحام ایک دوسرکو مس کرتی ہین رحم حرکت مین آتی ہین اور خون جوش مارتا ہی پس کہا ہارون رشید نی کہ ہاتہہ اپنی مجہکو دیجی پس ہاتہہ میری لیکر ہارون رشید نی طرف اپنی کہینچی اور دیر تک مجہسی معانقہ کیا بعد اوسکی کہا کہ بیٹہو ای موسیٰ اور کچہہ خوف نکرو تم امام موسیٰ کاظم صلوات اللہ علیہ نی فرمایا کہ پس ہر گاہ اوسکی طرف نظر کی مینی دیکہا مینی کہ ہارون رشید آب دیدہ ہوا اور کہا کہ ای موسیٰ راست کہا تمنی اور راست کہا جد تمہاری نی بدرستی کہ اسوقت خون میرا حرکت مین آیا اور رگین میری مضطرب ہوئین یہانتک رقت نی مجہہ پر غلبہ کیا اور مین ارادہ رکہتا ہون کہ چند سوال تجہسی کرون مین کہ مدت مدید سی سینہ میری مین خلجان کرتی ہین اور مینی کسیسی سوا تیری سوال نہین کیا ہی پس اگر تو اون سوالونکا جواب دیگا تجہی قید سی نجات دونگا مین اور بعد اسکی کسی شخص کی سخن کو تیری باب مین نہ قبول کرونگا مین بتحقیق کہ خبر پہنچی مجہی ہی کہ تم کبہی جہوٹ نہین کہتی ہو پس چاہتی کہ جواب سوال میرکا راستی دینا پس انحضرت نی کہا کہ اگر مجکو امن اپنی غضب سی ہو موافق علم اپنی کی جواب دونگا مین پس ہارون رشید نی کہا اگر تو راست

ہی کا اور تقیہ کہ شعار بنی فاطمہ کا ہی نکریگا تو ہر آینہ تجکو امان دیتی ہمنی پس اونحضرت نے
فرمایا کہ سوال کر تو ای امیر المومنین جس چیز سی کہ چاہی تو ہارون رشید نی کہا سوال میرا
یہہ ہی کہ تم کس وجہ سی دعوے فضیلت اپنی کا اولاد عباس پر کرتی ہو حال آنکہ ہم اور تم
ایک درخت سی ہین کہ وہ عبد المطلب ہین اور جد ہماری عباس ہین اور جد تمہاری ابوطالب
ہین اور یہہ دونو عم رسول خدا تہی پس تمکو کیا زیادتی ہمپر ہی پس اوسوقت اونحضرت نے
فرمایا کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی قریب زیادہ ہین نسبت تمہاری سی اسواسطی کہ
حضرت عبد اللہ باپ پیغمبر کی اور حضرت ابوطالب جد ہماری بایکدیگر بہائی تہی جانب پدر
و مادر سی بخلاف عباس کی کہ والدہ اونکی غیر والدہ عبد اللہ و ابیطالب کی تہین ہارون
رشید نی کہا کہ پس اسکی کیا وجہ ہی کہ دعوی وراثت ترکہ جناب نبوی کی کرتی ہو حال آنکہ عم
کی ہوتی پسر عم کو نہین پہنچتا ہی اور محجوب ہوتا ہی اور وقت وفات حضرت سید المرسلین
کی عباس حین حیات تہی اور لیکن ابوطالب نی آگی وفات پائی تہی پس حضرت فرماتی ہین کہ کہا مینی کہ امیر المومنین استعفا ان سوال کی
مجہی معاف رکہیہ تو اور جس چیز سی کہ چاہتی سوال کرو ہارون رشید نی کہا کہ البتہ نہین اسکا جواب دینا ہوگا اونحضرت نی فرمایا
کہ اگر مجہی امان دو تو کہون کہا اوسنی کہ مینی امان دی اوسوقت کہا اونحضرت نی کہ جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نی
فرمایا ہی کہ باوجود اولاد کی خواہ پسر ہو خواہ دختر سوای والدین کی اور زوج اور زوجہ
کی کوئی اور وارث نہین ہوتا ہی پس عم باوجود ولد صلبی کی محجوب ہوگا مگر بنی تیم
کہ قوم خلیفہ اول ہین اور بنی عدی کہ قوم خلیفہ ثانی ہین اور قوم بنی امیہ کہ قوم خلیفہ ثالث
ہین عم کو پدر پر قیاس کیا ہی اور کہا ہی اونہون نی کہ جسطرح پدر باوجود اولاد کی وارث
ہوتا ہی اسیطرح سی عم باوجود پسر عم کی وارث ہوتا ہی پس اس بات کی کہ کوئی حدیث

حدیث اس باب مین حضرت نبوی سی پہنچی ہوا ور جو عالم کہ قول اوسکا مطابق قول علی علیہ السلام کی ہی
پس قضایا اوسکی اوپر خلاف قضای اون لوگون پر ہی اور یہہ نوح بن دراج کہ موجود ہے
قائل بقول علی صلوات اللہ علیہ ہوا ہی اور تحقیق کہ جس حال مین تہی ای امیر المومنین اوسکو
والی کوفی اور بصرہ کا کیا تہا مطابق امیر المومنین کی فتوی دیتا تہا پس ہارون رشید نی
حکم کیا کہ نوح بن دراج کو اور اور عالمونکو خلاف اوسکی قائل نہی حاضر کرو از انجملہ سفیان
ثوری اور ابراہیم مدنی اور فضیل بن عیاض تہی پس اونہون نی گواہی دی کہ قول نوح بن دراج
کا مطابق قول علی ہی پس ہارون رشید نی اوسوقت کہا کہ پس کسواسطی مطابق قول نوح
بن دراج کی فتوی نہین دیتی ہو کہا اونہون نی کہ نوح نی جرأت کی اور ہمکو جرأت نہوئی تو
امیر المومنین نی فتوی نوح بن دراج کا جاری کیا اور استدلال کیا اسطرح سی کہ قدماء اہل
سنت وجماعت نی سید المرسلین سی روایت کی ہی کہ اون حضرت نی فرمایا ہی کہ علیٌّ
اقضاکم کہ علی دانا تر قضا یونکا ہی اور اسیطرح سی روایت کی ہی عمر خطاب سی علیٌّ اقضانا سواے
کہ لفظ قضا کی جامع ہی صفات حمیدہ اور کمالات پسندیدہ کو قرأت سی اور فرائض سی
اور علم سی ہارون رشید نی کہا کہ زیادہ کرو ای موسی اوسوقت کہا آنحضرت نی کہ المجالس
فی الامانات وخاصۃ مجلسک پس ہارون رشید نی کہا کہ خوف نکرو تم پس آنحضرت نی
کہا تحقیق کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نی وارث نہین کردانا ہی اوس شخص کو کہ جسنی ہجرت اونکی
ساتھہ نکی ہوا ور نہ اوسکی واسطی مرتبہ ولایت ثابت کیا ہی پہر ہارون رشید نی کہا کہ ہی نہین ہی دلیل تمہاری کیا
معنی کہ دلیل ہماری اسبات پر قول حق سبحانہ تعالی کا ہی وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُم
مِنْ وَلَايَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا یعنی وہ لوگ کہ ایمان لائی اور نہ ہجرت کی اونہون نی

نہین ہی وسطی تمہارے ولایت اونکی سی کوئی چیز تا اینکہ ہجرت کرین وہ اور تحقیق کہ عم میری
عباس نی ہجرت کی پس ہارون رشید نی کہا کہ تمسی پوچھتا ہون ای موسی کہ کبھی ایسا
ہوی ہار ہی کسی دشمن کو دیا ہی یا نہین یا فیصلہ تمنی اسی آگاہ کیا ہی یا نہین حضرت نی فرمایا
کہ اسوقت تک سوائی امیر المومنین کی کسی نی ان باتونکا سوال نہین کیا ہی بعد اوسکی
ہارون رشید نی کہا کیون تجویز کرتی ہو تم کہ شیعہ و سنی تمکو طرف رسول خدا کی نسبت کرتی
ہین اور کہتی ہین یا ابن رسول اللہ باعث اسکا کیا حال آنکہ تم ابن علی ہو اور انسان تو نسبت
جانب پدر سے کرتی ہین اور نبی نانا تمہارے ہین پس حضرت نی کہا کہ ای امیر المومنین اگر پیغمبر خدا
اسوقت مین زندہ ہوتی اور دختر تیریکو عقد مین لاتی آیا تم قبول کرتی یا نہین ہارون رشید نے
کہا سبحان اللہ کس طرحسی نہ قبول کرتی ہم حال آنکہ یہہ امر موجب افتخار ہمارے کا ہی عرب اور عجم
اور سائر قریش پر اوسوقت حضرت نی فرمایا کہ اگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ ہم سی دختر چاہتے
تو ہم نہ دیتی بلکہ وہ خود دختر ہماری نہ طلب کرتی پس ہارون رشید نی کہا کس جہت سی حضرت نے
کہا اس جہت سی کہ ہم فرزند اونکی ہین اور تو فرزند اونکا نہین ہی پس ہارون رشید نی کہا کہ تمنی خوب
کہا ای موسی پس ہارون نی کہا کہ کس جہت سی کہتی ہو کہ ہم ذریت پیغمبر کی ہین حال آنکہ نبی
سی کوئی فرزند نہین رہا اور عقب وسطی فرزند نرینہ کی ہوتا ہی نہ واسطی بیٹی کی کہا حضرت نے
بحق قرابت اور بحق قبر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مجکو اس سوال سی معاف رکہہ ہارون نے
کہا کہ نہین بلکہ چاہی تم دلیل جواب کہو تم ای اولاد علی خصوصا تم ای موسی کہ سردار انکی
ہو اور امام زمان اپنا تمکو جانتی ہین اور ہرگز تمکو معاف نہ رکھونگا جب تک سوال میرے کا
جواب کتاب سی نہ دو تم حال آنکہ تم دعوا کرتی ہو ای فرزندان علی کہ کوئی چیز تمسی فرو گذاشت

گذشت نہین ہوتی اور سب کی تاویل نزدیک تمہاری ہی اور دلیل لاتی ہو اس بات پر
حقتعالی کو مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتَابِ مِنْ شَیْءٍ اور دعوا کرتی ہو تم مستغنی ہو قیاس
اور رای علما سی پس اوسوقت حضرت نی فرمایا کہ آیا مجہی اذن ہی جواب کہنی مین تمہارا
کہ بیان کرو فرمایا حضرت نی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم وَمِنْ
ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَى وَهَارُونَ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ
وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَى وَعِيسَى اب اسکو کہو تو کہ پدر عیسی کون تہا ای امیرالمومنین پس ہارون نی
کہا کہ عیسی باپ نرکہتی تہی حضرت نی فرمایا کہ پس اس جگہہ سی ظاہر ہوا کہ حق تعالی نی کہ عیسی کو
ذریت انبیا سی شمار کیا از جانب مریم کی اسطرح سی ہم ذریت پیغمبر سی ہین جانب مادر اپنی
فاطمہ علیہا السلام سی بعد اوسکی حضرت نی فرمایا کہ زیادہ کرو بیان واسطی تیری ای امیرالمومنین
کہا اوسنی کہ آری پس حضرت نی کہا کہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ
بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ
وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ
اور اب تک کسی نی دعوا اسکا نہین کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی روز مباہلہ سوای علی اور
فاطمہ اور حسنین صلوات اللہ علیہم کی کسی کو زیر عبا نہین لیا تہا پس مراد حق تعالی ابنانا
سی حسنین ہین اور نسانا سی فاطمہ ہین اور انفسنا سی علی بن ابی طالب ہین علاوہ اسکی اجماع
امت ہی اسبات پر کہ روز احد حضرت جبرئیل نی پیغمبر خدا سی عرض کی کہ مشارکت اور قرابت ایسی
کہ علی تمہاری ساتہہ کرتی ہین اوسوقت جناب نبوی نی فرمایا کہ باعث اسکا یہہ ہی کہ علی مجہسی
ہین اور مین علی سی ہون پس جبرئیل نی کہا کہ مین تم دونونسی ہون بعد اسکی جبرئیل نی کہا

کہا کہ لا سیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علی اور تحقیق کہ حق تعالی نی حضرت ابراہیم کو
قرآن مین تعبیر بفتی کیا ہی جس جگہہ کہ کہا ہی قالوا سمعنا فتی یذکرہم یقال لہ ابراہیم
پس ہم گروہ بنی عم تیری افتخار کرتی ہین کہ جبرئیل ہم سی ہین پس ہارون نی کہا کہ
تمنی خوب کہا ای موسی جو حاجت کہ رکہتی ہو کہو حضرت نی فرمایا کہ اول حاجت ابن عم
تیرکی یہہ ہی کہ رخصت دی کہ مدینی مین نزدیک عیال کی جاؤن مین ہارون رشید
ملعون نی کہا کہ فکر کرکی کہونگا یعنی بعد اسکی اوس حضرت کو نزدیک ایک سید نگار کی رکہا تا اینکہ آنحضرت نی وفات پائی

وما قدروا اللہ حق قدرہ اذ قالوا ما انزل اللہ علی بشر من شیء

اور نہ تعظیم کی انہون نی خدا کی لایق تعظیم اوسکی کی وقتیکہ کہا انہون نی کہ نہین نازل کیا خدا نی اوپر کسی آدمی کی کسی چیز

قل من انزل الکتاب الذی جاء بہ موسی نورا وھدی للناس

کہہ تو ای محمد کون شخص ہی کہ نازل کیا کتاب کو وہ کتاب کہ لاتی تہی اوسکو موسی درحالیکہ روشنی تہی اور ہدایت واسطی لوگون کی

تجعلونہ قراطیس تبدونہا وتخفون کثیرا وعلمتم ما لم تعلموا

کر دانتی ہو تم اوسکو کاغذ پراکندہ ظاہر کرتی ہو تم اوسکو اور چہپاتی ہو تم بہتونکو اور سکہلائی گئی تم جس چیز کو نہ جانتی تہی تم

انتم ولا اباؤکم قل اللہ ثم ذرہم فی خوضہم یلعبون ۝ وھذا

نہ تم اور نہ پدران تمہاری کہہ تو ای محمد کہ خدا نی نازل کیا ہی پس چہوڑ تو انکو بیچ خیالات باطل انکی کہ بازی کرتی ہین اور یہہ

کتاب انزلناہ مبارک مصدق الذی بین یدیہ ولتنذر ام القری

قرآن کتاب ہی کہ نازل کیا ہمنی اوسکو ایسی کہ بابرکت ہی تصدیق کرنی والی ہی اوس کتاب کی کہ آگی اسکی تہی اور تا کہ ڈراوی تو اہل ام القری

ومن حولہا والذین یؤمنون بالآخرۃ یؤمنون بہ وھم علی صلوتہم

اور جو شخص کہ گرد اوسکی ہی ڈراوی اور لوگ کہ ایمان لاتی ہین ساتہہ آخرت کی ایمان لاتی ہین ساتہہ اوسکی اور وی اوپر نماز اپنی کی نگاہ رکہتی ہین

صلاتهم يحافظون ۝ ومن اظلم ممن افترى على الله كذبا او قال

نماز اپنی کی نگہبانی کرتے ہیں اور کون ہے ستمگار تر بیچ اس شخص کی کہ باندھا اوپر خدا کے دروغ کو یا کہا اوسنے

اوحي الي ولم يوح اليه شيء ومن قال سانزل مثل ما انزل الله

وحی کی گئی ہے طرف میری حالانکہ نہیں وحی کی گئی طرف اوسکی کوئی چیز اور اس شخص کی کہ کہا قریب ہے کہ نازل کروں مانند اوس کے کہ نازل کیا ہے اللہ نے

ولو ترى اذ الظالمون في غمرات الموت والملائكة باسطوا

اور اگر دیکھے تو ستمگار کافر ہونگے بیچ سکرات موت کی . اور فرشتگان عذاب کشادہ کرنے والے ہونگے

ايديهم اخرجوا انفسكم اليوم تجزون عذاب الهون بما

دستہائے اپنی کو واسطے قبض روح کے کہیں گے فرشتے نکالو نفسوں اپنی کو سکراتوں سے آج جزا دئیے جاؤ گے تم بیچ عذاب خوار کنندہ کے

كنتم تقولون على الله غير الحق وكنتم عن اياته تستكبرون ۝

کہ تھے تم کہتے تھے تم اوپر خدا کے ناحق کو اور تھے تم آیات سے گردن کشی کرتے تھے تم

ولقد جئتمونا فرادى كما خلقناكم اول مرة وتركتم ما خولناكم

اور مرآینہ تحقیق کہ آئے تم ساتھ ہمارے اکیلے در حالت تنہائی جیسا کہ پیدا کیا ہم نے تمکو پہلی مرتبہ اور چھوڑ دیا تمنے جو کچھ دیا تھا ہم نے تمکو

وراء ظهوركم وما نرى معكم شفعاءكم الذين زعمتم انهم

پس پشت اپنی اور نہیں دیکھتے ہیں ہم ساتھ تمہارے حامیان تمہارے کو ایسے حامی کہ گمان کرتے تھے تم کہ بدرستی وے

فيكم شركاء لقد تقطع بينكم وضل عنكم ما كنتم تزعمون ۝ ع

بیچ تربیت تمہاری کے شریک ہیں آئینہ بدرستی کہ قطع ہوا پیوند تمہارا کہ درمیان تمہارے تھا اور گم ہوئی سو جو کہ تھے تم گمان کرتے

وما قدروا الله منقول ہے کہ مالک ابن ضیف کہ سر حلقہ علمائے یہود تھا خدمت سید

عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آیا اور اون حضرت نے کہا کہ قسم دیتا ہوں

سورۂ انعام

مین مجکو اوس خدا کی کہ توریت کو موسی پر نازل کیا ہی توریت مین تو نی دیکھا ہی کہ خدا
دانشمند فربہ کو دشمن رکہتا ہی اور وہ یہودی فربہ تہا بمجرد سننی کی غضب مین آیا اور
کہا خدا کوئی کتاب کسی پر نازل نہین کی ہی اوسوقت یہہ آیہ نازل ہوا وما قدروا اللہ
قولہ ومن قال سانزل عبد اللہ بن سعید بن ابی سرح قریشی کاتب رسول خدا تہا وحی وآنحضرت پر
نازل ہوتی تہی تو لکھہ لیتا تہا اور بجای غفور رحیم کی حکیم علیم لکھتا تہا اور بجای سمیع
علیم کی غفور رحیم لکھتا تہا اور ہر گاہ یہہ آیہ نازل ہوا ولقد خلقنا الانسان من
سلالۃ من طین آخر تک تفصیل خلق آدمی سی تعجب مین آیا اوسکی زبان پر بی
اختیار جاری ہوا فتبارک اللہ احسن الخالقین جناب نبوی نی فرمایا کہ یہہ
اسیطرح سی نازل ہوا ہی اوسنی لکھا اور شک مین پڑا اور دل اپنی مین کہا کہ اگر محمد دعوی
نزول وحی مین صادق ہین تو بس یہہ وحی مجہ پر بہی نازل ہوئی اور اگر کاذب ہین پس
مین اسطرح کا کر سکتا ہون اوسوقت مرتد ہوکر نزدیک اہل کتاب کی گیا اور کہا اونسی کہ
احوال محمد کو معلوم کیا مینی کہ وہ اپنی دل سی عبارتکو بناتی ہین اور کہتی ہین کہ یہہ وحی ہے
اوسوقت حق تعالی نی یہہ آیت نازل کی ومن قال سانزل مثل ما قولہ اول مرۃ
مراد اس سی پیدا کرنا رحم مادر سی کہ سر پا برہنہ خالی سب چیز سی بحالت تنہائی پیدا ہوتا ہے
ان اللہ فالق الحب والنوی یخرج الحی من المیت ومخرج المیت
درستی کہ خدا چاک کرنی والا ہی دانہ کو اور گٹھلی کو یعنی گٹھلی کو نکالتا ہی زندہ کو میت سی اور نکالتا ہی میت کو
من الحی ذلکم اللہ فانی تؤفکون ○ فالق الاصباح وجعل اللیل
زندہ سی یہہ تمہارا خدا ہی پس کہان پھر جاتی ہو تم   ظاہر کرنی والا صبح کا اور کردانا رات کو

الیل سکنا والشمس والقمر حسبانا ذلک تقدیر العزیز العلیم

راتکو آرام گاہ اور کردانا افتاب اور ماہتابکو حساب سے ال و نایہہ اندازہ کرنا خداوند غالب کا دانا کا ہے

وھو الذی جعل لکم النجوم لتھتدوا بہا فی ظلمات البر والبحر

اور وہ ایسا خدا ہی کہ پیدا کیا واسطی تمہاری ستارونکو تا کہ راہ پاؤ تم بسبب اوسکی بیچ تاریکیہا ئی صحرا میں اور دریا میں تاکہ

قد فصلنا الایات لقوم یعلمون ○ وھو الذی انشاکم من

بدرستیکہ روشن کیا ہمنی آیاتکو واسطی گروہ کی کہ جانتی ہین وہ　　اور وہ ایسا خدا ہی کہ پیدا کیا تمکو

نفس واحدۃ فمستقر ومستودع قد فصلنا الایات لقوم

ایک تن سی پس جا ہی قرار کی واسطی تمہاری اور جا ہی امانت رکھنی کی بدرستیکہ روشن کیا ہمنی آیاتکو واسطی گروہ

یفقھون ○ وھو الذی انزل من السماء ماء فاخرجنا بہ نبات

سمجھنی والونکے اور وہ ایسا خدا ہی کہ نازل کیا ہی آسمان سی پانی پس نکالا ہمنی ساتھہ اوس پانی کی درخت

کل شیء فاخرجنا منہ خضرا نخرج منہ حبا متراکبا ومن النخل

ہر چیز کا پس نکالا ہمنی اوس پانی سی گیاہ سبز نکالتی ہین ہم اوس سبز سی دانہ درحالیکہ باہم متراکب ہے اور نکالا ہمنی درخت خرما سے

من طلعھا قنوان دانیۃ وجنات من اعناب والزیتون والرمان

کہ حاصل ہوتی ہین شگوفہ اوسکی سی خوشی پسین ملی ہوئی اور باغہا انگور سی اور درخت زیتون سی اور انار

مشتبھا وغیر متشابہ انظروا الی ثمرہ اذا اثمر وینعہ ان فی

درحالیکہ مانند ہوتی ہین اور غیر مانند ہوتی ہین ذائقہ وغیرہ سی نظر کرو تم طرف میوی اوسکی کی وقتیکہ میوہ لاتا ہی دیکھو تم طرف پکنی اوسکی کی بدرستیکہ بیچ

ذلکم لایات لقوم یؤمنون ○ وجعلوا للہ شرکاء الجن وخلقھم

اسکی ہر آینہ نشانیان ہین واسطی گروہ کی کہ ایمان لاتی ہین اور کردانا کافرون نی واسطے خدا کی شریک جن کو حالانکہ پیدا کیا ہی خدا نی اونکو

وَخَرَقُوا لَهُ بَنِينَ وَبَنَاتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يَصِفُونَ ○

اور افترا باندھتی ہین واسطی اوسکی بیٹی اور بیٹیون کا بدون جانی کی پاک ہی وہ خدا اور برتر اوس چیز سی کہ صفت کرتی ہین قولہ

فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى حسن اور قتادہ اور سدی سے منقول ہی کہ حق تعالی چاک کرنی والا ہی دانہ خشک مردہ کو اور نکالنی والا اوس سی گہاس کو اور چاک کرنی والا ہی گٹہلی خشک کو پس نکالتا ہی اوس سی درخت اور نخل کو اور بعضون نی معنی فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى کی یہہ کہی ہین کہ خالق حب کا ہی اور نوی کا زجاج نی کہا ہے کہ مراد اخراج حی کا میت سی یہہ ہی کہ نکالتا ہی گیاہ تر و تازہ سبز کو دانہ خشک سی اور نکالتا ہی دانہ خشک کو گیاہ زندہ سی اور یہہ معلوم ہی کہ درخت تر و تازہ قائم کو حی کہتی ہین اور جسوقت کہ خشک ہو جاوی یا قطع کیا جاوی یا اوکھیڑ اجاوی نام اسکا میت رکھتی ہین اور قتادہ اور ابن زید وغیرہ سی منقول ہی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ پیدا کرتا ہی حی کو نطفہ سی کہ میت ہی اور پیدا کرتا ہی نطفہ کو زندہ سی اور اس معنی کو صاحب مجمع البیان نی کہا ہی کہ یہہ صحیح ترین اقوال کا ہی اور جبائی نی کہا ہے کہ معنی یہہ ہین کہ پیدا کرتا ہی چوزہ کو بیضہ سی اور بیضہ کو چوزہ سی اور بعضون نی کہا ہی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ پیدا کرتا ہی مومن کو کافر سی اور کافر کو مومن سے

بَدِيعُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنّٰى يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ صَاحِبَةٌ

پیدا کرنی والا آسمانون اور زمین کا ہی کہان ہی واسطی اوسکی فرزند حال آنکہ نہین ہی واسطی اوسکی عورت اور

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ○ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ

اور پیدا کیا ہر ایک چیز کو اور وہ ساتھ ہر چیز کی دانا ہی یہہ خدا ہی پروردگار تمہارا نہین ہی کوئی خدا مگر خدای برحق

خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ○ لَا تُدْرِكُهُ

کہ پیدا کرنیوالا ہی سب چیز کا پس پرستش کرو تم اوسکی اور وہ ہی اوپر ہر چیز کی نگہبان سے نہین دریافت کرتین اوسکو

الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ○ قَدْ جَاءَكُمْ

آنکھین اور وہ دریافت کرتا ہی اشیائی دیدنی کو اور وہ مہربانی کرنی والا ہی خبردار ہی تحقیق کہ آئی تمکو

ع وانا سمعها

لكم بصائر من ربكم فمن ابصر فلنفسه ومن عمي فعليها وما انا عليكم

دلائل جانب رب تمہارے سے پس جس شخص نے کہ دیکھا حق کو پس واسطے منفعت نفس اپنی کی ہی اور جس شخص نے کہ نہ دیکھا پس اوپر اوسکی ضرر اوسکا ہی اور نہیں میں اوپر تمہارے

بحفيظ ۝ وكذلك نصرف الايات وليقولوا درست ولنبينه

نگہبان اور اسیطرح سے ہم گردانتے ہین آیات کو اور تاکہ کہین وہ کہ سیکھا ہی تو نے آیتونکو اور تاکہ بیان کرین ہم قرآن کو

لقوم يعلمون ۝ اتبع ما اوحي اليك من ربك لا اله الا هو و

واسطے اوس گروہ کی کہ جانتے ہین حق و باطل کو پیروی کر تو اوس چیز کی کہ وحی کی گئی ہی طرف تیری پروردگار تیری سے نہیں ہی کوئی خدا مگر وہی اور

اعرض عن المشركين ۝ ولو شاء الله ما اشركوا وما جعلناك

منہہ پہیر لی مشرکون سے اور اگر چاہتا خدا تو نہ شریک لاتی وہ اور نہیں کردانا ہمنی تجکو اے محمد

عليهم حفيظا وما انت عليهم بوكيل ۝ ولا تسبوا الذين يدعون

اوپر اونکی نگہبان اور نہین ہی تو اوپر اونکی اے محمد معین کیا ہوا واسطے وکالت اونکی اور برا کہو تم اون لوگونکو کہ پرستش کرتی ہین

من دون الله فيسبوا الله عدوا بغير علم كذلك زينا لكل امة

غیراز خدا کی پس برا کہین کی خدا برحق کو از روئی ظلم کی بی دانش کی اسیطرح سے آراستہ کیا ہمنی واسطے ہر ایک امت کے

عملهم ثم الى ربهم مرجعهم فينبئهم بما كانوا يعملون ۝ واقسموا

عمل اونکی کو پس طرف رب اپنی کی جانی بازگشت اونکی ہی پس آگاہ کریگا اونکو ساتہہ اوس چیز کی کہ تہے وہ عمل کرتی اور قسم کہائی

بالله جهد ايمانهم لئن جاءتهم اية ليؤمنن بها قل انما الايات

ساتہہ خدا کی سخت ترین قسمہا اپنی کو ہر آئینہ اگر آوی اونکو کوئی آیہ ہر آئینہ ایمان لاوینگی ساتہہ اوسکی البتہ تو کہہ اے محمد جز این نیست کہ آیات

عند الله وما يشعركم انها اذا جاءت لا يؤمنون ۝ ونقلب

نزدیک خدا کی ہین اور کیا جانتی ہو تم ای مومنین بدرستیکہ وہ معجزات ہر گاہ آوینگی نہ ایمان لاوینگی وہ اور پہیرینگی ہم

أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ

قلوب اونکی کو اور آنکھین اونکی کو جسطرحسی کہ نہ ایمان لائے تہے ساتہ اوسکے پہلی مرتبہ اور چہوڑ دیتے ہین ہم انکو بیچ گمراہی اونکی کی حالیکہ سرگشتہ ہوتی ہین

قوله خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ اہل سنت وجماعت اس آیہ سی استدلال کرتے ہین کہ افعال بندگان مخلوق الٰہی ہین اسواسطی کہ کل شئ مین افعال بہی داخل ہین لیکن یہ زعم اونکا باطل ہی اسواسطی کہ اس صورت پر ظلم لازم آتا ہی اور اکثر آیات الٰہی منافی اسکی ہین یہ کہ افعال بندونکو منسوب طرف اونکی کیا ہی چنانچہ بعد اسکی کہتا ہی کہ فاعبدوہ پس عبادت نسبت دی ہی طرف بندونکی اور چنانچہ قبل اسکی کہا ہی کہ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يَصِفُونَ اور مثل عملوا الصالحات کی اور مثل وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا اور ازین قبیل آیات کثیرہ دلالت رکہتی ہین کہ بندی خود افعال اپنی کو کرتی ہین اور معنی اس آیہ کی بنا بر مسلک اثنا عشری یہہ ہین کہ حق تعالیٰ خالق کل شئ کا ہی بواسطہ اور بیواسطہ پس اس ہنگام مین کوئی قباحت لازم نہین آتی اور سب آیات موافق ہوجاتی ہین قوله لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ یعنی نہین دیکہتی ہین اسکو آنکہین اسواسطی کہ معنی ادراک بصر کی رویت ہی جسطرحسی کہ کوئی کہی ادرک السمع یعنی سنا اس سی حاصل ہوا اور اسیطرحسی ادراک ہر واحد حواس خمسہ کو جانئے پس اس آیہ سی تین امر مستفاد ہوئی ایک یہہ کہ خدا مدرک جزئیات ہی اور دوسری بصیر ہونا خدا کا اور تیسری یہہ کہ خدا قابل دیکہنی کی نہین ہی کہ کوئی شخص اسکو دیکہی اور اس سی مخالفت حق تعالیٰ کی ثابت ہوتی ہی جمیع موجودات سی اسواسطی کہ بعضی موجودات ایسی وہ ہین کہ دیکہتی ہین اشیا کو اور خود بہی دیکہی جاتی ہین مثل ذیحیات کی اور بعضی ایسی ہین کہ خود دیکہی جاتی ہین اور آپ نہین دیکہتی مثل جمادات اور اعراض سی مثل رنگ وغیرہ کی ہین

ہین اور بعضی ایسی ہین کہ دیکہتی ہین اور نہ دیکھی جاتی ہین مثل اعراض غیر مدرکہ کی اور
بعضی اعراض مدرکہ کی جسطرحسی کہ بو وغیرہ مین اور تقدیر اس آیہ کی اسطرحسی ہی نہین دیکہتی
ہین اوسکو صاحبان ابصار اور وہ دیکہتا ہی صاحبان ابصار کو اور سمیع اور بصیر ہونا
حق تعالی کا ضروریات اسلام سی ہی اور بہت سی آیات قرآنی اور احادیث نبوی
صلی اللہ علیہ وآلہ اور اسیطرح اخبار ائمہ کی دلالت رکہتی ہین خدا کے سمیع اور بصیر ہونی پر اور
کیونکر نہو یہہ حال آنکہ ابرہیم علیہ السلام نی باپ اپنی کو ملزم کیا اور کہا یا ابت لم تعبد
ما لا یسمع ولا یبصر ولا یغنی عنک شیئا حاصل اسکا یہہ ہی کہ کیون عبادت کرتا ہی تو ای پدر اوسکو
کہ نہین سنتا ہی اور نہین دیکہتا ہی اور بی نیاز نہین کرتا ہی تجکو کسی چیز سی واقسموا باللہ
علی و محمد بن کعب القرظی سی منقول ہی کہ یہہ آیہ نازل ہوا اوسوقت مین کہ کہا تہا قریش نی
ای محمد ہمکو آگاہ کر کہ موسی نی عصا کو سنگ پر مارا اور بارہ چشمی پانی کی اوس سی جاری ہوئی
اور عیسی مردیکو زندہ کرتی تہی اور صالح ناقہ کو سنگ سی باہر لائی ازین قبیل کوئی آیہ تو
ہمکو بہی دیکہلا حضرت نی فرمایا کہ کیا چاہتی ہو مجہسی کہا کہ چاہتی ہین ہم کہ کوہ صفا کو سونی کا
کرو حضرت نی فرمایا کہ اگر یہہ معجزہ ظاہر ہو تو میری تصدیق کرو گی سب نی اس بات کی
قسم کہائی حضرت نی قصد کیا کہ اس امر کی دعا کرین حضرت جبرئیل آئی اور کہا کہ حق تعالی
فرماتا ہی کہ ہم دعا تیری اس کو سونی کا کرتی ہین لیکن عادت ہماری جاری ہوئی ہی
اسطرحسی کہ ہر گاہ مطابق خواہش امت کی کوئی معجزہ ظاہر ہو بعد اسکی عذاب ہلاکت
اونکو پہنچتی ہین ہم اگر وہ ایمان بعد اسکی نہ لاوین پس اگر چاہی تو تو ہم معجزہ
ظاہر کرین اور اگر نہ چاہی تو تو نہ ظاہر کرین اور چہوڑ دی تو اونکی حال پر اور اگر

یہہ ایمان نہ لاوین کی تو انکی نسل سی مومن ہونگی لہذا جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ
کی اس شق کو سنکر نزول عذاب کو اختیار نکیا اور بواسطی مصلحت کی انکو مہلت بخشے

وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتَىٰ

اور اگر تحقیق کہ ہم نازل کرتی ہم طرف اونکی فرشتونکو اور باتین کرواتی ہم اونکو مردونسے

وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ

اور جمع کرتی ہم اوپر اونکی سب چیز کو سامنی تمہاری نہ تہی وہ کہ ایمان لاتی وہ مگر یہہ کہ چاہتا خدا

وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ ۝ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ

اور لیکن بیشتر کفار کی نادانی کرتی ہین اور اسیطرحسی کردانا ہمنی واسطے ہر پیغمبر کے دشمن شیاطین

الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا

آدم سے اور جن سی وسوسہ کرتی ہین بعضی اونکی طرف بعض کے باتین بناکر واسطی فریب دینی کے

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ۝ وَلِتَصْغَىٰ

اور اگر چاہتا پروردگار تیرا نہ کرتی وہ دشمنی پس ترک کر تو اونکو ساتہہ اوس چیز کے کہ افترا کرتی ہین وہ اور تا کان دہرین

إِلَيْهِ أَفْئِدَةُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوا مَا

طرف اوس وسوسے کے قلوب اون لوگونکی کہ نہین ایمان لاتی ساتہہ آخرت کے اور تاکہ پسند کرین اوسکو اور تاکہ کسب کرین اور جو

هُمْ مُقْتَرِفُونَ ۝ أَفَغَيْرَ اللَّهِ أَبْتَغِي حَكَمًا وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ

کہ وہ کسب کرنیوالی ہین آیا پس سوای خدا کی طلب کرتی ہین حکم کو اور وہ ایسا خدا ہی کہ نازل کیا طرف تمہارے

الْكِتَابَ مُفَصَّلًا وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ

قرآن کو درحالیکہ بیان کیا گیا ہی حق و باطل بوسیلن اور اون لوگونکو کہ دی ہمنے اونکو کتاب جانتی ہین وہ اس بات کو کہ وہ

أَنَّهُ مُنَزَّلٌ مِّن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ۝ وَتَمَّتْ

اسباتکو که وه نازل کی گئی ہی نب پروردگار تیرے سی ساتھہ حق کے پس مت ہو تو شک لانی والونسی اور نہایت کمال کو

كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَّا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

کلمات رب تیرے کی از روی راستی کی اور عدل کی نہین ہی کوئی تبدیل کرنی والا کلمات اوسکی کو اور وہی ہی سننے والا جاننے والا

وَإِن تُطِعْ أَكْثَرَ مَن فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ إِن يَتَّبِعُونَ

اور اگر اطاعت کری تو اکثر اون لوگونکی که بیچ زمین کی ہین گمراه کرین کی وه تجھکو راه خداسی نہین پیروی کرتی

إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ۝ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ مَن يَضِلُّ

مگر گمان اپنی کی اور نہین وه مگر جھوٹ بولتی ہین وه بدرستی که رب تیرا وہی ہی دانا تر ہی ساتھہ اوس شخص کی که گمراه

عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۝ فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ

راه اوسکی سی اور وه خدا دانا تر ہی ساتھہ ہدایت پانی والونکی پس کہاؤ تم اوس چیز سی که لیا گیا ہی نام خدا کا اوپر ذبح کی

إِن كُنتُم بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ۝ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ

اگر ہو تم که ساتھہ آیات اوسکی کی ایمان لانی والی اور کیا ہی واسطے تمہارے یہه نہین کہاتی ہو تم اوس چیز سی که لیا گیا نام خدا کا

عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ وَإِنَّ

اوپر اوسکی اور بتحقیق که بیان کیا ہی خدا نی واسطے تمہارے اوس چیز کو که حرام کیا اوپر تمہارے مگر وه چیز که مضطر ہو تم طرف اوسکی اور بدرستیکه

كَثِيرًا لَّيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِم بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ ۝

بہت سی لوگ البته گمراه کرتی ہین لوگونکو ساتھہ خواہشون اپنی کی بسبب نادانی کی بدرستیکه پروردگار تیرا وہی ہی دانا تر ساتھہ تجاوز کرنی والونکی

وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ

اور ترک کرو تم آشکارا گناه کو اور پوشیده گناه کو بدرستیکه وه لوگ کسب کرتی ہین گناه کو قریب ہی که جزا دی جاوینگی

بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ ○ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

ساتهه اوس چیز کی کہ تھی کہ عمل مین لاتی تہین ورنہ کہاؤ تم اوس چیز سی کی نہ لیا گیا ہو نام خدا کا اوپر اوسکی

وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ

اور بدرستی وہ ہر آئینہ فسق اور نافرمانی ہی اور بدرستیکہ شیاطین ہر آئینہ وسوسہ کرتی ہین طرف دوستان اپنی کی تاکہ خصومت کرین تمکو

وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ○

اور اگر اطاعت کرو تم اونکی ایمومنین بدرستیکہ تم ہر آئینہ شرک لانی والی ہوگے

قوله وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا اس آیت کی چند معنی ہین ایک یہہ ہی جسطرح سی کہ حکم کیا ہمنی ساتہہ عداوت قوم تیری کی مشرکونسی پس بتحقیق کہ امر کیا ہمنی قبل تیری ساتہہ معادات اعدا اونکی کی جن اور انس سی اور ہر گاہ امر کیا خدا نی رسول اپنی کو ساتہہ عداوت قوم مشرکین کے پس گویا کہ کردانا خدا نی اونہین مشرکون کو دشمن رسول اپنی کا اور دوسرے یہہ ہین کہ حکم کیا ہمنی کہ وہ دشمن تیری ہین اور آگاہ کیا ہمنی تجکو تاکہ احتراز کری تو اونسی اور مستعد رہی واسطی دفع شرک کی اونسی اور تیسرے یہہ ہین کہ ترک کیا ہمنی اونکو اونکی حال پر اور اختیار عداوت مین اونکو منع نکیا پس سبب نہ منع کرنی اونکی کی کردانا خدانی اونکو دشمن اور چوتھی یہہ ہین کہ وجہ نسبت کردنی اپنی کی اونکو دشمن اس جہت سی ہی ہر گاہ حق سبحانہ وتعالے نی ارسال رسل کیا اور امر کیا اونکو طرف اسلام کی دعوت کرو اونکو اور منع کرو عبادت اصنام سی اوسوقت اونہون نی عداوت کی انبیا علیہم السلام سی پس گویا کہ ارسال رسل باعث ہوا عداوت اونکی کا قوله الانس والجن الآیہ حسن اور قتادہ اور مجاہد سے منقول ہی کہ مراد شیاطین انس و جن سے متمردین کفار ہین دونو قوم سی اور بعضون نے

نی کہا ہی کہ شیاطین انس سی وہ لوگ ہین کہ جو اغوا کرتی ہین اونکو اور شیاطین جن
فرزندان ابلیس سی ہین اور تفسیر کلینی مین ابن عباس سی منقول ہی کہ ابلیس نی کر دانا ہی
لشکر اپنی کو دو فریق ایک فریق کو بہیجا ہی طرف انس کی پس شیاطین جن اور انس اعدای
رسل اور مومنین ہین پس شیطان جن اور انس باکدیگر کہتی ہین کہ گمراہ کیا ہمنی صاحب اپنی کو
اسطرحسی پس تو بہی مثل اسکی گمراہ کر اپنی صاحب کو قولہ وتمت کلمة مراد کلمہ سی قرآن ہی
اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد کلمہ سی دین خدا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد اس سی حجت خدا ہی اور کبہی اطلاق کلمہ کا حکم پر آتا ہی
مثل قول حق سبحانہ وتعالی کی حقت کلمت ربک ای حکم ربک ای عقوبت ربک اور ہر گاہ کہ مراد اس سی قرآن ہو
تو معنی اسکی یہہ ہی کہ قرآن محفوظ ہی زیادتی اور نقصانسی چنانچہ آیہ کریمہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی وانا لہ لحافظون

اومن کان میتا فاحییناہ وجعلنا لہ نورا یمشی بہ فی الناس

آیا وہ شخص کہ ہو مردہ بجہت کفر کی یا جہل کی زندہ کرین ہم اوسکو ساتہ اسلام یا علم کی اور کردانا ہمنی واسطی اوسکی روشنی کو کہ چلتا ہی بسبب اوسی نور کی بیچ لوگون کی

کمن مثلہ فی الظلمات لیس بخارج منہا کذلک زین للکافرین

ہوسکتا ہی مانند اوس شخص کی کہ ہو بیچ تاریکی کفر کی کہ نہ باہر آنی والا ہو اوس تاریکی سی اسیطرحسی زینت دیگئی ہی واسطی کافرون کی

ما کانوا یعملون ○ وکذلک جعلنا فی کل قریة اکابر مجرمیہا

وہ چیز کہ تہی وہ عمل کرتی ہین اور اسیطرحسی پیدا کیا ہمنی بیچ ہر دیہہ کی بزرگان کہ گنہکاران اوس دیہہ کی ہین

لیمکروا فیہا وما یمکرون الا بانفسہم وما یشعرون ○ واذا جاءتہم

تا کہ مکر کرین وہ بیچ اوس دیہہ کی اور نہین مکر کرتی ہین وہ مگر ساتہ نفسہا اپنی کی حالانکہ نہین جانتی وہ اور جب آوی کفار کو

ایة قالوا لن نؤمن حتی نؤتی مثل ما اوتی رسل اللہ

کوئی آیہ قرآن یا معجزہ کہتی ہین وہ کہ ہرگز نہ ایمان لاوینگے ہم تا اینکہ دیجاوین ہم مانند اوس چیز کی کہ دیگئی ہین پیغمبران خدا کی

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ

خدا دانا تر ہی جس موضع مین کہ کردانتا ہی پیغامبری اپنی کو قریب ہی کہ پہنچی اونکو کہ گناہ کیا ہی اونہون نے خواری اور رسوائی

عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ○ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ

نزدیک خدا کی اور عذاب سخت بجہت اوس چیز کی کہ تہی وہ کہ مکر کرتی تہی پس جس شخص کو کہ چاہتا ہی خدا

اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ

یہہ کہ ہدایت کری اوسکو کشادہ کرتا ہی سینہ اوسکی کو واسطی قبول اسلام کے اور جس شخص کو کہ چاہتی کہ گمراہ کری اوسکو کردانتا ہے

صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِى السَّمَآءِ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ

سینہ اوسکی کو تنگ اور سخت گویا کہ بالا جاتا ہے بیچ آسمان کی اسیطرح کردانتا ہی خدا

الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا

عذاب کو اوپر اون لوگون کی کہ نہین ایمان لاتی ہین اور یہہ راہ اسلام راہ پروردگار تیری کی ہی درحالیکہ راست ہی

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ○ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ

بتحقیق بیان کیا ہی آیات قران کو واسطی گروہ کی کہ پند لیتی ہین واسطی اونکی خانہ سلامتی کا ہی آفاتسی نزدیک

رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا

پروردگار اپنی کی اور وہ خدا یاری کرنی والا ہے اونکی بجہت اوس چیز کہ تہی وہ کہ عمل صالح کرتی تہی اور یاد کر اوس روز کو کہ جمع کرینگے ہم اون سبکو

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ

ای گروہ شیاطین بتحقیق کہ بہت چاہا تمنی گمراہی کو آدمیان سی اور کہا دوستان اونہین جن نے

الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِىْٓ اَجَّلْتَ

آدمیون سی ای رب ہماری فائدہ مند کر بعضی ہماری کو ساتھہ بعضوں کی اور پہونچی ہم اوس وقت کو ایسا وقت کہ معین کیا تہا

أَجَّلْتَ لَنَا قَالَ النَّارُ مَثْوَاكُمْ خَالِدِينَ فِيهَا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ إِنَّ

معین کیا تہا واسطی ہمارے کہا خدا نے آتش آرام گاہ تمہاری ہے درحالیکہ ہمیشہ رہیں گے بیچ اوسکے مگر اوس شخص کو جو چاہے خدا بہرستیکہ

رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ○ وَكَذَٰلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ

پروردگار تیرا صاحب حکمت داناہی اوسیطرحسے مسلط کرین گے ہم بعض ظالمونکو اوپر بعضونکے بسبب اوس چیزکی کہ کسب کرتی تہی وہ

قوله نوراً یمشی به فی الناس الآیة مراد نورسے علم و حکمت ہے اور مراد جہل ہے ظلمات سے واسطے کہ علم پہونچادیتا ہے

رستے کے جسطرحسے کہ روشنی پہنچادیتی ہے طرف مطلوب کی اور بعضونے کہا ہے کہ مراد نورسے قرآن ہے اور بعضونے کہا ہے کہ مراد

اوس سے ایمان ہے قوله بخارج منها منقول ہے کہ یہہ آیة باب ابوجہل لعین اللہ نازل ہوئی ہے وقتیکہ اوسنے پیغمبر

بی ادبی کی تہی اور حمزہ اوس روز شکار کو گئی تہی مراجعت کے بعد گہر کا آہ سنی ابوجہل کی ساتھہ پیغمبر خدا صلی

علیه و آله کی سنی غضب مین آکر کمان اوپر سر ابوجہل کی ماری اور کلمہ شہادت کا اوسنی پڑہا

پس کرنا ظلمات سے ابوجہل مراد ہے اور مراد نورسے نور اسلام حمزہ ہے قوله اکابر مجرمیها

جسطرحسے کہ مومنون کو پیدا کیا ہمنے اسیطرحسے کافرونکو بہی پیدا کیا ہے یعنی اور جسطرحسے کہ

مومنین کو قدرت اور حیات اور کمال عقل دی ہے اسیطرحسے کافرونکو بہی دی ہے مگر فرق

یہہ کہ مومنین بحسن اختیار اپنی ایمان لائے اور کفار بخبث بد اختیار اپنی کفر پر رہے قوله یصعد یعنی قبول

اسلام سے گریز کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ آسمان جاوے تا قبول اسلام نکرنا پڑے اور گویا کہ یہہ مبالغہ ہے بیچ بہاگنے کے

يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي

ایگروہ جن اور انسان کی آیا نہین آئی تمکو پیغمبر تم مین سے کہ پڑہتی تہی اوپر تمہارے آیات ہمارے

وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا قَالُوا شَهِدْنَا عَلَىٰ أَنفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ

اور ڈراتی تہی تمکو دیکہنی روز تمہارے کی کہ یہہ ہے کہا اونہوں نے گواہی دیتے ہمنی اوپر نفسون اپنے کی اور فریفتہ کیا اونکو

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِيْنَ ○

زندگانی دنیا کی اور گواہی دی انہون نی اوپر نفسون اپنی کی بدرستی کہ وہ تہی کافر

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غَافِلُوْنَ ○

یہہ بہیجنا رسولونکا تحت اسکی ہی کہ نہین ہی رب تیرا ہلاک کرنی والا اہل دیہات کو ساتہہ ظلم کی درحالیکہ اہل انکی غافل ہون

وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ○ وَ

اور واسطی ہر ایک کی مراتب ہین ثواب و عقاب کی اوس چیز سی کہ عمل کرتی ہین اپنی ہستی مین اور نہین ہی پروردگار تیرا بیخبر اوس چیز سی کہ عمل کرتی ہین اور

رَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِكُمْ

رب تیرا نہین محتاج ساتہہ عبادت بندون کی صاحب رحمت ہی اگر چاہی لیجاوی تمکو اور جانشین کری بعد تمہاری سے

مَا يَشَاۤءُ كَمَاۤ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ○ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ

جسکو کہ چاہی جسطرحسی کہ پیدا کیا تمکو ذریت گروہ دیگر سی سوا اسکی نہین ہی جو وعدہ کہ دیا گیا ہی

لَاٰتٍ وَّمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ○ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ

ہر آینہ آنی والا ہی اور نہین ہو تم عاجز کرنی والی خدا کو کہہ اے محمد اے گروہ میری عمل کرو تم اوپر قدر امکان اپنی کی بدرستیکہ مین

عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ اِنَّهٗ لَا

عمل کرنی والا پس قریب ہی کہ جانو گی تم اوس شخص کو کہ ہو واسطی اوسکی سرانجام خانہ آخرت بدرستی کہ شان یہہ ہی کہ نہ

يُفْلِحُ الظَّالِمُوْنَ ○ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ

رستکاری پاوین گی ظالمین اور کردانا انہون نی واسطی خدا کی اوس چیز سے کہ پیدا کیا ہی خدا نی کہیتی اور چارپایون سی

نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَاۤئِنَا فَمَا كَانَ

حصہ پس کہا انہون نی کہ یہہ واسطی خدا کی ہی ساتہہ زعم باطل انکی کی اور یہہ واسطی شریکان ہمارے کی ہین پس جو ہی

لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ إِلَى اللَّهِ وَمَا كَانَ لِلَّهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلَىٰ

واسطی شریکان اونکی کی پس نہین پہنچتا طرف خدا کی اور وہ حصہ کہ ہی واسطی خدا کی پس وہ پہنچتا ہی طرف

شُرَكَائِهِمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ۝ وَكَذَٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ

شریکان اونکی کی برا ہی وہ چیز کہ حکم کرتی ہین اور اسیطرح سی آراستہ کیا واسطی بہتونکی مشرکون سی

قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ

قتل کرنا اولاد اپنی کا شریکان اونکی نی تا کہ ہلاک کرین اونکو اور تاکہ پوشیدہ کرین اوپر اونکی دین اونکی کو

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ۝ وَقَالُوا هَٰذِهِ

اور اگر چاہتا ہی بزرگ خدا نکرتی وہ اوسکو پس چھوڑ تو اونکو ساتھ اوس چیز کی کہ افترا کرتی ہین اور کہا اونہون نی یہہ حصہ

أَنْعَامٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَا إِلَّا مَن نَّشَاءُ بِزَعْمِهِمْ وَأَنْعَامٌ حُرِّمَتْ

کہ چارپایی ہین اور کھیتیان حرام ہین اوپر ہمارے نہ کہاوی اوسکو مگر وہ شخص کہ چاہین ہم بحسب زعم باطل اپنی کے اور چارپایی ہین کہ حرام کی گئی ہین

ظُهُورُهَا وَأَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءً عَلَيْهِ

پشتہا اونکی واسطی سواری وغیرہ کی اور چارپایی ہین کہ نہین لیا ہی اونہون نی نام خدا کا اوپر ذبح اونکی کی واسطی افترا کرنی کی اوپر خدا کی

سَيَجْزِيهِم بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَٰذِهِ

قریب ہی کہ جزا دیگا خدا اونکو ساتھ اوس چیز کی کہ تھی وہ کہ افترا کرتی ہین اور کہا اونہون نی کہ جو چیز بیچ شکمہا ان

الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا وَإِن يَكُن

چارپایونکی ہی مخصوص ہی واسطی مردون ہمارے کی اور حرام کیا گیا ہی اوپر زنان ہمارے کی اور اگر ہووے متولد

مَّيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ

مردہ پس مردان و زنان بیچ اوسکی شریک ہین قریب ہی کہ جزا دیگا اونکو خدا وصف کرنی اونکی کو تحقیق خدا محکم کار دانا ہی

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا

بدرستی کہ زیان کار ہوئی وہ لوگ کہ قتل کیا اونہون نی اولادون کو از روی حمق کی بدون علم کی اور حرام کیا اونہون نی اوس چیز کو

رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝

کہ روزی دی تہی اونکو خدا نی واسطی افترا باندہنی کی اوپر خدا کی بتحقیق گمراہ ہوئی وہ اور نہین تہی وہ ہدایت پانی والی

قولہ کَذٰلِكَ نُوَلِّيْ الخ ابن عباس سی مروی ہی کہ ہرگاہ حق تعالی کسی قوم سی راضی ہوتا ہی مردمان نیک اوس قوم سی اونپر امیر کرتا ہی اور اگر کسی قوم پر غضبناک ہوتا ہی بدلوکون کو اونہین سی امیر کرتا ہی واسطی جزا دینی اونکی اعمال قبیح پر مالک دینار نی روایت کیا ہی کہ بعضی کتب سماوی مین پڑہا ہی مینی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ مین ایسا خدا ہون کہ مالک سب بادشاہونکا ہون اور قلوب بادشاہان دست قدرت میری مین ہین پس جو شخص کہ اطاعت میری کرتا ہی بادشاہون کو اوسپر رحم کرتا ہون اور جو شخص کہ عصیان کرتا ہی بادشاہونکو اوسپر بی رحم کرتا ہون پس سلاطین کو دشنام ندو بلکہ توبہ کرو اور امر میری کو عمل مین لاؤ اور مناہی سی باز رہو تاکہ بادشاہون کو تمپر مہربان کرون مین اور مثل قول جناب امیر صلوات اللہ علیہ سی کہ ترک نکرو امر بمعروف اور نہی منکر کو تا مسلط نہو تمپر حاکم جابر قولہ مِنْكُمْ اس آیہ سی معلوم ہوتا ہی کہ پیغمبران جن سی ہوتی تہی حال آنکہ پیغمبران سوائی آدمیونکی نہین ہوئی ہین پس کہ خطاب منکم کا تغلیبا ہی یعنی ہرگاہ جن اور انس کا ساتہی ذکر کیا تو گویا جن کو بہی انسان مین شمار کیا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد رسولان جن سی وہ جن مراد ہین کہ خوف دلاتی تہی اپنی قوم کو دوزخ سی جسطرح منقول ہی کہ سات نفر جن سی پیغام حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ کو اپنی قوم کو پہنچاتی

پہنچاتی تہی اور تفسیر جرجانی مین مذکور ہی کہ اسپر اجماع ہوا ہی کہ حق تعالی کسی جن کو رسالت
نہین بہیجا ہی بلکہ رسولان انس رسولان جن کو اپنی طرف سی بہیجتی تہی اور نظیر رسل منکم کے
مثل قول حق تعالی ہی یخرج منہما اللؤلؤ والمرجان اسواسطی کہ موتی نکلتا ہی دریای شور سے
نہ کہ شیرین سی اور مثل اس قول کی اکلت الخبز واللبن یعنی کہایا مینی روٹی کو اور دودہ کو
پس کہانی کا اوپر لبن کی تغلیبا ہی اسواسطی کہ دودہ کہانا نہین کہتی ہین بلکہ پینا کہتی ہین
قولہ وجعلوا للہ منقول ہی کہ مشرکان عرب درمیان زراعت اپنی کی ایک خط کہینچتی تہی
ایک نصف کو واسطی خدا کی معین کرتی تہی اور ایک نصف کو واسطی بتونکی جدا کرتی تہی اسی قبیل
چارپایونہی قسمت کرتی تہی جسطرح کہ اونکی قسمت کرتی تہی نصیب خدا کو مہمانان اور درویشونکو دیتی تہی
اور بہرہ بتونکا خدمتکاران بتکدہ پر قسمت کرتی تہی پس اگر حصہ خدا کا بہتر ہوتا تہا حصہ
بتونسی بدل کرتی تہی اور اگر بالعکس ہوتا تہا تو نہ بدلتی تہی اور اگر کوئی چیز نصیبہ خدا سے
نصیب بتو مین ملجاتا تہا اوسکو جدا نکرتی تہی اور کہتی تہی کہ خدا تونگر ہی اسکی احتیاج نہین رکہتا ہے
اگر حصہ بتونسی حصہ خدا مین ملجاتا تہا اوسمین نکال لیتے تہی اور کہتی تہی کہ یہہ محتاج ترین
حق تعالی سی لہذا حق تعالی اس حال سی خبر دیتا ہی وجعلوا للہ الآیہ قولہ شرکاؤہم
مراد شرکا سی شیاطین ہین یا خدمتکاران بتخانہ ہین کہ وہ زینت دیتی تہی مارنی
فرزندان کو جیسا کہ منقول ہی کہ ہرگاہ کہ دختر پیدا ہوتی تہی سرزنش کرتی تہی اور
بجہت ننگ وعار کی دختر کو زندہ کو زمین دفن کرتی تہی یا مار ڈالتی تہی اور یا مارا
مارنا اولاد کا ہی واسطی قربانی بتونکی اور یہہ وسوسہ شیطانی تہا کہ دلمین اونکی پڑا تہا کہ مجہے
لڑکیونکا سبب عار و درویشی کا ہی اور قربانی کرنا اونکا موجب نزدیکی خدا کا ہی بہ تقدیر اولیٰ اونکی نظر میں بہتر معلوم ہوتی

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّ

اور وہ خدا ایسا ہی کہ پیدا کیا باغونکو کہ بلند کئی گئی ہین اور غیر بلند کئی گئی ہین اور

النَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا

درخت خرمی کو اور کہیتونکو درحالیکہ مختلف ہین پہل اوسکی اور زیتون کو اور انار کو درحالیکہ مانند ہین

وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ

اور غیر مانند ہین کہاؤ تم میوی ہر ایک سے وقتیکہ بار لاوی اور دو تم حق اوس پہل کا بیچ روز کاٹنی اوسکی

وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً

اور نہ گذرو تم حد سی بدرستیکہ خدا نہین دوست رکہتا ہی اسراف کرنی والونکو اور پیدا کیا چارپایونسی واسطی بار برداری کے

وَّفَرْشًا ۭ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ

اور وہ زمین لٹایا جاوے واسطی ذبح کی اور چیز سی کہ دیا تمکو خدا نی اور نہ پیروی کرو تم راہ ہای شیطان کے

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ

بدرستیکہ وہ شیطان واسطے تمہاری دشمن ظاہر ہے پیدا کئے چارپایونسی آٹھ جوڑی کو سفند وغیرہ سے دو

وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۭ قُلْ ءٰۗالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ

اور بز وغیرہ سی دو کہہ تو ای محمد آیا دو نر کو حرام کیا ہی خدا نی یا دو مادہ کو یا وہ کہ احاطہ کیا ہی

عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

اوپر اوسکے رحمہای دو مادہ کے آگاہ کرو تم مجہی ساتھ علم کے اگر ہو تم سچ بولنی والے

وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۭ قُلْ ءٰۗالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ

اور شتر سی دو اور گاے سے دو کہہ تو ای محمد آیا دو نر شتر کا وسی حرام کیا ہے

حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ط

حرام کیا ہی یا دو مادہ اون دونوں سی یا وہ کہ گہیری ہوتی ہی اوپر اوسکی رحمہائی دو مادہ

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

آیا تہی تم حاضر وقتیکہ وصیت کی تمکو خدا نی ساتھ اس تحریم کی پس کون ستمکار تر ہی اوس شخص سی کہ باندہے

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

اوپر خدا کی جہوٹ کو تا گمراہ کری لوگونکو بی دانش کی بدرستیکہ خدا نہیں ہدایت کرتا گروہ

الظّٰلِمِيْنَ ۝ قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ

ع

ستمکاروں کو خبر کہہ تو محمد نہیں پاتا میں بیچ اوس چیز کی کہ وحی کی گئی طرف میری کوئی کہانا حرام کیا گیا ہوا اوپر کہانی والی

يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ

کہاتا ہو اوسکو مگر یہہ کہ ہو وہ کہانا مردار یا لہو کہ بہا ہوا ہو یا گوشت خوک کا

فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ج فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا

بدرستیکہ وہ نجس ہی یا مار کیا [illegible] کہ آواز دیا گیا واسطی غیر خدا کے ساتھ اسکے پس جو شخص کہ بیچارہ ہووے حالانکہ غیر ستم کرنی والا اپنی برادر

عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا

تجاوز کرنے والا حد ضرورت سی بدرستیکہ پروردگار تیرا بخشنے والا مہربان ہی اور اوپر اون لوگونکی کہ یہودی ہوئی حرام کیا ہمنی

كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ

تمام صاحبان ناخن کو اور گاو اور گوسفند سی حرام کیا ہمنی اوپر اونکی چربیان اونکو مگر جو چربی کہ اوٹہاتی

ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ط ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ

پشتہا اون دونونکی یا وہ چربی کہ روده پر ہو یا وہ چربی کہ مخلوط ہی ساتھ ہڈی کی یہہ حرام کرنا جزا دی ہمنی اونکو

بِبَغْيِهِمْ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ○ فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ رَبُّكُمْ

بسبب ظلم اونکی اور بدرستیکہ ہم ہر آینہ راست گو ہین پس اگر تکذیب کرین تیری پس کہہ تو اے محمد پروردگار تمھارا

ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ○

صاحب رحمت کا ہی ایسی رحمت کہ بہت ہی اور نہین ردکیا جاتا ہی عذاب اسکا گروہ گنہگارون سے

سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا

قریب ہی کہ کہین گی وہ لوگ کہ شرک لائی ہین اگر چاہتا خدا ایک شریک لاتی ہم اور نہ پدران ہمارے

وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا

اور نہ حرام کرتی ہم کسی چیز سی اسیطرح جیسی تکذیب کی اون لوگونی کہ آگی اونکی تھے تا اینکہ چکھا اونہون نی

بَأْسَنَا قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا

عذاب ہمارا کہو کہہ تو اے محمد آیا نزدیک تمہاری کوئی امر معلوم ہی پس نکالو تم اوسکو واسطی ہمارے نہین پیروی کرتی تم

الظَّنَّ وَإِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ○ قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ

گمان اپنی کو اور نہین ہو تم مگر کہ دروغ کہتی ہو کہہ تو اے محمد کہ پس واسطی خدا کی دلیل کامل ہی

فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ○ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمُ الَّذِينَ يَشْهَدُونَ

پس اگر چاہتا خدا ہر آئینہ ہدایت کرتا تم سبکو بتمامہ کہہ تو اے محمد لاؤ تم گواہان اپنی کو ایسی کہ گواہی دیتی ہین

أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ هَٰذَا فَإِنْ شَهِدُوا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ وَلَا تَتَّبِعْ

بدرستیکہ خدا نی حرام کیا ہی اسکو پس اگر وہ آپ گواہی دین پس گواہی دی تو ساتھہ اونکی اور نہ پیروی کر تو

أَهْوَاءَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ

آرزوئی اون لوگون کو کہ تکذیب کی اونہون نی آیات ہمارے کو اور اون لوگونکی کہ نہین ایمان لاتی ساتھہ آخرت کی

بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ○ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ

ساتھ آخرت کی اور وہ ساتھ پروردگار اپنے کے برابر کرتے ہین تو کہہ آؤ پڑہین ہم اوس چیز کو کہ حرام کیا

رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

پروردگار تمہارے نے اوپر تمہارے یہہ کہ نہ شریک کرو تم ساتھ اوسکی کسی کو اور نیکی کرو ساتھ ماں باپ کے

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ

اور نہ قتل کرو تم فرزندان اپنے کو خوف درویشی سے ہم روزی دیتے ہین تمکو اور اونکو

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا

اور نہ نزدیکی کرو تم بدیون سے وہ چیز کہ ظاہر ہے اوس سے اور وہ چیز کہ پوشیدہ ہے اور نہ قتل کرو تم

النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ

نفس کو کہ حرام کیا ہے خدا نے قتل اوسکا مگر ساتھ حق کی یہہ ہے کہ وصیت کی تمکو ساتھ اوسکے شاید کہ تم

تَعْقِلُوْنَ ○ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ

جانو اور نہ نزدیک ہو ساتھ مال یتیم کی مگر ایسی جہت کہ وہ بہتر ہو واسطے مال یتیم کے

حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ

تا آنکہ پہنچے وہ یتیم نہایت قوت اپنی کو اور تمام کرو تم وزن کو اور ترازو کو ساتھ عدل کی نہین تکلیف دیتے ہم

نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى

کسیکو مگر بقدر طاقت اوسکی اور جسوقت کہو تم پس عدل کرو تم اگرچہ ہووے صاحب قرابت کا

وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○

اور ساتھ عہد خدا کی وفا کرو تم یہہ ہے کہ وصیت کی تمکو ساتھ اوسکی خدا نے شاید کہ تم پند لو

وان هذا صراطي مستقيما فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق

اور تحقیق کہ یہہ راہ میری ہی درحالیکہ راست ہی پس پیروی کرو تم اوسکی اور نہ پیروی کرو تم راہ ہای دیگر کی پس متفرق

بكم عن سبيله ذلكم وصكم به لعلكم تتقون ۝ ثم اتينا

تمکو راہ خداسی یہہ ہی کہ وصیت کی تمکو ساتہہ اوسکی خدانی شاید کہ تم خوف کرو بعد اوسکی دی ہمنی

موسى الكتاب تماما على الذي احسن وتفصيلا لكل شيء

موسی کو توریت واسطی تمام کرنی نعمت کی اوپر اوس شخص کی کہ بوجہ نیک عمل کرتی احکام اوسکی پر اور واسطی بیان کرنی ہر چیز

وهدى ورحمة لعلهم بلقاء ربهم يؤمنون ۝ وهذا كتاب

اور واسطی ہدایت کی اور رحمت کی شاید کہ وہ ساتہہ جزائی پروردگار اپنی کی ایمان لاوین اور یہہ قرآن کتاب ہی

انزلناه مبارك فاتبعوه واتقوا لعلكم ترحمون ۝ ان تقولوا انما

کہ نازل کیا ہی ہمنی اوسکو کثیر النفع ہی پس پیروی کرو تم اوسکی اور خوف کرو تم شاید کہ رحم کئی جاو تاکہ نہ کہو تم کہ نہیں

انزل الكتاب على طائفتين من قبلنا وان كنا عن دراستهم

نازل کی گئی کتاب مگر اوپر یہود و نصارا کی کہ آگی ہمسی تہی اگرچہ تہی ہم تلاوت کتب اوسنکی سی

لغافلين ۝ او تقولوا لو انا انزل علينا الكتاب لكنا اهدى

ہرآئینہ بیخبر یا اینکہ نہ کہو تم اگر بدرستی نازل کی گئی ہوتی اوپر ہماری کتاب ہرآئینہ ہوتی ہم راہ پانی والی

منهم فقد جاءكم بينة من ربكم وهدى ورحمة فمن اظلم

اون سی پس تحقیق کہ آئی تمکو حجت روشن پروردگار تمہاری سی اور ہدایت اور رحمت پس کون ستمگار تر ہی

ممن كذب بايات الله وصدف عنها سنجزي الذين

اوس شخص سی کہ تکذیب کی ساتہہ آیات خدا کی اور روگردانی کی اونسی قریب ہی کہ جزا دینگی ہم اون لوگوں کو

ع

الَّذِينَ يَصْدِفُونَ عَنْ آيَاتِنَا سُوءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يَصْدِفُونَ

اون لوگونکو کہ منہہ پہیرتی ہین آیات ہماریسی ساتہہ بُری عذابکی بسبب اوس چیز کی کہ تہی وہ کہ موںہہ پہیرتی تہی

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ

نہین انتظار کہینچتی ہین اہل مکہ مگر یہہ کہ آوین اونکو فرشتگان عذاب یا آوی حکم رب تیریکا یا آوین

بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ

بعض آیات رب تیریسی اوسدن کہ آوین بعض آیات رب تیریکی نہین نفع دیتا کسیکو ایمان وسکا نہ تہا کہ ایمان لایا تہا

قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا قُلِ انْتَظِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ

آگی سی یا نہ تہا کہ کسب کیا تہا بیچ ایمان اپنی کی نیکی کو کہہ تو ای محمد کہ منتظر رہو تم بدرستیکہ ہم بہی انتظار کرنی والی ہین

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا

بدرستی کہ وہ لوگ کہ پراگندہ کیا دین اپنی کو اور ہوئی گروہ متفرق نہین ہی تو اونسی بیچ کسی چیز کی سوا اسکی نہین

أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ

کہ امر اونکا طرف خدا کی ہی بعد اسکی خبردار کریگا اونکو ساتہہ اوس چیز کہ تہی عمل کرتی جو شخص کہ آوی ساتہہ نیکی کی

فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى إِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ

پس واسطی اوسکی دس برابر اوسکی ہی اور جو شخص کہ آوی ساتہہ بدی کی پس نہین جزا دیا جاتا مگر برابر اوسکی اور وہ

لَا يُظْلَمُونَ ۝ قُلْ إِنَّنِي هَدَانِي رَبِّي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ دِينًا

نہ ظلم کیی جاتین کی کہہ تو ای محمد بدرستی کہ میری تئین ہدایت کی مجکو رب میری نی طرف راہ راست کی کہ وہ راہ دین

قِيَمًا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ قُلْ إِنَّ

استوار ہی کہ وہ طریقہ ابرہیم کا ہی خالص دین تائی باطل سی اور نہ تہی ابراہیم مشرکون سی کہہ تو ای محمد بدرستی کہ

صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العلمین ۝ لا شریک

نماز میری اور قربانی میری اور زندگانی میری اور موت میری واسطی خدا کی ہی کہ پالنی والا ہی عالم کا نہین کوئی شریک

له وبذلک امرت وانا اول المسلمین ۝ قل اغیر الله ابغی ربا

واسطی اوسکی اور ساتھ اسکی حکم کیا گیا ہون مین اور مین پہلی اسلام لانی والونسی ہون کہہ تو محمد غیر خدا کو طلب کرون مین واسطی پالنی کی

وهو رب کل شیء ولا تکسب کل نفس الا علیها

اور حال آنکہ وہ پروردگار تمام چیزونکا ہی اور نہین کسب کرتا کوئی شخص بدیکو مگر وبال اوسکا اوپر اوسکی ہی

ولا تزر وازرة وزر اخری ثم الی ربکم مرجعکم فینبئکم بما

اور نہین اوٹھاتا ہی کوئی بار اوٹھانی والا بار دوسری کا پھر طرف رب تمہاری کی بازگشت تمہاری ہی پس آگاہ کریگا تمکو ساتھ اوس چیز کی

کنتم فیه تختلفون ۝ وهو الذی جعلکم خلائف الارض

کہ تھی تم بیچ اوسکی کہ اختلاف کرتی تھی اور وہ خدا ایسا ہی کہ کردانا تمکو خلیفہ ہائی زمین

ورفع بعضکم فوق بعض درجات لیبلوکم فی

اور بلند کیا بعضی تمہاریکو اوپر بعضونکی از روی مراتب کی تاکہ آزماوے تمکو بیچ

ما اتاکم ان ربک سریع العقاب وانه لغفور رحیم ۝

اوس چیز کی کہ دیا تمکو بدرستیکہ پروردگار تیرا جلدی کرنی والا ہی عذابکو اور بدرستیکہ وہ خدا البتہ بخشنی والا مہربان ہی انتہی

قوله لا تقربوا الفواحش الآیه مراد فواحش سی معاصی و قبائح ہین خواہ ظاہر ہون اونکو عمل مین لاوی خواہ پوشیدہ کی مین اور بعضون نی کہا ہی کہ زنا ظاہر مین کرنیکو حرام جانتی تہی اور پوشیدہ کی حلال جانتی تہی اہل جاہلیت لئے نی اونکو منع کیا دونو حالتونسی اور قریب اس سی وہ روایت ہی کہ ابی جعفر علیہ السلام سی مروی ہی کہ مراد ماظہر سی زنا ہی اور ما بطن سی مقدمات اوسکی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد ما ظہر سی افعال جوارح ہین اور ما بطن سی افعال قلوب ہین

آياتها ٢٠٥ سورة الأعراف مكية حروفها ركوعها ٢٤

بسم الله الرحمن الرحيم

المص ○ كتاب أنزل إليك فلا يكن في صدرك حرج

دانا ترہون اور صادق یہہ سورہ کتاب ہی کہ نازل کی گئی ہی طرف تیری پس نہ ہو بیچ سینہ تیرکی شک

منه لتنذر به وذكرى للمؤمنين ○ اتبعوا ما أنزل إليكم

اس سی تاکہ ڈراوی تو ساتہہ اسکی کافرونکو اور پند دیتا ہی واسطی مومنونکی پیروی کرو تم اوس چیز کی کہ نازل کی گئی طرف تمہاری

من ربكم ولا تتبعوا من دونه أولياء قليلا ما تذكرون ○

جانب تمہاریسی اور نہ پیروی کرو تم سواسے خدا کی بتون کی کم ہی وہ چیز کہ پند لیتی ہو تم ساتہہ اوسکی

نصف

وكم من قرية أهلكناها فجاءها بأسنا بياتا أو هم قائلون ○

اور بہتون کو ... ی ہلاک کیا ہمنی اونکو پس آیا اونکو عذاب ہمارا در حالت خوابی کی شب کی در حالیکہ وہ دوپہر کو کہ سوتے تھے

فما كان دعواهم إذ جاءهم بأسنا إلا أن قالوا إنا كنا

پس نتہا دعا کرنا اونکا وقتیکہ آیا اونکو عذاب ہمارا مگر یہہ کہ کہا اونہون نی تحقیق کہ ہم تہی ہم

ظالمين ○ فلنسألن الذين أرسل إليهم ولنسألن

ظلم کرنی والی اوپر نفس اپنی کی پس ہر آینہ سوال کرین کی ہم اون لوگونسی کہ بہیجی گئی طرف اونکی رسول ہمارے اور ہر آینہ پوچہین گی ہم

المرسلين ○ فلنقصن عليهم بعلم وما كنا غائبين ○

رسولون کو ہر آینہ حکایت کرین کی ہم اوپر اونکی احوال اونکی ساتہہ دانش اپنی کی اور نہ تہی ہم پوشیدہ

والوزن يومئذ الحق فمن ثقلت موازينه فاولئك هم

اور تولنا اعمال کا روز قیامت مین حق ہی پس جسکو کہ گران ہوگا وزن اوسکا پس وہ گروہ

المفلحون ○ ومن خفت موازينه فاولئك الذين خسروا

رستگار ہونی ہین اور جسکو کہ سبک ہو وزن اوسکا پس یہہ گروہ ہین کہ زیان کیا

انفسهم بما كانوا باياتنا يظلمون ○ ولقد مكناكم في الارض

نفسہا اپنی کو بسبب اوسکی کہ تہی وہ آیتہا ہماری کی ستم کرتی تہی اور ہر آئینہ بتحقیق کہ جگہہ دی ہمنی تمکو بیچ زمین کے

وجعلنا لكم فيها معايش قليلا ما تشكرون ○ ولقد

اور کردانا ہمنی واسطی تمہاری بیچ اوس زمین کی زندگانی کو کم ہی کہ شکر کرتی ہو تم اور ہر آئینہ بتحقیق کہ

خلقناكم ثم صورناكم ثم قلنا للملائكة اسجدوا لآدم فسجدوا الا

پیدا کیا ہمنی پدر تمہارا آدم کو بعد اوسکی صورت بنائی ہمنی باپ تمہاری آدم کی بعد اوسکی کہا ہمنی واسطی ملائکہ کی سجدہ کرو تم آدم کو پس سجدہ کیا اونہون نی سوا

ابليس لم يكن من الساجدين ○ قال ما منعك الا تسجد

ابلیس نہ ہوا سجدہ کرنے والون سی کہا خدا نی کس چیز نی منع کیا تجکو یہہ کہ سجدہ کری تو

اذ امرتك قال انا خير منه خلقتني من نار وخلقته من طين

جسوقت کہ حکم کیا ہمنی تجکو کہا شیطان نی کہ مین بہتر ہون آدم سی پیدا کیا تو نی مجہی آتش سی اور پیدا کیا تو نی آدم کو مٹی سی

قال فاهبط منها فما يكون لك ان تتكبر فيها فاخرج انك

کہا خدا نی پس نیچی جا اس آسمان سی پس نہین ہی واسطی تیری کہ گردن کشی کری تو بیچ آسمان کی پس نکل تو بدرستی کہ تو

من الصاغرين ○ قال انظرني الى يوم يبعثون ○ قال انك من المنظرين ○ قال فبما

ذلیل ہونی والون مین سی ہی کہا شیطان نی مہلت دی مجکو تا اوس روز برانگیختہ کیجاوینگی مخلوقات کہا خدا نی بدرستیکہ تو مہلت دیئے گیون سی ہی کہا شیطان نی پس بسبب

فَبِمَآ أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ○ ثُمَّ

پس سبب اسکی کہ حکم کیا تونی ساتھہ گمراہی میری البتہ بیٹھونگا مین سطی گمراہی انہین فرزند آدم کی بیچ راہ تیری کی ایسی راست سی پس مرا

لَآتِيَنَّهُم مِّن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَن

آونگا مین آونکو آگی اونکی اور پیچھی اونکی سے دہنی جانب اونکی سی اور

شَمَائِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ○ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا

بائین جانب اونکی سی اور نہ پاویگا تو بہتون اونکو شکر کرنی والا کہا خدا نی باہر جا اس جنت سی

مَذْءُومًا مَّدْحُورًا لَّمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكُمْ

درحالیکہ عیب کیا گیا اور دور کیا گیا رحمت میری سی البتہ جو شخص پیروی کریگا تیری انہین اولاد آدم سی البتہ بھرونگا مین جہنم کو تم سی

أَجْمَعِينَ ○ وَيَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا

سبکو اور اے آدم رہ تو اور زوجہ تیری جنت مین پس کہاؤ تم

مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ○

جس جگہ سی چاہو تم دونو اور نہ نزدیک ہو تم دونو اس جہت سی پس ہوگی تم دونو ستمگار والون سے

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا

پس وسوسہ کیا واسطی اون دونو کی شیطان نی تا ظاہر کیا جائی واسطی اون دونو کی وہ چیز کہ چھپائی گئی تھی اون دونو سے

مِن سَوْآتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَٰذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَن

عورتین اون دونو سی اور کہا شیطان نی نہین منع کیا تمکو رب تمہارے نی اس درخت سی مگر یہہ کہ

تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ ○ وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا

ہوتم دونو دو فرشتی یا ہوتم دونو ہمیشہ رہنی والون سی اور قسم کہائی واسطی اون دونو کی کہ مین واسطی تمہارے

لَمِنَ النّٰاصِحِينَ ○ فَدَلّٰىهُمٰا بِغُرُورٍ فَلَمّٰا ذٰاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمٰا

برآئینہ نصیحت کرنی والون سی ہون پس راضی کیا اون دونون کو ساتہ فریب کی پس جسگاہ کہ چکہا اون دونون نی گندم کو ظاہر ہوئی واسطی اون دونو

سَوْآتُهُمٰا وَطَفِقٰا يَخْصِفٰانِ عَلَيْهِمٰا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ وَ

عورتین اون دونون کی اور شروع کیا اون دونون نی کہ رکہتی تہی اوپر عورتون اپنی کی برگ ہائی جنت سی اور

نٰادٰىهُمٰا رَبُّهُمٰا أَلَمْ أَنْهَكُمٰا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَأَقُلْ لَكُمٰا إِنَّ

ندا کی آدم اور حوا کو رب اونکی نی آیا نہین منع کیا تمکو کہانی اس درخت سی اور نہ کہا تہا مینی واسطی تمہاری تحقیق

الشَّيْطٰانَ لَكُمٰا عَدُوٌّ مُبِينٌ ○ قٰالاٰ رَبَّنٰا ظَلَمْنٰا

شیطان واسطی تمہاری دشمن ظاہر ہے کہا آدم اور حوا نی ای پروردگار ہماری ظلم کیا ہمنی

أَنْفُسَنٰا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنٰا وَتَرْحَمْنٰا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخٰاسِرِينَ ○

نفسہای اپنی پر اور اگر نہ بخشی تو واسطی ہماری اور نہ رحم کری تو ہمکو ہر آئینہ ہونگی ہم زیانکارون سی

قٰالَ اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ

کہا خدا نی نیچی جاؤ تم بعضی تمہاری واسطی بعضی کی دشمن ہی اور واسطی تمہاری بیچ زمین کی قرار ہی

وَمَتٰاعٌ إِلىٰ حِينٍ ○ قٰالَ فِيهٰا تَحْيَوْنَ وَفِيهٰا تَمُوتُونَ وَمِنْهٰا تُخْرَجُونَ ○

ع

اور فائدہ مند ہونا ہے تا وقت حینا کہا خدا نی بیچ زمین کے جلائی جاؤگی اور بیچ زمین مروگی تم اور بیچ اوسی مین پہر جلائی جاؤگی تم

ابی کعب نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی نقل کی ہی کہ جو شخص کہ سورہ اعراف کو قرأت کری حق تعالی درمیان اوسکی اور ابلیس کی پردہ پیدا کرتا ہے تا اوسکو وسوسہ نکری اور آدم شفیع اوسکی ہوگی بیچ آخرت کی اور عیاشی نی بسند اپنی ابی بصیر سی روایت کی ہی کہ ابی عبداللہ علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ جو شخص کہ سورہ اعراف کو ہر ایک مہینی مین پڑہی روز قیامت کو

کو کر وہ اون لوگونسی ہوگا کہ نہین خوف ہی اوپر اونکی اور نہ وہ غمگین ہونگی اور اگر جمعہ تو
پڑہی تو حق تعالی روز قیامت کو حساب اوس سی نکریگا اور بعد اسکی فرمایا کہ آیات اس سورہ
کی محکم ہین پس چاہی کہ پڑہنا ترک نکرو کہ روز قیامت کو گواہی دیگا واسطی تلاوت کرنی
والی اپنی کی نزدیک خدا کی قولہ لنکونن من الخاسرین ترک مندوب مین حضرت
آدم اور حوا کی اپنی تئین ظالم اور خاسر ٹہرایا سو سطی کہ عادت اولیا سی یہہ ہے کہ لغزش جزئی کو عظیم شمار کرتی ہین
اور حسنہ عظیم کو صغیر جانتی ہین اور یہہ متوہم نہو کہ مراد اس سی صدور معصیت ہی سو سطی کہ باجماع امامیہ
انبیا معصوم ہین جمیع صغائر و کبائر سی مروی ہی کہ وقت ہبوط آدم اور حوا حقتعالی نی کہا اپنی مرا کیا مجہی
بہلا کیا تو آدم نی کہا کہ آری بسبب جہالت اور نزدیکی کی گناہ مرا اوسی وقت سو مین ہم آدم اور حوا نی عذر کیا کہ ربنا ظلمنا انفسنا الخ

يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا وَلِبَاسُ

ای فرزندان آدم بتحقیق کہ نازل کیا ہمنی اوپر تمہاری پوشش کو کہ چہپاتی ہی عورات تمہاریکو اور پوشش زینتکو اور پوشش

التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ

پرہیزگاری یہہ بہتر ہی یہہ آیات خدا سی ہے شاید کہ وہ پند لین

يَا بَنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ

ای فرزندان آدم نہ فریب مین ڈالی تمکو شیطان جیسطرحسی کہ نکالا ماں باپ تمہاریکو بہشت سی

يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْآتِهِمَا إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَ

کہ اوتارا تہا اون دونوسی لباس اونکا تاکہ دکہلاوی اون دونو کو عورتین اون دونو کی بدرستیکہ وہ ابلیس دیکہتا ہی تمکو وہ اور

قَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ

قوم اوسکی اوس جگہہ کہ نہین دیکہتی ہو تم اوسکو بدرستیکہ کردا ہمنی شیاطین کو دوستان

لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَإِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَا

واسطی اون لوگون کے کہ نہین ایمان لاتے ہین اور جسوقت کہ کرین وہ بدیکو کہا اونہون نے کہ پایا ہمنی اوپر اس عمل کے

آبَاءَنَا وَاللَّهُ أَمَرَنَا بِهَا قُلْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ أَتَقُولُونَ

پدران اپنی کو اور خدا نے حکم کیا ہمکو ساتہہ اسکے کہہ تو ای محمد بدرستیکہ خدا نہین حکم کرتا ہی ساتہہ بدیکی آیا کہتی ہو تم

عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ قُلْ أَمَرَ رَبِّي بِالْقِسْطِ وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ

اور پر خدا کی اوس چیز کو کہ نہین جانتے ہو تم کہہ تو ای محمد کہ حکم کیا ہی رب میری نی ساتہہ عدل کے اور قائم کرو تم اپنی موہنون کو

عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ ۝

نزدیک ہر مسجد کے اور پرستش کرو تم خدا کی درحالیکہ خالص کرنی والی ہو واسطے اوسکی طاعت جسطرح کہ پیدا کیا تمکو پہلے پھر تمکو

فَرِيقًا هَدَى وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ

ایک گروہ کو ہدایت کی اور ایک گروہ کو گمراہ کیا کہ سزاوار ہوئی اوپر اونکی گمراہی بدرستیکہ وہ لوگ کہ لیا اونہون نے شیاطین کو

أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ ۝ يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا

دوست ورای خدا سی اور گمان کرتے ہین وہ تحقیق کہ ہم ہدایت پای ہوے ہین ای فرزندان آدم کے لو تم

زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ

جامہای زینت اپنے کو نزدیک ہر مسجد کے اور کھاؤ تم اور پیو تم اور نہ اسراف کرو تم بدرستیکہ خدا نہین دوست رکہتا ہے

الْمُسْرِفِينَ ۝ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ

ع

اسراف کرنی والون کو کہہ تو ای محمد کس شخص نے حرام کیا ہی زینت خدا کو وہ زینت کہ پیدا کیا ہی خدا نی واسطی اپنی بندون کے اور حرام کیا ہی پاکیزہ کو

مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ

رزق سی کہہ تو ای محمد کہ وہی زینت وغیرہ واسطی اون لوگون کے ہی کہ ایمان لائی ہین وے بیچ زندگانی دنیا کے درحالیکہ خالص ہی بیچ روز

يوم القيمة كذلك نفصل الآيات لقوم يعلمون ○ قل انما حرم

بیچ روز قیامت کی اسطرحسی تفصیل وار بیان کرتی ہین ہم آیاتکو واسطی اوس گروہ کی کہ جانتی ہین کہہ تو ای محمد سوا اسکی نہین کہ حرام کیا ہی

ربي الفواحش ما ظهر منها وما بطن والاثم والبغي بغير الحق

رب میری نی چیزہاے بد کو جو چیز کہ ظاہر ہی اوس سے اور جو چیز کہ چھپی ہوئی ہی اور حرام کیا ہی گناہ کو اور ظلم کو ساتھہ ناحق کی

وان تشركوا بالله ما لم ينزل به سلطانا وان تقولوا على الله

اور حرام کیا ہی ساتھ اسکی کہ شریک کرو ساتھ خدا کی اوس چیز کو نہین نازل کی ہی ساتھ عبادت اوسکی کی کوئی حجت اور حرام کیا ہی کہ کہو تم اوپر خدا کی

ما لا تعلمون ○ ولكل امة اجل فاذا جاء اجلهم لا يستأخرون

اوس چیز کو کہ نہین جانتی ہو تم اور واسطی ہر گروہ کی ایک مدت ہی پس جب کہ آوی وقت ہلاکت انکا نہ طلب دیر کی کر سکتی ہین

ساعة ولا يستقدمون ○ يا بني آدم اما يأتينكم رسل منكم

بقدر ایک ساعت کی اور نہ طلب جلدی کر سکتی ہین ای فرزندان آدم ہرگاہ کہ آوین تمکو پیغمبران تم سے

يقصون عليكم آياتي فمن اتقى واصلح فلا خوف عليهم ولا

کہ تلاوت کرین اوپر تمہاری آیات ہماریکو پس جس شخص نی کہ خوف کیا اور نیک کیا عمل اپنی پس نہین خوف اوپر انکی اور نہ

هم يحزنون ○ والذين كذبوا بآياتنا واستكبروا عنها اولئك

وہ غمگین ہونگی اور اون لوگون نی کہ تکذیب کی آیات ہماریکی اور سرکشی کی اونہین آیات سی یہہ

اصحاب النار هم فيها خالدون ○ فمن اظلم ممن افترى على

ملازمان دوزخ سی ہین کہ وہ بیچ اوسکی ہمیشہ رہین گی پس کون ستمگار تر ہی اوس شخص سی کہ باندہا اوپر

الله كذبا او كذب بآياته اولئك ينالهم نصيبهم من الكتاب

خدا کی جھوٹھ کو یا تکذیب کی ساتھہ آیات ہماری کی اونکو پہنچیگا اونکو حصہ اونکا لوح محفوظ سی

حَتّٰى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ

تا وقتیکہ آوین اونکو رسولان ہمارے کہ قبض کرین ارواح اونکی کو کہین وہ کہان ہین بت تمہارے کہ تھی تم کہ پرستش کرتی تہی اونکے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا

ورائی خدا سی کہین کی سو وہ غائب ہوتی وہ ہم سی اور گواہی دین کی وہ اوپر نفسہا اپنی کی بدرستی کہ تھے وہ

كٰفِرِيْنَ ۝ قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

انکار کرنی والون سی کہا خدا نی داخل ہو تم درمیان امتونکی کہ تحقیق گذر رہی آگی تمہارے سی جن و انسان سی

فِي النَّارِ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا

بیچ آتش دوزخ کی ہر گاہ کہ آوین کی ایک گروہ جہنم مین لعنت کرین کی وہ ہم دین اپنی کو تا وقتیکہ پہنچین وہ بیچ دوزخ کے

جَمِيْعًا قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا

سبکی سب کہین کی بعد آنی والی اونکی واسطی پیشوایان اپنی کی آگی ای پروردگار ہمارے اس گروہ نی گمراہ کیا ہمکو پس دی تو اونکو عذاب

ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَقَالَتْ

دو چند ہو دوزخ سی کہی گا خدا واسطی ہر ایک کی عذاب دو چند ہی ولیکن نہین جانتی ہین وہ اور کہین کے

اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝ ع

پیشوایان اونکی واسطی پیروان اپنی کی پس نہین ہی واسطی تمہارے اوپر ہمارے زیادتی سی پس چکہو تم عذاب کو بسبب اوس چیز کی کہ تہی تم عمل کرتی

قوله يَا بَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ الآیہ اکثر مفسرون نی لکہا ہی کہ ثقیف اور ایک جماعت دیگر مشرکان عرب سی خواہ مرد خواہ زن برہنہ طوف کرتی تہی اور بنی عامر ایام احرام مین اکل حیوانات سی اجتناب کرتی تہی اور بقدر طعام اکتفا کرتی تہی اور اسکو از قبیل طاعات اور تعظیم کعبہ سمجہتی تہی اہل اسلام بنا بر اسکی کہنی لگی کہ ہر گاہ ہم ساتہ تعظیم اور تکریم کعبہ کی سزاوار

سزاوار ترین بہتر یہہ ہی کہ ہم بہی اسیطرح کو اختیار کرین لہذا حق سبحانہ تعالی نی اس آیہ کو نازل
کیا اور حکم کیا کہ جامہای نیکو وقت طواف اور وقت نماز مین پہنو مروی ہی کہ حضرت
امام حسن صلوات اللہ علیہ وقت نماز کی جامہ پاکیزہ اور خوب پہنتی تہی لوگون نی عرض
کی کہ یا ابن رسول اللہ کسواسطی آپ لباس بہتر وقت نماز پہنتی ہین جواب مین فرمایا کہ حق تعالی
جمیل ہی دوست رکہتا ہی جمال کو بس مین متجمل اور متزین ہوتا ہون واسطی رضای پروردگار
اپنی کی اور اس آیہ کو حضرت نی فرمایا کہ خذوا زینتکم الخ اور حضرت محمد باقر سی مروی ہی کہ
زینت کرو تم واسطی نماز کی بیچ روز جمعہ اور عید کی اور جناب صادق صلوات اللہ علیہ سے
منقول ہی کہ مراد زینت سی شانہ کرنا محاسن کا ہی وقت ہر نماز کی اور حق تعالی فرماتا ہی کہ
کہاو تم ایام احرام اور غیر اوسکی مین گوشت اور ماکولات اور پیو تم سائر مشروبات
حلال کو اور حد سی تجاوز نکرو اسواسطی کہ حق تعالی نہین دوست رکہتا ہی مسرفونکو اور ابن عباس
سی منقول ہی جس چیز کو کہ چاہو کہاؤ اور جس کو کہ چاہو پہنو جب تک کہانی مین اوسکی اسراف
نہو اور پہنا لباس کا بقصد تکبر اسراف ہی اور بوزن کوہ احد طلا ہی خالص طاعت خدا مین خرچ
کری اسراف نہین ہی اور اگر ایک درم بہی معصیت مین صرف کری وہ اسراف ہی علی بن الحسین سے
ابن واقدی نی نقل کیا ہی کہ حق تعالی نی جمیع طب کو آیہ کلوا واشربوا ولا تسرفوا مین
جمع کیا ہی اور صحت کو پوچہا ہی کہ ہارون رشید ایک طبیب حاذق رکہتا تہا کہ وہ
ترسا سی اور نام اوسکا بختیشوع تہا علی واقدی سی کہا کہ تمہاری کتاب مین علم طب سی کچہہ
ہی حال آنکہ علم دو ہین یا ادیان ہی یا علم ابدان ہی واقدی نی کہا آری حق تعالی نی
جمیع طب کو نصف آیہ اپنی مین جمع کیا ہی اور وہ آیہ یہہ ہی وکلوا واشربوا ولا تسرفوا

ولعونا

ہماری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نے طب کو جمع کیا ہی اس قول مین اَلْمِعْدَةُ بَیْتُ الدَّاءِ وَالْحِمْیَۃُ
رَاْسُ کُلِّ دَوَاءٍ وَاَعْطِ کُلَّ بَدَنٍ مَا عَوَّدْتَہٗ یعنی معدہ گہر بیماریکا ہی اور پرہیز کرنا سر دواؤں کا ہی
اور دی تو ہر بدنکو وہ چیز کہ عادت کی ہو تونی اوسکی تجشوع نی کہا کہ کتاب تمہاری نبی اور
پیغمبر نی کوئی چیز نہین چہوڑی طب سی کہ تا احتیاج جالینوس کی واسطی طب کی رہی اور
امثال اسراف کی یہہ ہی کہ ایک شخص کی پاس ایک دینار ہو پس مول لی ساتہہ اوسکی
خوشبوی کو اور عیال اپنی کو ترک کری درحالت احتیاج اور ہرگاہ عرب حج اور عمری کو
جاتی تہی گوشت اور چربی اور شیر اپنی اوپر حرام کرتی تہی لہذا حق تعالی نی یہہ آیہ نازل کیا
قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَةَ اللّٰہِ الَّتِیْ الخ تکملہ رکوع دہم سپارہ ہشتم قولہ وَاِذَا فَعَلُوْا
فَاحِشَةً چودہ حرف ہین بینات اوسکی چہہ سی پچاس ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت
هٰؤُلَاءِ مَنْ اُجِیْبُوْا اَهْلَ الْجَوْرِ وَاَهْلَ الْفَسَادِ قولہ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ
الآیہ عیاشی نی باسناد خود ابی عبداللہ علیہ السلام سی نقل کی ہی کہ ہرگاہ امیر المومنین صلوات اللہ
علیہ نی ابن عباس کو واسطی موعظہ اور نصیحت کی طرف خوارج نہروانکی بہیجا بہترین لباس
اپنا پہنایا اور خوشبو کیا اور اچہی گہوڑی پر سوار ہوئی جسوقت کہ نزدیک خوارج
پہنچی کہا اونہون نی کہ تم بہترین لوگونکی ہوا ور آتی ہو کہ نصیحت ہمکو کرو کس واسطی لباس
جبابرہ پہنی ہوا اور اسپ خوب پر سوار ہو ابن عباس نی اونکی جواب مین یہہ آیت
پڑہی قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَةَ اللّٰہِ الَّتِیْ الآیہ اور پڑہا کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ
قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ الخ تکملہ رکوع یازدہم سپارہ ہشتم قولہ هِیَ لِلَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا بارہ حرف ہین بینات اونکی ماننی پانچ ہوتی ہین نکلی یہہ عبارت وهؤلاء علی نائب الحجۃ والابناء وسوا لیهم

١٣٨ ٩٢ ١١٦ ١١٠

إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ

بدرستی کہ وہ لوگ کہ تکذیب کی آیات ہماریکو اور سرکشی کی اونہوں نے آیاتسی کھولا جاویگا نہ واسطے اونکی دروازہ آسمان کے

وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ وَكَذَٰلِكَ

اور نہ داخل ہونگے وہ جنت مین تاوقتیکہ آوی شتر بیچ سوراخ سوزن کی اور اسیطرح سے

نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ ○ لَهُم مِّن جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِن فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ

جزا دیتی ہین ہم گنہگارونکو واسطی اونکی آتش دوزخ سی فرش ہی اور بالا اونکی پوششین مین

وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ○ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

اور اسیطرحسی جزا دیتی ہین ہم ستمکارونکو اور وہ لوگ کہ ایمان لائی اور کیا اونہوں نی کارہای شایستہ کو

لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا

نہین تکلیف کرتی ہم کسی نفس کو مگر بقدر طاقت اوسکی یہہ وہ ملازمان بہشت کی ہین کہ وہ بیچ اوسکے

خَالِدُونَ ○ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ

ہمیشہ رہین گی اور نکالا ہمنی اوس چیز کو کہ بیچ سینوں اونکی تہا حسد وغیرہ کہ جاری ہوتی مین نیچی سی اونکی

الْأَنْهَارُ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا

نہرین اور کہین گی وہ اہل بہشت جمیع حمد ثابت ہی واسطی خدا کی ایسا کہ پہنچایا ہمکو ساتھ اس مقام کی اور نہین تہی ہم کہ راہ پاتی اگر نہ

أَنْ هَدَانَا اللَّهُ لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ وَنُودُوا أَن تِلْكُمُ

ہوتا یہہ کہ ہدایت کرتا ہمکو خدا ہرآئنہ بتحقیق کہ ای فرستادہ کان پروردگار ہمارے کی تہہ حقکی اور ندا کیجائیگی یہہ وہ

الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ○ وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ

جنت ہی کہ دی گئی ہو تم اوسکو بسبب اوس چیز کی تہی تم عمل کرتی اور ندا کرین گی اہل بہشت

اصحاب النار ان قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فهل وجدتم

اہل دوزخکو یہہ کہ تحقیق پایا ہمنی اوس چیز کو کہ وعدہ کیا تہا ہمکو رب ہمارے نی بی شک پس آیا پایا تمنی

ما وعد ربکم حقا قالوا نعم فاذن مؤذن بینهم ان لعنة الله

اوس چیز کو کہ وعدہ کیا تہا رب تمہارے نی بی شک کہینگے دوزخیان ہان پس آواز دیگا آواز دینے والا درمیان اونکے یہہ کہ لعنت خدا کی

علی الظالمین ○ الذین یصدون عن سبیل الله ویبغونها

اوپر کافرون کی ایسی وہ کہ باز رکہتی ہین لوگونکو راہ خداسی اور طلب کرتے ہین اونکے بیچ کجی

عوجا وهم بالاخرة کافرون ○ وبینهما حجاب وعلی الاعراف

کجی کو اور وہ ساتہہ آخرت کی انکار کرنی والی ہین اور درمیان بہشت دوزخکی پردہ ہی ہین اور بالائی اعراف

رجال یعرفون کلا بسیماهم ونادوا اصحاب الجنة ان سلام

لوگ ہین کہ پہچانتی ہین وہ ہر ایک اہل بہشت اور دوزخکو ساتہہ علامت اونکی کی اور ندا کرینگی اہل اعراف اہل جنت کو یہہ کہ سلام ہو

علیکم لم یدخلوها وهم یطمعون ○ واذا صرفت ابصارهم

اوپر تمہارے اور ایسی کہ نہین داخل ہوئی وہ بہشت مین اوس حال مین کہ طمع رکہتی وہ بہشتکی اور جبتک پہیری جاتی ہین کی آنکہین اونکی

تلقاء اصحاب النار قالوا ربنا لا تجعلنا مع القوم الظالمین ○

طرف اہل دوزخکی کہین کی وہ اے پروردگار ہمارے نہ کر تو ہمکو ساتہہ قوم ظالمون کے

ثلثہ ع

قوله من غل تجری الآیہ سدی نی نقل کی ہی کہ جسوقت اہل بہشت جنت مین داخل ہونگی ایکدرخت کو دیکہین گی کہ ساق اوسکی سی دو چشمی باہر آئی ہین ہر گاہ کہ اوس چشمی سی پانی پئین گی جو غش اور حسد دل اونکی مین ہوگا زائل ہوگا اور شراب طہور ہی اور ہر گاہ چشمہ دیگر سی غسل کرین گی آثار لطافت بدنکو اور تر و تازگی نعمتہای بہشت کو دیکہین گی اور جو منجملہ

مین وارد ہی کہ بہشت مین کم سی کم ملک ایک شخص کا زیادہ ملک دنیا سی ہوگا اور ہر ایک
کو کمان یہہ ہوگا کہ جو کچہہ میری دلمی ہی دوسرکی دلمی نہین ہی اس جہت سی کوئی دوسرے پر
حسد نہ لیجایگا قولہ اِنْ ھَدٰینَا اللّٰہُ الآیۃ خبر مین وارد ہی کہ جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ نی
فرمایا کہ ہرگاہ اہل بہشت جنت مین قرار لین کی اور اہل جہنم دوزخ مین حق تعالی درمیان
انکی سی حجاب کو اوٹہالیگا تا ایک دوسرکو دیکہین اور منازل اور درجات انکی کو مشاہدہ
کرین اہل دوزخ از روی حسرت کہین کی کہ کاش ہم ہدایت پانی والی ہوتی کہ ساتہہ اس مرتبہ
کی پہنچتی ہم اور اہل بہشت کہین کی اگر لطف و توفیق آلہی نہوتی ہم ساتہہ اس مرتبہ کی نہ پہنچتی
بعد اسکی جناب نبوی نی فرمایا کوئی مومن اور کافر نہوگا مگر یہہ کہ واسطی اوسکی بہشت اور
دوزخ مین ایک منزل ہوگی ہرگاہ حجاب اوس سی اوٹہا وین کی اور منازل انکی کو دیکہا و نیکی
دوزخی سی کہین کی کہ یہہ قصور اور منازل بہشت مین دیکہتا ہی تو واسطی تیری پیدا کئی گئی
تہی اگر ایمان لاتا تو اس جگہہ پہنچتا تو اور بہشتی سی کہین کی کہ یہہ درکات اور عقوبات جہنم کی
کہ تو دیکہتا ہی واسطی تیری پیدا کئی تہی اگر کفر اختیار کرتا تو داخل اسمین ہوتا اور ندا آویگی کہ یہہ مراتب بلند اور
درجات ارجمند تمکو عطا کئی ہین بسبب لیاقت تمہاری کی ہین اور پہر ندا آویگی اہل بہشت کو
کہ ہمنی تمکو تندرستی دی کہ ساتہہ اوسکی بیماری نہین ہی اور جوانی دی کہ ساتہہ اوسکی پیری
نہین ہی اور زندگانی دی کہ ساتہہ اوسکی مرگ نہین ہی اور ہمیشگی دی کہ ساتہہ اوسکی فنا نہین ہے
اور ایسی نعمت دی کہ ختم واسطی اوسکی نہین ہی اہل بہشت ہرگاہ یہہ سنین کی اوس نعمت کو
دیکہین کی از روی خوشحالی کہین کی لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا قولہ اَعْرَافِ رِجَالٌ وجہ نام
رکہنی اعراف کی یہہ ہی کہ رہنی والی اوس موضع کی عارف باحوال فریقین ہونگی اور سمان

اعراف کی انبیا ہونگی یا شہدا یا افاضل مومنین یا ملائکہ کہ بصورت انسان ہونگی اور
ہونا اعراف مین دلیل فضل و کمال انکی کی ہی اسوسطی کہ منازل اپنی کو بہشت مین دیکہین کی
اور متلذذ ہونگی اور عذاب دوزخ کو مشاہدہ کرین کی اور بجہت خلاصی کی اوس سی
مسرور ہونگی اور بعضون نی کہا ہی کہ اعراف مین وہ لوک ہونگی کہ حسنات اور سیات
اونکی مساوی ہونگی اور یا وہ لوک ہونگی کہ مان باپ سے ایک اوس سی راضی ہو اور
ایک نہ راضی ہوا وس سی اور صاحب خلاصہ نی کہا ہی کہ صحیح یہہ ہی کہ افاضل اہل ایمان
اوس موضع مین ہونگی چنانچہ ثعلبی نی تفسیر اپنی مین ابن عباس سی نقل کی ہی کہ اعراف
ایک منزل بلند ہی اوپر صراط کی امیر المومنین صلوات اللہ علیہ اور حمزہ اور عباس اور
جعفر طیار رضوان اللہ علیہم اوس جگہہ ہونگی اور اپنی دوستونکو پہچانی کی ساتہہ تازکی
اور سفیدی روکی اور دشمنو کو ساتہہ تیرکی اور سیاہی روکی اور محمد بن جعفر بن اشدالی
کہ راویان اہل سنت سی ہی روایت کی ہی کہ باپ میری نی حسین بن الوان سی سنا ہی
اور راوسنی سعد بن ظریف سی کہ اصبغ بن بنابہ نی کہا کہ ایکروز مجلس منور شاہ اولیا
علی مرتضی صلوات اللہ علیہ مین بیٹہا تہا کہ عبد اللہ ابن کوا آیا اور عرض کی کہ یا امیر المومنین
تفسیر آیہ و علی الاعراف رجال سی مجکو آگاہ کیجئی آنحضرت نی فرمایا کہ ای کوا آگاہ ہو کہ
ہم اہل بیت نبوت ہین اور معدن رسالت ہین فردائی قیامت کو زمام اختیار ہماری
ہاتہہ مین دینکی اور حق تعالی خطاب کریکا ساتہہ ہماری کہ دوزخی کو دوزخمین بہنچاؤ اور
اہل جنت کو بہشت مین اور ان لوگونکو کہ دنیا مین ہماری نصرت کی ہو اور ہماری محبت
مین کوشش کی ہو بعلامات دوستی اونکو پہچانینگی ہم اور بتعظیم تمام بہشت عنبر سرشت مین داخل

مین داخل کرین کی اور اون لوگون نی کہ اس جہان مین دشمنی ہمسی کی ہی یا ایذا ہماری محبونکو
پہنچائی ہی بعلامات بغض پہچانی کی ہم اور عذاب جہنم مین اونکو داخل کرین کی اور تائید
کرتی ہی اسکی حدیث عمر بن شیبہ کی کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نی ایکروز خطاب کیا
جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سی اور فرمایا کہ اے علی گویا مین دیکھتا ہون کہ روز
قیامت مین بیچ ہاتھہ تیری ایک عصا ہی کہ توساتھہ اوسکی ایک گروہ کو بہشت مین داخل
کرتا ہی اور ایک گروہ کو جہنم مین داخل کرتا ہی اور کہتا ہی تو ساتھہ دوزخ کی کہ اس شخص کو
لیلی کہ دشمنان میری سی ہی اور اوسکو چھوڑ دی کہ دوستان میری سی ہی اور ائمہ علیہم السلام سی
مروی ہی کہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا واللہ آتش جہنم علی کی فرمان بردار
ہی غلام سی اپنی آقا کی اطاعت کرتا ہی اور روایت مین آیا ہی حارث ہمدانی سی کہ ایک محبان
شاہ اولیا سی ہین اور اکثر ملازمت آنحضرت مین رہتی تھی ایک روز امیر المومنین صلوات اللہ
علیہ سی عرض کی کہ دو حال سی نہایت ہراسان ہون ایک حالت نزع سی اور دوسری
گذرنی صراط سی آنحضرت نی فرمایا اے حارث بشارت ہو تجکو کہ مین دوستون اپنی کو انکی حالت
مین فرو گذاشت نکرونگا اور مین اسوقت پاس انکی ہونگا اور مجکو محبان میری پہچانی کی اور شفیع
انکا ہونگا اور آتش دوزخ سی کہونگا مین کہ انکو چھوڑ دی کہ محبان اور مخلصان میری سی ہین
اور امام باقر صلوات اللہ علیہ سی مروی ہی کہ مراد رجال سی بیچ اس آیہ کی سید المرسلین اور
ائمہ معصومین ہین چنانچہ مولانا طبرسی نی امام محمد باقر صلوات اللہ علیہ سی روایت کی ہی کہ آنحضرت
نی فرمایا کہ بہشت مین نہ جائیگا مگر وہ شخص کہ معرفت حق اہلبیت کی اور محبت انکی رکھتا ہو اور
دوزخ مین وہ شخص جائیگا کہ مرتبہ انکا نہ پہچانتا ہو اور منکر امامت اور ولایت اونکی کا ہو

اور حضرت صادق صلوات الله علیه سے بہی مروی ہے اعراف ٹیلی ہین درمیان بہشت اور دوزخ کے
ہر پیغمبر اور خلیفه اوسکی کو گنہگار اہل زمانه کے اوسکی ٹہراوین کی جسطرحسے که صاحب لشکر توقف
کرتا ہے واسطی ضعفائے لشکر اپنی کے پس سبقت کرین کی نیک آدمی طرف جنت کے پس یہه خلیفه
کہی گا واسطی گنہگاروںکی دیکہو تم طرف برادران نیکوکار اپنی کے که کسطرحسے جاتی ہین طرف
بہشت کی تم سے سبقت کی اوسوقت مین وہ ندا کرین کی که سلام ہو تپر جسطرحسے که حق تعالی
بہی فرماتا ہے وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الی قوله یَطْمَعُوْنَ وَاِذَا صُرِفَتْ جز مین وارد ہی که
میزان حسنات اور سیأت اہل اعراف کی مساوی ہوگی اور یہه بہشت مین بہی داخل ہونے
اور دوزخ مین بہی پس ہرگاه حق تعالی آخرین تکلیف که حکم ساتہه سجدے کی کریگا اوسوقت اہل
اعراف سجده کرین کی میزان حسنات انکا بہاری ہوگا اور بہشت مین داخل ہونگی تکمله

رکوع دوازدہم سپاره ہشتم اِنَّ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَکْبَرُوْا عَنْهَا
چھتیس حرف ہین بینات اوسکی ایک ہزار چہ سے چھتیس ہوتی ہین نکلی اوس سے یہه عبارت اولٰئک
اہل الجمل کفروا بایات الله واجل ایاته علی الزکی قوله وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِیْ هَدٰنَا تیره حرف ہین زبر اوسکی ایکہزار ایک سے ہین نکلی اوس سے یہه عبارت
هؤلاء شیعة ال محمد الهدی ومحبوهم قوله لِهٰذَا چار حرف ہین زبر اوسکی سات سے
چھتیس اور بینات ایکہزار تیرا سے اور مجموع اوسکا نوسے تین نکلی اوس سے یہه عبارت یعنی الی ولایة محمد و علی
والهما قوله مُؤَذِّنٌ اٹہه حرف ہین بینات اوسکی تین سے بیالیس ہوتی ہین نکلی اوس سے یہه عبارت
هو علی الزکی نبأ الاحمد جل الله علی الاعراف رجالا پندره حرف ہین بینات اوسکی سات سے
چوراسی ہوتی ہین نکلی اوس سے یہه عبارت وهؤلاء لآل احمد واحبه علی والحسنان والزهراء وامها

وَنَادٰی اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا یَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِیْمٰهُمْ

اور ندا کرینگی مردمان اعراف نمونہین لوگونکو کہ پہچانتی ہونگی اونکو ساتہہ نشانی اونکی کی اور کہینگی

قَالُوْا مَآ اَغْنٰی عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝

کہینگی کہ نہ دفع کیا مستی عذابکو کثرت تمہاری نی اور نہ اوس چیز نی کہ جسکی سبب تم گردن کشی کرتی

اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا یَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ اُدْخُلُوا

ایا یہہ فقرائی مؤمنین لوگ وہی ہین کہ قسم کہاتی ہین کہ نہ پہنچاویگا اونکو خدا رحمت کو داخل ہو تم

الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَیْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝ وَنَادٰی

جنت مین نہین خوف ہی اوپر تمہاری اور نہ تم غمگین ہو اور ندا کرینگی

اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ

اہل دوزخ اہل بہشت کو یہہ کہ ڈالو اوپر ہماری اب بہشت سی

اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَی الْكٰفِرِیْنَ ۝

یا اوس چیز سی کہ روزی دی ہی تمکو خدا نی کہا اہل جنت نی بدرستی خدا نی حرام کیا ہی کہانا پینا اور بہشت کا اوپر کافرونکی

الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا

ایسی وہ کافر کہ لیا ہی اونہون نی دین اپنی کو لہو اور لعب اور فریب مین لاتی اونکو زندگانی دنیا

فَالْیَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ یَوْمِهِمْ هٰذَا وَمَا كَانُوْا

پس آجکی دن بہول جاوینگی ہم اونکو جسطرحسی کہ بہولی وہ ملاقات اس دن اپنی کو کہ یہہ ہی اور جسطرحسی کہ تہی وہ

بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ۝ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ

ساتہہ آیات ہماری کی انکار کرتی تہی اور ہر آینہ تحقیق کی لائی ہم واسطی اونکی کتاب کہ روشن کیا ہمنی معنی اوسکی کو

عَلیٰ عِلْمٍ هُدًی وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ○ هَلْ یَنْظُرُوْنَ

بنا بر دانش کی درحالیکہ ہدایت کی والی ہی اور بخشش کرنی والی ہی واسطی لوگوں کی کہ ایمان لاتی ہین نہین انتظار کرتی ہین

اِلَّا تَاْوِیْلَهٗ یَوْمَ یَاْتِیْ تَاْوِیْلُهٗ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ

مگر آخر کار اوسکی کو جس دن آوی کا انجام کار اوسکا کہین کی وہ لوگ کہ بھول گئی تھی قرآن کو آگی اوسکی بیچ دنیا کی

قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَیَشْفَعُوْا

بتحقیق کہ آئی رسول پروردگار ہماری ساتھ راستی کی پس آیا ہی واسطی ہماری شفاعت کرنی والون کی پس شفاعت کرین وی

لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَیْرَ الَّذِیْ كُنَّا نَعْمَلُ قَدْ خَسِرُوْٓا

واسطی ہماری یا پھر جاوین ہم طرف دنیا کی پس عمل کرتی ہم غیر اوس چیز کی کہ تھی ہم کہ عمل کرتی تھی ہم تحقیق کہ زیان کیا اونہون نی

ع اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ○

بیچ نفسہا اپنی کی اور گم ہوئی اونسی وہ چیز کہ تھی وہ کہ افترا کرتی تھی

قولہ رجال لا یعرفونہم بسیماہم الآیہ اون آدمیون کو نشانہا ئی اونکی سی سیاہی مونہہ سی اور کبودی چشم سی پہچانی گی سرداران کفر کی ہونگی مانند ولید بن مغیرہ اور ابوجہل اور عاص بن وائل اور مثل اونکی مشرکون سی کہتی تہی کہ ہرگز خدا مثل بلال اور عمار اور صہیب کی بہشت مین لیجایگا اور ہم سبکو دوزخ مین داخل نکریگا اور قسم کہاتی تہی کہ خدای تعالی بندہای حبشی پر بزرگی دخول بہشت کی نہ دیگا او کی رد مین خدا نی خبردی قولہ ما اغنی عنکم جمعکم اور دفع کیا تمسی عذاب اکو کثرت مرد کارون اور اوس چیز نی کہ گردن کشی کرتی تہی سخن حق سی پس اہل اعراف اشارہ کرینگی بطرف بلال او صہیب کی او عمار او سلمان اور مانند اونکی اور کافرون کی کہ یہ سبھی گروہ ہین کہ دنیا مین قسم کہاتی تہی ہم کہ خدا اوپر رحمت نکریگا اور اب یہ کہ مہربانی خدا نی

سی بہشت مین ہین قولہ ادخلوا الجنۃ لاخوف علیکم حق تعالی بفضل اپنی سی عاصیان اہل ایمانکو خطاب کریگا کہ داخل ہو تم بہشت مین بیخوف اور نہین ہی خوف اوپر تمہاری اور نہ غمناک ہو تم فوت مطلب اپنی سی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نی فرمایا کہ جسوقت اہل اعراف داخل بہشت ہونگی دوزخیان طمع بہشت کی اپنی خاطر مین کرینگی اور کہین کی کہ ہماری قرابتین بہشت مین ہین اجازت دی کہ ہم اونسی باتین کرین حق تعالی اجازت دیگا اہل بہشت کو کہیگا کہ دیکہو طرف دوزخکی جب دیکہین کے اپنی قرابتیونکو پہچاننی کی کسوسطی کہ خلقت اونکی متغیر ہوگئی ہوگی اور دوزخیان اونکو پہچانی کی اور کہا ناماو رنیا بہشت اونسی طلب کرینگی یعنی عطا کرو ہمکو او چیزونسی کہ روزی دی ہی تمکو خدانی سائر اشربہ سی اور انواع طعام سی کہ سلتہبہ اوسکی دفع کرینگی کرتی ہین رکوع سپارہ ہشتم قولہ ونادی اصحاب الاعراف سر حرف زبردسکی بانسی چہالیس تین ہین نکلی عبارت اولئک اہل البیت

إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ

بدرستیکہ پروردگار تمہارا خدا ہی ایسا خدا کہ پیدا کیا تہا او اور زمین کو بیچ چہہ دنکے

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا

پس مستولی ہوا اور اوپکا اوپر پیدا کرنی عرش کی لاتا ہی خدا راتکو بعد دنکی کہ طلب کرتی ہی وہ رات اوسکو جلدی سی

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرٰتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ

اور پیدا کیا آفتاب کو اور چہاند کو اور ستارونکو کہ فرمان بردار ہین ساتہہ حکم اوسکی کی آگاہ ہو کہ واسطی اوسکی پیدا کرنا ہی تمام چیزونکو اور واسطی اوسکی حکم

تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِينَ ۝ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً إِنَّهُ

بزرگ ہی خدا کہ پروردگار تمام عالم کا ہی یاد کرو تم پروردگار اپنی کو درحالیکہ زاری کرنی والی ہو تم اور حالت پوشیدہ کی بدرستیکہ وہ

لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا

نہین دوست رکہتا ہی تجاوز کرنی والونکو اور نہ فساد کرو تم بیچ زمین کی بعد صلاح لانی اوس زمین کی

وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ۝

اور یاد کرو تم حالت خوف مین اور حالت امید مین بدرستیکہ رحمت خدا نزدیک ہی نیکون سے

وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ حَتَّىٰ إِذَا

اور وہ خدا ایسا ہی کہ بھیجتا ہی ہوائین انکو درحالیکہ بشارت دینی والی ہین قبل از نازل ہونی رحمت کی کہ وہ باران ہی تا اینکہ جب

أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَيِّتٍ فَأَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ

برانگیختہ کرین وہ ہوائین ابر ہائی گران بار کو بھیجتی ہین ہم اوسکو واسطی زندہ کرنی زمین افتادہ کی پس اوتارتی ہین ہم ساتھ اوسکی پانی

فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ كَذَٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ لَعَلَّكُمْ

پس نکالتی ہین ہم وسیلہ اوس پانی سے ہر طرحکی پہلون سی اسیطرح سی زندہ کرتی ہین ہم مردونکو شاید کہ تم

تَذَكَّرُونَ ۝ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ وَالَّذِي

دریافت کرو تم اور زمین پاکیزہ کہ باہر آتی ہی سبزی نیک اوس سی ساتھ فرمان رب اوسکی کے اور وہ زمین کہ

خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا كَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَشْكُرُونَ ۝

ع

بری ہی نہین نکلتی گھاس سی مگر اندک کہ نفع نہین ہی بیچ اوسکی اسیطرح پھیرتی ہین ہم آیاتکو واسطی گروہ کی کہ شکر کرتی ہین

لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ

ہر آئینہ بتحقیق کہ بھیجا ہمنی نوح کو طرف امت اوسکی کی پس کہا نوح نی ای قوم میری عبادت کرو تم خدا کی کہ نہین ہی واسطی تمہاری

مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ قَالَ

کوئی خدا سوای خدای برحق کی بدرستیکہ مین ڈرتا ہون اوپر تمہاری عذاب روز بزرگ سی کہا

الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ قَالَ يَا قَوْمِ

بزرگان قوم اوسکی نی تحقیق ہم دیکھتی ہین بیچ گمراہی روشن کے کہا نوح نی ای گروہ میری

يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي ضَلَالَةٌ وَلٰكِنِّي رَسُولٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِينَ ۝

اے گروہ میرے نہیں ہے ساتھ میرے گمراہی اور لیکن میں بھیجا ہوا ہوں نزدیک پروردگار تمام عالم کے

أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَأَنْصَحُ لَكُمْ وَأَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا

پہنچاتا ہوں میں تمکو پیغام ہائے پروردگار اپنے کی اور نصیحت کرتا ہوں واسطے تمہارے کی بہتری چاہتا ہوں میں اور جانتا ہوں میں خدا سے اوس چیز کو

تَعْلَمُونَ ۝ أَوَعَجِبْتُمْ أَنْ جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ

کہ نہیں جانتے ہو تم آیا تعجب کرتے ہو تم یہ کہ آوے تمکو ایک موعظہ وغیرہ جانب سے تمہارے رب کے اوپر زبان ایک مرد کے

مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ فَكَذَّبُوهُ

تم سے تاکہ ڈراوے تمکو اور تاکہ خوف کرو تم خدا سے اور شاید کہ تم رحم کیے جاؤ پس تکذیب کی اونہوں نے

فَأَنْجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ

نوح کی پس نجات دی ہمنے نوح کو اور اون لوگوں کو ساتھ نوح کے تھے بیچ کشتی کے اور غرق کیا ہمنے اون لوگوں کو کہ

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا عَمِينَ ۝

تکذیب کی اونہوں نے ساتھ آیات ہماری کے بدرستی کہ وہ تھے قوم قوم اندھے

ہر چند کہ خدا مطلق قادر ہے کہ ایک چشم زدن میں تمام اشیا کو پیدا کرے لیکن واسطے آگاہ کرنے اوس کے بندے ہمارے کسی امور میں تعجیل نکریں او رمولانا طبرسی نے لکھا ہے کہ حق تعالی نے ابتدائے آفرینش روز یکشنبہ کی اور تا آخر روز جمعہ کے جمیع مخلوقات کو پیدا کیا اور مجتمع کیا اور اسی واسطے نام جمعہ رکھا اور بعد اسکے خلق عرش پر ارادہ اوسکا مستولی ہوا اور یا غالب ہوا عرش پر اور ہر گاہ کہ اسکے خلق پر قادر ہوا غیر عرش پر بطریق اولی قادر ہوگا ابو الفتوح جرجانی نے بیچ تفسیر اپنی کے نقل کیا ہے کہ حق تعالی نے عرش کو بصورت تخت پیدا کیا ہے خبر میں وارد ہے کہ جبرئیل نے ارادہ کیا کہ بزرگی اور عظمت

عرش کو دیکھا چاہتی حق تعالی سی اذن طلب کیا واسطی پرواز کرنی کی پس چند سال پرواز کیا تا آنکہ
ضعیف اور سست ہوتی بعد اسکی حق تعالی سی قوت طلب کی حق تعالی نی قوت اونکی کو زیادہ
کیا پہر اونہون نی پرواز کیا اور اوس بار بہی سست ہوئی سیطرحسی چند نوبت اونہون نی قوت طلب کی
اور پرواز کیا اور سست ہوئی کہا جبرئیل نی کہ خداوندا اگر عرش کو سیر کیا مینی و یا کنہ عرش کو جانا
الہی سی ندا آئی کہ جبرئیل کئی ہزار برس سی کہ تو پرواز کرتا ہی ابہی تک ایک قائمہ قوائم ہائی
عرش کو نہین دیکہا تو نی قولہ تعالی اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ منقول ہی کہ ایک نی زاہدونسی
مناجات اپنی مین کہا کہ ای بار خدایا کر وفاداران تجہسی امید رکہتی ہین جفاکاران بہی سوائی
تیری پناہ نہین رکہتی ہین امان الاخبار مین مذکور ہی کہ جو شخص ان دونو آیتونکو پڑہی اور بعد اسکی
کہی کہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي فَإِنَّهُ
لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ حق تعالی کہتا ہی کہ گواہ رہو ای ملائکہ میری کہ جمیع گناہان اس
بندیکی بخشی مینی فائدہ ہر چند بظاہر اس آیہ سی متوہم ہوتا ہی کہ بدکاران سی رحمت قریب نہین ہی
لیکن بعد از تامل کی ظاہر ہوتا ہی کہ حال سطرحسی نہین ہی سو واسطی کہ قریب ہونا ایک چیز کا ایک چیز سی
نفی عدم قرب کو دوسری چیز سی نہین کرتا ہی خصوصا بلحاظ لا تقنطوا من رحمة اللہ کی کہ نہی
ناامیدیکی سب کی واسطی ہی خواہ نیکوکار ہو خواہ بدکار رہو اور معہذا عدم قرب کو لازم نہین ہی
کہ بالکل وصول رحمت واسطی بدکاروکی نہین ہوتی ہی فتامل قولہ تعالی يَدَيْ رَحْمَتِهِ مروی ہی کہ
عہد بعضی صحابہ مین ایک شخص کو گرفتار کیا واسطی قتل کرنی کی امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نی پوچہا
کہ کس جرم سی اسکو قتل کرتی ہو کہا اونہون نی کہ کلمہ کفر کی کہنی پر اصرار کرتا ہی اور توبہ نہین کرتا
فرمایا کیا کہتا ہی کہا لوگون نی کہ کہتا ہی کہ بغیر دیکہی کی گواہی دیتا ہون اور فتنہ کو دوست رکہتا ہون

ہون اور رحمت سی تہا کنا ہون حضرت نی فرمایا کہ نہین ہی اسکا قائل ہون ہو وسطی کہ علی ابن ابیطالب اور
طاعت ہی عرض کی لوگون نی کہ کسطرح فرماتی ہین آپ یا امیر المومنین صلوات اللہ علیہ اور حضرت نی
فرمایا کہ گواہی نہ دیکہی کی ہستی خدا پر گواہی ہی اور مراد دوستی فتنہ سی مراد مال و فرزند
ہین اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ اور ہتا کنی رحمت سی مراد باران ہی هٰکذا نقل فی ارشاد صلہ
قولہ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى معلوم کیا چاہتی کہ جو شخص قادر ہی زندہ کرنی زمین مردہ
کرنی پہلی پھر آنیہ قادر ہوگا اوپر زندہ کرنی اموات کی جسطرحسی کہ زمین مردہ کو ساتھ
گیاہ تر و تازہ کی زندہ کرتا ہی دشوار نہین کہ اموات کو زندہ کری ابن عباس سی منقول
ہی کہ ہرگاہ سب لوگ نفخہ اول مین مرجاوینگی حق تعالی چالیس برس انپر باران برساویگا
اور وہ پانی زیر عرش سی نیچی اترتا ہوگا اور اوسکو ماء الحیوان کہتی ہین کی بعد اسکی قبور سی تن
پیدا ہونگی ہرگاہ بدن انکی تمام خلقت ہونگی حق تعالی روحکو انمین دم کریگا بعد اسکی خواب
غالب کریگا اور نفخۂ دوم مین ہرگاہ کہ یہہ لوگ اوٹھینگی دریافت کرینگی کہ ہم خواب مین تہی
پس کہینگی وہ کہ وای اوپر ہماری کہ ہمکو خواب سی بیدار کیا قولہ اِلَّا نَكِدًا ابن عباس اور
مجاہد اور حسن سی مروی ہی کہ یہہ مثل ہی کہ حق تعالی نی ایراد کی ہی شان مومن اور کافر
مین پس تشبیہ دی ہی دل مومن کو ساتھ زمین پاکیزہ کی اور دل کافر کو ساتھ زمین شورہ
زار کی پس ہرگاہ کہ باران موعظہ سحاب کلام ربانی سی دل مومنین پر برستا ہی انوار طاعت
اوپر اعضا انکی کی ظاہر ہوتا ہی اور ہرگاہ کہ کافر اوس موعظہ کو سنتی ہین زمین دل اونکی تخم
وعظ قبول نہین کرتی مروی ہی کہ ایکروز گل سر سبد ہفت چمن حضرت امام حسن علیہ الصلوات والسلام نزدیک معاویہ
کی تہی معاویہ نی بقصد الزام اون حضرت کی کہا کہ اَی حسن حق تعالی نی فرمایا وَلَا رَطْبٍ

ولا یابس الا فی کتاب مبین اور معنی اسکی یہہ ہین کہ کوئی تری اور خشکی نہین مگر کہ قرآن مین
موجود ہی محاسن میری اور تیری قرآن مین کہان مذکور ہی اور محاسن حضرت کی بہت تہین
اور محاسن معاویہ کی کم تہی حضرت نی جواب معاویہ مین فرمایا کہ حق تعالی نی محاسن میری
اور قبیحہ تیری کا اس آیہ مین ذکر کیا ہی والبلد الطیب الخ معاویہ نی ہرگاہ سنا اس آیہ کو
بہت منفعل ہوا قولہ تعالی عذاب یوم عظیم ابی عبد اللہ علیہ السلام سی مروی ہی کہ عمر نوح دو ہزار
پانسو برس کی تہی پیش از بعثت نو سی پچاس برس بعد از بعثت خلقت کو دعوت کرتی تہی اور دو سو
برس بیچ بنا کشتی کی مصروف رہی اور پانسو برس بعد از نزول کشتی کی زندہ رہی اس اثنا
مین شہر اور قریہ بہت سی بنا کئی اور اوس عرصہ مین کہ قوم کو دعوت کرتی تہی بہت سا عقوبت الہی
سی پاتی تہی تاثیر نکرتا تہا اور روز بروز طغیان انکا زیادتی پر تہا اور ہرگاہ حضرت نوح ساتہہ دعوت
کی مشغول ہوتی تہی اسقدر حضرت نوح کو امت اونکی زد و کوب کرتی تہی کہ بیہوش ہو جاتی تہی اور بعد
اوسکی مردمان نوح نوحکو ایک نمد مین پیچیدہ کرکی گہر کو چلی جاتی تہی اور گمان ونکا یہہ ہوتا تہا کہ مر گئی ہین دوسری دن
صبحکو پہر آتی تہی اور دعوت کرتی تہی اور ہر روز امت اونکی اسقدر پتہر اونکو مارتی تہی کہ پتہر مین پوشیدہ ہو جاتی تہی
اور شبکو جبرئیل آتی تہی اور زیر پتہر وںسی اونکو باہر لاتی تہی اور اپنی پر ونکو انکی زخم پر ملتی تہی کہ پہر صحیح اور
تندرست ہو جاتی تہی پہر صبح کو آتی اور کہتی تہی کہ کہو تم لا الہ الا اللہ تا رستگار ہو تم مروی ہی کہ ایک پیر کہنہ سال
طفل اپنیکو گود مین لیکر نزدیک نوح کی آیا اور حضرت نوح کو دکہلایا اور کہا کہ ای فرزند یہہ مرد ساحر ہی چاہئی کہ ہرگاہ مین مر جاؤن
تو اسکی فریب مین نہ آنا اوس طفل نی کہا کہ ای پدر شاید مین بعد تیری زندہ نہ رہون لیکن مجہی نیچی دی کہ مین مارون اسکو اور اسکی
ایک پتہر اوٹہا دیا اوسنی اوس پتہر کو لیکر نوح کی سر پر مارا سر مبارک انحضرت کا شکستہ ہوا اور خون بہنی لگا
اور بیہوش ہوئی ہرگاہ کہ ہوش مین آئی بد دعا کی اور کہا کہ رب

رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارًا گر حق تعالی نی اوپر عذاب نازل کیا کہ چالیس برس کسی کی
اولاد نہوئی تہی اور قحط شدید اس اثنامین ہا تا اینکہ ہلاک ہوئی جانورا اور اموال اونکا اور جاتی رہی اسباب
جہل اور غرور اونکی فَاَنْجَيْنَاهُ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا منقول ہی کہ عرصہ وسی برس مین
کشتی تیار کی پس مومنونکو کشتی مین سوار کیا اور جمیع کفار ونکو ہلاک کیا او راسّی شخص اوس
کشتی مین تہی چالیس مرد اور چالیس عورتین اور بروایت اہل بیت معلوم ہوتا ہی کہ آٹھ
شخص تہی کہ تین اونمین سی فرزند اونکی تہی سام اور یافث اور حام اور باقی پانچ مومنون سی
وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِنْ اِلٰهٍ
اور بہیجا ہمنی طرف قوم عاد کی بہائی اونکی ہود کو کہا ہود نی ای امت میری عبادت کرو تم خدا کی کہ نہین واسطی تمہاری کوئی خدا
غَيْرُهٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ اِنَّا
سوائی اوسکی کیا پس نہین خوف کرتی عذاب خدا سی کہا بزرگان اور لوگون نی کہ کافر ہوئی قوم ہود سی بدرستی کہ ہم البتہ
لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ ○ قَالَ
دیکہتی ہین تجکو بیچ نادانی کی اور تحقیق کہ ہم البتہ گمان کرتی ہین تجکو دروغ گویون سی کہا ہود نی
يَا قَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ ○
ای گروہ میری نہین ہی ساتہہ میری حمق اور لیکن مین بہیجا گیا ہون جانب پروردگار عالمیان سی
اُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ○ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ
پہنچاتا ہون تمکو پیغامہای رب اپنی کی اور مین واسطی تمہاری نصیحت کرنی والا ہون آیا تعجب کرتی ہو تم کہ
جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَاذْكُرُوْا اِذْ جَعَلَكُمْ
آوی تمکو پند جانب رب تمہاری سی اوپر زبان ایک مرد کی تمسی تا کہ ڈراوی تمکو اور یاد کرو تم برگاہ کہ کردانا تمکو

خُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ وَزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَسْطَةً فَاذْكُرُوا

خلیفہائی زمین پس از قوم نوح کے اور زیادہ کیا تمکو بیچ پیدایش تمہاری کی شادگی کو پس یاد کرو تم

آلَاءَ اللَّهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللَّهَ وَحْدَهُ

نعمت ہائی خدا کو شاید کہ تم رستگار ہو کہا کر وہ ہود نی آیا ہی تا کہ کہی تو کہ عبادت کرین ہم خدا کی اکیلی کی حالانکہ

وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ

اور ترک کرین ہم اوس چیز کو کہ عبادت کرتی تہی پدران ہماری پس لاتو ہمکو وہ چیز کہ ڈراتا ہی ہمکو ساتھہ اوسکی اگر ہی تو بیچ راستگویوں

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ رِجْسٌ وَغَضَبٌ أَتُجَادِلُونَنِي

کہا ہود نی بدرستی کہ واجب ہوا اوپر تمہاری جانب تمہاری سی عذاب اور خشم آیا مجادلہ کرتی ہو تم ساتھہ میری

فِي أَسْمَاءٍ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا نَزَّلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ

بیچ نامہای بتوں کی کہ نام رکہا ہی تم نی اونکا تم اور پدران تمہاری نی نہین نازل کیا ہی خدا نی ساتھ عبادت اونکی کی حجت

فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ ○ فَأَنْجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ بِرَحْمَةٍ

پس منتظر ہو تم بدرستی کہ مین بہی ساتھہ تمہاری انتظار کرنی والوں مین ہون پس نجات دی ہمنی ہود کو اور ان لوگوں کو کہ ساتھ تہے اوسکے ساتھ بخشش کی

مِنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَمَا كَانُوا مُؤْمِنِينَ ○

ہماری جانب سی اور کاٹی ہمنی بنیاد اون لوگوں کی کہ تکذیب کی تہی اونہوں نی ساتھ آیات ہماری کی اور نہ تہی وہ ایمان لانی والی

ع

قوله اخاهم هودا اور ہود بیٹی عبداللہ کی اور عبداللہ پسر رباح کی اور رباح خلف جلود کی اور جلود
بیٹی عاد کی اور عاد بیٹی عوص و عوص بیٹی سام کی اور سام بیٹی نوح کی اور قوم عاد مردمان قوت دار
اور قد دار تہی اور تمام روی زمین پر کوئی قوم قوی تر نہ تہی کثرت بہت سی تہی اور مال و فر
رکہتی تہی او رعمر دراز پرستش بت مین صرف کرتی تہی ہود نی بعد از بعثت کی اونکو طرف حق کی دعوت

کی اور کہا یا قوم اعبدوا اللہ الآیہ قولہ سمیتموہا یعنی نام تہونکا کہ تمنی رکہا ہی معنی الوہیت کے سچ اُن سے
نہین مین منقول ہی کہ بعضی بت کا نام ساقیہ کہا تہا اونہون نی اور گمان ونکا یہہ تہا کہ باران اُنکے
سببسے نازل ہوتا ہی اور بعضی کا نام حافظ رکہا تہا وسطی گمان کرنی سے اونکی کہ وہ نگہبان انکا ہی سفر مین
اور بعضی کا نام آزقہ رکہا تہا بنا بر مظنہ روزی دینی کی قولہ وقطعنا اور کیفیت وقوع عذابکی بر وجہ اجمال
یہہ ہی کہ ہرگاہ تمرد اور عصیان انکا بحد نہایت پہنچا حق تعالی نی تین برس باران اونسی موقوف رکہا
اور بعد اسکی ابر سیاہ اوپر انکی بہیجا اور گرد وادی اونکی احاطہ کرلیا ہرگاہ اوسکو ابر تصور کیا شاد ہوئے
سبکی سب سایہ وسکی مین جمع ہوتی حال آنکہ وہ بادہای سیاہ تہی کہ بارہای اوسمین تہی جس شخص کو گرد
ہوا لگتی تہی ہلاک کرتی تہی اور یہہ ہوا سات شبانہ روز اونپر مسلط رہی اور شتران بار کر انکو اوپر اوٹہا کر
زمین پر گرا دیتی تہی اور کسیکو انمین سی زندہ نہ رکہا اور ہود ہمراہ اہل ایمان کی اول حال مین وس باد سیاہ کو دیکہکر
معلوم کیا کہ یہہ عذاب سی خالی نہین باہر گئی تہی لہذا اوس ورطہ ہلاکت سی اونہون نی نجات پائی

تکملہ رکوع یازدہم سپارہ ہشتم قولہ آلاء اللہ اتہہ حرف مین بینات اوسکی جار سی جون نسخوں
مین نکلی اوس سی یہہ عبارت ولاء علی وودادِ ابنائہ علیہم السلام
مؤید اسکی وہ حدیث ہی کہ کلینی مین اوسی راوی سی روایت کی ہی داؤد صلوات اللہ علیہ سی کہ آیہ واذکروا آلاء اللہ
آیا جانتا تو کہ آلاء کیا ہی معنی مراد اسسے مین نہین جانتا فرمایا اعظم نعمت ہای خدا ہین اوپر خلق وسی خدا کے

وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم وقف لازم
اور بہیجا ہمنی طرف قوم ثمود کی بہائی اونکی صالح کو کہا صالح نی ای امت میری عبادت کرو تم خدا کی نہین ہی واسطی تمہاری

مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ هَٰذِهِ نَاقَةُ
کوئی خدا اسوای خدای حق کی بتحقیق کہ آیا ہی تمکو معجزہ جانب رب تمہاری سی یہہ شتر

اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا

خدا کا ہی واسطی تمہاری نشانی ہی نبوت پر پس ترک کرو اوسکو تاکہ کہاوی بیچ زمین خدا کی اور مس کرو تم اوسکو

بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ

ساتھہ بدیکی پس لی لی تمکو عذاب دردناک | اور یاد کرو تم وقتی کہ کردانا تمکو

خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ

خلیفہا سی زمین پس از قوم عاد کی اور جگہہ دی تمکو بیچ زمین کی کہ لو تم

مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا

زمین نرم اوسکی سی خانہ ہائی گرما اور بناتی ہو تم پہاڑون مین خانہائی سرما پس یاد کرو تم

اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ قَالَ الْمَلَاُ

نعمت ہائی خدا کو اور ڈہونڈہو تم تباہیکو بیچ زمین کی در حالیکہ فساد کرنی والی ہو کہا بزرگان قوم نی

الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ

ایسی کہ سرکشی کی اونہون نی گروہ صالح سی واسطی اون لوگون کی کہ عجز کرتی تہی وہ واسطی اوس شخص کی

اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قَالُوْٓا اِنَّا

کہ ایمان لایا اونمین سی | آیا جانتی ہو تم بتحقیق کہ صالح بہیجا گیا ہی جانب رب اپنی سی کہا ضعیفون نی بدرستیکہ ہم

بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا

ساتہ اوسکی کہ بہیجا گیا ہی صالح ساتہ اوس کی کہ ایمان لانی والی ہین کہا اون لوگون نی کہ سرکشی کی اونہون نی تحقیق ہم

بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا

ساتہ اوس چیز کی کہ ایمان لائی تم ساتہ اوسکی انکار کرنی والی ہین پس پی کیا ناقہ کو اور سرکشی کی اونہون نی

وَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوا يَا صَالِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا

اور سرکشی کی اونہون نی فرمان اپنی رب کی اور کہا اونہون نی کہ ای صالح لا تو ہمکو وہ چیز کہ ڈراتا ہتا تو ساتھہ اوسکی

إِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا

اگر ہی تو پیغمبرون سے پس لیا اونکو زلزلہ نی پس ہوئی وہ

فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ۝ فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ

بیچ گہرون اپنی کی ہلاک پس روگردانی کی صالح نی اونسی اور کہا صالح نی ای قوم میری البتہ تحقیق

أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلَٰكِنْ لَا تُحِبُّونَ

پہنچایا مینی تمکو پیغام رب اپنی کو اور نصیحت کی مینی واسطی تمہاری اور لیکن نہین دوست رکہتی ہو تم

النَّاصِحِينَ ۝ وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ

نصیحت کرنی والونکو اور بہیجا ہمنی لوط کو وقتی کہ کہا واسطی قوم اپنی کی آیا بجا لاتی ہو تم بدی کو

مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ ۝ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ

کہ نہین سبقت کی اوپر تمہاری ساتھہ اوس بدی کی کسی نی تمام عالم سے آیا بدرستیکہ تم البتہ آتی ہو تم ساتھہ مردون کی

شَهْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ ۚ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُونَ ۝ وَمَا كَانَ

واسطی شہوتکی سوائی عورتونکی بلکہ تم ہو گروہ اسراف کنندگان اور نہ تہا

جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوهُمْ مِنْ قَرْيَتِكُمْ ۖ إِنَّهُمْ

جواب قوم لوط کا مگر یہہ کہ کہا اونہونی نکالو تم لوط کو وہ اپنی بستی سے بدرستی کہ وہ

أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ۝ فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ

لوگ ہین کہ پاکیزگی کرتی ہین عمل ہماری سے پس نجات دی ہمنی لوط کو اور اہل اوسکی کو مگر زن اوسکی کہ تہی وہ

مِنَ الْغَابِرِيْنَ ○ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا فَانْظُرْ كَيْفَ

رہنی والونسی بیچ دوکی — اور برسایا ہمنی اوپر اونکی باران کو — پس دیکہہ تو کسطرحسی

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ○ ع

ہوا — انجام کار — گنہکارون کا

قولہ قَدْ جَاءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ قوم ثمود نی بسبب کثرت کی اور توانائی جسم کی تکذیب صالح کی کی اور کہا
اونہون نی کہ ہمکو کوئی معجزہ دکہلا تا تصدیق رسالت تمہاری کرین صالح نی پوچہا کہ کیا طلب کرتے
ہو تم اونہون نی اشارہ کیا طرف ایک پتہر کی کہ اسمین ایک ناقہ ابستن نکال کہ ہو ہماری واسطی لاؤ
صالح نی فرمایا کہ اگر خدا میرا اسطرحکا معجزہ میری دعاسی تمکو دکہلاوی ساتہہ وحدانیت اسکی
اقرار کروگی تم کہا اونہون نی کہ ہان آری اور سوگند سخت کہائی اونہون نی صالح نی دعا کی فی الحال
وہ پتہر شق ہوا اور ناقہ حسب دلخواہ اونکی باہر آیا اور اوسی ساعت بچہ اوس سی پیدا ہوا اور اول
دیکہتی تہی باوجود دیکہنی کی ایمان نہ لائی اور وہ شتر درمیان چراگاہ کی پہرتی چلتی تہے
اور آب چشمہ اونکی کو ایک روز پی جاتی تہی اور اوسی قدر دودہ دیتی تہی اور دیگر روز اوس چشمہ
کی نہ آتی تہی قولہ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النَّاصِحِيْنَ کعب الاحبار سی مروی ہی کہ باعث کشتن ناقہ صالح یہہ تہا
کہ بادشاہ ثمود کی ایک عورت تہی کہ ملکہ نام رکہتی تہی ہرگاہ ایک جماعت کو دیکہا کہ صالح سی ایمان
لاتی اور حکومت اسکی سی کنارہ کیا لوگون نی غضب مین ہوکر کہا ایک عورت سی کہ نام اوسکا قطام
تہا کہ معشوقہ قدار بن سالف تہی اور ایک دیگر سی کہا کہ نام اوسکا قبال تہا کہ معشوقہ مصدع کی
تہی کہ تم مجلس کو آراستہ کر و قدار اور مصدع کو بلاؤ اور شراب خواری کرو اور وقتیکہ مستی قصد
مباشرت کرین کہو کہ جب تک ناقہ کو قتل نکروگی مباشرت نہوگی دونو عورتین اسیطرح سی عمل میر

عملین لائین اور قدار نی مصدع کو قتل ناقہ پر برانگیختہ کیا پہلی قدار نی ایک تیر مارا کہ ساقین ناقہ کی پار ہوا
اور مصدع نی پیچہی سی اکر پانؤن ناقہ کو قطع کیا اور ناقہ گری اور آواز کی اون نی ہر کاہ بچی اوسکی نی
آواز سنی جانا کہ اوسکو مار ڈالا کون تی پہاڑ پر آیا اور تین دفع آواز کی او پہاڑ شق ہوا اور اسمین
سما گیا صالح نی کہا کہ ای قوم حرمت خدا کو نہ نگاہ رکہا تمنی اب مستعد عذاب کی ہوا وہنون نی
بطریق استہزا کہا کہ یہہ عذاب کب نازل ہوگا صالح نی کہا کہ عنقریب نازل ہوتا ہی کہ جس روز
ناقہ کو قتل کیا روز چہارشنبہ تہا اور علامت نزول عذاب یہہ ہی کہ صبح کو کہ پنجشنبہ ہوگا روئے
تمہاری زرد ہو جاینگی اور جمعہ کو سرخ اور شنبہ کو سیاہ بعد اسکی صالح درمیان انکی سی الگ
ہو گئی ہر کاہ پنجشنبہ ہوا اور خواب سی بیدار ہوتی منہ اونکی زرد ہو گئی جانا کہ صالح سچ کہتا تہا غضب
مین آئی اور صالح کو ڈہونڈہنی لگی کہ تا صالح کو قتل کرین ہر چند تفحص در تجسس کیا نہ پایا روز جمعہ
روہاے اپنی کو سرخ پایا یقین انکا زیادہ تر ہوا اور روز شنبہ روہائے اپنی کو مثل قیر سیاہ پایا بعد
اسکی بالکلیہ یکر بیٹہی اور کفن پہنی اور حنوط کیا اور حنوط اونکا صبر اور مشک تہا اور جانب آسمان
دیکہتی تہی کہ عذاب کس طرف سی آتا ہی ہر کاہ چاشت کا وقت پہنچا ایک آواز ہوا سی آئی کہ تمام حیوانات
دنیا نی سنا اوسکو اور زمین ہول اوسکی سی لرزنی لگی اور دلہاے قوم ثمود ہیبت اوسکی سی شق ہوئے
اور ایک بارگی ہلاک ہوئی اور بعد ہلاک ہونی کی ایک صاعقہ آسمان سی نازل ہوا اور سب کو جلا دیا
مروی ہی کہ صالح بعد ہلاک قوم مکہ مین آئی اور عبادت کرتی رہی تا اینکہ وفات پائی اور حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی مروی ہی کہ ای علی جانتا ہی کہ بدبخت ترین پیشینیان کون ہی حضرت امیر نی
فرمایا کہ خدا اور رسول اوسکی دانا ترین جناب نبوی نی فرمایا کہ وہ پی کشندہ ناقہ صالح ہی بعد اسکی
فرمایا کہ بدبخت ترین پسینیان کون ہی حضرت نی عرض کی کہ خدا و رسول دانا ترین جناب نبوی نی فرمایا

گروہ مشہور سیر اہی قوله وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا فَانظُرْ منقول ہی کہ ہر گاہ ابراہیم علیہ السلام بابل
سی متوجہ شام کی ہوئی لوط کہ برادر زادی اونکی تہی ہمراہ اونکی تہی حق تعالی نی اونکو پیغمبری دیکر
ساتہ اہل موتفکات کی بہیجا اور وہ پانچ شہر تہی عظیم اونکا شہر سدوم تہا لوط اوس شہر مین
اوتری اور خلق کو طرف خدا کی دعوت کرتی تہی اور بیس سال درمیان اون لوگونکی دعوت کی
اور ساتہ نیکی کی حکم کرتی تہی اور بدی سی منع فرماتی تہی اور ایک اون بدیون سی لواطہ تہی لہذا
اون لوگون نی چاہا کہ انکو اس دیار سی باہر کیا چاہی چنانچہ وقت شب لوط ساتہ مومنین کی
اوس شہر سی باہر گئی جبرئیل ساتہ فرمان ملک جلیل کی پر اپنی کو نیچی اوس شہر کی زمین ہفتم سی
اوٹہایا اور قریب آسمان لی گئی اسطرح سی کہ آواز سگ ہائی اوس قریہ کی اہل آسمان اول سنتی
تہی بعد اوسکی اوس قریہ کو اولٹ دیا اور یہ بعد از باریدن سنگ ہوا تہا محمد بن اسحاق سی
منقول ہی کہ قوم لوط نہایت مالدار اور باغہای بیشمار رکہتی تہی غربا نواح سی آتی تہی اور بطلب
فواکہ ان سی کرتی تہی لہذا اوس سبب سی رنج پہنچتی تہی ابلیس لعین بصورت امرد نزدیک انکی آیا اور
کہا کہ اگر چاہتی ہو تم کہ دست غربا سی نجات پاؤ ساتہ انکی لواطہ کرو اور طریق لواطہ کو سکہلایا
اونسی پس وہ ساتہ اس عمل کی مشغول ہوئی تا بحدیکہ لواطہ کمال رائج ہوا آسمان اور زمین اور
عرش الہی بسبب اس عمل کی نالش مین آئی حق تعالی نی آسمان سی سنگ نازل کئی کہ انکو زیر زمین
دبا دیا تہا اور وجوب قتل فاعل و مفعول مین اختلاف نہین ہی لیکن امام مختار ہی اسبات مین
کہ چاہی بہ تیغ اوسکو مارے یا دیوار گرادی یا بلندی سی نیچی کو ڈال دی خبر مین وارد ہی کہ ایک غلام
کو نزدیک امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کے لائی اور کہا کہ اس غلام نی آقا اپنی کو قتل کیا ہی اور شاہدون نی
اسپر گواہی دی حضرت نی غلام سی پوچہا کہ تو کیا کہتا ہی کہا جو کچہہ لوگ کہتی ہین درست ہی فرمایا کہ کیو

کیون تونی ایسی حرکت کی کہاونی اسواسطی کہ مجہی لواطہ بالاکراہ چاہتا تہا اور مین مانع اوسکا ہوتا تہا
تا اینکہ بقصد دفع اوسکی قتل کیا اوسکو حضرت امیر نی فرمایا کہ مجکو بہی گواہ چاہئین اس دعوی پر
کہا اوسنی کہ مین گواہ کہان سی لاؤن کہ آقا میرا اکیلا مین تنہا تہا اور شب تاریک تہی اور زبان غلام
اوسکا تہا کہ اون نی قصد میرا کیا پس مینی اوسکو ہلاک کیا فرمایا کہ ہر گاہ تونی اوسکو زخم مارا تہا لفظ
تو بسنی تہی تونی یا نہین کہا اوسنی کہ نہین حضرت نی فرمایا کہ اللہ اکبر اب دیت ودر دفع تیر ظاہر
ہوتا ہی پس فرمایا کہ جاؤ اور قبر اسکی کو کہوداکر قبر مین پاؤ مالک اوسکی کو تو جانو کہ غلام دروغ گو ہی
قصاص اس سی لینا اور اگر قبر مین نہو تو دیت کو بہی چہوڑ دینا بعضون نی از روی تعجب کی کہا
کہ علی صلوات اللہ علیہ اب تک زندون پر حکم کرتی تہی بحال مردون پر بہی حکم کرنی لگی پس لوگ گئی اور قبر کو کہود ا پایا اور
اور اوسکو نہ پایا پس اوسکو چہوڑ دیا لوگون نے عرض کی کہ یا امیر المومنین آپنی کس جہت سی فرمایا ہی فرمایا کہ سنا ہی مینی خدا سنا ہی
عمل قوم لوط کری اور بی توبہ مر جاوی حق تعالی اوسکو نزدیک قوم لوط کی لیجاتا ہی تا حشر اوسکا ہمراہ قوم لوط کی ہو

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم
اور بہیجا ہمنی طرف قوم مدین کی بہائی اونکی شعیب کو کہا شعیب نی ای قوم میری عبادت کرو تم خدا کی کہ نہین واسطی تمہاری

مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ
کوئی خدا سوای خدای برحق کی تحقیق کہ آیا تمکو معجزہ جانب سی تمہاری رب کی پس تمام کرو تم وزن اور ترازو کو

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ
اور نہ ناقص کرو تم لوگون سی چیزہای یعنی حقوق اونکی کو اور نہ فساد کرو تم بیچ زمین کے

بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ○
بعد درست کرنی اوسکی کے یہ بہتر ہی بہلی تمہاری اگر ہو تم ایمان لانی والے

وَلَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ

اور نہ بیٹھو ساتھہ ہر راہ کی کہ ڈراؤ تم لوگون کو اور باز رکھو تم لوگون کو راہ خدا سی

مَنْ آمَنَ بِهِ وَتَبْغُونَهَا عِوَجًا وَاذْكُرُوا إِذْ كُنتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمْ

اوس شخص کو ایمان لائی ساتھہ خدا کی اور ڈھونڈتی ہو اوس راہ کو ساتھہ کجی کی اور یاد کرو تم جبکہ تھی تم تھوڑی پس بہت کیا تمکو

وَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ۝ وَإِن كَانَ طَائِفَةٌ

اور دیکھو تم کسطرحسی ہوا سرانجام فساد کرنی والون کا اگر ہی تھی ایک گروہ

مِّنكُمْ آمَنُوا بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ وَطَائِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوا

تمسی کہ ایمان لائی تھی وہ ساتھہ اوس چیز کی کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھہ اوسکی اور ایک گروہ کہ ایمان لائی وہ

فَاصْبِرُوا حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ۝

پس صبر کرو تم تا اینکہ حکم کری خدا درمیان ہماری اور وہ خدا بہتر حکم کرنی والونکا ہی

الجزء التاسع

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِن قَوْمِهِ

کہا بزرگان اون لوگون نی کہ سرکشی کی اونہون نی قوم شعیب سی

لَنُخْرِجَنَّكَ يَا شُعَيْبُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ مِن قَرْيَتِنَا

البتہ نکالینگی ہم تجکو ای شعیب اور اون لوگون کو کہ ایمان لائی ہین ساتھہ تیری وہ اپنی سی

أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا ۚ قَالَ أَوَلَوْ كُنَّا كَارِهِينَ ۝ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللَّهِ

یا کہ پھری تو بیچ دین ہماری کی کہا شعیب نی آیا اگرچہ ہون ہم کراہت کرنی والی دین تمہارے سی تحقیق افترا کیا ہومنی اوپر خدا کی

كَذِبًا إِنْ عُدْنَا فِي مِلَّتِكُم بَعْدَ إِذْ نَجَّانَا اللَّهُ مِنْهَا ۚ وَمَا يَكُونُ

جھوٹ کو اگر پھرین ہم بیچ دین تمہاری کی بعد اسکی کہ نجات دی ہمکو خدانی دین تمہاری سی اور نہین ہی

لَنَا أَنْ نَعُودَ فِيهَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّنَا وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ

واسطی ہمارے یہہ کہ پہرین ہم بیچ ملت کفر کی مگر یہہ کہ چاہے خدا پروردگار ہمارا احاطہ کیا ہی پروردگار ہمارے نے تمام چیز کو

عِلْمًا عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ

ازروی دانشی کے اوپر خدا کی اعتماد کیا ہی ہمنی کہ پروردگار ہمارے حکم کر تو درمیان ہمارے اور درمیان قوم ہماری کی ساتھ راستی کے اور

أَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ○ وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا

تو بہتر حکم کرنی والونکا ہے اور کہا بزرگان قوم نے ایسے وہ کہ کافر ہوئی

مِنْ قَوْمِهِ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا إِنَّكُمْ إِذًا لَخَاسِرُونَ ○

قوم شعیب سی ہر آئینہ اگر پیروی کرو گی تم شعیب کی بدرستیکہ تم اسوقت مین ہر آئینہ زیان کار ہونیوالی ہو گی

فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ○ الَّذِينَ

پس لیا اونکو زلزلہ نی پس ہوئی وہ بیچ گہرون اپنی کی ہلاک ہونی والے اون لوگون نے

كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَأَنْ لَمْ يَغْنَوْا فِيهَا الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَانُوا

کہ تکذیب کی شعیب کی گویا کہ ہرگز نہ تہی وہ بیچ اوسکی اون لوگون نی کہ تکذیب کی شعیب کی تہی وہ

هُمُ الْخَاسِرِينَ ○ فَتَوَلَّى عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ

زیان کاران پس مونہہ پہیر لیا اونسی شعیب نی اور کہا شعیب نے ای قوم میری ہر آئینہ بتحقیق کہ پہنچا دینی مینی تمکو

رِسَالَاتِ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ فَكَيْفَ آسَى عَلَى قَوْمٍ كَافِرِينَ ○

پیغامہا پیغامہائی رب اپنی کی اور نصیحت کی مینی بہلی تمہاری پس کیونکر غمگین ہوؤن مین اوپر ہلاکت گروہ کافرونکی

قوله جاءتكم معجزہ شعیب کا وہی عصائی موسی تہا ہر گاہ کہ مار اراده کو سفندان اونکی کا کرتا تہا تو وہ عصا اژدہا بنکر اوسکو دفع کرتا تہا اور شب کو پاسبانی کرتا تہا اور

مثل شمع روشنی دیتا تھا اور از قبیل فوائد جس چیز کو کہ چاہتی اوس سی حاصل ہوتی تھی اور معجزہ شعیب سی تھا کہ ابر جاتی تھی کہ کوہ بلند پر چڑھ کر روشنی کرتا تھا کہ یا شعیب آؤ اور پیغمبر ہین وہ مبعوث اہل مدین پر ہوئی تھی

وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا أَخَذْنَا أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاءِ

اور نہین بھیجا ہمنی بیچ کسی دہ کی کسی پیغمبر کو مگر یہہ کہ لیا ہمنی اہل اوس دہ کو ساتھہ سختی کے

وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ ○ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ

اور رنج کی شاید کہ وہ زاری کرین بعد اسکی بدل کیا ہمنی بیچ جگہہ بلا کے

الْحَسَنَةَ حَتَّىٰ عَفَوا وَّقَالُوا قَدْ مَسَّ آبَاءَنَا الضَّرَّاءُ وَالسَّرَّاءُ

سلامتی کو تا اینکہ چھوڑا اونکو کہ بہت ہوئی اور کہا اونہون نی بتحقیق پہنچا بدران ہمارے کو رنج اور خوشی

فَأَخَذْنَاهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ○ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا

پس لیا ہمنی اونکو یکایک درحالیکہ وہ نہ جانتے تھے اور اگر بتحقیق اہل اون دہ کی ایمان لاتی

وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِن كَذَّبُوا

اور خوف کرتی وہ ہر آئینہ نازل کرتی ہم اوپر اونکی برکا کو آسمان سی اور زمین سی اور لیکن تکذیب کی اونہون نی

فَأَخَذْنَاهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ○ أَفَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَن يَأْتِيَهُم

پس لیا ہمنی اونکو ساتھہ عذاب کی سبب اوس چیز کی کہ تھی عمل کرتی آیا پس بیخوف ہوئی تھی اہل دہ کی یہہ کہ آوی اونکو

بَأْسُنَا بَيَاتًا وَهُمْ نَائِمُونَ ○ أَوَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَن يَأْتِيَهُم

عذاب ہمارا بیچ شب کی حال انکہ وہ سونی والی ہون آیا بیخوف ہوئی تھی اہل اون دہ کی یہہ کہ آوی اونکو

بَأْسُنَا ضُحًى وَهُمْ يَلْعَبُونَ ○ أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللَّهِ فَلَا يَأْمَنُ

عذاب ہمارا بیچ وقت چاشت کی حال انکہ وہ بازی کرتی ہون آیا پس وہ بیخوف ہوئی عذاب خدا سی پس نہین بیخوف ہوتی

مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُوْنَ ○ اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ

عذاب خدا سی مگر وه زیان کار آیا نهین راه دکهلائی سطی اون لوگونکی که وارث هوتی

الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِ اَهْلِهَا اَنْ لَّوْ نَشَاءُ اَصَبْنَاهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ

زمین کو بعد هلاکت اهل اوس زمین کی یهه که اگر چاهتی هم پهنچاتی هم اونکو ساتهه جزا گناهون اونکی کے

وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ○ تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ

اور مهر کرتی هم اوپر دلون اونکی کی پس وه نهین سنتی کسی چیز کو یهه دیهات که بیان کرتی

عَلَيْكَ مِنْ اَنْبَائِهَا وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ

اوپر تیری اخبار اونکی سی اور هر آئینه بتحقیق که آئی اونکو رسول ان هماری ساتهه معجزات روشن کی

فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى

پس نهین تهی وه تا که ایمان لاوین بسبب اوس چیز کی که تکذیب کی تهی اونهون نی قبل آنی ان پیغمبرون کی مهر کرتا هی الله

قُلُوْبِ الْكَافِرِيْنَ ○ وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِنْ عَهْدٍ وَاِنْ

دلهائی کافرون کی اور نهین پایا همنی واسطی بهتون اونکی کی وفائی عهد سی اور بدرستی که

وَجَدْنَا اَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِيْنَ ○ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُوْسٰى

پایا همنی بهتون اکی کو هر آئینه فاسق بعد اسکی برانگیخته کیا همنی پیچهی اون پیغمبرون کی موسی کو

بِاٰيَاتِنَا اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَائِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ

ساتهه معجزات هماری طرف فرعون کی اور اکابر اوسکی کی پس کافر هوئی وه ساتهه انهین معجزات کی پس دیکهه تو کسطرح هوا

عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ○ وَقَالَ مُوْسٰى يَا فِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ

انجام کار مفسدون کا اور کها موسی نی ای فرعون بدرستی مین رسول هون جانب

رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ حَقِيقٌ عَلَىٰ أَنْ لَا أَقُولَ عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ

پروردگار عالم سے سزاوار ہی ساتھ اسبات کی کہ نہ کہوں مین اوپر خدا کے مگر حق کو

قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ فَأَرْسِلْ مَعِيَ بَنِي إِسْرَائِيلَ ○

تحقیق کہ آیا مین تمکو ساتھ معجزات روشن کی جانب پروردگار تمہارے سے پس بھیج ساتھ ہمارے فرزندان یعقوب کو

قَالَ إِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِآيَةٍ فَأْتِ بِهَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ○

کہا فرعون نے اگر ہی تو کہ آیا ہی تو ساتھ معجزہ کے پس لا تو اوسکو اگر ہی تو راست گویوں سے

فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُبِينٌ ○ وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا

پس پھینکا موسی نے عصا اپنی کو پس ناگاہ اوس جگہہ اژدہا ہوا ظاہر اور نکالا ہاتھہ اپنی کو پس ناگاہ

هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ ○

وہ ہاتھہ روشن تہا واسطی دیکہنی والونکی

فانظر کیف کان عاقبۃ المفسدین منقول ہی کہ فرعون چارسی برس کی عمر رکہتا تہا اور اس مدت مین کبھی بیماری عارض نہین ہوئی بعد چالیس دن کی حاجت بول و براز ہوتی تہی کہانا کمتی اور زکام اوسکو کبھی نہوتا تہا اور اکثر نادر کبھی سلاحسی ہوتا تہا قوم اپنی سی چہپاتا تہا اور اکثر کہانا اوسکا کیلا تہا یا تو تہا تا فضلہ کم ہو اور دعوا خدائی کا کرتا تہا اور لوگ ساتھ اوسکی گرویدہ ہونی لگی تا ایکہ نہایت طغیانی پر ہوا ہر گاہ حضرت موسی علیہ السلام مصر سی بسبب مارنی ایک قبطی کی جیسا کہ بیچ سورہ قصص کی مذکور ہو کا مدین مین آئی اور صحبت شعیب مین پہونچی دختر اونکی کہ صفورا نام رکہتی تہی نکاح مین لائی اور بقصد مراجعت کا طرف مصر کی کیا اثنائی راہ مین ہر گاہ وادی ایمن مین پہونچی ساتھ خلعت نبوت کی مشرف ہوئی اور معجزہ عصا اور ید بیضا اونکی ہاتھہ مین آیا جیسا کہ تفصیل ان

ان قصونکی اثنائی آیات اس سورة مین اور سوره دیگرین مذکور ہوئی حق تعالی نی حکم کیا کہ تو جاؤ اور فرعون کو دعوائی ربوبیت سی منع کرو موسی نی دعا کی کہ بار خدایا ہارون کو میرا وزیر کر پس یہہ دونو مصر مین آئی اور مدت مدید در سرائی فرعون مقام کئی دربانان درگاه نی نہچھوڑا کہ فرعون تک پہونچی اسواسطی کہ لباس ان دونو کا لباس درویشی تہا چنانچہ منقول ہی کہ موسی جامۂ پشمینہ پہنی تہی اور ایک رسن بالونکی کمرمین باندہی تہی اور عصا ہاتہہ مین اور نعلین پاؤن مین اور ہارون بہی علی ہذا القیاس اور بعد از مدت مدید ایک مسخر فرعون نی نام اونکا ذکر کیا اسطرح سی کہ بازار مین ایک شخص غریب سنا ہی اور عجیب تر اوس سخن غریب سی یہہ ہی کہ ایک مدتسی دو شخص تیری دروازی پر آ ہوی ہین اور کہتی ہین کہ ہم پیغمبران خدا ہین کہ نزدیک فرعون اور قوم اوسکی آئی ہین کہ ساتہہ صدق وحدانیت خداکی اور نبوت ہمارے کی اعتقاد لاوی فرعون نی کہا کہ یہہ سخن تو کہتا ہی اوسنی کہا کہ یہہ بروجہ ہزل نہین کہتا ہون نہین بلکہ یہہ راست ہی اور راہی مین حاضر ہوا تہا کہا اونہون نی کہ خبر ہماری فرعونکو پہونچاؤ کہ تا ہمکو طلب کری اور ہم اوسکو پیغام خدا پہونچاوین فرعون نی ہر گاه یہہ سخن سنا خوف اوسپر غالب ہوا اور رنگ رو اوسکا متغیر ہوا اور کہا کہ اونکو لاؤ تا دیکہون کہ کون لوگ ہین ہر گاه موسی اور ہارون آئی اور آگی فرعونکی کہڑی ہوئی اور فرعون نی متوجہ ہوکر پوچہا کہ تم کون ہو کہا موسی نی کہ ای فرعون بتحقیق کہ ہم بہیجی گئی ہین جانب پروردگار عالم سی قولہ تعالی فَأَرْسِلْ مَعِيَ بَنِي إِسْرَائِيلَ الآیہ سبب دعوت کرنی فرعون کیطرف الوہیت اپنی کی یہہ تہا کہ ہر گاه یعقوب علیہ السلام ساتہہ اولاد دہجا اپنی کی مصر مین آئی اور سکونت وہان اختیار کی نسل اونکی بہت ہوئی اور یعقوب اور یوسف اور برادران دیگر نی انتقال کیا اور ملک ریان کہ فرعون زمان یوسف کا تہا مرگیا بیٹا اوسکا کہ مصاعب نام رکہتا تہا فرزندان یعقوب کی حرمت کرتا تہا ہر گاه وہ بہی

مرگیا ولید کہ فرعون زمان موسی کا تہا تخت سلطنت پر بیٹہا اور زبان ساتہہ انا ربکم الاعلی کی
کشادہ کی ہر گاہ بنی اسرائیل نی دعوت اوسکا قبول نکیا کہا اونسی کہ باپ تمہارا ازرخرید مرا تہا
اور تم بندہ زادی ہماری ہو پس بنی اسرائیل بندگی اسکی کرتی تہی جب تک کہ موسی مبعوث ہوئے
اور کہا کہ ای فرعون دست بردار ہو بنی اسرائیل سی قولہ تعالی ثعبان مبین منقول ہی کہ میان
لب زیرین اور بالائی اوس کا تہا لب زیر کو زمین پر رکہا اور لب بالا کو کنگرہ قصر فرعون پر
اور جانب تخت متوجہ ہوا ملازمین بارگاہ بہاگی اور فرعون بہی بہاگا اور ایک روایت
مین آیا ہی کہ بالائی تخت حدث کردیا اور اوسدن چالیس بار حدث واقع ہوا اور بسبب کثرت
خلائق بہنگام فرار پچیس ہزار آدمی ہلاک ہوا اور فرعون نی نعرہ مارا کہ ای موسی سوگند دیتا ہون
تجکو ساتہہ اوس خدا کی کہ جسکا تو بہیجا ہوا ہی کہ عصا اپنی کو لی لی کہ مین ساتہہ تیری ایمان لاون
اور بنی اسرائیل کو تجہی حوالی کرون موسی نی بعد اوسکی سر اژدہا کو تہا منا وہی عصا ہو گیا فرعون
پہر اپنی تخت پر آ کر بیٹہا اور کہا کہ کوئی اور معجزہ رکہتی ہو موسی نی کہا کہ ہان پس موسی نی دست
راست کو گریبان مین ڈالا زیر بغل لائی اور نکالا ہاتہہ اپنی کو پس اسوقت مین سفید اور روشن
دکہلائی دینی لگا وسطی دیکہنی والونکی اور بصحت پہونچا ہی کہ موسی گندم گون تہی اور روشنی اوسی
ہاتہہ کی نور آفتاب پر غلبہ کرتی تہی اور یہہ وہ عصا تہا کہ آدم بہشت سی لائی تہی اور بطریق میراث
درمیان اونکی کی رہا تا آنکہ شعیب تک پہنچا ہمراہ چالیس اور عصا کی تا اینکہ موسی کو اجورہ وار
اپنا کیا کہا کہ اس گہر مین جا تو ایک عصا اوس میں سی واسطی اپنی لی موسی اوس گہر مین گئی اور
یہی عصا ہاتہہ مین آیا پہر گاہ نزدیک شعیب کی لائی کہا شعیب نی کہ اسکو رکہہ دی اور دوسرا لی
موسی نی اوسکو درمیان اون عصاؤنکی رکہدیا کہ تا اوٹہاوین وہ عصا پہر ہاتہہ مین آیا یہانتک کہ تین

تین مرتبہ یہہ صورت واقع ہوئی اور ہرگاہ مرتبہ چہارم اونکی ہاتہہ مین آیا شعیب نی جانا کہ اسمین
کوئی بہید ہی پوشیدہ اوسی عصا کو حوالی اونکی کیا اور حق تعالی نی اوسکو معجزہ انکا کیا اور
روایت مین آیا ہی کہ تمام انبیا عصا کو ہاتہہ مین رکہتی تہی اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ عصا کو ہاتہہ مین لو کہ وہ روش پیغمبرونکی ہی اور امیر المومنین صلوات اللہ
علیہ نی فرمایا ہی کہ جو شخص سفر مین جائی اور ہمراہ عصا با دام تلخ ہو اور وقت باہر جانی کی یہہ آیہ
لما توجہ تلقاء مدین تا آخر علی ما نقول وکیل پڑہی حق تعالی اوسکو پناہ مین رکہتا ہے
ہر ضرر سی اور ہر دزد سی اور ہر جانور گزندہ سی تا اینکہ مراجعت کری طرف اہل اپنی کی اور
ستہتر فرشتی واسطی حفاظت اوسکی کی رہتی ہین اور اوسکی واسطی استغفار کرتی ہین القصہ
ہرگاہ فرعون نی اس معجزہ کو مشاہدہ کیا چاہا کہ ایمان لاوی ہامان وزیر اوسکی نی
کہا کہ ای فرعون مدت سی تو دعوائی خدائی کا کرتا ہی اور ایک عالم کو مسخر کیا ہی اور اب
بندگی کیا چاہتا ہی ایک بندی کی یہہ امر قبیح ہی پس فرعون نی موسی سی کہا کہ مجکو مہلت
دی کل تک موسی نی کہا کیا مضائقہ دوسری دن موسی نزدیک فرعون کی آئی اور
کہا کہ حق تعالی نی فرمایا کہ اگر تو ایمان میرا لاوی تو اس بادشاہی کو تیری اوپر رہنی
دونگا مین اور جوانی اور قوت کو پہر لاونگا مین ہرگاہ موسی نی اس پیغام کو ادا کیا فرعون نی
اس صورت کو وزیر اپنی ہامان سی بیان کیا ہامان نی کہا کہ ابہی مین تجکو جوان کئی دیتا ہون بعد اسکی
حکم کیا کہ وسمہ لاؤ اور موئی فرعونکو ساتہہ اوسکی سیاہ کیا فرعون اس فریب مین اوسکی آگیا اور ایمان نہ لایا

قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ ○ يُرِيدُ

کہا بزرگان قوم فرعون سی بدرستی یہہ ہر آینہ جادو کرنی والا ہی ماہر ہی چاہتا ہی

أَن يُخْرِجَكُم مِّنْ أَرْضِكُمْ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ○ قَالُوا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ

یہہ کہ نکالی تمکو زمین تمہاری سی پس کیا حکم کرتی ہو تم کہا اونہوں نی مہلت دی موسی کو اور بہائی اوس کی کو

وَأَرْسِلْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ○ يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ ○

اور بہیج تو بیچ شہروں کی مردمان جمع کرنی والی جادوگروں کو لاویں نزدیک تیری ہر جادو کرنی والی دانا کو

وَجَاءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوا إِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِن كُنَّا نَحْنُ

اور آئی جادو کرنی والی نزدیک فرعون کی کہا اونہوں نی تحقیق کہ واسطی ہماری ہر آینہ اجرت بزرگ ہی اگر ہوئی ہم

الْغَالِبِينَ ○ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ○ قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِمَّا

غلبہ کرنی والی اوپر موسی کی کہا فرعون نی ہاں اور بدرستیکہ تم ہر آینہ مقربوں میں سی ہو گی کہا اونہوں نی کہ اے موسی یا

أَن تُلْقِيَ وَإِمَّا أَن نَّكُونَ نَحْنُ الْمُلْقِينَ ○ قَالَ أَلْقُوا فَلَمَّا أَلْقَوْا

یہہ کہ پہینکی تو عصا اپنی کو یا یہہ کہ ہوں ہم پہینکنی والی عصا اپنی کو کہا موسی نی پہینکو تم پس ہر گاہ کہ پہینکا اونہوں نی

سَحَرُوا أَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوهُمْ وَجَاءُوا بِسِحْرٍ عَظِيمٍ ○ وَأَ

جادو کیا اونہوں نی اوپر چشمہای لوگوں کی اور ڈرایا اونہوں نی لوگوں کو اور لائی وہ جادو بزرگ کو اور جب

وْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ

اور وحی کی ہم نی طرف موسی کی یہہ کہ پہینک تو عصا اپنی کو پس ناگاہ اوس جگہہ عصا نگلتا اوس کو تہا جو کچھ کہ مکر کیا تہا اونہوں نی

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانقَلَبُوا

پس ظاہر ہوا حق اور دور ہوا وہ چیز کہ تہی وہ عمل کرتی تہی پس مغلوب ہوئی وہ اوس جگہہ اور پہری وہ

صَاغِرِينَ ○ وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ ○ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ

در حالت ذلیل ہونی والی اور گرائی گئی جادوگرنی والی در حالیکہ سجدہ کرنی والی کہا اونہوں نی کہ ایمان لائی ہم ساتھ پروردگار

٢٩

بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۝ قَالَ فِرْعَوْنُ

پروردگار عالمیان کے کہ پروردگار موسی اور ہارون کا ہے کہا فرعون نے

آمَنْتُمْ بِهِ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ إِنَّ هَٰذَا لَمَكْرٌ مَكَرْتُمُوهُ فِي

کہ ایمان لائی تم ساتہہ موسی کی آگی اس سی کہ اذن دون مین واسطی تمہاری بدرستیکہ یہہ ہرآئینہ مکر ہی کہ مکر کیا تمنی اوسکو بیچ

الْمَدِينَةِ لِتُخْرِجُوا مِنْهَا أَهْلَهَا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝

شہر مصر کی تاکہ نکالو تم اس شہر سی اہل اوسکی کو پس قریب ہی کہ جانوگی تم

لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ ۝

ہرآئینہ کاٹونگا مین ہاتہون تمہاریکو اور پاؤن تمہاریکو خلاف ایک دوسریسی ہرآئینہ دار پر کہینچونگا مین تم سبکو

قَالُوا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنْقَلِبُونَ ۝ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِآيَاتِ

کہا اونہونی بدرستیکہ ہم طرف اپنی پروردگار اپنی کی پہرجانیوالی ہو اور نہ عیب کرتو ہمکو مگر یہہ کہ ایمان لائی ہم ساتہہ معجزات

رَبِّنَا لَمَّا جَاءَتْنَا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ ۝ وَقَالَ

ع

رب اپنی کی ہرگاہ کہ آئی وہ ہمکو اے پروردگار ہمارے نازل کر اوپر ہماری صبر کو اور مار ہمکو حالیکہ اسلام لانیوالی ہوں اور کہا

الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ أَتَذَرُ مُوسَىٰ وَقَوْمَهُ لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ

اکابر نی قوم فرعون سی آیا چہوڑتا ہی تو موسی کو اور قوم اوسکی کو تاکہ فساد کرین بیچ زمین کے

وَيَذَرَكَ وَآلِهَتَكَ قَالَ سَنُقَتِّلُ أَبْنَاءَهُمْ وَنَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ

اور تاکہ چہوڑی موسی تجکو اور خدایان تیریکو کہا فرعون نی کہ قریب ہے کہ قتل کرین فرزندان انکی اور قریب ہی کہ زندہ رکہیں لڑکیان انکی

وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ ۝ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ

اور بدرستیکہ ہم اوپر اونکی غالب ہین کہا موسی نی واسطی قوم اپنی کی طلب مدد کرو ساتہہ خدا کی

وَاصْبِرُوْا اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَالْعَاقِبَةُ
اور صبر کرو تم بدرستی کہ زمین واسطی خدا کی ہی دیتا ہی اوسکو جسکو چاہتا ہی کا اپنی سی اور انجام کار
لِلْمُتَّقِيْنَ ○ قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا
واسطی پرہیزگار ونکی ہی کہا اونہون قوم موسی نی ایذا دی جاتین کی ہم اگلی اسکی کہ آوی تو ہمارے پاس اور بعد اوسکی کہ آوی
قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ
کہا موسی نی قریب ہی کہ ربّ تمہارا یہہ کہ ہلاک کری دشمن تمہارےکو اور خلیفہ کری تم کو بیچ زمین کے
ع فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ○
پس دیکھے خدا کسطرحسی عمل کرتی ہو تم

قولہ ساحر علیم منقول ہی کہ قلمرو فرعون مین ساحر بہت تھی اور دو شخص تھی کہ مہارت تمام رکھتی تھی ہرکارہ قاصد فرعون اونکی طلب کو پہونچا ان لڑکون نی اپنی ماں سی پوچھا کہ قبر باپ ہمارےکی کہاں ہی مادر اونکی نی نشان بتلایا اور وہ قبر پر گئی اور پکارا اور کہا اونہون نی کہ ای پدر بادشاہ مصر نی ہمکو طلب کیا ہی اسواسطی کہ دو شخص آئی ہین کہ ہرکارہ وہ عصا اپنی کو ڈالتی ہین اژدہا ہوجاتا ہی اور جو سامنی آتا ہی اوسی کہا لیتا ہی اور فرعون نی ہمکو واسطی مقابلہ انکی بلایا ہی اوسکی باپ نی جواب دیا کہ ہرکارہ مصر مین پہنچو تم دریافت کیجیو کہ وقت خواب وہ عصا اژدہا ہوجاتا ہی کہ نہین اگر اژدہا ہوجاتا ہو سحر نہین ہی اور اگر عصا کا عصا رہتا ہو تو سحر ہی اسواسطی کہ سحر ساحر کا سوتی وقت باطل ہوجاتا ہی پس یہہ دونو جادوگر ہمراہ شاگردون اور مصاحبونکی کہ بارہ آدمی تھی روانہ ہوئی اور بعضون نی کہا ہی کہ تیس ہزار تھی اور زاد المسیر مین لکھا ہی کہ ستر ہزار تھی اور ایک روایت ہی کہ اسی ہزار تھی کہ مصر مین آئی اور دربار فرعون

فرعون مین جمع ہوئی کسطرحسی کہ حق تعالی فرماتا ہی وجاء السحرۃ منقول ہی کہ سرداران ساحرین
کی چار شخص تھی دو برادر کہ سابور وعادورا اور دو دیگر حطط ومصفی ان چارتن کا بھی ایک
سردار تھا کہ اوسکا نام شمعون تھا ہر کاہ مصر مین آئی آور سابور آور عادور واقع کیا سئوال
خواب پدر اپنی کو قوم سی کہا لوکون نی قصہ خواب اور بیداری موسی سی سوال کیا ہے چا معلوم
ہوا کہ جب موسی خوابمین جاتی ہین تو وہ عصا اژدہا بنکر پاسبانی کرتا ہی انکو دغدغہ ہوا
اور خوفناک ہوئی اور پوشیدہ کیا اس امر کو تا اینکہ فرعون لعین نی موسی کو طلب کیا
اور مقرر کیا کہ ساحرونکی ساتھہ معارضہ کرو ساحرون نی عصا اور رسیمان اپنی کو میدان مین پہنکا
اور یہہ مجمع زمین سکندریہ پر واقع ہوا اور تمام لشکریان وہان جمع ہوئی تھی اور فرعون
تخت پر اپنی وسطی سیر کی بیٹھا ہوا تھا اور وہ ستر ہزار ساحر ایکطرف صف باندہی ہوئی تھی
اور موسی اور ہارون ایکطرف بعد اسکی ساحرون نی بطریق ادب کہا کہ ایموسی اما
ان تلقی الخ قولہ وارجلکم من خلاف معنی خلاف کی یہہ ہین کہ قطع کیا جائی دست راست
ساتھہ پای چپ کی اور دست چپ ساتھہ پای راست مروی ہی کہ اول اوس شخص کا کہ
تقطیع اور صلب کیا فرعون تہا قولہ منقلبون حاصل اسکا یہہ ہی کہا ساحرون نی کہ ہمکو مرگ
سی کیا ڈراتا ہی تو اور قتل سی کیا خوف دلاتا ہی تو اسوسطی کہ اس ہنگام مین ہم مرگ
کی مشتاق مین زیادہ اوس اشتیاق سی کہ تشنہ پانی سرد کا مشتاق ہوتا ہی اسوسطی
کہ بسبب مرگ کی ہم طرف ثواب پروردگار اپنی کی پہنچنی والی ہین قولہ مسلمین منقول ہی کہ یہہ جماعت
صبح کو کافر تہی اور چاشتگاہ مین ساحر ہوئی اور نماز پیشین مین مومن ہوئی اور نماز دیگر مین تیغ فرعون سی
شہید ہوئی اور ہاتھہ پاؤن کاٹی گئی اور نماز مغرب مین بہشت مین پہونچی تکملہ رکوع چہارم سپارہ نہم قولہ من نساء

من عبادہ تیرہ حرف ہین بنیات اوسکی پانسی چہیاسی ہوتی ہین نکلی یہہ عبارت اولآء امیر المومنین
منبع فوز المتقین سات حرف ہین بینا اوسکی دوسی اکتہر ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت وہم علی الزکی وآلہ

وَلَقَدْ اَخَذْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ
اور بہر آینہ بتحقیق کہ لیا ہمنی قوم فرعون کو ساتہہ خشک سالی کی اور ساتہہ کمی کی میوون سے

لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ○ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ
شاید کہ وی پند لیوین پس ہر گاہ آئی اونکو کوئی نیکی کہتی وہ کہ واسطی ہمارے یہہ

وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ اَلَآ اِنَّمَا
اور اگر پہنچے اونکو برے فال بد کرتی تہی ساتہہ موسی کی اور اوس شخص کے کہ ساتہہ اوسکی تہا آگاہ ہو سوا اسکی نہین

طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ وَقَالُوْا مَهْمَا
کہ فال بد اونکی انزدیک خدا کی ہی اور لیکن بہت اونکی نہین جانتی ہین اور کہا قوم فرعون نی کونسی چیز

تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ○ فَاَرْسَلْنَا
لا دیگا تو ہمکو معجزہ سی تا کہ جادو کری تو ہمکو ساتہہ اوسکی پس نہین ہین ہم واسطی تیرے ایمان لانی والے پس بہیجی ہمنی

عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ
اوپر اونکی طوفانکو اور ٹڈی کو اور جون وغیرہ کو اور مینڈک کو اور خون کو در حالیکہ نشانیان ہین

مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ○ وَلَمَّا
ظاہر مین پس گردن کشی کی اونہون نی اور تہی وہ قوم گنہگار اور ہر گاہ

وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ
نازل ہوا اوپر اونکی عذاب کہا اونہون نی اے موسی دعا کر واسطی ہماری رب اپنی کو ساتہہ اوس چیز کے کہ عہد کیا ہے

عغ

عَهِدَ عِنْدَكَ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَ

کہ عہد کیا ہی نزدیک تیری ہر آئینہ اگر دور کری تو ہم سی عذاب کو ہر آئینہ ایمان لاوینگی ہم واسطی تیری اور

لَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى

ہر آئینہ بھیجین گی ہم ساتھہ تیری فرزندان یعقوب کو پس ہر گاہ دور کیا ہمنی اونسی عذاب کو تا

اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ۝ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ

ایک مدت کہ وہ پہنچنی والی اوسکو ہون ناگاہ وہ توڑتی عہد کو پس ارادہ عوض کا ہمنی کیا انسی پس غرق کیا ہمنی اونکو

فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۝ وَاَوْرَثْنَا

بیچ قعر دریا کی بسبب اسکی کہ تکذیب کی اونہون نی ساتہہ آیات ہماری کی اور تہی اوس سی بیخبر اور وارث کیا ہمنی

الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا

ایک گروہ کو ایسی وہ گروہ کہ تہی کہ ضعیف جانی تہی وہ اپنی تئین مشرقہائی زمین شام کو اور مغاربہائی زمین کو

الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰي بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ

ایسی وہ زمین کہ برکت دی ہمنی بیچ اوسکی اور تمام ہوا وعدہ پروردگار تیرا کا نیک سی اوپر فرزندان یعقوب کے

بِمَا صَبَرُوْا ۭ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا

بسبب اوس چیز کی کہ صبر کیا اونہون نی اور خراب کیا ہمنی اوس چیز کو کہ تہا بنایا فرعون نی اور قوم اوسکی نی اور جو کہ تہا اونکی

يَعْرِشُوْنَ ۝ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰي قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ

بلند کیا اور عبور کرایا ہمنی بنی اسرائیل کو دریا سی پس گزری وہ اوپر قوم کی کہ متوجہ تہی

ربع

عَلٰٓي اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰـهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ

اوپر عبادت بتون کی کہ واسطی اپنی مقرر کئی تہی کہا اونہون نی کہ ای موسی کر واسطی ہماری کوئی خدا جیسا کہ واسطی اونکی خدا ہین

قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ○ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ

کہا موسی نی تحقیق کہ تم گروہ ہو کہ نادانی کرتی ہو بدرستی کہ یہہ لوگ برست ہلاک کی گئی ہین ساتھ اوس چیز کی کہ وہ بیچ اوسکی ہین اور باطل

مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ

وہ چیز کہ تہی وہ عمل کرتی تہی کہا موسی نی آیا سوائی خدا کی طلب کرتی ہو تم خدا کو حال انکہ فضیلت دی تمکو

عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ○ وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ

اوپر عالمیان کی اور یاد کرو وقتیکہ نجات دی ہمنی تمکو قوم فرعون سے کہ پہچاتی تہی تمکو

سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ

سختی عذاب کی قتل کرتی تہی فرزندان تمہاریکو اور زندہ رکہتی تہی

نِسَآءَكُمْ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ○ ع

زنان تمہاری کو اور بیچ اس بات کی نعمت اور آزمایش ہی جانب رب تمہاری سی بڑے

قولہ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ الخ منقول ہی کہ ہرگاہ جادوگر ایمان
لائی فرعون اور قوم اوسکی کفر پر مصر رہی حق تعالی نی قحط اور نقصان میوہ سے گرفتار کیا
اور وہ آگاہ نہوی حضرت موسی نی دعا کی کہ کوئی بلا مین انکو مبتلا کر حق تعالی نی طوفان کو اوپر انکی بہیجا
اسطرحسی کہ سات شبانہ روز باران برسایا اور تاریکی ابر مین متحیر رہی اور پانی خانہای قبطیان مین آیا
اور عورتین اور مرد کہڑی ہوگئی اور لڑکونکو بلند پر ٹہلایا اور جو قبطی کہ گہر مین تہا ڈوب گیا
تہا اور تمام لباس اور تمام طعام خراب ہوا اور اکثر گہر انکی گر پڑی اور کہیتیان انکی تباہ ہوا اور باوجود اسکی
خانہای بنی اسرائیل مین قطرہ آب کا نہ آیا بعد اسکی نزدیک موسی کی آئی اور بوعدہ ایمان موسی سی
استدعا کی کہ اس بلا کو حق تعالی ہمسی دفع کری ہرگاہ بدعای حضرت موسی اوسی

استدعا کی کہ اس بلا کو حق تعالی ہمسی دفع کری ہرگاہ بدعای حضرت موسی اونسی پہلا دفع
ہوی وفا وعدی پر نکی اونہون نی اور کفر پر قائم رہی بعد اسکی حق تعالی نی اونپر ملخ کو
بہیجا تا کہ تمام کہیتی اور فواکہ اور اشجار اونکی کو کہا گئی اور بعد اسکی اونکی گہرون مین آئین اور
لباس وغیرہ اونکی کو کہا لیا اور گہری بنی اسرائیل کی نہ داخل ہوئین مرتبہ دیگر پناہ طرف حضرت
موسی کی لائی اور ساتہہ قسمہای بڑی کی عہد کیا کہ بعد رفع اس بلا کی ہم ایمان لاوینگی
موسی نی دعا کی اور بلا مندفع ہوی ہرگاہ دیکہا اونہون نی کہ کچہہ تہوڑی سی زراعت
باقی رہی کہا اسقدر ہمکو کافی ہی اسپر قناعت کیا چاہئی اور دین اپنی سی نہ پہرا چاہیئی
بعد اسکی حق تعالی نی جونکوا نپر بہیجا کہ ہیچ لباس کی وکہانی اور پینی کی چیزین تہین اور بقیہ غلّات
انکی کو کہا لیا پہر پناہ موسی کی طرف لائی بوعدہ ایمان موسی نی دعا کی وہ بلا اونسی دفع ہوی
اس ہنگام مین کہا اونہون نی کہ اب ہمکو ثابت ہوا کہ تو علم سحر مین کمال مہارت رکہتا ہی بعد اسکی
حق تعالی نی لشکر مینڈک کو انپر بہیجا کہ سب مواضع ان لوگون مین بہر گئی اور تمام کوزی اور دیگ مین اور
کپڑون مین اور کہانی مین بہرنی لگی اور ہرگاہ سوتی تہی تو پشت اور پہلو انکی سی دوڑتی پہرتی
تہی اور بات کہنی مین منہہ اونکی مین داخل ہوتی تہی پہر التجا موسی کی اور بشرط ایمان موسی نی اس بلا کو اونسی
دفع کیا ہرگاہ ایک مہینہ گذرا اور ایمان نہ لائی حق تعالی نی رودنیل کو خون کیا ہرگاہ کوئی بنی اسرائیل
مین سی پیتا تہا پانی ہوتا تہا اور واسطی قبطی کی خون ہوتا تہا بعد اسکی تشنگی سی ہلاکت مین پڑی
بعد اسکی درخت ترکو لاتی تہی اور نچوڑ کر پیتی تہی منہہ اونکی مین جاکر خون ہوجاتا تہا اور ساتہہ روز
اسیطرح گذری آخر الامر تضرع نزدیک موسی کی کرنی لگی اور عہد و میثاق پہر اونہون نی بقسمہای غلیظ کیا اور
موسی نی کہا کہ البتہ اس نوبت ایمان تمکو لانا ہوگا ہرگاہ موسی نی دعا کی اور یہ بلا اونسی دفع ہوئی پہر اپنی عہد و فا نہ کی اور ایمان نہ لائی

وَوٰعَدْنَا مُوسٰى ثَلٰثِينَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ

اور وعدہ دیا ہمنی موسی کو تیس شبانہ روز دیعدہ کی اور تمام کیا ہمنی اوسکو ساتھہ دس روز کے پس تمام ہوا

مِيقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوسٰى لِاَخِيهِ هٰرُونَ

وقت معین رب اوسکی کا چالیس شبانہ روز مین اور کہا موسی نے واسطی بہائی اپنی ہارون کے

اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ ○ وَلَمَّا

خلیفہ ہو تو میرا بیچ قوم میری کی اور درست رکہا قوم کو اور نہ پیروی کر تو راہ مفسدون کی اور جس گاہ

جَاءَ مُوسٰى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ۚ قَالَ

آئی موسی واسطی وقت کے کہ معین کیا تہا ہمنی اور کلام کیا اوس سے رب اوسکی نے کہا موسی نے اے رب میرے دکہلا مجکو تو نظر کرون طرف تیرے کہا خدا نے

لَنْ تَرٰىنِي وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ

نہ دیکہہ سکے گا تو اور لیکن دیکہہ تو طرف پہاڑ کی پس اگر ثابت رہی پہاڑ جگہہ اپنی مین پس قریب ہے

تَرٰىنِي ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوسٰى صَعِقًا ۚ

کہ دیکہی گا تو میری تئین پس جس گاہ ظاہر ہوا امر رب اوسکی کا واسطی جبل کی کیا اوس جبل کو ریزہ ریزہ اور گری موسی در حالت بیہوشی

فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ ○

پس جس گاہ ہوشمین آئی کہا موسی نے پاکی ذکر کرتا ہون تجکو باز گشت کی مینی طرف تیرے اور مین اول ایمان لانے والونسی ہون

قَالَ يٰمُوسٰٓى اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِي وَبِكَلَامِي ۫

کہا خدا نے ای موسی مقرر مین نے برگزیدہ کیا تجکو اوپر لوگون کی ساتھہ پیغامہای اپنی کی اور گفتگو اپنی کی

فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِينَ ○ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِي الْاَلْوَاحِ

پس لی تو اوس چیز کو کہ دیا ہمنی تجکو اور ہو شکر کرنی والون سی اور لکہا ہمنی واسطی اوسکی بیچ لوحون کی

الْأَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ

لوحونکے ہر چیز سے کہ پند تہی اور بیان مفصل تہا واسطی ہر چیز کے

فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا سَأُورِيكُمْ

پس لے تو اونکو ساتھ عزم درست کے اور حکم کر تو قوم اپنی کو کہ لیوین وہ نیکیہا ای الواح کو قریب ہی کہ دیکہلادیکم تمکو

دَارَ الْفَاسِقِينَ ۝ سَأَصْرِفُ عَنْ آيَاتِيَ الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ

سرا ای فاسقون کے قریب ہے کہ پہیرین کی ہم آیات اپنی سی اون لوگونکو کہ سرکشی کرتی ہین

فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَإِنْ يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوا بِهَا وَإِنْ يَرَوْا

بیچ زمین کے ناحق اور دیکہین وہ ہر آیۃ کو نہ ایمان لاوین کی وہ ساتھ اوسکی اور اگر دیکہین

سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا وَإِنْ يَرَوْا سَبِيلَ الْغَيِّ

راہ راست کو نہ لین کی اوسکو واسطی راہ کی اور اگر دیکہین وہ راہ گمراہی کو

يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا

لیتی ہین وہ اوسکو واسطی راہ کی یہہ بسبب اسکی ہی کہ اونہون نی تکذیب کی آیات ہمارا اور تہی وہ اوس سے

غَافِلِينَ ۝ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ حَبِطَتْ

بیخبر اور اون لوگون نی تکذیب کی آیات ہماری کی اور ملاقات آخرت کی باطل ہوئے

أَعْمَالُهُمْ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ ع

عمل ہمارے اونکے نہ جزا دی جاویگی مگر اوس چیز کی کہ تہی وہ عمل کرتی تہی

قولہ وواعدنا موسیٰ الخ منقول ہی کہ موسیٰ نی وعدہ کیا تہا بنی اسرائیل سی کہ بعد ہلاک فرعون کے ایک کتاب نزدیک خدا سی لاؤنگا مین کہ ضروریات احکام تمہاری سب بیان کی گئی

ہووین پس ہرگاہ دریاسی نجات پائی اور فرعونیان غرق ہوئی اوس کتابکو طلب کیا موسی نی خدا سی
اور درخواست اوس کتاب کی کی حکم الٰہی ہوا کہ تیس دن روزہ رکہہ تو اور بعد اسکی کوہ طور پر آتو
کہ تا تجھسی باتین کرین موسی علیہ السلام نی تیس دن روزہ رکہا اور اکتیسوین دن طور پر گئی ہرگاہ بوی دہن
اونکی بجہت روزی کی متغیر ہوئی تہی مکروہ جانا اونہون نی کہ خداسی کچھہ کلام کرین واسطی دفع
بو کی مسواک کی ملائکہ نی کہا کہ ہم تجھسی بو مشک سونگھتی تہی تو نی اوسکو مسواک کرکی دفع کیا
حقتعالی نی فرمایا کہ دس دن اور روزہ رکہو کہ تا وہ رائحہ عود کری وواعدنا اشارہ طرف اسی
ہی قولہ معنی کلمہ کی یہہ ہین کہ سنوایا خدانی کلام اپنی کو موسی کو اور بعضی کہتی ہین کہ ہر سی آواز
آتی تہی اور تبیان مین لکہا ہی کہ ہرگاہ حق تعالی نی چاہا کہ ساتہہ موسی کی کلام کری حکم کیا کہ سات
فرسخ تک گرداگرد طور کی ظلمت ہوجائی ہرگاہ موسی نی قدم اوس ظلمت مین رکہا دونو فرشتی
کہ آدمی کی واسطی معین ہین دور رہوی اور آسمان کو دیکہلایا فرشتونکو دیکہا کہ ہوا مین کہڑے ہوے
ہین اور عرش عظیم معلوم ہوتا ہی بعد اسکی حق تعالی نی اونسی کلام کیا اور ینابیع مین لکہا ہوا ہی کہ
حق تعالی نی چوبیس ہزار کلمی اونسی کہی اور ایک روایت ہی کہ سات لاکہہ اور کشاف مین لکہا ہی کہ
حق تعالی نی چالیس شبانہ روز موسی سی کلام کیا ہرگاہ موسی مناجات سی فارغ ہوئی ستر
شخص کہ اخیار قوم سی ساتہہ اونکی تہی اور بیرون حجاب کہڑی تہی کہا اونہون نی کہ اے موسی
ہمنی سنا کلام کو لیکن نہین معلوم کہ کلام خدا کا تہا یا مخلوق کا ہم ایمان نلاوینگی کہ جب تک
آنکہہ سی نہ دیکہین ہرچند موسی نی انکو کہا کہ دیکہنا حق تعالی کا محالات سی ہی قبول نکیا اور کہتی تہی
کہ تو سوال رویت کا کرتا دیکہین ہم کہ کیا جواب وہان سی ملتا ہی کہا موسی نی کہ پروردگار میری دکہلا تو
مجکو تا نظر کرون مین طرف تیری کہا خدا نی کہ ہرگز نہ دیکہہ سکیگا تو اور لیکن نظر کر طرف کوہ زبیر کی کہ بلندتر کوہون سی ہی پہاڑ اگر ٹہہرا

ثابت رہی اپنی جگہہ پر پس قریب ہے کہ تو دیکہہ سکی کا پس ہر گاہ ظاہر کیا نور اپنی کو واسطی کوہ کی بقدر
سوفار سوزنکی گردانا اوس پہاڑ کو ریزہ ریزہ عین المعانی مین لکہا ہی کہ سہل ساعدسی منقول ہی کہ حق تعالی
نی نور اپنی کو پیچہی ستفا دہزار حجابکی بقدر ایکدرہم کی ظاہر کیا اوسوقت جو دیوانہ کہ روی زمین پر تہا
ہوشمین آیا اور ہر بیمار تندرست ہوا اور عرصہ زمین سرسبز ہوا اور آبہای شور شیرین ہوا اور اصنام
گر پڑی اور آتش کدہ مجوس گل ہو گیا بسبب تجلی اوس نور کی اور تبیان مین لکہا ہی کہ کوہ طور باوجود
اس عظمت کے پارہ پارہ ہوا اور چہہ پہاڑ اوس سے جدا ہوئے تین پہاڑ کہ نام اونکا احد و ورقان و رضوی ہے
مدینہ مین گری اور تین پہاڑ کہ ثور اور ثبیر اور حرا مکہ مین گری اور ربیعہ و داود بیہوشی ز مخشری
سی کہ روز عرفہ کا تہا تا شام روز جمعہ تک رہی اور ستر شخص ہلاک ہوئی بعد اسکی ہر گاہ حضرت موسی
ہوشمین آئی کہا کہ پاکیزگی یاد کرتا ہون تجکو اوس چیز سی کہ لائق اور شایان حضرت تیری کی
نہین ہے اور پاک جانتا ہون تجکو اس بات سی کہ بچشم سر دیکہا جای تو توبہ کی مینی طرف تیری جسر
سوال رویت سے اور مین اول ایمان لانی والا ہا کہ کوئی تجکو دیکہہ نہین سکتا تبیان مین منقول ہے
کہ ہر گاہ طور پر تجلی ہوئی وہ کوہ ریگ روان ہوا اور تا روز قیامت زمین پر چلا جائیگا اور
ہرگز ایک موضع مین قرار نہ لیگا اور وہب منبہ سی روایت ہے کہ ہر گاہ موسی نے سوال رویت کیا
حق تعالی نی ابر کو ساتہہ رعد اور برق کی بہیجا کہ گرد اوس کوہ کی گہیر لیا اور فرشتگان آسمانکو فرمایا
کہ تم جاؤ اور موسی پر اعتراض کرو کہ یہہ جرات کیونکی تونی فرشتی متوجہ موسی کیطرف ہوئی تا اسکہ
گردا گرد کوہ کی چار فرسخ تک گہیر لیا اول فرشتگان آسمان دنیا بصورت گاؤنکی موسی پر ظاہر
ہوئی ساتہہ آواز رعد کی تسبیح اور تہلیل کرتی تہی بعد اسکی فرشتگان آسمان دویم نازل ہوئی مثل
صورت شیرونکی باواز مہیب تسبیح اور تہلیل کرتی تہی موسی خوفناک ہوئی اور اعضا اونکی کانپنی

لگی اور بال بدن پر کہڑی ہو گئی کہا موسی نی کہ بار خدایا اس سوال سی پشیمان ہوا مین مجکو
اس ہولسی نجات دی پیشوائی فرشتون نی کہا ای موسی جلدی تنی جزع اور بیتابی کی صبر کر
ملا زیادہ دیکھی تو اس سی جو شخص کہ سوال کری جسطرحسی کہ تو نی سوال کیا ہی چاہیئ کہ زیادہ
صبر کرنیوالا ہو بعد اسکی فرشتگان آسمان سوم نازل ہوی بصورت کرگسونکی آواز تسبیح و تہلیل کو
بلند کرتی تہی اسطرحسی کہ قریب تہا کہ پہاڑ پاش پاش ہو جائین و شعلہ آتش منہہ اونکی سی باہر آتا تہا
بعد اسکی فرشتگان آسمان چہارم نازل ہوئی ساتہہ خلقت عجیب و غریب کی کہ کسی حیوان سی مشابہ
نہ تہی اور رنگ اونکا مثل رنگ آتش کی تہا اور آواز تسبیح او تہلیل اونکی کی زیادہ تر فرشتگان
آسمان سوم سی تہی بعد اسکی فرشتگان آسمان پنجم نازل ہوی اسی ہیبت سی کہ موسی کو طاقت دیکہنی کی
نرہی لرزہ عظیم اونکی بدن پر ہوا رونی لگی پیشوای ان فرشتون نی کہا کہ ٹہری ہو کہ شکل اسی دیکہنی
کی کہ طاقت دیکہنی نہ لاؤگی فرشتگان آسمان ششم نازل ہوی کہ ہر ایک کی ہاتہہ مین ایک درخت آتشکا
تہا مثل درخت خرما کی و ربوشناک اونکی آگ تہی اور سب باواز بلند او صورت مہیب تسبیح اور تہلیل کہتی
تہی او تسبیح اونکی یہہ تہی کہ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْعِزَّةِ اَبَدًا لَا یَمُوتُ موسی نی بیتاب
ہو کر عرض کی بار خدایا پسر عمران کی نگہبانی کر کہ مشرف بموت ہوا ہی اگر اس جگہہ سی جاؤن
تو جل جاؤن اور اگر رہون مین تو مر جاؤن پیشوائی فرشتگان آسمان ششم آگی آیا اور کہا کہ ای
موسی جلدی نکر کہ اس سی عجیب تر دیکہیگا تو پس حق تعالی نی فرشتگان آسمان ہفتم کو حکم کیا کہ حجاب
کو اوٹہا لو اور تہوڑا نور عرش موسی کو دکہلاؤ ہر گاہ وہ نور ظاہر ہوا پہاڑ ریزہ ریزہ ہوا اور
عظمت و ہیبت اوسکی سی جو پتہر اور درخت کہ گرد اوس کوہ کی تہا مثل غبار کی ہو گیا حضرت
موسی گر پڑی و بیہوش ہوئی حق تعالی نی اوس سنگ کو کہ موسی او پر اوسکی تہی بلند کیا تا موسی

موسی صاعقہ سی جل نہ جاوین بعد اسکی آتش عظیم آسمان سی نازل ہوئی اور ان ستر لوگون کو
جلا دیا اور لطف اور کرم الہی شامل حال موسی کی ہوا اور ہوش مین آئی اور واسطے تبرک اس سند رب کے
توبہ کی اور فرمایا کہ کیا بزرگواری ہی تجکو اور فرشتی تیری کو تو رب الارباب ہے اور مالک الملوک ہے
نہین برابری کر سکتی تجسی کوئی چیز اور نہین مقابلہ کر سکتی تجسی کوئی چیز پروردگار میری توبہ کی
مینی طرف تیری اور جمیع حمد ثابت ہی واسطی تیری کہ نہین شریک ہی واسطے تیری ای پروردگار
عالم کی توضیح مخفی اور پوشیدہ نہ رہے اہل سنت متفق ہوی ہین اسپر کہ ہم حق تعالی کو بچشم سر دیکھین گی
سوائی مشرکونکی اور دلیل عقلی انکی اسپر کہ کمال نزدیک ابو الحسن اشعری اور قاضی ابوبکر کی اسطور ہے
اور متین یہہ ہی ہیا اعراض اور جوہر کو بچشم سر دیکھتی ہین کہ جاہی کہ مابہ الرویۃ مشترک ہو دونون مین اور وہ
نہین ہے مگر وجود واون دونونکا پس جو چیز کہ وجود مین ہوگی دیکھی جاوی گی اور ہرگاہ کہ حق تعالی اتم اور
اکمل موجودات کا ہے دیکھنا اوسکا بطریق اولی ہوگا اور اعتراضات اس دلیل پر کتب امامیہ مین مشروحا
اور مفصلا بیان ہوے ہین خصوصا کتاب عماد الاسلام مین کہ مصنفات جناب علیین مکان والد ماجد سی ہے کتاب
نہایۃ العقول مین کہ مصنفات فخر الدین رازی سے ہی اور قرینہ بطلان اس دلیل کا یہہ ہی کہ بعضی کاملین
اہل سنت سی کہ جواب اعتراضات امامیہ کا نہین ہو سکتا ہی مثل علامہ سید شریف کی اور فخر الدین رازی
نی کتاب مذکور مین اسطرحسی لکہا ہے کہ ترجمہ اوسکا یہہ ہی ظاہر ہوا واسطے تیری مجموع اوس چیز کہ
ذکر کیا ہمنی کہ ادلہ عقلی اس مسئلہ مین قوی نہین ہین اور جان لو کہ تحقیق اس مسئلہ مین یہہ ہے کہ اختلاف
اسمین نزاع لفظی سی قریب ہے کہ مین بیان اسکا کرونگا انتہی کلامہ اور ہرگاہ اعتراضات امامیہ کا ذکر
کرنا باعث طول کا ہی اعراض کیا گیا لیکن پر داس دلیل مین کہ نہایت قریب بفہم عوام ہے اور خاطر فاتر مین
خطور کی ہی وہ یہہ ہے کہ اگر وزیر بہلول دانا کو دزخانہ ابو حنیفہ پر گذر ہوا استاد اونہون نے کہ تلامذہ اپنی سے

کہتا ہی کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کہتی ہین تین چیزونکو کہ مین پسند اوسکو نہین کرتا ہون اول
یہہ ہی کہ حق تعالی کو نہین دیکہہ سکتی ہین کسطرحسی اسکی قائل ہوئی ہین اسواسطی کہ جو چیز موجود ہووے
اوسکا دیکہنا ممکن ہی دوسرے کہتی ہین کہ شیطان آگ سی عذاب کیا جائیگا کسطرحسی ممکن ہی کہ جو
چیز آگ سی ہووہ آگ سی عذاب کی جائی اور تیسری کہتی ہین کہ بندہ فاعل فعل اپنی کا ہی حال آنکہ نص
خلاف اسکی پر وارد ہین ہرکاہ یہہ سخن تمام ہوا بہلول نی ایک ڈہیلا زمین سی لیکر ابو حنیفہ کو مارا اور
بہاگی اتفاقا وہ ڈہیلا پیشانی ابو حنیفہ پر لگا ابو حنیفہ ساتہہ تلامذہ اپنی کی عقب اونکی دوڑے اور انکو
گرفتار کیا اور ہرکاہ وہ داماد خلیفہ تہی اندیشہ کی لاچار اونکو خدمت خلیفہ مین لائے اور شکایت اونکی
کی بہلول نے ابو حنیفہ سی پوچہا کہ مجہسی کیا ستم تجکو پہنچا ہے ابو حنیفہ نی کہا کہ تمنی ڈہیلا میری پیشانی پر مارا ہے
سر میرا اور درد کرتا ہی بہلول نی کہا کہ درد مجکو دکہلا دے کہان ہے ابو حنیفہ نی کہا درد کیون کر دکہلا سکتے
ہین بہلول نی کہا پس تم کیون اعتراض امام جعفر صادق علیہ السلام پر کرتی ہی اور کہتی تہی کہ کیا
معنی کہ خدا تعالی موجود ہوا اور نہ دیکہہ سکین اور مدعا دعوا ایذا پہنچنی ڈہیلی سی کا ہے تو اسواسطی کہ
بنابر قول تیری کی خاک سی خاک کو ایذا نہ پہنچی مثل اسکی کی کہ کہا تونی کہ شیطان آگ سی ہی ایذا نہ پہنچی
گی اور تیسری تو قائل ہی کہ بندہ کام اپنا آپ نہین کرتا ہی بلکہ خدا کروا تا ہے پس چاہیے کہ عوض ڈہیلا
مارنی کا خدا سے لو مجہی کیون گرفتار کیا ہی آخر الامر ابو حنیفہ خجل ہوکر اور اٹھ کہڑا ہوا مجلس سے اور ہرگاہ
کہ حال دلیل عقلی اہل سنت کا تجہیز تجکو بہی ظاہر ہوا اب دلیل نقلی اونکی رویت حق تعالی پر سنا
چاہیے چنانچہ وہ کہتی ہین کہ دلیل نقلی رویت حق تعالی پر یہہ آئی ہے اور تقریر اونکی یہہ ہی کہ اگر رویت
خدا جائز نہوتی حضرت موسی علی نبینا علیہ السلام جناب باری سے سوال نکرتی اور سوال کرنا
اونکا قول حق تعالی کی معلوم ہوتا ہے رب ارنی کیف انظر الیک قال لن ترانی ولکن

لکن انظر الی الجبل فان استقر مکانہ فسوف ترانی فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا وخر موسی صعقا فلما افاق قال سبحانک تبت الیک وانا اول المؤمنین بیان وجہ دلالت یہہ ہی کہ آیا حضرت موسی علی نبینا علیہ السلام عدم جواز روئیت حق سی آگاہ تہی یا نہ بر تقدیر ثانی جہل لازم آتا ہی اور یہہ شان نبی کلیم نہین اور یہی استدلال اس آیت سی بطور دیگر کرتی ہین وہ یہہ ہی کہ حق تعالی نی روئیت اپنی کو معلق باستقرار جبل کیا ہی اور فی نفسہ ممکن ہی اور جو چیز کہ معلق ممکن پر ہو وہ بہی ممکن ہوتی ہی اور جواب دلیل اول سی بچند وجہ ہی وجہ اول یہہ ہی کہ موسی نی از خود سوال نہین کیا ہی بلکہ از باعث اصرار قوم سوال کیا تہا چنانچہ قرینہ دال اسپر قول حق تعالی کا واذ قلتم یا موسی لن نؤمن لک حتی نری اللہ جہرۃ فاخذتکم الصاعقۃ وانتم تنظرون یعنی وقتیکہ کہا تمنی ای موسی ہرگز ایمان نہ لاوینگی ہم واسطی تیری تا انیکہ دیکہین ہم خدا کو ظاہر مین پس لیا انکو صاعقہ نی حال آنکہ تم دیکہتی تہی اور قول حقتعالی کا واختار موسی قومہ سبعین رجلا لمیقاتنا فلما اخذتہم الرجفۃ قال رب لو شئت اہلکتہم من قبل وایای اتہلکنا بما فعل السفہاء منا اور قول حقتعالی ہی فقد سألوا موسی اکبر من ذلک فقالوا ارنا اللہ جہرۃ اور ترجمہ آیہ متوسط کا ضرور نہین کہ اسمقام مین ذکر ہوا ہی لہذا بیان نہ کیا اور ترجمہ آیہ آخر کا یہہ ہی پس تحقیق کہ سوال کیا انہون نی موسی سی زیادہ تر اس سی پس کہا انہون نی کہ دکہلا تو ہمکو خدا کو ظاہر مین فی الواقع یہہ جواب کمال متین اور درست ہی ابو الفتوح رازی نی تفسیر اپنی مین لکہا ہی ذیل قول حقتعالی مین ولن نؤمن لک الآیہ اسطرح سی لکہا ہی کہ یہہ دلیل ہی اوپر بطلان قول انکی کہ کہتی ہین کہ سوال موسی نی روئیت کا کیا تہا اسواسطی کہ حق تعالی نی تصریح کی کہ سوال کیا قوم موسی نی

اسواسطی صاعقہ آسمان سی قوم پر گرا اور موسی علیہ السلام سالم رہی اگر موسی نی اوسکی درخواست
کی ہوتی تو چاہیی تہا اول صاعقہ موسی پر گرتا اور یہی سو واسطی کہ حق تعالی نی آیہ دیگر مین سطر حسی
فرمایا ہی یسئلک اہل الکتاب ان تنزل علیہم کتابا من السماء فقد سئلوا موسی
اکبر من ذلک فقالوا ارنا اللہ جہرۃ اور یہی موسی سطر حسی کہتی ہین اتہلکنا بما فعل السفہاء
منا سبحان اللہ اگر ایک جماعت جہلہ بنی اسرائیل نی بکمال آرزو سی خواہش رویت حق تعالی
کی کی تو نصیب انکی صاعقہ ہوا اور نصیب موسی بسبب اوس صحبت کی بیہوشی اور نصیب کوہ کہ جای قدم
اونکا تہا پارہ پارہ ہوا نہین جانتا مین کہ نصیب اوس شخص کی کیا ہوگا کہ جو صمیم قلب سی اعتقاد رکہتی
ہین کہ خداتعالی کو ظاہر مین دیکہہ سکتی مثل دیکہنی اجسام و الوان کی انتہی کلامہ اور وجہ دوم از جملہ
اجوبہ دلیل اول یہہ ہی امکان کہتا ہی کہ موسی نی از خود سوال کیا ہوا گرچہ علم استحالہ رویت حق از
وجہ دلیل عقل موسی کو حاصل تہا لیکن موسی نی واسطی تقویت عقل کی درخواست کیا ہو تا معلوم ہو سمع
سی بہی استحالہ رویت ثابت ہوتا ہی اور نظیر اسکا قول ابراہیم علیہ السلام ہی رب ارنی کیف
تحیی الموتی قال اولم تؤمن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی اور وجہ سوم یہہ ہی کہ بنا بر
مسلک اہل سنت کی بہی لازم آتا ہی کہ علم بما یجوز علیہ و بما لا یجوز علیہ حاصل نہ تہا اسواسطی کہ موسی نی
طلب رویت حق کی دار دنیا مین آیا علم انکو حاصل نہ تہا کہ رویت اوسکی آخرت مین ممکن ہی اور دار
دنیا مین نہین ممکن اور جواب دلیل دوم سی یہہ ہی کہ استقرار جبل کو فی نفسہ ممکن ہی لیکن ممتنع ہونا اس کا
نظر بغیر ہی اور وہ یہہ ہی کہ امتناع استقرار جبل لن ترانی سی معلوم ہوتا ہی اور علم ازلی حقتعالی کا
تہا کہ یہہ جبل مندک ہوگا اور علی ہذا القیاس ارادہ حق تعالی کا ازل سی متعلق تہا کہ اس کوہ کو پاش پاش
کرنیکی ہم اور دلیل عقلی قطعی امامیہ کی عدم جواز رویت حق تعالی پر یہہ ہی کہ رویت کو جسم ہونا اور مکان ہونا لازم

ہی اور اسکو بدلائل قاطعہ ثابت کیا ہی کہ جسم ہونا حق تعالیٰ کا اور مکانی ہونا اوس کا محالات سے ہی اور دلیل نقلی اوس کی
عدم رویت حق پر یہ ہی کہ حقتعالیٰ فرماتا ہی لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ نہیں دریافت کرتی ہیں اوسکو آنکھیں

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَىٰ مِن بَعْدِهِ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهُ خُوَارٌ
اور لیا قوم موسیٰ نے پس از جانی موسیٰ کی زیور ہا اونکی سی گوسالہ کو محض جسم تہا واسطی اوسکی ایک آواز

أَلَمْ يَرَوْا أَنَّهُ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيهِمْ سَبِيلًا اتَّخَذُوهُ وَكَانُوا
آیا نہیں دیکھتی وہ بدرستیکہ وہ گوسالہ نہیں کلام کرتا اونسی اور نہیں دکھلاتا اونکو کسی راہ کو لیا تہا اوسکو واسطی خدائی کی اور تہی

ظَالِمِينَ ۝ وَلَمَّا سُقِطَ فِي أَيْدِيهِمْ وَرَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوا
ظلم کرنیوالی اور جب کہ ڈالا گیا بیچ ہاتہوں اونکی کی اور دیکھا اونہوں نی تحقیق کہ وہ گمراہ ہو

قَالُوا لَئِن لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝
کہا اونہوں نی ہر آئینہ اگر نہ رحم کری ہمکو پروردگار ہمارا اور نہ بخشی ہمکو ہر آئینہ ہونگی ہم زیان کاروں سی

وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا
اور جب کہ پہری موسیٰ طرف قوم اپنی کی درحالیکہ خشمناک تہی اور غمگین تہی کہا موسیٰ نی بری ہی وہ چیز

خَلَفْتُمُونِي مِن بَعْدِي أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ وَأَلْقَى الْأَلْوَاحَ
کہ خلاف کیا تمنی میری پس جانی میری کیا جلدی کی تمنی حکم رب اپنی سے اور پہینکا لوحوں کو اور

وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُ إِلَيْهِ قَالَ ابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي
پکڑا سر بہائی اپنی کا کہ کہینچتی تہی اونکو طرف اپنی کی کہا ہارون نی ای بیٹی ماں میری کی درستیکہ قوم نی ناتوان جانا میری

وَكَادُوا يَقْتُلُونَنِي فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْأَعْدَاءَ وَلَا تَجْعَلْنِي
اور نزدیک تہا کہ وہ قتل کریں مجہکو پس نہ خوش کر ساتہ میری دشمنوں کو اور نہ کردان تو مجہکو

مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِ

ساتھ گروہ ظالمون کے کہا موسی نی ای پروردگار میری بخش مجکو اور بھائی میری کو اور داخل کر ہمکو

فِيْ رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ

بیچ بخشش اپنی کی اور تو بہترین بخشنی والونکا ہی بدرستیکہ اون لوگون نے لیا گوسالہ کو

سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَ

قریب ہے کہ پہنچی کا اونکو غضب جانب رب اونکی سی اور خواری بیچ زندگانی دنیا کے

الْمُفْتَرِيْنَ ○ وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا ا

افترا کرنی ہم جزا دیتی ہین دروغگویون کو اور وہ لوگ کہ کیا اونہون نی

بَكَ مِنْ بَعْدِهَا

پس توبہ کیا اونہون نی بعد اوس کی اور ایمان لائی بدرستیکہ پروردگار تیرا پس اوس توبہ کی بخشنی والا مہربان ہی

وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۚ وَفِيْ نُسْخَتِهَا

اور جس وقت کم ہوا موسی سی غضب لی لیا لوحون کو اور بیچ تحریر اوسکی کی

هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ○ وَاخْتَارَ

ہدایت اور بخشش تھی واسطی اون لوگونکی کہ وہ واسطی پروردگار اپنی کی خوف کرتی تھی اور اختیار کیا موسی نی

قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْ

قوم اپنی سی ستر آدمیونکو واسطی وقت معین کی پس جب پکڑا اونکو صاعقہ نی

قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ۭ اَ

موسی نی ای رب میری اگر چاہتا تو ہلاک کرتا اونکو آگی اس سی اور مجکو بھی کیا ہلاک کرتا ہی ہمکو

أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ

کیا ہلاک کرتا ہے ہمکو بسبب اوس چیز کی کہ کیا احمقوں نے ہمسے نہیں ہے وہ مگر امتحان تیرا گمراہ کرے تو

بِهَا مَنْ تَشَاءُ وَتَهْدِي مَنْ تَشَاءُ أَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا

بسبب اوسکی جس شخص کو کہ چاہے تو اور راہ دکھلاوے جس شخص کو چاہے تو صاحب ہمارا ہے پس بخش تو ہمکو اور مہربانی کر

وَأَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ ۝ وَاكْتُبْ لَنَا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً

اور تو بہت بخشنے والوں کا ہے اور لکھ تو واسطے ہمارے بیچ اس دنیا کے نیکی کو

وَفِي الْآخِرَةِ إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ قَالَ عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ

اور بیچ آخرت کے بھی درستیکہ ہم نے رجوع کی طرف تیری کہا خدا نے عذاب میرا ہے کہ پہنچاتا ہوں میں اوسکو جس شخص کو چاہتا ہوں اور رحمت میری کشادہ ہے

كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ

ہر شے کو پس ابھی ہے کہ لازم کرونگا رحمت کو واسطے اون لوگوں کے کہ پرہیزگاری کرتے ہیں اور دیتے ہیں زکوۃ کو اور واسطے اون لوگوں کے کہ وہ ساتھ آیتوں ہماری کے ایمان لاتے ہیں

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا

ایسے وہ کہ پیروی کرتے ہیں رسول کی کہ نبی ہے اور نہیں پڑھا لکھا ہے ایسا وہ کہ پاتے ہیں نام اوسکے کو لکھا ہوا

عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ

نزدیک اپنے بیچ توریت کے اور انجیل کے کہ حکم کرتا ہے اونکو ساتھ نیکی کی اور منع کرتا ہے اونکو

عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ

کاموں ناشائستہ سے اور حلال کیا واسطے اونکے پاکیزہ چیزوں کو اور حرام کیا اوپر اونکے چیزوں گندی کو

وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ

اور تخفیف کی اونسے بوجھ اونکا اور طوقہاے اونکی کو ایسے طوق کہ تھے اوپر اونکے

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ

پس وہ لوگ کہ ایمان لائی ساتھہ اوس امی کی اور تعظیم کی انہون نی اوسکی اور مدد کی انہون نی اوسکی اور پیروی کی انہون نی نور کی

الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

ایسا نور کہ نازل کیا تہا ساتہہ اوسکی یہہ گروہ وہی رستگاران ہین

قولہ خوار منقول ہی کہ بنی اسرائیل ایک شب مصر سی باہر آئی اور جہت اسکی کہ قوم
فرعون کو ہماری حال سی خبر نہو بہانہ کیا کہ ہماری یہان شادی در پیش ہی ہم جاتی ہین
اور ہر ایک نی قوم فرعون سی کچھ زیور عاریت لیا اور بعد از غرق ہونی قوم فرعون کی وہ زیور
انکی ہاتھ مین رہا تہا ہرگاہ موسی طور پر گئی سامری نی اون زیورونکو بنی اسرائیل سی لیا اور
وہ زرگر کامل تہا بشکل گوسالہ اوس زیور سی اون نی طیار کیا اور کچھ خاک زیر قدم جبرئیل
کی وقت غرق قوم فرعون کی اوٹہا رکھی تہی قالب گوسالہ مین ڈالی فی الحال اوس گوسالہ
سی آواز آنی لگی اور بنی اسرائیل نی کہ اوس آواز کو سنا اکثر اونکی سجدہ کرنی لگی اور تفصیل اس
حکایت کی سورہ طہ مین مذکور ہوگی قولہ ثم تابوا الآیہ منقول ہی کہ ہرگاہ گوسالہ پرستون
نے توبہ کی اور کردار اپنی سی پشیمان ہوی اور نزدیک موسی کی آئے
اور اون سی طلب استغفار کی خطاب آیا کہ قبول توبہ انکا یہہ ہی کہ ایک
دوسری کو قتل کری پس انہون نی بمجرد حکم کی مقاتلہ شروع کیا اور ایک
سیاہی پیدا ہوئی کہ تا شفقت اور مرحمت مانع کارزار نہو اور ہرگاہ ہوا
روشن ہوئی ستر ہزار مرد مقتول ہو چکی تہی موسی کو انپر رحم آیا اور طلب
بخشش کی انکی واسطی حق تعالی سے تقصیر انکی سی درگذرا قولہ اولئک

منہا فلہن

کعب الاحبار سی مروی ہی کہ توریت مین مذکور ہی کہ قریب ہے کہ پیغمبر آوی کا
کہ بشارت دینی والا ہوگا اور خوف دلانی والا ہوگا دوزخ سی اور نگہبان اہل ایمان
کا ہوگا اور درشت رو اور بدخو نہوگا اور گنہگارون سی عفو کریگا اور ہم اونکو
اپنی جوار مین رکھین گی تا کجی دین کو اوس سی راست کرین اور دلہای بستہ کو کھولین
ہم اور چشمہائی نابینا کو اونسی بینا کرین اور گوشہای کر کو شنوا کرین مولد اوس کا مکہ
ہوگا اور ہجرت اوسکی مدینہ کو ہوگی اور امت اوسکے سب اہل حمد اور شکر سی ہوے
اور باوضو رہینگی اور جامہ ساق سی اوٹھالینگی تا پاکیزہ رہی اور نجس نہو
اور ملاحظہ آفتاب کا واسطی ادای نماز کی کرینگی اور جس جگہہ کہ وقت نماز پہنچیگا
مشغول نماز ہونگی اور نماز مین صف باندہینگی مثل صف قتال کی اور وہ فرزندان
اسمعیل سی ہونگی اور پیرو دین ابراہیم کی اور عربی زبان ہوگی اور اطراف اپنی کو
غسل اور مسح کرینگی اور آنکھون مین اوسکے سرخی ہوگی اور درمیان
دو نو شانون اونکی کی مہر ہوگی اور میانہ قد ہونگی اور حلیم ہینگی اور تہوڑی
چیز پر قناعت کرینگی اور دراز گوش پر سوار ہونگی اور بازار مین جائینگے
اور خدا و ند حرب و غارت ہونگی اور صاحب شمشیر ہونگی اور کسی سی خوف نکرینگی
اور اگر ہمراہ قوم نوح ہوتی تو ہلاک نہ ہوتی اور اگر درمیان عاد کی ہوتی تو
مستاصل نہ ہوتی اور اگر ہمراہ ثمود کی ہوتی ساتہہ صیحہ کی گرفتار نہوتی اور
اُمی ہونگی اور شدت اور راحت مین شاکر ہونگی فرشتی مصاحب اونکی ہونگی اور قوم اپنی سے

اور بہت سا کہینچین گے اور مدینہ مین مقاتلہ بہت سا درمیان انکی ہوگا اور آخر الامر یہہ سب پر
غالب ہونگی اور اصحاب اوسکی موتکی خواہان ہونگی اور امر معروف و نہی از منکر ہوگا اور خاتم پیران
ہونگی **تکملہ** رکوع نہم در سپارہ نہم قولہ تعالیٰ النور الذی انزل معہ سترہ حرف بین بینات اوسکی
سات سے جو تین معرّی ہین نکلی وس سی یہہ عبارت ہو علی ابن ابیطالب والائمۃ جمیعاً

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي

کہہ تو ای محمد ای گروہ مردمان بدرستیکہ مین بہیجا ہوا خدا کا ہون طرف تم سب کے ایسا وہ خدا کہ

لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ

واسطی اوسکی بادشاہی آسمانون کی ہی اور زمین کے نہین ہی کوئی خدا مگر وہی ای برحق

يُحْيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ

زندہ کرتا ہی اور مارتا ہے پس ایمان لاؤ تم ساتہہ خدا کی اور رسول اوسکی کی ایسا کہ نبی امی ہی

الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ

کہ وہ ایمان لایا ہی ساتہہ خدا کی اور کلمات بہیجی ہوئی اوسکی کی اور پیروی کرو تم اوسکے شاید کہ تم

تَهْتَدُونَ ۝ وَمِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ

ہدایت پاؤ تم اور قوم موسی سی ایک گروہ ہین کہ ہدایت کرتی ہین ساتہہ حق کی

وَبِهِ يَعْدِلُونَ ۝ وَقَطَّعْنَاهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ

اور ساتہہ حق کی عدل کرتی ہین اور جدا جدا کئی ہمنی اون سی بارہ

أَسْبَاطًا أُمَمًا وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ إِذِ اسْتَسْقَاهُ

اولاد فرزندان یعقوب کو چند گروہ اور وحی کی ہمنی طرف موسے کی وقتیکہ طلب پانی کی کی موسی سے

اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ

وقتیکہ طلب پانی کی کی موسی سی قوم اوسکی نی یہہ کہ مار تو عصا اپنی کو ساتہہ پتہر کی پس نکلی

مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۭ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ

اوس سی بارہ چشمی تحقیق کہ جانا ہر ایک آدمی نی جگہہ پینی پانی کو اور سایہ کیا ہمنی اوپر اونکی

الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۭ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ

بدلی کو اور نازل کیا ہمنی اوپر اونکی ترنجبین کو اور مرغ ابہلیکو کہاؤ تم پاکیزہ

مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ○

اون چیزون سی کہ روزی دی ہمنی تمکو اور نہین ستم کیا اونہون نی ہمپر اور لیکن تہی وہ اوپر نفسون اپنی ظلم کرتی ہی

وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ

اور جسوقت کہ کہا گیا واسطی اونکی رہو تم اس دیہہ مین اور کہاؤ تم اوس سی جس جگہہ کہ چاہو تم

وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ۭ

اور کہو تم کلمہ استغفار کو اور داخل ہو تم دروازیمین درحالیکہ سجدہ کرنی والی ہو تاکہ بخشین واسطی تمہاری گناہ تمہاری کو

سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ○ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ

قریب ہی کہ زیادہ کرین ہم جزا نیکونکی پس بدل کیا اون لوگون نی ظلم کیا اونہین بنی اسرائیل سی اوس قول کو غیر اوسکا تہا

الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۗءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ

ایسا کہ کہا گیا واسطی اونکی پس بہیجا ہمنی اوپر اونکی عذاب کو آسمان سی ساتہہ اوس چیز کی کہ وی ظلم کرتی

قولہٗ یعدلون مراد اس سی وہ جماعت کہ زمان موسی مین ثابت اور راسخ ایمان پر رہی اور

بعضی کہتی ہین کہ مراد مومنین اہل کتاب ہین مثل عبد اللہ بن سلام اور صحاب اوسکی کی اور

ع ١

قال الملک

مشہور یہہ ہی کہ بعد وفات حضرت موسی کی اور فوت ہونی خلیفہ اونکی یوشع کی ہرج و مرج
بنی اسرائیل مین ظاہر ہوا اور بکفر اور بقتل انبیا اور انواع معاصی کی مشغول ہوئی ایک گروہ
نی اونمین سی بہ نیاز تمام حضرت ملک علام سی درخواست کی کہ ہم مین اور اس قوم مین جدائی
پڑی حق تعالی نی ایک راہ انکی واسطی کشادہ کی کیہہ کردہ اوس راہ مین اونی ایک
نیم سال اوس راہ مین چلی گئی تا بجدیکہ پس زمین کلاب و ریاحین مین پہونچی اور اوس
مقام پر گہر بنائی اور سکونت اختیار کی اور پیغمبر نی ہماری انکو شب معراج دیکہا اور ایک سورہ
قرآن اونپر پڑہا بمجرد سننی کی ایمان لائی اور تا حال ذریت اونکی وہان مسلمان ہین اور
طرف قبلہ ہماری کی نماز پڑہتی ہین اور زکوۃ مال دیتی ہین اور نماز جمعہ پڑہتی ہین اور سوائی اسکی
کوئی تکلیف اونکو نہین پہونچی اور یہہ آیہ صفت مین اونکی نازل ہی اور حضرت امام محمد باقر
صلوات اللہ علیہ سی مروی ہی یہہ قوم پس زمین کلاب و ریاحین مین ہین درمیان انکی
اور اہل کلاب ریاحین کی ایک وادی ہی ریگ سی جب سی کہ دعوت پیغمبر ہماری کی پہونچی
ہی خلاف اوسکی نہین کیا ہی اور ہر ایک شخص اونمین سی استغفار کہتا ہی شبکو منہ برستا ہی
اور دنکو دہوپ رہتی ہی اور محصول زراعت تمام اراضی سی زیادہ حاصل ہوتا ہی اور
مروی ہی کہ ذوالقرنین انکو دیکہتا تہا **قولہ اسباطا اُمما** کہا ہی ازہری نی کہ سبط فرقہ کو کہتی ہین
اسواسطی تثنیہ اور تانیث اور جمع نہین ہی اور کبہی جمع اسکی واسطی ہوتی ہی پس کہا جاتا ہی
کہ اسباط اور کلام عرب مین مخصوص اولاد کو کہتی ہین زجاج نی کہا ہی کہ بعضی قایل ہوئی
ہین کہ سبط اوس قرنکو کہتی ہین کہ بعد ایک قرنکی ہوا اور صحیح یہہ ہی کہ اسباط فرزندان
اسحاق مین بمنزلہ قبایل کی ہین بیچ فرزندان اسمعیل کی پس فرزندان ہر فرزند کی اولاد

اولاد یعقوب سے سبط ہیں اور فرزندان فرزند کی ولاد اسمعیل سی قبیل ہیں اور وجہ نام کہنی نکی کی ساتھہ اسباط اور نام کہنا انکا

ساتھہ قبائل کی واسطی تفرقہ کرنی کی ہی درمیان اولاد اسمعیل اور اولاد اسحاق ہیں قولہ تعالیٰ واوحینا الی موسیٰ وحی کی ہم نی طرف

موسی کی جسوقت کہ پانی چاہا قوم اوسکی نی مار تو عصا سی پتھر کو مروی ہی کہ بنی اسرائیل جب وادی تیہ میں پیاسی ہوئی وحی کی خدا نے

طرف موسی کی پس موسی نی پتھر کو طور سی نکالا اور اوسپر عصا مارا پارہ چشمی اوسکی ہر بھی کی جاری ہوئی بارہ سبطین نی اپنی کہا تو سبھی پانی پیا

وَاسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِىْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ اِذْ يَعْدُوْنَ

اور سوال کر تو اوس بستی ایسی وہ کہ تھا نزدیک دریا کی وقتیکہ تجاوز کیا اونہوں نی امر الٰہی سی

فِى السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ

بیچ روز شنبہ کی وقتیکہ آتین اونکو مچھلیان اونکی بیچ روز شنبہ کی درحالیکہ اوپر آتین تھین اور اوس روز

لَا يَسْبِتُوْنَ لَا تَاْتِيْهِمْ كَذٰلِكَ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ

کہ نہ عمل شنبہ کرتی تھی نہ آتی تھین اونکو مچھلیان اسیطرح سی آزماتی تھی ہم اونکو سبب اوس چیز کی کہ تھی کرتا فرمانی کرتی

وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَانِ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ

اور وقتیکہ کہا ایک گروہ نی اونہین اہل دہ سی کیون پند دیتی ہو تم اوس گروہ کو کہ خدا ہلاک کرنی والا ہے اونکو یا عذاب کرنی والا اونکا

عَذَابًا شَدِيْدًا قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۞ فَلَمَّا

ساتھہ عذاب سخت کی کہا اونہونے کہ پند دینا ہمارا واسطی عذر ورہونی کی ہی طرف رب تمہارے کی اور شاید کہ وہ ڈرین خدا سے پس ہر گاہ کہ

نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا

فراموش کیا اونہونے اوس چیز کو کہ پند دیا گیا تھا ساتھہ اوسکی نجات دی ہمنی اون لوگونکو کہ منع کرتی تھے بدی سی اور لیا ہمنی

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍ بَئِيْسٍ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۞ فَلَمَّا عَتَوْا

اون لوگونکو کہ ظلم کیا اونہون نی ساتھہ عذاب شدید کی سبب اوس چیز کی کہ تھی نافرمانی کرتی تھی پس ہر گاہ کہ سرکشی کی اونہون

عَنْ مَا نُهُوا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ○ وَإِذْ تَأَذَّنَ

اوس چیز سی کہ منع کئی گئی تہی اوس سی کہا ہمنی واسطی اونکی کہ ہو تم بندر ذلیل حالانکہ دور ہوئی رحمت الہی سی اور جبکہ آگاہ کیا

رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ يَسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ

تیری نی ہر آئینہ برانگیختہ کریگا اوپر یہودیکی روز قیامت اوس شخص کو کہ چکہا دیگا اونکو سخت ترین عذاب کو

إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ○ وَقَطَّعْنَا

بدرستیکی رب تیرا ہر آئینہ جلد کرنی والا عذاب کا ہی اور بدرستیکی وہ خدا ہر آئینہ بخشنی والا مہربان ہی اور پراگندہ کیا ہمنی

هُمْ فِي الْأَرْضِ أُمَمًا مِنْهُمُ الصَّالِحُونَ وَمِنْهُمْ دُونَ ذَٰلِكَ وَ

اونکو بیچ زمین کی گروہ گروہ ایک قسم اونمین سی نیک ہین اور ایک قسم اونمین سی ایسی نہین ہین اور

بَلَوْنَاهُمْ بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ○ فَخَلَفَ مِنْ

آزمایا ہمنی اونکو ساتہہ نیکیونکی اور بدیون کی شاید کہ وہ رجوع کرین طرف خدا کے پس پیچہی آئی

بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرِثُوا الْكِتَابَ يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَٰذَا الْأَدْنَىٰ وَ

بعد اونہین صالحون کی پیچہی آنی والی کہ وارث ہوئی توریت کے لیتی ہین وہ متاع اس دنیا دنی کی اور

يَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا وَإِنْ يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِثْلُهُ يَأْخُذُوهُ أَلَمْ يُؤْخَذْ

کہتی ہین وہ قریب ہی بخشا جایگا واسطی ہماری اور اگر آوی اونکو متاع مانند اوسکی کی لیتی ہین اونکو آیا نہین لیا گیا

عَلَيْهِمْ مِيثَاقُ الْكِتَابِ أَنْ لَا يَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوا

اوپر اونکی عہد بیچ توریت کی یہہ کہ نہ کہین وہ اوپر خدا کی مگر حق کو اور پڑہا اونہون نی اوس چیز کو

مَا فِيهِ وَالدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ وَالَّذِينَ

کہ بیچ اوسکی ہی اور سرای آخرت بہتر ہی واسطی اون لوگونکی کہ خوف کرتی ہین آیا پس نہین سمجہتی ہین اور وہ لوگ

وَالَّذِينَ يُمَسِّكُونَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ

اور وہ لوگ کہ تمسک کرتی ہین ساتھ کتاب کی اور برپا رکھتی ہین نماز کو بدرستی ہم نہین ضایع کرتی ہین اجر

الْمُصْلِحِينَ ۝ وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَأَنَّهُ ظُلَّةٌ وَظَنُّوا أَنَّهُ وَاقِعٌ

نیکوکارا اور وقتیکہ بلند کیا ہمنی پہاڑ کو اوپر اونکی گویا کہ وہ سایا ہتا اور جانا اونہون نی کہ گرنی والا ہی

بِهِمْ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ ع

اوپر اونکی لو تم اوس چیز کو کہ دیا ہمنی تمکو بعزم درست اور یاد کرو تم اوس کو جو بیچ اوسکی ہی شاید کہ تم خوف کرو

قوله یوم لا یسبتون منقول ہی کہ ہرگاہ لوگون نی دیکھا کہ روز شنبہ ماہیان بسیار پانی پر ظاہر ہوتی ہین اور دوسرے روز غایب ہو جاتی ہین اس امر کو دیکھکر نہایت رنجیدہ ہوتی آخر الامر رای اونکی اسپر قرار پائی کہ حوض کہودی اور نالیان دریا سی اوس حوض مین بنائی ہرگاہ روز شنبہ آیا اور وہ مچھلیان اوس حوض مین آئین اون نالیون مین جال رکھہ دی کہ تا مچھلیان دریا کو چلی نہ جائین اور روز دیگر اون مچھلیونکو پکڑتی تھی چند نوبت اونہون نی اسطرحسے کیا اور آثار عذاب ظاہر نہوا عظمت حکم الہی کی بخوبی اونکی دل مین نرہی اور اوس شہر مین ستر ہزار مرد تھی تین فرقہ ہوی ایکفرقہ تو مشغول شکار ماہی مین ہوا اور ایکفرقہ منع کرتی تھی شکار کرنی سی اور ایکفرقہ نصیحت کرنی والی تھی قوله لم تعظون مروی ہی کہ ہرگاہ فایدہ نصیحت منع کرنی والو پر حاصل نہوا بایکدیگر کہا اونہون نی کہ اس شہر مین رہنا خوف سے ہی پس اونہون نی اوس شہر مین قسمت کی ایک دیوار بیچ اپنی اور اونکی درمیان مین بلند کی ہرگاہ مدت اسپر گذری اور وہ لوگ شکار ماہی پر اصرار کرنی والی رہی عذاب حق تعالی انپر نازل ہوا اور اونکو بصورت خوک اور میمون کی کیا ایک روز وہ منع کرنی والی اوٹھی اوس تتمہ شہر سے

تجہہ آواز نہ آئی کہا اونہون نی کہ شاید آج کی دن شراب خواری بہت سی کی ہی کہ بدمست
اور بیہوش پڑی ہین ہر کاہ آفتاب بلند ہوا اور تجہہ اثر انکا پیدا نہوا زینہ اونکی دیوار پر
رکہہ کر چڑہی دیکہا کہ وہ نصف شہر خوک اور بوزینہ ہوگئی لکہا ہی کہ جوانان انکی بوزینہ ہوئے
اور پیران اونکی خوک ہوئی ہر کاہ منع کرنی والی اونکی کہر وینمین داخل ہوئی اپنی خویش اور
بیگانہ کو دیکہہ کر رونی لگی اور کہتی تہی کہ ہم تمکو منع کرتی تہی اسی واسطی کہ ایکروز تمپر عذاب
الہی نازل ہوگا پس یہہ لوگ تین دن تک زندہ رہی اور چوتہی دن مرگئی قوله و
اذ انتقنا الجبل کیفیت اس واقع کی یہہ ہی کہ ہر کاہ بنی اسرائیل نی احکام توریت کو قبول
نکیا جبریل کو حق تعالی نی حکم کیا کہ ایک پہاڑ کو موضع اونکی سی اوکہاڑا ور بالائی سر انکی ٹہرا تو بقدر
لشکر گاہ انکی کی کہ ایک فرسنخ تہا ہر کاہ اس پہاڑ کو اونہون نی دیکہا معلوم کیا اونہون نی
کہ یہہ پہاڑ بالجزم ہمپر گریگا سجدہ مین گری وہ ایکطرف پیشانی کو زمین پر رکہا اور طرف دیگر سی پہاڑ کو دیکہتی تہی کہ مبادا گر پڑی
اور اسی سبب یہود لوگ سجدہ اوپر چپ کرتی ہین وجہ انکی یہہ ہی آیا وہ لوگ سجدہ ایکطرف پر کیا اونہون نی منافق تہی اور لوگ کہ مومن تہی
سجدہ اونکا پیشانی پر تہا اور ہر گاہ بنی اسرائیل سجدہ مین گر پڑی تو کوہ سینا کو کہا حق تعالی نی کہ خذوا ما اتینا کم الخ
وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ
اور وقتی کہ لیا رب تیری فرزندان آدم سی پشتہائی اونکی سی اولاد اونکی کو اور گواہ لیا اونکو
عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا
اوپر نفسہائی اونکی کی آیا نہین ہون مین پروردگار تمہارا کہا اونہون نی ہان گواہ ہوئی ہم واسطی مکرہ جانی باتکی روز قیامت بدرستی کہ
كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ۙ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا
تہی ہم اس سی بی خبران یا کہو تم سوا اسکی نہین کہ شرک لائی پدران ہماری آگی ہم سی اور تہی ہم

ربع

وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّن بَعْدِهِمْ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ ○ وَكَذَٰلِكَ

تھے ہم فرزندان اونکی بعد اونکی سو کیا پس ہلاک کرتا ہی تو ہمکو ساتھ اوس چیز کی کہ کیا گمراہ کرنے والونے اور اسیطرح سی

نُفَصِّلُ الْآيَاتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ○ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ

بیان کرتی ہین ہم آیاتکو اور شاید کہ وہ رجوع کرین اور پڑھ اوپر اونکی خبر اوس شخص کی کہ دیا تہا ہمنی اوسکو

آيَاتِنَا فَانسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ ○

علم آیات اپنی کا پس باہر آیا اونہین آیاتسی پس لاحق ہوا اوسکو شیطان پس ہوا وہ گمراہون سے

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَٰكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ

اور اگر چاہتی ہم ہر آئینہ بلند کرتی ہم اوسکو بسبب ان آیاتکی اور لیکن اوسنی میل کیا طرف زمین کی اور پیروی کی خواہش اپنی کی

فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِن تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَث ذَّٰلِكَ

پس مثل اوسکی مانند مثل کتی کی ہی اگر حملہ کری تو اوپر اوسکی واسطی ہکانی کی نکالتا زبان یا چہوڑدی تو اوسکو پہر زبان نکالتا ہی یہ

مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ○

مثل قوم کی ہی کہ اونہون نی تکذیب کی آیات ہماریکو پس پڑہ اوپر اونکی قصونکو شاید کہ وہ فکر کرین

سَاءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَأَنفُسَهُمْ كَانُوا يَظْلِمُونَ ○

بری ہی مثل اوس قوم کی کہ اونہون نی تکذیب کی ساتہہ آیات ہماری کے اور اوپر نفسون اپنی کی تہی وہ ظلم کرتی

مَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِي ۖ وَمَن يُضْلِلْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ○

جس شخص کو کہ ہدایت کرتا ہی پس وہ ہدایت پانی والا ہی اور جو شخص کہ گمراہ کری پس وہ گروہ زیان کارون ہین

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ

اور ہر آئینہ تحقیق پیدا کیا ہمنی واسطی دوزخکی بہتونکو جن اور انس سی واسطی اونکی دل ہین کہ نہین سمجہتی ہین

بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَٰئِكَ

ساتہہ اون لوگونکی واسطی اونکی آنکہین کہ نہین دیکہتی ہین ساتہہ اوسکی اور واسطی اونکی کان ہین کہ نہین سنتی ہین ساتہہ اوسکی یہہ گروہ

كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ۝ وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ

مثل چارپایان کی ہین بلکہ وہ گمراہ ترہین چارپایونسی یہہ گروہ ہی بیخبران ہین اور واسطی خدا کی نامہای

الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ سَيُجْزَوْنَ

نیک ہین پس یاد کرو اوسکو ساتہہ اون نامونکی اور ترک کرو تم اون لوگونکو کہ میل کرتی ہین ساتہہ کجی کی بیچ نامہای خدا کے قریب ہی جزا دیجاوینگے

مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ

ساتہہ اوس چیز کی کہ تہی وہ عمل کرتی تہی اور اون لوگونسی کہ پیدا کیا ہمنی ایک گروہ ہین کہ راہ دکہلاتے تہے ساتہہ حق کے اور بیچ حق عدل کرتی ہین

ع

قوله أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ اکثر تفاسیر مین لکہی ہی کہ حق تعالی نی ذریت آدم کو مشابہ مورچہ کی اول پیدا کیا اور حیات اور
عقل اور نطق انکو دیا اور ربوبیت اپنی لوگونسی سوال کیا انہون نی قبول کیا اور کہا انہونی کہ ہم اوپر اقرار اپنی کی گواہ ہین کاذریت
آدم نی بلی کہا حق تعالی نی ملائکہ سی کہا گواہ رہو کہا فرشتون نی کہا شہدنا بعضی نی کہا ہی کہ شہدنا خبر ہی کہ حق تعالی
اپنی طرفسی اور فرشتونکی طرف سی خبر دیتا ہی کہ ہم گواہ ہوی حاکم ابو عبد اللہ نی صحیح اپنی مین ابن عباس سی
نقل کیا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ حق تعالی نی ذریت آدم سی میثاق لیا بطن نعمان
مین اور وہ ایک وادی ہی نزدیک عرفات کے اور اوسکو نعمان سحاب بہی کہتی ہین اور کتاب مین
لکہا ہی کہ میثاق لینا دنیا مین تہا کہ وہ ولایت ہند مین ہی اور بعضی تفاسیر مین لکہا ہی کہ یہہ عہد لینا
قبل از دخول جنت کے تہا مرتبہ بکر یعنی ایک صحرا کی کہ بہشت ہی اور عرض اوسکا تین ہزار برس کے راہ تہی
اوس صحرا مین ذریات آدم کو بشکل مورچہ پیدا کیا اور پیغمبرونکو بشکل مورچہ کہ مانند چراغ روشن تہی اور درمیان اونکے
ایک نور دیکہا کہ روشنی اوسکی سب چراغون پر غالب تہی آدم نی پوچہا کہ بار خدایا یہہ کون ہی فرمایا کہ یہہ خاتم پیغمبران ہی فرزند

تیرسی کہا کہ عمر اوسکی کس قدر ہوگی کہا حق تعالی نی کہ ساٹھہ برس کہا بار خدایا عمر اوسکی باد
گزرا آئی کہ قلم تقدیر یون جاری ہوا ہی اور بدلنا اسکا خلاف مصلحت ہی اور ہر گاہ عہد
لی چکا حق تعالی نی حکم کیا کہ پشت آدم مین محبت کرو تم اور جب تک ایک بہی تم مین سی
باقی رہیگا قیامت کو قائم نکرو نگا فہو لکن عناد مراد اس سی نزدیک بعضو نکی امیہ
بن صلاب ثقفی تہا قوم عرب سی کہ کتب سماویکو مطالعہ کیا تہا اور معلوم کیا تہا کہ اس زمانی
مین ایک رسول مبعوث ہوگا کہ وہ خاتم پیغمبران ہوگا ہر گاہ حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وآلہ مبعوث ہوئی از جہت حسد کافر ہوا اور اکثر مفسرین نی کہا ہی کہ یہہ
بلعم باعور تہا کنعانیونسی کہ صحف ابرہیم کو پڑہا تہا اور اسم اعظم جانتا تہا اور محمد علی الباقر
صلوات اللہ علیہ سی مروی ہی کہ حق تعالی نی تشبیہ دی کفار کو ساتہہ بلعم ابن باعور کے
کہ ہوائی نفس اپنی کو زہد اور صلاح پر اختیار کیا تہا اوسنی اور شہر بلقاسی تہا ابن عباس سی
روایت کی ہی کہ ہر گاہ موسی نی قصد کارزار جبارونکا کیا ساتہہ لشکر عظیم کی زمین کنعان مین
اوتری لوگ نزدیک بلعم کی آئی اور کہا کہ تو جانتا ہی کہ موسی باشکر بسیار ہماری جنگ
کو آئی ہین ہمکو قتل کرینگی اور ہماری عورتونکو اسیر کرینگی اور ملک ہمارا تصرف مین
لائینگی اور ہمکو قوت اونکی مقابلہ کی نہین ہی اور تم مستجاب الدعوات ہو دعا کرو
کہ حق تعالی انکو ہمسی دفع کری اوسنی کہا کہ وائی ہو تمپر کہ وہ پیغمبر خدا ہی کہ بحکم اوسکی اسطرف کو
آیا ہی کسطرحسی اوسپر بد دعا کرون مین اور اگر اسطرحسی کرونگا مین دین و دنیا سی محروم
ہونگا مین لوگون نی الحاح اور زاری بہت کی اوسوقت بلعم نی کہا کہ مین اسباب مین خدا سی
مشورہ کرتا ہون اگر مامور ہونگا مین بد دعا کرونگا مین پس بنا بر طریقہ معلومہ اپنی کی مشورہ

کیا اُن نے کچھ جواب نہ آیا لوگون نے کہا کہ اگر خدا اس سے کراہت رکھتا تو تجکو منع کرتا
ہرگاہ منع نکیا تجکو تو معلوم ہوا کہ خدا راضی ہی ساتھہ اس کفتار باطل کی کی فریفتہ
ہوا اور ایک روایت مین ہی کہ خواب مین دیکھا کہ بنی اسرئیل پر بددعا نکر ملتفت
نہوا اور درازگوس پر سوار ہوا اور بالائی کوہ کیا اثنائی راہ مین درازگوش اوسکا بیٹھہ گیا
اوسنے درازگوش کو بہت سا مارا تا اینکہ کہڑا ہوا اسیطرحسے تین مرتبہ بیٹھہ گیا بار سوم
ہرگاہ اوسنے اوسکو بہت سا مارا کلام کیا وای او پر تیری ای بلعم کہان جاتا ہی تو
اور کسواسطے زد و کوب کرتا ہی تو نہین دیکہتا ہی تو کہ فرشتہ مجکو مارتی ہین اور راہ
کو آگی نہین جانی دیتی ہین یہہ کیا خیال کیا ہی تو نے اور ساتھہ وسوسہ شیطان کی
عالم ہوا ہی تو کہ پیغمبر خدا اسس زمانہ پر بددعا کری تو اس سے بہی وہ اکاہ نہوا اور
بالائی کوہ کیا ہرگاہ لشکر موسی کو دیکہا ہاتہہ واسطی دعا کی اوٹہایا اور درپی اسکی ہوا
کہ موسی اور قوم اوسکی کو بددعا کری نے بحال زبان اوسکی منقلب ہوئی اور قوم اپنی کو
بددعا کی اوسکی قوم نے کہا کہ کیا کیا تو نے اوسنے کہا کہ قصد میرا برعکس اسکی تہا لیکن زبان
میری برخلاف اسکی جاری ہوا فی الحال زبان اوسکی نکل کر سینہ پر لٹک آئی اور کہا کہ
اسی واسطی کہتا تہا کہ دین و دنیا میری برباد ہوگی دولت آخرت سے تو محروم ہوا اب
صلاح یہہ ہی کہ بحیلہ دنیا پیش آون مین بس چارہ یہہ ہی کہ مستورات اپنی کو لاؤ تم اور
امتعہ اپنا انکو دو تا بحیلہ خرید و فروخت درمیان لشکرگاہ موسی کی آوین اگر ایک
شخص نے بہی انسی زنا کیا تو ایک انمین سے متفرقہ پائیگا بموجب کہنی اوسکی انہون نے
عمل کیا ایک عورت اوسمین نہایت حسین تہی اکمر واکابر بنی اسرئیل سے کہ نام اوسکا

اوسکا زمری بن سلوم تہا اور پیشوائی سبط شمعون ابن یعقوب تہا ہرگاہ اوس زنکو
دیکہا فریفتہ جمال اوسکا ہوا اور اوسکو لیکر نزدیک موسی کی آیا اور کہا ای موسی یہہ زن
ساتہہ ایسی جمال کی ہمپر حرام ہی موسی نی کہا آری حرام ہی دیکہنا اوسکا چہ جائی
مباشرت اوسکی اوسنی کہا کہ واللہ تمہارا حکم بجا نہ لاونگا مین اوسکو اپنی خیمہ مین لایا
اور اوس سی مرتکب فعل شنیع کا ہوا ہرگاہ اون لوگون نی بہی دیکہا اور مشغول زنا
ہوئی حق تعالی نی طاعونکو اونپر بہیجا چنانچہ ایکساعت مین ستر ہزار اونمین سی مرگئی
ایک مرد لشکریان موسی سی کہ نام اوسکا فنخاص تہا کہ فرزندان ہارون سی تہی اور زہاد
متقی اور پرہیزگار تہی اور سپہسالاران لشکر موسی سی تہی اوسوقت مین کسی حاجت کے
واسطی گئی تہی ہرگاہ مراجعت کی اوہنون نی اوس حال کو مشاہدہ کیا حربہ لیکر خیمہ زمری
مین آئی دیکہا کہ زمری اوس عورتکی ساتہہ سو رہا ہی دونوکو قتل کیا اور دونوکی سرکو
نیزی پر رکہا اور لشکر مین پہرایا اور کہتی تہی کہ یا رسول خدا یہہ جزا اوس شخص کی ہی
کہ عصیان حق تعالی کری حق تعالی نی طاعون کو اون سی برطرف کیا اور اسیواسطی
بنی اسرئیل سی کی عادت یہہ ہوئی تہی کہ جو ذبیحہ کرتی تہی ایک حصہ فرزندان فنخاص
کو دیتی تہی قولہ یعنی جسطرح سی کہ دفع کرنا سک کا اور نہ دفع کرنا اوسکا یکسان ہی
کسی حال مین صفت اپنی کو مثل زبان نکالنی کی ترک نہین کرتا ہی اسیطرح سی بلعم
سک صفت کا حال یہہ تہا کہ کسطرح سی شامت اپنی سی نہ پہرا باوجود تنبیہات
بسیار کی **تکملہ** رکوع دوازدہم سپارہ نہم **قولہ ولله الاسماء الحسنی**
ستر ہ حرف ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت **وھو لا علی ولا ئمۃ لنقبا**

قولہ فاسمائہ آٹھ حرف ہین بینات اوسکی تین سی چونتیس ہوتی ہین نکلے
اوس سی یہہ عبارت حساب کرلو تم ای فی علی و بنیہ الہدیٰ فولا امۃ
یہدون بالحق وبہ یعدلون بائیس حرف ہین بینات اوسکی چھہ سی
چھانوی ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت وھی لائمۃ النقباء جدًا

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ۝
اور اون لوگون نی کہ تکذیب کی آیات ہماریکو قریب ہی کہ بتدریج اونکو ہلاک کرین کی اسطرحسی کہ نہ جانی کی وہ
وَأُمْلِي لَهُمْ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا مَا بِصَاحِبِهِم مِّن
اور مہلت دین کی ہم ڈھیلی اونکی بدرستی کہ جزای مخفی ہماری استوار ہی آیا نہ فکر کی اونہون نی کہ نہین صاحب انکا محمد
جِنَّةٍ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝ أَوَلَمْ يَنظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ
جنونی نہین ہی وہ مگر ڈرانی والا ظاہر آیا نہین نظر کرتی وہ بیچ ملکوت آسمانون
وَالْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ وَأَنْ عَسَىٰ أَن يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ
اور زمین کی اور بیچ اوس چیز کی کہ پیدا کیا ہی خدانی ہر چیز سی اور بیچ اسباکی قریب ہی یہہ کہ ہو تحقیق کہ نزدیک ہوئی ہو
أَجَلُهُمْ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ مَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ
مدت فنا اونکی کی پس ساتھہ کس کلام کی بعد قرآنکی ایمان لاوین کی وہ جس شخص کو گمراہ کری خدا پس نہین ہی کوئی ہدایت کرنیوالا
لَهُ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝ يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ
واسطی اوسکی اور چھوڑتا ہی اونکو بیچ گمراہی اونکی کی حیران و سرگردان تی ہین پوچھتی ہین تجہسی ای محمد قیامت سے
أَيَّانَ مُرْسَاهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ
کب ہوگا آنا قیامت کا کہہ تو ای محمد نہین ہی علم اوسکا مگر نزدیک رب میرےکی نہین ظاہر کرتا اوسکو بیچ وقت اوسکی کی مگر وہ

هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً يَسْئَلُوْنَكَ

وہی خدا ظاہر کرتا ہی وہ بیچ آسمانوں اور زمین کی یعنی اہل اوسکی پر نہین آتی وہ قیامت تمہارے مگر ناگہان سوال کرتی ہین وہ تجھسے اے محمد

كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا

گویا کہ تو عالم ہی اوس سی کہہ تو اے محمد نہین ہی علم اوسکا مگر نزدیک خدا کے اور لیکن بہت لوگ نہین

يَعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ لَّا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ

جانتی ہین کہہ تو اے محمد نہین قادر ہون مین واسطی نفس اپنی کی نفع کو اور نہ ضرر کو مگر جس چیز کو کہ چاہی خدا اور اگر

كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ اِنْ

ہوتا مین کہ جانتا غیب کو ہرآینہ طلب کثرت کرتا مین بہتری سی اور نہ پہنچتی مجکو بدی نہین

اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ

ع

ہون مین مگر ڈرانی والا اور بشارت دینی والا واسطی ایسی گروہ کی کہ ایمان لاتی ہین وہ خدا ایسا ہی کہ پیدا کیا تمکو تن

وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ

واحد آدم سی اور پیدا کیا اوس تن واحد سی جورو اوسکی کو تا کہ آرام پاوی ساتھ اوسکی پس مجامعت کی حوا سی حاملہ ہوئین

حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ

ساتھ نطفہ آدم کی پس مستمر رہین وہ ساتھ اوس حمل کی پس گاہ کہ گرانبار ہوئین وہ مانگا آدم اور حوا نی خدا کو کہ پروردگار دونونکا ہی ہرآینہ اگر

اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا

تو دیوی ہمکو فرزند سالم ہرآینہ ہونگی ہم شکر کرنی والونسی پس ہرگاہ دیا اون دونوکو سالم

جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

گردانا اون دونونکی یعنی فرزندان اونکی نی واسطی اوسکی شریک بیچ اوس چیز کی کہ دیا تہا خدا نی اون دونوکو پس کہ بہی خدا اوس چیز سی کہ شریک لاتی ہین

أَيُشْرِكُونَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ○ وَلَا يَسْتَطِيعُونَ

ایا شریک کرتی ہین اوس چیز کو کہ نہین پیدا کرتا کسی چیز کو حالانکہ وہ خود پیدا کئی گئی ہین اور نہین طاقت رکہتی ہین

لَهُمْ نَصْرًا وَلَا أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ ○ وَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَى

واسطی اونکی یاری کرنی کی اور نہ ساتہہ انفسون اپنی کی یاری کرتی ہین اور اگر بلاؤ تم اونکو طرف ہدایت کے

لَا يَتَّبِعُوكُمْ سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ أَدَعَوْتُمُوهُمْ أَمْ أَنْتُمْ صَامِتُونَ ○ إِنَّ

نہین پیروی کرین کی تمہاری برابر ہی بیچ بلاؤ تم اونکو یا تم خاموش رہو بدرستی کہ

الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ فَادْعُوهُمْ

وہ لوگ عبادت کرتی ہین وراثی خداسی بتونکی بندگان ہین مانند تمہاری پس بلاؤ تم اونکو

فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ○ أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَا

پس چاہیی کہ وہ جواب دین واسطی تمہاری اگر ہو تم راست گو نسی آیا واسطی اون بتونکی پیر ہین کہ چلتی ہین ساتہہ اوسکی

أَمْ لَهُمْ أَيْدٍ يَبْطِشُونَ بِهَا أَمْ لَهُمْ أَعْيُنٌ يُبْصِرُونَ بِهَا أَمْ لَهُمْ

آیا واسطی اون بتونکی ہاتہہ ہین کہ لیوین ساتہہ اوسکی آیا واسطی اونکی آنکہین ہین کہ دیکہین ساتہہ اوسکی آیا واسطی اونکی

آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا قُلِ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلَا تُنْظِرُونِ

کان ہین کہ سنتی ہین ساتہہ اوسکی کہہ تو اے محمد کہ بلاؤ تم شریکان اپنی کو بعد کی مکر کرو تم مجہسی پس نہ مہلت دو تم مجکو

إِنَّ وَلِيِّيَ اللَّهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ ○

بدرستی کہ مولی میرا خدا ہی ایسا وہ خدا کہ نازل کیا قرآن کو اور وہ دوست رکہتا ہی صالحون کو

وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ وَلَا أَنْفُسَهُمْ

اور اونکو کہ بلاتی ہو تم سواتی خدا کی قدرت رکہتی ہین وہ مدد تمہاریکو اور نہ نفسہا اپنی کی

أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ ○ وَإِن تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ لَا يَسْمَعُوا وَ

نفسہا اپنی کی یاری کرین کی وہ واگر بلاؤ تم اونکو طرف ہدایت کی ہنین سنتی وہ اور

تَرَاهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ○ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ

اور دیکھتا ہی تو اسی محمد اونکو کہ نظر کرتی ہین وہ طرف تیری حال اونکہ نہین دیکھتی ہین لی تو بخشش کو اور حکم کر تو

بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ○ وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ

ساتہہ نیکی اور موہنہ پہیر لی ناوانو سے اور اگر برانگیختہ کری تجکو جانب

الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○ إِنَّ الَّذِينَ

شیطان سی کوئی وسوسہ پس طلب پناہ کی کر ساتہہ خدا کی ہر آئینہ وہی سننی والا دانا ہی بدرستیکہ اون لوگون نے

اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُم

کہ پرہیز کیا وقتیکہ پہنچا اونکو وسوسہ شیطان سی یاد کرتی ہین خدا کو پس یہہ ہین وہ کہ

مُّبْصِرُونَ ○ وَإِخْوَانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ ○

بینائی رکہتی ہین اور برادران شیطان کو کہینچتی ہین شیطان بیچ گمراہی کی پس نہین باز رہتی ہین

وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِم بِآيَةٍ قَالُوا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحَىٰ

اور وقتیکہ نہ لاوی تو اونکو آیت کہتی ہین وہ کیون نہ لایا تو اس آیۃ کو کہہ اے محمد سوا اسکی نہین کہ پیروی کرتا ہون مین اوس چیز کی کہ وحی کی گئی

إِلَيَّ مِن رَّبِّي هَٰذَا بَصَائِرُ مِن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ○

طرف میری نزدیک رب میری سی یہہ دلیلین روشن ہین جانب رب تمہاری سی اور ہدایت کرنی والی ہین اور سبب رحمت ہی واسطی گروہ کی کہ ایمان لاتی ہین

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ○ وَاذْكُر

اور جسوقت کہ پڑہا جاتا ہی قرآن پس سنو تم اوسکو اور خاموش ہو شاید کہ تم رحم کئی جاؤ اور یاد کر تو

رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيفَةً وَّدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ

رب اپنی کو بیچ دل اپنی کی ازروی زاری کی اور خوف کی اور نیچی پڑھ آواز بلند گفتار سے

بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ عِندَ

بیچ صبح اور شام کی اور نہ ہو تو بیخبروں سی بدرستی کہ وہ فرشتی کہ حضور نزدیک

رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ ۝

رب تیری کی ہین نہیں کرون کشی کرتی ہین وہ پرستش اوسکی سی کہ تسبیح کرتی ہین وہ اوسکے اور واسطی اوسکی سجدہ کرتی ہین

سجدہ
ع ۹

قولہ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ منقول ہی کہ افضل اوقات شبانہ روز صبح اور
شام ہی اسواسطی کہ ملائکہ شب و روز ان وقتون مین حاضر ہوتی ہین اور اس
ذکر کو دونو لکہتی ہین قولہ يَسْجُدُونَ یہہ تعریض ہی ساتہہ مشرکون کی اور تنبیہہ
ہی واسطی مومنونکی لہذا بعد تلاوت اس آیہ کی سجدہ کرنا سنت ہی اور اجماع امامیہ
منعقد ہوا ہی کہ چار موضع مین سجدہ واجب ہی پڑہنی والی پر اور سنی والی پر
ایک سورہ الم السجدہ مین اور دوسرا حم سجدہ اور تیسرا والنجم
مین اور چوتہا اقرا مین اور گیارہ مواضع مین سنت ہی ایک اعراف مین اور ایک
رعد مین اور ایک نحل مین اور ایک بنی اسرائیل مین اور ایک مریم مین اور دو سورہ
حج مین اور ایک فرقان مین اور ایک نمل مین اور ایک صاد مین اور ایک انشقاق
مین مروی ہی جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی کہ ہرگاہ فرزند آدم آیت سجدہ تلاوت
کرتا ہی شیطان اوس سی کنارہ کرتا ہی اور کہتا ہی کہ وای اوپر میرے کہ فرزند آدم مامور ہوا ساتہہ سجدہ کی اور
سجدہ کیا اوسنی اور بہشت واجب ہوا اور مین مامور سجدہ ہوا تو نافرمانی کی اور دوزخ واجب

اياتها ٧٥ كلماتها ١٢٣١ سورة الانفال مدنية حروفها ٥٢٧٤ وركوعها ١٠

بسم الله الرحمن الرحيم

ابتدا کرتا ہون مین ساتھہ نام خدای رحمن اور رحیم کی

يسئلونك عن الانفال قل الانفال لله والرسول فاتقوا الله

سوال کرتی ہین وے تجھسی غنیمت ہای کفار سی کہہ تو ای محمد غنیمت ہای کفار واسطی خدا کی ہی اور رسول کی پس ڈرو تم خدا سے

واصلحوا ذات بينكم واطيعوا الله ورسوله ان كنتم مؤمنين ○

اور صلاح مین لاؤ تم احوال اپنی کو اور اطاعت کرو تم خدا کی اور رسول اوسکی کی اگر ہو تم ایمان لانی والے

انما المؤمنون الذين اذا ذكر الله وجلت قلوبهم واذا تليت

نہین ہین مومن مگر وہ لوگ کہ جسوقت کہ یاد کیا جای خدا ڈرین دل اونکی اور جسوقت کہ پڑہی جاوین

عليهم اياته زادتهم ايمانا وعلى ربهم يتوكلون ○ الذين يقيمون

اوپر اونکی آیات قران زیادہ کرتی ہین اونکو بیچ ایمان کی اور اوپر پروردگار اپنی کی توکل کرتی ہین جو لوگ کہ درستی سی پڑہتی ہین

الصلوة ومما رزقناهم ينفقون ○ اولئك هم المؤمنون حقا

نماز کو اور اوس چیز سی کہ روزی دی ہمنی اونکو خرچ کرتی ہین یہہ گروہ وے مومنین ہین ساتھہ حق کی

لهم درجات عند ربهم ومغفرة ورزق كريم ○ كما

واسطی اونکی درجی ہین نزدیک رب اونکی اور آمرزش ہی اور روزی بزرگ ہی جسطرحسی

اخرجك ربك من بيتك بالحق وان فريقا من المؤمنين

نکالا تجھکو رب تیری نی گہر تیری سی ساتھہ راستی کی اور بدرستی ایک گروہ مومنین سی

لَكَارِهُونَ ۝ يُجَادِلُونَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ

ہرآینہ مکروہ جاننی والی تہی کہ مباحثہ کرتی تہی وہ ساتہہ تیری ای محمد بیچ حق کی بعد اسکی کہ ظاہر ہوا گویا کہ وہ کہیچی جاتی ہین

إِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنظُرُونَ ۝ وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ

طرف موت کی درحالیکہ وے دیکہتی ہین اور وقتیکہ وعدہ کیا تمسی خدانی ایک کو دو گروہ سے

أَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ وَيُرِيدُ

بتحقیق گروہ واسطی تمہاری ہی اور دوست رکہتی ہو تم اسبابکو کہ غیر ہتیار رکہنی والی ہون واسطی تمہاری اور چاہتا ہے

اللَّهُ أَن يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ ۝

خدا یہہ کہ ثابت کری حق کو ساتہہ آیتہائی اپنی کی اور کاٹتا ہی بنیاد کافروںکی

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ۝ إِذْ تَسْتَغِيثُونَ

تاکہ ثابت کری حق کو اور نابود کری باطل کو اگرچہ مکروہ جانی گنہ گاران اور یاد کرو وقتیکہ استغاثہ کرتی تہی

رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ۝

رب اپنی سی پس قبول کیا خدانی واسطی تمہاری بتحقیق کہ مین مدد کرنیوالا ہون تمہارا ساتہہ ہزار کی فرشتونسی پیچہی آنیوالے لی دا ہین انکی پیچہی

وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ

اور نہین کردانا اس مدد کرنیکو خدانی مگر بشارت واسطی تمہاری اور تاکہ آرام لیوین اوسی دل تمہارا اور نہین نصرت ہے

إِلَّا مِنْ عِندِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ ع

مگر نزدیک خداسے بدرستیکہ خدا غالب ہی محکم کار

ابی کعب نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی روایت کی ہی کہ جو کوئی کہ سورۂ انفال اور سورۂ برات تلاوت کری مین شفیع اوسکا ہون قیامت مین اور گواہی دونگا کہ

یہہ بریٰ ہی نفاق سی اور بعد دہر مرد وزن کی کہ دنیا مین ہین دس حسنہ واسطی اسکی
لکھی جاتی ہین اور دس کناہ اوسکی محو کیئی جاتی ہین اور دس درجی اوسکی واسطی بلند
ہوتی ہین اور حاملین عرش واسطی اوسکی ما دام الحیات صلوات بہیجتی ہین آور عیاشی
نی باسنا د خود ابی جعفر بصیر سی روایت کی ہی کہ ابی عبد اللہ علیہ السلام نی فرمایا جو
شخص کہ سورۂ انفال اور سورۂ برات کو تلاوت کری ہر مہینی مین ایک مرتبہ ہرگز
نفاق دل اوسکی مین داخل نہین ہوتا اور شیعہ امیر المومنین علی بن ابیطالب صلوات اللہ
علیہ سی ہوتا ہی اور قیامت مین تا وقتی کہ لوک حساب سی فارغ ہون اور جا ہائی مقرر
اپنی مین پہنچین آب بہشت سی اسکو پلا دینکی **قولہ عن الانفال** الآیہ مروی ہی کہ اہل بدر نی
غنائم مین اختلاف کیا جو اونکا مقصود یہہ تہا کہ یہہ جنک ہمنی سر کی ہی یہہ غنائم ہمارے
واسطی ہوا اور بندہ ہون نی کہا کہ ہمنی تمہاری مددکاری کی ہی ہمارا بہی حصہ چاہئی عبادہ
بن صامت نی نقل کیا ہی کہ ہرکاہ اختلاف بہت سا غنیمت بدر مین واقع ہوا اوسوقت
یہہ آیت نازل ہوئی **قل الانفال** الآیہ اور مراد انفال سی موافق روایت صحیحہ ابی
عبد اللہ اور ابی جعفر صلوات اللہ علیہ سکے یہہ ہی جو چیز کہ دار الحرب سی لین بدون
قتل کی اور جو زمین کہ اہل اوسکی بدون کارزار کی جلا ئی وطن اختیار کیا ہو اور امرا
اوس شخص کی کہ وارث نرکہتا ہوا اور باغات وغیرہ بادشاہونکی جسوقت کہ اونکی ہاتہہ
مین آئی ہون بدون غصب کی اور نیستان اور بطون صحرا اور زمین افتادہ کہ قابل
زراعت نہوا اور فقہا اوسکو فئی کہتی ہین اور یہہ مخصوص رسول اوسکی کی ہی اور
اوس شخص کی کہ بعد اونکی قائم مقام ہوا اور کسی رعیت کا اوسمین حق نہین ہی اور زمان غیبت

اما غنیمت مین مخصوص شیعیونکی ہی کہ تصرف کرین اور غنائم بدر مخصوص آنحضرت کی تہی کہ جس شخص کو چاہے
دین قولہ درجات الآیہ خبر مین آیا ہی کہ مراد درجات سی ستر درجی ہین کہ مابین ہر درجی کی ستر
برس کی راہ ہی کہ اسپ تیز رو اوس مسافت کو قطع کرے اس تقریر مین پوشیدہ نرہی کہ اس آیہ سے
نہین معلوم ہوتا کہ جو ایسا نہو وہ مومن نہین ہی اسواسطی کہ حق تعالی نی اس آیہ مین ذکر فضائل اہل
ایمانکا ہی اور مومنین بحسب طاعت متفاوت ہین اگرچہ اصل ایمان مین برابر ہین مروی ہی کہ
حسن بصری سی کسی نی کہا کہ تو مومن ہی اوسنی کہا کہ اگر ایمان عبارت اس سی ہی کہ اعتقاد نیت خدا
کا اور فرشتونکا اور کتابہای سمانی کا اور رسولون کا اور بعث کا اور قیامت کا اور بہشت کا
اور دوزخکا اور ثواب اور عقاب کا ہو تو مومن ہون اور اگر مقصود تیرا یہہ ہی کہ انما المومنون
الخ جنکی حق مین وارد ہی نہین جانتا کہ مین ان مین داخل ہون یا نہین قولہ یساقون الی الموت
یعنی کراہت اونکی جہاد سی اسطرح پر ہی کو یا طرف موت کی اونکو لیجاتی ہین اور یہہ اسواسطی قلت عدد
اونکی تہا اسواسطی کہ تین سی پانچ نفر تہی ستر اونٹ تہی اور دو گہوڑی اور چہہ زرہ تہین اور آٹہہ
شمشیر اور باوجود اسکی طبیعت انسانی مقتضی اسبابکی ہی کہ مشقت سی گریزان ہو اور راحت کیطرف
راغب ہو اور سبب اس جنگ کا یہہ تہا کہ کاروان قریش نی ساتہہ امتعہ بسیار کی شام سی
مراجعت کی تہی اور ابوسفیان ساتہہ بعضی بزرگان قریش کی مثل عمرو عاص اور ابن ہشام کی اور مخرم
بن نوفل کی ساتہہ چالیس سوار کی سرداری اوس قافلہ کی کرتی تہی جبرئیل آئی اور صورت واقع کو
عرض خدمت حضرت سید عالم مین پہنچایا حضرت نی اس احوال کو مومنون سی کہا از جہت کثرت
مال اور قلت جال کی مائل ہوئے کہ سر راہ کاروان بند کیا چاہئی اور تاراج کیا چاہئی لہذا ایک
جماعت بے سلاح اور با سلاح اس قصد سی باہر آئی ہر گاہ یہہ خبر ابوسفیانکو پہونچی ضمضم غفاری کو

مکہ کو بہیجا اور اہل مکہ سی مدد چاہی ضمضم آیا اور یہہ امر مکہ مین مشہور ہوا اور اوسنی ادمی کہ ای اہل مکہ اموال
تمہاری معرض تلف مین ہین چل کر مدد کرو اور ابلیس بصورت سراقہ مکہ مین آیا اور ندا کی کہ خوف نکرو تم
ہمین غالب ہو گی آجکی دن تمہاری واسطی کوئی اور میں حامی تمہارا ہون اہل مکہ مین منادی کی کہ جو شخص
کہ واسطی اس جنگ کی نہ نکلی گا اوسکو شہر بدر کرین گی اور مال اوسکا غارت کرین گی ہر گاہ جناب رسالت
پناہ نی وادی زفران مین نزول فرمایا جبرئیل نی اون حضرتکو متوجہ ہونی لشکر کفار سی خبر دی اور
عرض کی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ ایک ان دو طائفون سی واسطی تمہاری ہی خواہ تجارت کاروان کو دوست رکہتی
ہو یا جنگ کفار کو بعضون نی کہا کہ ہمنی اسباب حرب کا آمادہ نہین کیا ہی اگر کاروان ہاتہہ
لگی تو بہتر ہے حضرت اس سخن سی متغیر ہوئی اور کبار مہاجر اور انصار نی جنگ کو اختیار کیا اور
ہر ایک اوٹہہ کہڑی ہوئی اور اظہار کمال انقیاد و امتثال کا کیا چنانچہ مقداد بن اسود اوسی زمرہ مین
تہی عرض کی اونہون نی کہ ہم تابع اور محکوم تمہاری ہین اگر امر کیجی کہ آگ مین جاؤ تو آگ مین داخل
ہوئین اور اگر فرمائی تو تو دریا مین جائین بار دیگر پیغمبر خدا نی لوگونسی مشورہ کیا سعد معاذ نی
عرض کی کہ یا رسول اللہ تکرار مشورہ شاید اسپر ہی کہ ہم انصار مبادا نقض بیعت نکرین حضرت نی
فرمایا کہ ہان سعد نی عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم نی بیعت تمہاری اس طرحسی باندہی ہی کہ کبہی نقض اوسکی
اوس سی حاصل نہو گی اور اس وجہ پر عہد اور میثاق کیا ہمنی کہ کسی وجہ سی تخلف نہین ہو سکتا بلکہ اگر
اعضا ہمارے ٹکڑے ٹکڑے کرین اس بیعت سی نہ پہرینگی ہم حضرت نی اس کلام صحابہ کو سنکر خوش ہوئی اور کہا چلو تم
ساتہہ نام خدا کی اور برکت اوسکی کی اور بشارت ہو تمکو کہ حق تعالی نی وعدہ کیا کہ ایک دو طائفہ کا مال تمہاری ہاتہہ لگی گا
اور پیغمبر خدا ہر گاہ جانتی تہی کہ جسوقت قریش ماری جائینگی اموال کثیر ہاتہہ لگی گا لہذا حضرت متوجہ جنگ قریش ہوئی
اور بعضی صحاب کو میل کاروان تہا اور جنگ سی کراہت رکہتی تہی اور وہ اندیشہ نہ کرتی تہی کہ اگر

متوجہ کار روائی ہوئی تو قریش تعاقب اونکا کریں اور اونکو گھیر لیں کی چنانچہ حق تعالی اشارہ فرماتا ہے

وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الآیہ

إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً

یاد کر وقتیکہ پہنایا تمکو خواب سبک واسطی امنی کی جانب اسی اور نازل کیا اوپر تمہاری سماء سی پانی کو

لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ

تا کہ پاک کری تمکو ساتھہ اوسکی اور لیجائی تمسی وسوسہ شیطان کو اور تا کہ باندھی اوپر

قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ۝ إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ

دلون تمہاری کی امید واریکہ او ثابت کری بسبب اوسکی قدمہای تمہاریکو اور یاد کر ای محمد وقتیکہ وحی کی رب تیری نی طرف فرشتوں کی

أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا ۚ سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا

بدرستی کہ مین ساتھہ تمہاری ہون پس استوار کرد تم اون لوگونکو کہ ایمان لائی ہین قریب ہی کہ ڈالین ہم بیچ دلہای اون لوگونکی کہ کافر ہوئی

الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝

خوف کو پس مارو تم ای فرشتگان اوپر گردنوا ونکی کی اور کاٹو تم اونسی اسب انگلیان اونکی

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَمَن يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

یہہ بسبب اسکی کہ انہون نی مخالفت کی خدا کی اور رسول اوسکی کی اور جس شخص نی کہ مخالفت کی خدا کی اور رسول اوسکی

فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ ذَٰلِكُمْ فَذُوقُوهُ وَأَنَّ لِلْكَافِرِينَ

پس بدرستی کہ خدا سخت عذاب کرنی والا ہی یہہ عذاب پس چکھو تم اوسکو اور بدرستیکہ واسطی کافرون کی

عَذَابَ النَّارِ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا

عذاب دوزخ ہی ای وہ لوگ کہ ایمان لائی وقتیکہ ملاقات کرو تم اون لوگونسی کہ جو کافر ہوئی

كفروا زحفا فلا تولوهم الأدبار ○ ومن يولهم يومئذ دبره

کافر ہوئی در حالیکہ نزدیک ہوں واسطی جنگ کی پس نہ پھیرو تم اونکی طرف پشتیں اپنی اور جو شخص پھیرے اونکی اوس دن پیٹھ اپنی

إلا متحرفا لقتال أو متحيزا إلى فئة فقد باء بغضب من الله و

مگر در حالیکہ میل کرنی والی ہو واسطی جنگ کی یا پناہ لینی والی ہو طرف گروہ مسلمانونکی پس تحقیق مستحق ہوا ساتھ غضب کی اللہ کی اور

مأواه جهنم وبئس المصير ○ فلم تقتلوهم ولكن الله قتلهم

اور جگہہ اوسکی جہنم ہی اور بری ہی جگہ اوسکی پس نہیں قتل کیا تمنی اونکو ولیکن خدا نی قتل کیا اونکو

وما رميت إذ رميت ولكن الله رمى وليبلي المؤمنين منه

اور نہیں ڈالا تو نی مشت خاک کو جسوقت کہ پہینکا تو نی اور لیکن خدا نی ڈالا اونکو آنکہوں مین اور تاکہ عطا کری مومنونکو

بلاء حسنا إن الله سميع عليم ○ ذلكم وأن الله موهن كيد

نزدیک اپنی سی عطا نیک بدرستیکہ خدا سننی والا ہی دانا یہہ ہی کہ دیکہا تمنی اور بدرستیکہ خدا باطل کرنی والا مکر

الكافرين ○ إن تستفتحوا فقد جاءكم الفتح وإن تنتهوا فهو

کافرونکا ہی اگر طلب فتح کرو تم پس بتحقیق کہ آئی تمکو فتح اور اگر باز رہو تم پس وہ

خير لكم وإن تعودوا نعد ولن تغني عنكم فئتكم شيئا و

بہتر ہی واسطی تمہاری اور اگر پہر جنگ کروگی تم پہر کرینگی ہم اور ہرگز نہ دفع کریگی تمسی جمعیت تمہاری کسی چیز کو اور

لو كثرت وأن الله مع المؤمنين ○ يا أيها الذين آمنوا أطيعوا الله ورسوله

ع

اگرچہ بہت ہووہ جماعت اور بدرستیکہ خدا ساتہہ مومنونکی ہی ای وہ لوگ کہ ایمان لائی ہو اطاعت کرو تم خدا اور رسول اوسکی

ولا تولوا عنه وأنتم تسمعون ○ ولا تكونوا كالذين قالوا سمعنا وهم لا يسمعون

اور نہ منہہ پہیرو اوس سی حال آنکہ تم سنتی ہو اور نہ ہو تم مانند اون لوگونکی کہ کہا اونہونی سنا ہمنی حال آنکہ وہ نہیں سنتی بدرستیکہ بدتر

الدواب عند الله الصم البكم الذين لا يعقلون ○ ولو

حیوانات نزدیک خدا کے بہری ہین گونگی ہین ایسی وہ کہ نہین سمجھتی ہین اور اگر

علم الله فيهم خيرا لاسمعهم ولو اسمعهم لتولوا وهم معرضون ○

جانتا خدا بیچ اونکی نیکی کو ہر آینہ سنواتا اونکو اور جو سنواتا اونکو البتہ پہراویں سے در حالیکہ وہ عرض کرنی والی ہونگی حق سے

يا ايها الذين امنوا استجيبوا لله وللرسول اذا دعاكم لما يحييكم

اے لوگ کہ ایمان لاتے قبول کرو تم حکم خدا کو اور حکم رسول کو وقتیکہ بلاوے رسول تمکو واسطے اوس چیز کی کہ زندہ کرے تمکو

واعلموا ان الله يحول بين المرء وقلبه وانه اليه تحشرون

اور جانو تم بدرستی کہ خدا حایل ہوتا ہے درمیان مرد کی اور قلب اوسکی کی اور بتحقیق شان یہ ہی کہ طرف اوسکے رجوع کروگی

واتقوا فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة واعلموا ان

اور ڈرو تم فتنہ سی نہین پہنچتا ہے اون لوگون کو کہ ظلم کیا تمسی مخصوص اور جانو تم بدرستی کہ

الله شديد العقاب ○ واذكروا اذ انتم قليل مستضعفون في

خدا سخت کرنی والا عذاب کا ہے اور یاد کرو تم وقتیکہ تم تہے تہوڑے ایسی تہوڑے بیچارے بیچ

الارض تخافون ان يتخطفكم الناس فاواكم وايدكم بنصره ورزقكم

زمین کی ڈرتی تہی تم یہہ کہ بہگا دین تمکو کفار پس جگہہ دی تمکو بیچ مدینہ کی اور مدد کی تمہارے ساتہہ اپنی یاری کی اور روزی دی تمکو

من الطيبات لعلكم تشكرون ○ يا ايها الذين امنوا لا تخونوا

غنیمت ہائے پاکیزہ سی شاید کہ تم شکر کرو اے وہ لوگ کہ ایمان لائے نہ خیانت کرو تم

الله والرسول وتخونوا اماناتكم وانتم تعلمون ○ واعلموا

ساتہہ اللہ کی اور ساتہہ رسول کی اور خیانت کرو تم امانت ہائے اپنی کو حال آنکہ تم جانتی ہو اور جانو تم بیشک

انفال ع

وَاعْلَمُوا اَنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ اَجْرٌ عَظِيْمٌ

اور جانو تم اے مومنین بتحقیق کہ مال تمہارا اور فرزندان تمہارے محنت مین اور بدرستیکہ خدا نزدیک اوسکے ہی مزدوری بزرگ

قولہ یُغَشِّیْکُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً الآیہ مروی ہی کہ صحابہ کو اوس شب مین کہ جسکی صبح کو جنگ واقع ہوگی دغدغہ عظیم نے رو دیا اسواسطی کہ منزل انکی ریگستان مین تہی اور پانی بہی نہ تہا اور دشمن مشرکون نے سبقت کرکے کنارہ آب پر اوتری تہی لہذا حق تعالی نے خواب کو انپر غلبہ دیا

قولہ اِنَّ اللّٰهَ یَحُوْلُ مراد اس سی یہہ ہی یعنی حق تعالی مالک دل ہر بندیکا ہی فسخ عزم مین اور نقص تقاضد مین چنانچہ کلام جناب امیر صلوات اللہ علیہ کا دال ہی اسپر عرفت اللّٰہ بفسخ العزائم قولہ فتنةً الآیہ ابن عباس سی مروی ہی کہ حق تعالی اس آیہ مین فرماتا ہے کہ منکر پر خاموش نرہو اور اس سی چشم پوشی نکرو اسواسطی کہ ہرگاہ عذاب خدا نازل ہوتا ہے ظالم اور غیر ظالم اور خاص اور عام اوسمین داخل ہوتی ہین لیکن ظالمین واسطی ظلم کی اور غیر ظالمین واسطی ترک کرنی امر معروف اور نہی منکر سی اور اطفال اور مجانین اور بہائم داخل ہوتی ہین بر سبیل امتحان کی اور واسطی عبرت پکڑنی غیرونکی کہ تا عبرت لین اور یسی عکرمہ بن سدی سی منقول ہی کہ یہہ آیہ روز بدر مین نازل ہوا اور روز حرب جمل مین نتیجہ اسکا حاصل ہوا کہ ساتہ جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کی کارزار کیا اور فتنہ عظیم پیدا ہوا زبیر بن طلحہ نی روایت کی ہی کہ ہم اس آیت کو پڑہتی تہی اور نہ جانتی تہی ہم کہ اہل اس آیہ سی ہم ہین اسی جنگ جمل سی معلوم ہوا کہ مراد اس آیہ سی ہم ہین کہ بسبب مخالفت بیعت جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کی اور بسبب محاربہ اونکی کی فتنہ عظیم مین پڑی ہم ابن عباس سی منقول ہی کہ ہرگاہ یہہ آیت نازل ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ جو کوئی کہ علی پر ظلم کری بیچ جا

میری کی اور اس مقام میں کہ بیٹھا ہون میں یعنی مسند خلافت کو اوسی غصب کیے بعد از وفات میری کی ایسا ہی کہ انکار نبوت میرا
کیا ہی اور انکار جمیع پیغمبرونکا کیا کہ آگاہ ہو کہ محمد بن حذیفہ یمانی کہتا ہی جناب پیغمبر خدا نی فرمایا کہ بعضی [illegible] ایسی امور کی مرتکب ہونگی
کہ حق تعالی انکو بخشیگا اور صحبت میری انکو نجات دیگی اور بہلاکت اخروی گرفتار ہونگی اور ابو ایوب انصاری
نی نقل کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نی نقل کیا ہی کہ ای عمار قریب ہی کہ بعد میری فتنہ ہائی
عظیمہ پیدا ہونگی تا اینکہ نوبت بہ شمشیر کشی پہنچیگی اور بعضی بعضونکو قتل کرینگی ہرگاہ اس حال کو
مشاہدہ کیجیو اوسوقت متمسک ہو جیو ساتہہ اوس شخص کی کہ جو پہلو میں میری بیٹھا ہی کہ وہ علی
بن ابیطالب صلوات اللہ علیہ ہی اور جسوقت دیکہی تو کہ لوگ ایک صحرا کو جاتی ہین اور
علی ایک صحرائی دیگر کو پس تو ہمراہی علی کی اختیار کرنا ای عمار اطاعت علی کی میری ہی اور
اطاعت حق تعالی کی ہی اور اس حدیث کو اکثر اہل سنت نی بہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی
نقل کیا ہی قولہ لا تخونوا اللہ والرسول الآیہ جابر بن عبد اللہ انصاری سی منقول ہی
کہ سبب نزول اس آیہ کا یہہ تہا کہ جبرئیل علیہ السلام نزدیک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی آئی
اور کہا یا رسول اللہ ابو سفیان فلان موضع میں اوترا ہی بہ تہیہ حرب اور علی مشغول ہو اور
اس خبر کو پوشیدہ رکہو تا دفعتہ تاخت و تاراج اوسکا کرو ایک شخص نی منافقین سی ابو سفیان بن حرب
کو نامہ لکہا اور مسلمانونکی ارادی سی آگاہ کیا اوسوقت یہہ آیت نازل ہوئی اور زہری نی روایت
کی ہی کہ حق ابو لبابہ میں یہہ آیہ نازل ہوئی ہی اور باعث اس کا یہہ تہا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
نی قلعہ بنی قریظہ کو اکیس دن محاصرہ کیا آخر الامر اونہون نی طلب صلح کی کی حضرت نی فرمایا
صلح کرتا ہوں لیکن جبتک کہ حکم سعد پر اطاعت نکروگی صلح نکرونگا میں اونہون نی کہا
کہ ابو لبابہ کو نزدیک ہماری بہیجئی تا اوس سی ہم مشورہ کرین حضرت نی ابو لبابہ کو نزدیک اونکی

اونکی بچہ اور ابو لبابہ کو ساتھہ اونکی ربط تہا اس جہت سی کہ مال اور اولاد اونکا اونکی ہاتہہ مین تہا
پس اون لوگون نی پوچہا کہ ہم حکم معاذ پر راضی رہین یا نہین ابو لبابہ نی کہا کہ میرا مشورہ
نہین ہی اور انگشت شہادت طرف حلق کی کیا اور یہہ کنایہ تہا کہ تم سب کی سب مارے جاؤ گی
اوس وقت مین یہہ آیہ نازل ہوا ابو لبابہ کہتا ہی کہ ابہی یہہ آیہ نازل نہین ہوا تہا کہ جانا مینی خیانت
کی مینی خدا اور رسول اوسکی سی اور پشیمان ہوا مین اور نزدیک پیغمبر کی آیا دیکہا مینی کہ یہہ آیہ
نازل ہوا ہی بعد اسکی کی مین مرحض ہوا خدمت پیغمبر سی اور اپنی تئین ستون مسجد پر
باندہا اور قسم کہائی کہ کہانا نہ کہاونگا جب تک کہ مر جاؤن کا یا حق تعالی توبہ میری کو قبول
کری سات شبانہ روز بہوکا پیاسا رہا تا اینکہ غش آیا اور کرا حق تعالی نی توبہ اوسکی قبول
کی لوگون نی کہا کہ اب تو اپنی تئین کہول دی اوسنی کہا کہ قسم خدا کی جب تک کہ پیغمبر اپنی ہاتہہ سی
نہ کہولین کی نہ کہولونگا بعد اسکی وہ حضرت تشریف لائی اور اپنی ہاتہہ سی کہولا ابو لبابہ نی کہا کہ جو
زمین اور جو منزل کہ رکہتا ہون مین صرف فقرا کرون مین جناب نبوی نی کہا کہ نہین ثلث مال اپنا تصدق کرتا کفارہ گناہ ہو
تیرا کافی ہو تکملہ رکوع نعم سیپارہ نہم [illegible]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ
اے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو اگر ڈرو گے خدا سے کرے گا واسطے تمہارے نصرت کہ جدا کرے ہووی حق و باطل مین اور کفارہ کرے گا تمہاری برائیاں

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۞ وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
اور بخشی گا تمکو اور خدا صاحب فضل بزرگ ہے اور یاد کر اے محمد وقتیکہ مکر کیا ساتھ تیرے اون لوگون نے کہ کافر ہوے

لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۗ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۗ
تا کہ حبس کرین وہ تجکو یا قتل کرین وہ تجکو یا خارج کرین وہ تجکو اور مکر کرتی ہین وہ اور برائی مکر دیتا ہی خدا اونکو

اللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ۝ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا قَالُوا قَدْ سَمِعْنَا

خدا بہتر جزا دینے والا مکاروں کا ۔ اور وقتیکہ تلاوت کی جاتی ہیں اوپر اونکی آیات ہماری کہتی ہیں وہ تحقیق کہ سنا ہمنے

لَوْ نَشَاءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَا إِنْ هٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ وَ

اگر چاہیں ہم ہر آینہ کہیں ہم مثل ان آیتوں کی نہیں ہے یہہ مگر قصہ اگلوں کا اور یاد کر اے محمد

إِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ

وقتیکہ کہا اونہوں نے اے بار خدایا اگر ہے یہہ قرآن حق نزدیک تیرے سے پس نازل کر

عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ وَمَا كَانَ اللّٰهُ

اوپر ہمارے پتھر آسمان سے یا لاؤ ساتھہ ہمارے عذاب دردناک اور نہیں ہے خدا

لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۝

کہ عذاب کرے اونکو حال آنکہ تو بیچ اونکے ہے اے محمد اور نہیں ہے خدا عذاب کرنیوالا اونکا حال آنکہ وہ استغفار کریں

وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا

اور کیا ہے واسطے اونکے یہہ کہ نہ عذاب کرے اونکو خدا حالانکہ وہ باز رکھیں مومنوں کو داخل ہونے سے مسجد الحرام سے اور نہیں

كَانُوا أَوْلِيَاءَهُ ۚ إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝

ہیں وہ متولیان مسجد نہیں ہیں متولیان اوسکی مگر پرہیزگاران اور لیکن بہت اونکے نہیں جانتے ہیں

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً ۚ فَذُوقُوا

اور نہیں ہے دعا کفار کی نزدیک کعبہ کے مگر صفیر اور ہاتھہ پر ہاتھہ مارنا پس چکھو تم

الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ

عذاب کو بسبب اس چیز کے کہ تھے تم کہ انکار کرتے تھے تحقیق کہ وہ لوگ کہ کافر ہوئے خرچ کرتے ہیں مال اپنے کو

أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ فَسَيُنْفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ
اموال اپنی کو تاکہ باز رکہین وہ لوگونکو راہ خدا سے پس قریب ہے کہ خرچ کرین وہ تمام مال اپنی کو بعد اسکی ہوا ویگا اونکی

حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ۝ لِيَمِيزَ اللَّهُ
حسرت بعد اسکی مغلوب کیے جاوینگے اور وہ لوگ کہ کافر ہوے طرف دوزخ کی اوٹہائی جاوینگے تاکہ تمیز دی خدا

الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ عَلَىٰ بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ
بدکو پاک سے اور جمع کرتا ہی بدکو بعضے اونکے کو اوپر بعضونکی پس جمع کریگا اون

جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ ع
سب کو پس لاویگا اونکو بیچ جہنم کی یہہ گروہ زیان کار وہی ہین

قولہ وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا الخ منقول ہی کہ ہر گاہ انصار ایمان لائی قریش کو اندیشہ ہوا سرای قصی بن کلاب مین جمع ہوی کہ تا امر پیغمبر مین مشورہ کرین اور یہہ مشورہ اوسوقت تہا کہ صحابہ کو اجازت ہجرت کی ہوئی تہی طرف مدینہ کی اور سوائی حضرت امیرالمومنین اور ابوبکر کی کوئی صحابی پیغمبر مین نہ رہا تہا القصہ روسائی قریش نی امر آنحضرت مین مشورہ کیا اور ابلیس بصورت پیر بن کر آیا پوچہا لوگون نی کہ تو کون ہی کہا اوسنی کہ اہل نجد سی ہون مین اور گرم و سرد روزگار بہت سا دیکہا ہے مینی اور نیک و بد بہت سی آزمائی ہین مینی سنا ہی مینی کہ تم امر محمد مین مشورہ کرتی ہو چاہا مینی کہ مین بہی حاضر ہون کہ اگر رای تمہاری صواب پر ہو تابع ہون مین اور اگر اوسمین خطا کرو تو تمکو اوس سے آگاہ کرون مین اور رای صحیح اپنی سی آگاہ کرون مین تا اوسکو ہلاک کرو مین بعد اسکی ابو البختری نی گفتگو شروع کی اور کہا کہ رای میری یہہ ہی کہ اسکو حبس کیا چاہی اور دروازہ گہر کو مسدود کیا چاہی اور روزن سے آب و نان سد رمق دیا چاہی تا مر جاوی ابلیس نے کہا کہ یہہ رای بد ہی سو اسطی کہ اکثر اہل مدینہ اسلام

لائی ہین اور بہت یاران اوسکی مدینہ مین گئی ہین اور بنی ہاشم بہی اس شہر مین بہت ہین ساتہہ تمہارے
جنگ کرینگی اور اوسکو حبس سی چہڑالیوینگی ابو البختری نی کہا کہ شیخ نجدی سچ کہتا ہی ہشام
بن عمر نی کہا کہ صلاح میری یہہ ہی کہ اس مرد کو اونٹ پر بٹہا کر کسیطرف کو اس ولایت سی اخراج
چاہی ابلیس نے کہا کہ یہہ رائی بد ہی ہو اسطی کہ محمد مرد فصیح اور بلیغ اور شیرین زبان ہی جس جگہہ
جائیگا سب کو دعوت کریگا اور فریب مین لاویگا اور اونکو گرویدہ کریگا اور تمستی کارزار کریگا
لوگون نی کہا کہ سچ کہتا ہی شیخ نجدی ابو جہل نی کہا کہ رائی میری یہہ ہی ہر ایک قبیلہ قریش سے
ایک ایک شخص کو طلب کیا چاہی تا باتفاق اوسکو قتل کرین اور خون اوسکا قبائل مین منتشر اور پراگندہ
ہوجاوی اور بنی ہاشم تمام قبائل سی محاربہ نکر سکینگے بالضرورت دیت پر راضی ہونگی ابلیس نے
کہا کہ یہہ رائی نیک ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ یہہ رائی ابتدا ابلیس نے بتلائی تہی بعد اسکی ابو جہل نے قبیلہ
قریش سی ایک شخص کو طلب کیا اور مقرر کیا کہ اس شب حضرت کو قتل کیا چاہی جبرئیل نی حضور
حال کو عرض اقدس مین پہنچایا اور کہا کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ اس شہر سی باہر جاؤ بعد اسکی
اونحضرت نی علی بن ابیطالب سی کہا کہ خدا نی مجہی اسطرحسی حکم کیا ہی کہ اس شہر سی باہر جاؤن
تم اور تو آج کی شب فرش میری پر سورہو تا اگر قریش پیچہا میرا کرین تو جگہہ میری خالی نہ دیکہین
کی اور کوئی ضرر ساتہہ میری نہ پہونچاوین کی بعد اسکی ملبوس اپنا اوتارا اونکو پہنایا اور اون کو
خوابگاہ اپنی مین سلایا اور وہان سی ہمراہ ابو بکر کی باہر آئی اور کیفیت باہر آنی کی ماسبق مین تحجنے
بیان ہوی لہذا حق تعالی نی یہہ آیہ در باب مکر و حیلہ کفار قریش کی نازل کی إِذْ يَمْكُرُ بِكَ الآیہ

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا

کہہ تو ای محمد واسطی اون لوگونکی کہ کافر ہوے اگر باز رہین وہ کفر سے عفو کیا جاوے واسطی اونکی وہ چیز کہ آگی ہوی اور اگر پہر پہرین وہ

يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ○ وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ

پہر بہی پس تحقیق گذر چکی ہے سنت اگلوں کی اور جنگ کرو تم اون سے تا اینکہ نہ رہے

فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّيْنُ كُلُّهُ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ

شرک اور ہووے دین کل اوسکا واسطے خدا کے پس اگر وہ باز رہیں کفر سے پس تحقیق خدا ساتھ اوس چیز کے کہ عمل کرتے ہیں

بَصِيْرٌ ○ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ○

دیکھنے والا ہے اور اگر اعراض کریں وہ حق سے پس جانو تم تحقیق خدا مددگار تمہارا ہے بہتر مددگار ہے اور بہتر یاری کرنیوالا

وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ

اور جانو تم تحقیق کہ وہ چیز کہ حاصل ہو تمکو لوٹ سے کفار کے چیزی سی پس تحقیق واسطے خدا کے ہے خمس اوسکا

وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ اِنْ

اور واسطے رسول کے اور واسطے صاحبان قرابت کے اور یتیموں کی اور درویشوں کی اور مسافروں کی اگر

كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَا اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى

ہو تم کہ ایمان لائے ہو تم ساتھ خدا کے اور ساتھ اوس چیز کہ نازل کیا ہمنے اوپر بندہ اپنے محمد کے روز جدائی کے روز ملنے

الْجَمْعٰنِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَ

دونو فریق اور خدا اوپر ہر شی کی توانا ہے وقتیکہ تھے تم ساتھ کنارہ وادی کی اور تھے

هُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ

وہ ساتھ کنارہ وادی دور کے اور شتر سواران کاروان زیر تر تم سے تھے اور اگر وعدہ کرتے تم باہم لڑنے کا

لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ○

ہر آئینہ اختلاف کرتے ہو تم بیچ وعدہ کے اور لیکن جمع کرتا ہے تمکو تا کہ جاری کرے خدا ایک حکم کو کہ تھا کیا گیا

الجزء العاشر

لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ وَإِنَّ اللَّهَ

تاکہ ہلاک ہووے وہ شخص کہ ہلاک ہوا حجت روشن سے اور زندہ ہووے وہ شخص کہ زندہ ہوا حجت ظاہر سے اور مقرر تحقیق کہ خدا

لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ إِذْ يُرِيكَهُمُ اللَّهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا ۖ وَلَوْ أَرَاكَهُمْ

ہر آئینہ سننے والا ہے دانا ہے اور یاد کرو جسوقت کہ دکھلایا اون کفار کو خدا نے بیچ خواب تیرے کی تھوڑی گروہ کو اور اگر دکھلاتا خدا تجھکو

كَثِيرًا لَفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ سَلَّمَ ۗ إِنَّهُ عَلِيمٌ

بہت ہر آئینہ نامردی کرتے تم اور ہر آئینہ نزاع کرتے تم بیچ حکم قتال کے اور لیکن خدا نے نگاہ رکھا تمکو نامردی سے مقرر تحقیق کہ خدا دانا ہے

بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ وَإِذْ يُرِيكُمُوهُمْ إِذِ الْتَقَيْتُمْ فِي أَعْيُنِكُمْ قَلِيلًا

ساتھ اوس چیز کے کہ بیچ سینوں کے ہے اور یاد کرو جسوقت کہ دکھلایا تمکو کفار کو جسوقت کہ ملاقات کی تمنے ساتھ انکے بیچ آنکھوں تمہاری کے تھوڑے

وَيُقَلِّلُكُمْ فِي أَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا ۗ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۝

ع

اور کم کیا تم کو بیچ چشمہائے کفار کے تاکہ جاری کرے خدا ایک حکم کو کہ تھا ہونے والا اور طرف خدا کے پھیرے جاتے ہیں سب امر

علما نے کیفیت قسمت خمس میں اور مستحقین میں اختلاف کیا ہے بچند اقوال ایک یہہ ہے کہ گئی ہیں طرف
اوسکی ہمارے اصحاب اور وہ یہہ ہے کہ تقسیم خمس چھہ سہم پر ہوتی ہے ایک سہم خدا ہے کہ واسطے
رسول کے ہے اور ایک سہم رسول کا ہے اور ایک ذوی القربی کا ہے اور تینوں سہم بعد رسول کے
امام کے ہیں جو قائم مقام رسول کے ہو اور ایک یتیمان آل محمد کی اور ایک سہم واسطے مساکین آل
محمد کے ہے اور ایک سہم ابنای سبیل آل محمد کی ہے اور ان سہموں میں کوئی غیر انکا شریک نہیں ہے
اور دوسرا یہہ ہے کہ تقسیم سہم پانچ پر ہوتی ہے اس جہت سے کہ سہم خدا اور رسول کو ایک گنا ہے
اور یہہ قول ابن عباس اور ابراہیم اور قتادہ کا ہے اور تیسرا یہہ ہے کہ تقسیم کیا جائے گا چار سہم پر
ایک سہم ذوی القربی کا اور ایک سہم یتیمان کا اور ایک مساکین کا اور ایک ابن السبیل اور یہہ مذہب

الانفال

مذہب شافعی کا ہی اور ربیع نی کہا ہی کہ تین قسم پر تقسیم ہوا اسواسطی کہ سہم رسول بوفات ساقط ہوا
اور سہم ذوی القربی خلفاؤن نی ندیا اور یہہ مذہب ابیحنیفہ کا ہی سید کائنات صلوة الله علیہ
منقول ہی کہ جو شخص کہ احسان کری ساتہہ ایک اہلبیت میرکی دنیا مین عوض اوسکا روز قیامت مین
دونگا مین اور حضرت نی فرمایا کہ مین شفاعت کرونگا چار گروہ کی اگرچہ محشر مین باگناہان دنیا
اوین ایک وہ شخص کہ یاوری اور مدد کی ہو ذریت میرکی اور دوسرا وہ شخص کہ مال اپنا ذریت
میرکو دیا ہو عسرت مین اور تیسرا وہ شخص کہ دوست رکہتا ہو ذریت میرکو ساتہہ زبان اور دل
کی اور چوتہا وہ شخص کہ سعی کی ہو قضا حوائج ذریت میری مین اوسوقت کہ دشمنون نی انکو نکال دیا
ہو اور ردی و لنسی کی ہو اور جناب صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ ہرگاہ روز قیامت ہوگا
منادی ندا کریگا کہ اے خلائق خاموش ہو کہ حضرت محمد چاہتی مین کہ تم سی کچہہ سخن کہین پس خلائق
خاموش ہونگی بعد اسکی حضرت فرماوینگی اور کہری ہونگی کہ اے گروہ خلائق جس شخص کو کہ کوی نعمت یا
احسان پاینگی ہو کہ ہمسی کی ہو اوٹہی تا مین عوض اوسکو دون پس خلائق کہین گی کہ پدران اور مادران
ہماری فدا ہون تمپر ہمسی کیا نعمت اور احسان اور کیا نیکی ہستی کی ہی ہمنی بلکہ تمام نیکیان اور احسانات
اور نعمات خداوند عالمیان اور رسول اوسکی کی ہین سب خلق پر بعد اسکی حضرت نی فرمایا کہ ارے
اسیطرحسی ہی کہ کہتی ہو اور پہر فرمایا کہ جس شخص نی کہ جگہہ دی ہو ایک اہلبیت میرکو یا نیکی
کی ہو ساتہہ انکی یا برہنہ انکی کو پہنایا ہو گرسنہ انکی کو سیر کیا ہو اوٹہہ کہڑا ہو تا مین عوض اوسکا
اور جزا دون پس اوس جماعت نی کہ نیکی سادات سی کی ہو گی اوٹہہ کہڑی ہونگی پس ندا
رب العزت سی پہنچی گی کہ ای محمد اور ای حبیب میری جزا انکی مینی تجہپر چہوڑی بہشت
مین جس جگہہ کہ چاہی تو ساکن کر پس حضرت رسول انکو ساکن کریگا وسیلہ مین کہ وہ اعلای

مراتب بہشت کا ہی اور رہینگی انکو ایسی جگہہ مین کہ ہمیشہ حضرت سید المرسلین اور ائمہ معصومین
کو دیکھینگے اور عظیم ترین لذتہای اہل بہشت کی دیکھنا ان لوگونکا ہوگا اور حضرت رسالت
سی منقول ہی کہ سخت ترین ہولہای قیامت اوسوقت ہوگا کہ خدا اور رسول اور ائمہ
طاہرین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین اور سادات کہ صاحبان خمس ہین طلب خمس کرینگی اوس کام
مین کہ سب کو چشمداشت شفاعت کی انسی ہوگی پس جسوقت یہہ دشمن ہونگی حال ہندیکا کیا ہوگا
اور خمس سات چیز مین واجب ہے اول غنیمت دار الحرب کہ کافر سی لی ہا مسلمان سی کہ جسنی امام
زمان پر خروج کیا ہو دوم معادن ہے مثل کان طلا و نقرہ و مس و آہن و سرب و قلعی و یاقوت و
زمرد و زبرجد و سرمہ و فیروزہ و نفط و گوگرد و امثال اسکی اور سوم گنج اور چہارم جواہر ید اور مرجان
ہی کہ دریا سی نکالتی ہین غوطہ مین اور پنجم بقیہ فائدہ تجارات اور باغات وغیرہ سی کہ خرچ سال لیا
سی ہو اور ششم وہ زمین ہی کہ یہود اور نصاری اور مجوسی مسلمانون سی مول لین خمس اوسکا
دین اور ہفتم وہ مال حلال ہی کہ مخلوط بمال حرام ہو بشرطیکہ مالک اوسکا اور مقدار اوسکا
حرام معلوم نہو فقولہٗ فِیٓ اَعْیُنِہِمْ منقول ہی کہ ابو جہل روز بدر کہتا تہا کہ ساتہہ ہتیار
کی ان سی جنگ نکرو بلکہ ہاتہہ سی ان کو گرفتار کرلو اور رسیون سی باندہ لو اور
ہرگاہ حرب مین مشغول ہوی حق تعالی نی مومنونکو دو برابر انکی دکھلایا اس سبب سی
دل شکستہ ہوی اور شکست ہوی اور یہہ سورہ ایات عظیمہ سی ہے اسواسطی کہ قوت باصرہ اگرچہ ممکن ہے
کہ بسبب جہت کے قلیل کو کثیر یا کثیر کو قلیل لیکن ساتہہ اس حد کی نہین ہوسکتے

یَآ اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا

ای وہ لوگ کہ ایمان لائی ہو جسوقت ملاقات کرو تم ساتہہ گروہ کفار کے پس استوار ہو جنگ مین اور یاد کرو تم خدا کی بہت

كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا

بہت شاید کہ تم ظفر پاؤ تم اور اطاعت کرو تم خدا کی اور رسول اوسکی کی اور نہ خلاف کرو تم

فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝

پس نامردی کرو تم اور جاتی رہیگی قوت تمہاری اور شکیبائی اختیار کرو تم بدرستیکہ خدا ساتھ صبر کرنیوالونکی ہے

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِم بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ

اور نہ ہو تم مانند اون لوگون کی کہ باہر گئے گہرون اپنے سی از روی سرکشی کی اور واسطے نمایش خلق

وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ۝ وَإِذْ زَيَّنَ

اور باز رکہا لوگون کو راہ خدا سے اور خدا ساتھ اوس چیز کی کہ عمل کرتی ہین وہ عالم ہے اور یاد کرو جبکہ زینت دی

لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ

واسطے اونکی شیطان نے کردارہای اونکی کو اور کہا شیطان نے کہ نہین ہے غلبہ اوپر تمہاری آج کی دن لوگون سے

وَإِنِّي جَارٌ لَّكُمْ فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ وَ

اور بدرستیکہ مین فریادرس تمہارا ہون پس جس گاہ کہ دیکہا دونو گروہ نی پہرا شیطان اوپر دونو پاشنہ اپنے کی

قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكُمْ إِنِّي أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ

کہا شیطان نے بدرستیکہ مین بیزار ہون تمسے تحقیق کہ مین دیکہتا ہون اوس چیز کو کہ نہین دیکہتے ہو تم بدرستیکہ مین ڈرتا ہون خدا سے

وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي

ع

اور خدا سخت عذاب کرنیوالا ہے یاد کرو جبکہ کہا منافقون نے اور اون لوگون نے کہ بیچ

قُلُوبِهِم مَّرَضٌ غَرَّ هَٰؤُلَاءِ دِينُهُمْ ۗ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ

دلون اونکی کی بیماری تہی فریفتہ کیا ہے مومنونکو دین اونکی نی اور جو شخص کہ توکل کری اوپر خدا کے

فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا الْمَلَائِكَةُ

پس بتحقیکہ خدا غالب ہی محکم کار ہے اور اگر دیکھی تو ای محمد وقتیکہ قبض ارواح کرتی اون لوگونکی کہ کافر ہوئے فرشتگان

يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝

مارتے تھی گرزہای آتشین اوپر روہا اونکی کی اور اوپر پشتہا اونکی کی اور کہتی تھی کہ چکھو تم عذاب سوزان کو

ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝

یہہ بسبب اوس چیز کی کہ آگی کیا ہے ہاتون تمہارے نی او بتحقیق کہ خدا نہین ظلم کرنیوالا ہے واسطی بندون اپنی کے

كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ

ایمحمد عادت مشرکان قریش کی مثل عادت قوم فرعون کی ہی اور مانند عادت اون لوگونکی ہی کہ آگی فرعون سے تھی کافر ہوئے وہ ساتھہ آیات خدا کے

فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝

پس لیا اونکو خدا نی بسبب گناہون اونکی کی بدرستیکہ خدا قوت رکھتا ہی سخت عذاب کرنیوالا ہے

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلَىٰ قَوْمٍ حَتَّىٰ

یہہ عقوبت بسبب اسکی ہی کہ خدا نہ تھا تغیر دینے والا کسی نعمت کو کہ دیا ہو اوسکو اوپر ایک گروہ کی یہانتک کہ

يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ ۙ وَأَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ كَدَأْبِ آلِ

تبدیل کرین وہ اوس چیز کو کہ ساتھہ نفسون اونکی کی ہے اور بدرستیکہ خدا شنوا ہی دانا ہے کار ترش مثل عادت قوم

فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُم

فرعون کے ہی اور مثل اون لوگونکی کہ آگی اون سے تھی تکذیب کی کفار نی آیات رب اپنی کی پس ہلاک کیا ہمنی اونکو

بِذُنُوبِهِمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوا ظَالِمِينَ ۝ إِنَّ

بسبب گناہون اونکی کی اور غرق کیا ہمنے دریای قلزم مین قوم فرعونکو اور سب یہہ تھے ظلم کرنیوالی اوپر اپنے بدرستیکہ

إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ

بدرستیکہ بدتر دوابے نزدیک خدا کی وہ لوگ ہیں کہ کافر ہوئے پس وہ نہ ایمان لاوینگی

الَّذِينَ عَاهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ

وہ لوگ کہ عہد کیا تو نی اون سے بعد اسکی توڑا اونہون نے عہد اپنے کو بیچ ہر مرتبہ کی

وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ ۝ فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ

اور وہ نہیں ڈرتی عہد اپنے سی پس اگر پاوے تو اونکو بیچ جنگ کی پس متفرق کرا اونکو سبب قتل اونکی

خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ۝ وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً

پیچھی ہیں اونکی شاید کہ وہ پند لیوین اور اگر ڈری تو اوس گروہ سی کہ عہد کیا ساتھہ تیرے نقض عہد کا

فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ ۝ ع وَلَا

ع

پس ڈال دی طرف اونکی عہد اونکی کو اوپر برابری کی بدرستیکہ خدا نہیں دوست رکھتا ہے خیانت کرنیوالون کو اور نہ

يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَبَقُوا إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ ۝ وَأَعِدُّوا لَهُم

گمان کرتو اون لوگون کو کہ کافر ہوئے کہ سبقت کی اونہون نے بدرستیکہ نہیں عاجز کرینگی وہ ... اور مہیا کرو

مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ

جو کچھہ ہو سکی توانائی سی بندہی ہوئی گھوڑون سے واسطی جہاد کے کہ ڈراؤ تم ساتھہ اوسکی دشمن

اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ

خدا اور دشمن اپنے کو کفار مکہ میں اور اورونکو کہ ورای ان کفار مکہ کی ہیں نہیں جانتے ہو تم اونکو خدا جانتا ہے اونکو

وَمَا تُنفِقُوا مِن شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ

اور وہ چیز کہ خرچ کرتے ہو تم کسی چیز سی بیچ راہ خدا کے تمام کیا جاویگا عوض اوسکا طرف تمہاری اور تم نہ ظلم کئے جاوگے

وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ

اور اگر میل کریں وہ مشرکین اسطی صلح کی پس خواہش کر تو بھی ساتھہ اونکی صلح کے اور اعتماد کر تو اوپر خدا کے اندرستیکہ سننا ہے

الْعَلِيمُ ۝ وَإِنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ هُوَ

دانا ہے اور اگر ارادہ کریں وہ یہہ کہ فریب دین تجھکو پس تحقیق کافی ہی تجھکو خدا وہ خدا

الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ ۝ وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ

ایسا ہے کہ مدد کی تیری ساتھہ قوت اپنی کی اور ساتھہ مومنوں کی اور الفت ڈالے بیچ دلوں اونکی کی

لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ

اگر خرچ کری تو اوس چیز کو کہ بیچ زمین کی ہی سب کو نہ الفت ڈال سکی گا تو بیچ دلوں اونکی کی اور لیکن

اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ

خدا الفت ڈالتا ہی درمیان اونکی تحقیق کہ خدا غالب ہی محکم کار ہی اے پیغمبر برگزیدہ کافی ہی تجھکو

اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ

خدا اور اوس شخص کو کہ پیروی کی تیری مومنوں سی اے پیغمبر برگزیدہ رغبت دلا

الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا

مومنوں کو اوپر قتال کی اگر ہوں ستے بیس شخص صبر کرنیوالے غالب ہوں

مِائَتَيْنِ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا

دوسی پر اور اگر ہوں ستے سو غالب ہوں ہزار پر اون لوگوں سے کہ کافر ہوئے ہیں

بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ۝ الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ

بسبب اسکی کہ وہ گروہ ہیں کہ نہیں جانتے ہیں خدا کو اب سبک کیا خدا نے تم سی اور جانا

وَعَلِمَ اَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا فَاِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا

اور جانا اس بات کو کہ بیچ تمہارے ضعف ہے پس اگر ہوں تمہی سو صبر کرنیوالی غالب ہون

مِائَتَيْنِ وَاِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ اَلْفٌ يَغْلِبُوا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ

دوسی پر اور اگر ہون تم سی ہزار غالب ہون دو ہزار پر ساتہہ حکم خدا کی اور

اللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِيْنَ ○ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى

خدا ساتہہ صبر کرنی والونکی ہی نہین ہی لائق نبی کی یہہ کہ ہوین اسکی واسطی اسیران تا اینکہ

يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ

قتل کرین وہ بہت سی بیچ زمین کی ارادہ کرتی ہو تم مال دنیا کو اور خدا چاہتا ہی تو اب اخرت کو

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا

اور خدا غالب ہے محکم کار ہے اگر نہ ہوتا مکتوب جانب خدا سے کہ ہو چکا ہر اینہ پہنچتا تمکو بیچ اوس چیز

اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا

کہ لیا تمنے عذاب بزرگ پس کہاؤ تم اوس چیز سے کہ غنیمت لی ہی تمنے کہاؤ تم حلال اور پاک

ع

وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

اور ڈرو تم اللہ سی بدرستیکہ خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

اَلْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا کنز العرفان مین لکہا ہی آیہ الآن خفف اللہ عنکم از باب نسخ ہی اور سبب اسکا یہہ تہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی ہمزہ کو ساتہہ تیس سوار کی جنگ کو بہیجا کہ وہ تین سی سوار تہی کہ وہ لشکریان ابوجہل سی تہی اور نیجہ کثرت مشقت کہ مومنونکو پہنچی تہی حق تعالی نی اس حکم کو تخفیف دیا اور مجاہد ایک کا ساتہہ دو کی مقرر کیا

منقول ہی کہ روز بدر ستر شخص اسیر ہوئی اور جملہ اونکی سی عباس ہتی اور عقیل ابن ابیطالب
ہتی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی درباب ان اسیرونکی اصحاب سی مشورہ کیا ابوبکر نی
کہا کہ رسول اللہ کا برادر اصاغر اس قوم کی اقارب اور اشاع تمہاری ہین اگر ہر ایک بقدر
طاقت اپنی کی فدیہ دین بہتر ہی اونکی قتل کرنی سی اسواسطی کہ شاید یہہ اسلام لاوین عمر نی
کہا یا رسول اللہ یہہ پیشوایان اہل شرک ہین اور تمکو تمہاری گہر سی باہر نکالا ہی انپر رحم نہ کیجئی
اور حکم کیجئی کہ سب کی گردن ماریں اور حقتعالی فدیہ لینی سی مستغنی ہی عقیل کو دست علی مین
دیا اور عباس کو دست حمزہ مین اور اورونکو کہ خویشان میری ہین مجہی حوالہ کیجئی کہ قتل کرین
اور سعد بن معاذ نے کہا کہ ایک گڑہی مین جمع کیجئی اور خاشاک اوپر ڈالئی اور آگ سی انکو جلا دیجئی حضرت نے فرمایا لوگون سے
کہ ان کی حق مین تین حکم ہین جسکو چاہو اختیار کرو ایک یہہ کہ اسلام لا دین اور دوسرا یہہ کہ قتل
کرین اور تیسرا یہہ کہ فدیہ لین لوگون نی اخذ فدیہ کو اختیار کیا روز دیگر رسول خدا صلی اللہ علیہ و
آلہ کو دیکہا دلتنگ اور غضبناک بیٹہی ہین ابوبکر نی پوچہا حضرت نی فرمایا کہ واسطی اصحاب تیرکی
لینی فدیہ مین اور عذاب حق تعالی اسطرحسی نزدیک ہوا تہا کہ جسطرحسی یہہ درخت نزدیک ہے
اوسوقت حق تعالی نی یہہ آیہ نازل کی قولہ لمسکم فیما اخذتم
کنز العرفان مین لکہا ہی کہ بعد اختیار دینی پیغمبر کی لینی فدیہ اور قتل مین اصحاب کی طمع حرکت
مین آئی اور قتل اونکی سی درگذری اکثر فدیہ کا چہار ہزار درہم ہتی اور اقل ایک ہزار مروی ہے
کہ جسوقت عباس کو اسیر کیا بستا وقیہ طلا کی اوسنی لئی پیغمبر نی فرمایا کہ یہہ تو غنیمت ہی فدیہ اپنے
نفس کا دیا چاہئی عباس نی کہا کہ ای محمد روا رکہتا ہی تو کہ عم تیرا آگی اپنی اور بیگانہ کی ہاتہہ
پہیلاوی اور گدائی کری اور مین اتنا فدیہ کہان سی لاون حضرت نی فرمایا کہ مدرہای زرکیہ

زر کہ بوقت سفر کی زوجہ اپنی ام الفضل کو بسبیل امانت دی تہی کہ اگر کچہہ سانحہ مجہہ پر ہوگا تو تو بیچ
فرزندان میری پر تقسیم کیجیو عباس نی کہا کہ اس امر کو میں نے ام الفضل سی پوشیدہ کیا مین کہا تہا
اور بخدا کہ کوئی شخص اسپر مطلع نہتا اور وہ زر شب تار مین ام الفضل کو دی تہی مینی تمکو کس نی
خبر دی پیغمبر نی کہا کہ رب میری نی مجہی مطلع کیا اس سے عباس نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و
انک عبدہ و رسولہ پس فدیہ لیا اور فدیہ مین شخص ور کا خویشان اپنی سی دیا اور بعد لینی فدیہ کی
یہہ آیہ نازل ہوئی نکلہ رکوع سوم سپارہ دہم قولہ لِلسَّلم پانچ حرف ہین ببنیات اوسکا دو سی تین
تیس ہوتی ہین نکلی اوس سے یہہ عبارت ان لحب آل احمد و لاہم قولہ و بالمؤمنین دس حرف
ہین ببنیات اوسکا تین سی نو اسی ہوتی ہین نکلی اوس سے یہہ عبارت و اولاء علی ابن ابیطالب
ہو حبیب الاحمد قولہ و من اتبعک من المؤمنین سترہ حرف ہین ببنیات اوسکا ہے
تین تالیس ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت وہو علی جداً صلوات اللہ علیہ

یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّمَنْ فِیْۤ اَیْدِیْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰۤی ۙ اِنْ یَّعْلَمِ اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ

ای پیغمبر برگزیدہ کہہ تو واسطی اونکی بیچ ہاتہون تمہاری کی ہین اسیرون سے اگر جانی خدا بیچ دلون تمہاری کی

خَیْرًا یُّؤْتِكُمْ خَیْرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

بہتر تکو دی تمکو بہتر اوس چیز سے کہ گیا ہی تمسی اور بخشی تمکو اور خدا بخشنے والا ہے مہربان ہے

وَ اِنْ یُّرِیْدُوْا خِیَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ

اور اگر چاہین وہ خیانت تیری کو پس بتحقیق خیانت کی اونہون نے ساتہہ خدا کی آگی سی پس قادر کیا

مِنْهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا

اوپر اونکی اور خدا دانا ہے محکم کار ہے اور بدرستیکہ وہ لوگ کہ ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیا اونہون نے

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا

ساتھ اموال اپنی کی اور نفسوں اپنی کی بیچ راہ خدا کی اور اون لوگوں نے کہ جگہہ دی مہاجروں کو اور نصرت کی اونہوں نے

اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا

یہہ گروہ بعضی اونکی دوست ہین بعضونکی اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور نہ ہجرت کی اونہون نے نہین ہے

لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ

واسطی میراث تمہاری کے ولایت اونکی سی کوئی چیز تا اینکہ مہاجرت کرین وہ اور اگر طلب نصرت کرین وہ تم سے

فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ

بیچ دین کی پس اوپر تمہاری یاری کرنا ہی مگر اوپر گروہ کی کہ درمیان تمہاری اور درمیان اونکی عہد ہے

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ

اور خدا ساتھ اوس چیز کی کہ عمل کرتی ہو بینا ہے اور وہ لوگ کہ کافر ہوئی بعضی اونکی دوست بعضونکی ہین

اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اگر نہ کروگی تم اوسکو ہوگا فتنہ بیچ زمین کی اور فساد بڑا اور وہ لوگ کہ ایمان لائے

وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا

اور ہجرت کی اور جہاد کیا اونہون نے بیچ راہ خدا کی اور وہ لوگ کہ جگہہ دی وہنون نے مہاجروں کو اور مدد کی

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ

یہہ گروہ وہی ایمان لانیوالی ہین ساتھ حق کی واسطی اونکی آمرزش ہی اور رزق بزرگ ہی اور وہ لوگ

اٰمَنُوْا مِنْ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ

کہ ایمان لائے بعد صلح حدیبیہ کی اور ہجرت کی اور جہاد کیا اونہون نے ساتھ تمہارے پس وہ گروہ تمسی ہین

مِنكُمْ وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

تسی ہین و صاحبان قرابت بعضی اولی بہتر ہین بعضی سے بیچ کتاب خدا کی بدرستیکہ خدا ساتہہ تمام چیزونکی دانا ہی

اٰیاتہا ١٢٩ سُورَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ كلماتہا ٢٤٩٧ حروفہا ١٠٨٨٧ رکوعہا ١٦

سورہ برات نازل ہوئی مدینہ مین

بَرَاءَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ۝

بیزاری ہی جانب خدا کی اور رسول اوسکی سی طرف اون لوگونکی عہد کیا تمنی مشرکون سے

فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ وَ

پس سیر کرو تم بیچ زمین کے چار مہینے اور جانو تم تحقیق کہ تم نہین عاجز کرنیوالی خدا کی ہرا و

أَنَّ اللَّهَ مُخْزِي الْكَافِرِينَ ۝ وَأَذَانٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ

تحقیق کہ خدا رسوا کرنی والا کافرونکا ہی اور یہہ آگاہ کرنا ہی جانب خدا سے اور رسول اوسکی سی طرف لوگونکی

يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ فَإِن تُبْتُمْ

روز حج اکبر مین بدرستیکہ خدا بیزار ہی مشرکون سی اور رسول اوسکا بہی بیزار ہے پس اگر توبہ کرو تم

فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ وَبَشِّرِ

پس وہ بہتر ہی واسطی تمہارے اور اگر پہرو تم توبہ سے پس جانو تم کہ تحقیق کہ تم نہین عاجز کرنی والی خدا کے اور بشارت دے

الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ

اون لوگونکو کہ کافر ہوئی ساتہہ عذاب دردناک کی مگر وہ لوگ کہ عہد کیا تمنی اون سے تم مشرکون سی پس

لَمْ يَنقُصُوكُمْ شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ

نہ کم کیا اونہونے کسی چیز کو اور نہ یاری کی اوپر جنگ تمہارے کسی کی پس تمام کرو تم طرف اونکی عہد اونکا

إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ○ فَإِذَا انسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ

مدت اونکی کی بدرستیکہ خدا دوست رکہتا ہی پرہیزگارونکو پس وقتیکہ گذر جائین ماہہای حرام

فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ

پس قتل کرو تم مشرکونکو جس جگہہ کہ پاؤ تم اونکو اور لو تم اونکو اور باز رکہو تم اونکو

وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ

اور بیٹہو تم واسطی قتل اونکی کی اوپر ہر راہ کی پس اگر توبہ کرین وہ اور برپا کرین وہ نمازکو اور دین وہ زکوۃ کو

فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○ وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ

پس خالی کرو تم راہ اونکی کو بدرستیکہ خدا بخشنے والا مہربان ہی اور اگر کوئی مشرکون سی

اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ذَٰلِكَ

پناہ مانگی تجہسی پس پناہ دی تو اوسکو تا اینکہ سنی کلام خدا کو بعد اسکی پہنچا دی تو اوسکو جای امن اوسکی مین یہہ

بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُونَ ○

بسبب اوسکی ہی کہ وہ گروہ ہین کہ نہین جانتی ہین

اس سورتکی نامہای متعدد ہین ایک نام اونمین سی سورہ برأت ہی بمعنی بیزاریکی کفر و نفاق سی اور
دوسرا سورہ توبہ اسواسطی کہ اکثر ذکر توبہ مومنونکا ہی اور تیسرا نام فاضحہ ہی بمعنی فضیحت کنندہ اہل نفاق
کی اور چوتہی مخزیہ بمعنی رسوا کنندہ منافقونکی اور پانچوان مطہرہ بمعنی پاک کنندہ نفاق سی
اور چہٹا سورہ عذاب اسواسطی کہ اسمین ذکر عذاب کفار کا ہی اور ساتوان مبعثرہ بمعنی زیر و زبر
کرنیوالا منافقونکا اور کافرونکا اور آٹہوان مشردہ بمعنی رانندہ کفار اور نوان مشہرہ بمعنی آشکار
کرنیوالا احوال انکا اور دسوان حافرہ بمعنی فرو برندہ اور پست کرنی والا اونکا اور گیارہوان

گیارہوان منکلہ یعنی عقوبت کرنی والا اونکا اور بارہوان مدمدمہ یعنی ہلاک کنندہ اونکا
اور تیرہوان مناعرہ یعنی مانند کی اور چودہوان بحث بحوث یعنی بحث کرنی والا احوال
کفار وغیرہ سی ابی کعب نی پیغمبر خدا سی روایت کی ہی کہ جو شخص کہ سورہ برات اور سورہ انفال
کو پڑہی مین شفیع اوسکا ہونگا اور مروی ہی اس سورتکی ساتہہ ستر فرشتی آئی تہی
اور ابی عبد اللہ علیہ السلام سی مروی ہی کہ انفال اور برات ایک سورہ ہی اسیواسطی اول
سورہ برات مین بسم اللہ نہین ہی اور اکثرنی کہا ہی کہ ہرگاہ بسم اللہ واسطی امان اور رحمت
کی ہی اور برات واسطی عدم امان کی اور واسطی قتل کرنی کی اور بیزاری حق تعالی کی
اون سی نازل ہوئی ہی اس جہتہ سی اول مین بسم اللہ نہین لکہتی ہین اور باجماع امت ثابت
ہی کہ ہرگاہ یہہ سورہ نازل ہوئی ہی چالیس آیتین اول اس سورہ کی ابوبکر کو دین اور
اوسکو امیر حاجیونکا کیا اور فرمایا کہ موسم حج مین کفارون پر تلاوت کر بعد جانی ابوبکر
کی بعد کئی دن کی جبرئیل نزدیک ملک جلیل سی نازل ہوئی اور کہا کہ حق تعالی نی تمکو سلام
کہا ہی اور فرمایا ہی کہ چاہئی کہ ادا اس پیغام کا تو کریا جو کہ تجہسی ہو حضرت رسالت نی
امیر المومنین کو طلب کیا اور ناقہ غضبا پر سوار کرکی عقب ابوبکر بہیجا اور امر کیا کہ آیات کو
اوس سی لی لی اور اہل موسم پر تلاوت کریں پس امیر المومنین ابوبکر سی لاحق ہوئی اور آیات ابوبکر
سی لی لی اور روز عید نزدیک عقبہ جمرہ کی کہڑی ہوئی اور فرمایا کہ ایہا الناس انی رسول اللہ
الیکم یعنی ای لوگو مین فرستادہ خدا ہون لوگون نی کہا ساتہہ کس چیز کی حضرت نی اس آیہ کو پڑہا براءۃ من اللہ ورسولہ

کَیفَ یَکُونُ لِلمُشرِکِینَ عَهدٌ عِندَ اللّٰہِ وَعِندَ رَسُولِہٖ اِلَّا

کیونکر ہوگا واسطی مشرکین کی پیمان نزدیک خدا کی اور نزدیک رسول اوسکی کی مگر

الذين عاهدتم عند المسجد الحرام فما استقاموا لكم فاستقيموا

اون لوگونکو کہ عہد کیا تمنی نزدیک مسجد حرام کی پس جب تک کہ مستقیم رہین وہ واسطی تمہارے پس مستقیم ہو تم

لهم ان الله يحب المتقين ○ كيف وان يظهروا عليكم لا يرقبوا

واسطے اونکی مقرر ستیکہ خدا دوست رکہتا ہے پرہیزگارونکو کسطرحسی عہد پر رہین اپنی درحالیکہ اگر فتح یاوین وہ اوپر تمہارے

فيكم الا ولا ذمة يرضونكم بافواههم وتابى قلوبهم واكثرهم

بیچ حق تمہارے کی قسم کو اور نہ وفاء عہد کو خوش کرتی ہین وہ تمکو ساتہہ زبان ہاے اپنی کی و انکار کرتی ہین دل اونکی اور اکثر اونکی

فاسقون ○ اشتروا بايات الله ثمنا قليلا فصدوا عن سبيله

فاسق ہین بدل کرتی ہین وہ آیات خدا کو ساتہہ قیمت تہوڑی کی پس اعراض کیا اونہونّے راہ خدا سے

انهم ساء ما كانوا يعملون ○ لا يرقبون في مؤمن الا ولا ذمة و

مقرر ستیکہ وہ بد ہے وہ چیز کہ ہین وہ کہ عمل کرتی ہین نہین رعایت کرتی ہین بیچ حق کسی مومن کے قسم کو اور نہ عہد کو اور

اولئك هم المعتدون ○ فان تابوا واقاموا الصلوة واتوا الزكوة

یہہ گروہ وہی حد سے گذر گئی ہین بیچ زیادتی مین پس اگر باز رہین وہ اور برپا کرین وہ نماز کو اور دین زکوة کو

فاخوانكم في الدين ونفصل الايات لقوم يعلمون ○ وان نكثوا

پس برادران تمہارے ہین بیچ دین کے او بیان کرتی ہین ہم آیات کو واسطے گروہ کی کہ جانتی ہین اور اگر توڑین وہ

ايمانهم من بعد عهدهم وطعنوا في دينكم فقاتلوا ائمة

قسمہاے اپنی کو پس از عہد اونکی کی اور طعن کرین وہ بیچ دین تمہارے کی پس قتل کرو تم پیشوایان

الكفر انهم لا ايمان لهم لعلهم ينتهون ○ الا تقاتلون قوما

کفر کو مقرر ستیکہ وہ کہ نہین عہد ہے واسطے اونکی شاید کہ وہ باز رہین آیا نہین کارزار کرتی ہو تم ساتہہ ایک گروہ کے

قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ

ساتهہ ایک گروہ کے کہ توڑا اوہنون نے عہد اپنے کو اور قصد کیا اوہنون نے ساتهہ خارج کرنی رسول کے یعنی ابتدا کی اونہون نے تم سے حال انکہ

مَرَّةٍ ۚ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

مرتبہ آیا ڈرتی ہو تم اون سے پس خدا سزاوار تر ہی ساتهہ اسکی کہ ڈرو تم اوس سے اگر ہو تم ایمان لانے والی

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ

قتل کرو تم مشرکو نکو تا عذاب کری وانکو خدا ساتهہ ہاتهون اپنی کی اور رسوا کری اونکو اور یاری کری تمہارا اوپر انکی

وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ۚ

اور شفا دی سینہ ہائی قوم مومنونکو اور تا کہ لیجاے غصہ دل اونکی کا

وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ

اور قبول توبہ کری خدا اوپر جس شخص کی کہ چاہے اور خدا دانا ہی محکم کار ہے آیا گمان کرتی ہو تم یہہ کہ

تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ

چہوڑے جاوگے تم حال انکہ نہین جانا خدا نے اون لوگونکو کہ جہاد کیا ہے اونہون نے تم سی اور نہین لیا اونہون نے

دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ۚ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ ۢ بِمَا

سوائے خدا کی اور نہ رسول اوسکی کی اور نہ مومنین کے دوست نہانی اور خدا دانا ہے ساتهہ اوس چیز کے

تَعْمَلُوْنَ ۝ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ

کہ عمل کرتی ہو تم نہین سزاوار ہے واسطی مشرکونکی یہہ کہ آباد کرین وہ مساجد خدا کو درحالیکہ گواہ ہین

عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۚ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚ وَفِي النَّارِ هُمْ

اوپر نفسون اپنے کی ساتهہ کفر کی یہہ گروہ ہین کہ باطل ہو گئی ہین اعمال اونکی اور بیچ آتش دوزخ کی وہ

خالدون ۝ انما یعمر مساجد الله من آمن بالله والیوم
وہ ہمیشہ رہینگے نہ بناوے مساجد خدا کو مگر وہ شخص کہ ایمان لایا ساتھہ خدا کی اور روز

الآخر واقام الصلوٰة وآتی الزکوٰة ولم یخش الا الله فعسیٰ
قیامت کے اور برپا رکھی نماز کو اور دی زکوٰة کو اور نہ ڈرے مگر خدا سے شاید کہ

اولئک ان یکونوا من المهتدین ۝ اجعلتم سقایة الحاج
یہہ گروہ یہہ کہ ہوں ہدایت پانی والوں سے آیا کردانتی ہو تم سیراب کرنیوالی حاجیونکو

وعمارة المسجد الحرام کمن آمن بالله والیوم الآخر وجاهد
اور بنانے والی مسجد حرام کو مانند اوس شخص کی کہ ایمان لایا ساتھہ خدا کی اور روز قیامت کے اور جہاد کیا

فی سبیل الله لا یستوون عند الله والله لا یهدی القوم
بیچ راہ خدا کی نہیں برابر ہیں نزدیک خدا کی اور خدا نہیں ہدایت کرتا قوم

الظالمین ۝ الذین آمنوا وهاجروا وجاهدوا فی سبیل
ظالمونکو وہ لوگ کہ ایمان لائے اور ہجرت کی اونہوں نے اور جہاد کیا اونہوں نے بیچ راہ

الله باموالهم وانفسهم اعظم درجة عند الله واولئک
خدا کے ساتھہ اموال اپنی کی اور نفسوں اپنے کی بزرگتر ہیں از روی درجے کی نزدیک خدا کے یہہ گروہ

هم الفائزون ۝ یبشرهم ربهم برحمة منه ورضوان و
وہی پہنچنے والی ہیں مقصد کو بشارت دیتا ہی اونکو رب اونکا ساتھہ رحمت کی جانب اپنی سی اور خوشنودی کی اور باغوں

جنات لهم فیها نعیم مقیم ۝ خالدین فیها ابدا ان الله
جنت کے واسطی اونکی بیچ جنت کے نعمت ہائی بی زوال ہے درحالیکہ رہینگی بیچ اوسکی ہمیشہ بدرستیکہ خدا

اللہ عندہٗ اجر عظیم ۝ یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا اباءکم

خدا کہ نزدیک اوسکی ہی ثواب بزرگ ای وہ لوگ کہ ایمان لائی نہ لو تم پدران اپنی کو

واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولھم

اور برادران اپنی کو اچہا اگر دوست رکہین وہ کفر کو اوپر ایمان کی اور رجو شخص کہ دوست رکہی اونکو

منکم فاولئک ھم الظالمون ۝ قل ان کان اباؤکم

تم سی پس یہہ گروہ ظالمون اپنی ہین کہہ تو ای محمدؐ اگر ہین پدران تمہاری اور

ابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال اقترفتموھا

فرزندان تمہاری اور برادران تمہاری اور زنان تمہاری اور خویشان تمہاری اور وہ اموال کہ کسب کیا تمنی اونکو

وتجارۃ تخشون کسادھا ومساکن ترضونھا احب الیکم

اور سودا گری کہ ڈرتی ہو تم نقصان اوسکی کو اور خانہا کہ پسند کیا ہی تمنی اونکو دوست تر ہی طرف تمہاری

من اللہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی

خدا سی اور رسول اوسکی سی اور جہاد کرنی سی بیچ راہ خدا کی پس انتظار کرو تا اینکہ لاوے

اللہ بامرہ واللہ لا یھدی القوم الفاسقین ۝

خدا حکم عذاب اپنی کو اور خدا نہین ہدایت کرتا گروہ نافرمان بردارونکو

قولہ ما کان للمشرکین الایۃ منقول ہی کہ ہرگاہ عباس رضی اللہ عنہ اسیر ہوی مسلمانون نی

اوسکو از جہۃ شرک و قطع رحم سرزنش کی عباس نی جواب دیا کہ تم بدیون میری کا ذکر کرتی ہو

اور نیکیونکا نہین ذکر کرتی ہو امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نی فرمایا کون عمل ہی کہ جملہ محاسن اپنی

سی شمار کرتی ہو عباس نی کہا کہ ہم ساتہہ عبادت مسجد الحرام کی قیام کرتی ہین اور خانہ کعبہ کے

تعظیم کرتی ہین اورحاجیونکو پانی پلاتی ہین اور اسیرونکو بندسی رہا کرتی ہین اوسوقت مین یہہ آیہ
نازل ہوئی ماکان للمشرکین الآیہ قولہ فعسی الآیہ حاصل ان آیات کا یہہ ہی کہ عمارت مساجد
کی لائق اون لوگونکی ہی کہ بصفت علم اوربعمل صالح موصوف ہون اورجملہ عمارت سی فرش
کرنا ہی اورروشن کرنا چراغ کا ہی اورہمیشہ عبادت کرنا اوسمین اورحدیث قدسی مین وارد ہوا
ہی حق تعالی نی فرمایا کہ گہر میری زمین مین مساجد ہین اورزیارت کرنی والی میری آباد کرنی والی
اوسکی ہین خوشحال اوس بندیکا کہ اپنی گہر مین طہارت کری بعد اوسکی میری گہر مین زیارت کو
آوی پس سزاوار اوس شخص پر کہ جسکی زیارت کو آیا ہی کہ اکرام زائر اپنی کی کری لہذا حق تعالی
فرماتا ہی فعسی اولٓئک ان یکونوا من المھتدین ابوسعید خدری نی رسول صلی
اللہ علیہ وآلہ سی روایت کی ہی کہ مجہسی فرمایا کہ ہرگاہ دیکہی تو کسی شخص کو کہ آمدوشد مسجد مین
رکہتا ہی اورنماز پڑہتا ہی گواہی دی تو ساتہہ ایمان اوسکی کی اسواسطی حقتعالی فرماتا ہی
انما یعمر مساجد اللہ الخ اورواحدی کہ علمائی اہل سنت سی ہی اسباب النزول تفسیر اپنی
مین لکہا ہی عباس بن المطلب اورطلحہ شیبہ ساتہہ امیر المومنین کی مقام مفاخرت مین کہنی لگی
چنانچہ طلحہ نی کہا کہ مین صاحب خانہ خدا ہون اورکلید بردار اوسکا ہون مین پس افضل تم سی ہون مین
عباس نی کہا کہ مین حاجیونکو پانی پلاتا ہون اوریہہ منصب سقایت کا نام زد میری ہی شاہ
اولیاء علیہ السلام نے فرمایا نہین جانتا ہون مین کہ تم کیا کہتی ہو اسواسطی کہ افتخار تمہارا اسوجہ سے ہوا
کہ مین ایمان ساتہہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی اوراقتدا کی ساتہہ اونکی اورنماز پڑہی مینی قبل تم
سب کے بقدر چہہ مہینی کی تم پرستش بتونکی کرتی تہی اورمین جہاد کرتا تہا اورنصرت نبی مین بجان
کوشش کرتا تہا اورتم خدمت بتونکی کرتی تہی اورپیروی شیطان مین تہی پس تم میری برابر

ہنین کرسکتی ہو بعد اسکی حق تعالی نی واسطی تصدیق قول اونکی کی یہہ آیہ نازل کی اجعلتم سقایۃ الحاج ہم شعبی اور حسن بصری اور محمد بن کعب مرتداور حاکم ابو القاسم حسکانی باسناد خود ابن بریدہ سی روایت کی ہی کہ یہہ تین آیتین شان عالیشان علی بن ابیطالب علیہ السلام مین نازل ہوئی ہین جسوقت کہ عباس اور طلحہ بن شیبہ باہمدیگر مفاخرت کرتی تہی عباس نی کہ مین بہتر ہون کہ سقایت حاج مجہسی تعلق رکہتا ہی اور طلحہ نی کہا کہ مین تم سی بہتر ہون کہ کلید دار مین ہون چاہون تو تمام شب خانہ کعبہ مین سو رہون اور باہمدیگر قرار دیا کہ اول جو شخص کہ اس راہ سی ہمپر گذری اوسکو حکم کرین نگاہ کیا کہ امیر المومنین علیؑ آتی ہین کہا اونہون نی کہ اللہ اکبر اس سی بہتر ہمکو حاکم نہ ملی کا پس ملتہا اونکا ہاتہ اور نزدیک اپنی بٹہایا اور صورت حال کو عرض مین پہنچایا فرمایا کہ تمکو ایسی شخص کو بتلاؤن کہ بہتر تمسی ہو کہا اونہون نی کہ وہ کون شخص ہی حضرت نی فرمایا کہ وہ شخص ہی تیغ جسنی اوپر سر تمہارے سی نہ اوٹہائی تا اینکہ تم اسلام لائی اونہون نی کہا کہ یہہ کنایہ طرف اپنی کرتی ہین آپ نی فرمایا کہ ہان اس واسطی کہ زمان خورد سالی تک معتقد رسول کا ہون مین اور جہاد کرنیوالا ساتہہ مشرکونکی اور طرف قبلونکی ہمراہ رسول خدا نماز پڑہی مینی اور قبل تمہاری عبادت خدا کی کی کہ تیسرا ہمارے ساتہہ شریک تہا اپنی تفاخر فراموش کر کی متوجہ حضرت کی ہوئی اور کہا کہ ہمکو خصومت ساتہہ تمہارے ہوئی آؤ چلین نزدیک رسول خداؐ کی پس باتفاق نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ کی آئی عباس اور طلحہ نی کہا کہ یہہ کود کہ ہمپر تفاخر کرتا ہی اور حکایت کو نقل کیا حضرت نی فرمایا کہ ای علیؑ کیا باعث ہوا کہ تو عباس کی پاس کیا اور اسطرحکا کلمہ کہا تو نی عرض کی کہ یا رسول اللہ ساتہہ کلمہ حق کی تکبر اور تفاخر اونکی کو توڑا مینی جو شخص چاہی کلمہ حق سی خوش ہو یا ناراض ہو پس رسول خدا صلی اللہ نی کچہہ نہ فرمایا تہا

اتہام عنایت علی کی لیکن منتظر وحی کی تہی کہ ناگاہ جبرئیل جانب ملک جلیل سی نازل ہوئی اور
کہا کہ ای محمد خدا تمکو سلام کہتا ہی اور کہتا ہی کہ ان تین آیتونکو انپر پڑہ اور روایت کی ہی جمہور
سنیون نے جمیع مین صحاح ستہ مین کہ یہ آیہ نازل ہوا شان علی بن ابیطالب علیہ السلام مین اور
یہی لکھا ہی اس کتاب مین کہ بیچ جزو ثانی صحیح نسائی مین لکھا ہی کہ یہ آیہ شان علی بن ابیطالب مین نازل
ہوئی ہی اور ثعلبی نے بہی اپنی تفسیر مین لکھا ہی کہ حسن اور شعبی اور محمد بن کعب القرظی نے کہا ہی کہ
یہہ آیہ شان علی بن ابیطالب مین نازل ہوا ہی اور اس آیہ سی افضلیت امیر المومنین علیہ السلام کے جمیع صحابہ
سی ثابت ہوتی ہے اسواسطی کہ ہر گاہ اون وحدت والون سے بہتر ہوئی پس اغیار ان وحدت والون
بطریق اولی بہتر ہونگی اور یہی دلالت کرتا ہی افضلیت اونحضرت پر آخر اس آیہ کا کہ واولئک
ہم الفائزون اور نہین شک ہی جو شخص کہ فائز ہو بالاتفاق افضل ہو گا غیر فائز سی یا مشکوک فی
فوزہ سی تکملہ رکوع ہفتم سیپارہ دہم قولہ ولم یتخذوا من دون اللہ ولا رسولہ
ولا المؤمنین ولیجۃ بیالیس حرف ہین بینات اوسکے ایک ہزار پانسی چہاسٹہ ہوتے
ہین نکلی اوس سے یہہ عبارت علی امیر المؤمنین والائمۃ اولاد لم یطلبوا الولایج
من دونہم تکملہ رکوع ششم سیپارہ دہم قولہ الذین امنوا وہاجروا وجاہدوا
چوبیس حرف ہین بینات اوسکے ایک ہزار ایک سی چہتر ہوتی ہین نکلی اوس سے یہہ عبارت
علی سید الاوصیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہ قولہ لا یہدی القوم
الفاسقین یعنی ہدایت نکرنی کی یہہ ہین کہ حق تعالی نظر لطف اور توفیق سی باز رکہتا ہی
اس آیہ سی ہوئی ناامیدی اکثر مردمان کی رستگاری سی ہشام مین آتی ہی اسواسطی کہ اکثر مردمان
دین اپنی کو اولاد اور عشائر اور مسکن سی دوست نہین رکہتی ہین اور حظوظ دنیوی

دنیوی کو اختیار کرتی ہین پس انسان کو لازم ہی کہ ابراہیم دار دنیا سی بیزار
ہوا ور مال کو بذل مہمان اور فرزند کو قصد قربان اور آپ کو فدای آتش سوزان
کری حاصل یہہ کہ قطع تعلقات کری اور من جمیع الوجوہ متوجہ طرف مولی اپنی کی کری
تا دعوی دوستی مین صادق ہو آنکس کہ ترا شناخت جانرا چہ کند × فرزند و عیال و خانمان را چہ کند ×

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ
ہر آئینہ بتحقیق کہ یاری کی تمہاری خدا نے بیچ جاہا بہت کی اور روز حنین مین وقتیکہ تعجب مین لائے تمکو

كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ
کثرت تمہارے پس نغنی کیا تمکو کسی چیز سی اور تنگ ہوے اوپر تمہارے زمین ساتہہ کشادگی کے

ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِينَ ۝ ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى
بعد اسکی بہاگی تم درحالیکہ پشت پہرنی والی ہتی بعد اسکی نازل کیا خدا نے سبب سکون اپنی کو اوپر رسول اپنی کی اور اوپر

الْمُؤْمِنِينَ وَأَنْزَلَ جُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَذٰلِكَ
مومنین کے اور نازل کیا ایک لشکر کو کہ نہ دیکہتی ہتی تم انکو اور عذاب کیا خدا نے ان لوگونکو کہ کافر ہوے اور یہہ

جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ۝ ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ
جزا کافرونکی ہے پس قبول توبہ کیا خدا نے بعد اس جنگ کی اوپر جس شخص کی کہ چاہا

وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ
اور خدا بخشنے والا مہربان ہے ای وہ لوگ کہ ایمان لائے سوا اسکی نہین کہ مشرک نجس ہین

فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً
پس نہ نزدیک ہوں وہ ساتھ مسجد حرام کی بعد اس سال کی اور اگر ڈرو تم درویشی سی

فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ إِنْ شَآءَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ

پس قریب ہے کہ غنی کریگا تمکو خدا رحمت اپنی سے اگر چاہے خدا بدرستیکہ خدا دانا ہے

حَكِيمٌ ۝ قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا

حکم کنندہ ہے جنگ کرو تم اون لوگون سے کہ نہین ایمان لاے ساتھ خدا کی اور نہ ساتھ روز قیامت کے اور نہین

يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ

حرام جانتے ہین وہ اوس چیز کو کہ حرام کیا خدا نے اور رسول اوسکے نے اور نہین قبول کرتی ہین دین اسلام کو

مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَّهُمْ

اون لوگون سے کہ دی گئی ہین وہ کتاب تا اینکہ دین وہ جزیہ کو ساتھ ہاتھ اپنی سی ورحالیکہ وہ

صَاغِرُونَ ۝ وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى

ذلیل ہونیوالی ہین اور کہا یہود نے کہ عزیر بیٹا خدا کا ہے اور کہا نصاری نے

الْمَسِيحُ ابْنُ اللّٰهِ ۖ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ ۖ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ

مسیح بیٹا خدا کا ہے یہہ گفتار اونکی ساتھ دہن ہا اونکی ہی مشابہ کرتی ہین سخن اپنی کو ساتھ گفتار

الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ ۚ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ أَنّٰى يُؤْفَكُونَ ۝ اتَّخَذُوا

اون لوگونکی کہ کافر ہوی گی اگلی سی ہلاک کیا اونکو خدا نے کسطرحسی پھرے جاتی ہین حق سے لیا اونہون نے

أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللّٰهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ

علما اپنی کو اور زاہدون اپنی کو خدایان ورای خدا سے اور مسیح بیٹے مریم کو خدا جانتی ہین

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلٰهًا وَّاحِدًا ۖ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ سُبْحَانَهٗ عَمَّا

حال آنکہ نہین حکم کی گئی وہ مگر تا کہ عبادت کرین وہ خدا ے ایک کو نہین ہے کوئی خدا مگر وہ خدا برحق پاک ہے وہ خدا اوس چیز سی

عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَ

اوس چیز سے شرک لاتے ہین چاہتے ہین وہ اس بات کو کہ بجھا دین وہ نور خدا کو ساتھ مونہون اپنے کی اور

يَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ

نہین چاہتا ہے خدا مگر یہہ کہ تمام کرے نور اپنے کو اگرچہ مکروہ جانین کافران وہ خدا ایسا ہے کہ بہیجا

رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ

رسول اپنے کو ساتھ قرآن کی اور دین اسلام کی تاکہ غالب کرے دین اپنے کو اوپر سب دین کی اگرچہ

كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْأَحْبَارِ وَ

نصف

مکروہ جانتے مشرک ای وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو تحقیق کہ بہت علما سے اور

الرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَنْ

زاہدون سے تا کہ کہاتے ہین وہ اموال مردمان کو ساتھ باطل کی اور باز رکہتے ہین وہ

سَبِيلِ اللَّهِ ۗ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا

راہ خدا سے اور وہ لوگ کہ جمع کرتے ہین سونے اور چاندی کو اور نہین

يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ يَوْمَ

خرچ کرتے ہین اوسکو بیچ راہ خدا کی پس بشارت دے انکو ساتھ عذاب دردناک کی بیچ اوس دن

يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ

کہ گرم کیا جاوے اوپر اوس گنج کی بیچ آتش دوزخکی پس داغ کیے جاوینگے ساتھ اوسکی پیشانیان انکی اور پہلو انکی

وَظُهُورُهُمْ ۖ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ۝

اور پشتہا انکی یہہ وہ چیز ہے کہ جمع کیا تہا تم واسطے نفسون اپنے کی پس چکہو تم وبال اوس چیز کو کہ تہے تم جمع کیا

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ

بدرستیکہ شمار مہینون کا نزدیک خدا کی بارہ مہینی ہین بیچ کتاب خدا کی

يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَٰلِكَ الدِّينُ

بیچ اوسدن کی کہ پیدا کیا آسمان اور زمین کو اونمین سی چار ماہ حرام ہین یہہ دین

الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً

ستوار ہی پس نہ ستم کرو تم بیچ ان مہینونکی اوپر نفسون اپنی کی اور جنگ کرو تم مشرکون سی سب کی سب

كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝ إِنَّمَا

جیسا کہ جنگ کرتی ہین کفار تم سی سب کی سب اور جانو تم بدرستیکہ خدا ساتھہ پرہیزکارونکی ہی نہین

النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ

بدلنا ہی ماہ حرام کو ساتھہ ماہ دیگر کی مگر زیادتی بیچ کفر کی گمراہ کئی جاتی ہین ساتھہ اس عمل کی وہ لوگ کہ کافر ہوئی اور حلال کرتی ہین اس

عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِّيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَيُحِلُّوا

ایک سال مین اور حرام کرتی ہین سال دیگر مین تاکہ تمام کرین شمار اون مہینونکو کہ حرام کیا ہی خدا نی پس حلال کرتی ہین

مَا حَرَّمَ اللَّهُ زُيِّنَ لَهُمْ سُوءُ أَعْمَالِهِمْ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝

اوس چیز کو کہ حرام کیا ہی خدا نی آراستہ کی گئی واسطی اونکی بدی اعمال اونکی کی اور خدا نہین ہدایت کرتا ہی گروہ کافرونکو

ع

قولہ مدبرین منقول ہی کہ ہر گاہ لشکر اسلام مقابلہ لشکر ہوازن و ثقیف کی وادی حنین
مین کہ درمیان مکہ اور طائف کی ہی جمع ہوی چنانچہ عدد لشکریان اسلام بارہ ہزار تہی اور عدد
لشکر مخالفین چار ہزار تہی آغاز جنگ ہی لشکر اسلام غالب ہوا اور بیرا و رانکو ہزیمت دی اور
غنیمت لینے مین مشغول ہوی بعد اسکی مشرکونکی حمیت اور غیرت جاہلیت حرکت مین آی بایکدیگر آوازہ

آواز دی که کہان بہا کی جاتی ہو مستورات اور فرزند اپنی کو دست دشمنون مین گرفتار کیا چاہتی ہو
پس متفق ہو کر پہری اور ایکبار کی مسلمانونسی جنگ کرنی لگی اور ہر گاہ کہ مسلمان بجہۂ غنیمت
لینی کی غافل تہی مضطرب ہوا اور ہزیمت پائی سوائی دس شخص کی کوئی رکاب رسول مین
حاضر نرہا تو بنی ہاشم سی اور ایک انصاری سی کہ نام اوسکا ایمن بن ام ایمن تہا کہ ہی جنگ مین
مقتول ہوا اور اسامی اون نو شخص کی یہہ ہین امیر المومنین ع اور عباس اور عبد المطلب و نوفل
بن حارث اور ربیعہ بن الحرث اور عبداللہ بن زبیر اور عتبہ و معتب بن ابی لہب و فضل اور
ابی سفیان امیر المومنین آنحضرت کی نشان لئی ہوئی جنگ کرتی تہی اور عباس دست
راست او فضل جانب چپ اور ابو سفیان پیچہی اور باقی لوگ گرد آنحضرت کی تہی ہر گاہ دوستون
نی ہزیمت کی اور اعدا بتمامہ متوجہ آنحضرت کی ہوئی حضرت اوشتر اپنی کو آواز دیتی تہی
اور دشمنون پر حملہ فرماتی تہی اور کہتی تہی کہ مین نبی ہون کہ جہوٹہ نہین بولتا ہون اور مین بیٹا
عبد المطلب کا ہون اور عباس اور ابو سفیان رکاب اور لجام اوشتر کو پکڑی ہوئی تہی اور
آنحضرت کو نہ جانی دیتی تہی ہر گاہ عباس نی آنحضرت کو جانی ندیا حضرت نی فرمایا کہ اصحاب
اپنی کو بآواز بلند پکار لو اور عباس بلند آواز تہی چنانچہ ایک روز مکہ مین آواز کی تہی کہ کوئی زن
حاملہ باقی نرہی کہ وضع حمل نہوا پس اوسدن بآواز بلند پکاری کہ ای معاشر مہاجرین و انصار
اور اہل بیعت شجرہ ای اصحاب سورۂ بقر کہان بہا کی جاتی ہو وہ عہد کہ رسول خدا سی باندہا ہی
تمنی یاد مین لاؤ لوگ آواز عباس سی پہری اور ملازمت مین حاضر ہوئی اور کفار کو منہزم کیا قولہ
سکینتہ علی رسولہ ابی الحسن بن علی موسی الرضا سی منقول ہی کہ سکینہ خوشبو ریح بہشت ہی
اور اوسکی واسطی صورت ہی مثل صورت آدمی کی اور ہمیشہ پیغمبرونکی ساتہہ ہوتا ہی اور بہ نیت

شب کو واقع ہوئی تہی اور وہ فرار ہوئے اور کارزار کرنی لگی جناب نبوی اشتر سی نیچے
اوتری اور ایک مشت خاک اور سنگریزہ زمین سے اوٹھایا اور طرف کفار کی پھینکا اور فرمایا
کہ شَاهَتِ الْوُجُوه پس کوئی کفار سی باقی نرہا کہ اوسکی آنکھون اور دہن مین سنگریزہ نگیا
اور اونہون نی شکست کہائی روایت مین آیا ہی کہ ایک مرد ہوازن سی شتر پر بیٹھا تہا اور
آگی لشکر کفار کی کہڑا ہوا تہا ہر گاہ کفار پہرتی تو یہہ مسلمانو کو نیزہ سی مارتا تہا امیر المومنین ع قصد
قتل اوسکی کا کیا اور ایک ضربت اوسکی حوالہ کی اشتر سی گرا اور ایک تیغ اوسکی منہہ پر ماری اور
دوزخ کو بہیجا اور بعد اسکی چالیس شخص اور کو دوزخ کو بہیجا ہر گاہ مشرکون نی اس حال کو
دیکہا شکست پائی قوله وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ قائل اس قول کی متقدمین یہود تہی یا وہ
یہودی کہ مدینہ مین تہی اور عزیر پیغمبر شرحیا کی نسل یعقوب سی سلسلہ سبط لاوی مین اور جودہوین
پشت ہارون بن عمران تک پہنچی تہی کہ بخت نصر یہودیون پر غالب ہوا اور اکثر اونکو ہلاک کیا
اور تمام مصاحف توریت کو جلا دیا اور بیت المقدس خراب کیا اور جو شخص کہ توریت کو جانتا
تہا اوسکو قتل کیا اور باقی کو اسیر کیا اور عزیر جملہ اسیران سی تہی بعد ازیک مدت کی اسیری سے
خلاص ہوئی اور متوجہ بیت المقدس کے ہوئی اثنائی راہ ایک قریہ مین وفات پائی اور بعد سو برس کی
زندہ ہوئی حسب جسی کہ قصہ اسکا سورہ بقر مین گذرا اور ہر گاہ زندہ ہوئی درمیان قوم
کی آئی اور دعوی نبوت کا کیا اور لوگون نی تصدیق اونکی کی اور معجزہ اونکا یہہ تہا کہ پانچ
قلم انگلیون پر رکہہ لیتی تہی اور کتابت توریت کرتی تہی بحفظ قوم نی شبہہ کیا ہر گاہ کوئی
توریت دان باقی نہین رہا کیا جانی ہم کہ یہہ توریت ہی یا نہین ایک شخص نی کہا کہ مینی اپنی باپ سے
سنا ہی کہ وہ کہتا تہا کہ مینی واقع بخت نصر مین ایک طرف مین رکہہ کر توریت کو شگاف کوہ

کوہ مین چھپا دیا ہی ایک جماعت اوسکی ہمراہ گئی اور توریت کو شکاف کوہ سی لائی اور مقابلہ کیا
اوسکا مطلق فرق نہ پایا پس تعجب ہو کہ مقدور بشری نہین ہی کہ توریت کو حفظ کری اس جہت سے
اونھون نی جانا کہ یہہ پسر خدا کا ہی قولہ اربابا الخ ثعلبی نی عدی بن حاتم سی روایت کی
ہی کہ اوسنی کہا کہ مین ترسا تہا ایک روز نزدیک رسول خدا کی گیا مین اور ایک صلیب سونیکی
گردن مین تہی کہا کہ اس بت کو گردن اپنی سی دور کر مینی اوسکو دور کیا اور پہونچا مین پاس وہ حضرت
تلاوت سورۂ برات مین مشغول ہوئی ہر گاہ اس آیہ کو پہونچی اتخذوا احبارہم ورہبانہم
اربابا الخ کہا مینی کہ ہم انکی عبادت نہین کرتی ہین فرمایا کہ تم انکی حلال کو حلال نہین سمجہتی ہو
اور انکی حرام کو حرام نہین جانتی ہو کہا مینی کہ آری بعد اسکی حضرت نی فرمایا کہ یہی ہی کہ عبادت
کرتی ہو ابی جعفر اور ابی عبد اللہ علیہم السلام سی مروی ہی کہ نصارا اور یہود نماز اور روزہ واسطی
احبار اپنی کہ نہین بجا لائی بلکہ حلال انکی کو حلال اور حرام انکی کو حرام جانا ہی اور جمیع اوامر اور
نواہی مین تابع انکی ہین پس جسطرحسی کہ خدا کی عبادت اوامر اور نواہی مین بجا لاتی ہین اسیطرح سے
علما اپنی کی بجا لاتی ہین اور اس وسیلہ سی عبادت انکی کرتی ہین قولہ یکنزون الخ ثوبان نی
رسول سی روایت کی ہی کہ ہر گاہ یہہ آیہ نازل ہوئی فرمایا کہ ہلاک ہو سونا اور چاندی اور
اسیطرح تین بار فرمایا اصحاب اس سخن سی بہت پریشان ہوئی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مراد
اسسے کیا ہی حضرت نی فرمایا کہ وہ شخص کہ شکر کرنی والا ہو اور زن مومنہ رکہتا ہو کہ یاری کری
دین اوسکی کی مراد اس سے حضرت کی بجا لانا اعمال صالحہ ہین پس غافل ستدین وہ ہی کہ اوقات
اپنی صرف امور خیر مین کری ابو ذر غفاری سی مروی ہی کہ ایک روز رسول نی کہینچا اور فرمایا
کہ زیان کار ترین بہت لوگ ہین اور کہا تہوڑی ہین وہ لوگ کہ بجہت رضای الہی مال اپنی کو مصرف

غربای مومنین کرتی هین اور بہی اونحضرت سی مروی ہے جو شخص که دینار اور درہم کو جمع کری اور زکوۃ
ندی قیامت مین اوسکی فتیلی بنا کر داغتی ہین اوسکو جب تک حق سبحانہ تعالی حساب بندون سے
فارغ ہو ابو امامہ نی نقل کیا ہی کہ ایک مردنی اصحاب صفہ سی حکومت پائی کہین کی کپڑی اوسکی مین
ایک دینار پایا حضرت نے فرمایا کہ یہہ داغ ہی اسطی اوسکی بعد اسکی ایک اور کو حکومت ملی اوسکی جامہ
مین دو دینار پائی حضرت نی فرمایا یہہ دو داغ ہین اسطی اوسکی اور یہہ سب تخویف واسطی اوسکے
ہی کہ جو مال کو جمع کرین اور حقوق خدا نہ دین اور اگر حقوق دئی ہون تو عذاب نہو گا لیکن حساب
دنیا ہو گا اگرچہ حلال مین صرف ہوا ہو اور آگو ذر سے منقول ہی کہ رسول خدا سی سنا ہی مینے
کہ یہہ آیہ حق مانعین زکوۃ مین نازل ہوئی ہے کہ حق تعالے انکو اُس درہم و دینار سے داغ کریگا بیچ اوس دن
کی کہ مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کے ہو گی اور اگر کوئی شخص مالک شتران ہو اور زکوۃ اوسکی نہ دے
ہو صحرائی قیامت مین اوسکو بر رولتا ونیکی اور وہ تمام اونٹ اوسکی سر پر آوین کی اور روندینگی
جب تک کہ حق تعالے حساب خلق سی فارغ ہو اسیطرحسی مالک کو سفند انکو لتاونیکی اور وہ گوسفند بشاخ
اور لکد مارینگی تا اینکہ حقتعالی حساب سے فارغ ہو اور ثوبان نی حضرت سے روایت کی ہی کہ جو شخص گنج جمع
کری اور زکوۃ ندی حق تعالے اوس گنج کا ایک سانپ پیدا کرتا ہی کہ بالائی چشم اوسکی تین نقطی سیاہ
ہوتی ہین جس جگہہ پر وہ شخص جاتا ہی وہ سانپ اوسکی ہمراہ رہتا ہے وہ پوچہی کا تو کون ہے کہی کا مین وہ
گنج ہون کہ جمع کیا تہا تو نی تجہسی جدا نہون کا جب تک کہ تجہکو ہلاک نکرون پس وہ دونو ہاتہہ اوسکے
منہہ مین لیلی کا اور توڑ ڈالی کا اسیطرحسی ایک ایک اعضا اوسکی کو کاٹی کا اور کہا جائی کا
قولہ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مراد کتاب اللہ سے لوح محفوظ یا کتب متقدمین ہین مروی ہے کہ عید اور ایام عبادت
اہل کتاب کی ساتہہ ماہ قمری اور سال شمسی کے ہی اور سال شمسی تین سو پینسٹہہ روز اور پہرون کا تقریبا اور سال

اور سال قمری مین سو چون روز اور کچهه کم دن هی پس بیچ هر سال کی گیاره روز زیاده هوتی
هین اور هرگاه عدد سال موافق حکم خدا کی باره هین پس حق تعالی نی بنای اعمال اهل اسلام
کی مهینهای قمری پر رکهی هی اور احکام حج اور روزه اور عدت اور غیر اوسکی ساتهه ایسی مهینون
مربوط کیا هی قوله إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ منقول هی که اهل جاهلیت سوای ماه های حرام کی قتل
کرتی تهی اور یهه عادت عهد ابراهیم سی درمیان اونکی استمرار پاتی تهی اور هرگاه که تین مهینی
متصل حرام تهی به تنگ هوکر کها که هم اس مهینون مین تاخت اور تاراج نهین کرسکتی هین اور پر
کچهه مال همکو نهین ملتا پس فلمس کنعانی نی موسم حج مین ندا کی که ای معاشر قریش تمهاری خدا اون نی
اس سال محرم کو حلال کیا هی اور ماه صفر کو حرام کیا هی بعد اوسکی سال دیگر مین ندا کی که اس سال خدا
نی محرم کو حرام کیا هی اور صفر کو حلال کیا هی اور کبهی اثنای محاربات مین ماه حرام نو پیدا
کرلیتی تهی اور اس عمل کو نسی کهتی تهی تکمله رکوع دهم سپاره دهم قوله اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا
گیاره حرف هین براوسکا ایکهتر چهه سی ثهایئس تی هین نکلی اوس سی یهه عبارت عَلِيٌّ وَآلِهِ الحُسَينَانِ
وَعَلِيٌّ وَمُحَمَّدٌ وَجَعْفَرٌ وَمُوسَى وَعَلِيٌّ وَمُحَمَّدٌ وَعَلِيٌّ وَالحَسَنُ وَالمَهْدِيُّ قوله مِنْهَا أَرْبَعَةٌ
۱۱۶ ۹۸ ۳۵۹ ۱۲۲ ۹۸ ۱۱۶ ۱۱۶ ۱۵۵ ۹۶
حُرُمٌ باره حرف هین براوسکا ایکهتر سترّه سو تی هین نکلی یهه عبارت عَلِيٌّ وَعَلِيٌّ هُوَ ابنُ الحُسَينِ وَعَلِيٌّ هُوَ ابنُ مُوسَى
۱۱۰ ۱۱۶ ۶۴ ۱۵۹ ۱۱۶ ۱۱ ۱۶۹
وَعَلِيٌّ هُوَ ابنُ مُحَمَّدٍ تائید کرتی هی اوسکی روایت ابی محمد ثمانی نی جعفر علی سی روایت کی هی که کتب حدیث مین مذکور هی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
ای وه لوگ که ایمان لای کیا هی واسطی تمهاری وقتیکه کها گیا واسطی تمهاری نکلو تم بیچ راه خدا کی
اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ أَرَضِيتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ
سستی کرتی هو تم جانی مین بیچ زمین کی آیا راضی هو تم ساتهه زندگانی دنیا کی زندگانی آخرت سی

فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ

پس نہیں ہی برخورداری زندگانی دنیا کی بیچ آخرت کی مگر تہوڑی اگر نہ جاؤ گی تم عذاب کریگا تمکو

عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ۭ وَاللّٰهُ

ساتھہ عذاب دردناک کی اور بدل کریگا تمکو ساتھہ قوم غیر تمہاری کی اور نہیں ضرر کرسکتی ہو اسکا کچھ بھی اور خدا

عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ

اوپر ہر چیز کی توانا ہے اگر یاری نکرو گی پیغمبر کی پس تحقیق کہ یاری کی اوسکی خدا نی وقتیکہ نکالا پیغمبر کو اون لوگون نے

كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ

کہ کافر ہوئی درحالیکہ ایک تہا دو سی جسوقت کہ وہ دونو بیچ غار کی تہی وقتیکہ کہا پیغمبر نی واسطی ہمراہی اپنی کی نہ غمگین ہو تو

اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا

بدرستی کہ خدا ساتھہ ہمارے ہی پس نازل کیا خدا نی رحمت اپنی کو اوپر پیغمبر کی اور مدد دی پیغمبر کی ساتھ لشکر کی کہ دیکھا نہیں تمنی اونکو

وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ۭ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ۭ

اور کردانا سخن اون لوگونکو کہ کافر ہوئی پست ترا اور سخن خدا کا وہی بلند تر ہی اور خدا

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ

غالب ہے محکم کار ہی باہر جاؤ تم درحالیکہ سبکبار ہو اور گرانبار ہو اور جہاد کرو تم ساتھ مالوں اپنی کی

وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ لَوْ

اور نفسوں اپنی کی بیچ راہ خدا کی یہ بہتر ہی واسطی تمہاری اگر ہو تم جانتی ہو تم اگر ہوتا

كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ

جہاد غنیمت ہو وہ کہ باسانی ہاتہ آتا اور سفر آسان البتہ پیروی کرتی وہ تیری اور لیکن دور ہی اوپر ان کی

عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ وَسَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ

اوپر انکی مشقت مسافت کی اور قریب ہی کہ قسم کہاوینگے ساتہہ خدا کی اگر طاقت رکہتی ہم البتہ نکلتی ہم ساتھ تمہارے

يُهْلِكُونَ أَنْفُسَهُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ

ہلاک کرتے ہین نفسون اپنی کو اور خدا جانتا ہے بدرستی کہ وہ البتہ جہوٹے ہین

اثاقلتم الی الارض الآیہ منقول ہی کہ سال نہم ہجرت مین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی قصد غزوہ تبوک کا کیا تہا کہ ہوا نہایت حرارت مین تہی اور اہل مدینہ بسبب خشک سالی کی پریشان حال تہی وقتیکہ فرمان پہنچا واسطی جہاد کی اصحاب بسبب بعد مسافت کی اور کثرت اعدا اور قلت زاد کی جانی مین کاہلی کرتی تہی لہذا یہ آیت نازل ہوئی ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول الآیہ منقول ہی کہ وہ غار جبل ثور مین واقع تہا دست راست مکہ کی حضرت اوسمین داخل ہوے شب پنجشنبہ کو بعد اسکی کہ امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کو اپنی جا پر سلا گیا اور ہر گاہ کہ ابو بکر راہ مین ملاقات ہوئی اوسکو ہمراہ لیا اور شب پنجشنبہ اوسی غار مین بسر کی اور حق تعالی نی اوسی شب مین درخت مغیلان کو گڑہی پر جا یا اور ایک جفت کبوتر وحشی کو حکم کیا کہ مابین در غار آشیانہ بنا کر انڈے دیئی اور اسیطرحسے وہ کبوتر عمل مین لایا اور ایک عنکبوت ملہم ہو کہ در غار پر جالا لگا مجاہد کہتا ہی کہ رسول خدا تین شبانہ روز غار مین رہی القصہ کفار اوسی شب خانہ پیغمبر مین داخل ہوئی امیر المومنین کو جای پیغمبر پر سوتا پایا پوچہا کہ صاحب تیرا کہان ہی حضرت امیر نی فرمایا کہ مین نہین جانتا ہون ہر گاہ دن ہوا واسطی طلب اون حضرت کی مکہ سی کفار باہر آئی اور سراقہ بن مالک قدم آنحضرت کی پہچانتا ہوا غار پر پہنچا اور بعد اسکی پہر معلوم نہوا اور کہا کہ یہانسی معلوم ہوتا ہی کہ آسمان پر گئی یا زمین مین غائب ہوئی اسواسطی

اندر جالا عنکبوت بطور سالم ہی اور پرندہ نی انڈا بھی دیا ہی پس کفار بسبب اس علامات کی
متعرض غار کی نہوئی ہر گاہ ابوبکر نی درغار پر کفار کو دیکہا مضطرب ہوا اور عرض کی
کہ یا رسول اللہ اگر کوئی مشرک اپنی زیر قدم نگاہ کری ہر آئینہ ہمکو دیکہی کا حضرت نی فرمایا
کہ اندیشہ نکر کہ خدا دشمنونکو ہمپر ظفریاب نکریگا چنانچہ حق تعالی بھی فرماتا ہی اذ یقول لصاحبہ
لا تحزن مروی ہی کہ ایک کفار سی محاذی غار کی بیٹھا واسطی پیشاب کرنی کی حضرت
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی موہنہ اوسکی طرف سی پہیر لیا اور کہا کہ ای ابوبکر دیکہہ تو یہہ
ہمکو نہین دیکہتا ہی اگر یہہ ہمکو دیکہتا تو کشف عورت طرف ہماری نکرتا پوشیدہ نرہی اہل سنت
وجماعت اس آیہ سی استدلال فضیلت خلیفہ پر کرتی ہین اس تقریر سی کہ ملک علام نی خلیفہ
اول کو بصاحب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ تعبیر کیا ہی اور سکینہ خلیفہ اول پر نازل کیا چنانچہ قرینہ
حزن ل ہی اسپر اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ نے اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا مین نفس اپنی کو اور
نفس خلیفہ کو داخل کیا ہی اسواسطی کہ ضمیر نا مع الغیر ہوتی ہی اور جواب اسکا بچند وجوہ
کتب امامیہ مین خصوصا کتاب عماد الاسلام کہ مصنفات جناب غفران مآب سی ہی مشروحا
مذکور ہوا ہی اور ہر گاہ استیعاب ذکر اون اجوبہ کا مناسب مقام نہین ہی لہذا بچند فقرات
اکتفا کیا جاتا ہی جواب اول سی یہہ ہی مقارنت مکانی کو فضیلت لازم نہین ہی اور اگر
فضیلت باعث امامت اور ولایت کا ہو سزاوار ہی کہ زوجہ نوح کی اور زوجہ لوط کی
مکان واحد مین فرش واحد پر ساتھہ نوح اور لوط کی استراحت کرتی تہین بلند مرتبہ ہوتی
حال آنکہ بد ہی اون دونو کی قرآن سی ثابت ہی اور اسی طرح سی معیت فرعون کی ساتھہ
زوجہ اپنی آسیہ کی فرش واحد مین موجب فضیلت فرعون کا ہوا اور اگر کوئی کہی کہ زوجہ نوح

نوح اور زوجہ لوط کافرہ تھین اور ابوبکر مسلمان تھی پس قیاس کفار کا مسلمان پر کیا جا ن
پس جواب اسکا یہہ ہی کہ حق تعالی نی کفار کو بھی بصاحب تعبیر کیا ہی چنانچہ سورہ یوسف
مین حکایت عن قول یوسف فرماتا ہی کہ یا صاحبی السجن اور وہ دونو کافر تھی اور
حق تعالی فرماتا ہی وما صاحبکم بمجنون اور حق تعالی فرماتا ہی سورہ کہف مین قال له
صاحبه وهو يحاوره أكفرت بالذي خلقك من تراب اور ہر گاہ مقارنت
مکانی فی وقت الحیات باعث فضیلت نہوی پس فی وقت الممات باعث فضیلت کی نہو
اور جواب دوم سی یہہ ہی کہ ضمیر علیہ جناب نبوی کی طرف پہرتی ہی اسواسطی کہ اکثر ضمائر
اس مقام کی طرف جناب نبوی کی عائد ہین مثل ایده بجنود لم تروها کی اور غیر اسکی کی
اور موید اسکی آیہ دیگر ہی کہ حق تعالی نی جنگ حنین مین فرمایا فانزل الله سكينته
على رسوله وعلى المؤمنين پس اس آیہ مین حق تعالی نی انزال سکینہ مین اون مومنونکو کہ
جو بہاگی تھی شریک جناب نبی صلی اللہ علیہ واله کیا اور روز غار خلیفہ اول کو شریک نکیا
پس معلوم ہوا کہ درجہ معیت فی الغار کا معیت چند مومنین سی جو جنگ حنین مراتب کمتر تہا اور
اگر اسطرحکی استدلال سی خلافت خلیفہ اول کی ثابت ہو پس بطریق اولی خلافت جناب
امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کی ثابت ہوتی ہی اسواسطی کہ روز حنین مین فرار نکیا اللہ نازل کرنی
سکینہ مین اونکو یقینا شریک جناب نبوی ہین اور علاوہ اسکی اس آیہ سی ضعف ایمان
خلیفہ اول ثابت ہوتا ہی چنانچہ کلمہ ولا تحزن سی قلت یقین و ضعف ایمان خلیفہ اول معلوم
ہوتا ہی اس جہت سی کہ حق تعالی فرماتا ہی الا ان اولياء الله لا خوف عليهم و
لا هم يحزنون افلا تعقلوا اور بہی مقرر دگر کہا جاتا ہی حزن اپنی اگر موافق رضا حق کی تھی

تہا یا نہ بر تقدیر اول نہی جناب نبوی باطل ہوتی ہی اور بر تقدیر ثانی مقصد ہمارا ثابت ہوتا ہی
بلکہ حزن کرنا معصیت ہوتا ہی بدیدۂ انصاف دیکہا چاہیی آیا وہ شخص افضل ہی کہ غار مین ساتہہ
ہوا اور محزون ہوا اور سکینہ اوسپر نازل نہوا یا وہ شخص افضل ہی کہ فرش نبوی پر آرام کری وقت ہجرت کی
اور جہلا او مطلقا محزون نہوا اور علیہم السکینہ مین شریک ہوا اور متمم مقصود حضرت نبوی ہو ہجرتسی اور جواب
سوم سی یہہ ہی کہ معیت خدا کی جمیع مخلوقات سی ہی پس یہہ باعث فضیلت کا نہین ہی چنانچہ عاقل
منصف پر یہہ امر پوشیدہ نہین ہی اور ہی ساتہہ لینا ابو بکر کا اگر اول امر سی ہوتا البتہ جای گفتگو
فضیلت اوسکی پر ہوتی بلکہ ظاہر یہہ ہی کہ اثنای راہ مین ملاقات ہوئی پس اوسکو ہمراہ لی لیا کہ تا افشای
راز نکری اور موید اسکی وہ روایت ہی کہ روایت کیا ہی محمد بن جریر طبری شافعی نی تیسری جزء مین تاریخ
کتاب تاریخ اپنی کی کہ ابی بکر آئی نزدیک علی علیہ السلام کی پس سوال کیا کہ جناب رسول کہان مین علی صلوات اللہ علیہ
نی کہا کہ گئی طرف غار کوہ ثور کی کہا علی صلوات اللہ علیہ نی کہ اگر تجہی کچہہ حاجت ہو تو جا پس ابو بکر باہر آیا اور
راہ مین قریب شعب نجد پہونچی چنانچہ سمع جناب نبوی مین آواز جرس ابو بکر کی پہونچی تاریک شب مین پس
گمان کیا پیغمبر نی کہ کوئی مشرکون سی ہی پس سرعت کی حضرت نی چلنی مین تا اینکہ بند نعل حضرت کا ٹوٹ گیا
بعد اسکی حضرت کو ٹہوکر لگی اور انگوٹہی سی حضرت کی خون نکلنی لگا بعد اسکی ابو بکر سی ملاقات ہوئی اور غار مین پہونچے [illegible]
منقول ہی کہ ہر گاہ حضرت رسالت نی لوگونکو واسطی جنگ تبوک کی امر کیا لوگ تین فرقی ہوئی ایک جماعت نی فرمان برداری
اطاعت کی اور وہ لوگ اکابر مہاجرین و انصار تہی اور ضعفائی مومنین کو یہہ امر گران معلوم ہوا لیکن فرمان اور امر رسول کو اوپر نفس اپنی کی
اختیار کیا اور بعضون نی تخلف کیا اور وہ منافقین تہی لہذا شان اونکی مین حق تعالی فرماتا ہے

عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ لِمَ اَذِنْتَ لَھُمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا

معاف کیا خدا نی تجہسی کیون اجازت دی تو نی واسطی اونکی تا اینکہ ظاہر ہوتی واسطی تیری وہ لوگ سچ بولی تہے

صَدَقُوا وَتَعْلَمَ الْكَاذِبِينَ لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ

سچ بولی تھی اور جانا تو نی جھوٹون کو نہیں طلب اجازت کرتی تجھسی وہ لوگ کہ ایمان لائی ساتھ خدا کی

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ

اور روز قیامت کی یہہ کہ جہاد کریں وہ ساتھ اموال اپنی کے اور نفسون اپنی کی اور خدا جاننی والا ہی

بِالْمُتَّقِينَ إِنَّمَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

پرہیزگارونکا نہیں طلب اجازت کرتی تجھسی مگر وہ لوگ کہ نہیں ایمان لائی ساتھ خدا کی اور روز

الْآخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوبُهُمْ فَهُمْ فِي رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُونَ وَلَوْ أَرَادُوا

قیامت کی اور شک کرتی ہین قلوب اونکی پس وہ بیچ شک اپنی کی متردد ہین اور اگر ارادہ کرتی

الْخُرُوجَ لَأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً وَلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيلَ

نکلنی کا البتہ مہیا کرتی ہین وہ واسطی اوسکی اسباب سفر وغیرہ سی اور لیکن کراہت جانا خدا نی جانا اونکی پس روکا اونکو اور کہا گیا واسطی

اقْعُدُوا مَعَ الْقَاعِدِينَ لَوْ خَرَجُوا فِيكُمْ مَا زَادُوكُمْ إِلَّا خَبَالًا وَ

کہ بیٹھو تم ساتھ اہل وعیال کے اگر نکلتی وہ بیچ تمہارے نہین زیادہ کرتی وی بیچ تمہارے مگر فساد کو اور البتہ

لَأَوْضَعُوا خِلَالَكُمْ يَبْغُونَكُمُ الْفِتْنَةَ وَفِيكُمْ سَمَّاعُونَ لَهُمْ وَاللّٰهُ

سعی کرتی ہین وہ بیچ تمہارے فساد وغیرہ کی درحالیکہ طلب کرتی ہین واسطی تمہارے فساد کو اور بیچ تمہارے سننی والی ہین واسطی منافقون کی اور خدا

عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوا لَكَ

خدا دانا ہی ساتھ ظالمون کے البتہ تحقیق طلب کیا اونہون نی فساد کو آگی جنگ تبوک سی اور پھیرا واسطی تیری

الْأُمُورَ حَتّٰى جَاءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كَارِهُونَ وَمِنْهُمْ

امور کو یہانتک کہ ظاہر ہوا حق اور غالب ہوا حکم خدا کا حالانکہ وہ گروہ جاننی والی ہین اور بعضی

مَنْ يَقُولُ ائْذَنْ لِي وَلَا تَفْتِنِّي ۚ أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا ۗ وَإِنَّ جَهَنَّمَ

وہ شخص ہیں کہ کہتا ہی اجازت دیں واسطی ہمارے اور نہ فتنہ میں ڈال تو ہمکو آگاہ ہو بیچ فتنہ کے گری وہ اور بدرستی کہ جہنم

لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ ۝ إِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۖ وَإِنْ

ہرآئینہ احاطہ کئی ہی کافروں کو اگر پہنچتی ہی تجکو کوئی نیکی برا جانتی ہیں اوسکو منافقین اور اگر

تُصِبْكَ مُصِيبَةٌ يَقُولُوا قَدْ أَخَذْنَا أَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا

پہنچتی ہی تجکو کوئی مصیبت کہتی ہیں وہ تحقیق کہ لیا ہمنی نیکی امر اپنی کو آگی سے اور پہرین وہ گہروں اپنی کو

وَهُمْ فَرِحُونَ ۝ قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا

درحالیکہ وہ خوش ہونی والی ہیں کہہ تو اے محمد ہرگز نہیں پہنچا ہمکو مگر وہ چیز کہ لکہہ دی ہی خدانی واسطی ہمارے وہی مالک ہمارا اے

وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى

اور اوپر خدا کی پس چاہئی کہ توکل کریں مومنین کہہ تو اے محمد کہ نہیں منتظر ہو تم واسطی ہماری مگر ایک دو

الْحُسْنَيَيْنِ ۖ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ أَنْ يُصِيبَكُمُ اللَّهُ بِعَذَابٍ مِنْ

نیکیوں کو کہ وہ غلبہ ہی اور ہم منتظر ہیں ساتھہ تمہاری اسباکی کہ پہنچانی تمکو خدا عذاب نزدیک

عِنْدِهِ أَوْ بِأَيْدِينَا ۖ فَتَرَبَّصُوا إِنَّا مَعَكُمْ مُتَرَبِّصُونَ ۝ قُلْ أَنْفِقُوا

اپنی سی یا ساتھہ دستہای ہمارے کی پس منتظر رہو تم بدرستیکہ ہم ساتھہ تمہارے انتظار کرنی والے ہیں کہہ تو اے محمد خرچ کرو تم

طَوْعًا أَوْ كَرْهًا لَنْ يُتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ۖ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فَاسِقِينَ ۝

درحالیکہ طاعت کرنی والی ہو یا کراہت کرنی والی ہو ہرگز نہ قبول کیا جاویگا تمسی بدرستیکہ تم ہو گروہ نافرمان بردار

وَمَا مَنَعَهُمْ أَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ إِلَّا أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَ

اور نہیں منع کیا اونکو یہ قبول کیا جاویگا اونسی اخرچ اونکا مگر تحقیق وہ کافر ہوئی ساتھہ خدا کی اور

وَبِرَسُولِهِ وَلَا يَأْتُونَ الصَّلٰوةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُونَ إِلَّا

اور ساتھہ رسول اوسکی کی اور نہیں ادا کرتی وہ نماز کو مگر سستی کرنی والی ہیں اور نہیں خرچ کرتی راہ خدا مگر

وَهُمْ كَارِهُونَ ۝ فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ إِنَّمَا يُرِيدُ

درحالیکہ وہ مکروہ جانتی والی ہیں پس نہ تعجب میں لاوی تجکو اموال اونکا اور نہ اولاد اونکی نہیں ارادہ چاہتا ہے

اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ

خدا مگر تا کہ عذاب کری اونکو ساتھہ اونہی اموال کے بیچ زندگانی دنیا اور نکلی نفسوں اونکی کے حال انکہ وہ کافر ہیں

وَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ إِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ وَمَا هُمْ مِنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ

اور قسم کہاتی ہیں وہ ساتھہ خدا کی بدرستی ہر آئینہ تم سی ہیں حال انکہ وہ نہیں ہیں تم سی ولیکن وہ ایک قوم ہیں کہ جلدی ڈرتی ہیں

لَوْ يَجِدُونَ مَلْجَأً أَوْ مَغَارَاتٍ أَوْ مُدَّخَلًا لَوَلَّوْا إِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُونَ

اگر پاویں وہ جای پناہ کو یا غار وغیرہ کو یا جای دخول کو ہر آئینہ متوجہ ہوتی ہیں طرف اوسکی حال انکہ وہ جلدی بہاگتی ہیں

وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَ

اور بعضی منافقین سی وہ شخص ہی کہ طعن کرتا ہی تجکو بیچ صدقہ دینی کی پس اگر دی جاویں وہ اوس صدقات سی راضی رہتی ہیں اور

إِنْ لَمْ يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ ۝ وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ

اگر نہ دی جاویں وہ اوسی صدقات وغیرہ سے ناگہان وہ غضب کرتی ہیں اور اگر بتحقیق کہ وہ راضی ہیں ساتھہ اوس چیز کی کہ دیا اونکو

اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِينَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ وَ

خدانی اور رسول اوسکی نی اور کہیں وہ کہ کافی ہی ہمکو خدا قریب ہے کہ دیگا ہمکو خدا فضل اپنے سے اور

رَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللّٰهِ رَاغِبُونَ ۝

رسول اوسکا بتحقیق کہ ہم طرف خدا کی رغبت کرنی والی ہیں

قولہ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ الآیہ منقول ہی کہ جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نی قصد غزوہ تبوک کا کیا اور وقت سفر تہی قوم
منافقون نی طمع کی کہ جب رسول اور صحاب انکی جہاد کو جاوین اور مدینہ خالی رہی ہی رسول اور صحاب انکی مین
داخل ہوں اور غارت کرین اور زنان اور اطفال کو لونڈی اور غلام کرین حقتعالی نی جبرئیل کو بہیجا اور جناب نی کو
اس سی آگاہ کیا حضرت نی فرمایا کہ تدبیر اس امر کی کیا ہی جبرئیل نی کہا کہ حقتعالی فرماتا ہی کہ اس جنگ مین
احتیاج تیغ زنی کی نہو گی بلکہ انجام اسکا بصلح ہو گا علی کو جانشین اپنا کر اور نیابت محراب اور منبر کو ساتہ اونکی
چہوڑتا ہم نیابت اور ہم حمایت مدینہ کی کری اور یہی لوگ جانین کہ زمان حیات تیری مین علی صاحب نیابت اور ولایت تیری کی
رکہتا ہی پس از وفات تیری کی لی اور زمانہ وہی کہ زمان حیات تیری مین لی عہدہ تہا حضرت رسالت نی امیر المومنین
کو اپنی جگہہ نصب کیا اور مدینہ کو ساتہہ انکی سونپا منافقین نی جو اس کو دیکہا جانا اونہوں نی کید اونکا
باطل ہوا کہ پیغمبر ایک منزل مین پہنچی اہل نفاق نی زبان طعن دراز کی اور کہا کہ محمد علی کو بجہت ملال کی
چہوڑ گئی ہین حضرت امیر نی ہر کاہ اس سخن کو سنا نہایت شاق ہوا اوٹہی اور سلاح پہنی اور شمشیر حمائل کی
اور متوجہ خدمت حضرت رسالت پناہ ہوئی وقت نماز عصر پہنچی اور جناب نبی خیمہ سی باہر تشریف لائی
تہی امیر المومنین سی ملاقات ہوئی اور عرض کی کہ میری حق مین اور آپکی حق مین لوگ یہہ کہتی ہین جناب نبی نی فرمایا
کہ ای علی راضی نہین ہی تو اسبات سی کہ وزیر اور وصی اور خلیفہ میرا ہو تو اور ادا کرنیوالا دین میرا ہو تو
تیرا گوشت میرا ہی اور خون تیرا خون میرا ہی اور مجہسی بمنزلہ ہارون کی ہی موسی سی مگر یہہ کہ بعد میری
کوئی پیغمبر نہو گا جناب امیر نی فرمایا کہ راضی ہوا مین اور خورسند ہوا مین بعد اسکی مدینہ کو مراجعت کی قولہ
الصَّدَقٰتِ الآیہ ایک روایت مین آیا ہی کہ یہہ آیت شان ہرقوس بن زہیر کی کہ سردار خوارج کا تہا نازل ہوئی ہی وقتیکہ
قسمت غنائم ہوازن کی در حنین مین ہوتی تہی اور جناب نی واسطی تالیف قلوب نو مسلمانوں کی حظ وافر غنیمت سی
دیا انکو اور اوسنی اس بات پر طعن کی اور نیز بار طلائی خالص کہ امیر المومنین نی یمن سی بہیجا تہا جناب نبی نی

نبی اور ملو جب اس شخص نے تقسیم کیا تو اس نے جرأت کی اور جناب سے عرض کی کہ انصاف کیجیے جناب نبی نے فرمایا کہ اور
میں اگر میں عدل نکرونگا تو کون عدل کریگا پس حضرت نے اوسکو اور قوم اوسکی کو مارقین نام کہا اور بیچ تفسیر میں
مذکور ہی کہ امیر المومنین سے جناب نبی نے فرمایا کہ ای علی تو ساتھ اس قوم کی قتال کریگا اور ثعلبی اپنی تفسیر
میں لاتا ہی کہ میں بعض دانشمند کہا کہ مرتضی علی نے جنگ کی اور ابو عبید بعد سے کوی ہی و ثلث نبی دم سے اہل آیہ کی

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ

نہیں ہے بیا صدقہ واسطے فقیروں کی اور مسکینوں کی اور وہ لوگ کہ مقرر ہیں اوپر صدقہ لینی کی اور وہ لوگ کہ تالیف کی گئی

قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً

قلوب انکی اور بیچ چھڑانے غلاموں کی اور بیچ حق قرضداروں کی اور بیچ راہ خدا کی اور مسافروں کو درحالیکہ واجب کیا گیا ہی

مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ

جانب سے اور خدا دانا ہی محکم کار ہی اور بعضی اون میں سے وہ لوگ ہیں کہ ایذا دیتے ہیں پیغمبر کو اور کہتے ہیں کہ وہ

هُوَ أُذُنٌ قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِلَّذِينَ

وہ کان ہی کہہ تو ای محمد کان بہتر ہی واسطے تمہاری ایمان لاتا ہی ساتھ خدا کی اور ایمان لاتا ہی واسطے مومنین کے اور رحمت ہی واسطے اون لوگوں کی

آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

کہ ایمان لائے ہیں تم سے اور وہ لوگ کہ ایذا دیتے ہیں رسول خدا کو واسطے اونکی عذاب دردناک ہی

يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ لِيُرْضُوكُمْ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُرْضُوهُ إِنْ

قسم کھاتے ہیں وہ منافقین خدا کی واسطے تمہاری تاکہ راضی کریں وہ تمکو اور خدا اور رسول اوسکا زیادہ لائق ہی کہ راضی کریں اونکو اگر

كَانُوا مُؤْمِنِينَ ۝ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُ مَنْ يُحَادِدِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَأَنَّ لَهُ نَارَ

ہیں وہ ایمان لانیوالی آیا نہیں جانتے ہیں وہ اس بات کو جو شخص کہ تجاوز کرے حد خدا اور رسول اوسکی سے پس تحقیق واسطے اوسکی آتش

ثلث

جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا ذَٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيمُ ۝ يَحْذَرُ الْمُنَافِقُونَ

دوزخ ہی درحالیکہ ہمیشہ رہین گی بیچ اوسکی یہہ ذلت بڑی ہے — جاہتی کہ حذر کرین منافقین

أَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ قُلِ

اسبات سے کہ نازل کیا جاے اوپر اونکی سورہ کہ آگاہ کرے وہ اونکو ساتہہ اوس چیز کی کہ بیچ دلون اونکی کی ہی کہہ تو اے محمد

اسْتَهْزِئُوا إِنَّ اللَّهَ مُخْرِجٌ مَا تَحْذَرُونَ ۝ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ

استہزا کرو تم بدرستیکہ خدا نکالنی والا ہی وہ چیز کو کہ ڈرتی ہو تم اور ہر آئنہ اگر سوال کرے تو اونسی

لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ

ہر آئنہ کہین گی نہین سوای اسکی کہ تہی ہم خوض کرتی تہی اور بازی کرتی تہی ہم کہہ تو اے محمد آیا ساتہہ خدا کی اور آیات اوسکی کی اور رسول اوسکی کی

كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ

تہی تم کہ ہنسی کرتی تہی تم نہ عذر کرو تم بہ تحقیق کہ کافر ہوئی تم بعد ایمان لانی تمہاری کی

إِنْ نَعْفُ عَنْ طَائِفَةٍ مِنْكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ۝

ع

اگر عفو کرین ہم ایک طائفہ سی کہ تمسی ہین عذاب کرین ہم ایک گروہ دیگر کو ساتہہ اسبات کے کہ وہ ہین گناہ کرنیوالی

لہو والمؤلفۃ اونسی وہ لوگ ہین کہ جناب نبی نی واسطی اونکی ایک کو سہم مقرر کیا تہا کہ تا طرف دین اسلام کی مائل ہون الفت سی اونکی اور کثرت قوم اونکی سی اعانت جنگ مشرکین کی چاہتی تا مشرکین کو منع کرین حشر مسلمانون مین داخل ہون اور زید مذہب امامیہ کی حصہ انکا موقوف ور بر ہونی امام عادل کی ہی اور قول معتمد یہہ ہی کہ مولفہ قلوب عام ہی کفار اور مستضعفین سی اگرچہ مشہور یہہ ہی کہ مولفہ قلوب کفار سی ہوتی ہین اور روایت مین آیا ہی کہ صفوان بن امیہ نی کہا کہ رسول خدا نی مجہکو کچہہ دیا اور اول مرین کمال ونکو دشمن کہتا تہا مین اور بعد اسکی اس قدر دیا انہون نی کہ مجہکو کوئی اونسی دوست جہان مین نہ تہا مین قولہ ومنہم الذین الآیہ منقول ہی کہ

خلاس بن سوید اور ایاس بن نصیر اور رفاعہ بن عبد المنذر اور سوای انکی منافقونسی کہ اظہار ایمان
لائی تھی اور باطن مین دشمن سید عالم کی تھی تھائی بن انحضرت کی حق مین کلمات چند ناشایستہ کہی تھی
خلاس نی کہا کہ جب ہو کہ اگر سمع شریف اونکی مین پہنچیگا تو ہم سب سوا ہونگی کہا اونہون نی کہ محمد صلعم
کو سن سنو اکہتی ہین جس وقت اونکی روبرو جائینگی اور قسم کہاوینگی کہ ہمنی نہین کہا ہی باور کرینگی و منقول ہی کہ
نبیل بن حارث ہمیشہ اس قبیل کلمات کہتا تھا اور در سر اسلامونکا ساتھ کفار ونکی اظہار کرتا تھا ہر چند اسکو منع کیا لوگون
نی کہا اونی کہ محمد صلعم سنو اینچ چیز کہ ہم ساتھ نفی نا انیا اگی ہین قبول کرتا ہو قل اباللہ وایاتہ الایۃ ابو جعفر سی منقول ہی کہ یہ
آیہ حق مین بارہ شخص کے ہی ربا نزول ذکر کی ہیہ آیت حق سب و ہشت کس کی منافقون نازل ہوئی ہی بعد جنگ تبوک کی تب
تاریکی مین راہ رسول کی ودر عقبہ کی کمین کیا تھا اور باہمدیگر اتفاق کیا تھا کہ جناب ص کو ہلاک کرین نہیچ سی ناقہ حضرت کو
بہکاوین کہ حضرت اوسی سی گر پڑین جبرئیل نی انحضرتکو اطلاع کی امیر المومنین کو جناب ع نی طلب کیا اور کہا کہ آج کی رات
آگی ناقہ میری چلا ہو موجب فرمان انا سید دم زمام ناقہ کو علی ابن ابیطالب نی ہاتھ مین لیا اور حذیفہ یمانی کو حکم کیا کہ
آگی آگی تو چل ہر گاہ رسول کمین گاہ پر پہنچی ہر ایک کو نام بنام پکارا ہر گاہ جانا کہ حضرت اونکی سری مطلع ہوی
عوض کی کہ یا رسول اللہ ہم بازی اور مزاح کرتی تھی لہذا حق تعالی نی فرمایا کہ کہہ اے محمد ص اباللہ وایاتہ الایۃ

الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُم مِّن بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمُنكَرِ (وقف لازم)

مردان منافق اور زنان منافقہ بعضی اونکی بعضی سی ہین کہ امر کرتی ہین وہ ساتھ عصیان کی

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ ۚ نَسُوا اللَّهَ فَنَسِيَهُمْ

اور منع کرتی ہین نیکی سی اور روکتی ہین ہاتھون اپنی کو بھولی وہ خدا کو بس بھلا دیا اونکو خدا نی

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ وَعَدَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ

بدرستیکہ منافقین وسے فاسق ہین وعدہ کیا ہی خدا نی مردان منافق

وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا هِيَ

اور زنان منافقہ اور کفار سی ساتھہ آتش دوزخ کی درحالیکہ ہمیشہ ہین کی بیچ اوسی آگ کی وہ

حَسْبُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللَّهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ ○ كَالَّذِينَ مِنْ

کافی ہی واسطی عذاب اونکی اور دور کیا رحمت اپنی سی اونکو خدانی اور واسطی اونکی عذاب ہی کہ ہمیشہ ہی مثل ون لوگونکی کہ

قَبْلِكُمْ كَانُوا أَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَأَكْثَرَ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا فَاسْتَمْتَعُوا

آگی تمہارسی کہ تہی سخت تر تمسی ازروی توانائی کی اور بہت تہی ازروی مال کی اور اولاد کی پہر مند ہوی وہ

بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ

ساتھہ نصیبہ اپنی کے پس فائدہ لیا تمنی بہی ساتھہ نصیبہ اپنی کی جسطرحسی کہ فائدہ لیا اون لوگون نی کہ آگی تمہارسی تہی

بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِي خَاضُوا أُولَئِكَ حَبِطَتْ

ساتھہ نصیبہ اپنی کی اور خوض کیا تمنی مثل اوس شخص کی کہ غور کی اونہونی یہہ گروہ ہین کہ باطل ہوا ثواب

أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ○ أَلَمْ يَأْتِهِمْ

اعمال اونکی کا بیچ دنیا اور آخرت کی اور یہہ گروہ وہی زیان کارونسی ہین آیا نہین پہونچی اونکو

نَبَأُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَقَوْمِ إِبْرَاهِيمَ

خبر اون لوگونکی کہ آگی اونسی تہی گروہ نوح اور عاد اور ثمود سی اور گروہ ابراہیم

وَأَصْحَابِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكَاتِ أَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا

اور اہل مدین کہ قوم شعیب تہے اور اہل قریہ ہای منقلبہ آئی اونکو رسولان اونکی ساتہہ معجزونکی پس نہین

كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ○ وَالْمُؤْمِنُونَ

تہا خدا کہ ستم کری اوپر اونکی ولیکن تہی وہ کہ اوپر نفسون اپنی کی ستم کرتی تہے اور مردان مومنین

معانقہ
وقف لازم

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ

اور مردان مومنین اور زنان مومنہ بعضی اونکی احبا مین بعضون کی کہ حکم کرتی مین

بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ

ساتہہ نیکی کے اور منع کرتی مین وہ بدے سی اور برپا رکہتی ہین نمازکو اور دیتے وہ ہین

الزَّكٰوةَ وَيُطِيعُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ أُولٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ

زکوة کو اور اطاعت کرتی ہین خدا کی اور رسول اوسکی کی وہ مومنین کہ قریب ہی کہ رحمت کریگا اونکو خدا

إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ

بدرستیکہ خدا غالب ہے محکم کار ہے وعدہ دیا ہی خدا نی مردان مومن اور زنان مومنہ کو ساتہہ باغہای کہ

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي

جاری ہین نیچی درختونسی نہرین درحالیکہ ہمیشہ رہین کی بیچ اوسکی اور وعدہ کیا ہی مکانہای پاکیزہ کا بیچ

جَنَّاتِ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِنَ اللّٰهِ أَكْبَرُ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

باغستان عدن اور خوشنودی خدا سی کہ بزرگ ہی یہہ خشنودی وہی رستگاری بزرگ ہے

قولہ مَسَاكِنَ طَيِّبَةً حدیث مین وارد ہی کہ مساکن طیبہ قصر مین موتی اور زبرجد اور یاقوت کے

ثعلبی نی لکہا ہی کہ ایک نہر ہی جنت مین کہ باغ دونو کناری اوسکی ہیہ ہین آور حضرت رسالت

صلے اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ وہ سرای خدا ہی کہ کسی چشم نی اوسکو نہ دیکہا ہوگا اور کسی خاطر

مین خطور نہ کیا ہوا اور سوای تین گروہ کی اوسمین کوئی ساکن نہوگا پیغمبر اور صدیق اور

شہید حق تعالی خطاب کریگا خوشا حال اوس شخص کا کہ جو اوسمین ساکن ہوا اور انحضرت سے

مروی ہی کہ ایک قصر ہی بہشت مین موتی سی کہ جسمین ستر محل سرائین یاقوت سرخ کی ہین

ہر محل میں ستر گھر ہین مروی اور ہر گھر مین ستر تخت ہین اور ہر تخت پر ستر بستر ہین کہ ہاے مختلف اور ہر بستر پر ایک حور العین بیٹھی ہی اور ہر گھر مین ستر خوان ہین اور ہر خوان مین ستر رنگ کا کہانا ہی اور حق تعالی نے مومن کو اس قدر قوت طعام اور طاقت جماع دیگا کہ ایکدن مین سب طعام اور حور العین سے متلذذ ہوگا اور اون گھرون مین باد خوش زیر عرش سے آتی ہی اس طرح سے کہ پشتہا مشک سفید پر گذرتی ہی اور ہوا وسکی لیکر اون گھرون مین داخل کرتی ہی اور وہ پانسو برس کی راہ تک جاتی ہے

قولہ رضوان مروی ہی کہ اہل بہشت ہر گاہ بہشت مین قرار لین کی حق تعالے ساتہہ اونکی خطاب کریگا کہ اہل جنت جواب مین کہین کی لبیک ربنا وسعدیک والخیر فی یدیک پس فرماوی گا کہ خوشنود ہوی تم کہین کی کس واسطی خوشنود نہون ہم کہ عطا کی ہمکو وہ چیز کہ کسی مخلوقات کو عطا نہین کیے حق تعالی کہی گا کہ تمکو بہتر اس سے عطا کرونگا عرض کرینگی وہ کیا اس سی بہتر کیا ہوگا حق تعالے کہیگا کہ دی تمکو خوشنودی اپنی اور ہرگز تمپر غضب نکرونگا پس اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ کوئی نعمت برابر رضای الہی کی نہین ہے

یا ایها النبی جاهد الکفار والمنافقین واغلظ علیهم و
ای پیغمبر جہاد کر تو ساتہہ کفار کی اور منافقون کے اور درشتی کر اوپر اونکی اور

مأویهم جهنم وبئس المصیر یحلفون بالله ما قالوا ولقد
جگہہ اونکی جہنم ہی اور بدہے جای بازگشت قسم کہاتی ہین ساتہہ خدا کی نہین کہا اونہون نی اور تحقیق

قالوا کلمة الکفر وکفروا بعد اسلامهم وهموا بما لم ینالوا
کہا کلمہ کفر کو اور کافر ہوی بعد اسلام لانی کی اور قصد کیا اونہون نی ساتہہ اوس چیز کہ نہ پایا اونکو

يَنَالُوا وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ

که نه پایا اونکو اور نهین کینه کیا تها انهون نے مگر یهه که بی نیاز کیا اونکو خدا نے اور رسول اوسکی نے فضل اپنی سے

فَإِنْ يَتُوبُوا يَكُ خَيْرًا لَهُمْ وَإِنْ يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ عَذَابًا

پس اگر توبه کرین وه هی بهتر واسطی اونکی اور اگر پهر ینگے وه عذاب کریگا اونکو خدا ساتهه عذاب

أَلِيمًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ○

دردناک کی بیچ دنیا اور آخرت کے اور نهین واسطی اونکی بیچ زمین کی کوئی دوست سی اور نه مددگار سی

وَمِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ اللَّهَ لَئِنْ آتَانَا مِنْ فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَ

اور بعضی اهل نفاق سے وه شخص هے که عهد کیا ساتهه خدا کے اگر دیگا همکو فضل اپنی سی مال هرآینه صدقه دینگی هم اور

لَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ ۞ فَلَمَّا آتَاهُمْ مِنْ فَضْلِهِ بَخِلُوا بِهِ

هرآینه هونگی هم صالحون سی پس هرگاه دیا اونکو مال فضل اپنی سی بخل کیا ساتهه اوسکی

وَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ ○ فَأَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ إِلَى يَوْمِ

اور روگردانی کی انهون نے عهد سے درحالیکه وه اعراض کرنیوالے هین پس داخل کیا واسطی اونکی نفاق کو بیچ دلون اونکی تا روز که

يَلْقَوْنَهُ بِمَا أَخْلَفُوا اللَّهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ○ أَلَمْ

ملاقات کرینگے وه خدا سے بسبب اوس چیز کے که خلاف کیا انهون نے خدا سے اوس چیز کا که وعده کیا تها اور بسبب اوس چیز کے که تهی وه تکذیب کرتی آیا نهین

يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَأَنَّ اللَّهَ عَلَّامُ

جانتے هین وه بدرستیکه خدا جانتا هے بهید اونکی کو اور راز اونکی کو اور بدرستیکه خدا جاننی والا

الْغُيُوبِ ○ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي

غیب کا هے وه لوگ که عیب کرتی هین وه اطاعت کرنیوالونکے مومنین سے بیچ ادای

الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ
صدقوں کے اور وہ لوگ کہ نہین پاتے ہین مگر بقدر طاقت اپنی کے پس سخر کرتے ہین

مِنْهُمْ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا
مومنین سی جزای تسخر ویگا خدا تمہین کو اور واسطے اونکی عذاب دردناک ہی طلب عفو کر تو واسطے اونکی یا یہ

تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ
طلب عفو کری تو واسطے اونکی اگر طلب آمرزش کری تو واسطے اونکی ستر بار پس ہرگز نہ بخشیگا خدا اونکو

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ
یہہ نہ بخشنا بسبب اس بات کی ہی کہ وہ کافر ہوے ساتہہ خدا اور رسول اوسکی کی اور خدا نہین ہدایت کرتا ہی گروہ فاسقونکو

قولہ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مروی ہی کہ جناب نبوی سایہ حجر مین بیٹھے تہی صحابہ سے کہا کہ اس
ساعت مین ایک مرد نزدیک تمہارے آویگا اور بچشم شیطان تمکو دیکہیگا ہر گاہ کہ وہ آوے
اوس سے سخن نکیجیو کہ اوسیوقت ایک شخص آیا ازرق چشم جناب نبوی نے اوس سے کہا کہ تو اور اصحاب
تیری کسو اسطے ہمکو دشنام دیتے ہین اوسنے انکار کیا بعد اسکی اپنی لوگونکو اوسنے جمع کیا اور نزدیک
حضرت کے لایا اور اونہون نے قسم کہائی کہ ہم دشنام نہین دیتے ہین اوسوقت یہہ آیہ نازل ہوی
یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اور قول مشہور یہہ ہے کہ یہہ آیہ حق جلاس بن سوید مین نازل ہوی ہے جسوقت
کہ تہیہ غزوہ تبوک کا کیا تہا اوسوقت ساتہہ بعضی لوگونکی دراز گوش پر سوار ہوکر طرف قبائل
مدینہ کی واسطے تنفیر لوگونکی گیا اور کہا کہ اگر وہ چیز کہ محمد کہتی ہین حق ہو تو اس دراز گوش سے
بدتر ہین مومنین اس سخن کو زن مصاعب نے گوش جناب نبی مین پہنچایا حضرت نبی اوسکو طلب کیا
اصحاب اوسکی نی اور اوسنی انکار کیا اور قسم کہائی کہ ہمنی نہین کہا ہی قولہ مِنْ فَضْلِهٖ یعنی اہل مدینہ

مدینہ محتاج اور تنگ معیشت تہی ہر گاہ قدم مبارک حضرت وہان ہونچا ساتہہ برکت او حضرت کے
بہت سے غنائم ہاتہہ آئی اور تونگر ہوی پس موجب عداوت اونکی کا ہوا کمر استغنا اونکا اور
منقول ہی کہ جلاس ایک غلام رکہتا تہا کہ اوسکو قتل کیا پس امر کیا رسول ؐ نی کہ بارہ ہزار درہم
اسکی دیت مین دوین پہہ اسکی وہ مستغنی ہوا قولہ وَلَا نَصِیْر جلاس نے بعد نزول اس آیۃ کے
توبہ کیا اور جملہ مخلصان سے ہوا قولہ وَمِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ اللّٰهَ منقول ہی کہ یہہ آیۃ نازل ہوی
ہی حق ثعلبہ بن حاطب مین کہ انصار مین سے تہا اور مشہور بزاہد و عابد تہا ایکروز ملازمت حضرت
رسالت مین آیا فقر و فاقہ سی شکایت کے اور عرض تونگری کی حضرت سے کی حضرت نے اوسکو نصیحت کی
کہ اس مدعا سے درگذر کہ آخر خطرناک ہی اور جو کچہہ کہ رکہتا ہی ساتہہ اوسکی قناعت کر کہ ساتہہ تہوڑے
کی شکر کرنا بہتر بہت سے کہ شکر اوسکا نہو سکی یہہ سنکر چلا گیا بعد چند روز کے پہر آیا اور مستدعی
استغنا کی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مین عہد کیا ہی خدا سے کہ حقوق واجبہ مال کو ساتہہ مستحقون کی پہنچاؤنگا
ہر گاہ مبالغہ اوسکا اس امر مین کمال کو پہنچا جناب نبی نے اوسکی حق مین دعا کی حقتعالے نی برکت دعا کی
حضرت سے اوس قلیل گوسفند و مین کہ قناعت کرتا تہا برکت دی تا بحدیکہ اطراف مدینہ مین گوسفند
باندہنی کی جگہہ نرہی چنانچہ بیابان کو متوجہ ہوا اور بسبب بیابانی اونکی کی پہنچنی نماز پنجگانہ ساتہہ رسول صلعم کے سے
محروم رہا اور سوائی روز جمعہ کی حاضر نہو سکتا تہا آخر الامر اوس وادی سی آگی گیا کہ نماز جمعہ سے
بہی محروم ہوا ایک روز رسول نی تفتیش حال اوسکا کیا لوگون نی عرض کی کہ یا رسول اللہ
اس قدر گوسفند بہم پہنچائی ہین کہ کسی وادی مین گنجایش نہین ہوتی ہی فلان وادی کو گیا ہی پس جناب
نبی نے فرمایا مین وَیْحَ ثَعْلَبَۃَ ہر گاہ آیۃ زکوۃ نازل ہوی ایک شخص کو حکم دیا اور شخص دیگر کو
بنی سلیم سی ہمراہ اوسکی کرکی نزدیک ثعلبہ کی بہیجا کہ اوسپر پڑہ کر زکوۃ اوس سے لیوین پس جب

مین ایک مکتوب لکہا کہ متضمن شروط زکوۃ تہا اوس شخص کو دیا اور فرمایا کہ ہرگاہ ثعلبہ سی زکوۃ لینا
بعد اسکی ایک مرد سلیمی کی جانا کہ وہ شریعت کہتا ہی اور اوس سی زکوۃ لینا مطابق فرمانی نزدیک ثعلبہ کی گئی اور آیہ
زکوۃ اور نامہ دکہایا کہا اوسنی کہ محمد ہم سی جزیہ طلب کرتا ہی اور کہا کہ تم دوسری جگہہ جاؤ جب
تک کہ مین اسمین فکر کرون اور دونو نزدیک مرد سلیمی کی آئی کہا اوسنی بسر وچشم دیتا ہون بہترین
شتران اپنی کو جدا کرکی حوالی کیا اون دونو شخصون نے کہا کہ رسول نی نہین فرمایا ہمکو کہ بہتر
مال تیرا لین مرد سلیمی نی کہا حاشا وکلا مین بدترین مال اپنی کو بہیجون مین آون دونو شخصون نے اوس سے
لیا اور نزدیک ثعلبہ کی آئی ثعلبہ نی سخن اول کہا کہ کیا یہہ جزیہ ہی کیا اور زکوۃ ندی اور کہا کہ دوسرے جگہہ جاؤ تا پہر مین اسمین فکر کرون
وہ دونو شخص نزدیک رسول کی آئی اور صورت حال کو عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ یَا وَیْحَ ثَعْلَبَۃُ اوسوقت یہہ
آیہ نازل ہوئی قولہ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ مروی ہی کہ جسوقت یہہ آیہ نازل ہوئی ایک شخص خویشان ثعلبہ
سی حاضر تہا نزدیک ثعلبہ کی گیا اور کہا اوسنی کہ وَیْحَکَ ای ثعلبہ تیری حقمین تین آیتین آئی ہین
کہ دلالت کفر ونفاق تیری پر کرتی ہین ثعلبہ نزدیک رسول کی آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ
جسطرحسی فرمائی مین صدقے کو حاضر کرون اور جسطرحسی کہ چاہئی صرف کیجئی جناب نبی نی
فرمایا کہ ہرگاہ تونی زکوۃ کو جزیہ ٹہرایا حق تعالی نی فرمایا ہی کہ صدقہ تیرا قبول نکرونگا مین
اوٹہہ کہڑا ہوا اور خاک سر پر ڈالے اور فریاد کرنی لگا جناب نبی نے فرمایا کہ ہرچند مینی فقر مین تجہی
سمجہایا کہ طلب غنا نکر اور صابر رہو تو تونی قبول نکیا لاجرم اس بلا مین مبتلا ہوا تب ناامید ہوکر
اپنی مقام کو گیا اور جناب نبی عنقریب جوار رحمت الہی کو پہنچی بعد اسکی عہد ابو بکر مین آیا اور
درخواست کی کہ صدقہ قبول کیجئی کہا اوسنی کہ ہرگاہ رسول نی صدقہ تیرا قبول نکیا مین بہی قبول نہین
کرتا ہون اور عہد عثمان مین وہ ا الجزا کو گیا قولہ اَلَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ الآیۃ منقول ہی کہ پیغمبر نی اصحاب

اصحاب کو حکم کیا کہ اعانت لشکر کی واسطی جنگ تبوک کی کرو چنانچہ حسب فرمودہ جناب بنی عبد الرحمن
بن عوف نی چار ہزار درہم دئی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مین آٹھہ ہزار درہم رکہتا ہون چار ہزار
واسطی عیال اپنی کی رکہی ہین اور چار ہزار حاضر کئی جناب رسول نی اوسکی حق مین دعا کی خداوند
برکت دیوی اوسکی مال مین حقتعالی نی اسقدر مال اوسکو دیا کہ ثمن مال اوسکا ایک لاکہہ اسی ہزار بعد فوت اوسکی
کی اوسکی جورو کو پہنچا اور اسیطرح سی ہر ایک اغنیای صحابہ نی حسب مقدور اپنی حاضر کیا اخیر کو عاصم
بن عدی نی دو ہزار چار سی من خرما لایا اور ابو عقیل انصاری ایک صاع خرما لائی اور کہا کہ آج کی
شب صبح تک پانی کنوئین کا کہینچا مینی اور اجرت مین دو صاع مینی پائی ہین ایک صاع عیال کی واسطی
چہوڑا اور ایک صاع لایا ہون بین جناب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا کہ بالائی دیگر صدقات
کے رکہو بعضی منافقین نی ازروی طعن کی کہا کہ خدا اور رسول صاع ابو عقیل
سی بی نیاز ہین اوسوقت مین یہہ آیہ نازل ہوی اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ الآیہ
سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ الآیہ ذکر سبعین کا واسطی مثل کی ہی یعنی ہرگز ہرگز
خدا اون کو نہ بخشی کا اگرچہ کثرت سی استغفار کیا جائی تمام عمر اسواسطی کہ وہ کفار ہین اور
کفر قابل بخشش نہین اور اخبار مین بہی ذکر سبعین کا ہوا ہی کہ سب وہ دلالت کرتی
ہین کہ مراد سبعین سی کثرت ہی اور تحدید اور غایت مراد نہین ہی اور وجہ تخصیص
سبعین کی اعداد سی یہہ ہی ایک عدد قلیل ہی اور ایک کثیر ہی قلیل وہ ہی کہ جو کم تین
سی ہو اور کثیر وہ ہی کہ زیادہ تین سی ہو یا تین ہو اور اقل کثیر کا تین ہی اور زیادہ
اوسکی حد نہین ہی پس تین سی زائد سبعین مین ہی لہذا سبعین مین کثرت ہووے
اور وجہ دوسری کثرت کے بیچ سبعین کی یہہ ہی کہ عدد کی دو نوع ہی ایک شفع

ہی اور دوسرا وتر اول اشفاع دو دو ہین اور اول اوتار تین اسواسطی کہ ایک کو عدد
نہین کہتی ہین اور سات اول جمع کثیر ہی ان دونوں یعنی وتر اور شفع سے
پس بیچ سات عدد کی تین اوتار ہین اور تین اشفاع ہین اسواسطے کہ ہرگاہ
دو پر ایک زیادہ کیا جائی حاصل ہوگا اوس سی ایک وتر اور جسوقت کہ زیادہ
کیا جائی اوپر دو اور کی ایک دوسرا حاصل ہوا اوس سی تر دوسرا اور جسوقت
کہ زیادہ کیا کیا چہہ پر ایک حاصل ہوا تیسرا وتر اور جتماع تین شفع کا ظاہر ہی
احتیاج بیان کی نہین ہی اور تیسری وجہ یہہ ہی کہ سبعین شامل ہی وس کو کہ
جس سے کمال حساب کا ہی اسواسطی کہ متجاوز عشرہ سی زیادتی احاد کی ہی طرف عشرہ
کی بیس تک اور بیس تکرار عشرہ کی ہی دو مرتبہ اور تیس مین تین مرتبہ اسیطرحسی
سوتک پس سبعون جامع ہی کثرت عدد کو اور کثیر شفع اور وتر کو اور کثرت
کمال حساب کو پس سبعون اونائی کثیر ہی عدد کل وجہ سی اور نہین غایت واسطے
اقصائی کثیر کی پس ہو سکتا ہی کہ تخصیص سبعین کی اس جہات سے ہو

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

خوش ہوے رہ جانے والے جنگ تبوک سی بسبب بیٹھنی اونکی کی بعد جانے رسول خدا کی

وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ

اور مکروہ جانا اونہون نے یہہ کہ جہاد کرین وہ ساتھہ اموال اپنی کی اور نفسہای اپنی کے

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا

بیچ راہ خدا کے اور کہا اونہون نی کہ نہ جاؤ تم ای مومنین

لا تنفروا في الحر قل نار جهنم اشد حرا لو كانوا يفقهون ○ فليضحكوا

نجاؤ تم اوپر نکلنی بیچ گرمی کی کہدو ای محمد کہ آتش جہنم سخت تر از روی گرمی کی اگر ہو وہ جاوالی پس چاہیئی کہ ہنسین وہ

قليلا وليبكوا كثيرا جزاء بما كانوا يكسبون ○ فان رجعك

کم اور روئین وہ بہت واسطی عوض اوس چیز کی کہ ہتی وہ کہ کسب کرتی ہتی پس اگر پہیر دی تیئن تجکو

الله الى طائفة منهم فاستأذنوك للخروج فقل لن

خدا طرف ایک گروہ کی منافقون سے پس طلب رخصت کرتی تجہسی واسطی نکلنی غزوہ دیگر کی پس کہہ تو ای محمد کہ نہ

تخرجوا معي ابدا ولن تقاتلوا معي عدوا انكم رضيتم بالقعود

نکلوگی تم ساتہہ میری ہمیشہ اور ہرگز نہ جنگ کروگی تم ساتہہ میری کسی دشمن سی تحقیق کہ تم راضی ہوئی ساتہہ بیٹہنی کی

اول مرة فاقعدوا مع الخالفين ○ ولا تصل على احد منهم

پہلی بار بیچ جنگ تبوک کی پس بیٹہو تم ساتہہ پیچہی رہنیوالونکی اور نہ نماز پڑہ تو اوپر کسی کی منافقون سے

مات ابدا ولا تقم على قبره انهم كفروا بالله ورسوله و

کہ مری ہمیشہ اور نہ کہڑا ہو اوپر قبر اوسکی کی بدرستیکہ اونہون نی انکار کیا ساتہہ خدا کی و رسول اوسکی کی

ماتوا وهم فاسقون ○ ولا تعجبك اموالهم واولادهم انما

مری وہ درحالیکہ فاسق تہی اور نہ تعجب مین ڈالی تجہکو اموال اونکا اور نہ اولاد اونکی انہین

يريد الله ان يعذبهم بها في الدنيا وتزهق انفسهم وهم

ارادہ کرتا خدا مگر یہہ کہ عذاب کری اونکو بسبب کثرت مال اور فرزند کی بیچ دنیا کی و جاتین روح اونکی اور حالیکہ وہ

كافرون ○ واذا انزلت سورة ان امنوا بالله وجاهدوا

کافر ہون اور ہرگاہ کہ نازل کیا جاتا ہی سورہ یہہ کہ ایمان لاؤ تم ساتہہ خدا کی اور جہاد کرو تم

مَعَ رَسُولِهِ اسْتَأْذَنَكَ أُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوا ذَرْنَا نَكُنْ

ساتھ رسول اوسی خدا کی لڑو ہے اون چاہتی ہین تجھسے صاحبان فرغت منافقون سی اور کہا اونہون نی ترک کر تو ہمکو تا ہوویں ہم

مَعَ الْقَاعِدِينَ ۝ رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلَى

ساتھ خانہ نشینون کی راضی ہوے وہ ساتھ اس بات کی کہ ہوویں وہ ساتھ زنان پس ماندہ کی اور کی گئی مہر اوپر

قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ۝ لَكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ

دلون اونکی پس وہ نہین سمجھتی ہین لیکن رسول اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین ساتھ اوسکی

جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَأُولَٰئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ وَ

جہاد کیا ساتھ اموال اپنی کی اور نفسون اپنی کی اور یہہ ہین کہ واسطے انکی بہتریان ہین اور

أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ

یہہ وہ گروہ ہین کہ رستگار ہین مہیا کیا ہی خدا نی واسطی اونکی باغات کہ جاری ہین

تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَجَاءَ الْمُعَذِّرُونَ

نیچی درختونکی نہرین درحالیکہ ہمیشہ بیچ اوسکی رہین کی یہہ ہے رستگاری بزرگ اور آئی عذر کرنیوالی

مِنَ الْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِينَ كَذَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ

بادیہ نشینون سی تاکہ اجازت دی جاوے واسطی اونکی اور بیٹھی وہ لوگ کہ جھوٹھ بولے ساتھ خدا کے اور رسول کی

سَيُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ

قریب ہے کہ پہنچی گا اون لوگونکو کہ کافر ہوے اونہین سے عذاب دردناک نہین اوپر ناتوانونکی

وَلَا عَلَى الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ

اور نہ اوپر بیمارونکی اور نہ اوپر انلوگون کی کہ نہین پاتی ہین اوس چیز کو کہ خرچ کرین وہ گناہ گرد جانب

حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ

اگر (جہاد میں نہ جائیں) جبکہ نیک خواہی کریں واسطے خدا کی اور رسول کی نہیں ہے اوپر نیکو کاروں کی کہ ناصح ہیں راہ ملامت

وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ

اور خدا بخشنے والا مہربان ہی اور نہ اوپر اون لوگونکی جبکہ آئے تیرے نزدیک تا کہ سوار کری تو

قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ

کہا تو نے نہیں پاتا میں اوس چیز کو کہ سوار کروں میں تمکو اوپر اوسکی پھر وہ حالانکہ آنکھیں اونکی بہاتی تہین

الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنْفِقُونَ ۝ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ

آنسو اسی واسطی اس غمکے کہ نہیں پیدا ہے اونکو وہ چیز کہ خرچ کرتے ہین سوای اسکی نہیں کہ راہ الزام کی اوپر اونکی ہی جو

يَسْتَأْذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَاءُ رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ

رخصت مانگتی ہین تجہسے اور حالانکہ وہ غنی ہین پسند آیا اونکو کہ ہو دین وہ ساتھ پیچھی رہنی والی عورتونکے

وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝

اور مہر کی اللہ نی اوپر دلون اونکی کے پس وہ نہیں جانتے ہین

يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ قُلْ

بہانے لاوینگے وہ تمہاری طرف جب پھر آؤگے تم طرف اونکی کہہ تو (اے محمد)

لَا تَعْتَذِرُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّأَنَا اللّٰهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ وَسَيَرَى

کہ نہ عذر کرو تم ہرگز نہ باور کرینگی واسطے تمہارے بتحقیق کہ آگاہ کیا ہمکو خدانے اخبار تمہارسی اور قریب ہے کہ دیکھیگا

اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

خدا عمل تمہارکو اور رسول اوسکا بہی بعد اسکی پہیرے جاؤگے طرف دانا ہر پوشیدہ اور آشکارا کی

الجزو الحادی عشر

فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ○ سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا

پس آگاہ کریگا تمکو ساتھ اوس کی کہ تھی تم عمل کرتی قریب ہے کہ قسم کہاوینگی ساتھ خدا کے واسطے تمہاری جس وقت

انقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ

پھر جاؤگے تم طرف اونکی تا اگر روگردان ہو تم اون سے پس اعراض کرو تم اون سے تحقیق وہ پلید ہین

وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ○ يَحْلِفُونَ لَكُمْ

اور جگہ ہے اونکی جہنم واسطے عوض اوس چیز کی کہ تھی وہ کہ کسب کرتی تھی قسم کہاتی ہین واسطے تمہارے

لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِن تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ

تاکہ خوشنود ہو تم اون سے پس اگر خوشنود ہو تم اون سے پس تحقیق کہ خدا نہین خوش ہوتا

الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ○ الْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا وَنِفَاقًا وَأَجْدَرُ

گروہ فاسقون سی بادیہ نشینان عرب سخت تر ہین ازروی کفر و نفاق کے اور سزاوار تر ہین

أَلَّا يَعْلَمُوا حُدُودَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ○

یہہ کہ نہ جانین وہ حدود اوس چیز کو کہ نازل کیا ہی خدا نے اوپر رسول اپنی کی اور خدا دانا ہے محکم کنندہ ہے

وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَن يَتَّخِذُ مَا يُنفِقُ مَغْرَمًا وَيَتَرَبَّصُ بِكُمُ

اور بعضی اعراب سے وہ شخص ہین کہ لیتا ہے اوس چیز کو کہ خرچ کیا ہے تاوان اور انتظار کرتی ہی ساتھ تمہارے

الدَّوَائِرَ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○ وَمِنَ

گردشہای زمانہ اوپر اونکی ہو گردش بد اور خدا شنوا ہے دانا ہی اور بعضی

الْأَعْرَابِ مَن يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنفِقُ

اعراب سے وہ شخص ہے کہ ایمان لاتا ہے ساتھ خدا کی اور روز قیامت کی اور لیتا ہے اوس کو کہ خرچ کیا ہی اسباب

يُنفِقُ قُرُبَاتٍ عِندَ اللَّهِ وَصَلَوَاتِ الرَّسُولِ أَلَا إِنَّهَا قُرْبَةٌ

خرچ کیا ہی اسباب نزدیکی کا نزدیک خدا کے اور سبب دعا کے پیغمبر کی آگاہ ہو بدرستیکہ وہی خرچ سبب قرب ہے

لَّهُمْ سَيُدْخِلُهُمُ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ع

واسطی اونکی قریب ہے کہ داخل کریگا اونکو خدا بیچ رحمت کی بدرستیکہ خدا بخشنے والا ہے مہربان ہے

وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ

اور وہ لوگ کہ سبقت کرنیوالے ہین اگلون سے مہاجر اور انصار سی اور وہ لوگ

اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَ

پیروی کی اونہون نے ساتھہ نیکی کی راضی ہوا خدا اون سے اور راضی ہوئی وہ خدا سے اور

أَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا

آمادہ کیا خدا نے واسطی اونکی باغات کہ جاری ہین نیچی درختونکی نہرین درحالیکہ رہینگے بیچ اوسکی ہمیشہ

ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَمِمَّنْ حَوْلَكُم مِّنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ

یہہ رستگاری بزرگ ہی اور اون لوگون سے کہ گرد تمہارے ہین اہل بیابان سے منافق ہین

وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ

اور بعضی اہل مدینہ سی کہ اقامت کی ہی اوپر نفاق کی نہین جانتا تو اونکو ہم

نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُم مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ

جانتے ہین اونکو قریب ہے کہ عذاب کرینگے ہم اونکو دوبار بعد اسکی وہ پھیرے جاوینگے طرف عذاب بزرگ کی

وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ

اور قوم دیگر کہ معترف ہوے وہ ساتھہ گناہون اپنے کی اور آمیختہ کیا اونہون نے عمل صالح کو اور عمل

سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

بکو قریب ہے کہ خدا قبول توبہ کریگا اوپر اونکی بدرستیکہ خدا بخشنے والا ہے مہربان ہے

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ

لی تو اموال اونکی سی زکوٰۃ کہ پاک کری اونکو اور زیادہ کری اوس سے نیکی اونکی ساتھ اوسکی اور دعا کر

عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَوٰتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ أَلَمْ

واسطی اونکی بدرستیکہ دعا تیری موجب اطمینان ہے واسطی اونکی اور خدا سننے والا ہے دانا ہے کیا نہین

يَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ

جانتے وہ بدرستیکہ خدا وہی قبول کرتا ہی توبہ کو بندون اپنے سی اور لیتا ہی وہ زکوٰۃ وغیرہ کو

وَأَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ

اور بدرستیکہ خدا وہی قبول کرنیوالا توبہ کا مہربان ہے اور کہہ تو اے محمد کہ عمل کرو تم پس قریب ہے کہ دیکھیگا خدا عمل تمہارا

وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ وَسَتُرَدُّونَ إِلَى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

اور رسول اوسکا اور مومنین اور قریب ہے کہ پھیری جاؤگی تم طرف دانای پوشیدہ کی اور آشکارا کی

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ وَآخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللّٰهِ

پس آگاہ کریگا تمکو ساتھ اوس چیز کہ تھی تم عمل کرتی اور اور متخلفونسی کہ ٹھہرائی گئی ہین واسطے حکم خدا کی

إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ وَ

یا عذاب کریگا اونکو خدا اور یا قبول توبہ کریگا اوپر اونکی اور خدا دانا ہے حکم کرنیوالا ہی اور

الَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ

وہ منافق کہ بنایا اونہون نے مسجد کو واسطی ضرر پہنچانیکی اور واسطی تقویت کفر کی اور تفرقہ ڈالنی کی درمیان مومنونکی

الْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا لِمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ مِنْ قَبْلُ

مومنونکی اور واسطی انتظار اوس شخص کی جنگ کری ساتھہ خدا کے اور رسول کی آگی بنا کی مسجد

وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَىٰ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ

اور ہر آینہ قسم کہاتی ہین وہ نہین چاہا ہمنی مگر نیکی کو اور خدا گواہی دیتا ہی مقرر وہ البتہ جہوٹی ہین

لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ

نہ قامت کر تو بیچ اوس مسجد کی ہمیشہ ہر آینہ وہ مسجد کہ بنا کی گئی ہو اوپر پرہیزگاری کی اول دن سی سزاوار تر ہی

أَنْ تَقُومَ فِيهِ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللّٰهُ يُحِبُّ

یہہ کہ قائم ہو تو واسطی نماز کی بیچ اوسکی مین بیچ اوسکی لوگ کہ دوست رکہتی ہین وہ یہہ کہ پاکیزگی اختیار کرین اور خدا دوست رکہتا ہی

الْمُطَّهِّرِينَ ۝ أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ تَقْوَىٰ مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ

پاکیزگی اختیار کرنیوالونکو آیا پس وہ شخص کہ مربوط کری بنا اپنی کو اوپر پرہیزگاری خدا کی اور خوشنودی اوسکی سی

خَيْرٌ أَمْ مَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ

بہتر ہی یا وہ شخص کہ مربوط کری بنا اپنی کو اوپر کنارہ رود کی کہ شگافتہ ہو پس گر پڑی

بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ لَا يَزَالُ

ساتھہ اوسی بنا کی بیچ نار جہنم کی اور خدا نہین ہدایت کرتا ہی قوم ستمگارونکو ہمیشہ رہیگی

بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

بنا اونکی ایسی بنا کہ بنا کیا اونہون نی شبہہ کی بیچ دلون اونکی کی مگر یہہ کہ پارہ پارہ ہوں دل اونکی اور خدا دانا حکم کرنیوالا ہی

ع

قولہ مات ابدا منقول ہی کہ حضرت رسالت عیادت ابن ابی کو گئی تہی موافق التماس اوسکی پیراہن اپنا جہہ کفن حوالی کیا اور اوسنی عرض کی تہی کہ اوپر میری نماز پڑہیگا

اوسوقت یہہ آیۃ نازل ہوی اور وجہ نہ منع کرنی تکفین کی باوجود منع کرنی نماز کی یہہ ہی کہ ابن ابی نے اپنی وقت اسیر ہونی عباس کی جنگ بدر مین از جہتہ برہنہ ہونی اونکی پیراہن اپنا دیا تہا مروی ہی کہ اوںحضرت سی کہا لوگون نی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ ابن ابی منافق تہا کس جہتہ سی پیراہن اپنا اوسکو عطا کیا اوںحضرت نی ارشاد کیا کہ پیراہن میرا اوس سی عذاب خدا کو دفع نکریگا اور مین امیدوار ہون خدا سی کہ بسبب اسکی لوگ رغبت کرین طرف اسلام کی چنانچہ بعد اسکی ہزار شخص قوم خزرج سی مسلمان ہوی قولہ وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ الآیۃ اہل سنت وجماعت کمال نازان ہین کہ اس آیہ سی مدح وثنای خلفای ثابت ہوتی ہی حال آنکہ یہہ خلاف واقع ہی سواسطی کہ اولا محل گفتگو یہہ ہی کہ ترتیب ثواب سبقت فی الہجرت مشروط بایمان ہی اس جہتہ سی کہ ہجرت کافر کی مفید نہین ہی چنانچہ طبقات مین لکہا ہی کہ عبد اللہ ابن ارتقیطہ دیلمی وکیل جناب نبی تہا کہ اوسنی ہمراہ جناب نبی باوجود کفر کی مہاجرت کی اوثانیا تاوقتیکہ خلوص نیت قربت بیچ ہجرت کے ثابت نہو قابل مدح نہین ہی اور ضرورت خلوص نیت کی روایت بخاری سی معلوم ہوتی ہی چنانچہ اوسنی باسناد خود علقمہ لیثی سی روایت کی ہی کہ اوسنی کہا کہ سنا مین عمر بن الخطاب سی کہ بالای منبر فرماتی تہی کہ ارشاد کیا جناب نبی نی اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِءٍ مَا نَوٰی فَمَنْ کَانَ ہِجْرَتُہٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُہَا اَوْ اِلٰی امْرَاَۃٍ یَنْکِحُہَا فَہِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ہَاجَرَ یعنی نہین ہی عمل مگر ساتہہ نیت کی اور نہین ہی کسی کی واسطی مگر وہ چیز کہ نیت کی ہی پس جو شخص کی کہ ہجرت واسطی دنیا کی ہی پہونچیگا اوسکو یا واسطی رغبت کی ہی طرف نکاح زنکی پس ہجرت اوسکی طرف اوس چیز کی ہی کہ ہجرت کی واسطی اوسکی اوثالثا بروایت مشکوۃ معلوم ہوتا ہی کہ مہاجرین وہ لوگ ہین کہ منا ہی خدا کو ترک کرین چنانچہ وہ روایت

روایت یہہ ہی کہ جناب رسول نی فرمایا اسند وہ ہی کہ سالم رہین مسلمین ہاتہہ وسکی سے
اور زبان وسکی سی اور مہاجرین وہ ہین کہ ترک کرین مناہی خدا کو اور شواہد عدم ایمان
خلفا پر اور بجالانی مناہی پر یہہ ہین کہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ یاایہا الذین امنوا اذا لقیتم
الذین کفروا زحفا فلا تولوھم الادبار ومن یولھم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او
متحیزا الی فئۃ فقد باء بغضب من اللہ ومأواہ جہنم وبئس المصیر ای وہ لوک کہ
ایمان لائی ہر کاہ کہ ملاقات کرو تم اون لوکون سی کہ جو کافر ہوی در حالیکہ وہ نزدیک ہوی سوای
ہون واسطی جنک کی پس نہ پہیرو تم اونسی پشت اپنی اور جو شخص کہ پہیری طرف اونکی آج کی دن
پشت اپنی مکر در حالیکہ میل کرنیوالا ہو واسطی جنک کی یا پناہ لینی والا ہو طرف کروہ مسلمانونکی
پس بتحقیق مستحق ہوا وہ ساتہہ غضب کی جانب خدا سے اور جکہہ وسکی جہنم ہی اور بد ہی جای
بازکشت اونکی اور فریقین مین ثابت ہی کہ جنک احد و جنک حنین مین خلفا بہاکی سوای علی ابن
ابیطالب کی پس ماویہ جہنم سی عدم ایمان خلفا ثابت ہوا اور فرار سی ارتکاب مناہی
کا پس بنا بر روایت مشکوۃ کی معلوم ہوا کہ مہاجرین مین خلفا داخل نہین اور حقتعالی فرماتا
ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ
یعنی وہ لوک کہ ایذا دی اونہون نی خدا اور رسول وسکی کو بیزاری کرتا ہی اون سی
خدا بیچ دنیا اور آخرت کی اور ایذا خدا اور رسول کی صحیح بخاری سی معلوم ہوتی ہی چنانچہ
صحیح بخاری مین لکہا ہی کہ فاطمہ پارہ جکر میری ہی جس شخص نی کہ اوسکو ایذا دی اوسنی مجہی ایذا
دی اور جسنی مجہی ایذا دی اوسنی خدا کو ایذا دی اور جسنی کہ خدا کو ایذا دی وہ کافر ہی اور
یہی صحیح بخاری مین موجود ہی مقدمہ غضب فدک مین فوجدت فاطمۃ ولم تتکلم حتی ماتت اور یعنی

وجہدت کی قاموس مین اور نہایہ مین کہ مصنف ان دونو کی اہل سنت وجماعت سے ہین معنی
غصہ کی لکھی ہین چنانچہ لم یتکلم حتی مات قرینہ غصہ کا ہی پس اس آیہ سی بہی عدم ایمان اور
نافرمانی خلفا ثابت ہوئی اور بہی ان شواہد سی ایک یہہ ہے کہ جناب نبیؐ نی فرمایا کہ جہزوا
جیش اسامۃ لعن اللہ المتخلف عنہ یعنی تیار کرو لشکر اسامہ کو لعنت کری خدا رہ جانیوالی کو اس لشکر سی
اور باتفاق فریقین ثابت ہی کہ خلفا نی تخلف جیش اسامہ سی کیا اور مستحق لعن ہوے اور اس
قبیل کی اور شواہد ہین کہ ذکر اونکا باعث طول کا ہوتا ہے لہذا اقتصار کیا گیا تنبیہ پوشیدہ نہے
کہ رضی اللہ عنہم اور اعد لھم جنات تجری سے توہم ہوتا ہی کہ جنکی حق مین یہہ آیہ
نازل ہوئی کس طرح سی وہ بد ہونگی اور منافی کو محل مین لائین گی پس دافع اس توہم کا یہہ
قول حق تعالی ہی وعد اللہ المؤمنین والمؤمنات جنات تجری من تحتہا الانہار
خالدین فیہا ومساکن طیبۃ فی جنات عدن ورضوان من اللہ
اکبر ذلک ہو الفوز العظیم یعنی وعدہ کیا ہی خدا نی مومنین اور
مومنات سی باغون کا کہ جاری ہین نیچی درختونکی نہرین درحالیکہ ہمیشہ اوسکی رہین گی اور
جاہائی پاکیزہ ہین بیچ جنات عدن کی اور خوشنودی ہی خدائی بزرگ سی یہہ وہ رستگاری ہے
عظیم ہی انتہی اسواسطی کہ جمیع مومنین اور مومنات بنابر اس آیہ کی جاہی کہ قیامت تک
فعل شنیع نکرین اور فعل شنیع کرنا بنا برزعم اہل سنت وجماعت کی قاتل عمر اور قاتلین
عثمان سی ظاہر اور ہویدا ہی سنعذبہم مرتین عذاب مرتین مین چند قول ہین ایک یہہ ہے
کہ عذاب کریگا اونکو خدا دنیا مین ساتہہ رسوائی کی چنانچہ منقول ہی کہ پیغمبر خدا نی روز جمعہ
بالائی منبر خطبہ پڑہا اور بعد اسکی اشارہ کیا طرف اہل نفاق کی کہ اے فلان و فلان مسجد سے

سی باہر جاؤ کہ تم اہل نفاق سی ہو اور دوسرا عذاب قبر ہی اور دوسرا قول یہہ ہی کہ عذاب
دنیا کا بقتل اور قید ہی اور دوسرا عذاب قبر ہی اور تیسرا قول یہہ ہی کہ مرتبہ اولی عذاب مارنا
ملائکہ کا ہی منہ اونکی پر اور پیٹھہ اونکی پر وقت قبض ارواح اونکی کی اوپر اونکی اور دوسرا عذاب
قبر ہی اور چوتہا قول یہہ ہی کہ اول عذاب حدود اقامت کا ہی اوپر اونکی اور دوسرا
عذاب قبر اور مراد عذاب عظیم سی عذاب روز قیامت ہے قولہ خلطوا عملاً الآیہ منقول ہے
کہ چند شخص انصار سی مثل ابو لبابہ انصاری کی اور ثعلبہ بن ودیعہ کی اور اوس بن حذام کی تخلف
کیا تہا جنگ تبوک سی اور آخر کو بہت ساناد م اور پریشان ہوی اور آغاز تضرع اور زاری
کیا اور کہا اونہون نی کہ کس طرح حسی ہو کہ ہم سایہ مین ور رحمت اور آسایش مین ہون اور جناب
نبی ص اور اصحاب اونکی بیچ سفر اور سختی مین ہون اور سنا اونہون نے کہ خوف دلانا خدا کا حق
متخلفون مین آیا ہی بیتاب ہوا اور سات شخص نی ان مین سی اپنی تئین ستون ہای مسجد سی باندہا
اور قسم کہائی کہ کوئی ہمکو نہ کہولی تا اوس وقت تک کہ حکم خدا ہماری حق مین نازل ہو ہر گاہ جناب
نبی جنگ تبوک سی پہرے اور مدینہ مین نزول اجلال فرمایا بنا بر عادت مقررہ اپنی کی مسجد مین
آئی اور اونکو دیکہا ارشاد کیا کہ یہہ کون لوگ ہین صورت حال گذارش کی کئی سید عالم نی فرمایا کہ مین بہی قسم
کہاتا ہون کہ انکو نہ کہولونگا تا اوس وقت کہ حکم الہی اس بات مین نازل ہو سو اوس وقت یہہ آیہ نازل ہوئی وآخرون اعترفوا الآیہ

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ

بدرستیکہ خدانے مول لیا مومنین سی نفسون اونکی کو اور مالون اونکی کو عوض اسبات کی کہ واسطے اونکی

الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا

بہشت ہے کہ جنگ کرتی ہین بیچ راہ خدا کے پس قتل کرتی ہین وہ دشمن کو اور قتل کئی جاتی ہین وعدہ کیا گیا واسطی

عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰى

اوپر اسکے ساتھ حق کی وعدہ بیچ توریت اور انجیل اور قرآن کی اور جو شخص کہ وفا

بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ وَ

عہد کری سے خدا کے پس بشارت ہو اونکو ساتھ بیچنے اپنی کی ایسا بیچا کہ بیچا تمنی ساتھ اوسکی اور

ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ اَلتَّائِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ

یہہ ہی رستگاری بزرگ ہے وہ مومن توبہ کرنیوالی عبادت کرنیوالے ہین حمد کرنیوالے ہین

السَّائِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

روزہ رکھنی والے ہین رکوع کرنیوالے ہین سجدہ کرنیوالی ہین حکم کرنی والے ہین ساتھ نیکی کی

وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ

اور منع کرنیوالے ہین بری سی اور حفاظت کرنیوالے ہین ساتھ حدود خدا کی اور بشارت دی تو

الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ

مومنونکو نہین ہے واسطی نبی کی اور اون لوگونکی کہ ایمان لائے ہین یہہ کہ طلب مغفرت کرین واسطی مشرکونکی

وَلَوْ كَانُوْا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝

اگرچہ ہوون وہ صاحبان قرابت بعد اسکی کہ ظاہر ہوا واسطے اونکی تحقیق کہ وہ اہل جہنم ہین

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ

اور نہی طلب بخشش ابراہیم کی واسطی باپ اپنی کی مگر واسطی وفای وعدہ کی

وَّعَدَهَا اِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ

کہ وعدہ کیا تہا اوسکا پدر اپنی سی پس جب کہ ظاہر ہوا واسطے اونکی پدر ستیکہ وہ دشمن ہے واسطی خدا کی بیزار ہوا اوس سے تحقیق ابراہیم

إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ ۝ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ

ابراہیم ہر آینہ بڑی آہ کنندہ ہے بردبار تہی اور نہیں ہے خدا تا کہ گمراہ کرے ایک گروہ کو بعد اسکی کہ

هَدَاهُمْ حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ ط إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

ہدایت کی ہوا اونکو تا اینکہ ظاہر ہووے واسطی اونکی وہ چیز کہ پرہیز کرتی ہے بدرستیکہ خدا ساتھہ ہر چیز کی دانا ہے

إِنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ط يُحْيِي وَيُمِيتُ ط وَمَا لَكُمْ

بدرستیکہ خدا ہے کہ واسطے اوسکی بادشاہت آسمانوں اور زمین کی ہے زندہ رکہتا ہے اور موت دیتا ہے اور نہیں واسطی

مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ

ورای خدا ہے کوئی دوست اور نہ مددگار قسم ہے کہ قبول توبہ کیا خدا نے اوپر نبی کی

وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ

اور مہاجر اور انصار کی ایسی وہ کہ پیروی اونہون نے بیچ زمانہ تنگی کی

بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ط إِنَّهُ

پس از اسکی قریب ہے کہ انحراف کرین دلہا ایک فریق کی اونسی پس بعد اسکی قبول توبہ کیا اوپر اونکی تحقیق وہ

بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا ط حَتَّى إِذَا

ساتھہ اونکی شفیق ہے مہربان ہے اور اوپر تین شخصونکی ایسی وہ تین کہ بیٹھہ رہے تھے جنگ سے تا وقتیکہ

ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ

تنگ ہوے اوپر اونکی زمین مدینہ کی ساتھہ وسعت وسکی کی اور تنگ ہوے اوپر اونکی نفس اونکی

وَظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللَّهَ

اور جانا اونہون نے کہ نہیں پناہ خدا سے مگر طرف اوسکی بعد اسکی سہل کیا توبہ کو اوپر اونکی تا اینکہ توبہ کیا اونہون نے بدرستیکہ خدا

هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝
وہی قبول توبہ کرنیوالا مہربان ہے

قولہٗ مَاكَانَ لِلنَّبِيِّ منقول ہی کہ ہر گاہ مسلمونن حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ مین عرض کی کہ
کس جہت سی آپ واسطی مغفرت پدران ہمارے کی دعای مغفرت نہین فرماتی ہین کہ جو مرگئی مین
حالت کفر مین لہذا خدا نی اونکی واسطی یہہ آیۃ نازل کی قولہٗ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ
اِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ اِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا اِيَّاهُ اختلاف ہی وعدہ کرنی ابراہیم مین کہ کسطرح اپنی باپ
یعنی عم سی وعدہ کیا تہا ابن عباس اور مجاہد اور قتادہ نی کہا ہی کہ پدر ابراہیم نی وعدہ کیا تہا
ایمان کا بشرطیکہ استغفار کرتی ابراہیم کی واسطی اونکی بعد اسکی ابراہیم نی اونکی واسطی استغفار
کی پس ہر گاہ کہ ظاہر ہوا کہ وہ عدو خدا ہی اور ایفا بوعدہ نکیا بیزار ہوئی اوس سے اور بعضون نے
کہا ہی کہ وعدہ کیا ابراہیم نی اپنی باپ سی کہ مین استغفار کرونگا واسطی تیری جب تک کہ تو
زندہ ہی پس ہر گاہ کہ وہ ناامید ہوئے ایمان اوسکی سی بسبب موت کی اوسکی کفر پر بیزار ہوئی اوس سے
اور یہہ معنی موافق قرائت حسن کی ہین کہ اوسنی ایاہ کو اباہ پڑہا ہی اور مراد باپ سے
پدر حقیقی نہین ہے چنانچہ ذکر اسکا ماسبق مین گذرا قولہٗ لَقَدْ تَابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ
وَالْاَنْصَارِ الایہ روایت کیا گیا ہی علی بن موسی الرضا سی کہ اونہون نی اس آیہ کو اسطرح سے
پڑہا ہی لَقَدْ تَابَ اللهُ بِالنَّبِيِّ عَلَى الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ مستم ہی کہ قبول توبہ کی
بسبب نبی کی اوپر مہاجرون کی اور انصار کی ایسی وہ کہ پیروی کی اونہون نی بیچ جانے
کی ہمراہ پیغمبر کی واسطی جنگ تبوک کی بیچ ایسی ساعت کی کہ تنگ تہی توشہ سی اور پانی سے
اور مراد ثلاثہ سی کعب بن مالک اور مرارہ بن ربیع اور ہلال ابن امیہ ہی کہ یہہ تینون جنگ تبوک

تبوک کو نہ گئی تھی یا اینکہ تنگ ہوئی اوپر اونکی زمین باوجود وسعت کی اور وجہ تنگی کی یہہ تھی
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی حکم کیا تھا لوگونکو کہ انکی ساتھہ مجالست نکرو اور اون سی بات
نکرو تکملہ رکوع سوم سیپارہ یازدہم قولہ التَّائِبُونَ اٹھہ حرف ہین بینات اوسکا تین سی ستر
ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت وَهُم عَلِيٌّ وَبَنُوهُ الهَادُونَ وقولہ العَابِدُونَ
اٹھہ حرف ہین بینات اوسکا چارسی سولہ ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت وَهُم عَلِيُّ بنُ
ابيطَالِب وَوَلَدَهُ الهَادُونَ وقولہ الحَامِدُونَ اٹھہ حرف ہین
بینات اوسکی چارسی چھہ ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت اولاءِ عَلِيّ بن ابيطالب
وَاَولادِهِ الهَادُونَ وقولہ السَّائِحُونَ اٹھہ حرف ہین بینات اوسکا تین
چھیاسی ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت وَهُم عَلِيُّ بنُ اَبِي طَالِب وَاَولادُهُ
الاَزكِيَا وقولہ الرَّاكِعُونَ اٹھہ حرف ہین بینات اوسکا چارسی چھیاسٹھ
ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت هٰؤُلآءِ عَلِيّ سَيِّدِ الوَصِيِّين وَآلِهِ قولہ
السَّاجِدُونَ اٹھہ حرف ہین بینات اوسکا چارسی مین سٹھہ ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت
وهٰؤلآءِ عَلِيٌّ وَبَنُوهُ الاَوصِيَاءُ الهَادُونَ وقولہ الاٰمِرُونَ بِالمَعرُوفِ پندرہ حرف
ہین بینات اوسکی چھہ سی چھیالیس ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت وَهٰؤُلآءِ آلُ
الاَحمَدَ الاَئِمَّة وقولہ وَالنَّاهُونَ عَنِ المُنكَرِ سولہ حرف ہین بینات اوسکا
تینتالیس ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت وَهُمُ الاَئِمَّةُ الطَّاهِرُونَ
وقولہ وَالحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللّٰهِ اٹھارہ حرف ہین بینات اوسکا
چھہ سی اٹتیس ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت وَهُمُ الاَئِمَّةُ الهَادُونَ حضرات

وقوله بشر المؤمنین باره حرف هین مبنات اوسکا حارسی چالیس هوتی هین

نکلی اوس سی یهه عبارت هو لا علی الهادی و ولده النقباء

یا ایها الذین امنوا اتقوا الله وکونوا مع الصادقین ○ ما

ای وه لوگ که ایمان لائی هو درو تم خدا سی اور رهو تم ساتهه صادقونکی نهین

کان لاهل المدینة ومن حولهم من الاعراب ان یتخلفوا

هی واسطی اهل مدینه کی اور اوس شخص که گرد اونکی هی صحرا نشینون سی یهه که تخلف کرین

عن رسول الله ولا یرغبوا بانفسهم عن نفسه ذلک

رسول خدا سی اور نه اعراض کرین بسبب نفس اپنی کی نفس رسول سی یهه

بانهم لا یصیبهم ظمأ ولا نصب ولا مخمصة فی سبیل

بسبب اسبات کی هی که نه پهنچی اونکو تشنگی اور نه رنج سفر اور نه بهوکهه بیچ راه

الله ولا یطؤن موطئا یغیظ الکفار ولا ینالون من عدو

خدا کی اور نه چلین وه کسی مقام مین که خشم مین لاوی کفار کو اور نه پاوین وه دشمن سی

نیلا الا کتب لهم به عمل صالح ان الله لا یضیع اجر

خشم زخم مگر یهه که لکها گیا واسطی اونکی بسبب کی کردار شایسته درستیکه خدا نهین ضائع کرتا هی اجر ا

المحسنین ○ ولا ینفقون نفقة صغیرة ولا کبیرة ولا یقطعون

نیکوکارونکا اور نهین خرچ کرتی هین وه خرچ کو خواه کم هو خواه زیاده هو اور نهین قطع کرتی

وادیا الا کتب لهم لیجزیهم الله احسن ما کانوا یعملون ○

کسی صحرا کو مگر یهه که لکها گیا هو واسطی اونکی تا که جزا دی اونکو الله بهتر اوس چیز سی که تهی وه عمل کرتی

يَعْمَلُونَ ○ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ

کہ عمل کرتی اور نہ چاہیے مومنونکو تاکہ باہر جاوین اسطرح سب کیون نہین جاتے

مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا

ہرگروہ سی ایک جماعت تاکہ دانش پیدا کرین وہ بیچ دین کی اور تاکہ ڈراوین

قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

قوم اپنی کو وقتیکہ رجوع کرین وہ طرف قوم اپنی کی شاید کہ وہ ڈرین ای وہ لوگ

آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُم مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً

کہ ایمان لائے جنگ کرو تم اون لوگون سے کہ نزدیک تمہارے مین کفار ہین اور تاکہ پاوین کفار بیچ تمہارے درشتی کو

وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ○ وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُم

اور جانو تم بدرستیکہ خدا ساتھہ پرہیزگارونکے اور وقتیکہ نازل کیا جاتا ہی کوئی سورہ پس بعضے منافقون

مَّن يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِ إِيمَانًا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ

وہ شخص ہی کہ کہتا ہی کسکو تم سے زیادہ کیا اوسکو اس سورہ نی ایمانکو پس لیکن وہ لوگ کہ ایمان لائے پس زیادہ کرتا ہی

إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ○ وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ

ایمانکو اور وہ اسمین خوش ہوتے ہین اور لیکن وہ لوگ کہ بیچ دلون اونکی بیماری شک

فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ وَمَاتُوا وَهُمْ كَافِرُونَ ○ أَوَلَا

پس زیادہ کرتا ہی اونکو ہی شک کفر کو ساتھہ کفر اونکی کی اور مر گئے وہ حالیکہ وہ کافر ہین کیا نہین

يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ

دیکھتی وہ تحقیق کہ وہ مبتلا کیے جاتے ہین وہ بیچ ہرسالکی ایکمرتبہ یا دو مرتبہ بعد اسکی نہین توبہ کرتی ہین

ع

ربع

وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ ۝ وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ نَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ

اور نہ وہ پند لیتی ہین اور وقتیکہ نازل کی جاے کوئی سورت دیکھتا ہی بعض اونکا طرف بعض کے

هَلْ يَرَاكُمْ مِنْ أَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوا ۚ صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ

آیا دیکھتا ہے تمکو کوئی مسلمانون سے پھر پھری وہ پھیرا ہی خدا نی دل اونکی کو بسبب اسکے کہ وہ گروہ ہیں

لَا يَفْقَهُونَ ۝ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا

کہ نہین سمجھتی ہین ہرآینہ تحقیق کہ آیا تمکو رسول مشابہ نفسون تمہاریکی شدید ہے اوپر اسکے جو

عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝ فَإِنْ تَوَلَّوْا

کہ گناہ کرتے ہو تم حریص ہے اوپر تمہارے واسطے ایمان لانے تمہارے کے ساتھ مومنوں کے شفیق ہے مہربان پس اگر منہ پھیرین وہ

فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

پس کہہ تو ای محمد کہ کافی ہی مجکو خدا کہ نہین کوئی خدا مگر وہ اوپر اوسکے توکل کیا مینے اور وہ پروردگار عرش عظیم ہے

آیاتها ١٠٩ كلماتها ١٨٣٢ سورة يونس مكية حروفها ٧٥٦٧ ركوعاتها ١١

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع کرتا ہون مین ساتھ نام خدا کی جو بخشنے والا مہربان ہے

الر ۚ تلك آيات الكتاب الحكيم ○ أكان

مین خدا ای حاضر ہون یہہ آیات قرآن محکم مین آیا ہے

للناس عجبا أن أوحينا إلى رجل منهم أن أنذر

واسطی لوگونکی تعجب اس امرکا کہ وحی کی ہمنی طرف ایک مرد کی اونمین سی یہہ کہ ڈرا تو

الناس وبشر الذين آمنوا أن لهم قدم صدق

لوگونکو اور بشارت دے اون لوگونکو کہ ایمان لائی ہین یہہ کہ واسطی اونکی مرتبہ ہی نیک ہے

عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ الْكَافِرُونَ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ مُبِينٌ ○ إِنَّ

نزدیک پروردکار اونکی کہا کافرون نی بدرستیکہ یہہ مرد ہر آینہ جادوگر ظاہر ہی بدرستیکہ

رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ

پروردکار تمہارا خدا ایسا خدا کہ پیدا کیا آسمانون اور زمین کو بیچ چهہ دن کی بعد اسکی غالب ہوا اراده

عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مَا مِنْ شَفِيعٍ إِلَّا مِنْ بَعْدِ إِذْنِهِ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ

اوپر تعلق عرش کی تدبیر کرتا ہی امر کائنات کی نہین ہی کوئی شفاعت کرنی والا مگر پس از حکم اوسکی یہہ تمہارا خدا ہی

رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ○ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا وَعْدَ

کہ پروردکار تمہارا ہی پس عبادت کرو تم اوسکی آیا پس نہین فکر کرتی تم کہ طرف جزا اوسکی کی بازگشت تم سب کی ہی وعدہ کرنا

اللَّهِ حَقًّا إِنَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَ

خدا کا سچ ہی تحقیق کہ وہ پیدا کرتا ہی خلق کو پھر زندہ کرتا ہی اوسکو بعد موت کی تاکہ جزا دی اون لوگونکو کہ ایمان لائی ہین اور

عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ شَرَابٌ

عمل صالح کئی ہین دہون کی ساتہہ عدل کی اور وہ لوگ کہ کافر ہوی واسطی اونکی شربت ہی

مِنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ○ هُوَ الَّذِي

آب گرم سی اور عذاب دردناک ہی بسبب اوس چیز کی کہ وہ کافر ہوی وہ ایسا خدا ہی

جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ

کہ کردانا آفتاب کو صاحب روشنی اور ماہتاب کو صاحب نور اور مقدر کیا واسطی چلنی اونکی کی منزلین تاکہ جانو تم عدد

السِّنِينَ وَالْحِسَابَ مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَٰلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ

سالون کی اور حساب کو نہین پیدا کیا خدانی اسکو مگر ساتہہ حق کی روشن کرتا ہی

لَاٰيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا

اٰیاتہن واسطی ایک گروہ کی کہ جانتی ہین بدرستیکہ بیچ آمد وشد روز اور شب کے اور بیچ اوس چیز کی کہ

خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ

پیدا کیا خدا نی بیچ آسمانون اور زمین کی ہر آئینہ نشانیان ہین واسطی گروہ پرہیزگار ـ ونکی بدرستیکہ وہ لوگ کہ

لَا يَرْجُوْنَ لِقَاۗءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ

نہین امید رکہتی ہین ملاقات ہمارکو اور راضی ہوی ساتھہ زندگانی دنیا کی اور مطمئن ہوی ساتھہ اوسی حیوۃ دنیا کی اور وہ لوگ

هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا

کہ آیات ہماری سی بی خبر ہین یہہ گروہ کہ جگہہ اونکی آتش دوزخ ہی بسبب اوس چیز کی کہ تہی

يَكْسِبُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ

کسب کرتی بدرستیکہ وہ لوگ کہ ایمان لائی اور عمل نیک کیا راہ دکہلاتا ہی اونکو رب اونکا

بِاِيْمَانِهِمْ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ دَعْوٰىهُمْ

بسبب ایمان اونکی کی جاری ہوتی ہین نیچے درختون اونکی کی نہرین بیچ باغات پر نعمت کے دعا کرنا اونکا

فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ

بیچ اوسی جنت کے یہہ ہی پاکیزگی یاد کرتی ہین تیری ای بار خدایا اور ثنا اونکی باہمدیگر بیچ بہشت کے سلام کرنا ہی اور آخر دعا اونکی

اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

یہہ ہے کہ جمیع حمد ثابت ہی واسطی خدا کے کہ پروردگار تمام عالم کا ہے

روایت کیا ہے ابی بن کعب نے جناب نبوی صلعم سی کہ آنحضرت نی فرمایا جو شخص کہ پڑہی سورہ

یونس کو عطا کرتا ہی خدا اوسکو دس حسنہ بعدد مصدقین یونس کی اور بعدد مکذبین یونس کی اور

ع ۱

اور بعد اون لوگونکی کہ غرق ہوی ساتھہ فرعون کی اور ابی عبد اللہ علیہ السلام سی مروی ہے
ہی کہ جو شخص پڑہی سورہ یونس کو بیچ ہر دو مہینی کی یا ہر تین مہینی کی نہین خوف ہے اوپر اوسکے
یہہ کہ مری اوپر کفر کی اور ہو کا روز قیامت کے مقربون سی قولہ قدم صدق الآیہ مروی ہے
ہی کہ حضرت سے لوگون نی معنی قدم صدق کی پوچھی فرمایا کہ وہ شفاعت میری ہی کہ ساتھہ
اوسکی متوسل ہونگی واسطی رحمت پروردگار اپنی کی اور منقول ہی کہ گنہ گارونکو کوئی وسیلہ
واسطی آمرزش کی بہتر شفاعت آنحضرت سی نہین ہی قولہ یہدیہم مجاہد سی منقول ہے
کہ معنی یہدیہم کی یہہ ہین کہ بسبب نور ایمان کی راہ نمای صراط کی بخوبی ہوتی ہی اور اوسکے
روشنی سی گذر جاوینگی منقول ہی کہ پیغمبر خدا نی جبرئیل سی کہا کہ کسطرح صراط سی لوگ گذرینگے
جبرئیل آسمان پر گئی اور پہر حضرت کی پاس آئی اور عرض کی کہ حق تعالی نی تمہین سلام فرمایا ہے
اور ارشاد کیا ہی کہ تو ہماری نور سی صراط پر گذریگا اور علیؑ بسبب نور رہنبری کی اور امت تیرے
ساتھہ نور علیؑ کی نور امت تیری کا علیؑ سی ہی اور نور علیؑ کا تجھہ سی ہی اور نور تیرا نور میرے سی ہے
بعد گذرنی صراط سی بہشت مین آوینگی اور جو کچھہ کی آرزو کرینگی اونکو دونگا مین قولہ
الحمد للہ رب العالمین مروی ہی کہ ہرگاہ مومنین داخل بہشت ہونگی جسوقت انوار عظمت
اور کبریای عزت کو مشاہدہ کرینگی زبان ساتھہ شکر نعمت جلال کی کہولینگی اور ملائکہ
ساتھہ حق تعالی کی اوپر اونکی سلام کرینگی اور ساتھہ اقسام بزرگیونکی اور بلندی مراتب کے
بشارت دینگی اور ایک طائفہ انمین سی حمد و ثنای الہی بجا لا کر ختم کرینگی ساتھہ کلمہ تسبیح
و تمجید کی بہتر تمام لذتون سی جانبی کی اور منقول ہی کہ ہرگاہ کوئی پرند بالای سر انکی پرواز
کریگا اور یہہ آرزو گوشت اوسکی کی کرینگی اور کہینگی کہ سبحانک اللہم فی الحال آگے اوسکے

جدا ہو کر بریان ہو کر آگی اونکی گر پڑیگا اور جسوقت کہ اوسکو تناول کریگی اور کہینگے کہ الحمد للہ رب العالمین فی الحال گوشت اور استخوان اوس مرغ پیدا ہو کر پرواز مین آویگا جسطرح کہ اول پرواز کرتا تہا تکملہ رکوع ششم سپارہ یازدہم قولہ قدم صدق عند ربھم تیرہ حرف مین ہیات وسلی جابجا جہتر موتی ہین نکلی وس لیئے یہہ برت حب علی علیہ السلام والو لا علمہ

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ

اور اگر جلدی کری خدا واسطی لوگونکی بدی کی مثل جلدی کرنی اونکی کی ساتہہ خیر کی ہرآئنہ جاری کی جاتی طرف اونکی

أَجَلُهُمْ فَنَذَرُ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝

اجل اونکی پس ترک کرتی ہین ہم اون لوگونکو کہ نہین امید رکہتی ہین ملاقات ہماری کو بیچ گمراہی اونکی کہ سرگردان ہوتی ہین بیچ او

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا

اور جسوقت کہ پہنچی آدم کو مضرت بلاتا ہی ہمکو درحالیکہ لیٹا ہی یا بیٹہا ہی یا کہڑا ہی پس ہرگاہ

كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَنْ لَمْ يَدْعُنَا إِلَى ضُرٍّ مَسَّهُ كَذَلِكَ زُيِّنَ

دور کیا ہمنی اوس بدی اوسکی کو گذرتا ہی گویا کہ نہین طلب کیا ہمکو طرف ضرر کی کہ پہنچی تہی اوسکو اسطرحسی آراستہ کیگی

لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِنْ قَبْلِكُمْ

واسطی اسراف کرنیوالونکی وہ چیز کہ تہی وہ عمل کرتی اور ہر آئنہ بہ تحقیق کہ ہلاک کیا ہمنی اہل قرنونسی آگی تمہاری سے

لَمَّا ظَلَمُوا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا كَذَلِكَ

ہرگاہ کہ ظلم کیا انہونی اور آئی اونکو رسول اونکی ساتہہ معجزات کے اور نہ تہی وہ کہ ایمان لاوین اسی طرحسی

نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ۝ ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ

جزا دیتی ہین ہم قوم گنہ کارون کو بعد اسکی کردیا ہمنی تمکو جانشینان اونکا بیچ زمین کے بعد انکی

لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ۝ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ

تاکہ دیکھیں ہم کس طرح سی عمل کرتی ہو تم اور جس وقت کہ پڑھی جاتی ہیں اوپر مشرکوں کی آیات ہماری حالیکہ روشن ہیں کہا

الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ قُلْ مَا يَكُونُ

اون لوگون نے کہ نہیں امید رکھتی ہیں ملاقات ہماری کی عذاب پر ثواب لا تو قرآن کو غیر اس قرآن کی یا تبدیل کر تو اسکو کہہ اے محمد نہیں ہے

لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ إِنِّي أَخَافُ

واسطی میری یہہ کہ تبدیل کرین ہم اسکو جانب نفس اپنی سی نہیں پیروی کرتی ہم مگر اوس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہے طرف ہماری تحقیق ہم ڈرتا ہوں

إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ قُلْ لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُهُ

اگر نافرمانی کرون مین رب اپنے کی عذاب روز بزرگ کے کہہ تو اے محمد اگر چاہتا خدا نہ پڑھتی ہم قرآن کو

عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُمْ بِهِ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِنْ قَبْلِهِ أَفَلَا

اوپر تمہاری اور نہ دانا کرتا تمکو ساتھہ اوسکی پس تحقیق کہ رہی ہم بیچ تمہاری ایک عمر آگی نزول قرآن سی آیا پس نہیں

تَعْقِلُونَ ۝ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ

سمجھتی تم پس کون ستمگار تر ہی اوس شخص سی کہ باندھی اوپر خدا کی جھوٹ یا تکذیب کرے ساتھہ آیات اوسکی کی

إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ ۝ وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ

تحقیق نہیں نجات دیتا ہے گناہ کارونکو اور عبادت کرتی ہیں وہ وراے خدا سی اوس چیز کی کہ نہ ضرر پہنچا سکتی ہے اونکو

وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ

اور نہ نفع دے سکتی ہے اونکو اور کہتی ہیں وہ کہ یہہ بت شفیع ہماری ہیں نزدیک خدا کی کہہ اے محمد آیا خبر دیتی ہو تم

اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا

خدا کو ساتھہ اوس چیز کی کہ نہیں جانتا وہ خدا اور نہیں ہے آسمانون اور بیچ زمین کی کوئی خدا پاک ہے اور برتر ہے اوس سے کہ شریک لاتی ہیں ہم اسکو

يُشْرِكُونَ ۝ وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا وَ

کہ شریک لاتی ہو اور نہ تہی آدمیان مگر امت ایک پس اختلاف کیا اونہون نی اور

لَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝

اگر نہ ہوتا سخن کہ آگی ہوا رب تمہاری سی ہر آئنہ حکم کیا جاتا درمیان اونکی اوس چیز مین کہ بیچ اوسکی اختلاف کرتی مین

وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ

اور کہتی مین وہ کیون نہ نازل کیا گیا اوپر محمد کی کوئی معجزہ رب اوسکی سی پس کہہ تو ایمحمد کہ نہین علم غیب کا مگر واسطی خدا کے

فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ ۝

پس انتظار کرو تم بدرستیکہ مین ساتھ تمہاری انتظار کرنے والون سے ہون

قولہ اتنبئون اللہ الخ اور بعضون نی معنی اس آیہ کی کہین مین آیا خبر دیتی ہو تم خدا کو ساتھ ایسی شفیع کی کہ نہین جانتا ہی اوسکو کہ جو بیچ آسمانونکی ہی اور بیچ زمین کی ہی قولہ وما کان الناس اس مین چند اقوال مین ایک یہہ ہی کہ جمیع اول دین حق پر تہی ور وقت قتل کرنی قابیل کی ہابیل کو اختلاف بہم پہونچا اور بعضون نی کہا ہی کہ بعد وفات حضرت آدم بہم پہونچا اور بعضون نی کہا ہی کہ زمانہ نوح تک دین پر تہی اور اس اثنا مین کبھی قرن کہ تہی کہ اختلاف واقع نہوا تہا تا اینکہ بعد طوفان اختلاف واقع ہوا اور بعضون نی کہا کہ ملت اسلام پر ابتدای زمانہ ابراہیم سی تا اینکہ عمر ابن لحی نی تبدیل کیا دین ابراہیم کو کہ اول بدلنی والا دین ابراہیم تہا اور عبادت صنم کی ایجاد کی اون نی بیچ عرب کے

وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِنْ بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُمْ

اور جسوقت کہ چکھاتی ہین لوگونکو یعنی اہل مکہ رحمت بعد ضرر کی کہ پہنچی ہو اونکو مکر کا کہ دیکھی گا تو واسطی اون کی ہوگا

مَكْرٌ فِي آيَاتِنَا قُلِ اللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ

مکر بیچ آیات ہماری کی کہہ تو اے محمد کہ خدا زود تر پہنچانی والا ہی جزا مکر کی بدرستیکہ ملائکہ ہمارے لکھتے ہیں جو کچھ مکر کرتی ہو تم

هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ حَتَّىٰ إِذَا كُنتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ

وہ خدا ایسا ہی کہ چلاتا ہی تمکو بیچ خشکی کی اور تری کی وقتیکہ ہوتی ہو تم بیچ کشتی کی اور جاری ہوتی ہیں وہ کشتیاں

بِهِم بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَاءَهُمُ

ساتھہ اونکی ساتھہ مدد ہوای خوش کی اور خوش ہوتی ہیں ساتھہ اوس ہوا کی ناگاہ آتی ہی اونکو ایک ہوا سخت اور آتی اونکو

الْمَوْجُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ

لہر ہر موضع سی اور یقین کرتی ہیں وہ بدرستیکہ وہ احاطہ کئی گئی ہیں ساتھہ بلا اونکی بلاتی ہیں خدا کو درحالیکہ اخلاص کرنیوالی

لَهُ الدِّينَ لَئِنْ أَنجَيْتَنَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ۝

واسطی اوسکی دین کو ہر آئینہ نجات دے تو ہمکو ان ہولوں سی ہر آئینہ ہونگی ہم شکر کرنیوالون

فَلَمَّا أَنجَاهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ يَا أَيُّهَا النَّاسُ

پس ہر گاہ نجات دی خدا نی اونکو ناگاہ وہ بغی ہوتی ہیں بیچ زمین کی بناحق اے وے لوگ

إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَىٰ أَنفُسِكُم مَّتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ

نہین ہی بغی ہونا تمہارا اوپر نفسوں تمہارے کی مگر متاع زندگانی دنیا کی بعد اسکے طرف ہماری بازگشت تمہاری ہی

فَنُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنزَلْنَاهُ

پس آگاہ کرینگی تمکو ساتھہ اوسکی کہ تہے تم عمل کرتی نہین ہی مثل زندگانی دنیا کی مانند پانی کی کہ نازل کیا ہم نی اوسکو

مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَ

آسمان سے پس ملتی ہی ساتھہ اوسکی گہاس زمین کی اوس چیز سی کہ کہاتی ہیں لوگ اور

وَالْأَنْعَامُ حَتَّىٰ إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ

اور چوپائی تا اوس وقت کہ لیتی ہی زمین زینت اپنی کو اور آراستہ ہوئی اور گمان کیا

أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا أَتَاهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا

اہل اوس زمین کی نی مسئلہ وہ قادر ہیں اوپر انتفاع اوسکی کی ناگاہ آیا اوس میں کو حکم ہمارا بیچ شب کے یا روز پس کر ڈالا ہمنی اوس

حَصِيدًا كَأَن لَّمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ

اوکھڑی ہوئی کو گویا نہ غنی کیا تہا کبھی نی کل کی دن آسطرحسی مفصل بیان کرتی ہیں ہم آیات کو واسطی قوم کے

يَتَفَكَّرُونَ ۝ وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَىٰ دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ

کہ فکر کرتی ہیں اور خدا بلاتا ہی طرف سرای سلامتی کی اور ہدایت کرتا ہی جس شخص کو چاہتا ہے

إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ وَلَا يَرْهَقُ

طرف راہ راست کے واسطی اون لوگون کی کہ نیک عمل کرتی ہیں ثواب نیک ہے اور زیادتی بھی ہے اور نہیں پوشیدہ کرتا

وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

منہون اونکی کو گرد و غبار اور نہ خواری یہہ گروہ اہل بہشت ہیں کہ وہ بیچ اوسکی ہمیشہ رہیں گے

وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ

اور واسطی اون لوگونکی کہ کسب کیا اونہون نی بدیکو جزای بدہے مثل اوسی بدی کی اور لاحق ہوتی ہی اونکو خواری

مَّا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ

نہیں ہے واسطی اونکی عذاب خدا سے کوئی بچانی والا گویا پوشیدہ کیگئی منہہ اونکی ساتہہ پارہای

اللَّيْلِ مُظْلِمًا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

شب کے درحالیکہ تاریک کرنی والی ہی وہ سب یہہ گروہ اہل دوزخ ہیں کہ وہ بیچ اوسکی ہمیشہ رہینگے

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنتُمْ وَ

اور یاد کرو جسدن کہ اکٹھا کرینگے ہم اونکو سب کو بعد اسکے کہینگے واسطے اون لوگونکی کہ شرک لائے ہین ٹہرے رہو تم اپنی جگہہ پر تم اور

شُرَكَاؤُكُمْ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَاؤُهُم مَّا كُنتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ ۝

شریک تمہارے پس جدائی ڈالینگے ہم درمیان اونکے اور کہینگے شرکا اونکے نہین تہے تم کہ ہماری عبادت کرتی

فَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِن كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ ۝

پس کافی ہی خدا از روئی گواہ ہونی کے درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے تحقیق کہ تہے ہم عبادت تمہاری سے البتہ غافل

هُنَالِكَ تَبْلُو كُلُّ نَفْسٍ مَّا أَسْلَفَتْ وَرُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ

اوسجگہہ آزماتا ہی ہر نفس اوس چیز کو کہ آگی عمل مین لائے ہین اور پہیرے جاوینگے وہ نفس طرف خدا کے کہ مولی اونکا ہے

الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝

برحق اور گم ہوگی اون سے وہ چیز کہ تہی وہ کہ افترا کرتے تہے

ع ۳ نصف

قولہ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ حق تعالی نی اس آیہ مین حال دنیا کو زوال نعمت اور اموال مین اور اقبال اور ادبار مین تشبیہ دی ہی ساتہہ حال گیاہ زمین کی کہ بعد از تر و تازگی خشک اور تیرہ ہوجاتی ہی اسی طرح حال دنیا کا ہی کہ اول مین تر و تازہ ہی اور انتہا یہ فنا اور نکبت ہے اور بعضون نی مال کو تشبیہ بہ باران دی ہی یعنی باران جب تک کہ جاری ہے پاک اور پاکیزہ ہی اور جسوقت کہ کسی جگہہ مین ٹہرا متغیر ہوا اور خشک ہوا مال دنیا بہی بسبب اتفاق جوانمردون کی تا وقتیکہ دست بدست روان ہی خوشنا پسندیدہ اور مقبول ہی اور جسوقت کہ بخل اور امساک خسیسون مین بند ہوا مذموم اور مکروہ ہی اور آخر کو تاخت اور تاراج حادثات سے فنا ہوتا ہی اور یہ وجہ مشابہت کے یہہ ہی کہ وقتیکہ آب باران بقدر حاجت نازل

نازل ہوتا ہی سبب آسایش و میونکا ہوتا ہی اور ہرگاہ اندازی سی زیادہ نازل ہوتا ہے
سبب خرابی عالم کا ہوتا ہی اسیطرح مال دنیا ہرگاہ کہ بقدر احتیاج کی بہم پہنچی مقاصد دین او دنیا
بر آتی ہین اور ہرگاہ کہ زیادہ ملتا ہی اور خزانہ جمع ہوتا ہی موجب ارتکاب معصیت کا اور
تفاخر کا ہوتا ہی اور بعضون نی وجہ تشبیہ کے یہہ کہی ہی کہ باران ہرگاہ بدرخت گل پہنچتا ہی لطافت
اور طراوت اوسکی زیادہ ہوتی ہی اور ہرگاہ بدرخت خار پہنچتا ہی حدت اور سوزاکت
اوسکے کو زیادہ کرتا ہی اسیطرح سی مال دنیا ہی ہرگاہ کہ شخص نیک کو پہنچتا ہی مصارف
مین صرف ہوتا ہی اور ہرگاہ کہ مفسد کی ہاتھہ ہوتا ہے باعث زیادتی فساد اور عناد کا ہوتا ہی قوله
زِيَادَةٌ بعضون نی کہا ہی جزای حسنہ یہہ ہی بعوض ایک کے ایک اور زیادہ ہے کہ بعوض ایک کی دس یا سات سے
یا زیادہ اور یا مراد حسنہ سے مغفرت ہی اور زیادتی سی خوشنودی حق تعالی کی اور روایت مین واقع
ہوا ہی کہ زیادتی مراد ابر ہی کہ بالای سر اہل بہشت ہوگا اور جس چیز کی کہ خواہش کرین گی برساویگا اور منقول ہی
کہ مراد زیادتی سی غرفہ بہشت ہی کہ ایک دانہ مروارید سی خلق ہوا ہی اور اوسکی چار در ہین تکملہ
رکوع ہفتم سیپارہ یازدہم قوله صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ اس حرف مین
بینات اوسکی تین سی ساتھہ ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت حُبُّ عَلِيِّ
بْنِ أَبِي طَالِبٍ هُوَ الـــــزَّكِيُّ وَوَلَاؤُهُ
قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ
کہہ تو ای محمد کون شخص ہے کہ روزی دیتا ہے تمکو آسمان سے اور زمین سے آیا کون شخص ہے کہ پیدا کرتا ہے شنوائی اور بینائی کو
وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ
اور کون شخص کہ خارج کرتا ہی زندیکو مردی سے اور نکالتا ہی مردیکو زندی سے اور کون شخص ہے کہ تدبیر کرتا ہی ہر کام کو

فَسَيَقُولُونَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ○ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ

پس قریب ہے کہ کہین وہ کہ خدا ہے پس کہہ تو اے محمد آیا پس نہین ڈرتے ہو تم پس یہہ تمہارا خدا ہی کہ پروردگار تمہارا

الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ ۖ فَأَنّٰى تُصْرَفُونَ ○ كَذٰلِكَ

برحق ہے پس نہین ہے بعد حق کے مگر گمراہی پس کہان پہیرے جاتی ہو تم اسیطرح جیسے

حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ فَسَقُوا أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ○

واجب ہوا کلمہ عذاب رب تیریکا اوپر اون لوگون کی کہ فاسق ہوئے بدرستیکہ وہ نہ ایمان لاوینگے

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۚ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَأُ

کہہ تو اے محمد آیا شریکان تمہارے مین ہی ہے وہ شخص کہ اول پیدا کری خلق کو بعد اسکی زندہ کری کہہ تو اے محمد کہ خدا پیدا کرتا ہے

الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۖ فَأَنّٰى تُؤْفَكُونَ ○ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَهْدِي إِلَى

خلق کو بعد اسکی زندہ کرتا ہی پس کہان پہیرے جاتے ہو تم کہہ تو اے محمد آیا شریکان تمہارے مین کوئی شخص ہے کہ راہ دکہلاوے طرف

الْحَقِّ ۚ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ ۗ أَفَمَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ لَا يَهِدِّي إِلَّا أَنْ

حق کے کہہ تو اے محمد کہ خدا ہدایت کرتا ساتہہ حق کے آیا پس وہ شخص کہ راہ دکہاوے طرف حق کے سزاوار ہے کہ پیروی کیا جاے یا وہ شخص کہ نہ راہ دکہلاوے مگر یہہ

يُهْدٰى ۖ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ○ وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا ۚ إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي

کہ ہدایت کیا جاوے پس کیا ہوا تمکو کیونکر حکم کرتی ہو تم اور نہین پیروی کرتی اکثر اونکی مگر گمان کی بدرستیکہ گمان نہین بی نیاز کرتا

مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ○ وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْآنُ أَنْ يُفْتَرٰى مِنْ

حق سے کسی چیز کو بدرستیکہ خدا دانا ہے ساتہہ اوس چیز کی کہ کرتی ہین وہ اور نہین ہے یہہ قرآن یہہ کہ بنایا گیا ہو

دُونِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ الْكِتَابِ لَا

ورای خدا سے اور لیکن ہے تصدیق اوس چیز کی کہ آگی اس سے گذری ہین اور بیان ہے اوس چیز کا کہ واسطے تمہارے لکہا گیا ہے

لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَّبِّ الْعَالَمِينَ ○ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا

نہین شک ہی بیچ اسکی کہ نازل ہوا جانب پروردگار عالم سی آیا کہتی ہین مشرک کہ بنالیا اوسکو محمد نی کہدو ای محمد پس لاؤ

بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ

ایک سورہ مانند اسکی اور بلاؤ تم اوس شخص کہ مدد کری تمھاری ورای خدا کے اگر ہو تم

صَادِقِينَ ○ بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ

راست کو بلکہ تکذیب کی وہہون نے ساتہہ اوس چیز کی کہ نہین احاطہ کیا اوہونے ساتہہ جاننے اوسکی اور نہین آئی اونکو معنی اسکے

كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ○

اسیطرح سی تکذیب کی اون لوگون نے کہ آگی اون کے تہی پس دیکہہ تو کسطرح سی ہوا اسکا انجام ظالمونکا

وَمِنْهُم مَّن يُؤْمِنُ بِهِ وَمِنْهُم مَّن لَّا يُؤْمِنُ بِهِ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ ○

اور بعضی ان مین وہ ہین کہ ایمان لاتے ساتہہ اسکی اور بعضی وہ ہین کہ نہین ایمان لاتے ساتہہ اسکی اور پروردگار تیرا خوب جانتا ہے ساتہہ مفسدون

قولہ تعالیٰ من یہدی الی الحق الآیہ اس آیہ سی دو امر مستفاد ہوتی ہین ایک یہ کہ پیش کرنا

مفضول کو فاضل پر قبیح ہی اور دوسرا یہ کہ امام کو چاہیی کہ عالم کل ہو پس اس صورت مین

خلافت خلفا کی باطل ہوتی ہی اس واسطی کہ تقدیم مفضول فاضل پر لازم آتی ہی اور قباحت

اسکے عقل سی بہی معلوم ہوتی ہی مثل ہمیں نافقہ مین وہ شخص کو کہ جو چند مسائل سی آگاہ

نہو ابی حنیفہ پر ترجیح پس ضرورت فضیلت امام کی سب پر عقل اور نقل ثابت ہی اور نہ

ہونا خلفا کا جناب علی بن ابی طالب سے یقین مین ثابت ہوتا ہی چنانچہ فرمانا خلیفہ ثانی کا

لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ اور فرمانا جناب کا أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا دال ہی

اسپر اور کسطرح سی تفضیل مفضول قبیح نہو کہ اکثر لوگ جناب علی بن ابی طالب سے بجہت

حقیت خلافت خود فضائل اپنی بیان فرماتی ہین چنانچہ روایت کی ہی خوارزمی نی
کتاب اربعین مین روایت کی ہی امام طبرانی نی بعد راتی سی اور اونہی روایت کی ہی محمد بن حمید
سی اور اونہی روایت کی ہی زاذون بن سلیمان سی اور اوسنی روایت کی ہی حرات بن محمد سی
اور اوسنی ابی الطفیل عامر بن واثلہ سی کہ کہا اوسنی کہ تہا مین دروازی پر روز
شوری مین پس بلند ہوئین آوازین پس سنا مینی کہ علی فرماتی تہی کہ بیعت کی لوگونی
ابو بکر کی حال آنکہ قسم بخدا کہ مین اولی اور احق اوس سی تہا پس سنا مینی اور اطاعت کی
مینی واسطی خوف کافر ہونی قوم کی مبادا کہ آپسمین لڑین پس بیعت کی ابو بکر نی واسطی عمر کی
حال آنکہ مین اولی اہین خلافت تہا اوس سی پس سنا مینی اور اطاعت کی مینی واسطی خوف کافر ہونی
لوگون کی بعد اسکی چاہتی ہو تم کہ بیعت کرو عثمان سی اس ہنگام مین نہ سنونگا مین اور نہ اطاعت
کرونگا مین اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ اوسکو روایت کیا ہی ابن مردویہ نی اسطرح سی
مگر یہہ کہ آخر کو اوسمین زیادتی ہی کہ تم چاہتی ہو کہ بیعت کرو تم عثمان کی اس ہنگام نہ سنونگا مین
اور نہ اطاعت کرونگا مین مدرستیکہ عمر نی کردانا مجھکو بوقت مرگ اپنی کی بیچ پانچ نفر کی کہ
مین چھٹا اون مین تہا کہ نہیں پہنچتا تہا میری فضیلت کو کوئی بیچ صلاح کی اور نہ وہ لوگ کہ جانتی
تہی فضیلت میری گویا کہ مین اور وہ برابر تہی بیچ فضیلت کی اور قسم ہی خدا کی اگر چاہون مین
کلام کرون مین پس نہ طاقت رکہی کوئی عرب نہ عجم اور نہ اہل عہد سی اور نہ مشرک سی رد کرنی
ایک خصلت کو بہی اون مین سی بعد اسکی اون حضرت نی فرمایا کہ قسم دیتا ہون مین تمکو خدا کی
ای پانچ نفر کہ آیا تم مین سی کوئی ہی کہ واسطی اوسکی عم ہو مثل عم میری حمزہ بن عبد المطلب کی کہ شیر خدا اور رسول
تہی سوای میری کہا اونہون نی کہ نہین فرمایا حضرت نی کہ آیا تم سی کوئی ہی کہ واسطی اوسکی بہائی

ہو مثل بہائی میری جعفر طیار کی کہ اونکو دو بازو جنت مین ملی ہین کہ ساتھ فرشتون کی وہ اڑتی ہین
کہا اونہون نی کہ نہین فرمایا حضرت نی کہ آیا تم سی کوئی ہی کہ واسطی اوسکی زوجہ ہی مثل زوجہ میری
فاطمہ کی کہ بیٹی محمدؐ کی اور سردار نسا اس امت کی ہی کہا اونہون نی کہ نہین فرمایا حضرت نی
کہ آیا تم مین سی کوئی شخص ہی کہ واسطی اوسکی دو فرزند ہون مثل حسنؑ اور حسینؑ کی کہ بہترین اس
امت کی ہین اور فرزندان رسولؐ اللہ ہین سوای میری کہا اونہون نی کہ نہین فرمایا حضرت نی
کہ آیا تم سی کوئی شخص ہی کہ قتل کیا ہو مشرکین قریش کو قبل مجہسی کہا اونہون نی کہ نہین کہا حضرت نی
کہ آیا تم مین سی کوئی شخص ہی کہ اقرار بوحدانیت خدا کا لیا ہو قبل میری کہ اونہون کہ نہین فرمایا حضرت نی
آیا تم مین سی کوئی ہی کہ قبل میری طرف دو قبلون کی نماز پڑہی ہو کہا اونہون نی کہ نہین فرمایا
حضرت نی آیا تم مین سی کوئی ہی کہ غسل دیا ہو جنابؐ کو کہا اونہون نی کہ نہین فرمایا حضرت نی کہ آیا تم سی کوئی ہی کہ
سوای میری رہا ہو مسجد مین اور گذری اوسمین بحالت جنب کہا اونہون نی کہ نہین فرمایا حضرت نی آیا تم سی کوئی ہی کہ پہرا ہو
سورج واسطی اوسکی ایسکہ نماز عصر پڑہی کہا اونہون نی کہ نہین فرمایا حضرت نی آیا تم مین سی کوئی ہی کہ فرمایا واسطی
اوسکی جناب نبی نی جسوقت کہ مرغ بریان کو لایا تہا بنا بر خوبی اوسکی کی فرمایا حضرت نی بار خدایا
لا تو حبیب ترین خلق اپنی کو نزدیک میری کہ میری ساتھ کہاوی اس طعام مین سی پس آیا مین حال آنکہ
اس قول جناب نبیؐ سی آگاہ نہ تہا مین پس داخل ہوا مین کہ [illegible] پس فرمایا حضرت نی کہ آطرف میری
آطرف میری کہا اونہون نی کہ نہین فرمایا حضرت نی آیا تم مین سی کوئی ہی سوای میری کہ
زیادہ قتل کئی ہون کفار نزدیک ہر جنگ شدید کی کہا اونہون نی کہ نہین فرمایا حضرت نی
آیا تم مین سی کوئی ہی سوای میری کہ عازم ہوا ازروی دفع مصیبت کی رسولؐ سی جسوقت کہ
لیٹا تہا مین فرش جناب نبیؐ پر اور محافظت کی اونکی بسبب فدا کرنی نفس اپنی کی اور جانفشانی کیا [illegible]

اپنی کو نزدیک ونکی کہا او نہون نی کہ نہین فرمایا حضرت نی آیا تم مین سی کوئی ہی سوای
میری کہ لی خمس کو فاطمہ کی کہا او نہون نی کہ نہین فرمایا حضرت نی کہ آیا تم مین سی کوئی ہی کہ
واسطی اوسکی حصہ ہو خاص اور عام مین کہا او نہون نی کہ نہین فرمایا حضرت نی کہ آیا تم مین
سی کوئی ہی سوای میری کہ تطہیر کی اوسکی کتاب خدا نی تا اینکہ کہولا دروازہ میرا جناب نبی
نی اور بند کیا دروازہای مہاجرین کو تا اینکہ استادہ ہوی حمزہ اور عباس اور عرض کی
او نہون نی کہ یا رسول اللہ بند کیا تمنی دروازون ہمارکو اور کہولا دروازہ علی کو بس
فرمایا ہی نی کہ مینی کہولا اور نہ بند کیا مگر حکم خدا سی ازین قبیل بہت سی فضائل حضرت نی فرمائی
لیکن بنابر خوف تطویل ترک کیا قرارت یَہِدّی مین اختلاف ہی اہل کوفہ نی سوای عاصم کی
بسکون ہا و تخفیف دال پڑہاہی اور ابو عمر اور ابن کثیر اور ابن عامر اور روح اور زید نی یعقوب سی
بفتح یا و ہا اور تشدید دال پڑہاہی اور عاصم اور یحیی نی ساتہہ فتح یا اور کسر ہا اور تشدید
دال کی پڑہاہی اور حماد اور عاصم نی بکسر ہا اور یا اور تشدید دال پڑہاہی اور اصل یہدّی
کی یہتدی تہی کہ وہ قرارت عبد اللہ کی ہی بعد اسکی ادغام کیا تا کو دال مین اور مفتوح کیا ہا
کو واسطی موافقت تا کی یا کسرہ کیا واسطی اجتماع ساکنین کی اور اہل مدینہ نی سوای ورش کی
بسکون ہا اور تشدید دال باشمام پڑہاہی اور اشمام اوسی کہتی ہین کہ بخوبی اظہار اعراب نہو چنانچہ
رسالہ قرارت مین بتفصیل لکہاہی قولہ اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِی مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا اِنَّ اللّٰہَ
عَلِیْمٌ بِمَا یَفْعَلُوْنَ ہرچند کہ آیہ یہہ موافق مسلک اخبار کی بظاہر نقص ظن مجتہدین پر ہی حالانکہ
اسطرحسی نہین کہ عدم عمل ظن پر درصورت غیبت امام متعذرات سی ہی اور کیونکر اسطرحسی
نہو کہ اخبار ہر باب اور ہر احکام مین وارد ہوی ہین اور درصورت اختلاف جزم باحد الطرفین ہو

ہوسکتا ہی کما لا یخفی علے المنصف اللبیب قولہ ام یقولون افتریہ قل
فاتوا بسورۃ الآیہ اعجاز قرآن مین اختلاف واقع ہی کہ کس وجہ سی ہی آیا واسطی نظام عبارت
اوسکی کی یا واسطی محفوظ رہنی الفاظ اوسکی کی حشو و زوائد سی یا واسطی خالی ہونی اوسکی کی
تناقص سی یا واسطی پائی جانی معنی دقیقہ کی یا واسطی اخبار غیب کے یا فصاحت کے یا واسطی صرف
کرنی خواہش کی مقابلہ سی یا واسطی مرکب بعض ان وجوہ سی یا واسطی کل ان وجوہ کی اور ہر ایک کا
دلائل ان سب وجوہ سی علم قطعی یا جدا الاقوال حاصل نہین ہوتا ہی لہذا اس قدر علم قطعی جانا
چاہئی کہ قرآن فی الجملہ معجزہ ہی گو ہم کو معجزہ ہونی قرآن کی بہ تفصیل معلوم نہو تفصیل مین اجمال کی ہی کہ عاجز
ہونا ہر ایک لانی مثل سورہ قرآن کی عادات اونکی سی تہا یا نہ اگر عادات سی تہا ایسی ہی خاموش
رہنا عرب کا باوجود فصاحت اونکی کی اور شدت خصومت کے اور کمال خواہش
کرنی ابطال دعوی اونکی کی اظہر معجزات سے ہی اور اگر عادات اونکی سی نہ تہا پس لابد کہ معجزہ
ہوا پس ثابت ہوا کہ قرآن خواہ خارق عادت ہو خواہ نہ ہو ضرور ہی کہ معجزہ ہو پس اگر کوئی
کہی کہ معجزہ وہی ہی کہ جو خارق عادت ہو پس جواب اسکی مین کہین گی ہم سلمنا کہ خارق عادت
معجزہ ہوتا ہی لیکن نہ قادر ہونا اونکا لانی مثل قرآن کی یہہ خارق عادت ہو فتامل اور جناب
والد غفران مآب نے بہی کتاب عماد الاسلام مین اسی طرح سی افادہ فرمایا ہی کہ مطلب اہم یہی
ہی کہ قرآن فی الجملہ معجزہ ہی اور کمال بطول اقوال علما کیفیت اعجاز قرآن مین نقل کئی ہین جو چاہے
رجوع کری طرف اوسکی اور اکثر احادیث سے معلوم ہوتا ہی کہ اعجاز قرآن باعتبار فصاحت اور بلاغت
کی ہی چنانچہ ایک اون مین سی یہہ ہی کہ عیون اخبار الرضا مین ہی کہا ابن السکیت نے ابی الحسن الرضا
سی کہ کسواسطی مبعوث کیا خدا نی موسی بن عمران کو ساتہہ ید بیضا اور عصا کی اور آلہ سحر کی اور

بھیجا عیسیٰ کو ساتھ طب کے اور مبعوث کیا محمدؐ کو ساتھ کلام اور خطبوں کی پس فرمایا امام رضاؑ نے
بدرستیکہ خدا نے جسوقت کہ مبعوث کیا موسیٰ کو اہل عصر اونکی مین غلب سحر تھا پس لائے وہ
نزدیک خدا سے وہ چیز کہ تھے دیک قوم کی حال انکہ بیچ طاقت کی مثل اوسکی تھا اور وہ چیز
کہ جسکی سبب سے سحر اونکا باطل ہوگیا اور حجت اوپر ثابت کی اور بدرستیکہ حق تعالیٰ نے مبعوث
کیا عیسیٰ کو ایسے وقت مین کہ ظاہر ہوئے تھے امراض کہ جس سے انسان زمین گیر ہوجاتا اور
احتیاج انسان کی طرف طب کے تھی پس لائے نزدیک حق تعالیٰ سے وہ چیز کہ نہ تھی دیک قوم کی
مثل اوسکی وہ چیز کہ زندہ کرتی تھی بسبب اوسکی اموات کو اور اچھا کرتی تھی کور مادرزاد کو اور ابرص کو
باذن خدا کی اور ثابت کیا بسبب اسکی حجت کو اوپر اونکی اور بہ تحقیق کہ مبعوث کیا حق تعالیٰ نے محمدؐ
کو ایسے وقت مین کہ تھا اکثر اہل عصر اونکی مین خطیب اور کلام اور ابن السکیت کہتا ہی
کہ مینے گمان کیا کہ حضرت نے فرمایا کہ شعر تھی پس دی اونکو حق تعالیٰ نے کتاب اپنی کو اور مواعظ
اوسکی اور احکام اوسکی کہ جس سے باطل کئی قول اونکی اور ثابت کیا بسبب اسکی اوپر اونکی حجت کو
پس کہا ابن السکیت نے کہ قسم خدا کی نہین دیکہا مینے مثل تیری آج تک کسیکو پس کیا ہی حجت خلق پر
آجکے دن پس فرمایا حضرت نے کہ عقل ہی کہ پہچانا جاتا ہی بسبب اسکی صادق علی اللہ کہ پس تصدیق
کری تو اوسکی اور کاذب علی اللہ کہ پس تکذیب کری تو اوسکی پس کہا ابن السکیت نے کہ قسم خدا کے
جواب یہی ہی اور دوسری روایت وہ کہ جو خرائج مین ہی کہ ابن ابی العوجا اور تین نفر دیگر سے
متفق ہوئے کہ ہر ایک شخص ربع قرآن کا معارضہ کری اور تھے وہ مکہ مین اور عہد کیا اونہون نے کہ
سال آئندہ اسکی لایا چاہئے پس ہرگاہ کہ سال گذرا اور مجتمع ہوئے وہ مقام ابراہیم مین کہا ایک نے
اون مین سے بدرستیکہ جسوقت دیکہا مینے اس قول حق تعالیٰ کو یا ارض ابلعی ماءک

ویاسماء اقلعی وغیض الماء بارہا مین معارضہ سی دوسری لی لہا کہ جسطرحسی

جسوقت کہ یا یا مینی اس قول حق تعالی کو فلما استیاسوا منہ خلصوا نجیا نا امید

مین معارضہ سی اور رہی وہ کہ چھپائی نہی کاہ کذری اور اونکی جناب صادق پس متفت

ہوی حضرت اونکی اوپر اور پڑہا آگی انکی اس آیہ کو قل لئن اجتمعت

الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ہذا القرآن لا یاتون بمثلہ پس مبہوت ہوی وہ

سنکر اسکو پس ان دو حدیثونسی معلوم ہوتا ہے کہ اعجاز قرآن کی علما سے کہ اعلی درجہ فصاحت اور بلاغت مین ہے

وان کذبوک فقل لی عملی ولکم عملکم انتم بریئون مما

اور اگر تکذیب کرین وہ تیری پس کہہ تو ای محمد واسطے میرے عمل میرا اور واسطے تمہارے عمل تمہارا تم بیزار ہو اوس چیز سے

اعمل وانا بریء مما تعملون ○ ومنہم من یستمعون الیک

کہ عمل کرتی ہین ہم اور ہم بیزار ہین اوس چیز سے کہ عمل کرتے ہو تم اور بعضی اونمین سے وہ شخص ہین کہ سنتی ہین طرف تیرے

افانت تسمع الصم ولو کانوا لا یعقلون ○ ومنہم من ینظر

آیا پس تو سناتا ہے بہرونکو اگرچہ ہون وہ کہ نہ جانتے ہون اور بعضی اونمین سے وہ شخص ہین کہ دیکھتی ہین

الیک افانت تہدی العمی ولو کانوا لا یبصرون ○ ان

طرف تیرے آیا پس تو راہ دکہلاتا ہے اندہونکو اگرچہ ہون وہ کہ نہ دیکھتے ہون بدرستیکہ

اللہ لا یظلم الناس شیئا ولکن الناس انفسہم یظلمون ○

خدا نہین ظلم کرتا ہے اوپر لوگونکی کسیطرحسی اور لیکن لوگ ہین کہ اوپر نفسون اپنے کی ظلم کرتی ہین

ویوم یحشرہم کان لم یلبثوا الا ساعۃ من النہار یتعارفون

اور یاد کر جسدن کہ برانگیختہ کریگی ہم اونکو گویا کہ نہین دیر کی وہ ہونگی مگر ایک ساعت روز سے کہ پہچانتی ہونگی

بَيْنَهُمْ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ

ایک دوسرے کو البتہ تحقیق کہ زیان کار ہوئی لوگ کہ تکذیب کی اونہون نے ساتھ ملاقات خدا کی اور نہ تھے ہدایت پانی والون سے

وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ

اور اگر دکھاوین ہم تجکو بعض اوس چیز کا کہ وعدہ کیا ہے ہمنی کفار کو انکو یا موت دین ہم تجکو پس طرف ہمارے بازگشت انکی

ثُمَّ اللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ ۝ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَسُولٌ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ

پس خدا گواہ ہی اوپر اوس کے کہ کرتے ہین وہ اور واسطے ہر امت کے ایک رسول ہے پس جبکہ آیا رسول انکا

قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا

حکم کیا جاتا درمیان سول و جواب اونکی ساتھ عدل کی اور وہ نہ ظلم کیے جاتے ہین اور کہتے ہین وہ کہ کب ہوگا یہہ

الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا

وعدہ اگر ہو تم سچ کہنے والے کہہ تو اے محمد کہ نہین مالک ہون مین واسطے نفس اپنی کی مضرت کو اور نہ

نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ

منفعت کو مگر وہ چیز کہ چاہے خدا واسطے ہر امت کی ایکوقت معین ہے جسوقت کہ آوے اجل انکی پس نہین دیر کر سکتی ہین اوس اجل

سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ۝ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا

ایکساعت اور نہ تقدیم کر سکتی ہین اوسی اجل سے کہہ تو اے محمد آیا دیکھا تمنے کہ اگر آوی تمکو عذاب خدا کا رات کو

أَوْ نَهَارًا مَاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ۝ أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ آمَنْتُمْ بِهِ

یا دن کو کسو واسطے طلب جلدی کرتی ہین وسی عذاب سے گنہگار لوگ آیا بعد اوسکی وقتیکہ واقع ہوگا عذاب ایمان لاوگی تم ساتھ اوسکی

آلْآنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ۝ ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا

آیا اب ایمان لائے ہو حالانکہ تھے تم ساتھ اوسکی طلب جلدی کرتی پس کہا گیا واسطے اون لوگون کی کہ ظلم کیا اونہون نے چکھو تم

عذاب الخلد هل تجزون الا بما كنتم تكسبون ○ ويستنبئونك

عذاب ہمیشگی کو نہیں جزا دی جاوے گی تم کو مگر ساتھ اوس چیز کی کہ کسب کرتے تھے تم اور پوچھتے ہیں تجھسے

احق هو قل اي وربي انه لحق وما انتم بمعجزين ○ قوله احق هو

آیا یہ قرآن حق ہے کہہ تو اے محمد ہاں قسم ہے رب میرے کی تحقیق قرآن البتہ حق ہے اور نہیں ہو تم عاجز کرنے والے خدا کے

پانچ حرف میں ہر ایک کا ایک سو ہوتی ہیں ورمیات اوسکا دوسری مرتبہ

دس ہوتی ہیں نکلی اوس سے عبارت یا احمد علی وصیک جلیا

ع

ولو ان لكل نفس ظلمت ما في الارض لافتدت به واسروا الندامة

اور اگر ہووے واسطے ہر نفس کی کہ ظلم کیا اوس نے نفس کو جو چیز کہ بیچ زمین کی ہیں البتہ فدیہ دیگا ساتھ اوسکی اور چھپاویں گے پشیمانی

لما راوا العذاب وقضي بينهم بالقسط وهم لا يظلمون

جس وقت کہ دیکھیں وہ عذاب کو اور حکم کیا جاوے گا درمیان اونکے ساتھ عدل کی اور وہ ظلم نہ کئے جاویں گے

الا ان لله ما في السموات والارض الا ان وعد الله حق ولكن

آگاہ ہو تحقیق واسطے خدا کی وہ چیز کہ بیچ آسمانوں اور زمین کی ہے آگاہ ہو تحقیق وعدہ خدا کا حق ہے ولیکن

اكثرهم لا يعلمون ○ هو يحي ويميت واليه ترجعون ○ يا ايها

اکثر اونکی نہیں جانتے ہیں وہ خدا زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور طرف اوسکی پھیرے جاؤ گے تم اے

الناس قد جاءتكم موعظة من ربكم وشفاء لما في الصدور

لوگو تحقیق کہ آئی تمکو پند جانب رب تمہارے کی سے اور تندرستی واسطے اوس چیز کی کہ بیچ سینوں کی ہے

وهدى ورحمة للمؤمنين ○ قل بفضل الله وبرحمته فبذلك

اور راہ دکھلاتا ہے اور رحمت ہے واسطے مومنوں کی کہہ تو اے محمد کہ خوش ہو ساتھ فضل خدا کی اور ساتھ رحمت اوسکی پس ساتھ

فليفرحوا هو خير مما يجمعون ○ قل أرأيتم ما أنزل الله لكم من

چاہیے کہ شاد ہوں وہ کہ وہ بہتر ہی اوس چیز سے کہ جمع کیا اونہوں نے کہہ تو اے محمد آیا دیکھتے ہو تم اوس چیز کو کہ نازل کیا ہے خدا نے واسطے تمہارے

رزق فجعلتم منه حراما وحلالا قل آلله أذن لكم أم على الله

روزی سے پس کر دیا تمنے اوس روزی سے حرام اور حلال کہہ تو اے محمد آیا خدا نے اذن دیا واسطے تمہارے یا اوپر خدا کے

تفترون ○ وما ظن الذين يفترون على الله الكذب يوم القيامة

افترا کرتے ہو تم اور کیسا ہی گمان اون لوگوں کا کہ افترا کرتے ہیں وہ اوپر خدا کی جھوٹ کا بیچ روز قیامت کی

إن الله لذو فضل على الناس ولكن أكثرهم لا يشكرون ○

ع

بدرستیکہ خدا ہر آئنہ صاحب رحمت ہے اوپر لوگوں کی اور لیکن اکثر اونکی نہیں شکر کرتے ہیں

قوله فضل الله سات حرف ہیں زبر اوسکا آٹھہ سو چھہتر ہوتی ہیں نکلی یہہ عبارت یعنی بها النبوة النبي وهو المصطفى قوله ورحمته چھہ حرف ہیں اوسکا چھہ سو چھہتر ہوتی ہیں نکلی یہہ عبارت اے مودة على هو الولي

وما تكون في شأن وما تتلوا منه من قرآن ولا تعملون من عمل إلا

اور نہیں ہوتا تو اے محمد بیچ کسی کام کے اور نہیں پڑہتا تو اوس چیز سے کہ نازل کیا ہے خدا نے قرآن سے اور نہیں عمل کرتے تم کسی کام سے مگر

كنا عليكم شهودا إذ تفيضون فيه وما يعزب عن ربك من

یہہ کہ ہیں ہم اوپر تمہارے گواہ اوس وقت کہ خوض کرتے ہو تم بیچ اوسکی اور نہیں پوشیدہ ہے رب تیری سے

مثقال ذرة في الأرض ولا في السماء ولا أصغر من ذلك و

بقدر ذرہ کی بیچ زمین کی اور نہ بیچ آسمان کے اور نہ خورد اس سے اور

لا أكبر إلا في كتاب مبين ○ ألا إن أولياء الله لا

نہ بزرگ اس سے مگر بیچ لوح محفوظ کے آگاہ ہو بدرستیکہ دوستان خدا نہیں ہے

لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ

نہین ہی خوف اوپر اونکی اور نہ وہ غمگین ہونگی وہ لوگ کہ ایمان لای اور تہی وہ پرہیزگاری کرتی

لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ

واسطی اونکی بشارت ہے بیچ زندگانی دنیا کی اور بیچ آخرت کے نہین بدل کرتا ہی واسطی کلمات خدا کے

ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ○ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ

وقف لازم

یہہ بشارت وہی رستگاری بزرگ ہی اور نہ اندوہگین کری تجہکو ای محمد کفار اونکی بدرستیکہ عزت واسطی خدا کی

جَمِيعًا هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي

سب وہ خدا سنتا ہی جانتا ہی آگاہ ہو بدرستیکہ واسطی خدا کی ہی جو کہ بیچ آسمانون اور جو کہ بیچ

الْأَرْضِ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ شُرَكَاءَ إِنْ يَتَّبِعُونَ

زمین کی ہی اور کس چیز کی پیروی کرتی ہین وہ لوگ کہ بلاتی ہین سوای خدا کی شریکونکو نہین پیروی کرتی وہ

إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ○ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ

مگر گمان اپنی کی اور نہین ہین وہ مگر یہہ کہ دروغ کہتی ہین وہ خدا ایسا ہی کہ پیدا کیا واسطی تمہاری رات کو

لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ

تاکہ آرام لو تم بیچ اوسکی اور دن کو روشن کیا بدرستیکہ بیچ اسکی ہر آئنہ نشانیان توحید کی ہین واسطی گروہ کی کہ سنتی ہین

قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ هُوَ الْغَنِيُّ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

کہا اونہون نی کہ لیا خدا نی فرزند پاک ہی وہ خدا وہ بی نیاز ہی واسطی اوسکی ہی وہ چیز کہ جو بیچ آسمانونکی ہی اور وہ چیز کہ بیچ

الْأَرْضِ إِنْ عِنْدَكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ بِهَٰذَا أَتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا

زمین کی ہی نہین ہی نزدیک تمہاری کوئی حجت ساتہہ اسکی آیا کہتی ہو تم اوپر خدا کی اوس چیز کو کہ نہین

تعلمون ۝ قل ان الذین یفترون علی الله الکذب لا یفلحون

جانتے ہو تم کہہ تو اے محمد تحقیق وہ لوگ کہ باندہتے ہین اوپر خدا کی جہوٹ کو نہ رستگار ہونگے

متاع فی الدنیا ثم الینا مرجعهم ثم نذیقهم العذاب الشدید

یہہ فائدہ اوٹہانا ہی متاع اندک بیچ دنیا کی بعد اسکی طرف ہمارے بازگشت اونکی ہے بعد اسکی چکہاوینگی اونکو عذاب سخت

بما کانوا یکفرون ۝ واتل علیهم نبأ نوح اذ قال لقومه یاقوم

بسبب اوس چیز کہ تہی وہ کہ انکار کرتے خدا کی ساتھ ہی اور پڑہ تو اوپر اونکے خبر نوح کو جسوقت کہا نوح نبی واسطے قوم اپنی کی ای قوم میری

ان کان کبر علیکم مقامی وتذکیری بآیات الله فعلی

اگر ہی گران ۝ اوپر تمہارے ہونا میرا اور پند دینا میرا ساتہہ آیات خدا کی پس اوپر

الله توکلت فاجمعوا امرکم وشرکاءکم ثم لا یکن امرکم علیکم غمة

خدا کی توکل کیا مین پس جمع کرو تم کام اپنی کو اور شریکان اپنے کو پس چاہئے کہ نہ ہو امر تمہارا اوپر تمہارے پوشیدہ

ثم اقضوا الی ولا تنظرون فان تولیتم فما سألتکم من اجر ان

پس ادا کرو تم طرف میرے اور نہ مہلت دو تم میرے تئین پس اگر روگردانی کرو تم پس نہین چاہتا مین ہم تمسی کوئی مزد ورے نہین ہے

اجری الا علی الله وامرت ان اکون من المسلمین ۝ فکذبوه

اجر میرا مگر اوپر خدا کے اور حکم کیا گیا ہون مین یہہ کہ ہون مین مسلمانون سے پس تکذیب کی اونہون نے نوح کی

فنجیناه ومن معه فی الفلک وجعلناهم خلائف واغرقنا

پس نجات دی ہمنے نوح کو اور شخص کہ ساتہہ اوسکی تہی بیچ کشتی کی اور گردانا ہمنے اونکو خلیفہ اور غرق کیا ہمنے

الذین کذبوا بآیاتنا فانظر کیف کان عاقبة المنذرین

اون لوگونکو کہ تکذیب کی اونہون نے آیات ہماری کو پس نظر کر تو کہ کسطرحسی ہوا سرانجام اون لوگونکا کہ ڈرائے گئی تہی

ع ۱۳

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰی قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا

پس برانگیختہ کیا ہمنے بعد نوح کی رسولونکو طرف قوم انکی کی پس آئی وہ پیغمبر سات معجزات کی پس نہ تھی وہ کہ

لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰی قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ○

ایمان لائے ساتھہ اونکی بسبب اوس چیز کی کہ تکذیب کی اونہون نے تھا دین حق اگلی بعثت اسطرح سے مہر کرتے ہین ہم اوپر دلہائی تجاوز کرنیوالونکے

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰی وَهٰرُوْنَ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا

پس برانگیختہ کیا ہمنے بعد اونکی موسی اور ہارون کو طرف فرعون کی اور بزرگان قوم اوسکی کی ساتہہ معجزات ہمارے

فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ○ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا

پس گردن کشی کی اونہون نے اور تھے وہ قوم گنہگار پس ہرگاہ کہ آیا اونکو سخن حق نزدیک ہمارے سے

قَالُوْۤا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○ قَالَ مُوْسٰۤی اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ

کہا اونہون نے بتحقیق کہ یہہ ہر آئنہ جادو ہی ظاہر کہا موسی نے آیا کہتے ہو تم واسطی حق کے ہرگاہ کہ آیا تمکو حق

اَسِحْرٌ هٰذَا وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ○ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا

آیا جادو ہے یہہ اور نہ رستگار ہونگے جادوگر نیوالے کہا اونہون نے کہ کیا آیا تو ہمکو تا کہ پہیرے تو ہمکو اوس چیز سے

وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِی الْاَرْضِ وَمَا

کہ پایا تہا ہمنے اوپر اوسکی پدران اپنے کو اور تا کہ ہووے واسطے تمہارے بادشاہی بیچ زمین کی اور نہین

نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ○ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِیْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ○

ہین ہم واسطے تمہارے ایمان لانیوالے اور کہا فرعون نے لاؤ تم ہر جادوگر دانا کو

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤی اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ○ فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا

پس ہرگاہ کہ آئے جادوگر کہا واسطے اونکی موسی نے ڈالو تم اوسکو کہ تم ڈالنے والے ہو پس ہرگاہ ڈالا اونہون نے

قَالَ مُوسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهُ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ

کہا موسی نے وہ چیز کہ لائے تم اوسکو جادو ہے بدرستیکہ خدا قریب ہے کہ باطل کریگا اسکو بدرستیکہ خدا نہیں اصلاح میں لاتا

عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ○ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ○

عمل مفسدونکا اور ثابت کرتا ہے خدا حق کو ساتھ سخنان اپنی کی اگرچہ مکروہ جانیں گنہکار لوگ

قولہ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ مراد فضل سے حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ ہیں اور مراد رحمت سے علی بن ابیطالب علیہ السلام ہیں قولہ اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاۤءَ اللّٰهِ الآیہ ابو سعید خدری نے سیدعالم صلی اللہ علیہ وآلہ سے استفسار کیا کہ دوستان خدا کون لوگ ہیں فرمایا کہ وہ لوگ ہیں کہ جنکے دیکھنے سے خدا یاد آوے اور طریقے اونکے کو لوگ اختیار کریں اور جناب امیرالمومنین علیہ السلام سے لوگوں نے صفت اولیا پوچھی فرمایا کہ وہ لوگ ہیں کہ شب کو بیدار رہتے ہیں اور خوف الٰہی سے اشک ریزاں رہتے ہیں اور مشاہدۂ عبرتہاے روزگار سے منہہ اونکے زرد ہوگئے ہوں اور بسبب بسیاری گرسنگی کی کہ روزہ رکھتے ہیں شکم اونکے بہ پشت چسپیدہ ہوگئے ہوں اور زیادتی تشنگی سے لب اونکے خشک ہو رہے ہوں اور علی بن الحسین زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ اولیای خدا وہ لوگ ہیں کہ ادای فرائض کریں اور سنت نبوی پر ہمیشگی کریں اور اجتناب محارم سے کریں اور راغب آخرت ہوں اور کنارہ دنیا سے اور کسب حلال سے معیشت کریں اور مال کو شرعیہ تفاخر نہ کریں اور زکوٰۃ اور خمس دیں اور حق تعالی بسبب ان صفات حسنہ کی کسب اونکی میں برکت دیتا ہے اور بآخرت درجات عالیات میں ساکن کرتا ہے اور منقول ہے کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے پوچھا لوگوں نے کہ ولی خدا کون ہے حضرت نے دست مبارک دوش امیرالمومنین پر رکھا اور فرمایا کہ هٰذَا وَلِيُّ اللّٰهِ یعنی یہہ ہے ولی خدا قولہ لَهُمُ الْبُشْرٰى الآیہ

الآیہ اس آیہ مین چند اقوال ہین ایک یہہ ہی کہ مراد بشارت زندگانی سی وہ زندگانی ہی کہ خدانی بیچ قرآن کی بیان کیا ہی اوپر اعمال صالح کی مثل اس آیہ کی وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ اور دوسرا یہہ ہی کہ بشارت دنیا ملائکہ کا واسطی مومنکے نزدیک مرگ کی اسطرحسی کہ لَا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ اور تیسرا یہہ ہے کہ خواب نیک مراد ہی کہ مومن دنیا مین اپنی واسطی دیکھتا ہی اور بشارت آخرت سی وہ بشارت ہے او کہ بوقت خروج قبر فرشتی بشارت دین کی جنت کے اور یہہ روایت منقول ابوجعفر علیہ السلام سی ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ کشادہ کیا جاتا ہی دراز بیچ قبر کی طرف جنت کے پس وہ مشاہدہ کرتا ہی مراتب اپنے کو اور مدارج اپنی کو اور عقبہ بن خالد نی ابی عبداللہ علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ اونحضرت نی فرمایا کہ ای عقبہ حق تعالی روز قیامت مین کوئی دین قبول نہین کرتا مگر اس دین کو کہ تم جسپر ہو اور بہشت مین تمہاری واسطی نعمتین مہیا کین ہین کہ کسی چشم نی دیکھا ہوا اور خاطر مین خطور نہ کیا ہوا اور بندہ مومن دنیا مین اوسکو نہ دیکھی گا تا اینکہ روح اوسکی برگ گردن پہنچی اور بعد اوسکی اس آیہ کو تلاوت فرمایا اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ○

فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓی اِلَّا ذُرِّیَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰی خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَ

پس ایمان لایا ساتھ موسی کی مگر اولاد قوم موسی سے اوپر خوف کی فرعون سے اور

مَلَا۟ئِهِمْ اَنْ یَّفْتِنَهُمْ ؕ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِی الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ

بزرگان اوسکی سیے تا کہ پھیرین انکو دین سے | اور بدرستیکہ فرعون ہر آئنہ متکبر ہی بیچ زمین کے اور بدرستیکہ وہ

لَمِنَ الْمُسْرِفِیْنَ ○ وَقَالَ مُوْسٰی یٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ

ہر آئنہ مسرفون سے ہی اور کہا موسی نے ای قوم میری اگر ہو تم کہ ایمان لائے ہو ساتھ خدا کے

فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُسْلِمِينَ ۝ فَقَالُوا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا

پس اوپر خدا کے بھروسا کرو تم اگر ہو تم کہ اسلام لائیو ایسے ہو پس کہا اونہون نے کہ اوپر خدا کے توکل کیا ہمنے

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ

ای رب ہمارے نہ کردان تو ہمکو محل آزمائش واسطے ایک گروہ ستمگارونکی اور خلاصی دی ہمکو ساتھہ مہربانی اپنی کے

الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ وَأَخِيهِ أَنْ تَبَوَّءَا لِقَوْمِكُمَا

گروہ کافرون سے اور وحی کی ہمنے طرف موسی کی اور بہائی اوسکی کی یہہ کہ لو تم واسطی قوم اپنی کی

بِمِصْرَ بُيُوتًا وَاجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝

بیچ شہر مصر کی خانہا اور کرو انو تم گہرون اپنے کو مسجد اور برپا رکھو نماز کو اور بشارت دی تو مومنونکو

وَقَالَ مُوسَىٰ رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُ زِينَةً وَأَمْوَالًا

اور کہا موسی نے کہ ای پروردگار ہمارے بدرستیکہ دیا تونے فرعون اور قوم اوسکی کو زینت اور مال

فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِكَ ۖ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ

بیچ زندگانی دنیا کی ای پروردگار ہمارے تاکہ گمراہ کرین وہ لوگونکو راہ تیری سے ای پروردگار ہمارے اثر محو ہیج اوپر

أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ

اموال اونکی کی اور مہر کو اوپر قلوب اونکی کی پس نہ ایمان لاوے وہ تا اینکہ دیکھین وہ عذاب

الْأَلِيمَ ۝ قَالَ قَدْ أُجِيبَتْ دَعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيمَا وَلَا تَتَّبِعَانِّ

دردناک کو کہا خدا نے بتحقیق کہ قبول کی گئی دعا تمہاری پس مستقیم رہو تم اور پردعوت اپنے کی درنہ پیروی کرو تم

سَبِيلَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ

راہ اون لوگونکی کہ نہین جانتے ہین اور نجات دی ہمنے فرزندان یعقوب کو دریا سے

الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا حَتّٰۤى اِذَاۤ اَدْرَكَهُ

دریا سے پس پیچھے اونکی لائی فرعون اور لشکر اوسکی کو واسطے ستم کی اور تجاوز کی تا اینکہ لیا اوسکو

الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْۤ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِیْلَ

غرق نے کہا فرعون نے کہ ایمان لایا مین بدرستیکہ وہ خدا ایسا کہ نہین ہے کوئی خدا مگر وہی جسکہ ایمان لائے ساتھہ اوسکے بنی اسرائیل

وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ

اور مین مسلمانون سے ہون آیا اب ایمان لایا تو حال آنکہ تحقیق کہ نافرمانی کی تو نے اگلے اس سے اور تہا

الْمُفْسِدِیْنَ ○ فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ

جملہ مفسدون سے پس آجکے دن خلاص کرتی ہیں ہم اے فرعون بدن تیرے کو ڈوبنے سے تاکہ ہو تو واسطے اوس شخص کی کہ جو بعد تیرے ہے

اٰیَةً وَاِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰیٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ○

نشانی عبرت کی اور بدرستیکہ بہت لوگ آیات ہماری سے بے خبر ہین قولہ فَمَاۤ

اٰمَنَ لِمُوْسٰۤى اِلَّا ذُرِّیَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ الخ تفسیر ابو الفتوح مین مذکور ہے کہ اول حق تعالی نے موسی

کو حکم کیا کہ بنی اسرائیل کو زمین مصر سے خارج کر موسی نے اس حکم سے اونکو آگاہ کیا بعد اس کے اس امر کے

جواہر اور زیور کہ قبطیون سے بہ بہانہ عروسی لیا تہا اوسکو لیکر شہر سے باہر گئی حق تعالی نے اوس شب کو

دراز کیا اور خوابکو غالب کیا تا اینکہ قبطی جاگنی اونکی سے آگاہ نہون اور بنی اسرائیل چہہ سو ہزار

آدمی تہی سوای ستر برس اور بیس برس کی کہ یہہ زیادہ تہی اور اوس شب کو اکثر سرای قبطیون مین

وو و ولڑکی مرگئی اور بجہت مشغول ہونی تجہیز اور تکفین اونکی مین کوئی حال دوسری سے بیان تہا

اور حال بنی اسرائیل سی آگاہ نہ ہوتی تا شب ایکہ سوئی اور صبحکو بیدار ہوئی اور انتظار بنی اسرائیل

کرتی تہی بنابر عادت اپنی کی آوین اور کار و بار مین مشغول ہون کوئی [illegible] ان مین سے نہ آیا متعجب ہوے

اور کہروں اونکی مین کنی کسیکو نہ پایا نزدیک فرعون کی جاکر اس حال سی اگاہ کیا فرعون
غضب مین آیا اور لشکر اپنی کو جمع کیا اور بعض نی ہزار چہہ لاکہہ آدمی تعاقب کو ہمراہ لئی اور
روانہ ہوا کہ مجموعہ لشکر اوسکا ایک کروڑ اور پچیس لاکہہ تہا اور محمد بن کعب سی منقول ہی
کہ اوسکی لشکر مین لاکہہ اسپ سیاہ تہی سوای گہوڑای دیگر کی اور جماعت خواص فرعونسی تہی اور
وجہ اسکی یہہ تہی کہ شعار فرعون کا جامہ سیاہ اور اسپ سیاہ تہا ہرگاہ کہ بنی اسرائیل کنارہ
دریای قلزم کی پہنچی عقب اپنی مقدمہ لشکر فرعون کو کہ سات لاکہہ آدمی تہا آتی دیکہا بنی اسرائیل نی موسی
سی عرض کی کہ چارہ اب کیا ہی کہ آگی دریای ذخار اور پیچہی لشکر خونخوار بیشمار اگر دریا مین
جاتی ہین غرق ہوتی ہین اگر توقف کرتی ہین کشتہ ہوتی ہین موسی نی فرمایا کہ ہماری ساتہہ رب
ہمارا ہی قریب ہی کہ راہ نمائی کری پس حق تعالی نی موسی کو وحی کی کہ عصا کو دریا پر مار جبکہ موسی نی عصا کو دریا پر مارا
بارہ راہین بعدد فرزندان بنی اسرائیل کی پیدا ہوئین ہرگاہ تہوڑی سی راہ قطع کی کہا اونہون نی کہ
خبر ہم بہی اعمام اپنی سی نہین رکہتی ہین مبادا وہ غرق ہوں حق تعالی نی حکم کیا پانی مین مثل طاقچی کی
روشندان ہو جائین اور ایک دوسری کو دیکہتی تہی ہرگاہ کہ لشکر موسی داخل ہوا مقدمہ لشکر فرعون
کنارہ پر پہنچا فرعون نی دیکہا کہ دریا مین طاق طاق ہو گئی ہین اور راہ ہای خشک پیدا ہوئی ہین ڈرا
اور جانا کہ یہہ آیات خدا سی ہین لشکریان فرعون نی کہا کہ ہم بہی اسی راہ سی چلین فرعون تامل
کرتا تہا جبرئیل گہوڑی پر سوار ہو کر آگی اسپ فرعون سی دریا مین داخل ہوی اسپ فرعون نی
سرکشی کر کی تعقب گہوڑی کا کیا ہر چند لگام اوسنی کہینچی فرمان برداری اوسنی نکی تا اینکہ دریا مین
لی گیا ہرگاہ فوج نی دیکہا کہ فرعون دریا مین داخل ہوا ہمراہ اوسکی سب یکبارگی داخل دریا کی ہوگئی
اور تفسیر زاہدی مین اور تبیان وغیرہ مین مذکور ہی کہ ایکروز جبرئیل بصورت مرد دیوان فرعون

فرعون آئی اور کہا کہ مین دور دراز سی آتا ہون اسطی استفسار ایک مسئلہ کی اور
ایک رقعہ بایں مضمون فرعون کو دیا کہ حکم کیا ہی حق اس بندی مین کہ نشو و نما پایا ہو مالک کی نعمت
مین اور آقا اوسکی نی سارے غلامون اپنی سی ممتاز کیا ہو اور وہ بندہ کفران نعمت اختیار کری اور
دعوی آقائی کری اور فرمان مولی اپنی سی سرکشی کری فرعون نی بدست خود ذیل فتوی مین دستخط کیا
ابو العباس ولید بن مصعب کہتا ہی کہ سزا ایسی بندی کی کہ اطاعت سے دار اپنی سی خارج ہووے اور
کفران نعمت اوسکا کری یہہ ہی کہ اوسکو دریا مین غرق کری جبرئیل نی وہ خط کو لی لیا
اور مجلس اوسکی سی باہر گئی اوس وقت کہ فرعون گرداب فنا مین آیا اظہار ایمان کیا جبرئیل نی
اوس خط کو دکھلایا اور کہا کہ یہہ دستخط تیرا ہی کہا اوسنی کہ ہان بعد اوسکی جبرئیل نی کہا کہ
تیری فتوی پر عمل کیا ہی منقول ہی ہرگاہ کہ فرعون اور قوم اوسکی غرق ہوی بنی اسرائیل
کو غرق فرعون مین تردد ہوا حق تعالی نی جسم فرعون کو مع لباس پانی پر ظاہر کیا تا اینکہ
بنی اسرائیل نی جسم فرعون کو دیکھا کہ دریا مین موج مارتا ہی تا اینکہ کنارے پر پہنچا بعد اوسکی
تسلی ہوی اونکو اور زاد المسیر مین لکھا ہی کہ نقبای قوم فرعون کہ مصر مین تھی غرق ہونی فرعون کو باور نکرتی تھی
اور کہتی تہی کہ جزیرہ ہای بحر مین بصید ماہی مشغول ہی حق تعالی نی وحی کی دریا کو کہ فرعون کو
کنارہ دریا پر پھینک دی تا اہل مصر دیکھین مطابق حکم الہی کی دریا نی اوسکو مین لا اسطرح سی کہ دیکھا

وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مُبَوَّأَ صِدْقٍ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ

اور ہر آئنہ جگہ دی ہمنی بنی اسرائیل کو جای شایستہ اور وہ ملک شام ہی اور بیت المقدس اور روزی دی ہمنی اونکو چیزہای طیبات سے

فَمَا اخْتَلَفُوا حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْعِلْمُ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

پس اختلاف کیا اونہون نی تا اینکہ آیا اونکو علم توریت کا [illegible] رب تیرا حکم کریگا درمیان اونکی روز قیامت کو

فيما كانوا فيه يختلفون ○ فان كنت في شك مما انزلنا

بیچ اوس چیز کے کہ تھی وہ بیچ اوسکی اختلاف کرتی، پس اگر ہی تو بیچ شک کی بالفرض اوس چیز سے کہ نازل کیا ہمنے

اليك فسئل الذين يقرءون الكتاب من قبلك لقد

طرف تیرے اے محمد پس سوال کر تو اون لوگون سے کہ پڑھتی ہین کتابکو مراد انسے عبد اللہ بن سلام و کعب الاحبار ہین کہ مومن اہل کتاب ہین کی آگے سے تیرے البتہ تحقیق

جاءك الحق من ربك فلا تكونن من الممترين ○ ولا تكونن

آیا تجکو حق رب تیرے سے پس نہ ہو تو شک کرنیوالون سے اور نہ ہو تو

من الذين كذبوا بايات الله فتكون من الخاسرين ○

اون لوگون سے کہ تکذیب کی اونہون نے آیات خدا کی پس ہوگا تو زیان کارون سے

ان الذين حقت عليهم كلمت ربك لا يؤمنون ○ و

مقرر بیشک وہ لوگ کہ واجب ہوا، اوپر اونکی سخن پروردگار تیرے کا کہ لوح محفوظ مین لکھا گیا ہے کہ نہ ایمان لاوینگی وہ اور

لو جاءتهم كل اية حتى يروا العذاب الاليم ○ فلولا كانت

اگرچہ آئی اونکو کوئی آیت تا انکہ دیکھین عذاب دردناک پس نہ تھے

قرية امنت فنفعها ايمانها الا قوم يونس لما امنوا كشفنا

اہل قریہ کہ ایمان لاوین پس نفع دیوے اونکو ایمان اونکا مگر قوم یونس کی جسوقت کہ ایمان لاوے دور کیا ہمنے

عنهم عذاب الخزي في الحيوة الدنيا ومتعناهم الى حين ○

اون سے عذاب رسوائی کو بیچ زندگانی دنیا کی اور فائدہ مند کیا ہمنے اونکو تا اجل

ولو شاء ربك لامن من في الارض كلهم جميعا افانت

اور اگر چاہتا پروردگار تیرا ہر آئینہ ایمان لاتی وہ جو بیچ زمین کی ہین سب کے سب آیا پس تو

أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ○ وَمَا كَانَ

اپابس تو اکراہ کرتا ہی لوگونکو تا اینکہ ہووین وہ ایمان لانے والے اور نہین ہے

لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ

واسطے کسی نفس کے یہہ کہ ایمان لاوے مگر ساتھہ توفیق خدا کے اور گرداناہے عذاب کو اوپر اون لوگونکی

لَا يَعْقِلُوْنَ ○ قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کہ نہین سمجھتے ہین کہہ تو ای محمدؐ کہ دیکھو تم کیا ہے بیچ آسمانون اور زمین کے

وَمَا تُغْنِى الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ○ فَهَلْ

اور نہین دفع کرتی آئتین اور کلام خوف اوس گروہ سے کہ انہین ایمان لائے پس نہین

يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ قُلْ فَانْتَظِرُوْا

امید رکھتے یہہ مشرک مگر مثل اون ایام کی کہ ہلاک ہوی کفار کہ گذرے تھے اگلی اونکی کہہ تو ای محمدؐ پس منتظر رہو تم

اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ○ ثُمَّ نُنَجِّىْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

مقرر کہ مین ساتھہ تمہارے انتظار کرنیوالا ہون پس نجات دیتے ہمین رسولون اپنے کو اور اون لوگونکو کہ ایمان لائے

ع

كَذٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

اسطرح جیسے سزاوار ہے اوپر ہمارے کہ نجات دین ہم مومنون کو

فائدہ فَاِنْ كُنْتَ فِىْ شَكٍّ مِّمَّا اَنْزَلْنَا الایہ معنی اسکی مین چند اقوال ہین اول یہہ ہے

کہ یہہ خطاب شامل ہی پیغمبر اور خلق کو بنابر اسکی آیہ یہہ ہی اِنْ كُنْتُمْ فِىْ شَكٍّ

فَاسْئَلُوْا اور دلیل اسپر قول حق تعالی ہی کہ بیچ آخر اس سورہ کی ہی يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ

فِىْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِىْ الخ اور دوسرا یہہ ہی کہ خطاب طرف جناب نبیؐ کی ہی اگرچہ شک نہین کیا

تھا اونھون نی اور حق تعالی بھی جانتا تھا کہ یہہ شک کرنیوالا نہین ہی لیکن کلام نبابر سمجھانے
کی ہی مثل قول قائل کی واسطی بندی اپنی کی اِن کُنتَ عَبدِی فَاَطِعنِی یعنی اگر ہی تو
بندہ میرا پس اطاعت کر تو میری نبابر اسکی اول یہہ ہوی لو کُنتَ مِمَّن یَشُکُّ
فَشَکَکتُم فَسئَلِ الَّذِینَ الخ اور تیسرا یہہ ہی کہ معنی اس آیہ کی یہہ ہین کہ اگر ہی تو ای
سننی والی بیچ شک کی اوس خبر سی کہ نازل کی ہمنی طرف تیری اوپر زبان نبی ہماری محمدؐ
کی پس اس سورہ مین خطاب غیر نبی کی طرف ہی اور چوتھا یہہ ہی کہ ان معنی ما کی ہی لیکن واسطے
اطمینان تیری کی کہتی ہین ہم مثل اس قول کی کہ حق ابراہیم مین نازل ہوا ہی اَوَلَم تُؤمِن قَالَ بَلٰی وَلٰکِن
لِیَطمَئِنَّ قَلبِی قولہ کَلِمَۃُ رَبِّکَ لَا یُؤمِنُونَ مراد کلمہ رب سی یہہ ہی کہ لوح محفوظ مین
لکھا گیا ہی کہ یہہ کفر پر مرین گی یا دوزخین ہمیشہ رہین گی اور ملائکہ کو اس سی آگاہ کیا تھا اور
بعضون نی کہا ہی کہ معنی کلمہ کی یہہ ہین لَاَملَأَنَّ جَہَنَّمَ الخ قولہ یُونُسَ لَمَّا اٰمَنُوا
اور کیفیت اس قصہ کی نبابر روایات صحیحہ کی مجملا یہہ ہی کہ حق تعالی نی یونس کو طرف اہل نینوے
کہ دہ زمین موصل مین محسوب ہے بھیجا اور ایک مدت اونھون نی اونکو طرف اسلام کی دعوت کی اور وہ
ایمان نہ لائی اور بہت سی ایذا دی تا اینکہ یونس نی شکایت اونکی خدا سی کی حق تعالی نی فرمایا کہ
ای یونس قوم اپنی کو آگاہ کر کہ اگر آج سی تین دن مین ایمان تم نہ لاؤ گی عذاب تم پر نازل ہوگا
یونس نی مطابق فرمودہ الہی آگاہ کیا اور آپ اون مین سی باہر گئی اور ایک شگاف کوہ مین
پنہان ہوی ہرگاہ روز سوم کہ ہنگام وعدہ عذاب تھا پہونچا حق تعالی نی مالک دوزخ کو حکم کیا کہ بقدر
ایک بال کی سموم دوزخ سی اس قوم پر بھیج مالک دوزخ مطابق فرمان الہی بجالایا اور سموم دوزخ
کو بصورت ابر سیاہ ساتھ دود غلیظ کی اور شرارہ آتش نی گرد شہر نینوے کا گھیر لیا ہرگاہ

ہرگاہ قوم یونس صبح کو اوٹھی اور عذاب کو دیکھا ترسان اور لرزان ہوئی اور جانا
صدق گفتار یونس کو متوجہ طرف بادشاہ اپنی کی ہوئی اور تدبیر دفع اس عذاب کی اوس سی
درخواست کی ہرگاہ کہ وہ مرد عاقل تھا اوسنی کہا کہ حضرت یونس کا تفحص کرو ہرچند کہ تفحص
کیا اونکو نہ پایا بادشاہ نی کہا کہ اگر وہ گیا تو وہ خدا کہ جسکی طرف دعوت کرتا تھا وہ باقی ہی کہ
شنوا ہی اور دانا ہی آؤ تا ہم اور تم سب صحرا کو چلین اور بعجز اور شکستگی اور تضرع اور
زاری طرف درگاہ باری کی مناجات کرین ہم تا شاید کہ حق تعالی ہم پر رحم کری بعد اسکی
سر و پا برہنہ متوجہ صحرا ہوئی اور لباس پلاس پہن لیا اور اطفال کو اونکی ماؤن سی جدا کیا اور
چارپاؤن کو بھی اسی طرح سی کیا اور یکبارگی خروش اور فریاد کیا اور اظہار ایمان کیا
جسطرحسی کہ حضرت یونس کہتی تہی اور اسی حال پر رہی اول ذیحجہ سی دسوین محرم تک بعد اسکی
بادشاہ نی سجدہ کیا اور دعا کی کہ خداوندا ہم چاہتی تہی کہ یونس کو دفع اس عذاب مین وسیلہ اپنا
کرین لیکن بسبب شامت گناہ ہمارے کی ہمسی جدا ہوئی اب ہمنی رجوع طرف درگاہ تیری کی کی ہی
اور بصدق تمام اقرار وحدانیت تیری کا کرتی ہین ہم خدایا ساتھ رحمت واسعہ اپنی کی اور
ساتھ جاہ اور منزلت یونس کی اس عذاب کو ہمسی دفع کر اور ہر ایک پانچ ای مختلف
تضرع اور زاری کرتی تہی کہ ایک پیر سن بقیہ علما کی سی تھا کہا اوسنی کہ تم اسطرحسی
دعا کرو یا حیّ یا قیّوم یا حیّ حین لا حیّ و یا حیّ محیی الموتی یا حیّ لا اله
الا انت تا عذاب تمسی دفع ہو سب مطابق کہنی اوسکی کی عمل مین لائی اور ساتھ برکت
ان کلمات کی عذاب اونسی دفع ہوا القصہ روز جہلم کہ روز جمعہ تھا اور روز عاشورا
تھا تاریکی سحاب عذاب کی دفع ہوئی ہرگاہ یونس آئی اور دفع عذاب کو دیکھا غضبناک

ہوئی اور وہانسی چلی تا اینکہ کنارہ دریا پر پہنچی ایک کشتی کو دیکھا کہ وہانسی روانہ ہوا چاہتی
ہی سوال کیا کہ مجھی سوار کرلو پس سوار کرلیا ہر گاہ وہ کشتی وسط دریا مین پہنچی حق تعالی
نی ایک مچھلی بزرگ کو بھیجا پس اہل کشتی نی باہم یکدیگر تیر ڈالی پس وہ تیر باسم یونس نکلا پس
یونس کو دریا مین ڈالدیا اور مچھلی نی یونس کو نگل لیا اور بعضون نی کہا ہی کہ ملاحون نی قرعہ
ڈالا اور آپسمین کہا کہ کوئی بندہ ہمسی عاصی ہی پس قرعہ سات مرتبہ بنام یونس نکلا اوسوقت
یونس نی کہا کہ مین بندہ گریختہ ہون اور اپنی تئین پانی مین ڈالدیا اور مچھلی نی نگل لیا پس وحی
حق تعالی نی طرف مچھلی کی کی کہ نہ ایذا دیجیو بال اسکی کو اور طعام تیرا نہین مقرر کیا مینی انکو
پس ہی شکم اوسکی مین کئی دن اور بعضون نی کہا ہی کہ سات روز اور بعضون نی کہا ہی کہ چالیس دن
منقول ہی کہ ایک یہودی نی امیر المومنین علی علیہ السلام سی سوال کیا قید خانہ سی کہ ہمراہ صاحب اپنے
اطراف زمین مین پھرا حضرت نی فرمایا کہ ای یہودی وہ مچھلی ہی کہ یونس کو اپنی شکم مین لیکر دریای
قلزم مین داخل ہوئی اور نکلی جاکر مصر مین اور وہان بحر طبرستان مین آئی اور بعد اسکی نکل جاکے
دجلہ مین بعد اسکی شکم ماہی سی باہر آئی اور ورد کر یونس کا شکم حوت مین تہا کہ لا الہ الا انت
سبحانک انی کنت من الظالمین حق تعالی نی برکت اسکی سی اونکو نجات دی اور کنارہ
دریا مین اونکو ڈالدیا اور پھر ایکدرخت کدو کی رہی تا اینکہ طاقت ہوئی بعد اسکی وہ درخت خشک ہو گیا
حضرت یونس رونی لگی حق تعالی نی وحی کی طرف اونکی کہ تو رویا واسطی ایکدرخت کی کہ خشک ہو گیا ہی اور
نہ رویا تو واسطی جم غفیر کی کہ قریب لاکھ کی تہی یا زیادہ تہی رویا بعد اسکی یونس اپنی قوم مین آئی اور بادشاہ
اور رعایا سب انکی تابع ہوئی تکملہ رکوع ۵ سپارہ یازدہم قولہ الآیات چھہ حرف ہین بنا سکی مین
تہہ موتی مین نکلی اوس سی یہ عبارت آئی ہو لا الہ علی بن ابی طالب و آلہ الا زکیا

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِنْ دِينِي فَلَا أَعْبُدُ

کہہ تو اے محمدؐ اکہ وہ آدمیاں اگر ہو تم بیچ شک کے دین میری سے پس نہیں عبادت کرتا ہوں

الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ أَعْبُدُ اللَّهَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ

اونکی کہ عبادت کرتے ہو تم ورے خدا کے اور لیکن عبادت کرتا ہوں میں خدا کی ایسا خدا کہ وفات دیتا ہے تمکو

وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَأَنْ أَقِمْ وَجْهَكَ

اور حکم کیا گیا ہوں میں یہہ کہ ہوں میں ایمان لانے والوں سے اور یہہ کہ راست کر منہ اپنے کو

لِلدِّينِ حَنِيفًا وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ

واسطے دین تیرے کی درحالیکہ وہ خالص ہے اور نہ ہو تو مشرکوں سے اور نہ بلا تو ورے

اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِنَ

خدا کے کہ نہیں نفع دیتا ہے تجکو اور نہ ضرر کرتا ہے تجکو پس اگر کری تو پس بدرستیکہ تو اس ہنگام میں

الظَّالِمِينَ ۝ وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا

ستمگاروں سے ہو گا اور اگر پہنچے تجکو جانب خدا کے کوئی ضرر پس نہیں ہے کوئی بازد کھینچنے والا اوس کا مگر

هُوَ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ

وہ خدا اور اگر چاہے ساتھ تیری بہتر تجکو پس نہیں ہے کوئی دفع کرنیوالا فضل اوسکی کو پہنچاتا ہے فضل اپنا جس شخص کو چاہتا

مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ

بندوں اپنے سے اور وہ خدا بخشنے والا مہربان ہے کہہ تو اے محمدؐ اکہ وہ آدمیاں تحقیق کہ

جَاءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ وَمَنْ

آیا تمکو حق نزدیک رب تمہاری سے پس جس شخص نے کہ ہدایت پائی پس نہیں ہدایت پائی مگر واسطے نفس اپنی کی اور جو شخص

ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۖ وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِوَكِيلٍ ۝ وَاتَّبِعْ مَا

کہ گمراہ ہوا بس نہیں گمراہ ہوا مگر اوپر ضرر اپنے کی اور نہیں ہوں میں اوپر تمہارے نگہبان   اور پیروی کر تو اوس چیز کی

يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ۝

ع

کہ وحی کی گئی طرف تیرے اور صبر کر تو تا انیکہ حکم کرے خدا اور وہ خدا بہتر حکم کرنیوالوں کا ہے

آیاتها ۱۲۳ کلماتها ۱۹۱۵ سورة الهود مکیة حروفها ۷۵۶۲ رکوعها ۱۰

سورہ ہود مکی میں اوتری ہی اسمیں ایک سو تئیس آیتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

الر ۚ كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ ۝

بدرستیکہ میں خدا بینا ہوں یہہ کتاب ہے کہ محکم کی گئی آیات اوسکی پس جدا کی گئی نزدیک حکم کرنیوالے دانا سے

أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۚ إِنَّنِي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ ۝ وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا

کہ نہ عبادت کرو تم مگر خدا کی بدرستیکہ میں واسطے تمہارے جانب خدا سے ڈرانے والا ہوں اور خوشخبری دینے والا ہوں اور یہ کہ طلب آمرزش کی کرو

رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُم مَّتَاعًا حَسَنًا إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَيُؤْتِ

رب اپنے سے پس توبہ کرو تم طرف اوسکی تا فائدہ مند کرے ساتھ فائدہ نیک کی مدت مقرر تک   اور تا دے خدا

كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ ۖ وَإِن تَوَلَّوْا فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ

ہر ایک صاحب فضل کو ثواب اوسکا اور اگر منہ پھیرو تم ای کفار پس بدرستیکہ میں ڈرتا ہوں اوپر تمہارے عذاب

يَوْمٍ كَبِيرٍ ۝ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ أَلَا إِنَّهُمْ

روز بزرگ سے طرف خدا ہی ہے بازگشت تمہاری اور وہ خدا اوپر ہر شے کی قادر ہے آگاہ ہو بدرستیکہ وہ

إنهم يثنون صدورهم ليستخفوا منه ألا حين

مدرسیکہ وہ پہیرتے ہین لوگ اپنے سینے کو تاکہ چہپاوین وہ اوسی خداسے سزا اپنی کو وقتیکہ

يستغشون ثيابهم يعلم ما يسرون وما يعلنون إنه عليم بذات الصدور

چہپاوین اونکو کپڑی وکی جانتا ہے خدا اوسکو کہ چہپاتے ہین وہ اور اوسکو کہ ظاہر کرتے ہین تحقیق کہ وہ جاننہارا ہے اوس چیز کہ بیچ سینونکی ہے

وما من دابة في الأرض إلا على الله رزقها

اور نہین ہے کوئی چلنی والا بیچ زمین کی مگر اوپر خدا کے ہی روزی اوسکی

ويعلم مستقرها ومستودعها كل في كتاب مبين ○

اور جانتا ہے جای قرار چلنی والی کی اور آرام گاہ اوسکی کو بعد ممات کی تمام ہیہ بیچ لوح محفوظ کے ہے

وهو الذي خلق السموات والأرض في ستة أيام وكان

اور وہی خداوند کہ پیدا کیا ہے آسمانون اور زمین کو بیچ چہہ روز کی اور تہا

عرشه على الماء ليبلوكم أيكم أحسن عملا ولئن قلت

عرش اوسکا اوپر پانی کی تاکہ آزماوے تمکو کون تم مین سے بہتر ہے از روی عمل کی اور اگر کہی تو ای محمد

إنكم مبعوثون من بعد الموت ليقولن الذين كفروا

مدرسیکہ تم برانگیختہ کئی جاؤگی پس از مرگ کی ہر آئنہ کہین کی وہ لوگ کہ کافر ہوئے

إن هذا إلا سحر مبين ○ ولئن أخرنا عنهم العذاب

نہین ہے یہہ مگر جادو روشن اور اگر تاخیر کرین ہم اون سے عذاب کو

إلى أمة معدودة ليقولن ما يحبسه ألا يوم يأتيهم ليس

ساتہہ اکہجاعت کے شمار کی ہوئی کی ہر آئنہ کہتی ہین کیا چیز ہے کہ باز رکہتی اوس عذاب کو آگاہ ہو اوس دن کہ آویگا اونکو عذاب

ع ۱

مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ○

پھیرا جائیگا عذاب اونسے اور احاطہ کر لیگی اونکو وہ چیز کہ تھی وہ ساتھہ اوسکی استہزا کرتے

ابی بن کعب نے سید عالم سے روایت کی ہی جو کوئی کہ اس سورہ کو پڑہی حق تعالی بعدد مصدقین

نوح اور ہود اور صالح اور شعیب اور لوط اور ابراہیم اور موسی کی اور بعدد مکذبین انکی کی دس حسنہ

انکی واسطی لکہی جاتی ہین اور روز قیامت مین سعید و نسی ہوگا اور عیاشی نی حسن بن علی الوشا

سی روایت کی ہی کہ ابی جعفر نی فرمایا ہی کہ جو شخص پڑہی سورہ ہود کو ہر جمعہ کو مبعوث کریگا خدا

اوسکو روز قیامت مین بیچ گروہ انبیا کی اور حساب کیا جائیگا بحساب سہل اور نہ دیکھا

جائیگا اوسکی نامہ عمل کا کوئی سیئہ اور ثعلبی نی روایت کی ہی ابی اسحاق سی کہ پوچھا گیا

یا رسول اللہ کہ پیری نی جلدی آپ مین اثر کیا فرمایا بڈہا کیا مجھکو سورہ ہود نی اور بروایت

انس سورہ حاقہ اور سورہ واقعہ اور سورہ عم یتسائلون اور ہل اتیک حدیث الغاشیہ

نی اسواسطی کہ ان سورونمین شدائد قیامت اور اہوال اوسکی بہت سی بیان ہوئی ہین اور

اس سورہ مین حکم ہوا ہی وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ یعنی مستقیم ہو جسطرحسی کہ حکم کیا گیا

ہی قولہ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ الخ معنی اس آیہ مین کئی جہین ہین ایک یہہ ہی کہ محکم کیگئی

ہین آیتین اسکی اور نہین منسوخ ہوئی اونمین سے کوئی آیت جسطرحسی منسوخ ہوئی کل کتب اور شرایع اسکے بعد

مفصل کی گئین ساتہہ بیان کرنی حلال اور حرام اور سائر احکام کے اور دوسرے

یہہ ہی کہ محکم کی گئی ہین آیتین اوسکی ساتہہ امر اور نہی کی اور مفصل کی گئی ہین ساتہہ وعدہ

اور وعید اور ثواب اور عقاب کے اور تیسری یہہ ہی کہ محکم کی گئی آیتین اوسکی تمامہ اور

تفریق کی گئی ہین بیچ نازل کرنی کی کہ ایک آیہ بعد ایک آیہ کی نازل کی گئی تاکہ مکلف کو سہل ہو

ہو فکر کرنا اوسمین اور جو تھی یہہ ہی کہ محکم کی گئی ہین آیتین اسکی ازراہ نظم اور فصاحت کی تا اسکہ معجزہ
ہو بعد اسکی تفصیل کی گئی ساتھہ شرع اور فرائض کی اور پانچوان یہہ ہی کہ استوار کی گئی ہین
آیتین اوسکی کہ باطل اور خلل کو اوسمین راہ نہین ہی اور تفصیل کی گئی ہین وی آیتین اس طرح سی
کہ کردانی گئین بعض اونکی بعض پر قولہٗ ذِی فَضْلٍ ابن مسعود نی کہا ہی کہ ذو فضل وہ شخص
ہی کہ حسنات اوسکی فاضل ہون سیئات پر اور اوسنی کہا ہی جو کوئی گناہ کری ایک گناہ
لکھتی ہین اور جو کوئی کہ حسنہ کری دس حسنہ لکھتی ہین اور اگر بعد حسنہ کی کوئی گناہ عمل مین
لایا ہوا اور دنیا مین مواخذہ اوسکا کیا ہو دس حسنہ خالص واسطی اوسکی باقی رہتی ہین اور اگر عقوبت
دنیا مین نکی ہو ایک حسنہ مقابل ایک سیئے کے جاتا رہتا ہی اور نو حسنہ باقی رہتی ہین اور ابن
عباس نی کہا ہی کہ جسکی حسنات اور سیئات برابر ہون وہ اہل اعراف سی ہوگا اور ایک مدت
وہان ہی کا بعد اسکی داخل بہشت ہوگا قولہٗ صُدُوْرَهُمْ منقول ہی کہ ایک جماعت مشرکونکی
کہ عداوت حضرت رسالت کی کرتی تھی اور بجہت مصلحت وقت اخفا اوسکا کرتی تھی اگر وزبانکہ
ملاقات کی کہا اونہون نی ہر گاہ کہ پردی ڈال دئی جائین اور لباسہای اپنی تئین پوشین
کرین اور سینون مین عداوت محمد کو قرار دین کس طرح سی کوئی معلوم کریگا اوسوقت مین حق تعالی نی
یہہ آیت نازل کی قولہٗ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ بعضی تفاسیر مین مذکور ہی کہ ابتدای آفرینش مین
ایک یاقوت سبز پیدا کیا اور بنظر ہیبت طرف اوسکی دیکہا وہ یاقوت سبز پانی ہو گیا بعد اسکی ہوا کو
پیدا کیا اور پانی کو ہوا پر قرار دیا اور عرش کو بالای آب قرار دیا اور عرش مانند کشتی کی اوپر
پانی کی حرکت کرتا تہا بعد اسکی لوح اور قلم اور ایک فرشتہ پیدا کیا اور فرشتی کو حکم کیا کہ جمیع
موجودات کو لوح پر لکھہ دی اوس فرشتی نی موافق حکم کی لکہا بعد اسکی اوس فرشتی نی ہزار برس

تسبیح خدا کی اور بعد ہزار برس کی جمیع موجودات کو پیدا کیا **تکملہ اول سپارہ دوازدہم**

قولہ ذی فضل فضلہ نو حرف ہین بینات اوسکی ایک سو ستائیس ہوتے

ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت وھو علی **قولہ امۃ معدودۃ** ١٢٧

نو حرف ہین بینات اوسکی تین سو اکتالیس ہوتی ہین نکلی اوس سے یہہ عبارت

وھم اصحاب المھدی وموالیہ

٥١ ١٩٢ ٩٨

وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنَاهَا مِنْهُ إِنَّهُ لَيَئُوسٌ

اور ہر آئنہ اگر چکھاوین ہم انسانکو نزدیک اپنے سی رحمت بعد اسکی لیوین ہم اوسی رحمت کو بدرستیکہ وہ ہر آئنہ ناامید ہونیوالا ہے

كَفُورٌ ۝ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ نَعْمَاءَ بَعْدَ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ

اور بہت کفر کرنیوالا اور ہر آئنہ اگر چکھاوین ہم اوسکو نیکی بعد سختی کی کہ پہنچی ہو اوسکو ہر آئنہ کہیگا وہ

ذَهَبَ السَّيِّئَاتُ عَنِّي إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُورٌ ۝ إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَ

کہ گئین برائیان ہم سی بدرستیکہ وہ آدمی ہر آئنہ بہت خوش ہونیوالا ہے فخر کرنیوالا مگر وہ لوگ کہ صبر کیا اونہون نے

عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝ فَلَعَلَّكَ

اور عمل کئی اونہون نے نیک یہہ ہین کہ واسطی اونکی آمرزش ہے اور مزدوری بزرگ ہے پس شاید کہ تو

تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَن

ترک کرنیوالا ہو بعض اوس چیز کو کہ وحی کی گئی طرف تیرے اور تنگ ہونیوالا ہو ساتھہ اوسکی سینہ تیرا یہہ کہ

يَقُولُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ كَنزٌ أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ إِنَّمَا أَنتَ

کہتے ہین کیون نہ نازل کیا گیا اوپر اوسکی گنج یا آوے ساتھہ اوسکی فرشتہ نہین ہے تو

أَنْتَ نَذِيرٌ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ۝ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ

تو کر ڈرانیوالا اور خدا اوپر ہر چیز کی نگہبان ہے آیا کہتی ہین وہ وضع کیا اسکو پیغمبر نے کہدو اے محمد

فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ

پس لاؤ تم دس سورت مثل اس قران کی کہ بنائی گئی ہوون نزدیک تمہارے اور بلاؤ تم جس شخص کو کہ چاہو

دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ فَإِنْ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ

ورای خدا کے اگر ہو تم راست گو پس اگر نہ قبول کیا واسطی تمہارے

فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنْزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ وَأَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

پس جانو تم کہ نہین نازل کیا گیا مگر ساتھ علم خدا کی اور یہہ کہ نہین کوئی خدا مگر وہی پس آیا ہو تم ثابت رہنیوالی اسلام مین

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ

جو شخص کہ چاہے کری زندگانی دنیا اور زینت اوسکی کو تمام کرتی ہین طرف اونکی جزای اعمال اونکی کی

فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ۝ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي

بیچ دنیا کی اور وہ بیچ اوسکی نہ نقصان دیے جاوینگے یہہ وہ گروہ ہین کہ نہین ہی واسطی اونکی بیچ

الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا

آخرت کے مگر آتش دوزخ اور باطل ہوے وہ چیز کہ کیا تہا اونہون نی بیچ دنیا کی اور ناچیز ہوے وہ چیز کہ تہی وہ

يَعْمَلُونَ ۝ أَفَمَنْ كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ

عمل کرتی آیا پس کوئی شخص ہے کہ ہووی اوپر حجت روشن کے جانب رب اپنی کی اور بعد اوسکی آوی ایک گواہ

مِنْهُ وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَى إِمَامًا وَرَحْمَةً أُولَئِكَ يُؤْمِنُونَ

اوس سے مثل اوس شخص کی کی ہی بینہ اور شاہد ہوا قران سے کتاب موسی تہی حالیکہ وہ پیشوا اور رحمت تہے یہہ لوگ ہین کہ ایمان لاے

بِهٖ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ فَلَا تَكُ فِيْ

ساتھ اوسکی اور جو شخص انکار کرے ساتھ اوسکی گروہوں سے پس آتش دوزخ وعدہ گاہ اوسکا پس نہو تو بیچ

مِرْيَةٍ مِّنْهُ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا

شک کی اوس وعدہ سے بدرستیکہ حق ہے جانب رب تیرے سے اور لیکن اکثر لوگ نہین

يُؤْمِنُوْنَ ○ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اُولٰٓئِكَ

ایمان لاتے ہین اور کون شخص ستمگار تر ہے اوس شخص سے کہ باندھے اوپر خدا کے جھوٹ کو یہہ وہ لوگ ہین

يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا

کہ عرض کیے جاوینگے اوپر رب اپنے کی اور کہینگے گواہ یہہ وہ لوگ ہین کہ جھوٹ باندھا

عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ○ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ

اوپر رب اپنے کی آگاہ ہو کہ لعنت خدا کی ہے اوپر ستمگارونکی وہ لوگ کہ باز رکھتے ہین

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ○

راہ خدا سے اور طلب کرتے ہین اوس راہ کو کجی حالانکہ وہ ساتھ آخرت کے انکار کرنیوالے ہین

اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ

یہہ کفار نہین ہین عاجز کرنیوالے خدا کو بیچ زمین کے اور نہین ہے واسطے اونکی

وقف لازم

دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ مَا كَانُوْا

سواے خدا کے کوئی دوست دوچند کیا جاتا ہے واسطے اونکی عذاب نہ سکتے تھے وہ کہ

يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

طاقت رکھتے سنے حق کو اور نہ تھے وہ کہ دیکھین یہہ وہ لوگ ہین

الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ○

وہ لوگ ہین کہ زیان کیا نفسون اپنی کا اور گم ہوئے اون سے وہ چیز کہ تہی وہ باندہتے

لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ○ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا

مقرر بدرستیکہ وہ بیچ آخرت کے زیان کار ہین بدرستیکہ وہ لوگ کہ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ

اور عمل نیک کئے اور آرام لیا اونہون نے طرف رب اپنے کی یہہ اہل بہشت ہین

هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○ مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَىٰ وَالْأَصَمِّ

کہ وہ بیچ اوسکی ہمیشہ رہین گے مثل اون گروہ کی مانند اندہے اور بہرے کی ہے

وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ○

اور مانند بینا کی اور شنوا کی ہے آیا برابر ہین یہہ دونو ازروے مثل کی آیا پس نہین پند لیتی وہ

قولہ وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ حضرت رسالت سے منقول ہے کہ روز قیامت مین اول
تین شخص کو لیجائین گے ایک حافظ قرآن دوسرا شہید اور تیسری صاحب مال کو حق تعالی حافظ
قرآن سے کہیگا کہ مینے تجہکو توفیق دی کہ تو حافظ ہوا وہ کہیگا کہ ہان اسکے بعد حق تعالی کہیگا
کہ کیا کہا تونے اس قرآن کو وہ کہیگا کہ بار خدایا نماز شب مین پڑہتا تہا مین اور شب کو تلاوت
کرتا تہا مین حق تعالی فرمائیگا کہ ہان ایسی طرح سے ہے لیکن خالص واسطے میری نہین کیا تہی تونے بلکہ واسطے
تعریف کرنی لوگونکی تونے کیا ہے آج کے دن کوئی حق مجہپر نہین ہے اور مزدوری تیری وہ
ہی تعریف لوگونکی بعد اسکی شہید سے کہیگا کہ مینے تجہکو قوت دی وہ کہیگا کہ ہان ساتہہ
اوس قوت کی جہاد کیا مینے اور شہید ہوا مین حق تعالی اوس سے کہیگا کہ غرض تیری شہادت

سی تعریف کرنا لوگونکا ہی کہ یہہ شجاع ہی پس سوای مدح کی تیری واسطی کچہہ نصیبہ نہین ہے
بعد اسکی صاحب مال سی پوچہی کا کہ مال کو تونی کہان صرف کیا وہ کہی کا مینی خرچ کیا
اور تصدق کیا حق تعالی کہی کا کہ غرض تیری تعریف سخاوت کی تہی سوای تعریف واسطی تیری
کچہہ نصیبہ نہین ہی بعد اسکی حق تعالی کہی کا کہ تینونکو جہنم مین لیجاؤ ویتلوہ شاہد منہ
بروایت متواترہ فریقین معلوم ہوتا ہی کہ مراد بینہ سی جناب پیغمبر خدا ہین اور شاہد منہ سی جناب
امیر المومنین علیہ السلام ہین اور ثعلبی کہ امام اصحاب حدیث اور علماء اہل سنت سی ہی تفسیر
اپنی مین لکہا ہی کہ کلینی نی ابو صالح سی روایت کی ہی اور اوسنی عبد اللہ بن عباس سے
اور حبیب بن یاسرہ نی بہی زاذان سی روایت کی ہی کہ امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نی فرمایا
حق اوس خدا کی کہ زیر زمین دانہ شگافتہ کرتا ہی اور رحم مین تصویر بناتا ہی اگر میری واسطی مسند
بناوین اور مجکو اوسپر بٹھلاوین حکم کرونمین درمیان اہل توریت اور اہل انجیل کی ساتہہ
توریت اور انجیل کی اور اہل زبور کو ساتہہ زبور کی اور اہل قرآن کو ساتہہ قرآن کی اور
کوئی قریشی نہین ہی مگر یہہ کہ جانتا ہون مین کہ کونسی آیت اوسکی حق مین نازل ہوی ہی کہ وہ دلالت
کرتی ہی اوسکی بہشتی یا دوزخی ہونی پر ایک پیر اوٹہہ کہڑا ہوا اور پوچہا کہ کونسی آیت تمہاری حق
مین نازل ہوی ہی فرمایا کہ وہ یہہ ہی أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ
شَاهِدٌ مِّنْهُ بینہ رسول خدا ہین کہ اوپر حجت روشن کی ہین نزدیک خدا سی اور شاہد
مین ہون کہ اونسی ہون اور تابع اونکی ہون اور یعقوب بن جعفر بن سلمان نی بہی کہ طریقہ
اہل سنت اور جماعت سی ہی روایت کی ہی باپ اپنی اور اوسنی علی بن عبد اللہ اور اوسنی
عبد اللہ بن عباس سی مراد أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ سی رسول خدا ہین اور مراد شاہد سی

شَاهِدٌ مِّنْهُ سی علی بن ابی طالب ہین چنانچہ فخر رازی نی بعد ذکر کرنی اس روایت کے
کہا ہی کہ حق تعالی نی واسطی تشرفت اور جلالت شاہد کی فرمایا کہ وہ شاہد اوس سی ہی یعنے
خصوصیت اوس سی رکہتا ہی بمنزلہ پارہ تن اوسکی کی مؤلف کہتا ہی ہرچند کہ فخر الدین رازی
نی مراد ہونا شَاهِدٌ سی علی بن ابی طالب کا ازجملہ احتمالات ثلثہ کردانا ہی اور وہ احتمالات
یہہ ہین کہ مراد شَاهِدٌ سی ممکن ہی کہ جبرئیل ہوں یا زبان مبارک جناب نبی ہو لیکن اقرب
بصواب یہہ ہی کہ سوای مراد لینی علی بن ابی طالب کے شَاهِدٌ سی اور احتمالات بعید از
عقل ہی اسواسطی کہ کہنا فخر رازی کا کہ مراد مِنْهُ سی جلالت شَاهِدٌ کی معلوم ہوتی ہے
مقتضی اس امر کو ہی کہ زبان کا شَاهِد عبث ہوتا ہی اس جہت سی کہ زبان شخص کو
کہنا کہ یہہ زبان اوس سی ہی مقام مدح مین بی معنی ہی اور ثانیا اس جہت سی کہ حاصل
کلام الہی یہہ ہی کہ سوای حضرت محمد کی کوئی ایسا نہین ہی کہ وہ حجت روشن پر ہو جناب
رب اپنی ہی اور شاہد اوسکا اوس سی ہو اور در صورت مراد ہو جبرئیل یا زبان کی حسر فقط
ذات مبارک جناب نبی مین نہین ہوتا بلکہ اور انبیا بہی شریک ہین کہ زبان یا جبرئیل شاہد
واسطی اونکی ہو پس اس صورت مین تکذیب خدا لازم آتی ہی پس ہرگاہ کہ یہہ دونو احتمال
باطل ہوئی باقی رہا احتمال ثالث کہ مراد لینا علی بن ابی طالب کا ہی شَاهِدٌ سی هذا هو المقصود
اور مؤید اس احتمال کا یہہ قول خدا ہی کہ درباب مباہلہ نازل ہوا ہی اور وہ یہہ ہے تَعَالَوْا
نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ الخ اور باتفاق
فریقین ثابت ہی کہ مراد اَنْفُسَنَا سی جناب علی بن ابیطالب ہین اور ہرگاہ اس آیہ سی علی
بن ابی طالب کو بانفس تعبیر کیا پس شَاهِدٌ مِّنْهُ سی بطریق اولی علی بن ابی طالب کے

اور یہی مؤید اس احتمال کی یہہ حدیث ہی کہ جناب نبی نی حق علی بن ابی طالب مین فرمایا
انت منی وانا منك کہ یہہ حدیث کتب فریقین مین مسطور ہی اور پوشیدہ نرہی
یتلوہ سی معلوم ہوتا ہی کہ تالی رسول تہی بلا فصل یعنی خلیفہ رسول بلا فصل تہی و
الا لازم تہا حق تعالی کو کہ تالی خلفای ثلثہ کیا ہوتا انکہ تالی رسول ور معنی تالی کی لغت مین
یہہ ہین من یتلی غیرہ علی اثرہ من غیر فصل بینہما یعنی جو شخص کے بعد ہو غیر اپنی کی
اور براثر اوسکی کی بدون فصل اور تقدیر آیت کے اسطرحسی ہی افمن کان علی بینة من ربه
کمن لا بینة له ولا شاهد منه فتامل فی هذا المقام تکمله رکوع دوم سیپارہ دوازدہم
قوله افمن کان علی بینة من ربه انیس حرف مین بینات اوسکی سات سو چونتیس ہوتی مین نکلی اوس سی یہ
عبارت عنی سید المرسلین وهو محمد اور قوله ویتلوه شاهد منه تیرہ حرف ہین بینات
اوسکی تین سو چہاسٹھہ ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت هو علی بن عم الاحمد

ولقد ارسلنا نوحا الی قومه انی لکم نذیر مبین ○ ان
اور ہر آئنہ بتحقیق کہ بہیجا ہمنے نوح کو طرف قوم اوسکی کی بدرستیکہ مین واسطے تمہارے خوف دلانیوالا ظاہر ہون کہ
لا تعبدوا الا الله انی اخاف علیکم عذاب یوم الیم ○
نہ عبادت کرو تم کرنہ اکی بدرستیکہ مین خوف کرتا ہون اوپر تمہارے عذاب دن قیامت سے کہ دکہ دینیوالا ہے
فقال الملأ الذین کفروا من قومه ما نریك الا
پس کہا بزرگان اونلوگون نے کہ کافر ہوی قوم نوح سے نہین دیکہتی ہم تجکو کر
بشرا مثلنا وما نریك اتبعك الا الذین هم اراذلنا
انسان مثل اپنے اور نہین دیکہتی ہم تجکو کہ پیروی کرتی ہین تیری گروہ لوک کہ وہ رذیل ہمارے ہین

أراذلنا بادي الرأي وما نرى لكم علينا من فضل بل

رذیل ہمارے ہیں بیچ ظاہر عقل کی اور نہیں دیکھتے ہیں ہم واسطے تمہارے اوپر اپنے بزرگی ہے بلکہ

نظنكم كاذبين ○ قال يا قوم أرأيتم إن كنت على بينة

گمان کرتے ہیں ہم تجکو دروغ گو کہا نوح نے کہ اے قوم آگاہ کرو تم مجکو اگر ہوں میں اوپر حجت کی

من ربي وآتاني رحمة من عنده فعميت عليكم أنلزمكموها

جانب رب اپنے سے اور دی ہو مجکو رحمت نزدیک اپنے سے پس چھپائی جاوے اوپر تمہارے آیا نہ لازم کردیں ہم تکو قبول کرنا

وأنتم لها كارهون ○ ويا قوم لا أسألكم عليه مالا إن

درحالیکہ تم واسطے اوسکے کراہت کرنے والے ہو اور اے قوم نہیں سوال کرتا میں تمسے اوپر تبلیغ رسالت کی مال کو نہیں ہے

أجري إلا على الله وما أنا بطارد الذين آمنوا إنهم ملاقوا

اجر میرا مگر اوپر خدا کی اور نہیں ہوں میں دور کرنیوالا اون لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں بدرستیکہ وہ ملاقات کرنیوالے ہیں

ربهم ولكني أراكم قوما تجهلون ○ ويا قوم من ينصرني

رب اپنے سے اور لیکن دیکھتا ہوں میں تمکو ایک گروہ کہ نادانی کرتے ہو تم اور اے گروہ میرے کون شخص ہے کہ یاری کرے میری

من الله إن طردتهم أفلا تذكرون ○ ولا أقول لكم عندي

عذاب خدا سے اگر دور کروں میں مومنوں کو آیا پس نہیں پند لیتے تم اور نہیں کہتا میں واسطے تمہارے کہ نزدیک میرے

خزائن الله ولا أعلم الغيب ولا أقول إني ملك ولا أقول

خزائن علم خدا ہیں اور نہیں جانتا میں غیب کو اور نہیں کہتا میں بدرستیکہ میں فرشتہ ہوں اور نہیں کہتا ہوں

للذين تزدري أعينكم لن يؤتيهم الله خيرا الله أعلم بما

واسطے اون لوگوں کے کہ حقیر جانتے ہیں اونکو آنکھیں تمہاری کہ ہرگز نہ دیگا اونکو خدا نیکی خدا دانا تر ہے ساتھ اوس چیز

فِي أَنفُسِهِمْ إِنِّي إِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِينَ ○ قَالُوا يَا نُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا

کہ بیچ نفسون اونکی ہی مد بستیکہ مین اس ہنگام مین ہر آئینہ ظالمون سی ہونگا کہا اونہون نے ای نوح تحقیق کہ مجادلہ کیا تو نے

فَأَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ

ہمسی پس بہت کیا مخاصمہ ہمارے کو بس لا تو اوس چیز کو کہ وعدہ کیا تہا تو نی عذاب کا ہمسی اگر ہی تو راست گویون سی

قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُم بِهِ اللَّهُ إِن شَاءَ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ○ وَلَا

کہا نوح نے نہین ملاتا اوپر تمہاری عذاب کو مگر خدا اگر چاہتا ہی اور نہین ہو تم عاجز کرنی والی خدا کی اور نہین

يَنفَعُكُمْ نُصْحِي إِنْ أَرَدتُّ أَنْ أَنصَحَ لَكُمْ إِن كَانَ اللَّهُ يُرِيدُ

نفع دیتی تمکو نصیحت میری اگر چاہون مین کہ نصیحت کرون مین تمکو اگر ہو کہ خدا چاہی

أَن يُغْوِيَكُمْ هُوَ رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ○ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ

یہہ کہ گمراہ کری تمکو وہ رب تمہارا ہی اور طرف اوسکی رجوع کئے جاؤگی کیا کہتی ہین وہ کہ وضع کر لیا ہی نوح نے اوسکو

قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَعَلَيَّ إِجْرَامِي وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا تُجْرِمُونَ ○ ع

کہہ تو ای نوح اگر وضع کیا ہی مینی اوسکو تو اوپر میری ہی گناہ میرا اور مین بیزار ہون اوس چیز سی کہ گناہ کرتی ہو تم

قولہ الا بشرا مثلنا الخ حاصل اونکی طعن کا یہہ ہی کہ کوئی فضیلت اور بزرگی تیری واسطے نہین دیکہتی ہین کہ جسکی سبب سی تیری اطاعت ہمپر واجب ہو مگر دیکہتی ہین ہم کہ تو بشر ہی مثل ہماری اور نہین دیکہتی ہم تجکو کہ پیروی کرتی ہون تیری مگر وہ لوگ کہ جو اراذل ہین کہ بظاہر رای تحقیق تیری اطاعت کرتی ہین اور جواب اس طعن کا معلوم ہوتا ہی بعضی خطبہ جناب امیر المومنین سی کہ حاصل مضمون اوسکا یہہ ہی کہ اگر حق تعالی چاہتا انبیا اپنی کو مبعوث کرتا ایسی حال سی کہ ساتہہ اونکی ہوتی کنجہای طلا اور کانہای یاقوت وغیرہ اور بلاد اور بوستانون

بوستان اور تابع انکی ہوتی پرندا ور چرند لیکن اسصورت مین آزمایش ساقط ہوتی اور روہ جزا
کہ موقوف ہی اوپر آزمائش کی باطل اور قائلین حق کو ثواب مبتلا ہونی والونکا نہوتا او
اسی طرح سی اگر کوئی آیت آسمان سی نازل ہوتی جمیع مردمان طرف اسکی سر جہکاتی اور خاضع
ہوتی اور آزمائش ساقط ہوتی پس بنا براسکی حق سبحانہ وتعالی نی انبیا ہی کو مبعوث کیا
درحالیکہ نیات درست رکہتی ہین اور محکم اور ظاہر حالات اونکی ضعیف کمال قناعت اور
فقر اور تنگدستی مین اسواسطی کہ اگر انبیا صاحب مال اور دولت ہوتی مخلوقات طرف اونکی
واسطی طمع اور خوف کی اطراف عالم سی آتی اور کوئی شخص استکبار اور گردن کشی نکرتا او
اسواسطی خوف جان اور طمع مال کی ہر ایک دین کو قبول کرتا پس نیک وبد سی امتیاز
نپاتی مولف کہتا ہی کہ متوہم نہو کہ سلطنت حضرت سلیمان اور حضرت سکندر کی ساتہہ ذو
کی مخالف قول جناب امیر المومنین علیہ السلام ہی اس وجہ سی کہ اگر کسی انبیا کو
سلطنت نہوتی تو اکثر مخلوقات کا زعم یہہ ہوتا کہ ریاست ساتہہ دین کی جمع
نہین ہوتی چنانچہ قول شاعر کا ہی شعر ہم خدا خواہی ہم دنیای دون این خیال است ومحال است وجنون

وَأُوحِيَ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُ لَن يُؤْمِنَ مِن قَوْمِكَ إِلَّا مَن قَدْ آمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ

اور وحی کی گئی طرف نوح کی بدرستیکہ وہ ہرگز نہ ایمان لاوینگے تیری قوم سی مگر وہ شخص کہ ایمان لایا پس نہ غمگین ہو

بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا

ساتہہ اوس چیز کی کہ وہ کیا کرتی ہین اور بنا تو کشتی کو ساتہہ حفاظت ہماری کی اور وحی ہماری کی اور نہ

تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ ۝ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا

خطاب کر تو ساتہہ میری بیچ حق اون لوگونکی کہ ظلم کیا ہی ہتون نی بدرستیکہ وہ غرق کئی جاوینگی اور وہ بناتا تہا کشتی کو اور جسوقت

مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّنْ قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ قَالَ إِنْ تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا

گذرتی تھی اوپر اوسکی سرکار قوم نوح سی ہنستی تھی اوس سے کہا نوح نی اگر ہنستی ہو تم ہم سی پس ہم بہی ہنسینگے تم

نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ ۝ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ

ہنسی لی تم سی جسطرح سی کہ تم ہنستی ہو بس قریب ہے کہ جانوگی تم جس شخصکو کہ آوی اوسکو عذاب

يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ۝ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ

رسوا کریگا اوسکو اور نازل ہوگا اوپر اوسکی عذاب دائم تا ونتیکہ آیا حکم ہمارا اور جوش مارا

التَّنُّورُ ۝ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ

تنور نی کہا ہمنی کہ اوٹھا لی اس کشتی کی ہر نر و مادہ سی دو عدد اور اہل اپنی کو مگر وہ شخص

سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ ۝ وَقَالَ

کہ سبقت کی اوپر اوسکی وعدہ ہلاکت ہماری نی اور اوس شخص کو کہ ایمان لایا اور نہیں ایمان لایا ساتھہ وسکی مگر تھوڑی اور کہا نوح

ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

کہ سوار ہو تم بیچ اسکی ساتھہ مدد نام خدا کی وقت چلنی کشتی کی اور وقت ٹہرنی اوس کشتی کی مقرر بیشکہ رب میرا البتہ بخشنی والا مہربان ہی

وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ وَنَادَىٰ نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فِي

اور وہ کشتی بہتی تھی ساتھہ اونکی درمیان موج کی مانند پہاڑونکی اور آواز دی نوح نی فرزند اپنی کو اور تھا وہ بیچ

مَعْزِلٍ يَا بُنَيَّ ارْكَبْ مَعَنَا وَلَا تَكُنْ مَعَ الْكَافِرِينَ ۝ قَالَ سَآوِي

کنارہ اے پیاری فرزند میری سوار ہو تو ساتھہ ہماری اور نہ ہو تو ساتھہ کافرون کی کہا اوسنی قریب ہے کہ جا لگونگا

إِلَىٰ جَبَلٍ يَعْصِمُنِي مِنَ الْمَاءِ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ

طرف پہاڑ کی کہ نگاہ رکہی گا مجکو غرق ہونی پانی سی کہا نوح نی کہ نہیں ہے نگاہ رکہنی والا کوئی آجکی دن عذاب خدا سی

إِلَّا مَن رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِينَ ۝ وَقِيلَ

مگر وہ شخص کہ رحم کیا خدا نے اور حائل ہوئی درمیان دونوں کی موج پس ہوا وہ غرق ہونیوالوں سے اور کہا گیا

يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ

اے زمین نگل لے پانی اپنا اور اے آسمان تھم جا اور کم کیا گیا پانی اور جاری کیا گیا

الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ ۖ وَقِيلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

حکم اور ٹھہری کشتی اوپر کوہ جودی کی اور کہا گیا کہ دوری ہو واسطے قوم ستمگاروں کے

وَنَادَىٰ نُوحٌ رَّبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ

اور پکارا نوح نے پروردگار اپنے کو کہا نوح نے اے رب میرے تحقیق بیٹا میرا اہل میرے سے تھا اور تحقیق وعدہ تیرا

الْحَقُّ وَأَنتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ ۝ قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ ۖ

سچا ہے اور تو بہت حکم کرنیوالوں کا ہے کہا خدا نے اے نوح تحقیق وہ نہیں ہے اہل تیرے سے

إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۖ إِنِّي أَعِظُكَ

تحقیق عمل اوسکا برا ہے پس سوال کر تو مجھسے کہ نہیں ہے واسطے تیرے علم اوسکا تحقیق میں نصیحت کرتا ہوں تجھکو

أَن تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۝ قَالَ رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ

یہ کہ ہو تو جاہلوں سے کہا نوح نے اے رب میرے تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں تجھسے

أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ ۖ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي

یہ کہ سوال کروں میں تجھسے اوس چیز کا کہ نہیں واسطے میرے علم اوسکا اور اگر نہ بخشے تو مجھکو اور نہ رحم کرے مجھ پر

أَكُن مِّنَ الْخَاسِرِينَ ۝ قِيلَ يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِّنَّا وَبَرَكَاتٍ

ہونگا میں زیان کاروں سے کہا گیا کہ اے نوح اوتر کشتی سے ساتھ سلامتی کے ہم سے اور ساتھ برکتوں کے

عَلَيْكَ وَعَلَىٰٓ أُمَمٍ مِّمَّن مَّعَكَ ۚ وَأُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُم مِّنَّا

اوپر تیرے اور اوپر گروہ کے اون لوگوں سے کہ ساتھ تیرے ہیں اور ایک گروہ ہی ساتھ تیرے ہیں قریب ہے کہ فائدہ مند کرینگے ہم انکو بعد اسکے پہنچیگا انکو ہمسے

عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ تِلْكَ مِنْ أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ ۖ مَا كُنتَ

عذاب دردناک یہہ قصہ نوح کا اخبار پوشیدہ سے ہی کہ وحی کی ہمنے اوسکو طرف تیرے نہ تہا تو

تَعْلَمُهَا أَنتَ وَلَا قَوْمُكَ مِن قَبْلِ هَٰذَا ۖ فَاصْبِرْ ۖ إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ

جانتا تہا اوسکو تو اور نہ قوم تیری آگے اسکے پس صبر کر تو بدرستیکہ عاقبت واسطے نفع پرہیزگاروں کے

قوله وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّن قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ ۚ قَالَ
إِن تَسْخَرُوا مِنَّا ابو عبد الله علیه السلام سے مروی ہے ہرگاه که حق تعالی نے اراده ہلاکت قوم نوح کیا رحمہاے
زنان کو عقیم کیا چالیس برس تک منقول ہے ہرگاه که نوح نے حق تعالی سے کشتی طلب کی
حکم الہی ہوا که بو درخت ساج بو عرصه بیس برس میں وہ درخت طیار ہوا که اس اثنا میں
کوئی فرزند قوم اونکی سے پیدا نہوا اور اس مدت میں اطفال اونکے بالغ ہوے بعد اوسکے نوح بنانے
کشتے میں مشغول ہوے اور قوم نوح جسوقت که اوسکو دیکہتی تہی استہزا کرتی تہی اور کہتی تہے
که پانی کہاں ہے که تم کشتی طیار کرتے ہو اور بعضے ازروے طعن کہتے تہے که آگے تو نبی تہا اور اب
نجار بنا کہا نوح نے که تم سخریه کرتے ہو ہم تمسے استہزا کرینگے حضرت رسالت صلی الله علیه و آله سے
منقول ہے که نوح اپنی قوم میں نوسے پچاس برس حیے اور اس مدت میں قوم انکو بخدا دعوت کرتے
تہے اور قوم اونکی کہتی تہی که گہر بناتے ہیں واسطے رہنا انکے که تا سرما سے متاذی نہوں اور بعضے
کہتے تہے که خانه مخفیه بناتے ہیں اور بعضے کہتے تہے که انبار خانه بناتے ہیں اور بعضے کہتے تہے که یہه مرد
دیوانه ہوا ہے که خشکی میں کشتی بناتا ہے اور ابن عباس سے منقول ہے که نوح نے مدت دو برس میں کشتی کو

کو طیار کیا کہ طول اوسکا تین سو ہاتھہ کا تہا اور بعضون نے کہا ہی کہ بارہ سو ہاتھہ اور عرض
اوسکا پچاس ہاتھہ اور بعضون نی کہا ہی چھہ سو ہاتھہ کا تہا اور بلندی اوسکی تیس ہاتھہ کی تہی
یا کچھہ زیادہ اور تین درجی اوسمین بنائی تہی اور روغن قیر اوسپر لگایا تہا اور بحکم الٰہی ایک ایک جوڑہ ہر
حیوانات سی جمع کیا نیچی کی درجی مین جانوران وحشی اور درندی وغیرہ اور بیچ کی درجہ مین
جانوران چوپائی مثل اسپ وغیرہ کی اور درجہ اوپر کا واسطی انسان کی اور حکم الٰہی ہوا تہا
کہ ابتدای طوفان ایک تنور سی ہوگا کہ حوا نی بنایا ہی اوسوقت تم کشتی مین سوار ہونا نوح منتظر
اس حال کی تہی کہ ناگاہ پانی نی اوس تنور سی جوش مارا ابو عبد اللہ سی منقول ہی کہ وہ جانب
راست مسجد کوفہ کی خانہ ایک پیرزن مومنہ مین تہا راوی نی پوچھا کہ یا ابن رسول اللہ مسجد کوفہ بھی اون دنون مین تہی
حضرت نی فرمایا کہ تہی کہ وہ مصلا انبیا ہی شب معراج مین حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ کو کہا جبرئیل نی
کہ یا رسول اللہ اس جگہہ نزول اجلال فرمائی کہ یہہ مسجد پدر تمہاری آدم کی ہی پس حضرت اوس جگہہ اوتری اور
دو رکعت نماز ادا کی اور بعد اوسکی جبرئیل اونکو آسمان پر لی گئی اور عیاشی نی ابو جعفر سی روایت کی ہی کہ مسجد کوفہ
ایک روضہ ہی روضہای بہشت سی ایک نماز اوسمین برابر ہی ہزار رکعت کی اور ستر پیغمبرون نی اوسمین نماز پڑہی ہی
اور بعد اوسکی بحکم الٰہی اہل اپنی کو سوار کیا مگر کنعان اور والکہ مادر کنعان تہی اور ہمیشہ دو نو کافر تہی اور
اون لوگونکو کہ ایمان لائی تہی سوار کیا اور وہ معدودہ چند تہی منقول ہی کہ قوم
نوح سی اٹھہ شخص مومن تہی اور ایک روایت مین ہی کہ تمام دنیا مین اتنی آدمی ایمان لائی تہی اور اہل
اونکی مین سی ایک زن مسلمہ تہی اور تین بیٹی اور تین بہوین تہین نام اونکا حام اور یافث اور سام
اور بالای کشتی ایک سرپوش بنایا تہا کہ اوس سی کشتی کو ڈہانک دیا تہا اور اپنی فرزندونسی کہا
کہ اپنی زوجہ سی کشتی مین مقاربت نہ کیجیو حام نی مخالفت کی اور اپنی زوجہ سی مقاربت کی نوح نی

بددعائی کہ خداوند نطفہ اسکی کو متغیر کر فرزند کہ پیدا ہوا سیاہ ہوا اور نسل اوسکی سی جمیع اہل حبش
اور ہند ہین اور روم اور عرب اور فارس اور اصناف عجم فرزندان سام سی ہین اور ترک اور چین
اور صقالبہ یاجوج اور ماجوج فرزند یافث سی ہین قولہ بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا الخ
ابی عبد اللہ سی مروی ہی کہ نوح اول روز رجب کو سوار کشتی ہوئی پس حکم کیا کہ روزہ رکھو
اور اوحضرت نی فرمایا کہ جو اس دن روزہ رکھی آتش جہنم دور ہوتی ہی بقدر ایکسالہ راہ کی
منقول ہی ہرگاہ کہ نوح ارادہ چلنی کشتی کا کرتی تہی بسم اللہ کہتی اوسوقت روان ہوتی تہی اور
ہرگاہ کہ خواہش ٹھہرنیکی کرتی تہی بسم اللہ کہتی ہی ٹھہر جاتی تھی بعضی احادیث مین وارد ہی کہ طوفان
آب اس تہ بر ہوا کہ مابین آسمانون اور زمین پر آب ہوا بحدیکہ کشتی قریب آسمان پہونچی چنانچہ
علی بن ابراہیم نی حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ زمانہ طوفان مین چالیس شبانہ روز
آسمان سی پانی برسا اور زمین سی چشمی بہم پہونچی تا اینکہ کشتی بلند ہوئی اور بلندی اسکی اس حد کو
پہنچی کہ آسمانسی متصل ہوئی تہی پس بنا براسکی چاہئی کہ جاری ہونا کشتی نوحکا درمیان موجونکی
کہ قلل کوہ کی تہین قبل متصل ہونی آسمان سی ہو لیکن بنا بر حدیث روضہ کافی کی کہ حضرت صادق علیہ السلام
سی مروی ہی کہ بلندی پانی کی پہاڑ سی بقدر پندرہ گز کی تہی اور کوہ نجف اسمین پانہین ہتا
قولہ نُوْحٌ اِبْنَہٗ اور بعضون نی کہا ہی کہ نام اوسکا کنعان تہا اور بعضون نی کہا ہی کہ نام اوسکا
یام اور احادیث اہلبیت علیہم السلام سی ظاہر ہوتا ہی کہ وہ پسر نوح نہ تہا بلکہ پسر زن تہا اور طبرسی
بیضاوی نی لکہا ہی کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی ابنہا پڑہتی تہی بنا بر اس کمان کی ضمیر ابنہا راجع
ہی طرف زوجہ نوح کی اور محمد بن مسعود عیاشی نی صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ
اونحضرت نی فرمایا لَیْسَ بِابْنِہٖ اِنَّمَا ھُوَ ابْنُ امْرَأَتِہٖ نہین ہی وہ بیٹا اوسکا مگر بیٹا زوجہ اوسکی کا

کا اور یہہ موافق لغت طی کی ہی کہ اونکی زبان مین پسر زنکو ابنہ لفتح با پڑہتی ہین اور بنا بر اس حدیث
کی احتیاط تکلف حذف کرنی الف کے نہین ہی اور عیون اخبار الرضا مین حسن وشای سے
منقول ہی کہ اوسنی کہا کہ مینی خدمت جناب امام رضا مین عرض کی کہ بعضی بعضی پسر کے نوح سے
کرتی ہین حضرت نے فرمایا کلا لقد کان ابنہ یعنی اسطرحسی نہین ہر آئنہ حقیقی وہ پسر نوح
تہا لیکن ہر گاہ کہ عصیان کیا حق تعالی نی فرزندی نوح سی اخراج کیا قولہ فی معزل یا بنی
ارکب معنا یعنی تہا پسر نوح ایک قطعہ زمین مین کہ نوح اوسمین نہ تہی یا یہہ کہ پسر نوح نی کنارہ کیا
دین پدر اپنی سی یا کنارہ کیا کشتی سی حاصل کلام یہہ ہی کہ پسر نوح نی عندال قول کیا تہا
جائی رہنی نوح سی یا عندال کشتی سی کیا تہا یا دین پدر سی قولہ الی جبل یعصمنی
من الماء کتاب علل الشرایع مین جناب صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ نجف
ایک پہاڑ تہا روی زمین مین کہ بلند تر اوس پہاڑ سی کوئی پہاڑ نہ تہا پسر نوح نی قصد اوس
جبل کا کیا حق تعالی نی وحی کی طرف اوس پہاڑ کی کہ پناہ لیتا ہی طرف تیری ایک گنہگار گنہگاران
میری سی پس وہ جبل بسبب اس خطا کی چند پارہ ہوا ایک پارہ اوسکا ارض شام مین گیا اور ریت ہوگیا
اور باقی مانند قلعی کی مانند پہل کر دریای عظیم ہوا اور اوس دریا کو نی کہتی ہین ساتہہ فتح نون اور دیئہ
یی کی بعد اسکی وہ دریا خشک ہوگیا اسواسطی لوگون نی کہنا شروع کیا کہ نی جف اور بسبب
کثرت استعمال کی واسطی سبک ہونی کی نجف کہتی ہین قولہ من المغرقین حضرت صادق سے
علیہ السلام سی مروی ہی کہ طوفان نوح مین جمیع دنیا غرق ہوئی سوای موضع مکہ معظمہ کی
اور مکہ معظمہ کو بیت عتیق کہتی ہین اس جہت سی کہ گویا غرق ہونی سی آزاد ہوا قولہ یا ارض ابلعی ماءک
ویا سماء محمد بن مسعود عیاشی نی حضرت امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام سی روایت

کیا ہی جسوقت کہ حق تعالی نی فرمایا کہ ای زمین اپنی پانی کو نیچی لیجا زمین کو پہوی اور کہا کہ مین ماہور
ہوی ہون اپنی پانی کو نیچی لیجاؤن بعد اسکی زمین پانی اپنی کو نیچی لی گئی اور پانی آسمان کا باقی رہا کہ اوسنی طرف عالم کو
گھیر لیا تہذیب الاحکام مین جناب ابا عبد اللہ سی مروی ہی ہر گاہ کہ نوح کشتی مین سوار ہوی وحی نازل ہوی کہ
ہر گاہ کشتی تمہاری نزدیک مکہ معظمہ پہنچی سات مرتبہ طواف کرنا پس نوح موافق حکم الہی بجالائی اور
اس اثنا مین حضرت نوح کشتی سی نیچی اوتری اور زانو تک پانی مین گئی اور وہ تابوت کہ استخوان آدم
اوسی مین ہی باہر لائی اور اوسکو کشتی مین رکہ لیا ہر گاہ کشتی برابر وسط مسجد کوفہ کی پہنچی حق تعالی نی
ارادہ کیا اول مرتبہ پانی جس جگہہ سی نکلتا تہا اوسی کو جاوی خطاب ہوا زمین کو کہ یا ارض ابلعی
مآءك پس زمین نی ابتدا جذب کی پانی کی مسجد کوفہ سی کی قولہ علی الجودی وقیل بعدا
بعضی احادیث مین وارد ہی کہ کوہ جودی موصل مین ہی اور بعضی احادیث مین وارد ہی کہ کوہ جودی
نجف کوفہ ہی محمد بن مسعود عیاشی نی حضرت امام رضا علیہ السلام سی اور شیخ طبرسی نی کتاب تبیان مین
حضرت امام موسی علیہ السلام سی اس مضمون کی روایت کی ہی کہ حق تعالی نی طرف پہاڑون کی وحی کی کہ مین
سفینہ نوح کو اوپر ایک پہاڑ کی تم مین سی تہکاونگا پس اسکی تمام پہاڑون نی سرکشی کی بخلاف جبل جودی کی
کی کہ اوسنی تواضع اور فروتنی کی پس سفینہ نوح بامر الہی متوجہ کوہ جودی ہوا اور اوسسی پہرا اوسوقت
حضرت نوح نی کہا کہ یا ماریا اتقن اور معنی اسکی زبان عربی مین یا رب اصلح کی ہین یعنی ای میری پروردگار
میری اصلاح حال کر تو میری اور روضہ کافی مین لکہا ہی کہ جودی فرات کوفہ ہی ظاہرا مراد
اسسی یہہ ہی قریب فرات کوفہ ہی اسواسطی کہ اخبار مین وارد ہوا ہی کہ جودی نجف کوفی کا ہی
اور نجف قریب فرات ہی نہ فرات قولہ یا نوح اہبط بسلام الخ حدیث وارد ہی کہ بعد خطاب
نوح اہبط کی حضرت نوح ہمراہ اسی آدمیونکی کہ بیچ کشتی کی تہی بیچ موصل کی کہ کوہ جودی وہان ہی

ہی اوتری اور اسی شہر بنا کئی اور نوح کی ایک بیٹی تہی کہ نسل مردم اوسی دختر سی منسوب ہوئی

فوائد للمتقین حدیث مین وارد ہی کہ ایک شخص نی سوال کیا کہ کس جہت سی حق تعالی نی تمام اہل دنیا کو غرق کیا باوجود اسکی کہ قوم نوح مین ایک جماعت تہی کہ لایق عذاب و غرق کی نہ تہی مانند اطفال اور اون لوگونکی کہ جن سی گناہ سرزد نہوا تہا حضرت نے فرمایا ہر گاہ کہ حق تعالی نی چالیس برس قبل از نزول عذاب کی زنان کو عقیم کیا تہا اور تولد و تناسل موقوف کیا تہا کہ غرق کی کوئی طفل و صغیر باقی نہتہا لیکن لوگ کہ بی گناہ وہ حق تعالی نی عذاب نہین کیا لیکن بسبب شومی مصاحبت اون لوگونکی غرق مین

وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ

اور بہیجا طرف قوم عاد کی بہائی اونکی ہود کو کہا ہود نے ای قوم میری عبادت کرو تم خدا کی نہین ہے واسطے تمہارے کوئی خدا

غَيْرُهُ ۖ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ ۝ يَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ

سوای اوسکی نہین ہو تم مگر یہ کہ افترا کرتی ہو ای قوم میری نہین سوال کرتا مین تجہسی اوپر اس رسالت کی

أَجْرًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ وَيَا قَوْمِ

مزدوری کچہ نہین ہے اجر میرا مگر اوپر اوس شخص کی کہ پیدا کیا مجکو آیا پس نہین سمجہتی تم اور ای قوم میری

اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا

طلب آمرزش کرو تم رب اپنی سی بعد اسکی رجوع کرو تم طرف اوسکی تا بہیجی آسمان سی اوپر تمہاری باران کثیر کو

وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ ۝ قَالُوا يَا هُودُ مَا جِئْتَنَا

اور زیادہ کری قوت کو ساتہ قوت تمہاری کی اور نہ مونہہ پہیرو تم درحالیکہ گناہ کرنیوالی ہو کہا اونہون نی ای ہود نہین لایا واسطے ہمارے

بِبَيِّنَةٍ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا عَن قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ

کوئی حجت اور نہین ہین ہم ترک کرنیوالی خدایان اپنی کو کہنی سی تیری اور نہین ہین ہم واسطے تیرے

بِمُؤْمِنِينَ ۝ إِنْ نَقُولُ إِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوءٍ ۗ قَالَ

ایمان لانے والی نہیں کہتی ہم حق تیرے مین مگر یہہ کہ لاحق ہوئی تجکو بعض خدایان ہمارے ساتھہ بدی کی مرادون کے کہا ہود نے

إِنِّي أُشْهِدُ اللَّهَ وَاشْهَدُوا أَنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ ۝ مِنْ دُونِهِ

بدرستیکہ مین گواہ لیتا ہون خدا کو اور تم گواہ رہو بدرستیکہ مین بیزار ہون اوس چیز کے کہ شریک لاتے ہو تم ورائے خدا کے

فَكِيدُونِي جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُونِ ۝ إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَ

پس مکر کرو تم ساتھہ میرے سب پس نہ مہلت دو تم مجکو بدرستیکہ مین نے توکل کیا اوپر خدا کے کہ رب میرا اور

رَبِّكُمْ مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ

رب تمہارا ہے نہین کوئی چلنے والا مگر یہہ کہ خدا لینے والا ہے موئے پیشانی اوسکی کا بدرستیکہ رب میرا اوپر راہ

مُسْتَقِيمٍ ۝ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَيْكُمْ

راست کی ہے پس اگر اعراض کرو تم پس بدرستیکہ پہنچا یا مین نے تمکو اوس چیز کو کہ بھیجا گیا تہا مین ساتھہ اوسکی طرف تمہارے

وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّونَهُ شَيْئًا إِنَّ رَبِّي

اور جانشین تمہارا کریگا رب میرا ایک گروہ غیر تمہارے کو اور نہین ضرر پہنچا سکتے اوس خدا کو کسی چیز سے بدرستیکہ پروردگار میرا

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ۝ وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا وَالَّذِينَ

اوپر ہر شی کی نگہبان ہے اور جسوقت آیا حکم عذاب کا ہمارا نجات دی ہم نے ہود کو اور اون لوگونکو

آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا وَنَجَّيْنَاهُمْ مِنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۝

کہ ایمان لائے ساتھہ اوسکی بسبب رحمت کی ہم سے اور نجات دی ہمنی اونکو عذاب سخت سے

وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهُ وَاتَّبَعُوا أَمْرَ كُلِّ

اور یہہ قبیلہ عاد کا کہ انکار کیا اونہوں نے ساتھ آیات پروردگار اپنے کی اور نافرمانی کی اونہون نے رسولون اوسکی اور پیروی کی اونہون نے حکم

كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ○ وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً

ہر گردن کش اور عناد رکھنے والے کی اور پیچھے لائے گئے بیچ اس دنیا کے واسطے لعنت کی

وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا إِنَّ عَادًا كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۗ أَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُودٍ ○

اور بیچ روز قیامت کے آگاہ ہو بدرستیکہ قوم عاد نے انکار کیا رب اپنے کا آگاہ ہو کہ دوری ہے واسطے عاد کی کہ قوم ہود سے ہے

قولہ وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ بعضی حجاب معویہ سے روایت ہے کہ حسن بن علی علیہما السلام
سے عرض کی منے کہ میں مال بہت سا رکھتا ہوں اور فرزند نہیں ہے کوئی چیز تعلیم فرمائیے کہ حق تعالی
برکت اوسکی سے فرزند عطا کرے فرمایا کہ استغفار بہت سا کر وہ مرد ہمیشہ استغفار کرتا تھا اور
ہر روز سات سو بار استغفار کرتا تھا حق تعالی نے اوسکو دس بیٹے عطا کئے یہہ خبر معاویہ کو پہنچی
کہا کہ تو نے اونسے استفسار نکیا کہ اسکی وجہ کیا ہے اوس شخص نے آنحضرت سے پوچھا کہ منشا اسکا کیا ہے
حضرت نے فرمایا کہ تو نے نہیں سنا کہ حق تعالی نے قصہ ہود میں فرمایا ہے وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَىٰ
قُوَّتِكُمْ اور قصہ نوح میں وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ قولہ وَيَزِدْكُمْ الخ یعنی تمکو فرزندان عطا کرے
بعد از فرزندان سابق کے یا مال عطا کرے بعد از مال کے حاصل یہہ ہے کہ زیادتی قوت کی بسبب جسمی ہے
قولہ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ مراد اس سے یہہ ہے کہ پروردگار میرا ساتھہ غالب ہونے کے اور
قادر ہونے کے طریقہ عدل اور راستی محفوظ رکھتا ہے اور اصلا ظلم اور جور اپنے بندوں پر نہیں کرتا
چنانچہ محمد بن مسعود عیاشی سے مروی ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ مراد

قول حق تعالی إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ

سے یہہ ہے کہ حق تعالی اوپر حق کے ہے اور جزا نیکی کی نیک دیتا ہے اور بدی
کی بد اور بخشتا ہے جسکو کہ چاہتا ہے قولہ مِنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ مراد عذاب غلیظ سے

بادشہ ہو گئی کفار مین اصل ہوتی تہی اور دہر بسی بڑائی تہی اعضا اور حصا اونکی عبارہ پارہ کرتی تہی اور
بعضون نے کہا ہی کہ مراد عذاب غلیظ سے عذاب آخرت ہے تا اینکہ مراد نجات ولسی نجات عذاب دنیا ہو اور مراد نجات تم نجات عذاب سے

وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ
اور بہیجا طرف ثمود کی بہائی اونکی صالح کو کہا صالح نے اے قوم میری عبادت کرو تم خدا کی نہین ہے واسطے تمہارے کوئی خدا سوا اوسکی

هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا
کہ اوسی نے پیدا کیا تمکو زمین سے اور عمر دراز کی تمہاری بیچ زمین کی پس طلب مغفرت کرو تم اوس سے گناہان کی پہر توبہ کرو تم

إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ ○ قَالُوا يَا صَالِحُ قَدْ كُنتَ فِينَا
طرف اوسکی مقرر ستیکہ پروردگار میرا نزدیک ہے اجابت کرنیوالا کہا اونہون نے کہ اے صالح تحقیق کہ تہا تو بیچ ہماری

مَرْجُوًّا قَبْلَ هَٰذَا ۖ أَتَنْهَانَا أَن نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَإِنَّنَا
کہ امید نیک کہتی تہی ہم بیچ تیرے دعوات نبوت کے کیا منع کرتا ہی تو ہمکو یہہ کہ عبادت کرین ہم اوس چیز کو کہ عبادت کرتی تہی باپ ہمارے اور تحقیق کہ ہم

لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ○ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن
ہر آئنہ بیچ شک کی ہین اوس چیز سے کہ بلاتا ہی ہمکو طرف اوسکی یہہ شک مضطرب کرنیوالا ہمارا کہا صالح نے اے قوم خبر دو مجہے تم اگر

كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَآتَانِي مِنْهُ رَحْمَةً فَمَن يَنصُرُنِي
ہوؤن مین اوپر حجت روشن کی پروردگار اپنے سے اور دی ہو ہمکو نزدیک اپنے سے پیغمبری پس کون شخص ہی کہ مدد کریگا میری

مِنَ اللَّهِ إِنْ عَصَيْتُهُ ۖ فَمَا تَزِيدُونَنِي غَيْرَ تَخْسِيرٍ ○ وَيَا قَوْمِ
عذاب خدا سے اگر نافرمانی کرون مین اوسکی پس تم نہ زیادہ کرو گی مجکو سوا نقصان کے اور اے قوم میری

هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ ۖ وَلَا تَمَسُّوهَا
یہہ ناقہ خدا کی ہے واسطی تمہاری نشانی پس چہوڑ دو تم اوسکو کہ کہاتی بیچ زمین خدا کی اور نہ پہنچاؤ تم اوسکو

تَمَسُّوهَا بِسُوٓءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيبٌ ۝ فَعَقَرُوهَا

پہنچاؤ تم اوسکو بدی پس لی تمکو عذاب نزدیک پس پی کیا اوس ناقہ کو

فَقَالَ تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ

پس کہا صالح نے کہ فائدہ مند ہو تم بیچ گہرون اپنے کی تین دن یہہ وعدہ ہیے کہ ایسا نہین

مَكْذُوبٍ ۝ فَلَمَّا جَآءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَالِحًا وَّالَّذِينَ آمَنُوا

دروغ ہنین پس ہرگاہ کہ ایا حکم ہمارا نجات دی ہمنے صالح کو اور اون لوگونکو کہ ایمان لائی

مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ

ساتہہ اوسکی ساتہہ بخشش کے ہمسی اور رسوائی اوس روز سے بدرستیکہ پروردگار تیرا وہ قوی ہی

الْعَزِيزُ ۝ وَأَخَذَ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ

غالب ہے اور لیا اون لوگونکو کہ ظلم کیا تہا اونہون نے آواز خوفناک نی پس ہوے بیچ گہرون اپنی کے

جَاثِمِينَ ۝ كَأَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا أَلَآ إِنَّ ثَمُودَا كَفَرُوا رَبَّهُمْ أَلَا بُعْدًا لِّثَمُودَ

ع

ہلاک ہونیوالی گویا کہ نہ ہتی وہ بیچ اوس مکان کے آگاہ ہو بدرستیکہ ثمود نے انکار کیا اونہون نے رب اپنی آگاہ ہو دور رحمت سے ہی ثمود

قولہ فی دیارھم جاثمین تفسیر مدارک المسیر وغیرہ مین لکہا ہی بیچ اوس تین دن کی وعدہ کی ثمودیون کہتی تہی کہ تیرو شمشیر

اپنی قبرین کہودین اور منتظر عذاب کی تہی ہرگاہ کہ روز چہارم آفتاب طالع ہوا اور عذاب نازل

نہوا اپنی منازل سی باہر آئی اور آپسمین گفتگو کرتی تہی کہ ناگاہ جبرئیل بصورت اصلی آپنے

ظاہر ہوی اس حیثیت سی کہ پانوی اونکی اوپر زمین کی اور سر متصل آسمان کی اور پر دونکو

اپنی کشادہ کیا مشرق سی مغرب تک کہ پانوی اونکی زرد تہی اور بازو سبز اور دندان اونکی

سفید چمکتی ہوی اور پیشانی منور اور رخسارہ درخشندہ اور بال سر کی سرخ تہی اس حالکو

دیکھہ کر اپنی گہرون مین گئی اور قبرون مین داخل ہوی جبرئیل نی ایک نعرہ مارا اور کہا

کہ موتوا علیکم لعنۃ اللہ پس وہ سب یکبارگی مرگئی اور زلزلہ ایا کہ چہتین اون پر گر پڑین فقط

وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا سَلَامًا

اور ہراینہ بتحقیق کہ ائی فرستادگان ہماری فرشتون سے طرف ابراہیم کی ساتھہ بشارت کے کہا اونہون نے کہ سلام اوپر تمہارے

قَالَ سَلَامٌ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ ○ فَلَمَّا رَأَىٰ أَيْدِيَهُمْ

کہا ابراہیم نے کہ سلام ہو اوپر تمہارے پس نہین دیر کی یہہ کہ لائی گوسالہ بریان پس ہرگاہ کہ دیکہا ابراہیم نے دستہا اونکے

لَا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً قَالُوا لَا تَخَفْ

نہین پہنچتی طرف گوسالہ کی بدمعلوم کیا اونہون نے اور لایا دل مین ابراہیم اون سے خوف کہا فرشتون نے کہ نہ خوف کر تو

إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمِ لُوطٍ وَامْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا

بدرستیکہ ہمکو بہیجا ہی طرف قوم لوط کی اور زن ابراہیم کہڑی تہی پس وہ ہنسین پس بشارت دی ہمنی اوسکو

بِإِسْحَاقَ وَمِنْ وَرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ ○ قَالَتْ يَا وَيْلَتَىٰ

ساتہہ اسحاق کی اور بعد اسحاق کے ساتہہ یعقوب کی کہا اوس زن نی اے وای عجب

أَأَلِدُ وَأَنَا عَجُوزٌ وَهَٰذَا بَعْلِي شَيْخًا إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ ○

ایا جنون گی مین ور حالیکہ مین پیر زن ہون اور یہہ شوہر میرا بڈہا ہی بدرستیکہ یہہ شی عجیب ہے

قَالُوا أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ رَحْمَتُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ

کہا فرشتون نے کہ ایا تعجب کرتی ہی تو حکم خدا سے رحمت خدا کی اور برکت اوسکی اوپر تمہاری اے اہل

الْبَيْتِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ○ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ

بیت بدرستیکہ خدا قابل شکر ہی بزرگ ہے پس ہرگاہ کہ گیا ابراہیم سے خوف

الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰی یُجَادِلُنَا فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَحَلِیْمٌ

خوف اور آئی اوسکو بشارت کہ جھگڑا کرنی لگا ہمسے بیچ قوم لوط کی بدرستیکہ ابراہیم ہر آئینہ بردبار ہے

اَوَّاهٌ مُّنِیْبٌ ۝ یٰۤاِبْرٰهِیْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ

آہ سف کرنیوالا گناہ بندون سے رجوع کرنیوالے ای ابراہیم منہ پھیر اس جدال سی بدرستیکہ آیا فرمان

رَبِّكَ وَاِنَّهُمْ اٰتِیْهِمْ عَذَابٌ غَیْرُ مَرْدُوْدٍ ۝ وَلَمَّا جَآءَتْ

رب تیرے کا اور بدرستیکہ انکو آنی والا ہے عذاب کہ نہ رد کیا جائیگا اور ہرگاہ آئی

رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا یَوْمٌ

فرستادہ ہمارے طرف لوط کی برا معلوم ہوا اونکو اور تنگ ہوا بسبب انکی سینہ اور کہا لوط نے کہ یہہ روز

عَصِیْبٌ ۝ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ یُهْرَعُوْنَ اِلَیْهِ ۗ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ

سخت ہی اور آئی نزدیک لوط کی قوم اوسکی درحالیکہ جلدی کرنیوالے تھی طرف اوسکی اور پہلے اس سے تھی کہ عمل کرتی تھے

السَّیِّاٰتِ ۗ قَالَ یٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِیْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

بدیان کہا لوط نے کہ ای قوم یہہ دختران میری ہین وہ پاکیزہ ترہین واسطے تمہارے پس خوف کرو تم خدا سے

وَلَا تُخْزُوْنِ فِیْ ضَیْفِیْ ۗ اَلَیْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ ۝ قَالُوْا

اور نہ رسوا کرو تم مجھکو بیچ حق مہمان میرے کی آیا نہین تمسے کوئی مرد نیک کہا اونہون نے

لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِیْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِیْدُ ۝

ہر آئینہ جانتا ہے تو نہین ہے واسطے ہمارے بیچ دختران تیری کی کوئی حاجت اور بدرستیکہ تو جانتا ہے اوس چیز کو کہ چاہتے ہیں ہم

قَالَ لَوْ اَنَّ لِیْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِیْۤ اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ ۝ قَالُوْا یٰلُوْطُ اِنَّا

کہا لوط نے اگر بدرستیکہ واسطے میرے ہوتی اوپر دفع تمہارے کی قوت یا پناہ لیتا میں طرف قبیلہ قوی کی کہا اونہون نے کہ ای لوط بدرستیکہ ہم

رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ

فرستادہ رب تیری کی ہین ہرگز نہ پہنچین گی وہ بطرف تیری پس لیجا اہل اپنی کو ساتہہ ایک پارہ شب سی

وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ

اور نہ ملتفت ہو تم مین سی کوئی طرف پشت اپنی کی مگر عورت تیری بدرستیکہ پہنچنی والی ہی اسکو وہ چیز کہ جو پہنچی انکو

اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ۝ فَلَمَّا جَآءَ

بدرستیکہ وعدہ عذاب انکا صبح کو ہی آیا نہین ہی صبح نزدیک پس ہرگاہ کہ آیا

اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ

فرمان عذاب ہمارے کا کردا اسنی سرکون اور برسائی اوپر انکی سنگ

سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ ۝ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ۝ ع

گل سخت پختہ سی اور پی رپی آئی ہی درحالیکہ دو خط سیاہ و سفید کی تہی نزدیک پروردگار تیری کی اور نہین وہ سنگ عذاب ظالمون سی دور

قولہ وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى عدد ملائکہ مین اختلاف ہی بعضی کہتی مین کہ نو
تہی اور بعضی کہتی مین کہ بارہ تہی اور بعضی کہتی ہین کہ اٹہہ تہی اور بعضی کہتی ہین کہ سات
تہی اور بعضون نی کہاہی کہ تین فرشتی جبرئیل و میکائیل و اسرافیل کہ بصورت مرد آئی طرف
ابراہیم کی ساتہہ بشارت تولد ہونی اسمعیل کی ہاجرہ سی چنانچہ مجمع البیان مین لکہا ہی کہ حضرت
ابی جعفر سی مروی ہی کہ یہہ بشارت تولد اسمعیل تہی ہاجرہ سی قولہ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ خبر مین وارد ہے
جسوقت کہ فرشتی دیکہا ابراہیم کی آئی بصورت زیبا اور دل کش اور کہا اونہون نی
کہ یا خلیل اللہ مہمانی کریگا تو فرمایا کہ آری انکو ہمراہ لیا اپنی اور گہر مین لائی اور سارہ سی کہا
کہ ایسی خوش رو مہمان اور عزیز تمام عمر مینی نہین دیکہی ہین انکی واسطی کہانا طیار کیا چاہئی

چاہئی سارا نی کہا کہ اسوقت کچھ طعام نہین ہی اور گوشت بہی موجود نہین کہ اوسکو طیار
کرین لیکن ایک گوسالہ ہی کہ مینی اوسکو پرورش کیا ہی اور دست پا اوسکی کو حنا سی رنگین کیا ہی اور
مہرہ اوسکی گلی مین ڈالا ہی ابراہیم نی اوسکو ذبح کرکی بریان کیا اور نزدیک اونکی لا کر رکہا تو انہون نی
اونہون نی دست دراز نکیا اوسکی طرف پس داخل ہوا دل ابراہیم مین ایک خوف اسواسطی کہ اوس
زمانہ مین معمول یہہ تہا جو کوئی کہ قصد آزار کسی کا رکہتا تہا تناول طعام اوسکی سی انکار کرتا تہا
اوسوقت فرشتون نی خوف ابراہیم کو دریافت کیا کہا اونہون نی کہ نہ ڈر تو بدرستیکہ ہمکو خدانی
واسطی ہلاک کرنی قوم لوط کی بہیجا ہی اور ہم کہانی طعام سی بی نیاز ہین اور زن ابراہیم اوسوقت
پس پردہ کہڑی تہین پس ہنسین وہ ازروی تعجب کے اور یہہ معنی کتاب علل الشرایع مین طرف امام
جعفر صادق ع کی منسوب کئے ہین اور تفسیر علی بن ابراہیم مین مذکور ہی کہ سارا کو گفتگوی ملائکہ سی
اضطراب بہم پہنچا اور حائض ہوئین باوجود اسکی کہ حیض اونکا مدت مدید سی موقوف ہوگیا تہا اور
اسیطرح سی کتاب معانی الاخبار مین حضرت صادق ع سی وارد ہی ضحکت بمعنی حاضت کے آیا ہی اور فرانی
کہا ہی کہ نہین سنا ہے کسی ثقہ سی مگر اس سی مجازا حیض مراد لیا ہو امام نی اسواسطی کہ حیض کا آنا
مستلزم فرح اور شادمانی کو ہی واسطی امید فرزند کی لہذا بطریق کنایہ ضحک سی حیض مراد لی ہی
اور وجہ خوف ابراہیم مین اختلاف ہی بعضون نی کہا ہی اقویہ ہونے کی جہت سی خوف تہا اور
بعضون نے کہا ہی کہ گمان اونکو یہہ ہوا کہ یہہ از قسم بشر نہین ہین اور امر عظیم کی واسطی آئی
ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ خوف انکو اسواسطی ہوا کہ وہ سمجہی تہی کہ واسطی عذاب قوم کے اوپر
آئی ہین اور یہہ وجہ اقرب بصواب ہے اسواسطی کہ لَا تَخَفْ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلٰی قَوْمِ لُوطٍ
دال اسپر ہے اور یہی خوف کرنا نبی کا عذاب اور قہر الہی سی البتہ ممکن ہی اور اور کسی سی خوف

کرنا شایان نبی نہین ہی قولہ وَاَنَا عَجُوْزٌ منقول ہی کہ سن سارا کا اٹھانوی یا ننانوی برس کا
تہا اور سن ابراہیم کا ننانوی برس کا یا سو برس کا تہا اور بعضون نی کہا ہی کہ ایک سو بیس برس کے
تہی اور اس اثنا مین کبہی انکی واسطی فرزند نہوا تہا قولہ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
مجمع البیان مین لکہا ہی کہ محسوب کرنا سارا کا اہل بیت ابراہیم سی دلالت نہین رکہتا کہ زوجہ بردے
اہل بیت وسکی ہوی اسو اسطی ہرگاہ کہ سارا دختر عم ابراہیم یا دختر خالہ تہین لہذا حق تعالی نی
اونکو اہل بیت ابراہیم سی شمار کیا اور کتاب علل الشرایع مین حضرت امام محمد باقر سی مروی
ہی کہ لوط فرزند خالہ ابراہیم کی تہی اور سارا زوجہ ابراہیم ہمشیرہ لوط تہین بنا براسکی سارا دختر خالہ
ابراہیم ہوتی مین نہ دختر عم اور وجہ محسوب کرنی سارا کی اہل بیت سی کہ صاحب مجمع البیان
نی ذکر کیا ہی بظاہر واسطی دفع توہم اہل خلاف کے کہ مبادا عایشہ کو محسوب اہل بیت سی کرین چند
کہ دفع دخل اس سی ہوتا ہی لیکن یہ احتمال وہ نہین کر سکتی مین اس جہت سے کہ بروایت مشکات او
جامع الاصول سی معلوم ہوتا ہی ہرگاہ کہ آیت مباہلہ نازل ہوی رسول خدا نی علی اور فاطمہ
اور حسنین کو طلب کیا اور کہا اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاۤءِ اَهْلُ بَيْتِيْ بار الہا یہہ مین اہل بیت میری او
قطع نظر اسکی ہرگاہ کہ بسبب نا اہلی کی حق تعالی نی پسر نوح کو اہل بیت ہونی سی خارج کیا ہو چنانچہ
قول یا نوح انہ لیس من اہلک انہ عمل غیر صالح دلیل اسپر ہی ورنا ام المومنین
عایشہ کی وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا سی ثابت ہے اور کیا چیز قبیح تر اس سی
ہو گی کہ پیغمبر خدا نی حکم باخفای سر کیا ہو اور اوسکو ظاہر کر دیا ہو عایشہ اور حفصہ نی چنانچہ باتفاق
فریقین ثابت ہوا ہی کہ افشا راز انہی دونو سی ہوا ہی اور کمال محل تعجب ہی کہ باوجود نازل ہونی
اس آیت يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ

ضعفا مین کسطرحسی وسنی افشاء راز نبوی ہو اور قولہ یجادلنا کتاب کافی مین بیان مجادلہ
حضرت ابیجعفر الباقر علیہ السلام سی اسطرحسی روایت کیا ہی کہ ابراہیم نی فرشتون سی سوال کیا
کہ تم کسواسطی آئی ہو کہا اونہون نی کہ واسطی ہلاک کرنی قوم لوط کی بعد اسکی ابراہیم نی کہا کہ اگر
درمیان قوم لوط کی سو مومن ہون تم اونکو ہلاک کروگی جبرئیل نی کہا کہ نہین بعد اسکی کہا کہ اگر
درمیان انکی پچاس مومن ہون تو ہلاک کروگی جبرئیل نی کہا کہ نہین بعد اسکی حضرت ابراہیم نی کہا
درمیان انکی تیس مومن ہون تم اونکو ہلاک کروگی جبرئیل نی کہا کہ نہین بعد اسکی کہا کہ اگر دس مومن ہون
تم اونکو ہلاک کروگی جبرئیل نی کہا کہ نہین بعد اسکی کہا کہ اگر پانچ ہون تو اونکو ہلاک کروگی جبرئیل
نی کہا کہ نہین بعد اسکی کہا کہ اگر ایک مومن ہو جبرئیل نی کہا نہین بعد اسکی ابراہیم نی کہا کہ لوط درمیان
اوس قوم کی ہین فرشتون نی کہا کہ ہم داناتر ہین ساتہہ اون لوگون کی کہ درمیان اوس قوم کی
ہین لوط اور اہل اوسکی کو نجات دینگی ہم مگر زن اوسکی کو اور مجمع البیان مین لکہا ہی ہرگاہ کہ سوال ابراہیم
کا کمال مستقصی تہا اسواسطی سوال کو جدال نام رکہا اور مجادلہ ابراہیم کا اس جہت سے تہا کہ
ابراہیم بہت بردبار تہی اور تعجیل انتقام بدکارون مین نہین کرتی تہی اور بہت دعا کرنی والی تہی اور
اصول کافی مین ابی جعفر سی منقول ہی کہ معنی اوّاہ کی دعا کی ہین اہی کثیر الدعا اور محمد ابن
مسعود عیاشی نی بہی حضرت صادق ع سی معنی اوّاہ کی دعا کی نقل کئی ہین اور کتاب معانی الاخبار
مین باسناد خود ابی اسحاق خزائی سی نقل کیا ہی اور راوون نی اپنی باپ سے روایت کی ہی کہ
مین ایکروز ہمراہ حضرت صادق ع کی واسطی عیادت ایک مع الیان اور دوستان حضرت سے
گیا ایک شخص کو دیکہا مینی کہ بہت آہ کرتا ہی کہا مینی کہ ای ادر میری کر پروردگار اپنی کا اور
پناہ ساتہہ اوسکی لیجا کہنی آہ سی کچہہ فائدہ نہین ہی حضرت صادق ع نی فرمایا بدرستیکہ کلمہ آہ ایک اسم

وما من

ہی اسمای الٰہی سی بزرگ ہین اسما اوسکے جو شخص کہ آہ کری نام خدا کا اونی نی در استغاثہ
ساتہہ اوسکی کیا بنا بر اس حدیث شریف کی محتمل ہی کہ مراد اوّاہ سی اس آیہ کریمہ مین بہت ذکر کرنیوالی
ہون اسم الٰہی کی قولہ تعالیٰ ضاق بہم ذرعا اور تنگی سینہ اونکی کی بسبب مہمانداری کی نہ تہی بلکہ اس جہت
سی تہی کہ یہہ مہمان بارونق خوش اور صورتہای دلکش آئی تہی اور بدی قوم اپنی سی اندیشناک تہی
اور قوم اونکی نی شرط کی تہی کہ کسی غریب کے مہمانی نکیجیو منقول ہی کہ حق تعالی نی ملائکہ سی فرمایا تہا
جب تک کہ لوط چار مرتبہ بدی قوم اپنی کی گواہی دی اونکو ہلاک نکر بعد اسکی لوط نی انکو کہا کہ تمکو خبر
نہین پہنچی ہی افعال اس شہر کی بہت بد مین کہا اونہون نی کہ انکی افعال کیا ہین لوط نی از روی
شرم کی تصریح افعال انکی نکی اور کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ یہہ قوم بدترین اہل عالم کی ہین جبرئیل نی
میکائیل سی اشارہ کیا کہ اب ایک گواہی ہم پہنچی بعد اسکی لوط ہمراہ اونکی متوجہ شہر ہوی مگر کہ جب
دروازہ شہر پر پہنچی سخن اول کہا اور جسوقت کہ شہر مین داخل ہوی پہر وہی سخن فرمایا اور جسطرح
جسوقت گہر مین پہنچی پہر فرمایا کہ چار گواہیان حاصل ہوئین بعضون نی کہ مہمان لوط کو دیکہا خبر
اونکو پہنچائی اور بعضی کہتی ہین کہ لوط ہمراہ انکو ایسی راہ سی لائی کہ کسی نی انکو نہ دیکہا سوای
زن لوط کی کہ انکو دیکہا اور بالای بام آئی اور آگاہ کیا کہ سرای لوط مین مہمان آئی ہین کہ کسی نی مانند
جمال انکی کی نہین دیکہا اور کتاب علل الشرایع مین لکہا ہی کہ ایک شخص نی حضرت صادقؑ
سی سوال کیا کہ قوم لوط انکی مہمانون سی کسطرح سی مطلع ہوی حضرت نی فرمایا کہ زن لوط
اوسوقت باہر آئی اور صفیر بجاتی تہی اور صفیر اوسکی سی قوم لوط آگاہ ہوی اور خانہ لوط
مین آئی اور اسی واسطی بجانا صفیر کا مکروہ ہی اور علی ابن ابراہیم نی لکہا ہی کہ علامت
آنی مہمانونکی خانہ لوط مین یہہ تہی کہ اگر شبکو مہمان آتی تہی پشت بام آتش روشن کرتی تہی زن

زن اونکی اور اگر دنکو آتی تہی تو پشت بام پر دہوان کرتی تہی اور ہر گاہ کہ جبرئیل ہمراہ ملائکہ بشکل
خانہ لوط مین آئی زن اونکی نی پشت بام پر آتش روشن کی قوم اونکی واقف ہوئی اور ہر طرف سی متوجہ خانہ
لوط ہوئی اور مہمانکو طلب کیا کہا لوط نی کہ ای قوم یہہ دختران میری ہین کہ وہ بہتر ہین واسطی
تمہاری کہ نکاح مین لاؤ انکو اور اس حکم تزویج کی دو احتمال ہین ایک یہہ ہی کہ حکم تزویج کا ثابت
ہوا یا یہہ کہ شریعت اونکی مین تزویج ساتہہ کفار کی جائز ہو چنانچہ اول اسلام مین جناب نبی نی
دختر اپنی کو ابو العاص سی کہ کافر تہا نکاح کیا اور بعد اوسکی یہہ حکم منسوخ ہوا اور بعضی کہتی ہین
کہ مراد بناتی سی دختران امت ہین چنانچہ علی ابن ابراہیم نی اپنی تفسیر مین لکہا ہی اور وجہ کہتی بناتی کی
یہہ ہی کہ انبیا بمنزلہ پدران اونکی کی ہین شفقت اور حرمت مین کتاب تہذیب الاحکام مین مروی
ہی کہ ایک شخص نی حضرت امام رضا علیہ السلام سی سوال کیا دبر زوجہ سی حضرت نی فرمایا کہ
حلال کیا ہی اس وطی کو ایک آیہ نی کتاب الہی سی کہ وہ قول لوط کا ہی کہ **هٰؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ**
أَطْهَرُ لَكُمْ اسواسطی کہ لوط جانتی تہی کہ خواہش زنان نہین رکہتی ہین باوجود اسکی ترغیب کی قوم اپنی کو
ساتہہ نکاح بنات کے دال ہی اسپر کہ وطی دبر زن حلال ہی **فائدہ** اس آیہ سی دو امر مستفاد ہوتی
ہین ایک یہہ ہی کہ بر تقدیر تسلیم تزویج علی ابن ابیطالب ام کلثوم ساتہہ خلیفہ ثانی کی دلیل حقیت
خلیفہ ثانی نہین ہی اور دوسرا یہہ ہی کہ ہم بستر نبوی سی کچھہ خوبی نہین رکہتا ہی باوجود نفاق
کی چنانچہ بد ہوئی زن لوط سی ظاہر ہی علی ہذا القیاس حال عایشہ کا اور جسطرحسی کہ زن لوط نی
افشا سر مہمانان لوط کیا اسطرحسی عایشہ نی بہی افشا راز جناب نبی کیا **قوله تعالى** **رُكْنٍ شَدِيدٍ**
کتاب اکمال الدین و اتمام النعمت مین لکہا ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا کہنا لوط
کا **لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً** آرزو کرنا ہی قوت قائم آل محمدؐ کا اور رکن شدید سی دلیا ہی اصحاب

اونحضرت کا اسواسطی کہ قوت ایک کی اونمین سی ہر قوت چالیس مرد کی تہی اور دل ایک ٹکڑہ
سی سخت تر تہی ہین سی اگر کوہ آہنی پر گذرین البتہ اوسکو پارہ کرین اور شمشیر اپنی کو غلاف نہین کرینگی
ہین جب تک کہ رضای الہی ثابت نہو لیوی رہیقین سی تیرہ شخص ہین چنانچہ علی بن ابراہیم نی جناب صادق
سی روایت کی ہی کہ قوت سی قائم مراد ہین اور رکن شدید سی تین سی تیرہ اصحاب ہین اور بنابر اسکے
معنی آیہ کریمہ کی یہہ ہین کہ کاش کہ میری واسطی قوت قائم آل محمد ہوتی یا یہہ کہ پناہ لیجاتا مین ساتہہ
اصحاب قائم کی واسطی حضرت کی تا دفع تمکو کرتا مین کتاب کافی مین حضرت امام محمد باقر سی مروی ہی کہ آنحضرت
نی فرمایا کہ رحمت کری حق تعالی لوط کو اگر وہ جانتی کہ کہر مین اونکی کون ہی آنیہ جانتی کہ نصرت اونکی
واسطی تہی اور قوم کو موت دخل کہر کی تہی اسواسطی کہ کون سا رکن سخت تر جبرئیل سی ممکن تہا اور ایک روایت
مین آیا ہی کہ جبرئیل نی ہر گاہ کہ لوط سی اس قول کو سنا کہا کہ ای کاش تیرا شدید ہی کچہہ غم نکر منقول
ہی کہ لوط نی در خانہ اپنی کو بند کیا تہا اور پس در سی جدال کرتی تہی قوم اونکی نی دیوار کو منہدم کرکی
ارادہ کیا کہ کہر مین داخل ہون لوط اوسوقت نہایت مضطرب ہوئے تہی اور اندوہ ناک ہوی ملائکہ
نی ہر گاہ کہ اضطراب اونکا دیکہا کہا اونہون نی کہ ای لوط ہم فرستادگان خدا ہین ہر گز نہ پہنچینگی
کی ضرر کو طرف تیری بعد اسکی وہ قوم کہر مین داخل ہوی اور قصد فرشتون کا کیا اونہون نی
جبرئیل آگی بڑہی اور پر اپنی اونکی منہہ پر ماری سب کور ہوی اور خانہ لوط سی باہر دوڑی اور
کہتی تہی کہ ڈرو مہمانان لوط جادوگر ہین اور ہمکو بسحر کور کیا بعد اسکی جبرئیل نی کہا کہ ای لوط
لیجا اہل اپنی کو تاریکی شب مین اور تفسیر عیاشی مین حضرت صادق سی مروی ہی کہ حضرت
امیر المومنین علیہ السلام اس آیہ کو یقطع من اللیل مظلما پڑہتی ہی اور جبرئیل نی کہا
کہ نہ متوجہ ہووی کسی طرف پشت اپنی کی مگر زن تیری کچہہ بد ہوئی اوسکے منقول ہی کہ زن لوط

لوط نی طرف پشت اپنی کی نکیا اور شدت عذاب قوم اپنی کو مشاہدہ کیا از روی تاسف کی کہا واقوماہ فی الحال ایک سنگ آسمان سی سر پر اوسکی گرا اور مغز سر اوسکی کو پریشان کیا بنا بر اس تفسیر کی لازم آتا ہی کہ لوط نی زن اپنی کو ہمراہ لیا تھا بنا بر اسکی اور بعضی کہتی ہین کہ لوط نی اپنی زنکو ہمراہ نہ لیا تھا بنا بر اسکی معنی لا یلتفت کی لا یتخلف کے ہونگی یعنی چاہی کہ تخلف نکری تم مین سی کوئی مگر زن تیری کہ وہ تخلف کریگی اور شہر مین رہجائیگی اسواسطے بعضون نی کہا ہی کہ الا امرأتک استثنا فاسر باھلک سی ہی یعنی کہ لیجا لوگون اپنی کو مگر زن کو اوسکو شہر مین چھوڑ جا اور موید اس توجیہ کی قرات عبد اللہ بن مسعود کی ہی یا قرات ابی کی ہی اونہون نی اس آیہ کو اسطرحسی پڑھا ہی فاسر باھلک بقطع من الیل الا امرأتک اور صاحب مجمع البیان نی لکھا کہ انکی قرات مین ولا یلتفت منکم احد نہین ہی اور دو معنی صاحب مجمع البیان نی اور بھی لکھی ہین ایک یہہ ہی کہ نہ ملتفت ہو کوئی تم مین سی طرف مال اپنی کی اور دوسرے معنی یہہ مین کہ نہ ملتفت ہو کوئی تم مین سی جسوقت کہ سنے اضطراب اور رونی اونہین قوم کو اور کر نی اور مرنی انکی کو قولہ ان موعدھم الصبح منقول ہی کہ ہر گاہ لوط نی جبرئیل سی عجلت نزول عذاب کیا جبرئیل نی اونکی جوابمین کہا کہ مدت وعدہ عذاب انکا صبح کو ہی اور ہمکو تخلف اوسکا ممکن نہین ہی آیا صبح نزدیک نہین ہی کتاب کلینی مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی مروی ہی کہ لوط نی فرشتون سی کہا میری تئین تم سی کچھہ حاجت ہی کہا فرشتون نی کہ وہ حاجت کیا ہی لوط نی کہا وہ حاجت میری یہہ ہی کہ اس ساعت مین قوم میری کو عذاب کرو کس واسطی کہ ڈرتا ہون مین کہ جانب پروردگار سی حق انکی مین کوئی ندا یا امر واقع ہو بعد اسکی فرشتون نی کہا کہ وعدہ عذاب صبح ہی اور طلوع صبح نزدیک ہی اور قاضی بیضاوی نی لکھا

ہی کہ کلمہ موعدهم الصبح علت ہے فاسر باهلك سی ور الیس الصبح بقریب کو کہا ہی کہ جواب استعمال لوط ہی ہکذا فی بعض التفاسیر انتہی جعلنا عاليها سافلها یعنی جسوقت کہ آیا حکم ہمارا ساتہہ عذاب قوم لوط کی کہا ہمنی جبرئیل کو کہ پر اپنی کو نیچی شہر کی بچھا اور اس شہر کو بلند کر چنانچہ بموجب وعدہ الہی اس قدر اوس شہر کو بلند کیا کہ اہل آسمان آواز مرغ اور کتون کی سنتے ہی بعد اسکی حکم کیا ہمنی کہ اوس شہر کو

سرنگون کرو اور برسایا ہمنی اوپر اونکی ایک سنک گل شجرسی

والى مدين اخاهم شعيبا قال يا قوم اعبدوا الله ما لكم من

اور بہیجا ہمنے طرف اولاد مدین کے بہائی اونکی شعیب کو کہا شعیب نے کہ ای قوم میرے عبادت کرو تم خدا کی کہ نہین ہی واسطے تمہارے

اله غيره ولا تنقصوا المكيال والميزان اني اريكم بخير واني اخاف

کوئی خدا سوا اوس خدا کی برحق اور نہ کم کرو تم پیمانہ کو اور ترازو کو بدرستیکہ مین دیکہتا ہون تمکو ساتہہ فراغت کے اور بدرستیکہ مین خوف رکہتا ہون

عليكم عذاب يوم محيط ○ ويا قوم اوفوا المكيال والميزان

اوپر تمہارے عذاب اوس دن کا کہ احاطہ کرنیوالا ہوگا اور ای قوم میرے تمام کرو تم پیمانہ کو اور ترازو کو

بالقسط ولا تبخسوا الناس اشياءهم ولا تعثوا في الارض

ساتہہ عدل کی اور نہ کم کرو تم لوگون کی حق اونکی کو اور نہ فساد کرو تم بیچ زمین کے

مفسدين ○ بقيت الله خير لكم ان كنتم مؤمنين ع

درحالیکہ تباہ کرنیوالے ہوین اپنے کو بقیہ خدا کا بہتر ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم ایمان لانے والے

وما انا عليكم بحفيظ ○ قالوا يا شعيب اصلوتك تامرك

اور نہین ہون مین اوپر تمہارے نگہبان کہا اونہون نے کہ ای شعیب آیا نماز تیری امر کرتی ہی تجکو

تَأْمُرُكَ أَنْ نَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَنْ نَفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا

امر کرتی ہی تجکو یہہ کہ ترک کرین ہم اوس چیز کو کہ عبادت کرتی ہتی پدران ہمارے اوسکی یا یہہ کہ ترک کرین بیچ اموال اپنی کی

مَا نَشَاءُ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ ○ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ

اوس چیز کو کہ چاہتی ہین ہم نقصان بدرستیکہ ہر آئینہ تو بردبار ہی رشید ہی کہا شعیب نی ایقوم میری خبر دو تم

إِنْ كُنْتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي وَرَزَقَنِي مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا وَمَا

کہ اگر ہون مین اوپر حجت کی جانب رب اپنی سی اور روزی دی میری تئین دیکہ اپنی سی تہہ روزی نیک کی اور نہین

أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَىٰ مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ

چاہتا مین یہہ کہ مخالفت کرون تمہارے اور بجا لاؤن مین اوس چیز کو کہ منع کرتی ہون تم اوسکے نہین چاہتا ہون مین مگر اصلاح کو

مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ

جس قدر کہ ہوسکی مجسی اور نہین ہی توفیق میرے مگر ساتھ خدا کی توکل کرتا ہون مین اور طرف اوسکے

أُنِيبُ ○ وَيَا قَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَ

بازگشت میری ہی اور ای قوم میرے نہ برانگیختہ کری تمکو دشمنی میری یہہ کہ پہونچی تمکو مانند اوس چیز کی کہ پہونچی

قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِنْكُمْ بِبَعِيدٍ ○

قوم نوح یا قوم ہود یا قوم صالح کو اور نہین ہی قوم لوط تم سی دور

وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ ○ قَالُوا

اور طلب آمرزش کرو تم رب اپنی سی بعد اسکی رجوع کرو تم طرف اوسکی بدرستیکہ رب میرا مہربان ہے لطف کرنیوالا کہا اونہون نی

يَا شُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَاكَ فِينَا ضَعِيفًا

کہ ای شعیب نہین سمجھتی ہین ہم اکثر اوس چیز سی کہ کہتا ہی تو اور بدرستیکہ ہم ہر آئنہ دیکھتی ہین تجکو بیچ اپنی کی ضعیف

ولولا رهطك لرجمناك وما انت علينا بعزيز ۝ قال يا قوم

اور اگر نہ ہوتی قوم تیری ہر آئینہ سنگسار کرتے ہم تجکو اور نہیں ہے تو اوپر ہمارے غالب کہا شعیب نے اے قوم میرے

ارهطي اعز عليكم من الله واتخذتموه وراءكم ظهريا ان ربي

یا قوم میری عزیز تر ہے اوپر تمہارے خدا سے اور لیا تمنے امر خدا کو پس پشت اپنی مثل پھینکی ہوئی چیز کی بدرستیکہ رب میرا

بما تعملون محيط ۝ ويا قوم اعملوا على مكانتكم اني عامل

ساتھ اس چیز کی کہ عمل کرتے ہو احاطہ لیے ہے اور اے قوم میرے عمل کرو تم اوپر مکان اپنے کی بدرستیکہ میں بھی عمل کرنیوالا ہوں

سوف تعلمون من يأتيه عذاب يخزيه ومن هو كاذب

قریب ہے کہ جانو گے تم جس شخص کو کہ آویگا عذاب کہ رسوا کریگا اسکو اور اس شخص کو کہ وہ جھوٹھا ہے

وارتقبوا اني معكم رقيب ۝ ولما جاء امرنا نجينا شعيبا

اور انتظار کرو تم بدرستیکہ میں ساتھ تمہارے انتظار کرنیوالا ہوں اور جسوقت کہ آیا حکم عذاب ہمارا نجات دی ہمنے شعیب کو

والذين امنوا معه برحمة منا واخذت الذين ظلموا الصيحة

اور اون لوگونکو کہ ایمان لائے ساتھ اوسکی ساتھ بخشائش کے ہم سے ہے اور لیا اون لوگونکو کہ ظلم کیا اونہون نے آواز سخت نے

فاصبحوا في ديارهم جاثمين ۝ كان لم يغنوا فيها

پس صبح کی وہ بیچ گھرون اپنی کی ہلاک ہونے والے گویا کہ نہ تھے وہ بیچ اوسکی

الا بعدا لمدين كما بعدت ثمود

آگاہ ہو کہ دوری ہے واسطے اولاد مدین کے جسطرح سے کہ دور ہوئے قوم ثمود

قوله والى مدين اخاهم شعيبا منقول ہی کہ مدین اسم قبیلہ کا ہی بنام ہی اوس شہر کا

کہ جسمین وہ رہتی تہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مدین بن ابراہیم مین بانی اوس شہر کی ہین اور علی

ابراہیم نے کہا ہے کہ وہ قریہ بیچ راہ شام کے درمیان بستی اوس قوم کی تہی قوله عذاب

یوم محیط مراد اس سے عذاب روز قیامت ہے بہر گاہ کہ وہ روز مشتمل ہے ایسے عذاب پر کہ کوئی

کفار اوس سے نجات نہین پا سکتا بنا بر اسکے اوس روز کو با احاطہ موصوف کیا ہے ورنہ احاطہ درحقیقت صفت عذاب کی ہے قوله

بقیت الله خیر لکم اسمین کئی احتمال ہین ایک یہہ ہے کہ بعد تمام کیل اور وزن کے جو کہ باقی رکہی

حق تعالی نے واسطے تمہارے حلال سے بہتر ہے کم کرنے کیل اور وزن سے یہہ معنی ابن عباس سے مروی ہین

اور ابن جبیر نے کہا ہے نعیم باقیہ حق تعالی بہتر ہے اوس نفع سے کہ تنقیص کیل سے حاصل ہوتا ہے

حسن اور مجاہد نے کہا ہے کہ ثواب باقیہ طاعت خدا بہتر ہے واسطے تمہارے اسواسطے کہ ثواب

باقی ہے اور دنیا فانی ہے اور مولانا طبرسی علیه الرحمه نے کہا ہے کہ مؤید اسکا قول حق تعالی ہے

الباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر املا اور ثوری نے کہا

ہے بقیة الله سے مراد رزق الله ہے اور کتاب کمال الدین مین حضرت امام محمد باقر سے مروی ہے کہ ہرگاہ

کہ قائم آل محمد خروج کرین گے اور پشت مبارک اپنی خانہ کعبہ سے متصل کرین گے اور تین سو تیرہ شخص

رکاب آنحضرت مین حاضر ہونگے پس وہ حضرت کہین کہ انا بقیة الله وحجته وخلیفته

علیکم اور بعد اسکے کوئی شخص آنحضرت پر سلام نکریگا مگر یہہ کہ کہیگا کہ یا بقیة الله فی ارضه

قوله انت الحلیم الرشید اس آیہ کے دو معنی ایک یہہ کہ کنایہ ہے کہ ہر آئینہ تو سفیہ جاہل ہے

اور دوسرے یہہ کہ ہرگاہ وہ قوم جانتی تہی کہ وہ حضرت موصوف ہین دو صفت مین لہذا ازراہ

نہین ہین کہ اسطرحکی باتین زبان پر لاوین اور جواب اس شرط کا یہہ ہے پس آیا ممکن ہے مجہسے

کہ باوجود ان نعمتونکی خیانت وحی اوسکی کی کرون مین اور خلاف فرمودہ الہی کے لاؤن اور یہہ یہانسے

محذوف ہے قوله ضعیفا جبائی نے کہا ہے کہ مراد ضعیف سے ضعیف البدن ہے اور سفیان نے

کہا ہی کہ ضعیف ابصر مراد ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ اعمی مراد ہی چنانچہ بعضی تفاسیر سی معلوم ہوتا ہی کہ بلغت اہل حمیر ضعیف بمعنی اعمی کی ہی اور مراد اس سی یہ ہی ہرگاہ کہ تو باین عیب مبتلا ہی کچھہ ہمارا ضرر نہین کرسکتا ہی اور بنا بر اس اعمی ہونی کی اور ضعیف البصر ہونیکے قید دنیا فینا کا موجب ہوتا ہی اسواسطی کہ دونو وصف میان اونکی اور غیر اونکی مشترک ہین

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ

اور ہر آئینہ بتحقیق کہ بھیجا ہمنی موسی کو ساتھہ معجزات اپنی کی اور حجت روشن کے طرف قوم فرعون کے

وَمَلَئِهِ فَاتَّبَعُوا أَمْرَ فِرْعَوْنَ وَمَا أَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيدٍ ۝ يَقْدُمُ

اور بزرگان اوسکی کی پس پیروی کی واسطی وہ نی حکم فرعون کی اور نہ تہا حکم فرعون کا نیک مشیر وہی کریگا فرعون

قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْرَدَهُمُ النَّارَ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ

قوم اپنی کی روز قیامت میں پس وارد کیا اونکو فرعون نی آتش دوزخ مین اور بہ مکان ہی کہ جسمین وارد کئی جاتی ہین

وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ ۝

اور تابع کئی گئی وہ لوگ بیچ اس دنیا کی لعنت کو اور بیچ روز قیامت کے بد عطا ہی کہ دی گئی ہین وے

ذَٰلِكَ مِنْ أَنبَاءِ الْقُرَىٰ نَقُصُّهُ عَلَيْكَ مِنْهَا قَائِمٌ وَحَصِيدٌ ۝

یہہ اخبار دیہات ہی کہ ہلاک کئی گئی ہین کہ بیان کیا ہمنی اوپر تیری بعضی اون دیہات سی باقی ہین اور بعضی معدوم

وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ فَمَا أَغْنَتْ عَنْهُمْ

اور نہین ظلم کیا ہمنی اونکو اور لیکن ظلم کیا اونہون نی اوپر نفسون اپنی کی پس نہ نفع پہونچایا اونکو

آلِهَتُهُمُ الَّتِي يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مِن شَيْءٍ لَّمَّا جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ

خدایان اونکی نی ایسی خدا کہ بلاتی ہتی اونکو ورای خدا کے کسیطرح سی ہرگاہ کہ آیا حکم رب تیریکا

رَبِّكَ وَمَا زَادُوهُمْ غَيْرَ تَتْبِيبٍ ○ وَكَذَٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا

رب تیریکا اور نہ زیادہ کیا اوسنے اونکی سواے ہلاکت کی اور اسطرحسی ہے لینا رب تیریکا وقتیکہ

أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۚ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ ○ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

لیا اہل دیہات کو حال انکہ اہل اوس دیہات کے ظالم تھے بدرستیکہ لینا اوسکا دردناک ہے سخت بدرستیکہ بیچ اسکی

لَآيَةً لِمَنْ خَافَ عَذَابَ الْآخِرَةِ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمٌ مَجْمُوعٌ لَهُ النَّاسُ

ہرآئینہ عبرت ہے واسطی اوس شخص کے کہ خوف کری عذاب آخرت سے یہہ روز قیامت وہ دن ہے کہ جمع کیے گئے ہیں اسطی اوسکی لوگ

وَذَٰلِكَ يَوْمٌ مَشْهُودٌ ○ وَمَا نُؤَخِّرُهُ إِلَّا لِأَجَلٍ مَعْدُودٍ ○

اور یہہ روز قیامت وہ دن ہے کہ حاضر کیے گئے ہیں اہل آسمان زمین مین نہین تاخیر کرتی ہم اوسکو مگر واسطی مدت معین کے

يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ ○

جسدن کہ آویگی حضرت بعثت کی نہ کلام کریگا کوی شخص مگر ساتہہ حکم اوسکی کی پس بعضے اونمین سے بدبخت ہین اور نیک بخت

فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ ○

پس لیکن وہ لوک کہ بدبخت ہوے پس بیچ آگ ہین واسطی اونکی بیچ آتش دوزخکی فریاد ہی اور نالہ ہے

خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ ۚ

کہ ہمیشہ رہین گے بیچ اوسکی جب تک کہ ہین آسمان اور زمین مگر اوس چیز کو کہ چاہے رب تیرا

إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ ○ وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ

بدرستیکہ پروردگار تیرا کرنیوالا ہے اوس چیز کو کہ چاہتا ہے اور لیکن وہ لوک کہ نیک بخت ہوے پس بیچ جنت کی ہین

خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ ۖ

کہ ہمیشہ رہین گے بیچ اوسکی جب تک کہ ہین آسمان اور زمین مگر اوس چیز کو کہ چاہے رب تیرا

عطاءً غیر مجذوذ ○ فلا تک فی مریۃٍ مما یعبد ھؤلاء

بخشش غیر منقطع — پس نہ ہو تو بیچ تنک کی اوس چیز سی کہ عبادت کرتی ہین یہ مشرک

ما یعبدون الا کما یعبد آباؤھم من قبل وانا لموفوھم نصیبھم

نہین عبادت کرتی ہین وہ مگر جسطرح سی کہ عبادت کی پدران اونکی نی آگی سی اور بدرستیکہ ہم البتہ تمام دینی والی ہین انکو نصیب انکا

غیر منقوص ○

بدون کمی کی

قولہ لا تکلم نفس تقدیر اسکی لا تتکلم ہی بظاہر اس آیہ مین اور آیہ ھذا یوم لا ینطقون ولا یؤذن لھم فیعتذرون اور اس آیہ مین کہ فیومئذ لا یسئل عن ذنبہ انس ولا جان باوجودیکہ حق تعالی کی وقفوھم انھم مسئولون تناقض مفہوم ہوتا ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ بعضی مقام روز قیامت مین ایسی ہونگی کہ جن مین اجازت کلام کی ہوگی اور یہہ معنی ہون کہ اذن دی گئی ہین واسطی گفتگوی حقہ کی اور منع کی گئی ہین عذر ہای باطلہ سی اور بعضون نی یہہ کہا ہی کہ نطق اور گویائی نہین ہوتی واسطی دلیل کی اور متکلم ہونگی باقرار ذنوب اپنی کی اور جواب فیومئذ لا یسئل کا یہہ ہی کہ نہ سوال کیا جائیگا کوئی گناہون سی واسطی پہچاننی کی اسواسطی کہ حق تعالی سب کی گناہونکا عارف ہی اور معنی وقفوھم الآیہ کی یہہ ہین کہ وہ سوال کئی جائینگی بسوال توبیخ اور تخویف خبر مین وارد ہی روز قیامت مین ہرگاہ کہ خلائق واسطی حساب کی ٹھہرائی جائیگی اور جمیع انبیا اور صدیق اور شہدا حاضر ہونگی اور ملائکہ صف باندہی ہونگی جانب رب العزت سی ندا پہونچیگی کون ہی کہ میری عبادت جسطرح سی چاہی کی ہو کوئی جواب نہ دیگا پھر ندا پہونچیگی اور اسیطرح سی وہ ملائک کہ جنہون کی تمام عمر ابتدای خلق عالم سی یہانتک ایکساعت بیغافل نہین ہوئی ہین یہان عجز عرض کرینگی سبحانک

سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ اور یہہ ملائکہ اون ملائکہ سے ہیں کہ تمام عمر
رکوع میں ہیں یا سجود میں ہیں یا تسبیح میں ہیں اور شقیق بلخی سے منقول ہے کہ علامت سعادت کی پانچ ہیں
نرمی دل اور بسیاری گریہ اور نفرت دنیا اور کوتاہی امل اور حیا اور نشانی شقاوت کے پانچ چیزیں ہیں
سختی دل اور خشکی دیدہ اور رغبت دنیا اور طول امل اور بیحیائی قوله مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ مراد ہے
اس آیہ میں نار سے برزخ ہے کہ قبر میں قبل از قیام قیامت کے اکثر اہل شرک و نفاق اوس آتش میں جلیں گے
اور معنی اس آیہ کی یہہ ہیں جب تک آسمان و زمین دنیا میں باقی ہیں اوس آتش میں رہیں گے مگر جس وقت
کہ حق تعالیٰ چاہیگا کہ انکو بعذاب دوزخ معذب کرے اوسوقت میں انکو قبر سے نکال کر دوزخ میں لیجائیگا اور
علمانے اختلاف بیچ تاویل اس آیہ کی بہت سا کیا ہے اور اشکال اسمیں دو وجہ سے ہے ایک از جہت تحدید خلود کے
ساتھ مدت دوام آسمانوں و زمین کی اور دوسرا از جہت استثنا کی اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ سے مفہوم
ہوتا ہے اسواسطے کہ استثنا ظاہر میں خلود سے منافات رکھتا ہے اور تاویل وجہ اول سے اسطرح سے علمانے کی ہے
کہ مراد اس سے آسمان و زمین جنت و نار ہے کہ اونکے واسطے فنا نہیں ہے اور بعضوں نے کہا ہے
کہ تقدیر اسکی یون تہی مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ مبدلتین اور بعضوں نے کہا ہے
کہ بنا اسکی خلود دائمی عرب میں یہہ عبارات ہے چنانچہ کہتے ہیں لَا اَفْعَلُ ذٰلِكَ مَا اخْتَلَفَ اللَّيْلُ
وَالنَّهَارُ وَمَا دَامَتِ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ اور تاویل بنا بر اشکال ثانی کی یہہ ہے کہ یہہ استثنا واسطے
زیادتی عذاب اہل نار کی اور زیادتی ہے واسطے نعمت اہل جنت کے اور تقدیر اس آیہ کی اسطرح سے ہے
اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ مِنَ الزِّيَادَةِ عَلٰى هٰذَا الْمِقْدَارِ اور بعضوں نے کہا ہے یہہ استثنا ہے اوس وقت میں کہ
محشر میں واسطے حساب کے کھڑے کیے جائیں گے اسواسطے کہ اسوقت میں وہ بیچ جنت کے نہ بیچ نار کے اور بعضوں نے
کہا ہے کہ یہہ استثنا ہے فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ سے اور بنابر اسکی تقدیر اس آیہ میں یہہ ہے اِلَّا مَا

شاء ربك من اجناس العذاب الخارجة عن هذا الضربين او ازین قبیل
اور اقوال نقل کئی ہین کہ خالی از تکلف نہین ہین اور علی بن ابراہیم نی تفسیر اس آیہ مین بطریق حسی
کہا ہی کہ یہہ رہی اور منکرین عذاب قبر کی اور ثواب اور عقاب دین کی اور اگر حمل نار بنار قیامت کرین
ہر گاہ کہ اخراج اوس سی کہ مفاد استثنا کا ہی غیر متصور لہذا علما نی توجیہ اسکی مین کلمات چند
بیان کئی ہین کہ خالی تکلف سی نہین ہی اور بعضی معاصرین اہل حدیث کثرہم اللہ تعالی کہا ہی کہ
مراد اس سی نار و جنت دنیا ہی کہ برزخ قبر مین پیش از قیام قیامت کافر معذب ہونگی اور مومن متنعم ہونگی
اسواسطی کہ قیامت مین آسمان و زمین نہین اور اسواسطی حق تعالی نی فرمایا ہی النار يعرضون
عليها غدوا وعشيا اور حدیث مین وارد ہوا ہی کہ مراد اس نار سی نار برزخ ہی اسواسطی کہ قیامت
مین غدوا اور عشيا متصور نہین ہے اور تفسیر عیاشی مین حضرت صادق علیہ السلام سی روی ہی کہ مراد
نار سی اس آیہ مین دوستی شیاطین انس ہی اعدای آل محمد سی اور مراد جنت سے اتصاف بولایت آل
محمد ہی بنابر اسکی معنی اس آیہ کی یہہ ہین کہ اہل شقاوت دوستی اعدای آل محمد مین ہین اور یہہ دونو فریقے
ہمیشہ متصف انہین دو حال مین کی مگر یہہ کہ حق تعالی فرقہ اولے سی چاہی بسعادت ولایت اہل بیت متصف ہون
اور ثانیہ سی چاہی بشقاوت ولایت آل محمد متصف ہون نعوذ بالله من هذا انتہی کلامہ و ہر گاہ کہ
یہہ آیہ جملہ متشابہات سی ہی لہذا معنی اسکی مطابق اخبار کی کہنا مناسب ہے قوله

فلا تك في مرية

بعضون نی کہا ہی خطاب فلا تك کا اگرچہ بحسب ظاہر طرف پیغمبر کی ہی لیکن مراد امت آنحضرت کی ہے
ولقد آتينا موسى الكتاب فاختلف فيه ولولا كلمة سبقت
اور تحقیق دی ہمنی موسی کو کتاب پس اختلاف کیا گیا بیچ اوسکے اور اگر نہوتا قول مہلت دینی کا کہ آگے ہوا

سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ۝

کہ آگی ہوا جانب رب تیری سی ہر آینہ حکم کیا جاتا درمیان اونکی اور بدرستیکہ وہ ہر آینہ بیچ شک کے ہین اوسی قرآن سے

وَإِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ أَعْمَالَهُمْ إِنَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ

اور بدرستیکہ یہہ سب مومنین اور کافرین ہر آینہ تمام کریگا پروردگار تیرا جزا اعمال اونکی کو بدرستیکہ خدا ساتھہ اوس چیز کے کہ عمل کرتے ہین خبردار ہی

فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَن تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا إِنَّهُ بِمَا

پس مستقیم ہو تو جیسا کہ حکم کیا گیا تو اور جو شخص توبہ کری ساتھہ تیری اور نہ حد سی تجاوز کرو تم بدرستیکہ خدا ساتھہ اوس چیز کی

تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم

کہ کرتی ہو تم بینا ہے اور نہ میل کرو تم طرف اون لوگونکی کہ ظلم کیا اوپر ہونکے پس مس کرے تمکو آتش دوزخ اور نہین واسطی تمھارے

مِّن دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ۝ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ

ورای خدا کے کوئی دوست بعد اوسکی نہ یاری دیئے جاؤگی تم اور برپا رکھہ تو نماز کو دو طرف

النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ

دن کے اور ساعت شب سی بدرستیکہ نیکیان لیجاتی ہین بدیونکو

ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ ۝ وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ

یہہ پند دیتا ہی واسطی پند لینی والونکی اور صبر کر تو پرہیزکاری پر پس بدرستیکہ خدا نہین ضائع کرتا اجر

الْمُحْسِنِينَ ۝ فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِن قَبْلِكُمْ أُولُوا بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ

نیکو کارونکا پس نہ تھی اہل قرونسی اگلی سی صاحبان عقل کہ باز رکھتی ہین مفسدونکو

عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّنْ أَنجَيْنَا مِنْهُمْ وَاتَّبَعَ

فساد سے بیچ زمین کی مگر تھوڑی سے اون مین کہ نجات دی ہمنے اونکو اگلی لوگون سے اور پیروی کی

الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ ○ وَمَا كَانَ رَبُّكَ

اون لوگون نے کہ ظلم کیا اونہون نے اوس چیز کی کہ متنعم ہوی تہی بیچ اوسکی اور تہی وہ کافر اور نہ تہا رب تیرا

لِيُهْلِكَ الْقُرَى بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ ○ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ

تا کہ ہلاک کری اہل دیہات کو ساتھ کفر کی حال آنکہ اہل اونکی مصلح ہون اور اگر چاہتا رب تیرا ہر آئنہ کرداتا

النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ ○ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ

لوگونکو ایک گروہ اور ہمیشہ ہین وہ اختلاف کرنیوالے مگر اوس شخص پر کہ رحم کری رب تیرا

وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ

اور واسطے اوسکی پیدا کیا اونکو اور تمام ہوا سخن رب تیریکا ہر آئنہ بہر دونگا مین جہنم کو

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ○ وَكُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ

جن سی اور انسان سے سب کو اور کل چیز کہ بیان کی ہمنی اوپر تیرے اخبار

الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ وَجَاءَكَ فِي هَذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ

پیغمبرون کے سی اور اوس چیز سی کہ ثابت کرتی ہین ہم ساتھہ اوسکی دل تیری کو اور آیا تجکو بیچ اس سورہ حق اور پند

وَذِكْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ ○ وَقُلْ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ اعْمَلُوا عَلَى

اور یاد دہی واسطی مومنون کی اور کہہ واسطی اون لوگونکی کہ نہین ایمان لاے عمل کرو تم اوپر

مَكَانَتِكُمْ إِنَّا عَامِلُونَ ○ وَانْتَظِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ ○ وَلِلَّهِ

جای اپنی کی بدرستیکہ ہم عمل کرنیوالی ہین اور منتظر رہو تم بدرستیکہ ہم ہی منتظر ہین اور واسطی خدا کی

غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ فَاعْبُدْهُ وَ

غیب آسمانون اور زمین کا اور طرف اوسکی رجوع کرتی ہین سب امر پس عبادت کرو تم اوسکی اور

ھو
ع

وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝

اور توکل کر تو اوپر اوسکی. اور نہین ہے رب تیرا غافل اوس چیز سے کہ عمل کرتے ہو تم

قوله فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ تفسیر مجمع البیان مین ابن عباس سے مروی ہی کہ کوئی آیہ
نازل نہین ہوئی ہی جناب رسالتمآب پر کہ شدید تر اس آیہ سے ہوئی ہو اور بنا بر اسکی ہر گاہ کہ اصحاب آنحضرت کی عرض کرتے
تہے کہ جلدی اور سرعت سے پیری آپکو عارض ہوئی یا رسول اللہ حضرت یہہ جواب مین فرماتی تہی شَيَّبَتْنِي
سُورَةُ هُودٍ وَالْوَاقِعَةِ یعنی موجب پیری کی ہوئی سورہ ہود اور سورہ واقعہ اور جناب والد
ماجد علیین مکان نی کتاب مواعظ حسینیہ مین لکہا ہی کہ وجہ پیر کرنی سورہ واقعہ کی مشتمل ہونا اوسکا اوپر
اکثر احوال قیامت پر واسطے بعلم مخفی ہی کہ اس آیہ وافی ہدایہ سے استفادہ ہوتا ہے کہ کسی کو جایز نہین ہے
کہ باستحسان عقل خود اختراع عبادات کری یا کیفیت و کمیت اوسکی مین کمی و زیادتی کری اور اسطرح سے
اختراع موجب دوری حق تعالی سی ہی سواسطی کہ قرب وسوقت متصور ہوتا ہی کہ عبادت مطابق رضامندی
الہی ہو اور اس آیہ سے ظاہر ہوتا ہی کہ اختراع عبادات موافق رضای حق سبحانہ تعالی نہین ہے اور
دال ہی اوپر اسکے بعض وجوہ عقلیہ و نقلیہ سے لیکن وجہ عقلی بس یہہ ہی کہ سب ظاہر و روشن ہے کہ ادراک حسن و قبح
جمیع افعال عباد فوق طاقت بشر ہے اسواسطی کہ عقل انسانی بدون سمع کی دریافت کرنا وجہ وجوب رکعت
ہونی نماز صبح کی اور چہار رکعت ہونی نماز ظہر کی اور تین ہونی نماز مغرب کی قاصر ہی اور علی ہذا القیاس
وجہ اسکی کیا ہی کہ ہر رکعت مین ایک رکوع ہو اور دو سجدی اور نماز صبح مین جہر واجب ہے اور ظہر مین
اخفات اور صوم روز عید حرام ہو اور روزہ آخر روز ماہ مبارک واجب الی غیر ذلک من الامور الکثیرہ
کیونکر ہو کہ اگر عقل انسانی سی دریافت احکام شرع ممکن ہو بس چاہیے کہ بعثت انبیا عبث ہو بس معلوم ہوا
کہ فوق طاقت بشر ہے کہ انسان دریافت کری کہ کونسا فعل موجب قرب حق تعالی ہی اور کونسا فعل

موجب بعد حق تعالی ہی اور ادراک اسکا بدون توسط جناب سید المرسلین اور حضرت ائمہ معصومین
صلوات اللہ علیہم اجمعین کے جملہ متعذرات سے ہی اور جو نقلین بہت ہین ازانجملہ وہ حدیث ہے
کہ کلینی مین بسند صحیح آبان بن تغلب سے مروی ہی کہ ابی عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ سنت دین
بقیاس اور ظن اور تخمین دریافت نہین کر سکتی آیا نہین دیکھا تو زن حائض کہ پاک ہوتی ہی قضای روزہ
کرتی ہی اور قضای نماز نہین کرتی ای ابان بدرستیکہ جسوقت کہ سنت بیچ قیاس مین کیجاتی ہی تیغہ اسلام باقی نہین
رہتا ہی اور یہی اوس کتاب مین عثمان بن عیسی سے روی ہی کہ سوال کیا مینے امام موسی کاظم سے حال قیاس سے
پس حضرت نے فرمایا کہ کیا کریگا تو قیاس کو حق سبحانہ تعالی سے سوال نہین کیا جاتا کہ کس جہت سے کسی چیز کو حلال
کیا تونے اور کس چیز کو حرام کیا تونے ازین قبیل احادیث بہت ہین پس ظاہر ہوا کہ بعضی مزورین سے کہ
ریاضات شاقہ کرتی ہین مثل اسکی کہ کاہی روزہ طی رکھتی ہین اور کبھی نماز منعکس کرتی ہین اور گوشت
وغیرہ کو ماکولات لذیذہ سے کہ حق سبحانہ تعالی واسطی بندگان اپنی کی پیدا کئی ہین ترک کرتی ہین اور ازنواع
او تجرد اور ترک مقاربت زنان کو سرمایہ فخر اپنا جانتی ہین اور اس امر کو موجب قربیت حق تعالی معلوم کرتی
ہین اور یہہ سب اغراض دنیا اور اغوای شیطانی سے ناشی ہی اور احادیث کثیرہ مذمت اسکی مین وارد
ہین اور اگر یہہ ریاضت کہینچنا اور تعب مین ڈالنا باعث قرب حق تعالی ہو جاہئی جوگی اور اتیت کہ
برسون تپسیا کرتی ہین جملہ مقربان درگاہ حق سے ہون اور یہی جملہ اولیاء اللہ سے ہون اور کتاب
کافی مین برید عجلی سے منقول ہی کہا کہ سوال کیا مینے حضرت امام محمد باقر سے کمتر اوس چیز سے کہ بندہ اوس سے
مشرک ہوتا ہی حضرت نے فرمایا کہ ادنی شرک وہ ہی کہ آدمی کہٹلی خرما کو کہی سنگریزہ ہی یا سنگریزہ کو
کہی کہ کٹھلی خرمہ کی ہی اور ساتھہ اسکی اعتقاد بہی کری پس آگاہ کہ حقیقت حال اسطرح سے ہی کسطرح جائز
ہو کہ آدمی اپنی جانب سے اختراع احکام اعتقادیہ اور عملیہ کری آری کبہی ایسا ہوتا ہی کہ ریاضات شاقہ

شاقہ موجب کشف بعضی چیزونکا ہوتا ہی لیکن یہہ کشف مخصوص اہل اسلام نہین ہی بلکہ باتفاق کشف
لذائی بعضی برہمنان اور جوگیونکو بوجہ اتم حاصل ہوتی ہی اس یہہ دلیل قرب حقتعالی نہین ہے اور یسی ہرگاہ بار
بعضی انواع ریاضات کے اور اعمال کی تسخیر بعضی شیاطین کا میسر ہوتا ہی اور بواسطہ اونکی کبھی بعضی
اخبار مسافت بعید کو دریافت کرسکتی مین یہہ امر وسیلہ دنیا اور تسخیر مردمان ہوتا ہی لیکن لعنت اوس دنیا پر کہ جسمین
دین برباد ہو کتاب کلینی مین معاویہ وہب سی منقول ہی کہ سنا مینے کہ حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتی تہی
کہ نسناتہا دروغ سی یہہ ہی کہ دعوا خبر دینی آسمان اور مشرق اور مغرب کا بجہسی تا ہی اور ہرگاہ ایک مسئلہ
حلال یا حرام خدا سے پوچہیی مطلق نہین جانتا الحق یہہ کلام دلیل ہی اس بات پر کہ فی الواقع یہہ کلام معصوم کا ہے
اسواسطی کہ نہایت عجیب ہی کہ حال اونکا کہ دعوا کرتی مین کہ ہر روز ملاقات خدا سی کرتی ہین بلکہ بعضے
اونکی دعوا کرتی ہین کہ عین خدا ہوئی ہین اور احوال ہفت آسمان منکشف ہوگیا ہی اور با وجود اسکی اگر
کوئی شخص ایک مسئلہ اصول دین سی یا فروع دین سی پوچہی جواب باصواب نہین دی سکتی انتہی کلامہم اعلی فرادیس
الجنان قولہ تعالی ولا ترکنوا الی الذین الایہ تفسیر خلاصۃ المنہج مین لکہا ہی کہ معاونت ظلمہ نکرو اور راضی اور
شریک ظلم اونکی مین نہو چنانچہ خبر مین آیا ہی کہ پیغمبر خدا نی فرمایا کہ جو شخص ظالم کو دعا کری اور بقای عمر
اوسکی کو دوست رکہتا ہو وہ عاصی ہی اور تعظیم کرنا ظلمہ کی اور اختلاط ساتہہ اونکی اور اظہار محبت کا
ساتہہ اونکی اور طمع کرنا ہدیہ اونکی مین یہہ جملہ میل سی ہی ساتہہ اونکی سفیان ثوری نی کہا ہی جو شخص کہ قلم واسطی
ظلمہ کی تراشی یا سیاہی دوات مین ڈالی یا کاغذ اونکی ہاتہہ مین دی واسطی لکہنی اوس چیز کی کہ موجب ظلم کا ہو پس
وہ شخص ساتہہ اونکی شریک ہی مروی ہی کہ جہنم مین ایک صحرا ہی کہ اوسمین کوئی ساکن نہین ہوتا مگر وہ قاضی کہ
ملازم سرکار سلاطین رہتی ہین قولہ تعالی لا تنقضوا الخ خبر مین وارد ہی ہرگاہ کہ روز قیامت ہوگا منادی
جانب رب العزت سی ندا کریگا کہ ظلمہ اور اعوان ظلمہ کہان ہین پس ان سبکو جمع کریگا اور ایک تابوت آتش مین

وما یمین دیکہاتا

رکہین کی اور قعر دوزخ مین پہنچاوین کی اور مروی ہی کہ کوئی نزدیک خدا کی اس سی دشمن تر
نہین کہ کوئی عالم زیارت عمل دار کو جاوی اور منقول ہی کہ بیٹہنا سر مردار پر بہتر ہی بیٹہنی سرای
ظلمہ سی سفیان سی لوکون نی پوچہا کہ اگر کوئی ظالم صحرا مین تشنہ ہو اور مشرف بہلاکت
ہو پانی اوسکو دی سکتی ہین کہا اوسنی کہ نہین بعد اسکی لوکون نی کہا اگر وہ مرجائی کہا اوسنی کہ مرنی دی
مرقوم ہی کہ موفق زیر عراق عقب امام نماز پڑہتا تہا ہر کاہ کہ امام نی اس آیہ کو پڑہا ولا ترکنوا
آہ موفق نی نعرہ مارا اور گر پڑا ہر کاہ کہ وہ ہوش مین آیا لوکون نی اس حال سی سوال کیا کہا
اوسنی کہ یہہ آیہ حق اوس شخص مین ہی کہ تہوڑا سا بہی میل ظالم کی طرف رکہتا ہو پس حال
ظالم کا کیا ہوکا انتہی کلام صاحب خلاصۃ المنہج کتاب کافی مین جناب صادق عم سی ماثور ہی کہ جناب سیدالمرسلین
فرماتی مین جو شخص کہ واسطی رضای مخلوق کی نافرمانی خالق کری حق تعالی ستایش کنندہ اوسکی کو مذمت
کنندہ اوسکا کرتا ہی اور بہی اوسی کتاب مین جناب صادق عم سی مروی ہی کہ ایک شخص نی عریضہ لکہا حضرت
امام زین العابدین عم کو باین مضمون کہ جناب معصوم واسطی اوسکی دو کلمہ قلمی فرماوین حضرت نی جواب مین لکہا کہ
جو شخص کہ برضای مخلوق معصیت حق تعالی کری فوت ہوتی ہی اوس سی وہ چیز کہ توقع حصول اوسکی
اختیار معصیت کیا ہی اور جس چیز سی کہ بہاکا ہی جلدی پہنچتی ہی اوسکو مرقوم ہی کہ غیاث بن ابراہیم
مجلس مہدی عباسی مین داخل ہوا ہر کاہ کہ مہدیکو دیکہا کہ رغبت بسیار رکہتا تہہ کبوتر بازی کی کہا
ہی واسطی خوشامد اوسکی کی کہا اوسنی لا سبق الا فی خف او حافر او نصل او
جناح حال آنکہ لفظ جناح داخل حدیث نہین ہی مہدیکو ملا ما اس لفظ کا خوش آیا اور حکم کیا
کہ دس ہزار درہم اوسکو دی جسوقت مجلس سی مرخص ہو کر باہر کیا بفراست مہدی نی
دریافت کیا کہ حال اوسکا یہی تہا اور کہا کہ کواہی دیتا ہون مین کہ پست اسکی ویسی ہی کہ جیسی کہ کوئی

کوئی شخص پیغمبر خدا پر جہوٹ باندہی ہرگز پیغمبر نی نہین فرمایا ہی اور جناح کو نہایت یہہ کہ جیسا کہ آپنے
کہا یہہ ہماری پاس جو شاہد تیز دکی بہم پہنچاوی اوسوقت حکم دیا کہ کبوترونکو ذبح کرو اور کہا آپنے
کہ گویا مین باعث ہوا کہ اونسی پیغمبر پر جہوٹ باندہا اور مقصود تہدید ان احادیث سے یہہ ہی کہ دنیا مین بہی
چندان منفعت اعوان ظلم کی واسطی نہین ہی اگر بالفرض انتفاع بہی ہو بنا بر استدراج و مہلت کی ہی
قولہ وَأَقِمِ الصَّلَوٰةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ الآیہ تہذیب الاحکام مین ہے کہ حضرت ابی جعفر نے
فرمایا ہی کہ مراد طَرَفَيِ النَّهَارِ سی صبح اور مغرب ہی اور مراد زُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ عشاء آخرہ
اور ابن عباس سی مروی ہی اسی طرح سی اور ابو البشیر انصاری سی مروی ہی کہ ایکروز مین خرما بیچتا ہوا جاتا تہا
ایکزن صاحب جمال کو دیکہا کہ خرما مول لینی کو آئی ہی کہا اونسی کہ خرما اچہا سب میری گہر مین ہی ہمراہ
میری چل ہرگاہ وہ زن اوسکی گہر مین آئی ابو البشیر اوس سے لپٹ گیا اور بوسہ لیا کہا اوس عورت نے
کہ خدا سی ڈر تو فی الحال وہ شخص پشیمان ہوا اور مجلس حضرت رسالت مین روتا ہوا آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ
کیا فرماتی ہو حق اوس شخص مین کہ زن بیگانہ کو اپنی گہر مین لاوی اور دست بازی کری اور جماع نکری حضرت نے
کچہ جواب نہ دیا اور منتظر وحی الہی تہی تا اینکہ وقت نماز دیگر داخل ہوا اور پڑہنی نماز عصر مین مشغول ہوی جبرئیل آیت
لیکر نازل ہوی إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ بعد اوسکی حضرت نے ابو البشیر سی پوچہا کہ نماز عصر تو نے
ہماری ساتہہ ادا کی اونسی کہا کہ ہان یا رسول اللہ اور یہہ حال مخصوص ہی یا کہ نہین سب لوگ اس مین
داخل ہین اور یہی حدیث صحیح مین واقع ہوا ہی کہ ایک نماز سی دوسری نماز تک کفارہ گناہان کہ درمیان
ان دونو نمازونکی واقع ہوا ہی اگر کبیرہ نکیا ہو اور ابو حمزہ ثمالی نی نقل کیا ہی کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام
نی فرمایا کہ جناب نبی نے ارشاد کیا ہی کہ یہہ آیہ وَأَقِمِ الصَّلَوٰةَ الخ امیدوار ترین آیات قرآنی سی
ہی قسم اوس خدا کی کہ مجکو بشیر اور نذیر مبعوث کیا ہی کہ اگر کوئی تم مین سی واسطی وضو کی قیام کری

معاصی اعضا اوسکی سی جھڑتی ہین اور جسوقت کہ منہہ اپنا اور دل اپنا متوجہ کرتا ہی طرف حق تعالے کی بیچ نماز کی گناہ اوسکی بخشی جاتی ہین حال اوسکا مثل حال اوسکی ہی کہ شکم مادر سی پیدا ہوا ہو اوسی وزراور بعد اوسکی فرمایا کہ ای علی مثل نماز پنجگانہ واسطی امت میری کی مانند اوس نہر کی ہی کہ دروازی تمہاری پر جاری ہو پس جو شخص کہ اوسمین پانچ مرتبہ غسل کرے کثافت اوسکی مین نہین رہیگی اسیطرحسی جو شخص کہ پانچ نوبت نماز پڑہیگا کثافت معاصی مین اوسکی سی دور ہوتی ہی قولہ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ حضرت صادق علیہ السلام نے تفسیر اس آیہ مین فرمایا ہی خَلَقَهُمْ لِيَفْعَلُوا مَا يَسْتَوْجِبُونَ بِرَحْمَتِهِ فَيَرْحَمُهُمْ پیدا کیا اونکو تاکہ بجالاوین وہ چیزکو کہ سبب لائق رحمت اوسکی کی ہوین پس رحم کرے خدا اونکو کتاب کافی مین مرقوم ہی کہ ابو عبید حذا نے کہا کہ حضرت صادق سی تفسیر اس آیہ کی وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ سوال کیا مینی حضرت نے فرمایا کہ ای ابا عبیدہ لوک اختلاف کرتی مین بیچ قول حق کی اور وہ سب ہلاک ہین مگر اوس شخص کو کہ رحم کری تیرا رب اور وہ شیعہ ہین اور واسطی رحمت اپنی کی خلق کیا ہی اونکو اور یہی معنی ہین قول حق تعالی کی وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ اور فرمایا واسطی طاعت امام کی یعنی حضرت نے فرمایا کہ لِذٰلِكَ اشارت ساتہہ رحمت کی ہی اور مراد رحمت سی طاعت امام ہی یعنی کہ واسطی طاعت امام کی انکو پیدا کیا قولہ

تکملہ دہم سیپارہ سیزدہم قولہ مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ گیارہ حرف مین بنا بینات اسکا بان سی وہوتی ہین نکلی وس سی یہہ عبارت هٰؤُلَاءِ لِمَوَالِي آلِ الْمُصْطَفَى الْهَادِي

۱۵ ۲۹۱ ۱۱۷ ۴۳

آیاتہا ۱۱۱ کلماتہا ۱۷۷۶ سورة یوسف مکیة حروفہا ۱۶۶ ۷ رکوعہا ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٓرٰ تِلْكَ اٰيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قُرْاٰنًا

مین خدا دیکھنی والا یہہ آیات قرآن ظاہر ہین بدرستیکہ نازل کیا ہمنی اس سورہ کو قرآن

عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ

عربی شاید کہ تم سمجھو ہم بیان کرتی ہین اوپر تیری بہترین

الْقَصَصِ بِمَا اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَاِنْ كُنْتَ

قصص کو ساتہہ وحی کرنی ہماری کی طرف تیری اس قرآن کو بدرستیکہ تہا تو

مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغَافِلِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ

قبل اسکی ہرآئنہ غافلون سی وقتیکہ کہا یوسف نی واسطی باپ اپنی کی

يَا اَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ

ای باپ میری بدرستیکہ دیکہا ہمنی گیارہ ستارونکو اور آفتاب اور ماہتاب کو دیکہتا ہون مین انکو

لِيْ سَاجِدِيْنَ ۝ قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلٰى اِخْوَتِكَ

واسطی میری سجدہ کرنی والی ہین کہا یعقوب نی ای فرزند میری نہ بیان کر تو خواب اپنی کو اوپر بہائیون اپنی کی

فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا اِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝

پس مکر کرینگی وہ واسطی تیری کسی مکر کو بدرستیکہ شیطان واسطی انسان کی دشمن ہی ظاہر

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ

اور اسیطرحسی برگزیدہ کریگا تجہکو پروردگار تیرا اور تعلیم کریگا تجہکو تعبیر خواب سی

وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَا اَتَمَّهَا عَلٰى اَبَوَيْكَ

اور تمام کریگا نعمت نبوت اپنی کو اوپر تیری اور اوپر فرزندان یعقوب کی جسطرحسی کہ تمام کیا نعمت کو اوپر دو باپ تیری کی

ع مِنْ قَبْلُ اِبْرَاهِيمَ وَاِسْحَاقَ ط اِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

اگلی اس سی کہ وہ ابراہیم اور اسحاق ہین مقرر تحقیق کہ پروردگار تیرا دانا ہے محکم کار ہے
ابی بن کعب نے جناب رسالت پناہ سی روایت کی ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ سکھاؤ تم لوگونکو سورہ یوسف کو
بدرستیکہ جو مسلمان کہ تلاوت کری اوسکو اور اہل اپنی کو تعلیم کری حق تعالی سکرات مرگ اوسپر آسان کرتا ہی اور
اوسکو قوت عطا کرتا ہی کہ ہرگز کسی مسلمان پر حسد نہین کرتا ہی ابو بصیر نی ابو عبد اللہ علیہ السلام سی روایت
کی ہی جو شخص کہ سورہ یوسف کو قرات کری ہر روز یا ہر شب مبعوث کرتا ہی حق تعالی روز قیامت
مین در حالیکہ جمال یوسف علیہ السلام کا اور نہ پہونچی گا اوسی خوف روز قیامت اور بندہ گان صالح سی محسوب
ہوگا اور روایت کی ہی اسمعیل بن زیاد نی ابی عبد اللہ علیہ السلام سی اور اونہون نی پدران اپنی سی کہا کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی کہ نہ رہنی دو عورتونکو مکانون غرفہ دار مین اور نہ سکھلاؤ تم اونکو
کتابت اور نہ تعظیم کرو تم اونکو سورہ یوسف اور سکھلاؤ تم اونکو کاتنا اور سورہ نور اور روایت ابی
بصیر مین لکھا ہی کہ یہہ سورہ توریت مین مکتوب ہے قولہ تعالی قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ
ابن عباس نی جناب نبی سی روایت کی ہی کہ فرمایا اونحضرت نی کہ حق تعالی عربکو دوست کہتا ہی تین وجہ سی ایک وجہ
یہہ ہی کہ مین عربی ہون اور دوسری یہہ کہ قرآن عربی ہی تیسری یہہ کہ کلام اہل جنت عربی ہی قولہ تعالی لَمِنَ الْغَافِلِينَ بعضی علما
مین مذکور ہی کہ نزول اس سورہ کا واسطی تسلی حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ کی بعد اطلاع واقعہ ہای
حسنین علیہم السلام کی ہی درصورت اسکی اسطرح سی تہی کہ ایک روز سیدہ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ
بیٹھی تہی اور حسنین علیہم السلام گود مین تہی کبھی لب اوپر لب حسن علیہ السلام کی رکھتی تہی اور کبھی منہہ حسین علیہ السلام کی
منہہ پر ملتی تہی ناگاہ بفرمان الہ جبرئیل امین آئی اور خطاب رب العالمین پہونچایا کہ یا رسول اللہ آیا حسنین کو
بہت دوست رکھتی ہو کہا کہ آری اَوْلَادُنَا اَكْبَادُنَا یعنی کس طرح سی دوست رکھون نہین کہ یہہ دونو پارہ جگر ہی

ہین اور دونو نور بصر میری ہین جبرئیل نی عرض کی کہ ای سید کسکو زیادہ دوست رکھتی ہو تم جناب
نبی نی فرمایا کہ ای برادر یہہ دونو موتی ایک صدف کی ہین اور ہر ایک آسمان شرف کے اور یہہ دونو موتی ایک درج
کی ہین اور ستارہ ایک برج کی ہین یہہ دو جگر گوشہ رسول ہین اور میوہ دل بتول ہین اور نسل اسد اللہ اور سبط رسول اللہ
سی ہین ای برادر جبرئیل دونونکو مین نہایت دوست رکھتا ہون جبرئیل نی کہا ای سید ملک جلیل کہتا ہی کہ ای
حبیب میری آگاہ ہو کہ ایک انمین سی زہر سی شہید ہوگا اور دوسرا تیغ بیدریغ سی قتل ہوگا ہر گاہ حضرت نی جبرئیل
سی قصہ زہر حسن اور قصہ قتل حسین سنا رونی لگی اور فرمایا کہ کون شخص اسطرح کی بیرحمی کریگا
جبرئیل نی کہا کہ ایک جماعت امت تیری سی ہین کہ باوجود دعای ایمان اور امید شفاعت کے
اس کار بد کو عمل مین لاوینگے حضرت نے فرمایا کہ ای جبرئیل امت میری کس جرم اور گناہ سی حسن کو شربت
زہر پلاوینگے اور کس گناہ سی حسین کو قتل کرینگی اس سید عالم جفای امت سی بہت ملول ہوئی جبرئیل کی واسطے
خورسند دل اون حضرت کی پیغام پہونچایا کہ نَحْنُ نَقُصُّ اَحْسَنَ الْقَصَصِ اور فرمایا ہی کہ
معاملہ عاصیان امت سے عجب نکرو اور واقعہ برادران یوسف سی فکر کرو اگر یہہ امت پیغمبر تہی وہ نسل پیغمبر
سی تہی اگر یہہ امت تیری ہی تو وہ برادر اوسکی ہین پس در حقیقت یہہ سورہ واسطی تسلی دل مصطفی ص
کی اور بلا کشان کربلا کی نازل کی ہی اور پوشیدہ نرہی کہ یہہ مصیبت جناب سید الشہدا ع کی عظیم ترین
مصیبتونکی ہی کہ ابتدای آفرینش آدم سی تا این دم کوئی ذبیحات نہین گذرا کہ مصیبت اوسکی مثل مصیبت
جناب سید الشہدا ع کی ہو اور حق سبحانہ تعالی نے جمیع انبیا اور اوصیا کو انکی قبل از وقوع کی جانگداز
کربلای معلی سی خبر دی ہی پس بنابر اسکی نزول سورہ یوسف کا واسطی تسلی جناب نبی ص کی محل
تامل ہی بلکہ بعضی روایات سی معلوم ہوتا ہی کہ استماع مصیبت انکے قبل از وقوع کی باعث
تسلی غمزدگان اور بلا رسیدگان ہوی ہی چنانچہ کتاب احتجاج مین لکھا ہی کہ حجت خدا

صلوات اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہر کاہکہ زکریا نام نامی جناب سید الشہداء کا زبان پر لاتے تھے حزن اور
گریہ اونپر غلبہ کرتا تھا حق سبحانہ تعالے سے سبب اسکا پوچھا حق تعالیٰ نے وحی کی کہ تکلم بکلمہ کہیعص ہو
کہ اس سے جو گریہ کی معلوم ہوئی اس واسطے کہ کاف اشارہ ہے اسم کربلا کا اور ہا سے ہلاکت عترت مراد ہے اور یا سے یزید
علیہ اللعن والعذاب کہ قاتل حسین ہے اور عین سے مراد تشنگی اونکی اور صاد سے صبر اونکا مراد ہے پس زکریا
بہت سا روئے اور بعد اسکے واہب العطایا سے فرزند کی درخواست کے اور استدعا کی کہ اوسکی مصیبت
مین مجھے مبتلا کر جسطرح کہ بہترین خلق اپنے علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا کو ساتھ مصیبت حسنین کے مبتلا
کیا تو نے حق تعالیٰ نے یحیی کو پیدا کیا اور بشارت مصیبت شہادت اونکی کا زکریا کو پہنچایا اور مدت
حمل یحیی اور امام حسین چھ مہینے کی تھی اور یہ مخفی نہیں ہے کہ اعلام اس آیات سے ہے کہ انسان سنے ایک مصیبت
کو قبل از وقوع اوسکے اور آرزو کرے کہ اسیطرح کی مصیبت مین ہم بھی گرفتار ہوں چنانچہ اسی واسطے
ظاہر ہے اور ازین قبیل اور روایتیں ہیں کہ ذکر کرنا اونکا باعث طول کا ہے اور وہ روایتیں کہ جنسے اخبار
انبیائے سابق کا معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہیں چنانچہ مروی ہے ہر کاہکہ آدم علیہ السلام زمین پر آئے طلب حوا
مین گرد زمین پھرتے تھے تا اینکہ صحرائے کربلا مین عبور کیا اور جسوقت کہ داخل اوس صحرا مین ہوئے افواج
حزن اور اندوہ متوجہ طرف اونکے ہوئے اور ہر گاہ جائے قتل حسین پر پہنچے پاؤن اونکے ٹھوکر ایک سنگ کے
لگی کہ خون اوس سے جاری ہوا پس آدم نے منہہ طرف آسمان کے بلند کیا اور عرض کی کہ پروردگارا تمام زمین پر
طے کیا میں جو اندوہ اور الم کہ اس زمین مین مجھے لاحق ہوا کسی زمین مین نہیں ہوا پس حق تعالیٰ نے وحی کی کہ
اس زمین مین فرزند میرا حسین شہید ہوگا چاہا میں نے کہ تجھے اندوہ اور اذیت اوسکی مین شریک کروں اور
خون تیرا ساتھ خون اوسکے کے شریک ہو آدم نے عرض کی کہ خداوندا کشندہ اوسکا کون ہے وحی ہوئی
کہ کشندہ اوسکا یزید ملعون ہے کہ اہل زمین و آسمان اوسپر لعنت کرتے ہیں پس آدم نے یزید پر

مکر لعنت کی اور روانسی روانہ ہوی اور حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام پر کا یکہ کشتی پر سوار
ہوی اور کشتی کی ملاطم مین پہنچی کشتی طلاطم امواجسی مشرف بغرق ہوی اور نہایت خوفناک ہوی اور جناب
احدیت مین عرض کی کہ کسی زمین مین ایسا طلاطم مجہی نہین پہنچا ہی کہ جو اس زمین مین پہنچا پس جبرئیل
نازل ہوی اور کہا کہ ای نوح یہہ وہ جگہہ ہی کہ فرزندان خاتم المرسلین اور فرزند بہترین اوصیا اسمین شہید
ہوگا نوح نی عرض کی کہ پروردگارا کشندہ انکا کون ہی حق تعالی نی فرمایا کہ یزید لعین ہی کہ اہل آسمان
اور زمین اوسپر لعنت کرتی ہین پس نوح نی اوسپر لعنت کی تا اینکہ کشتی غرق ہونی سی بچی اور کوہ جودی پر
ٹھہری اور حضرت ابراہیم نی ٹھوکر لی اور حضرت ابراہیم گری اور سر مبارک انکا بسبب صدمہ کی شکستہ ہوا
اور خون جاری ہوا اور وہ حضرت استغفار کرنی لگی اور جناب احدیت مین عرض کی کہ مجہسی کیا گناہ سرزد
ہوا ہی کہ لایق اس عذاب اور تادیب ہوا ہون پس جبرئیل نازل ہوی اور کہا کہ ای ابراہیم کوئی گناہ تجہسی صادر
نہین ہوا ہی لیکن یہہ ایک وہ جگہہ ہی کہ نور دیدۂ محمد مصطفی و فرزند برگزیدہ علی مرتضی علیہم السلام
اسمین یہان شہید ہوگا خدا نی چاہا کہ تو بہی اس بلا مین موافقت اوسکی کری اور خون تیرا بہی اسمین
مین گرے اتجائی ابراہیم نی کہا کہ ای جبرئیل کون ہوگا قاتل اوسکا جبرئیل نی کہا کہ وہ یزید ملعون ہی کہ اہل آسمان
اور زمین اوسپر لعنت کرتی ہین پس ابراہیم نی ہاتہ اوٹھایا اور اوس ملعون پر لعن کی اور بقدرت
حق تعالی اسپ اوس حضرت کا بہی لعن مین ساتہہ انکی موافقت کرتا تہا اور آمین کہتا تہا ابراہیم اوس سی خطاب کیا
کہ تو کیون آمین کہتا ہی عرض کی اوسنی کہ اس جہت سی کہ بسبب شوخی اوسکی کی تجہی مین نی گرایا مینی اور تجہسی خجالت
کہینچی مینی اور ازین قبیل اور انبیا کی بہی روایات آ کاہی آئی ہین بنا حرف طولکی نہین مرقوم کی ہین اور عظمت
اس مصیبت کی ایسی ہی کہ کسی پر مخفی نہین ہی ہی چنانچہ علامہ تفتازانی کہ از مشاہیر علمای اہل خلاف
سی ہی شرح مقاصد مین لکہتا ہی لیکن وہ چیز کہ جاری ہوئی ہی بعد اونکی اوپر اہل بیت نبی صلی اللہ علیہ

کی پس ظہور اوسکا اس حقیقت سے ہی کہ نہین محال ہی واسطی پوشیدہ کرنی کی اور بدی اوسکی اپ
حقیقت سی ہی کہ نہین اشتباہ ہی اوپر کسی صاحبان عقل کی سو اسطی کہ نزدیک ہی کہ گواہی دین
اسکی جمادات اور حیوانات اور روتی ہین واسطی اوسکی زمین اور آسمان اور پارہ پارہ ہون پہاڑ
اور پتھر اور باقی رہی کی بدی عمل اوسکی کی جب تک کہ پی در پی آوین کی مہینی اور گذرین کی زمانی
پس لعنت خدا کی ہو اوپر ظالم کی اور جو کہ راضی اس امر سی ہو اور جو کہ ساعی ہو اس ظلم مین اور آئندہ
عذاب آخرت کا شدید ہی اور باقی ہی اور اگر کہا جائی کہ بعضی علماء مذہب ہمارے سی لعن یزید کو جائز
نہین جانتی ہین باوجود جاننی اس ظلم کی کہین کی ہم کہ واسطی حمایت کرنی اس امر کی کہ مبادا لعن
ترقی کری طرف علی کی جیسا کہ یہہ شعار روافض کا ہی انتہی کلامہ علامہ المذکور علیہ ما علیہ قولہ
وکذلک یجتبیک الایہ یعنی جسطرحسی کہ تجھی بسبب اس خواب کی کہ دلالت کمال نفس تیری پر
رکھتا ہی برگزیدہ کیا اسیطرحسی برگزیدہ کریگا تجھی واسطی نبوت اور سلطنت کی قولہ یا بنی
لاتقصص الخ منقول ہی کہ یعقوب کی بارہ بیٹی تہی اور یوسف کو سب سی زیادہ دوست رکھتی تہی اور
نہایت تربیت مین انکی مصروف تہی سو اسطی کہ بجمال ظاہری اور بکمال باطنی موصوف تہی اور بہائی اس جہت
سی حسد کرتی تہی اور مروی ہی کہ سرای یعقوب مین ایک درخت تہا ہر کاہکہ کوئی بیٹا انکی پیدا ہوتا تہا ایک شاخ
اوسمین سی آمد ہوتی تہی اور ہمراہ اوس پسر کی بالیدگی تہی اور یعقوب وہ شاخ بیٹی کی حوالی کرتی تہی کہ
یہہ عصا تیرا ہی کہ ساتہہ تیری اسنی نشو و نما پایا ہی ہر کاہکہ یوسف متولد ہوی کوئی شاخ پیدا نہوی اور
جسوقت کہ سات برسکی ہوی اپنی باپ سی کہا کہ ای پدر بزرگوار ہر ایک بہائی کو ایک عصا دیا تمنی مجہی
کسواسطی نہین دیتی خطاب آیا کہ ای یعقوب دعا کر حق تعالی نی جبرئیل کو بہیجا ساتہہ ایک عصا کی چوب
بہشت سے اور کہا کہ یہہ یوسف کو دیتا عصا اوسکا ہوا اور وہ چوب تہی زبرجد بہشت سی ایک شب

شب یوسف نے خواب دیکہا کہ اوس عصا کو زمین پر مارا اور برادران دیگر نے بہی زمین پر مارا عصا
یوسف کا بلند ہوا اور سبز ہوا اور سایہ دار ہوا اور متصل آسمان پہنچا اور عصا بہائیونکی اوسی حال پر ہے
اور پہر ایک ہوا چلی کہ عصای برادران کو گرا دیا اور اونکا عصا قائم رہا اور عصای برادران کو
دریا مین ڈال دیا حضرت یوسف اس خواب سے ترسان ہو کر بیدار ہوئی اور نزدیک باپ کی آئی پر کہا کہ باپ نے
اونکو ترسان پایا کہا کہ ایفرزند دلبند وای قرۃ العین میری باعث ترس تمہاری کیا ہی یوسف نے صورت حال
خواب پدر سی کہا پر کہا کہ بہائیون نے اس خوابکو سنا حسد انکا زیادہ ہوا اور باہم مکر کہنی لگی کہ یہہ خواب لالت
رکہتا ہی کہ وہ پیشوا جمیع خلائق کا ہوگا اور ہم سب محکوم حکم اوسکی ہونگی اور ہے منقول
ہی کہ فرط محبت یعقوبکی ساتہہ یوسف کی اسوجہ پر تہی کہ ایکساعت بہی بن روئی غایب ہونی دیتی تہی
اور شب و روز نزدیک اپنی رکہتی تہی ہرگاہ بارہوان برس شروع ہوا شب جمعہ کنار پدر مین سوتی تہی کہ
خوابمین دیکہا کہ آفتاب اور ماہتاب اور گیارہ ستاری آسمانسی نیچی آئی اور اونکو سجدہ کیا یوسف
خوف اس خواب سی بیدار ہوئی اور اپنی باپسی بیان کیا یعقوب نے جانا کہ اونکی واسطی مرتبہ رفیع ہوگا اور
برادران یازدہ گانہ اوسکو سجدہ کرینگی اور خود اور زوجہ اونکی کہ خالہ یوسف کی تہین کہ شمس و قمر
اشارہ انکی ہی تعظیم و تکریم بجا لاوینگی اور فکر کی کہ اگر بہائی انکی اس خوابکو سنینگی ہر آئینہ قصد
ایذا اونکی کا کرینگی اور کہا کہ ایفرزند نہ بیان کر اس خوابکو اپنی بہائیون سی **فائدہ تامہ** اس مقام
مین ہین اشکال مین ایک یہہ ہی کہ کس جہت سی حضرت یعقوب نے محبت یوسف کو فضیلت دی محبت
فرزندان دیگر سی اور اونکو زیادتی محبت اپنی کی مخصوص کیا خصوصًا ایسی ہنگام مین کہ جس سی
یہہ مفاسد برپا ہو کہا جائیگا کہ زیادتی محبت اور الطاف کی اسوقت ممنوع ہی کہ از جہت
رابطہ پدری اور محبت بشریت کی ہو ہرگاہ کہ بجہت کمالات دینی کی اور خصائل پسندیدہ کے

وچنانچہ حضرت یعقوب کو اسی جہت سے تہی یعنی بعین رضامندی خدا کی ہی اور عمل مین نہ لانا
اسکا خلاف مقتضای عقل و دین ہی اور بہتر نہونا محبت کا بنا بر مفاسد و مضرت کی کلیہ نہین ہے
والا جنگ و جدال کرنا جہاد مین اور شہید ہونا شہید کا ہمراہی نبی یا امام کی واسطے محبت اور عقیدت کا
باعث ہوتا ہی اور یہی ممکن ہی حتی اب اسکا اسطرح سے ممکن ہی کہ اوس پیغمبر اور نبی کو بوحی وغیرہ معلوم
ہوا ہو کچہہ محبت کرنا ممنوع نہین ہی اور یہی کہان سے معلوم ہوا لیکن اسقدر محبت یوسف سے کر
یہہ مفاسد نہوتی چنانچہ قبل اس مفاسد کی کاہی اونکو جانب رب العزت سے ہوئی تہی کہ بنا بر ر دسائل کی تو
مبتلای بلا ہو گا پس درحقیقت باعث اس مفاسد کا ر دسائل ہوا نہ کہ محبت اونکی واسطے یوسف کے
اور دوسری اشکال یہہ ہی باوجود فرمانے پدر شفیق نبی کی لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ کسطرحسے
نا فرمانی یوسف نبی کی اور تہہ آیہ دال ہی مسلک اہل سنت وجماعت پر کہ انبیا سے خطا ہوتے
ہی جواب اسکا یہہ ہی ہرگاہ بادلہ قطعیہ عقلیہ و نقلیہ عظمت انبیا ثابت ہی لہذا معنی اس آیہ کے
ماول ہین اور تاویل اسکی بعد ذکر کرنی دو تین ادلہ عظمت کے مرقوم ہوتی ہی فائدہ اسکا تمام ہوا اور
نفع اسکا عام دلیل اول یہہ ہی بدرستیکہ واجب ہی کہ نبی منصوص علیہ جانب خدا سے ہو اور
جو کہ منصوص علیہ اوسکی طرف سے ہو واجب ہی کہ معصوم ہو اسواسطے کہ اگر بالفرض کوئی جانتا ہو
کہ ایک شخص معصوم ہے اور وہ اختیار امام کیا جاتا ہو پس بالضرورت وہ شخص اوسیکو واسطے
امامت کی اختیار کریگا اور ہرگاہ کہ عصمت امور باطنی سے ہو اور علم اوسکا انسان کو متعسر بلکہ
متعذر ہی لہذا بنا بر حکمت حکیم علی الاطلاق کی بطریق اولی واجب ہو کا نبی معصوم کو بہیجے
اور دلیل دوسری یہہ ہی کہ وجوب بعثت نبی اسواسطے ہی ہرگاہ کہ انسان سے خطا جائز ہی لہذا
واجب ہی کہ ایک رئیس ایسا ہو کہ جسکی ہونی سے خطا سے دور ہون بہ نسبت نہونی اوسکی کی اور اگر وہ

وہ بھی معصوم ہو پس لابد ہی کہ اوسکی واسطی ایک اور رئیس ہو اور اسیطرح سی الی غیر النہایہ تسلسل لازم آتا ہے
اور یہہ باطل ہوا ہی اپنی مقام مین اور یہی یہہ وجہ دلیل ہادی تعین عصمت ائمہ پر بھی دلالت کہتی ہین
کما لا یخفی علی اللبیب اور بعضون کا شبہہ اسیطرح سی کیا ہی کہ درصورت اشتراط عدالت تسلسل لازم نہین
آتا جواب اس شبہہ یہہ ہی کہ عادل سی جواز خطا اور صدور گناہ ممکن ہی بلکہ ہوسکتا ہی کہ عادل
کبھی فاسق ہوجاوی اور فاسق کبھی عادل ہوجاوی اور ایک شبہہ اور بھی لوگون نی کیا ہی اور وہ یہہ ہے
ہرگاہ کہ نبی کا بھیجنا واسطی دور ہونی خطا کی ہی پس صورتیکہ ہر شہر اور دیار مین ایک نبی ہوئی تو زیادہ
دوری خطا سی ہوگی بہ نسبت ایک نبی ہونی کی اور جواب اسکا یہہ ہی کہ اس صورت مین توقیر انبیا کی ہاتھ
سی جاتی ہی اور معہذا اہانت ہر نبی کی اطاعت دوسری نبی سی انکار کریگی اور معاملات وغیرہ کہ بابیکدیگر
ہونگی اونمین فساد ہوگا اور بھی بھیجنا ہر پیغمبر کا شہرہای مخصوص کو باوجود مساوی ہونی سب انبیا
ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہی اور بہی اگر اسی وقت عقل کی جاوی پس کسواسطی یہہ شبہہ کیا جاوی کہ
جمیع ناس معصوم ہون اور اگر بالفرض کسی وقت مین تو ندرت تعدد انبیا ہوا ہی کہان سی معلوم ہوا
کہ احدہما محکوم فرمان دیگر نہ تہا فافہم اور تیسری دلیل یہہ ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی اطیعوا اللہ
واطیعوا الرسول پس قرین کرنا اطاعت رسول کو اطاعت اپنی سی معلوم ہوتا ہی کہ جمیع امور مین
اطاعت رسول کی مثل اطاعت خدا واجب ہی اور یہہ محال ہی کہ حق تعالی حکم کری کہ تم معاصی اور
خطا مین بھی اطاعت رسول کرو خصوصا اوس صورت مین کہ ارسال نبی معصوم اوسکی حیطہ قدرت مین
ہوا اور معہذا ترجیح بلا مرجح ارسال نبی غیر معصوم مین لازم آتی ہی اور سوای اسکی اور بھی
ادلہ قاطعہ ہین کہ جن سی عصمت انبیا اور ائمہ معلوم ہوتی ہی خوف طول کی مرقوم نہ ہوئین اب تاویلیں
بیان کیجاتی ہین جاننا چاہیئی کہ وہ یہی کہ لانقصص سی معلوم ہوتی ہی نبی تیز ہی ہی مگر وہ ہی

اور خلاف نہی تنزیہی حرام نہین ہی اور قرینہ نہی تنزیہی کا یہہ ہی کہ علت اسکی کید ادراک کو آتا ہے
اور اگر تاویل اسکے کچہہ بہی بس منافات اسکی ساتہہ آیہ اسی سورہ مین لازم آتی ہی اور وہ آیہ یہہ ہی کہ
وَاِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ اور دوسری یہہ ہی کہ وَكَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ
السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ اور یہی اندونو آیتون سی عصمت حضرت یوسف کی ثابت
ہوتی ہی قولہ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ نعمت سے مراد یا نعمت دنیا ہی اور یا نعمت نبوت ہی چنانچہ تفاسیر
دونو فریق مین مرقوم مین لیکن بنا بر خطا برادران یوسف کی انبیا ہونا آل یعقوب کا مشکل ہی اور تاویل
اسکی یہہ ہی کہ مراد آل یعقوب سے وہ فرزند ہای یعقوب ہون کہ جنسی خطا سرزد نہوی ہو اور اکثر
مفسرین کا اعتقاد یہہ ہی کہ برادران یوسف انبیا تہی لیکن یہہ اعتقاد قریب بصواب نہین ہی اور سید مرتضی
رضی اللہ عنہ نی فرمایا ہی کہ کوئی دلیل قائم اسپر نہین ہوئی ہی کہ برادران یوسف چاہئی کہ انبیا ہون باوجود
ارتکاب اس عمل قبیح کی اور ابن بابویہ رضی اللہ عنہ نی کتاب نبوت مین ابن سدیر سی روایت کی ہی کہ سنی او
کہا کہ مینی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی استفسار کیا کہ اولاد یعقوب انبیا تہی یا نہ حضرت نی فرمایا کہ
انبیا نہ تہی بلکہ اولاد نبی تہی اور رحلہ سعد سی تہی اور عمل قبیح اپنی سی توبہ کیا تہا اور تفسیر عیاشی مین بتوسط ابن
صالح بجلی سی منقول ہی کہ عرض کی مینی خدمت ابی عبد اللہ علیہ السلام مین کہ آیا انبیا تہی برادران یوسف
فرمایا کہ نہین اور فرمایا اتقیا اور ابرار بہی محسوب تہی اور کیونکر محسوب ہون حالانکہ کہا اونہون نی واسطی باپ اپنی
کے تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ اور سلیمان بن عبد اللہ طلحی سی روایت کی گئی ہی کہ مینی عرض کی
خدمت ابی عبد اللہ علیہ السلام مین کیا حال تہا فرزندان یعقوب کا آیا خارج ہوئی تہی ایمان سی کہا کہ آری او
کہتا ہی کہ مینی عرض کی خدمت حضرت مین بس کیا کہتی ہین آپ بیچ حق آدم کی فرمایا حضرت نی کہ ترک کرنا اوسکا
کو ہکذا فی مجمع البیان وغیرہ اور ظاہر نزدیک مترجم کی یہہ ہی کہ قول امیر مومنین کا برادران یوسف کا تہا بابت

نہایت بعید ہی خصوصاً بنا پر مسلک امامیہ کی کہ وہ عصمت انبیا اور ائمہ کی قائل ہین ہر چند کہ ترک اولی تو
انکی انبیا سی متصور ہی لیکن ترک اولی امور مباح مین ہوتا ہی کہ معاصی مین اور ما نحن فیہ اسی قبیل سی ہی چنانچہ
وجوہ بعد قائل ہونی نبوت برادران یوسف سی کہ مرقوم ہوتی مین ظاہر ہوتا ہی اور وہ وجوہ یہہ ہین وجہ
اول یہہ ہی کہ عدم اطمینان احد الانبیا آخر سی لازم آتا ہی اور یہہ مشکل ہی خصوصاً جسوقت کہ وہ دونو باپ بیتی
پدر اور فرزند ہون اسواسطی کہ وہ دونو حال ایک دوسری سی بخوبی آگاہ ہونگی تفصیل اسکی یہہ ہی کہ فرمانا
یعقوب کا یا بنی لا تقصص رؤیاک علی اخوتک فیکیدوا لک کیدا دال ہی اسپر کہ
پدر کو سوء ظن اپنی اولاد سی حق یوسف مین تہا یہہ تو بینامہ ہی کہ اولاد اپنی کو سوای یوسف کی
انبیا نہ جانتی تہی اور وجہ دوسری یہہ ہی کہ کہنا اس کلمہ کا کہ ان ابانا لفی ضلال مبین
ایسی پدر بزرگوار کی حق مین کہ وہ یقیناً محسوب از جملہ انبیا تہی ساتہہ قول نبوت برادران یوسف کی جمع نہین
ہوتا بلکہ منافی ابرار ہونی کا بہی ہی اور وجہ تیسری یہہ ہی کہ حسد برادران یوسف معلوم ہوتا ہی اور انبیا حسد سے
مبرا ہوتی ہین اور وجہ چوتہی یہہ ہی کہ کہنا برادران یوسف کا اقتلوا یوسف با نبوت جمع نہین ہوتا اسواسطی
کہ نبی سی محال ہی کہ بے سابقہ جرم کی کہ موجب قتل ہو حکم کسیکی قتل کا کری خصوصاً اس صورت کہ وہ مقتول
از جملہ انبیا ہو اور وجہ پانچوین یہہ ہی کہ کہنی لا تامنا علی یوسف وانا لہ لناصحون سی مکر
اور کید معلوم ہوتا ہی اور انبیا کذب اور کید سی مبرا ہوتی ہین اور وجہ چھٹی یہہ ہی کہ کہنی ارسلہ معنا
غدا یرتع ویلعب وانا لہ لحافظون سی خلف وعدہ ثابت ہوتا ہی کہ انہون نی خلف وعدہ حفاظت
کیا بلکہ ایذا انکو پہنچائی اور وجہ ساتوین یہہ ہی کہ خبر دیتی حق تعالی وجاؤا علی قمیصہ بدم کذب سی کذب
انبیا لازم آتی ہی اور وجہ آٹہوین یہہ ہی کہ شروہ بثمن بخس سی معلوم ہوتا ہی کہ یوسف کو معرض بیع
مین لائی اور بیع آزاد کی درست نہین ہی خصوصاً جسوقت مین کہ اولاد نبی سی ہووی اور وجہ نوین یہہ

فرماتی حق تعالی سی كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ معلوم ہوتا ہی کہ حق تعالی نی
حضرت یوسف سی تصریف بدی اور فحشا کی پس اگر برادران یوسف بہی انبیا ہوتی کہ اونسی تصریف بدی
اور فحشا کرنا والا ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہی اور وجہ دسوین یہہ ہی کہ فرمانا حق تعالی کا اِنَّهٗ مِنْ
عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ حق یوسف مین ورنہ کہنا حق اون کی مین اس سی معلوم ہوتا ہے کہ برادران یوسف انبیا نہ تہے

لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ○
البتہ ہی بیچ یوسف کے اور بہائیون اوسکی کی نشانیان واسطی سائلین کے

اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ
جس وقت کہ کہا اونہون نی البتہ یوسف اور بہائی اوسکا دوست تر ہی طرف باپ ہمارے کی ہم سی حال آنکہ ہم قوت وار ہین

اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا
درستیکہ باپ ہمارا البتہ بیچ خطای ظاہر کی ہی قتل کرو یوسف کو یا ڈالو اوسکو بیچ زمین کے

يَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ○
تا خالی ہووی واسطی تمہارے روی پدر تمہاریکا اور رہو تم بعد یوسف کی گروہ شایستگان

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ
کہا ایک والی اونمین سے نہ قتل کرو تم یوسف کو اور ڈالو تم اوسکو بیچ قعر چاہ کے

يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ○ قَالُوْا
تا لیوین اوسکو بعضے گذرنی والی راہ کی اگر ہو تم کرنی والے کہا اونہون نی

يٰٓاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ○ اَرْسِلْهُ
کہ ای باپ ہمارے کیا ہی واسطی تیری کہ نہین جانتا تو ہمکو امین اوپر یوسف کی حال آنکہ ہم واسطی اوسکی البتہ خیرخواہ ہین بہیج تو اوسکو

معنا غدا يرتع ويلعب وإنا له لحافظون ○ قال إني ليحزنني أن

ساتھ ہمارے کل کو کہ میوے کہاوے اور بازی کرے اور ہم اوسکی نگہبان ہیں کہا یعقوب نے بیشک مجھکو غمگین کرتا ہی یہہ کہ

تذهبوا به وأخاف أن يأكله الذئب وأنتم عنه

لیجاؤ تم اوسکو واسطی مفارقت کی اور ڈرتا ہوں میں اس بات سے کہ کہا جاوی اوسکو بھیڑیا اور تم اوس سے

غافلون ○ قالوا لئن أكله الذئب ونحن عصبة إنا إذا

بی خبر ہو کہا اونہوں نی کہ اگر کہا جاوی اوسکو بھیڑیا اور حال آنکہ ہم قوت دار ہیں بیشکہ ہم تبکہ ہم

لخاسرون ○ فلما ذهبوا به وأجمعوا أن يجعلوه في غيابت

ہر آئینہ زیانکار ہونگی پس جبکہ لی گئی یوسف کو اور متفق ہوئی وہ یہہ کہ ڈالیں اوسکو بیچ قعر

الجب وأوحينا إليه لتنبئنهم بأمرهم هذا وهم لا يشعرون

کوئیں کی اور وحی کی ہمنی طرف یوسف کی ہر آئینہ آگاہ کریگا تو اونکو ساتھ امر اونکی کی یہہ حال آنکہ وہ نہیں جانتی

وجاءو أباهم عشاء يبكون ○ قالوا يا أبانا إنا ذهبنا

اور آئی نزدیک باپ اپنی کی وقت عشا کی روتی تھی کہا اونہوں نی کہ ای باپ ہمارے بیشکہ گئی تھی ہم

نستبق وتركنا يوسف عند متاعنا فأكله الذئب وما

آگی پیچھی دوڑتی تھی اور چھوڑ گئی ہم یوسف کو نزدیک متاع اپنی کی پس کہا لیا اوسکو بھیڑیی نی اور نہیں ہے

ثلثه

أنت بمؤمن لنا ولو كنا صادقين ○ وجاءو على قميصه بدم

تو باور کرنیوالا واسطی ہمارے اگرچہ ہیں ہم راست گو اور لائی اوپر کرتے اوسکی کی خون

كذب قال بل سولت لكم أنفسكم أمرا فصبر جميل والله

جھوٹ کو کہا یعقوب نے بلکہ آراستہ کیا واسطی تمہارے نفسون تمہارے نی کار بزرگ کو پس صبر نیک ہی اور خدا سے

الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝ وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا

امانت ڈہونڈہتی جاتی ہی اوپر اوس چیزکی کہ صفت کرتی ہو تم اور آیا کاروان پس بہیجا اونہون نے

وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً

پانی لانی والی اپنی کو پس ڈالا اوسنی ڈول اپنی کہا اوس شخص نی یہہ بشارت ہی کہ یہہ لڑکا ہے اور چہپایا اوسکو واسطی تجارت کے

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ

اور خدا دانا ہے ساتہہ اوس چیز کی کہ عمل کرتی ہین وہ اور بیچا برادران اوسکی نی ساتہہ قیمت کہوٹی کی کہ وہ درہم چند تہین

وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ۝

اور تہی وہ برادران حق یوسف مین عدم رغبت کرنے والون سے

قولہ لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ الخ منقول ہی کہ برادران یوسف سی بن یامین تہی اور وہ برادر عینی یوسف کی تہی اور باقی علاتی تہی اور روایت مین آیا ہی کہ حق تعالی نی چہار حصہ حسن یوسف کو عطا کیا تہا اور دو حصہ مین سب خلائق شریک تہی ابو سعید خدری نی پیغمبر خدا سی روایت کی ہی کہ حضرت وہ فرماتی تہی کہ شب معراج آسمان پر دیکہا مینی یوسف کو کہ نہایت حسن و لطافت کہتی ہین متعجب ہو مین اور پوچہا مینی کہ یہہ کون ہین کہا مینی نی کہ یوسف ہین اصحاب آنحضرت نی سوال کیا کہ یوسف کو بسطرح سی دیکہا آپ نی فرمایا کہ مثل شب چاردہ کی درمیان ستارونکی اور کعب الاحبار نی روایت کی کہ حق تعالی نی صورت سب پیغمبرونکی آدم کو دکہلائی ہرگاہ کہ طبقہ ششم آسمان مین یوسف کو دیکہا کہ تاج وقار سر پر رکہی تہی اور لباس بادشاہی پہنی اور ردای کرامت دوش پر رکہی تہی اور دست راست اونکی ستر ہزار فرشتی استادہ اور علی ہذا القیاس دست چپ کو بہی اور سب آواز تسبیح و تہلیل مین مشغول تہی اور آگی اونکی ایک درخت سبز تہا کہ اوسکو درخت سعادت کہتی تہی اور جسوقت کہ وہ چلتی تہی وہ درخت اونکی ساتہہ حرکت کرتا تہا آدم نی

آدم نی عرض کی کہ بار خدایا یہہ کون ہی ندا پہونچی کہ ایک شخص ہی فرزندان تیری سی کہ جمیع مردم حسد
اوسکا کرینگی بسبب اوس حسن کی کہ مین اوسکو عطا کرونگا آدم نی پوچہا کہ بار خدایا کیا چیز دیگا تو فرمایا کہ حسن بہت سا
دونگا مین آدم نی معانقہ کیا اونسی اور بوسہ اونکی چشم پر دیا اور فرمایا حضرت آدم نی کہ لَا تَاسَفْ
یَا بُنَيَّ وَاَنْتَ يُوْسُفُ یعنی اندوہ نکر تو ای فرزند میری کہ تو یوسف ہی پس اول حسن شخص نی کہ
یوسف نام رکہا آدم تہی در خبر مین ہی کہ آدم علیہ السلام اول خلقت مین مثل جمال صورت یوسف کے
تہی ہر گاہ کہ گندم کو تناول کیا حسن اور نور اونسی زائل ہوا اور حق تعالی نی وہ یوسف کو دیا اور منقول
ہی کہ شب تار روشنی ہوا اونکی سی مثل روز روشن کی ہوتی تہی اور کہونگروالی بال تہی اور فراخ چشم تہی اور باریک
کمر تہی اور باریک بینی تہی اور دانت چہوٹی تہی اور داہنی رخساری پر ایک خال سیاہ تہا اور درمیان
دونو چشم کی ایک علامت نورانی تہی مثل ماہ تابان کی ہر گاہ کہ ہنستی تہی نور اونکی دندان سی چمکتا تہا کہ در و دیوار
کو روشن کر دیتا تہا اور لطافت اندام اسوجہ پر تہا ہر گاہ کہ سبزی کہاتی تہی جلد سی معلوم ہوتی تہی القصہ ہر گاہ کہ
یوسف نی خواب کو اپنی باپ سی بیان کیا اور اونہون نی باخفا اوسکی حکم کیا اور اتمام نعمت کی خبر دی ہر گاہ کہ اب اونہون نی
اظہار کیا رشک حسد اور ان حرکت مین آئی اور تدبیر اونکی مین مشغول ہوئی جسطرح کی حق تعالی فرماتا ہی وَاِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ
وَلٰکِنْ قولہ قَالُوْا يَا اَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا مروی ہی کہ ایک روز یعقوب نی کچہہ کہانا پکایا تہا اور ہمسایہ
مین اونکی ایک درویش تہا کہ بو طعام اوس تک پہنچی اور اوسکو اوس طعام سی نہ دیا خطاب آیا کہ ای یعقوب
ہر گاہ اوس درویش کو طعام سی محروم کیا تو نی اس سبب سی بلا میری کی اٹہانی ہوگی اوسی انکو یوسف نی خواب کو
دیکہا القصہ برادران یوسف نی ایک روز بزرگوار اپنی کی آئی اور عرض کی کہ فصل بہار ہی اور زمین
سر سبز ہی کیا قباحت ہی کہ اگر یوسف کو ہماری ساتہہ صحرا کو بہیجو تم یعقوب نی فرمایا کہ مین نی بہار
رخسار یوسف مثل بلبل خزان دیدہ ہون کاروان کہو کہ تم سیر گلعذار مین ہو اور مین خار ہجر یوسف مین گرفتار

ہون فرزندان یعقوب اذن اونکی سی محروم ہوی اور نزدیک یوسف کے آئی اور اونکو بانواع حیل راغب کیا
اور بزبان حال کہنی لگی کہ موسم گل و سبزہ ہی غنیمت جاننا چاہئی بعد اسکی ایام خزان ہی یوسف نی
ہرگاہ کہ نام تماشا سنا خاطر مبارک اونکی متوجہ تماشا ہوی اور ہمراہ برادران واسطی رخصت کے خدمت
پدر بزرگوار مین آئی اور اجازت چاہی اوسوقت یعقوب متفکر ہوا اور کہا برادران یوسف نی یا ابانا مالک
ہکذا فی بعض التفاسیر اور بنا بر روایت صحیح معتبر کے اسطرحسی مسطور ہئی ابو حمزہ روایت کرتا ہی کہ روز
جمعہ مسجد مدینہ مین نماز صبح ہمراہ امام زین العابدین کی بجالایا مین ہرگاہ نماز اور تعقیب سے فارغ ہوی
دولتخانہ اپنی کو تشریف لی گئی اور مین ہمراہ اونحضرت کی تہا بعد اسکی اونحضرت نی طلب کیا ایک
کنیزک اپنی کو کہ نام اوسکا سکینہ تہا فرمایا کہ جو سائل دروازہ میرسی جائی اوسکو کہانا دینا کہ آجکا دن روز جمعہ
کا ہی مینی عرض کی کہ ایسا حسی نہین ہی کہ ہر سوال کنندہ مستحق ہو فرمایا ای ثمالی خوف کرتا ہون کہ بعض
سوال کنندسی مستحق ہون اور ہم اوسکو کہانا نہ دین پس نازل ہووی چیز کہ جو نازل ہوی یعقوب اور آل یعقوب پر
طعام دیا چاہئی بدرستیکہ یعقوب ہر روز ایک گوسفند ذبح کرتی تہی اور تصدق کرتی تہی بعضکو
مصرف سائلین مین لاتی تہی اور بعض مصرف عیال مین پس ایک شب جمعہ کو ہنگام افطار ایک سائل
روزہ دار مسافر غریب کہ نزدیک خدا کی منزلت عظیم رکہتا تہا در یعقوب سی گذرا اور ندا کی کہ طعام دو اور
یہہ سنتی تہی اور چند بار ندا کی اون لوگون نی نہ دیا مایوس ہوکر وہ پہرا اور کہا اوسنی کہ اِنَّا
لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ رویا اور گرسنہ سو رہا روز دیگر روزہ رکہا اور گرسنگی پر صبر کیا اور حمد
خدا بجالاتا تہا یعقوب اور اونکی آل اوس شب کو سیر ہوکر سو رہی ہرگاہ کہ صبح طالع ہوئی دیکہا انکی زیادتی
طعام شب کے باقی رہ گئی تہی بعد اسکی وحی کی حق تعالی نی طرف یعقوب کے اوسی وقت کہ ای یعقوب بدرستیکہ
ذلیل کیا تونی بندہ میرکو ساتہہ ایسی ذلت کے کہ بسبب اوسکی مستحق ادب اور غضب میرکا ہوا تو عقوبت اور ابتلا

ابتلا میری تجہیر اور فرزندان تیری پر نازل ہوگی ای یعقوب بدرستیکہ محبوب ترین پیغمبران اور گرامی
ترین پیغمبر انکا نزدیک میری وہ شخص ہی کہ رحم کری مساکین و بیچارگان بندگان میریکو اور انکو نزدیک
کری اور کہانا دی ای یعقوب آیا رحم نہ کیا تونی بندی میری کہ عابد تہا اور قانع باندک طعام حلال دنیا
تہا ہوا ای یعقوب اور فرزندان تیری سیر ہوکر سو رہی حالانکہ زیادتی طعام کی نزدیک تیری تہی ای یعقوب
بلا ساتہہ دوستون میری کی نزدیک تر ہی دشمنونسی بعبرت خود قسم کہاتا ہون مین کہ نازل کرتا ہون مین طرف
تیری بلا اپنی کو پس مہیا ساتہہ بلا میری کی رہو ابو حمزہ ثمالی نی کہا کہ فدا ہون مین آپ پر کس وقت مین
یوسف نی خواب دیکہا تہا فرمایا کہ اوسی شب کو کہ یعقوب اور آل یعقوب سیر ہوکر سو رہی تہی قولہ
قالوا لئن اکلہ الذئب ونحن عصبۃ الخ ہرگاہ یعقوب نی بمبالغہ فرزندان دیکہا اور رسم خواہش
یوسف واسطی سیر کی پائی دل ہجران یوسف کہا وبقضای رضای الہی راضی ہوکر فرمایا کہ یوسف کو غسل دو
اور بالون مین شانہ کرکی پوشاک پہنائی اور وہ پیراہن حضرت ابراہیم کا تہا کہ جبرئیل بہشت سی لائی تہی
اور بوقت گرانی اونکی کی آگ مین پہنایا تہا اور بمیراث یعقوب کو پہنچا تہا پہنایا اور اونکو بہائیونکی ساتہہ
کردیا اور فرمایا کہ لیجاؤ اونکو شجرۃ الوداع کی ٹہرو جب تک کہ مین تمہاری پاس آؤن اور شجرۃ الوداع ایک
درخت تہا جو کوئی کہ سفر کو جاتا تہا ہمراہیان اوسکی جگہہ اوسکو وداع کرتی تہی فرزندان بموجب ارشاد کی
بجالائی پس یعقوب نی عمامہ شبعیہ سرپر رکہا اور کمر باندہی اور عصا ہاتہہ مین لیکر روانہ ہوئی اور نکلنا
یعقوب کا خلاف معمول تہا لہذا جو کہ دیکہتا تہا تعجب کرتا تہا ہرگاہ کہ یعقوب پہنچی فرزندان اونکی واسطی تعظیم
کی اوٹہی اور قدم بوسی کی اور یعقوب نی یوسف کو گلی لگایا اور فرزندان دیگر سی کہا کہ اس پسر سی بوی
جد و پدر کی سونگہتا ہون اسی واسطی دیدار اوسکی سی مطلق سیر نہین ہوتا ہون بعد اسکی کہا کہ ایفرزند ارجمند وای
مونس دل دردمند اگر مجہسی ہوسکتا تو مین تجہکو گردن اپنی پر سوار کرتا اور لیجاتا اور پہر لاتا مین لیکن تیرا

ضعیف اور نحیف ہی اور منتظر دعا ہر روز کہ تیرے بکار ہیگا زنہار شب تک جنگل مین نرہیو اور دل پر بار حزن
فراق خراش نکیجیو بس اگر آج کی شب صحرا مین رہیگا تو خوف جلا دینی آتش فراق کا ہی یوسف جہکی
واسطی چومنی قدم باپ اپنی کی یعقوب نی سر مبارک اونکا اوٹہایا او پیشانی نورانی پر بوسہ دیا اور
کہا کہ ای قرۃ العین میری ایک ساعت میری گود مین بیٹہہ تو کون جانی کہ کل تقدیر ہماری کیا ہی ای یوسف
تجہی چار وصیت کرتا ہون تمین کہ ان چارونکو خاطر اپنی سی فراموش نکرنا اول یہہ ہی کہ خدا کو کسی حال مین
فراموش نہ کرنا اور دوسرے ہر بلا مین توکل بفضل خدا کرنا اور تیسری حَسْبِيَ اللهُ نِعْمَ الْوَكِيل
بہت سا پڑہنا کہ اس کلمہ نی جد تیری ابراہیم خلیل کو آتش سی نجات دی ہی اور وصیت آخر یہہ ہی کہ مجکو فراموش
نکرنا کہ مین تجکو فراموش نکرونگا مخفی نہی کہ یوسف کی ایک بہن تہین کہ نام اونکا دنیا تہا وقت رخصت اونکی بعد
کی سوتی تہین ناگاہ خواب مین دیکہا کہ دس بہیڑیی یوسف کو کنارہ پر سی لیی جاتی ہین یہہ خواب وحشت اثر دیکہکر
اوٹہین اور پوچہا کہ یوسف کہان ہین لوگون نی کہا کہ ساتہہ بہائیون کی صحرا کو گئی کہا کہ باپ نی اجازت دیدی
کہا لوگون نی کہ ہان اجازت دی کہا وامصیبتاہ کہ زمانہ بیوفا اور روزگار پر جفا نی ہماری تئین
مفارقت کی مصیبت مین گرفتار کیا اور دوڑین جدائی کا دل پر بسینی لایا پس بتعجیل تمام منہہ طرف دروازے کی کیا تا
پہنچی درخت شجرۃ الوداع کی پہنچین دیکہا کہ یعقوب یوسف سی گفتگو کرتی ہین نزدیک آئین اور پاؤن یوسف پر گرپڑین
اور مقنعہ اپنا گردن یوسف مین ڈالا اور کہا ای برادر بجان برابر ایسا معلوم کر اور کنیزان اپنی سی جان تو مجہی اپنی
ساتہہ لیجا جہان تک بہین نہ الگ کرکی تم جہان اوس جگہہ کی مژگان سی جہاڑونگی مین اور جس وقت کہ پانی ہوگی تشنگی
لہری ہو کر دونو ہاتہہ مثل کاسہ کی رکہونگی اور اگر احتیاج کہانا کہانی کی ہوگی تو لکڑیان چن کر کہانا پکاؤنگی
مین ای خورشید فلک خوبی اور گوہر صدف یعقوبی اگر ہمراہ مجہی لیجاؤ گی ہرگز دل اس عاجزہ کو درد فراق اپنی مین
مبتلا نہ کری تو اور جگر اس ضعیفہ کو ساتہہ آگ جدائی کی نہ جلاوی تو اور زیادہ ایک شب بہی درد فراق مبتلا نکرنا

نکرنا یوسف ان باتون سی رونی لکی پس یعقوب نی یوسف کو گود مین لیا روتی ہوی آوازِ الفراق کی یوسف نی
باپکو روتی دیکہا قطرات اشک کی برسانی لکی اور کہا ای پدر بزرگوار سبب رونی تمہاری کا کیا ہی اور یہہ
اضطراب اور بیقراری اور بیتابی کسواسطی ہی کہا ای نورِ دیدہ میری تمہاری جانی سی مجہی غم کی میری دل تک غمگین
پہنچتی ہی نہین جانتا مین کہ انجام کار کیا ہوگا مجہکو فراموش کرنا کہ مین ہمیشہ تیری خیال مین ہونگا بعد اسکے
یوسف نی اپنی باپکی ہاتہہ کو بوسہ دیا اور اپنی بہن کو رخصت کیا پس بار دیگر فرزندونکو یعقوب علیہ السلام
نی واسطی محافظت یوسف کی تاکید بہت فرمائی بہائیون نی یوسف کو کندہی پر چڑہا کی منہہ طرف راہ کے
کیا یعقوب نے آواز دی کہ مین اسجگہہ سی شہر کو نہ جاؤنگا جب تک تم لوگ پہرو کی پہر کہا کہ آہستہ جاؤ اور بزودی
منظر میری سی غائب نہو مطابق کہنی کی آہستہ جانی لگی اور یعقوب دیکہتی تہی ہر گاہ قریب ہوا کہ نظر یعقوب سے نہاں
ہون یعقوب نی ایک آہ ماری اور کہا کہ ای فرزندان میری یوسف کو پہیر لاؤ تا ایکبار دیگر دیکہون مین حسرت فرقت
فرمانی کی یوسف کو پہیر لائی یعقوب نے انکو گلی لگایا اور فرمایا کہ میری تئین فراق اپنی مین چہوڑی جاتی ہو
یوسف نے پدر بزرگوار کو تسلی دیکر وداع کیا اور متوجہ براہ ہوی اور یعقوب نے باسوز تمام مراجعت کی ہر گاہ کہ
درخت وداع پہنچی ہر شاخ سی آوازِ الفراق الفراق کی سنی معلوم کیا کہ زیر پردہ غیب عجب رنگ ہی ای برادران
ایمانی اور ای اخلای روحانی مقام حسرت افسوس ہی کہ حضرت یعقوب باوجود علم کی کہ یوسف ہمراہ برادر
واسطی سیر کے جاتی تہی اور بنا بر کید برادران کی اسقدر مضطرب تہی کہ بیان سابق الذکر سی ثابت ہوا حال جناب
سید الشہدا علیہ السلام کا بہ نظر تامل دیکہا چاہیی کہ جسوقت کہ جناب علی اکبر نی رخصت کا زار طلب کی بعد رخصت
دینی کی جناب سید الشہدا بنظر ناامیدی اور حسرت کے دیکہنی لگی اور مانند ابراہیم کی وقت ذبح فرزند اپنی کی آنکہین
بند کین تہین اسی طرح سی امام حسین نی وقت وداع علی اکبر کی آنکہین اپنی بند کین اور روئی اور فرمایا اللہم
اشہد فقد برز الیہم غلام اشبہ الناس خلقا وخلقا ومنطقا برسولک

گواره رہ تو پس دربستیکه جاتا ہی طرف ان اعدا کی شبیه ہین لعل اونکا خلقت اور خلق مین اور گویائی
مین ساتھ رسول کی بعد اسکی جناب علی اکبر متوجه کارزار ہوی اور جماعت کثیر کو داخل جہنم کیا بعد
اسکی خدمت پدر بزرگوار مین آئی اور عرض کی که ای پدر بزرگوار تشنگی نی ہلاک کیا اور بار زره
وغیره تعب مین لایا مجہی پس آیا کوئی سبیل پانی پینی کی ہی پس جناب امام حسین رونی لگی اور فرمایا که واغوثاه
ای فرزند میری کہان سی پانی لاؤن مین تہوڑیسی جنگ اور کر قریب ہے که جد نبی محمد مصطفی صلعم سی ملاقات
کری پس ایسا کاسه پلاوینگی که بعد اوسکی پیاسا نرہیگا تو بعد اسکی علی اکبر متوجه کارزار ہوی اور
خوب لڑی پس منقذ بن مره نی ایک تیر مارا که گہوڑیسی نیچی آئی اور آواز دی که ای پدر بزرگوار سلام
وداع کرتا ہون اور یہ جد میری کہڑی ہین که تمہین سلام کہتی ہین اور کہتی ہین که جلد آؤ تم پس ایک آواز
کی اور انتقال کیا بعد اسکی جناب سید الشہدا آئی اور نعش مبارک پر کہڑی ہوی اور فرمانی لگی قتل الله
قوماً قتلوك ما اجرأهم علی الله وعلی انتهاك حرمة رسول الله یعنی قتل کری خدا اوس
قوم کو که قتل کیا تجکو کیا بیحیائی اور جرأت ہی خلاف خدا اور رسول پر اور ہتک حرمت رسول پر بعد
علی الدنیا بعدك العفا بعد تیری خاک ہی زندگانی دنیا پر راوی کہتا ہی وخرجت زینب بنت
علی تنادی یا حبیباه یا ابن اخاه وجاءت فانکبت علیه اور باہر نکلی زینب بیٹی
علی کی اور پکارتی تہی که ای حبیب میری اور ای بہتیجی میری اور آئین پس گر پڑین اوپر نعش کی بعد اسکی
جناب سید الشہدا اونکو لیکر داخل خیمه ہوی کذا قیل فی الملہوف ہرگاه که یوسف کو لیکئی اور نظر یعقوب سی
غائب ہوی تہی مین پراو مار دیا اور کہا که آگی ہمارے چل تو یوسف رونی لگی اور کہا ای برادران مینی کیا قصور
کیا ہی که ساتھ میری یہ خواری عمل مین لاتی ہو اور مجکو پیاده دوڑاتی ہو بہائیون نی از روی طعن کی
کہا وه ستاری اور ماہتاب اور آفتاب نی که تجکو سجده کیا بلا که تا فریاد تیری کو پہنچین یوسف نی کہا که تمکو

تمکو کیا ہوا ہی آیا حال پیر کنعان سی اندیشہ نہین کرتی ہو کودکی اور ضعیفی میری پر رحم نہین کرتی ملتفت
سخنان اونکی کی نہ ہوی اور ایک طمانچہ مارا اور دوڑا آگی ہرکاہ اس حالسی تہوڑی سی راہ قطع کی بند نعلین ٹوٹ گیا
پس پا برہنہ اوپر کانٹونکی دوڑانی لگی یہان تک کہ پانون اونکی مجروح ہوی اور ماندی ہوی پس اونکو
بیچ کانٹونکی درحالت گرسنگی اور تشنگی کہینچتی تہی اور حضرت یوسف ہرچند کہ جزع کرتی تہی کوئی نہ سنتا تہا
اور جس بہائی کی پاس جاتی تہی واسطی شفاعت کی وہ طمانچہ مارتا تہا اسی طرح سی اونکو صحرا مین دوڑاتی
تہی تا اینکہ آفتاب بلند ہوا اور تشنگی یوسف پر غالب ہوئی متوجہ طرف روبیل کی ہوی اور کہا کہ تو سب سی
بڑا ہی اور پسر خالہ میرا ہی اور بہائی میرا ہی اور باوجود کہ باپ نی میری تئین تیری سپرد کیا ہی پاس پر
تو رحم کر اوپر بیچین میری روبیل نی سنکر طمانچہ مارا نزدیک شمعون کی آئی اور واسطی پینی کی طرف آب طلب کیا
اور اوس ظرف کہ یعقوب نی واسطی یوسف کی پانی اور دودہ بہرا تہا لا اور فرمایا تہا کہ ابہی لب یوسف سی
بوسی شکر تیر آتی ہی جسوقت کہ پیاسی ہون پلائیو شمعون نی پانی اوس ظرف کا پہینک دیا یوسف نی پوچہا کہ
ای شمعون اس پانی کو کیون تمنی پہینک دیا شمعون نی کہا کہ مین دوار رکہتا ہون کہ خون تیری حلق سی
گراؤن مجرد سننی کی بدن یوسف پر لرزہ ہوا اور خوف جان سی آب نان فراموش کیا اور ہرگاہ کہ یوسف
کو قصد برادران معلوم ہوا روبقبلہ ہوکر دعا کرنی لگی ای وہ خداوند ہی تو کہ ابراہیم کو آتش نمرود
سی نجات دی تم نی پدر ضعیف میری پر رحمت کر اور مجکو قتل سی نجات دی یہودا نی کہ اس مناجات کو
سنا رگ برادری حرکت مین آئی اور پیشانی پر عرق آیا اور یوسف سی کہا کہ ای برادر دل خوش رکہہ
جب تک جان میری تن مین ہی کوئی شخص تجکو ہلاک نہین کر سکتا پس یوسف کو اپنی حمایت مین لیا
اور بہائیونسی کہا کہ دست تعدی دراز مکرو آخر تمنی مجسی عہد کیا تہا کہ قصد قتل یوسف کرینگی اس کہنی
سی غصہ برادران نی تسکین پایا اور متفق ہوی اسبات پر کہ یوسف کو قعر چاہ مین ڈال دیا چاہی مگر ادریغا

یہہ احوال شدت اور شورش مین لاتا ہی حزن اور غمکو اور شعلہ ور کرتا ہی آتش غمکو کانون سینہ مین بیان ہو
مصائب کہ جناب سید الساجدین ہمراہی حرم محترم جناب سید الشہدا مین گذری ہین چنانچہ روایت مسلم گچکار
سی معلوم ہوتا ہی ہر گاہ کہ زینب خاتون کی نظر سر برادر بزرگوار پر پڑی اور وہ سر نہایت حسن و صفا
اور نور ضیا مین تہا اور شبیہ ترین خلق کا رسول خدا سی اور خضاب محاسن مبارک سی قطرہ تہا اور
ہوا محاسن شریف کو کبہی جانب راست اور کبہی جانب چپ کت دیتی تہی سر اپنی کو چوب محمل سی مارا اسقدر
کہ خون بر قدسی زمین پر گرا اور فریاد کی کہ ای فلک ماست بسبب ظلم ان تیرہ رونکی چہپ گیا تو
اور فرماتی تہین کہ یا اخی قلبک الشفیق علینا ما لہ قد قسا وصار صلیبا
ای بہائی تیرا دل ہم پر شفیق تہا اوسکو کیا ہوا واسطی اوسکی ہم پر سخت اور کرخت ہوا یا اخی
لو تری علیا لدی الاسیر مع الیتم لا یطیق وجوبا ای برادر بزرگوار کاش دیکہتی
تم علی بن الحسین کو وقت اسیر ہونی کی کہ باوجود یتیمی کی وہ ضعیف اور رنجور کی نہین طاقت رکہتا ہے
کہ جواب دینی کی کلما اوجعوہ بالضرب ناداک بذل یقیض دمعا منسکبا اور ہر گاہ کہ
درد مین لاتی ہین اوسکو بسبب زد و کوب کی پکارتا ہی تمکو بسبب خواری کی اشک جاری کرتا ہی
یا اخی ضمہ الیک وقربہ وسکن فؤادہ المرعوبا ای بہائی اوسکو سینی سی اپنی لگالو اور
تسکین دو دل خوف رسیدہ اوسکو ما اذل الیتیم حین ینادی بابیہ ولا یراہ مجیبا
کس قدر ذلیل کیا ہی یتیم تیرکو جسوقت کہ پکارتا ہی باپ اپنی کو اور نہین دیکہتا اوسکو جواب دینی والا
اور وہ کنوان کہ جسمین یوسف کو ڈالا چاہتی تہی تین فرسخ کنعان سی تہا اور منہہ اوسکا تنگ تہا
اور پایان مین کشادہ اور راہ سی دور تہا اور ہر گاہ کہ یوسف کو اوس کنوئین پر لائی ہر چند یوسف دامن
ایک ایک کا پکڑتی تہی فائدہ نکرتا تہا اور ابر دیدہ سی آب حسرت برساتی تہی مین ہمت برادرانسی کیا

کیا وہ فانہ جمعی تھی یوسف نے ہر گاہ دیکھا کہ بنظر رحمت مجکو نہین دیکھتے ہین فرمایا
کہ مجھے مہلت دو تا دو رکعت نماز پڑھوئین کہا کہ تم نماز پڑھنا کیا جانتے ہو کہا کہ آخر
پیغمبرزادہ ہوئین اور ہمراہ والد بزرگوار کی محراب طاعت مین کھڑا ہوا ہوئین بھائیون نے
بھائیونسے کہا کہ یوسف کو نماز پڑھ لینے دو پس حضرت یوسف نے نماز ادا کی اور بعد الفراغ
نماز کی موہنہ خاک پر رکھا اور عرض کی خداوندا میرا نگہبان تو ہی مین بندہ تیرا ہون
راضی برضا تیری ہون چاہی تو بخش اور چاہی تو ہلاک کر ہر گاہ مناجات سے فارغ
ہوئے بھائیون نے کہا کہ پیراہن اوتار دو یوسف نے کہا ہیہات ہیہات زندہ کو عورت
پوشش چاہیئے اور مردہ کو کفن یہی میرا چھوڑ دو اگر مرجاؤن تو بی کفن نرہون اور اگر جیتا رہون
تو ستر عورت کرون بھائیون نے کہا ہر گاہ کہ برہنہ ہو گا تو گیارہ ستاری اور ماہ اور سورج
تجکو برہنہ نرکہین کی آخر الامر بزور پیراہن وہنون نی اوتار لیا اور رسی اونکی کمر مین
باندہی اور ڈال دیا کہا یوسف نی کہ ای برادران جو کچہ چاہتی جور و جفا میری
حق مین کیا ایک نصیحت کرتا ہوئین کہ اوسکو سنو اور اوسپر عمل کرو بھائیون نے کہا کہ
کیا نصیحت کرتا ہی تو یوسف نی کہا کہ باپ کو اچھی طرحسے رکھیو اور خدمت کرنا کہ
وہ نہین جانتے ہین کہ تمنی مجہی کیا سلوک کیا ہی کہ اگر وہ جانین کی تمپر بددعا کرین گے
اور خوف کرو عقوبت پدری سے ترذیل نی ہنسکر موہنہ پہیرلیا اور چھری لیسی رسی کو کاٹ
دیا اور یوسف نیمہ چاہ مین تہی کہ رسی کٹی یوسف نی کہا کہ دریغ کہ دیدار پدر نادیدہ
رشتہ زندگانی منقطع ہوا یسن زندگی سی دست بردار ہوکر کام اپنا حوالہ بخدا کیا اور
ندا پہونچی جبرئیل کو کہ بندہ میرا کہو لی جبرئیل بہ یک لحظہ سدرۃ المنتہی سی قعر چاہ مین پہونچے

اور یوسف کو ہوا مین لیا اور یوسف کو غش آگیا اور آہستہ آہستہ جبرئیل نی اونکو تہ
چاہ مین پہونچایا اور اوپر ایک پتہر کی تہا یا خطاب پہونچا ای جبرئیل جامہای بہشت
پہناؤ اور سر انکی کو اپنی گود مین رکہو اور ہاتہ اپنی کو اونکی زخم پر رکہو کہ تا التیام
پا دین اور جب ہوشمین آوین تو ہمارا اسلام کہیو اور کہیو کہ غم نکہا تو کہ ہمنی تجکو واسطی تخت
اور جاہ کی پیدا کیا ہی نہ واسطی تحت چاہ کی جبرئیل نی عرض کی کہ الہی مجہی طاقت دی
کہ مین اپنی تئین بصورت یعقوب دکہلاؤن تو ایک زمانہ سات اوسکی تسلی ہو حکم پہونچا
کہ اسیطرحسی کر جبرئیل بصورت یعقوب آئی اور سر یوسف کو اپنی کنار مین لیا جسوقت
کہ حضرت یوسف ہوشمین آئی دو بونہات کردن روح الامین مین ڈال دی اور فریاد کی کہ
ای پدر بزرگوار کہان تہی تم اور بہائیون نی مجہی کیا سلوک کیا اور مجہی خدمت تمہاری سی
محروم رکہا اور تمکو میری فراق مین مبتلا کیا اور سر و پا برہنہ کر کی بیابان ہلاکت
مین دوڑایا جو کچہہ کہ ستم اور جفا اونسی ہوسکی مجکو پہونچائی آب و نان مجہی باز رکہا اور
رخساری میریکو سات ضرب طمانچہ کی کلرنگ کیا گیسون میریکو سات خاک اور خون کی
ملایا اور پیراہن کہ تمنی اپنی ہات سی پہنایا تہا مجہی لی لیا اور رسی سخت میری کمر مین باندہی
اور لکد بیداد میری پشت پر ماری اور سرنگون چاہ مین لٹکا دیا ای پدر بزرگوار میری مونہہ
کو دیکہہ تو کہ طمانچہ میری مونہہ پر مارا کہ زخم ہوگیا ہی اور بیٹہہ اور پہلو میرمین نگاہ کرو کہ اثر
جراحت موجود ہی یوسف یہہ باتین کرتی تہی اور دیوار چاہ سی آواز آہ و نالہ آتی تہی
اور جبرئیل بہی خروش کرتی تہی اور ملائکہ بہی روتی تہی آخر جبرئیل نی بلطافت ہو کر
کہا کہ مین یعقوب نہین ہون مین روح الامین فرستادہ رب العالمین ہون بعد اسکی سلام

الٰہی یوسف کو پہونچایا اور طعام اور شراب بہشت کا اونکو کھلایا بعد اسکی
خوشخبری نجات پانی چاہ سی اور پہونچنی جاہ کو دی چنانچہ قول حق تعالی کا
مشعر اسکی طرف ہی کہ وَاَوْحَیْنَا اِلَیْہِ لَتُنَبِّئَنَّہُمْ الآیہ ہر گاہ کہ جبرئیل نی چاہا کہ اپنی مقام
کو جاوین حکم الٰہی ہوا کہ دو تین روز کنوئین مین رہ اور سر یوسف کو کنار مین لی
کہ غریب اور تنہا اور یار اور دیار اپنی سی دور پڑا ہی افسوس اور حسرت جسکا
مین خویش اور اقربای جناب سید الشہدا کی شہید ہوئی اور نوبت بجناب امام حسین ع
پہونچی بنظر اول جانب راست اور چپ دیکھا اور فرمایا کہ ھَلْ مِنْ مُغِیْثٍ
یُغِیْثُنَا ھَلْ مِنْ مُوَحِّدٍ یَخَافُ اللّٰہَ فِیْنَا کہان تہی برادران اونکی کہ مثل
یوسف اونسی امید اعانت کی رکہتی تہی یا کہ کوئی از اہل اسلام نہتا چنانچہ بعد از فرمانی
اونحضرت کی ھَلْ مِنْ مُوَحِّدٍ یَخَافُ اللّٰہَ فِیْنَا اوندینا جو اسکی دلیل یسر ہی اور بعد اسکی جناب
سید الشہدا متوجہ طرف خیمہ حرم محترم ہوئی اور فرمایا اپنی بہن سی کہ ملبوس کہنہ لاؤ
تا بعد ہلاکت کفن میرا ہو اور کوئی دست غارت دراز نکری اس احتیاط پر بہی اون
اشقیای بجسم مبارک کو برہنہ کیا تا بحدیکہ ساربان علیہ اللعنۃ والعذاب نی چاہا کہ ازار بند
سنہری لی لی اور دست مبارک بنا بر تھامنی ازار بند کے قطع کئی اور بیان اون ایام
شہدا کا بعد قتل کی یہ تہا مُرَمَّلَۃً بِالدِّمَاءِ یَابِسَۃً اَفْوَاھُھُمْ مِنَ الظَّمَا عَارِیَۃً مِنَ
الْاَلْبِسَۃِ سَائِلَاتُ الدِّمَاءِ مُقَطَّعَاتُ الْاَعْضَاءِ مُجَدَّلِیْنَ فِی الْفَلَوَاتِ نَازِحِیْنَ عَنِ
الْاَوْطَانِ مَدْفُوْنِیْنَ بِلَا اَکْفَانٍ مُفَرَّقَاتُ الرُّؤُسِ عَنِ الْاَبْدَانِ مُغَسَّلَۃً بِدَمِ الْجِرَاحِ مُجَرَّعَۃً بِحَاسَاتِ الرِّمَاحِ
مُتَوَلِّیْ دَفْنِہٖ اَھْلُ الْقُرٰی آلودہ تہی ریک اور خونسی خشک ہو رہی مونہہ اونکی تشنگی سی برہنہ ہی لباس

جاری تھا جسم اونکی سی خون اعضا اونکی پارہ ہوی تھی پڑی ہوی تھی صحرا مین
دور افتادہ تھی وطن سی دفن کیی گیی بدون کفن کی جدا کیی گیی ہین سر اونکی بدن سی
غسل دیی گیی ہین ساتھہ خون زخمونکی پلائی گئی تھی کاسہای برچھیون سی متولی ہوی
تھی دفن اونکی کی مردمان دہ پس اس مصیبت کو دیکھا چاہی کہان کہنا یوسف کا
کہ زندہ کو عورت پوشش چاہیی اور مردہ کو کفن اور کہان فرمانا جناب سید الشہدا
کہ ای بہن لباس کہنہ لا دو کہ مابعد شہادت کی بدن میرا عریان نرہی اور اسوقت
کلی لگنا سکینہ کا اور وہ حضرت جناب سکینہ سی نہایت محبت رکھتی تھی اور فرمانا
اونحضرتکا اوسوقت ان اشعار کو چہاتی سی لگانا اونکو اور آنسو پوچھنا اونکا اپنی آستین سی
شعر سَیَطُولُ بَعْدِی یَا سُکَیْنَةُ فَاعْلَمِی مِنْکِ الْبُکَاءُ اِذَا الْحِمَامُ دَهَانِی
قریب ہی کہ مفارقت دراز واقع ہوا چاہتی ہی پس جانتو ای سکینہ تجکو رونا لازم ہی
ہرگاہ مجھی موت گھیر لی لَا تُحْرِقِی قَلْبِی بِدَمْعِکِ حَسْرَةً مَا دَامَ مِنِّی الرُّوحُ فِی الْجُسْمَانِی
نہ جلا تو دل میرا کو ساتھہ جاری کرنی اسک اپنی کی کہ از روی حسرت کی جب تک روح
میری بیچ جسم میرا کی ہی فَاِذَا قُتِلْتُ فَاَنْتِ اَوْلٰی بِالَّذِی تَاْتِینَهُ یَا خِیْرَةَ النِّسْوَانِی
پس جس وقت کہ قتل کیا جاؤنمین پس تو سزاوار تر ہی تو روتی والونسی و بہتر ہین نسانون
کی اون کلمات سی کمال محبت اور درد فراق سکینہ سی معلوم ہوتا ہی کہ حالت اضطرار مین
یہہ مضمون فراق اظہار ہوا والا صبیہ صغیرہ معصومہ سی اظہار اپنی شہادتکا مناسب
نہین ہی چنانچہ اخفای شہادت مسلم دختر مسلم سی بعضی منازل مین کیا تہا اور یہہ بہی
محتمل ہی کہ ہرگاہ جناب سید الشہدا علیہ السلام جانتی تہی کہ بعد میری کو ہی

تسلی دینی والاہنین ہی لہذا اولسی واسطی ونکی کلمات تشفی آمیز فرمائیں اور حال محبت سکینہ کا یہہ تہا کہ بعد شہید ہونی جناب سید الشہدا کی ہر گاہ کہ نعش مبارک پر گذر ہوا جسم مبارک حسین سی لپٹ گئیں تا اینکہ چند عربونی بزور نعش مبارک سی جدا کیا بالجملہ افراد مصائب جناب سید الشہدا کی کہ اون اشقیا کی پہونچائی کمال افراد انواع مصائب سی چنانچہ ملاحظہ کیا چاہئی کہ ایک فرد مصیبت رسن باندہنی کا وہ تہا کہ برادران یوسف نی رسن کو باندہ کر چاہ میں لٹکا یا تہا اور جب کہ وسطی میں پہونچی تو رسن کو قطع کیا اور ایک فرد مصیبت رسن باندہنی کا یہہ کہ چند اہلبیت کو ایک رسن میں نزدیک باندہ کر سامنی یزید پلید کی لی گئی اور کہنا علی ابن الحسین کا اوسوقت میں کہ قسم دیتا ہوں ساتہہ خدا کی ای یزید کہ اگر اس حالسی ہمکو جناب نبی دیکہتی تو کیا حال ہوتا اونکا اور ایک فرد مصیبت کا یہہ تہا کہ برادران یوسف نی بدست کاروان حضرت یوسف کو بیع کیا تہا اور کاروانی نی واسطی غلام کرنی کی مول لیا تہا اور ایک فرد ظلم کا یہہ تہا کہ فاطمہ دختر جناب سید الشہدا کو ایک شقی نی واسطی کنیزی کی یزید سی طلب کیا اور ایک فرد مصیبت کا یہہ تہا کہ حضرت یوسف جبرئیل کو بید ربزرگوار اپنا سمجہہ کر اظہار مصیبت کرنی لگی اور ایک فرد مصیبت یہہ ہے کہ جسوقت ساربان نی دست ہای مبارک جناب سید الشہدا کی قطع کئی اور دراز کیا اوس شقی نی واسطی لینی ازار بند کے اوسوقت ایک غلغلہ اور شور گریہ و زاری کا بلند ہوا کہ کوئی اور میں کہتا تہا وا ابناہ وا مقتولاہ وا لہجاہ وا حبیناہ وا غریباہ یا بنی قتلوک وما عرفوک ومن شرب الماء منعوک وای فرزند میری وای مقتول میری وای فرزند میری

واي حسين ميري واي غريب الوطن ميري اي فرزند ميري شهيد كيا تجهي اور نه
پهچانا تيري تئين اور منع كيا پاني پيني سي پس هرگاه كه ديكها ساربان ني اس حالكو
درميان مقتولونكي چپ رها اور ديكها ميني تين شخصونكو اور ايك عورت كو كه گرد
اونكي بهت سي خلائق كهري هي كه زمين وهانكي بهر گئي اور برپا هي ملائكه كي آواز
آتي تهي ديكها ميني ايك وهمين سي كهتا تها كه اي فرزند ميري اي حسين فدا هون
تجهپر ميري مان اور باپ اور رسا ني تيري اور ديكها ميني كه جناب امام حسين ع تن بي
سري اوٹهه بيٹهي اور فرماني لگي لبيك يا جداه يا رسول الله يا ابتاه يا امير المؤمنين
و يا اماه يا فاطمة الزهراء و يا اخاه المقتول بالسم عليكم مني السلام بعد اسكي جناب سيد الشهدا روني
لگي اور فرمايا كه اي جد ميري قتلوا والله رجالنا يا جداه سلبوا والله نساءنا يا جداه
نهبوا والله رحالنا يا جداه ذبحوا والله اطفالنا يا جداه يعز والله عليك ان ترى حالنا و ما فعل الكفار
بنا اور سب يه حال سنكر گريه حضرت امام حسين كي رو رهي تهي بعد اسكي جناب نبي
ني كها كه كسني تيري هاتهه كو قطع كيا كه پهلي دست راست بعد اسكي دست چپكو
جناب امام حسين ع ني عرض كي كه اي جد ميري مدينه سي همراه ميري ايك ساربان
تها اور هرگاه كه مين وضو كرتا تها تو ازار كو اتار كر ركهه ديتا تها پس وه آرزو كرتا
تها كه يه ازار بند ميري واسطي هو پس نه ديتا ميرا اسواسطي تها كه مين جانتا تها كه وه
اس فعل كو كرني والا هي پس جب مين مقتول هوا تو وه مجهي درميان لاشونكي
ڈهونڈهني لگا پس پايا اوسني مجهي تن بي سر بعد اسكي تفحص كيا ازار بند كا اوسني
پس ديكها اوسني ازار بند كو كه ميني اسمين بهت گرهين دي تهين پس اوسني ايك گره

یوسف

کہولی پس مینی دست راست وراز بکر کے ازار بند پکڑ لیا اور جسقدر اونکی زور
کیا ہاتھہ نہ چہوٹا پس ساربان ڈہونڈہ کر ایک ٹکڑا تلوار کا لایا اور دست راست کو
قطع کیا بعد اسکی ایک گرہ اونی کہولی بعد اسکی پہر مینی دوسری ہاتھہ سی تہاما
اوسنی دوسرا ہاتھہ قطع کیا بعد اوسکی اوسنی آمد آب کی دیکہی لاشونین چہپا سی پس
ہر گاہ کہ پیغمبر خدانی سنا بہت بیلروئی اور متوجہ طرف ساربان کی ہوی اور فرمایا
کہ وای تجہکو ای جمال قطع کیا تونی دستہای حسین از روی ظلم کی کہ وہ ایسی دو
ہاتہہ تہی کہ جبرئیل بوسہ دیتی تہی اور اہل سماوات اور زمین اسکو مبارک جانتی تہی
جو تذلیل اور ظلم کہ ان اشقیانی کیا آیا کافی نتہا کہ اوسنی تونی دست قطع کئی سیاکری
حق تعالی تیری مونہہ کو دنیا اور آخرت مین محشور کری ہتی اوس گروہ مین کہ جنہون
نی خون ہماری کرائی ہنوز دعا تمام نہوی تہی کہ ہاتہہ اوسکی شل ہوی اور مونہہ
سیاہ ہو گیا انتہی منقول ہی کہ فرزندان یعقوب اوس شب کنعان کو نکلی اور زن یعقوب
تمام روز انتظار یوسف مین نیچی شجرۃ الوداع کی بیٹھی رہی اور خواہر یوسف کے بہی
ہمکلام تہی آیا کسواسطی ابتک یوسف نہین آئی اور نہایت اضطراب مین تہی
دینا اپنی باپ کو تسلی دیتی تہی اور اقسام کی سب عذر بیان کرتی تہین القصہ
یعقوب نی شب اوسی طرح بسر کی اور بوقت صبح ایک بستی پر کہ مشرف اوس صحرا پر
تہا آئی اور ہمراہ دختر کی بیٹہی اور راہ فرزندونکی دیکہتی تہی اور فرزندان
یعقوب اوس شب صحرا مین سورہی مگر یہودا بیدار رہا ہر گاہ دیکہا اوسنی کہ
بہائی سو گئی فرصت غنیمت پائی اور سر چاہ پر گیا اور آواز دی کہ ای بہائی

تو زندہ ہی یا مردہ ہی یوسف نی کہا کہ تو کون ہی کہ حال بیچار کا اسنی پرسش کرتا ہے
کہا اون نی کہ بہائی تیرا یہودا ہی یوسف رونی لگی اور کہا کہ ای بہائی کیا ہو حال
اوس شخص کا کہ کنار پدر اپنی سی جدا ہو کر کنوئیں مین پڑا ہوا اور نہ کوئی غمگسار
اور نہ مددگار ہو نہ روی زمین پر ہو کہ زندوںسی محجوب ہوا اور نہ اندرون زمین
کہ مووںسی محجوب ہو یہودا درد دل یوسف سی خروش مین آیا اور خردی اور تنہائی
اور بیکسی یوسف پر بہت سا رویا یوسف نے قعر چاہ سی آواز دی کہ ای برادر وصیت کا وقت
سی نہ ہنگام تعزیت یہودا نے کہا کیا وصیت کرتا ہی یوسف نے آواز دی کہ وصیت میری یہ
ہی ہرگاہ کہ وقت نماز شام ہمراہ برادران گہر مین پہنچو بیکسی میری یاد کرنا اور وقت
کہانا کہانیکی گرسنگی میری یاد کرنا اور جسوقت کپری پہنا برہنگی میری یاد کرنا اور
وقت شادیکی گفتگو میری تنہائی او پریشانی میری یاد کرنا یہودا نے سوزش اسکی ایسی
خروش کیا اور یہودا مرد بلند آواز تہا آواز رونیکی گوش برادرانمین پہونچی
اوٹہی اور سمت آوازکی چلی ہرگاہ کہ پہونچی دیکہا کہ یہودا چاہ پر بیٹہا روتا ہی کہا انہون نے
کہ ای یہودا کیون روتا ہی تو کہا اوسنی کہ حال اس غریب بیچاری پر روتا ہون انہون
نی یہودا کو ملامت کی اور چاہا انہون نی کہ چند پتہر کوئین مین پہینکین یہودا نے منع کیا انکو
اخر الامر ایک پتہر سر چاہ پر رکہکر کنعان کو روانہ ہوئی اور پیراہن یوسف کو خون گوسفند سے
آلودہ کیا اور نزدیک غروب آفتاب حوالی اوس پشتے کے پہونچی کہ یعقوب اوسپر تہے
کہ تمام روز انتظار مین گذرانا ناگاہ ایک گرد اوس صحرا مین ظاہر ہوئی یعقوب نے اپنی
بیٹی سی کہا کہ یہہ کیا گرد ہی اور لڑکی نی کہا کہ کیا عجب ہی کہ بہائی میری آتی ہون

یعقوب نے کہا کہ خوب طرح سے دیکھ تو کہتے ہین بجز داونکی کہنے کے دینا نے خوب طرح سے
دیکھا کہ ناگاہ کانپنے لگے یعقوب نے کہا اپنی دختر کو کس واسطے تجہی لرزہ ہوا کہا کہ اے
پدر بزرگوار بہائی میرے آتے ہین لیکن یوسف ہمراہ اونکے نہین ہین یعقوب نے بجز سننے اس
خبر کے آہ سوزان دل پر درد سے کہینچی اور کہا کہ انکو آواز دے کہ اوس پشتہ پر آوین دینا نے
نعرہ مارا کہ ایفرزندان یعقوب پشتہ پر آؤ کہ پدر بزرگوار تمہارے انتظار کرتے ہین
ہرگاہ اونہون نے جانا کہ پدر اس جگہ پر ہین دل اپنے سر پیٹنے لگے یعقوب سراسیمہ ہوے اور
اپنی بیٹی سے کہا کہ اے دینا یہ کیا آواز آتی ہے دینا نے مضمون اوس کا پایا آگاہ کیا نہین
ہوے دینا نے آواز دی کہ اے برادران دوڑو اور اپنے باپ کو دیکھو کہ حال اونکا
دگرگون ہے بعد اسکے دینا بیہوش ہوئین ولاد یعقوب دوڑے اور روبیل نے سر پدر
اپنے کو کنار اپنے مین لیا اور ہاتھ مونہہ پر رکہا اور کچھ اثر نفس نہ دیکہا خروش کیا اور
بہائیوں سے کہا کہ اے برادران یہہ کیا حرکت تہی کہ تمنے کی کہ باپ اپنے کو اپنے ہاتھ
سے ہلاک کیا بعد اسکے روتے ہوے باپ کو گہر مین لائے اور یعقوب تمام شب
بیہوش رہے اور صبح ہوشمین آئے اور کہا کہ نور چشم میرا کہان ہے سب بہائیون نے
باتفاق کہا یَا اَبَانَا اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ یعنے اے پدر ہمارے بدرستیکہ گئے ہم صحرا کو کہ باہم
سبقت کرتے تہے دوسرے برادر چہوڑ گئے یوسف کو نزدیک متاع اپنے کے
پس کہایا اوسکو گرک نے اور نہین ہے تو باور کرنے والا واسطے ہمارے اگرچہ ہین ہم
راست گو اور لائے وہ پیراہن یوسف کو کہ لیگئے تہے خون کو سفند سے آلودہ کر کے یعقوب نے
ہرگاہ کہ گفتار اونکے سنے اور پیرہن یوسف دیکہا بیہوش ہوے قوله وَجَاؤُ عَلے

قمیصه بدم کذب یعنی پیرہن یوسف کو بخون گوسفند آلودہ کرکی نزدیک
پدر کی لائی ہرگاہ یعقوب نی پیرہن یوسف کو خون آلودہ دیکھا بیہوش ہوی اور
دنیا بیٹی اونکی سرہالین آئین اور رونی لگین اور اپنی ہاتہہ کو اونکی سر پر رکہا اور
ہرگاہ قطرہ اشک رخسار یعقوب پر آ آنکہہ کہولی اور فرمایا کہ مین کہان ہون اونکی
بیٹی نی کہا اپنی کہر مین درمیان فرزندان اپنی کہ حضرت یعقوب نی پوچہا کہ یوسف کہان ہین
کہا وہ نہین لیکن فرزند دیگر ہین جوابمین فرمایا کہ کیا حاصل وقتی کہ یوسف نہون اور
بعد اسکی پیرہن یوسف کو طلب کیا اور سونکہا اور آہ کہینچی اور پہر بیہوش ہوگئی ہرگاہ
کہ پہر ہوش مین آئی اوس پیرہن کو اپنی اوپر ڈال لیا اور رونی لگی تا اینکہ موئہہ اونکا
خون پیرہن سی سرخ ہوا اور ہرگاہ کہ بخوبی اوسکو دیکہا کہین سی دریدہ نپایا
فرمایا کہ عجب گرگ تہا کہ یوسف کو کہا لیا اور پیرہن چاک نکیا اور فرمایا بلکہ
تمہاری نفسون نی یہ حرکت کی ہی پس میری واسطی صبر ہی اور خدا سی مدد
چاہتا ہون مین اوپر اوس چیز کی کہ تم ہلاکت یوسف کو اظہار کرتی ہو مروی ہی
ہرگاہ برادران نی اس سخن کو پدر سی سنا منفعل ہوی اور روز دیگر چراگاہ
کو گئی اور بایکدیگر کہنی لگی کہ تدبیر کیا چاہیی کہ یہہ اندیشہ دل پدر سی باہر جای
بعضون نی کہا اصلاح کار کی وہ ہی کہ چلین ہم سب اور یوسف کو چاہ سی
باہر لاکی اور پارہ پارہ کرکی استخوان لیجاوین تا یہہ تہمت ہمسی دفع ہووی یہودا
نی کہا کہ تمنی مجہسی عہد نکیا تہا کہ ہم یوسف کو قتل نکرین گی اور قتل کرنی سی
مانع ہوا اور بوقت نماز شام برادران یوسف کہر مین آئی یعقوب نی اوسی کہا

راست کوئی تمہاری اوسوقت معلوم ہوگہ اوس بہیڑیکو لی آو جس نی کہ یوسف
کو کہایا ہی روز دیگر فرزند یعقوب کہ صحرا کو گئی اور ایک گرگ کو گرفتار کر کی
لائی اور کہا کہ یہہ گرگ کہ جسنی یوسف کو کہایا یعقوب نی کہا ہاتہہ اور پاون
اسکی کہولدو بموجب کہنی کی ہاتہہ اور پاون اوسکی کہولی یعقوب نی کہا کہ ای
گرگ نزدیک آوہ گرگ نزدیک آیا اور کہڑا ہوا یعقوب نی کہا کہ ای گرگ شرم
نکی تونی کہ جگر گوشہ اور نور دیدہ میریکو کہالیا تو نی گرگ نی آواز دی کہ قسم ہی
موی سفید تمہاری کی کہ تمہاری فرزند کو نہین کہایا بدرستی کہ خون اور گوشت تمہارا کہ پیغمبر ہو
ہمپر حرام ہی اور مجہکو ازراہ ظلم کی اور تہمت کی باندہ لائی ہین اور مین مسافر ہون
یعقوب نی کہا کسواسطی اس زمین مین آیا ہی اوسنی عرض کی کہ ای نبی اللہ میری تئین یہہ جگہہ
خوش آئی واسطی زیارت تمہاری کی آیا تہا مین فرزندان تمہاری نی مجہکو پکڑا اور
باندہا اور نزدیک آپ کی لائی اور یہہ دروغ اوپر میری باندہا یعقوب نی
اس حالکو سنکر یہہ کلام گرگ سی کہا بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ
اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ القصہ یعقوب فراق یوسف مین اسقدر روئی کہ فرشتی فریاد
مین آئی اور جناب اقدس الہی مین عرض کی کہ الہی یوسف کو پہر یعقوب سی ملا
یا یعقوب کو خاموش کر یا ہمکو اجازت دی کہ ہم دنیا کو جاوین ہمراہ یعقوب شریک
آہ و نالہ کی ہون مروی ہی کہ ہر روز صحرا کو جاتی تہی اور اطراف کنعان کی
پہرتی تہی اور کہتی تہی کہ ای فرزند دلبند میری اور ای ثمرہ دل میری
اور ای جگر گوشہ میری تجہکو کس کنوئین مین ڈالا ہی اور کس تیغ سی ہلاک

کیا ہی تجکو اور کس دریا مین ڈبو دیا تجکو اور کس زمین مین دفن کیا تجکو پس اسیطرحی سرگشتہ و حیران اوس وادیمین پہرتی تہی اور آب حسرت آنکہونسی برساتی تہی اور آہ سوزناک سی دوتی تہی کہ آسمان مین آگ لگ جاتی کہ اس حال مین جبرئیل پہونچے اور کہنی لگی کہ ای یعقوب فرشتونکو گریہ مین لائی تم ای یعقوب مقدسان ملاء اعلا کریہ تمہارےی نالہ مین آئی ہین جواب دیا کہ بسبب فراق جگر گوشہ کی دلمین سخت درد او رحتابلی ہی منقول ہی کہ جبرئیل چاہ مین تین دن رفیق یوسف رہی اور اونکو تسلی دیتی تہی ہر گاہ جبرئیل نی چاہا کہ مفارقت کرین یوسف نی کہا کہ اس بیکسی اور چہوڑی جاتی ہو جبرئیل نی کہا کہ اس دعا کو پڑہ کہ زندانسی خلاصی پائی تو وہ کلمات یہہ ہین یَا صَرِیخَ الْمُسْتَصْرِخِینَ وَیَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیثِینَ یَا مُفَرِّجَ کَرْبِ الْمَکْرُوبِینَ قَدْ تَرَیٰ مَکَانِی وَتَعْرِفُ حَالِی وَلَا یَخْفَیٰ عَلَیْهِ شَیْءٌ مِنْ اَمْرِی حق تعالی سبب ان کلمات شریفکے یوسف کو پستی چاہ سی ساتہہ بلندی جاہ کی پہونچایا اور حضرت صادق سی مروی ہی کہ جسوقت یوسف کو چاہ مین ڈالا جبرئیل نازل ہوی اور کہا ای پسر کسنی تیری تئین چاہ مین ڈالا کہا بہائیون نی واسطی حسد کی کہا جبرئیل نی اگر خلاصی چاہتی ہو اس بلاسی اس کلمات کو پڑہو اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بَدِیعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَجْعَلَ لِی مِنْ اَمْرِی فَرَجًا وَمَخْرَجًا اَنْ تَرْزُقَنِی مِنْ حَیْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَیْثُ لَا اَحْتَسِبُ

حق سبحانہ تعالی نی بہ برکت اس کلمات کی اونکو بند چاہ سے خلاص کیا اور روانہ
مصر کیا القصہ روز چہارم پنجم یوسف نجات چلی اور کاروان نزدیک اوس چاہ کے
زمین سی وارد ہوی کہ ارادہ مصر رکہتی تہی پس بہیجا اونہون نے پانی لانی والی
اپنی کو پس ڈالا اوسنی ڈول اپنی کو کنوئین مین اوسوقت یوسف کو وحی پہونچی کہ تم
ڈول مین بیٹھہ لو یوسف ڈول مین بیٹھی وہ شخص بسبب ثقل ڈولکی حیران ہوا ہر گاہ
کنوئین مین دیکہا اوسنی حضرت یوسف کو ملاحظہ کیا کہ مثل شب چہاردہ کے تہی وہ شخص
دیکہکر بہت خوش ہوا اور چہپایا اونکو واسطی خوف اس بات کے کہ کوئی شریک ہو
پس کہا اونہین لوگون نی کہ یہہ بضاعت ہی واسطی پانی لانی والی کی اس عرصہ مین
برادران یوسف آگاہ ہوئے منقول ہی کہ یہودا کو عادت تہی کہ ہر روز ایک بار سر چاہ پر
آتا تہا اور یوسف کو پکارتا تہا اور کہانا دیتا تہا اور اوس روز بہی بنا بر معمول کی آیا
اور یوسف کو آواز دی اور کچہہ جواب نہ پایا پس واسطی تلاش یوسف کے کاروانمین آیا
اور نزدیک مالک کی پایا اور اپنی بہائیونکو خبر دی وہ سب آئی اور مالک سی کہا
کہ یہہ غلام ہمارا ہی بہاگ کی آیا ہی مالک نی کہا کہ اختیار ہی تمکو بیع اور پہیر لینی مین کہا
اونہون نی کہ ہم بیع کرتی مین کہا مالک نے کہ باوجود اس عیب کی قیمت اسکی اچہی
چاہتی ہو تم کہا اونہون نی جس قیمت سی کہ ہو بیچتی ہین ہم لیکن اس شرط سی کہ اسکو
اس ولایت سی باہر لیجاؤ اور غل اور زنجیر کر کی گرسنہ اور تشنہ رکہیو تا یہہ غلام سر کش
رام ہو یوسف محو بہ بہائیونکا دیکہتی تہی اور سخن غضب آلود سنتی تہی اور یارا ایک
بات نہ رکہتی تہی بعد اسکی زبان عبریمین یوسف سی بہائیون نے کہا اگر خلاف ہمارے

تو اظہار کریگا تو شمشیر سی سر تیرا جدا کرینگی کی یوسف خاموش رہی القصہ اونکو
معرض بیع مین لائی مالک نی کہا جو درہم میری پاس تہی بضاعت اوسکی
خریدکی مینی اور عادت اوسوقت کی یہہ تہی کہ کمتر چہل سی گنتی تہی اور زیادہ
جو اوسی ہوا اوسی وزن کرتی تہی ہرگاہ مالک نی اون درہم کو شمار کیا تو
تہی اور بعضی کہتی ہین کہ بیست تہی کہ سر بہائی نی دو دو لی لئی حضرت ابو جعفر
باقر سی مروی ہی کہ اٹہارہ درہم تہی بنا بر تفسیر وسیط کی مرقوم ہی کہ ہود دانی
کچہہ نہ لیا القصہ مالک نے یوسف کو مول لیا اور برادران لینی درہم سی بی رغبت تہی
اور کاروانیان [illegible] بہاگنی اونکی بی رغبت تہی خبر مین آیا ہی کہ ایک روز یوسف
نی آینہ مین نگاہ کی جمال اپنا دیکہا اور متعجب ہوی اور خیال کیا اگر مین بندہ ہوتا
تو قیمت میری حد سی متجاوز رہتی لہذا حق تعالی نی اونکو قیمت ناقص بکوایا ابو حمزہ ثمالی
سی روایت ہی ہرگاہ کہ مالک نی یوسف کو مول لیا انتفاع کثیر اوسکو راہ مین
بہم پہونچی تا اینکہ اونکو مصر مین بیچا اور وہ خیر و برکت اوسی مفقود ہوی جانا اور
کہ یہہ برکت بسبب یوسف کی تہی بعد اسکی نزدیک یوسف کی آیا اور کہا کہ تم
کون شخص ہو کہا اونہون نی کہ مین پسر یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم ہون
مالک نی گلی سی لگایا اور بہت سا رویا اور مالک کے بیٹا نہوتا تہا یوسف سی کہا
کہ دعا کرین کہ حق تعالی اوسکو فرزند عطا کری چنانچہ مطابق دعای حضرت یوسف
کی حق تعالی نی بارہ بیٹا اوسکو دئی ہر بطن مین دو لڑکی القصہ اول جالسین کہ مالک
نی یوسف کو مول لیا تہا مطابق کہنی برادران یوسف کے ٹہا کہ غل اور زنجیر حاضر کرو

ہرگاہ کہ چشم یوسف غل و زنجیر پر پڑی گریان ہوئی مالک نی کہا کہ ای غلام اضطرار
مگر کہ غلام گریزپا کو سوای غل اور زنجیر کی چارہ نہین ہی یوسف نی کہا کہ مین غل
اور زنجیر تمہارے سے فغان مین نہین آیا ہون بلکہ وہ وقت مجھکو یاد آیا ہی کہ جو وقت
پادشاہ قہار عادل زمانہ دوزخکو فرماویگا کہ لی اس بندۂ عاصی کو اور غل
اسکی گردن مین پہناؤ اور زنجیر پاؤن اسکی مین ڈالو کہ فرمان ہمارے سی باہر ہوا ہی مالک اس
گفتار سی متحیر ہوا اور آہستہ یوسف سی کہا کہ ای غلام مین تجھی واسطی کہا ہی نی
خواجگان تیری لی قید کرتا ہون لیکن خوش رکھہ کہ جب اس منزل سی آگی بڑہین لی غل اور
زنجیر سی تجھی خلاصی دین گی بعد اسکی مالک نی سامنی خواجگان کی پلاس کہنہ پہنایا اور
کلمات یہی یوسف کو سنائی بعد اسکی فرزندان یعقوب خاطر جمع کرکی متوجہ کنعان ہوئی
یوسف ہر مرتبہ دیگر رونی لگی مالک نی کہا کہ ای غلام تو کیون روتا ہی اور صبر
کیون نہین اختیار کرتا کہا ای مالک تحمل فراق نہین رکھتا ہون اجازت دی کہ تا جاؤن
اور اپنی بیچنی والونکو دیکھہ لوین اور انکو وداع کر لوین مالک نی کہا ای غلام
مین اونسی اتنا مہر و محبت بطرف تیری نہین دیکھتا ہون اور سوای تنفر اور خشونت
کی سوا اور چیز نہین دیکھتا مین یوسف نی کہا کہ اگر یہہ مجھسی نفرت رکھتی ہین مجھی اونسی رغبت ہی
اگر وہ دوست نہین رکھتی ہین مین انہین دوست رکھتا ہون تو اونکو ندا کر تا توقف
کرین مالک نی آواز دی کہ ای جوانو ٹھہری رہو کہ یہہ غلام تمسی کچھہ کہا چاہتا ہی یوسف
نزدیک بیچنی والون اپنی کی آئی درحالیکہ غل اور زنجیر پہنی تھی اور کہا یوسف نی
ای عزیزان جو کچھہ کہ تمنی کیا صبر کیا مینی ہو سر امیدوار اسکا ہون مین کہ باپ کو میری

میری تسلی دیتا حتی الامکان رعایت اوس پیر مبتلا بہجران کی کرنا یہہ وار دینی لگا اور
یوسف کو گلی لگایا اور کہا کہ ای جان برادر مردانہ رہ اور کار اپنا خدا پر
رکہہ بعد اسکی ایک شتر لائی اور یوسف کو سوار کیا اور ایک غلام زشت رو
اور بدخو کو اوپر اونکی موکل کیا اور کاروان جانب مصر کی روانہ ہوا
یوسف نی طرف عقب دیکہا اور کہا ای پدر بزرگوار میری مصیبت کو نہین
دیکہتی ہو کہ مین غریبی اور ذلت بندگی مین گرفتار ہون ایخواہر خاطر اپنی سی
مجہی فراموش نکر کہ مین شفقت اور دلسوزی تیریکو یاد رکہتا ہون اور کارون
تمام شب راہ جاتا تہا ایک صحرا کو مقابر آل اسحاق پر گذر ہوا یوسف نی دیکہکی
فریاد کی اور بالائی شتر سی سر قبر مادر پر گرا دیا اپنی تئین اور تربیت عہد
گہوارہ کو یاد دیکہی
کو یاد مین لائی اور مہر اور شفقت یاد آئی رونی لگی اور آواز دی کہ ای مادر
مہربان سر اپنا اوٹہا دیکہہ اور بحال دلبند فرزند اپنی کی نگاہ کر مین یتیم تیرا ہون
کہ غل میری گردن مین پہنایا ہی اور ٹاٹ بدن مین پہنایا ہی اور زنجیر پاؤن مین ڈالی ہی اور
بہ تہمت بندگی مجہی بیچا ہی اور دل پدر میریکو آتش ہجر اسنی جلایا ہی قبر سے
سی آواز آئی کہ ای فرزند پسندیدہ اور ای نور دیدہ ہرگز مین غم میریکو زیادہ
کیا تو نی اور الم میریکو دو چند کیا پس صبر کر تو بدرستی خدا ساتہہ صبر کرنی والو
ہی جسوقت کہ روز روشن ہوا وہ غلام کہ یوسف پر موکل تہا دیکہا اوسنی کہ
یوسف اونٹ پر نہین ہین بعد اسکی دیکہا کہ سر قبر پر بیٹہی ہین اور زار زار روتی ہین
اوس بیرحم نابکاری قہر سی طمانچہ اوپر روی یوسف کی مارا کہ روی نازک کو نیلا کیا

صدمۂ اوس طانچہ سے شگافتہ ہوا اور روی مبارک اونکا خون سے آلودہ ہوا اور کہا کہ
اے غلام خواجگان تیری است کہتی تہی کہ تو غلام گریزپا ہی کچہہ یوسف بولی لیکن اس
دردسی روی کہ غلغلہ ملکوت مین پڑا پوشیدہ نرہی کہ جا ہی حسرت اور افسوس ہی
کہ حضرت یوسف باوجود امید رکہنی زیارت کے بار دیگر اسقدر اضطراب واسطے مفارقت
قبر مادر کی کرتی تہی لیکن احوال وداع ہونی جناب سید الشہدا علیہ السلام کا قبر جد بزرگوار
اور قبر مادر عالیمقدار سے ملاحظہ کیا چاہیئے کہ باوجود جاننی آنحضرت کی کہ پہر زیارت
نصیب نہوگی کس ناامیدی اور حسرت سے جدا ہوئی ہونگی چنانچہ منقول ہی کہ جس شب ولید نے بنابر
حکم یزید پلید واسطی بیعت کی طلب کیا چاہتا تھا جناب سید الشہدا علیہ السلام واسطی زیارت
قبر جد بزرگوار کی آئی اور فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا الْحُسَیْنُ
ابْنُ فَاطِمَةَ فَرْخُكَ وَابْنُ فَرْخَتِكَ سلام خدا تجہپر ہو ای رسول خدا
مین حسین بیٹا فاطمہ کا ہون فرزند تیرا اور فرزند بیٹی تیری کا ہون. وَسِبْطُكَ الَّذِیْ
خَلَّفْتَنِیْ فِیْ اُمَّتِكَ اور مین فرزند زادہ تیرا ہون کہ مجہکو بامانت ساتہہ امت کے سونپ گئے
تہی تم فَاشْهَدْ عَلَیْهِمْ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَنَّهُمْ قَدْ خَذَلُوْنِیْ وَضَیَّعُوْنِیْ وَلَمْ
یَحْفَظُوْنِیْ گواہ رہو ای نبی امت اوپر انکی کہ مجہی ترک کیا اونہون نی اور حرمت میری کو
کیا اونہون نی نگہبانی میری نکی اونہون نی وَهٰذِهٖ شَكْوَایَ اِلَیْكَ حَتّٰی اَلْقَاكَ
اور یہہ شکایت اپنی طرف تیری تا وقت ملاقات تمہاری کے پس مشغول نماز اور عبادت
ہوئی تا اینکہ صبح ہوئی جبکہ شب دوسری پہر حضرت روضہ جد بزرگوار مین آئی
اور بعد فراغ چند رکعت کی کہا اَللّٰهُمَّ هٰذَا قَبْرُ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ وَاَنَا ابْنُ بِنْتِ

بنیتک خداوندا یہ قبر پیغمبر تیرے کی ہی اور مین فرزند پیغمبر تیرے کا ہون قد حضرنی
مِنَ الْاَمْرِ مَا قَدْ عَلِمْتَ تحقیق میرے تئین امر ایک وارد ہوا ہی کہ جانتا ہے
تو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّ الْمَعْرُوْفَ وَاُنْکِرُ الْمُنْکَرَ خداوندا مین نیکیونکی
تئین دوست رکہتا ہون اور برائیونکی تئین دشمن رکہتا ہون اور برائیونسے لوگونکو
منع کرتا ہون وَاِنَّا اَسْئَلُکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِحَقِّ
الْقَبْرِ وَمَنْ فِیْہِ اِلَّا اخْتَرْتَ لِیْ اِلَّا مَا ہُوَ لَکَ رِضًا وَلِرَسُوْلِکَ
رِضًا یعنی تجہسے سوال کرتا ہون ای صاحب جلال اور بزرگی بحق اس
قبر کی اختیار کر واسطے میرے اوس چیز کو کہ جسمین تیری اور رسول تیرے کی خشنودی ہو
بعد اسکے حضرت نزدیک صبح تک تضرع و زاری مین رہے ہر گاہ طلوع صبح نزدیک
ہوئی سر مبارک اپنا ضریح مقدس پر رکہہ کر سوگئے پس خواب دیکہا کہ حضرت رسالت
پناہ مع ساتہہ گروہ ملائکہ مقربا نکے نزدیک جناب سید الشہداء کی آئے اور اونکو اپنے
سینہ سے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا یَا حَبِیْبِیْ یَا حُسَیْنُ
کَاَنِّیْ اَرَاکَ عَنْقَرِیْبٍ مُرَمَّلًا بِدِمَائِکَ وَمَذْبُوْحًا
بِاَرْضِ کَرْبَلَا مِنْ عِصَابَۃٍ مِنْ اُمَّتِیْ ای حبیب میرے ای حسین گویا کہ مین
دیکہہ رہا ہون کہ عنقریب صحرائے کربلا مین ہاتہہ اور پاون خون اپنے مین مارتا ہی تو اور
سر تن سے جدا کیا گیا ہی درمیان ایک گروہ امت میری سے وَاَنْتَ مَعَ ذٰلِکَ
عَطْشَانُ لَا تُسْقٰی وَظَمْاٰنُ لَا تُرْوٰی اور اس حالت مین تو تشنہ ہو گا
اور کوئی تجکو پانی نہ دیگا وَھُمْ مَعَ ذٰلِکَ یَرْجُوْنَ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَا

لا انالھم اللہ شفاعتی یوم القیمۃ اور وہ باوجود اس امر کی امید شفاعت کی مجسی رکہین کے روز قیامت مین اور خدا اوس روز شفاعت میری محروم رکہی کا یا حبیبی یا حسین ان اباک وامک واخاک قدموا علی وھم مشتاقون اے نور دین میری الحسین بتحقیق باپ اور مان اور بہائی تیری آئی ہین اور مشتاق ملاقات تیری کی ہین وان لک فی الجنان اور تیری وسطی ریاض جنت مین درجی ہین کہ بغیر از شہادت تو نہین پہنچتا ہی پس حضرت امام حسینؑ نی عرض کی یا جداہ لاحاجۃ لی فی الرجوع الی الدنیا فخذنی الیک وادخلنی معک فی قبرک اے جد بزرگوار نہین حاجت واسطی میری بیچ بازگشت کے طرف دنیا کی پس لی تو مجھکو طرف اپنی اور داخل کر مجھکو ساتھہ اپنی بیچ قبر اپنی کی جناب نبوی نی فرمایا کہ اے نور دین میری سوای شہید ہونی کی کچہ چارا نہین ہی تا وقتیکہ شہادت سی فائز ہو گا تو درجہ بلند شہادت کے تئین نہ پہونچی گا تو پس جناب سید الشہدا کمال بیم اور خوف خواب سی بیدار ہوی اور گہر کو مراجعت فرمائی اور اسطرحسی قربا در اپنی کی حضرت ہوی انتہی بعد اسکی ایک ہوای قہر الہی آئی اور صاعقہ بی ابر ہوا مین پیدا ہوا اہل کارواں نی کہا کہ اس چند روز مین کوئی گناہ تازہ ہمسی نہین ہوا کہ لائق اس عذاب کی ہون ہمراہ غلام سنگدل آیا اور کہا کہ یہہ شومی عمل میری کی ہی کہ اس ساعت مینی ایک طمانچہ اوس غلام عرب کو مارا ہی اور اوسنی درد دل سی نعرہ مارا اور بعد نعرہ مارنیکی یہہ صورت واقع ہوی ہی مالک نی پوچہا اسی قبل سبب طمانچہ مارنی کا کیا تہا کہا اوسنی کہ اسی اپنی تئین اونٹ سے گرا دیا تہا اور ارادہ بہاگنی کا رکہا تہا مالک نی کہا کہ اسی قبل

کسطرحسی کوئی شخص ساتہہ غل اور زنجیر کی بہاگ سکی کا مالک نزدیک یوسف کے آیا
اور کہا اوسنی کہ ایجوان قصد بہاگنی کا رکہتا ہی کہا ای مالک جسوقت قبر مادر پر
پہونچا مین صبر و تحمل نکرسکا اور خیال تہا دل مین نہتا کہ مین غل و زنجیر پہن کر آونگا
ہرگاہ قبر اوسکی کو دیکہا مینی بی اختیار اپنی تئین شترسی گرا دیا مینی اور قصہ رنج غصہ
اپنا اوسنی کہتا تہا مین اور مینی نفرین نہین کی فقط ایک آہ دل پر درد سی کہینچی مینی اہل
کاروان رونی لگی سکر اور عرض کی اونہون نی کہ ایجوان عالیشان دعا کرو کہ بہہ بلا
دفع ہو ہمسی یوسف نی ہوا کی طرف دیکہا اور کچہہ ہونٹ ہلائی اوسیوقت ہوا صاف
ہوئی اور رعد و صاعقہ برطرف ہوا ہرگاہ مالک نی اس حالکو مشاہدہ کیا بمجرد اسکی
حکم کیا کہ غل اور زنجیر انسی دور کرو اور ملبوس نیک پہناؤ اور راحلہ تیز رو پر سوار کرو
العقصہ مالک اونکو مصر مین لایا اور پادشاہ مصر اوسوقت مین ریان ابن ولید عملقی
تہا او ولاد عملاق ابن لاود ابن سام ابن نوح تہا اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ پادشاہ
قبل از موت اپنی کی ایمان لایا اور دین یوسف کی اور بعد ایک زمانہ کی اوسنی
انتقال کیا اور بعد اوسکی پادشاہت قابوس ابن مصعب کو پہونچی اور یوسف نی
اوسکو طرف دین کی دعوت کی اور اوسنی قبول نکیا اور ریان نی اختیار امور مملکت
اپنی کو دست قطفیر کی دیا تہا از جہت زیادتی مرتبہ اور شان اوسکی کی نزدیک پادشاہ
مصر کی اوسکو عزیز لوگ کہتی تہی ہرگاہ کاروان مصر مین آیا گماشتہ ہای عزیز سر راہ
کاروان کی کہڑی ہوئی تہی حسن یوسف کو دیکہہ کر عزیز کو خبر کی مالک کو پیغام دیا کہ غلام
کو نخاص مین لاؤ اور روز دیگر مالک نی حکم کیا کہ یوسف کو حمام مین لیجاؤ اور دو

اوسکا دہوکر جامہ قیمتی پہنا ؤاور بار اسکی تمام اوسکو بازار مین لاۓ اہل مصر
خریداری اونکی مین زیادہ قیمت کرتی جاتی تہی تا نوبت یہان تک پہونچی کہ برابر
اونکی سونا اور چاندی اور مشک وغیرہ دیتی تہی عزیز نے قیمت دی اور یوسف کو اپنی
گہر مین لایا اور بسبب ہیبت اوسکی کی کوئی جرات نکر سکا اور کہا عزیز مصر نے واسطے
زن اپنی زلیخا کی کہ توقیر کر اسکی اور رنیک غور اور پرداخت کر تا شاید ہمیہ فایدہ دے
ہمکو مثل اسکی کہ سرانجام کار ہمارا کرے اور مشیر اور معین ہمارا ہوا سو اسطی کہ علامات رشد
سیما اوسکی سی ظاہر ہی یا مین فرزند مین اوسکو لونگا اور کہتی ہین کہ عزیز مصر عقیم تہا اور
نزدیک بعضونکی یہہ ہی کہ وہ نامرد تہا اور قول حق تعالی کا وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ
فِي الْأَرْضِ معنی اسکی یہہ ہین جسطرحسی کہ بادشاہ کو اوپر یوسف کی مہربان کیا ہمنی بعد
بند چاہ اور تعب راہ سی نجات دی تہی ہمنی اسیطرحسی بادشاہ کیا ہمنی یوسف کو
بیچ زمین مصر کی قولہ تعالی اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا بعضونے اسکی معنی اسطرحسی
کہی ہین کہ مراد حکمت سے حکمت عملی ہی اور علم سی حکمت نظری ہی اور وجہ تقدیم حکمت عملی کی
نظر سی یہہ ہی کہ اصحاب ریاضات بسبب عمل کی علم کو پہونچتی ہین چنانچہ صبر کرنا یوسف
کا بلا اور محن پر باعث اسکا ہوا کہ حق تعالی نے ابواب مکاشفات او نپر کہولدیے

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ اَكْرِمِيْ مَثْوٰىهُ

اور کہا اوس شخص نے کہ مول لیا تہا اوسکو اہل مصر سے یعنی عزیز واسطی زلیخا کی کہ بزرگ کر تو منزلت اسکی کو

عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ۭ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي

شاید کہ نفع دے ہمکو یالیوین ہم اوسکو فرزند اپنا اور اسطرحسی جگہ دیتی یوسف کو بیچ

الْاَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى

زمین کی اور تاکہ سکھلاوین ہم اوسکو تعبیر خواب سی اور خدا غالب ہی اوپر

اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنَاهُ

کار اپنی کی اور لیکن بہت لوگ نہین جانتی ہین اور ہرگاہ پہونچی یوسف جوانیکو دی ہمنی اوسکو

حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ○ وَرَاوَدَتْهُ

حکمت و دانش اسطرحسی جزا دیتی ہین نیکوکارونکو اور طلب مراد کی یوسف سی

الَّتِىْ هُوَ فِىْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ

زلیخا نی کہ یوسف بیچ گہر اوسکی کی تہی نفس یوسف سی اور بند کیا درون کو اور کہا زلیخانی

هَيْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّىْۤ اَحْسَنَ مَثْوَاىَ اِنَّهٗ

کہ آیا تو واسطی تیری کہا یوسف نی پناہ لیتا ہون مین ساتہہ خدا کی بدرستی کہ پروردگار میری نیک کیا منزل میریکو بدرستی کہ

لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ○ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَاۤ اَنْ

نہین رستگار رہوتی ستمکار اور بتحقیق قصد کیا زلیخانی یوسف کا اور یوسف نی اوسکا اگر نہوتا کہ دیکہتا

بُرْهَانَ رَبِّهٖ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْۤءَ وَالْفَحْشَاۤءَ

برہان رب اپنی کو اسطرحسی ہٹا دینا پہیرا ہمنی اوسکو بدی اور عمل زشت کو

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ○ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ

بدرستیکہ بندگان مخلص ہمارے سے ہے اور سبقت کی اون دونون نی طرف دروازیکی اور پہاڑا

قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ○ قَالَتْ مَا

کرتے اوسکی کو پیچہی سی اور پایا اون دونونکو سردار زلیخا سی نزدیک دروازیکی کہا زلیخانی

مَا جَزَاءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ

کیا جزا ہی اوس شخص کی کہ ارادہ کری ساتہہ اہل تیری بدیکا مگر یہہ کہ قید کیا جاوی یا عذاب دیا جاوی

اَلِيْمٌ ○ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ

دردناک کہا یوسف نی زلیخا نی خواہش کی مجہی نفس میری سی اور گواہی دی ایک شاہد نی

اَهْلِهَا اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ

اہل زلیخا سی کہ اگر ہی کرتا اوسکا چاک کیا گیا آگی سی پس سچی ہی زلیخا اور یوسف

الْكٰذِبِيْنَ ○ وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ

کاذبوں سی ہی اور اگر ہی کرتا اوسکا چاک کیا گیا پیچھی سی پس زلیخا جہوٹی ہی اور یوسف

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ

راست گویانسی ہی پس ہرگاہ دیکہا پیرہن کو چاک کیا گیا پیچھی سی کہا عزیز مصر نی بدرستیکہ

كَيْدِكُنَّ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ○ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا

یہہ کام مکر تمہارے سی ہی بہحقیق مکر تمہارا بڑا ہی ای یوسف موہنہ پہیر لی اس سخن سی یعنی پوشیدہ رکہہ

وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِئِيْنَ ○

اور ای زلیخا طلب مغفرت کر واسطی گناہ اپنی کی بدرستیکہ تہی تو خطا کرنی والوں سی

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ

اور کہا ایک گروہ عورتوں نی بیچ شہر مصر کی کہ زن عزیز مصر کی خواہش کی غلام اپنی سی اپنی

نَّفْسِهٖ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ فَلَمَّا

طالب ہی بدرستیکہ شیفتہ کیا یوسف نی زلیخا کو از روی دوستی کی بدرستیکہ ہم البتہ دیکہتی ہیں اوسکو بیچ گمراہی کی

سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً وَآتَتْ

سنا زلیخانی غیبت زنانکو بہیجا طرف اونکی یعنی بلایا اونکو اور آمادہ کیا واسطی اونکی مسند اور دئے

كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ سِكِّينًا وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ

ہر ایک کو اونمین سی ایک چہری اور کہا زلیخانی یوسف کو نکل تو اوپر اونکی پس ہر گاہ دیکہا اونعورتو نی یوسف کو

أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَٰذَا بَشَرًا إِنْ

بزرگ پایا اوسکو جمال مین اور کاٹا اونہوں نی ہاتہوں اپنی کو اور کہا بپاکیزگی یاد کرتی ہین ہم خدا کو کہ نہین یہہ انسان سی نہین

هَٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ ۝ قَالَتْ فَذَٰلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ وَلَقَدْ

یہہ مگر فرشتہ بزرگ کہا زلیخانی پس یہہ وہ شخص ہی کہ بہت کرتی تہین تم مجہکو بیچ دوستی اوسکی کی اور بتحقیق کہ

رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ وَلَئِنْ لَمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ

طلب خواہش کی زلیخانی نفس یوسف سے پس ناٹ کر کہا اپنی تئین اور اگر نکریگا وہ جو کہ حکم کیا ہی مینی ہر آئینہ قید کیا جائیگا وہ

وَلَيَكُونًا مِنَ الصَّاغِرِينَ ۝ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي

اور ہو ویگا وہ ذلیلوں سی کہا یوسف نی ای پروردگار میری زندان دوست تر طرف میری اوس چیز سے کہ بلاتی ہین مجہکو طرف

إِلَيْهِ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُنْ مِنَ الْجَاهِلِينَ

طرف اوسکی اور اگر نہ پہیریگا تو مجہسی مکر اونکی کو خواہش کرونگا مین طرف اونکی اور ہونگا مین نادانوں سے

فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

پس قبول کیا واسطی اونکی رب اونکی نی پس پہیرا خدا نی اونسی مکر اونسی بدرستی کہ شنوا ہی دانا ہے

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا رَأَوُا الْآيَاتِ لَيَسْجُنُنَّهُ حَتَّىٰ حِينٍ ۝

پس ظاہر ہوا واسطی اونکی بعد اوس چیز کی کہ دیکہا اونہوں نی آیاتکو کہ قید کیا چاہیئی اونکو ایکمدت تک

اور عطف ولنعلمہ کا اوپر مقدر کی ہی اور تقدیر کلام کی اسطرح ہی وکذلک مکنا لیوسف
فی الارض لیتصرف فیہا بالعدل ولنعلمہ تعبیر المنام او معا کتب اللہ تعالی قولہ و
راودتہ التی ہو فی بیتہا آہ ابن عباس سی نقل کی ہی کہ جملہ حیل زلیخا سی یہہ تہا کہ جو وقت کہ
طلب خواہش اپنی کی تہی یوسف سی کہ ای یوسف کیا اچہی بال ہین تیری جواب مین کہا انہون نے
اول او نچیز نکی کہ خاک مین پراکندہ ہونگی بال ہین بعد اسکی کہا زلیخا نی کہ ای یوسف کیا روی
نیک رکہتا ہی تو کہا یوسف نی کہ احسن الخالقین نی رحم مادر مین تصویر کیا ہی کہا زلیخا نی کہ ای
یوسف خوب صورت تیری لاغر کیا مجہی جواب دیا کہ شیطان نی مجہی اس امر پر برانگیختہ کیا ہی
کہا زلیخا نی کہ ای یوسف عشق تیرینی آتش دل میرے مین مشتعل کی ہی آب لطف سی بجہا دی حضرت یوسف نی
نی کہا کہ اگر بجہا ہی اور پر آگ بیتر کی ڈالون مین آتش دوزخ سی سوختہ ہونگا مین اور رعب کیکی کہا زلیخا نے
کہ اوتہہ تو اور اندرون خانہ سی پانی لا کہ نہایت تشنگی سی بیقرار ہوتا ہی اور غرض اوسکی یہہ تہی
ہر گاہ کہ یوسف داخل خانہ ہون پیچہی سی اونکی جاوی اور مراد اپنی اونسی حاصل کرے یوسف نے
جواب مین کہا کہ گہر مین وہ شخص جاوی کہ صاحب خانہ ہوا اور مین مملوک ہون اور مالک کسی چیز کا نہین
ہون کہا زلیخا نی کہ اس گہر مین فرش حریر اور دیبا بچہا ہی اس گہر مین داخل ہوا اور مراد میری
بر لا یوسف نی کہا کہ کیونکر اپنی تئین لائق دوزخ کرون اور مرتبہ بہشت اپنی کو ہاتہہ سی دیکہین
کہا زلیخا نی کہ ای یوسف بہانہ نکر اور ہمراہ میری اس گہر مین آ کہ کسیکو اوس گہر مین راہ نہین ہی
کہا یوسف نی کہ خدا میرا جمیع خفیات سی مطلع ہی کسطرح اوسی پوشیدہ کرون کہا زلیخا نی کہ ہاتہہ
میری دلپر رکہہ تا اطمینان مجہی حاصل ہو کہا حضرت یوسف نی کہ عزیز ساتہہ اس امر کے
ادلی تر ہی کہا زلیخا نی کہ عزیز کو شربت زہر ملا دونگی مین کہ مرجاوی وہ اور مین زوجہ تمہاری

ہون کہا یوسف نے کسطرحسے عذاب الٰہی سے رہائی پائی کی توسدیسے مروی ہی کہ مراد اوسکی یوسف سے اسطرحپر تہی کہ اپنے تئین آراستہ کرتی تہی اور یوسف کو دکہلا کر اپنی طرف مائل کرتی تہی اور کبہی ترغیب اور کبہی ترہیب کرتی ہتی اور کہتی تہی کہ ای یوسف حسن و جمال میرا نہین دیکہتا تو کہا حضرت یوسف نے کیونکر دیکہون مین اوس چیز کو کہ عنقریب خاک مین پوشیدہ ہوگی بعد اسکی کہا زلیخا نے کہ کیونکر یہ بالی بال میری نہین دیکہتا ہی کہا یوسف نے کہ کیا فائدہ کہ خاکمین آمیختہ ہونگی ہر گاہ نزدیک حضرت یوسف کی بیٹہتی تہی حضرت یوسف مونہہ پہیر لیتی تہی اور ہر گاہ تدبیرات مرادوہ سے عاجز ہوی اور حیلہ کیا اسوجہ سے کہ ایک گہر بنایا کہ نیچی اوپر اور دیوار مین آئینہ بندی کی تہی کہ صورت اپنی اور صورت یوسف کو اوسمین نقش کیا تہا کہ دونو یکدیگر تنگ بغل مین لیے ہین اور ہر گاہ کہ وہ مکان تیار ہوا یوسف سے کہا کہ اندر آؤ اور دیکہو تو کہ مثل اس گہر کی کبہی نہ دیکہا ہوگا یوسف نے بالتماس اوسکے اس گہر مین داخل ہوئی اور زلیخا عقب اونکی میں آئی اور دروازونکو بند کرتی جاتی ہتی اور لکہا ہی کہ وہ سات گہر تہی اور ہر گہر مین ایک دروازہ تہا زلیخا نے سب دروازونکو بند کیا اور کہا کہ هيت لك اور کہا کہ آئی آؤ کہ مین واسطی تیری مہیا ہون توضیح اہل مدینہ اور شام نے بکسر ہا اور فتح تای مثنات فوقانی پڑہا ہی اور ابن کثیر نے بفتح ہا اور ضم تا پڑہا ہی اور باقیون نے بفتح ہا اور تا پڑہا ہے اور جناب امیر المومنین سے مروی ہی کہ حضرت نے ساتہہ ہمزہ کی اور ضم تا پڑہا ہی معنی مہیا ہوا اور اسیطرحسے ابی رجانی اور ابی وائل اور یحی بن وثاب سے مروی ہی اور معنی بدون ہمزہ کی اقبل کی ہین اور هيت اسم ہی واسطی تعال کی اور معنی تعالی کی اقبل کی ہین اور لام واسطی بیان کی ہی گویا کہ کہا گیا ہی لك اقول هذا اور تحقیق مراد اوسکی یہہ ہی کہ

یہہ باب مفاعلت سی ہی اور مشتق رادیرودسی ہی اور یہہ اوسوقت بولتی ہین کہ جو قت
کوی آوسی یا جاوی یعنی جار اور ذہب گویا کہ معنی یہہ ہین کہ مخادعہ کیا زلیخا نی
یوسف سی تا اوسکی مکر اور خدعہ سی باہر نجاوی اور مراودت طالبہ کو کہتی ہین ساتھہ رفق اور
ملامت کی انتہی بعد اسکی یوسف نی اوسکی جواب مین کہا پناہ مانگتا ہون مین خدا سی
بدرستیکہ وہ پروردگار میرا ہی کہ نیک کیا ہی منزلت میری کو نزدیک صاحب میری کی اور
اوسکو مجھہ پر رحیم کیا ہی پس خوب نہین کہ مین عصیان کرون ۔ اس مقام پر مراد رب سی مجاز
عام پرورش کرنی والا ہی یوسف کا کہ وہ عزیز مصر ہی کہ یوسف کو مول لیا تہا اور تربیت
بوجہ احسن کی تہی اور حاصل معنی یہہ ہی شان یہہ ہی کہ مربی میرا ہی عزیز مصر نی نیک تعہد میرا
کیا ہی پس جزا اوسکی یہہ نہین کہ مین اوسکی عیال مین خیانت کرون بدرستیکہ شان یہہ ہی
کہ نہین رستگار ہوتی ستم کرنی والی قولہ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا الآیہ معنی ہم کی
لغت مین چند وجہ سی آئی ہین ایک یہہ ہی کہ قصد فعل کو کہتی ہین اور دوسری وجہ یہہ ہی
خطور کرنا ایک شی کا دلمین بدون قصد کرنی کی اور تیسری وجہ یہہ ہی کہ معنی نزدیک ہونی
کی اور چوتہی وجہ یہہ ہی کہ معنی شہوت کی اور میل طبیعت کے ہی ہرگاہ کہ معنی اوسکی لغت مین مختلف
ہین پس لابد ہی کہ نفی کی جائین وہ معنی کہ سزاوار حضرت یوسف کی نہو اور وہ معنی یہہ ہین کہ
شہوت اور میل طبیعت بدکی نتہی اور جمیع مفسرین اسپر متفق ہین کہ یوسف نی میل طرف بدکی
نہین کیا وجہ بری کرنی اہل سنت وجماعت کی یوسف کو اس امر قبیح سی یا یہہ ہی کہ علت
انبیا کے قائل نہین ہوتی ہین بواسطی شناعت ظاہر کی ہی ہرچند کہ بنا بر قائل ہونی اس امر کی کہ خالق
خیر و شر افعال بندگان خدا ہی نہ قول عدالت راست آتا ہی نہ ابرا شناعت ظاہر کے

چنانچہ عاقل پر پوشیدہ نہین ہی اور وجہ بری کرنی اثنا عشریہ کی یہہ ہی کہ عصمت انبیا کی
قائل ہین اور بندونکو فاعل مختار اپنی فعل کا جانتی ہین پس لابد ہی کہ حضرت یوسف کو بری
اس امر قبیح سی کرین پس تاویل اس آیہ کی یہہ ہی کہ قصد کیا زلیخا نی زنا کا ساتہہ یوسف کی اور
قصد کیا یوسف نی ساتہہ دفع کرنی اوسکی کی اگر نہ دیکہا ہوتا یوسف نی برہان رب اپنی کو
یعنی نور عصمت کو کہ حق تعالی نی ساتہہ اونکی عطا کیا تہا بنا بر اسکی لولا شرط ہی کہ جزا اسکی
مقدم ہوئی کہ وہم بہا ہی اور اگر کوئی کہ ہمت بہ وہم بہا سیاق اسکا مقتضی ہی کہ دونو
ہم متعلق قبیح سی ہون بس کردانتی ہو تم ہم زلیخا کو ساتہہ قبیح کی اور ہم یوسف کو ساتہہ
دفع اوسی قبیح کی اپس جواب اسکا یہہ ہی سلمنا کہ سیاق اور ظاہر اس آیہ کا یہی ہی لیکن
سیاق اور آیات کا خلاف اسکی پر دال ہی مثل اس قول حق تعالی کی ہی راودتنی
عن نفسی یعنی کہا یوسف نی اوسی کہ زلیخا ہی نی مراودت کی تہی نفس میری سی اور یہہ
یوسف نی اوسوقت کہا تہا کہ جسوقت زلیخا نی کہا کہ کیا جزا ہی اوس شخص کی کہ ارادہ کری
ساتہہ اہل تیری کی بدی کا مگر یہہ کہ قید کیا جاوی یا عذاب دیا جاوی عذاب دردناک اور
اگر خود بہی اونہون نی مراودت کیا ہوتا تو کیون بری کرتی نفس اپنی کو اور یہی کہنا زنان کا ما
علمنا علیہ من سوء الآن حصحص الحق انا راودتہ عن نفسہ وانہ لمن الصادقین
یعنی کہا اون زنان نی کہ نہین جانتی ہم کوئی بدی اسی سرزد ہوئی ہو اور کہنا زلیخا کا کہ
اب ظاہر ہوا حق ہی اور کہنا یوسف کا ذلک لیعلم انی لم اخنہ بالغیب یعنی رہنا میرا
قید خانہ مین اسواسطی تہا تا کہ جانی وہی عزیز مصر کہ نہین خیانت کی مینی اوسکی بیچ حالت
غیبت کی اور کہنا عزیز مصر کا وقتیکہ دیکہا اون نی کہ پیراہن دریدہ ہوا ہی پشت سی

إِنَّهُ مِنْ كَيْدِكُنَّ إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ بيشك يہہ كام مكر تمہارا سي ہي تحقيق كہ مكر تم عورتون كا
بڑا ہي اور كہنا اوسي عزيز مصر كا يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا اي يوسف موندہ پہير اس سے
يعني اس شاہد كو پنہان ركہہ اور كہنا اوسي عزيز مصر كا بعد اسي كلام كي واسطي زليخا كے
وَاسْتَغْفِرِي لِذَنْبِكِ إِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخَاطِئِينَ اور طلب آمرزش كر اي زليخا واسطي گناہ
اپني كي بدرستي كہ تو ہي جملہ گناہكارون سي ہي ازين قبيل آيات بہت ہين كہ ذكر كرنا اونكا باعث
طول كا ہوتا ہي پس ظواہر اور سياق ان آيات سي معلوم ہوتا ہي كہ دامن عصمت حضرت يوسف
كثافت خطا اور گناہ سي مبرا ہي ليكن مقتضاي عقل يہي كہ واسطي ظواہر اور سياق آيات كثيرہ
كي تاويل كرنا ايك آيہ كو كہ جو خلاف اونكي ہو نہايت بجا اور تحري ہي نہ اينكہ واسطي ايك آيہ
كي آيات كثيرہ ماول ہون خصوصاً اوسوقت مين كہ ادلہ قاطعہ سي عصمت انبيا كي ثابت ہوئي ہو
چنانچہ اكثر ادلہ ماسبق مين اپني مواضع مين مذكور ہوئي مين اور يہي قبيل اسكي تفسير اسي سورہ
مين مذكور ہوئي اور چند دليل ديگر اس مقام مين بہي مذكور ہوتي ہين تا فائدہ اسكا تمام ہو اور
نفع اسكا عام اور رہبر كار كہ ادلہ قاطعہ سي عصمت انبيا كي ثابت ہوئي ہي لہذا جو آيہ اور جو
روايت كہ مخالف اسكي ہي سب تاويل پذير ہين يا مطروح چنانچہ بعضي روايات سے
اس مقام مين ذكر كيجاتي ہين كہ متدين منصف مطابق ادلہ عقل تاويل كريگا يا طرح
اون روايات كو كہ جو مخالف ہون الا التسليم كريگا اور وہ روايات يہہ ہي كہ روايت كيا ہي
حضرت امام ثامن ضامن عليہ السلام سي كہ جواب مامون رشيد مين فرمايا تہا كہ اگر حضرت
يوسف معصوم نہوتي تو وہ بہي قصد مجامعت كرتي اور يہي آنحضرت ني تفسير اس آيہ مين فرمايا
فَإِنَّهَا هَمَّتْ بِالْمَعْصِيَةِ وَهَمَّ يُوسُفُ بِقَتْلِهَا إِنْ أَجْبَرَتْهُ لِعِظَمِ مَا تَدَاخَلَهُ فَصَرَفَ اللَّهُ عَنْهُ قَتْلَهَا وَالْفَاحِشَةَ

یعنی بتحقیق که قصد کیا زن عزیز نے معصیت کا اور یوسف نے قصد قتل اوسکی کا کیا اگر
جبر کرتی وہ یوسف کو واسطے زنا کی اور یہہ قتل اسواسطے تہا کہ وہ چاہتی تہی کہ یوسف کو
کا عظیم خطر مین ڈالی کہ وہ زنا ہی اور یہی روایت کی ہی اوحضرت نے باپ اپنی سے اور
اونہون نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا اونہون نے فرمایا ہَمَّتْ
بِاَنْ تَفْعَلَ وَهَمَّ بِاَنْ لَا یَفْعَلَ اور معنی اسکی یہہ ہین کہ زلیخا نے قصد زنا کیا اور یوسف
نے قصد ترک کیا تفسیر عیاشی مین حضرت صادق ع سے مروی ہی ہر کاہ زلیخا نے قصد مقاربت کا
یوسف سے کیا یوسف نے بہی قصد مجامعت کا کیا بعد اسکی زلیخا نے یوسف سے کہا کہ اسی حال پر
صبر کر تو یوسف نے کہا کس سبب سے صبر کرون زلیخا نے کہا کہ اس گہر مین ایک صنم ہی اتنا صبر
کر اوسکی منہہ کو چہپا دون تا کہ ہماری اعمال قبیح سے مطلع ہو یوسف نے اوسوقت مین خدا کو
یاد کیا اور زنا اوس عالم سر و الخفیات سے ڈری اور بہاگیا اور محمد بن قیس سے مروی ہے کہ
سنا مینی حضرت صادق ع سے کہ ہر کاہ یوسف نے بند زیر جامہ اپنی کو کہولا صورت حضرت
یعقوب کی دیکہی کہ اونگلی دانتون مین دبائی ہین اور کہتی ہین کہ ای یوسف اس کار بد سے اعراض
کر تو پس یوسف اوٹہہ کہڑی ہوئی اور آب منی انگوٹہی پاون اونکی سی باہر آئی اور اوس
گہر سی فرار ہوئی اب ادلہ عصمت بیان ہوتی ہین ایک یہہ ہی کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ والہ
سے کوئی گناہ سرزد ہو اجتماع ضدین لازم آتا ہی وہ اجتماع یہہ ہی وجوب متابعت
اوسکی اور مخالفت اوسکی وجوب متابعت اسواسطے کہ حق تعالی فرماتا ہی قُلْ
اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللهُ یعنی کہہ تو ای محمد اگر ہو تم کہ دوست
رکہتی ہو خدا کو پس پیروی کرو تم میری تا دوست رکہی تمکو خدا اس آیہ سے وجوب

متابعت بنی ثابت ہوتی ہی سب امور مین ہرچند کہ یہہ آیہ حق بنی ہمارے مین ہی لیکن کوئی
اسکا قائل نہین ہوا ہی کہ نبی ہمارے معصوم ہین اور نبی معصوم نہین ہین اور مخالفت اسواسطے
ہی کہ متابعت مذہب کی حرام ہی گناہ مین اور دوسری یہہ اگر پیغمبر سی گناہ صادر ہو تو
واجب ہی کہ ہم اوسکو زجر و توبیخ کرین اسواسطی کہ امر معروف اور نہی منکر سب پر واجب
ہی حالانکہ زجر کرنا نبی کا حرام ہی اسواسطی کہ ایذا دینا اوسکی حرام ہی باتفاق اور اسواسطے
کہ حق تعالی فرماتا ہی اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ
بدرستیکہ وہ لوگ کہ ایذا دیتے ہین خدا اور رسول اوسکی کو لعنت کرتا ہی خدا انکو بیچ دنیا و آخرت
کی اور وجہ تیسری یہہ ہی کہ اگر انبیا سی گناہ سرزد ہو تو چاہیئی کہ اقل درجہ ہون کمترین کا ان
امت سی اسواسطی کہ درجات انبیا کی نہایت رفعت اور جلال مین ہین اور نعم الہی بسبب کرنے
کرنی کی جمیع ناس سی امین اور خلیفہ کرنا اپنا بیچ بندونکی نہایت مرتبہ مین ہین پس اس ہنگام
مین مرتکب ہونا اونکا معاصی کا اور اعراض کرنا احکام الہی سی واسطی لذت دنیا کی جو فانی ہی
کی کمال قبیح اور شنیع ہی عصیان کرنی اور عبادسی اور وجہ چوتھی یہہ ہی کہ حق تعالی
حِکَایَۃً عَنۡ قَوۡلِ اِبۡلِیۡس فرماتا ہی فَبِعِزَّتِکَ لَاُغۡوِیَنَّہُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ یعنی پس قسم ہی عزت
تیری کی ہر آینہ اغوی کرونگا مین سب بندونکو مگر بندگان تیری کو وہ مخلص ہین پس اگر نبی بھی عاصی
ہون تو چاہیئی محسوب ہون اون لوگوسی کہ معاصی سرزد ہوتی ہین اور مخلص سی خارج ہوجاتی ہین
حالانکہ باتفاق ثابت ہی کہ جمیع انبیا مخلصین سے ہین اور وجہ پانچوین یہہ ہی کہ رسول صلی اللہ
علیہ و آلہ افضل ہین ملائکہ سی اسواسطی کہ حق تعالی فرماتا ہی اِنَّ اللّٰہَ اصۡطَفٰۤی اٰدَمَ وَ نُوۡحًا
وَّ اٰلَ اِبۡرٰہِیۡمَ وَ اٰلَ عِمۡرٰنَ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ بدرستی کہ حق تعالی نی برگزیدہ کیا آدم اور نوح اور

ن ابراہیم و آل عمران کو اوپر تمام عالم کے اور فضیلت بعض کی دال ہے فضیلت کل پر واسطے اجماع
مرکب کے اور اگر معصیت صادر ہونے سے تو چاہیے کہ محال ہو ہونا افضل نبی کا ملائکہ سے اس واسطے کہ حق تعالے
فرماتا ہے أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ قولہ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ أَهْلِهَا منقول ہے ہر گاہ کہ پیچھے
ان دونوں نے جانے میں طرف دروازے کی اور چاک کیا زلیخا نے کرتے اوسکی کو جانب پشت سے اور
پایا عزیز مصر نے ان دونوں کو نزدیک دروازے کی اور زلیخا مدعی ہوئی کہ اس شخص نے مجھسے فعل ناشائستہ
کا ارادہ کیا تھا سزا اسکی حبس ہے یا مارنا تازیانہ سے اور یوسف نے کہا کہ اسنے مجھسے ارادہ بد کا کیا تھا اوس وقت
مین گواہی دی ایک شاہد نے اہل اوسکی سے اور وہ طفل چہار ماہہ پسر خالہ زلیخا تھا اور حضرت صادقؑ سے مروی
ہے کہ ہر گاہ یوسف نے کہا عزیز سے اظہار طہارت اپنا لوث خیانت سے کیا یوسف جانب خدا سے ملہم ہوے
کہ حقیقت میری اس کو دکھ سے کہ گہوارے مین ہے دریافت کر اس واسطے کہ وہ گواہی دیگا کہ زوجہ تیری نے
خود مجھسے ارادہ کیا تھا اس حرکت کا پس عزیز مصر متوجہ اوس طفل کا ہوا حق تعالی نے اوسکو
گہوارے مین گویا کیا تا اینکہ اون نے گواہی دی اوپر پاکدامنی یوسف کی اور کہا اوسنے کہ
إِنْ كَانَ قَمِيصُهُ آہ بعضون نے کہا ہے کہ وجہ عظمت کید زنان کی یہہ ہے کہ مردونکو طرف زنا کی
خواہش قلبی ہے اور باوجود اسکی ساتھہ آئین شایستگی کے اور ساتھہ شیرین زبانی کے بالمشافہہ
جس چیز کو چاہین نسبت ساتھہ مردونکی کر سکتی ہین بخلاف شیطانکی کہ خواہش قلبی ساتھہ اوسکے
ہے اور نہ بالمشافہہ گفتگو کرتا ہے لہذا کید زنانکو عظیم شمار کیا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ خوف ہمکو
عورات سے زیادہ ہے بہ نسبت خوف شیطانکی اس واسطے کہ حق تعالی نے حق شیطانمین فرمایا ہے
إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا اور حق عوراتمین فرمایا ہے إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ فی اکثر التفا
ان دو وجہ مین تامل ہے اولا اس جہت سے کہ کون سی ضرورت

ضرورت داعی ہی کہ وجہ عظمت کید زنان بیان کیجاوی اسواسطی کہ یہہ حکایت قول عزیز مصر ہی کہ اوسکی نزدیک عظمت کید زنان ثابت ہوئی ہو آری اگر حقتعالی کی نزدیک عظمت کید زنان ثابت ہوتی البتہ ضرورت داعی ہوتی کہ بیان اوس عظمت کا کیا جائی آور ثانیاً تائید مین لانا اس قول حقتعالی کو اِنَّ کَیْدَ الشَّیْطَانِ کَانَ ضَعِیْفًا خالی از تکلف و تعسف نہین ہی اسواسطی کہ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ حکایت قول عزیز مصر ہی ور کید شیطان کان ضعیفا بہ نسبت اپنی حق تعالی فرماتا ہی پس یہہ قول مؤید قول اول نہوگا اور ثالثاً اسواسطی کہ فرمانا حقتعالی کا کہ شَارِکْھُمْ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ یعنی قدرت شرکت دینی نطفہ وغیرہ میں اور فرمانا حق تعالی کا و اِذَا قَرَءْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ یہہ دلیل تام اوپر عظمت کید شیطان کی ہی پس اگر کوئی کہی کہ اس صورت میں منافات قول حقتعالی اِنَّ کَیْدَ الشَّیْطَانِ کَانَ ضَعِیْفًا کی لازم آتی ہی جواب اسکا یہہ ہی کہ جنب قدرت آلہی مین جمیع مکاید و امور حقیر اور ضعیف ہین کو کید شیطان ہماری اسطی قوی ہی اور رابعاً اسواسطی کہ کہنا کید شیطان کا ضعیف مستلزم عظمت کید زنان نہین ہی بلکہ ہرگاہ کہ کید شیطان کہ نہایت جمیع مکاید سی قوی ہی حقتعالی نی ضعیف فرمایا ہو پس بطریق اول کید زنان ضعیف ہوگا قولہ مِنَ الْخَاطِئِیْنَ خاطئین مشتق خطا سی ہی اور ہرگاہ کہ کوئی دانستہ گناہ کری عرب کہتی ہین خطا فلان او تذکیر خاطئین کی باعتبار تغلیب ذکور کی ہی اوپر عورتوں کی قولہ وَقَالَ نِسْوَۃٌ ہرگاہ مقدمہ لبی کا مشہور ہوا ایک جماعت زنان نی کہا کہ جو شہر مصر مین تہین کہ امرۃ العزیز تراود فتیہا الخ اور وہ پانچ عورتین تہین اور مقرب بادشاہ بہی تہین چنانچہ اونمین سی ایک دربان اور دوسری نان پز اور تیسری داروغہ دواب اور چوتہی ساقی اور پانچوین داروغہ قید خانہ تہی و لفظ نسوہ

کی اسم جمع ہی نہ جمع اور تانیث اسکی غیر حقیقی ہی اسواسطی قال مین نی تانیث کی لانا لازم نہوا اور
فی المدینۃ مین دو احتمال ہین ایک یہہ کہ متعلق قال سے ہے یعنی کہ بیچ شہر مصر کی عورتون نی اور دوسرا یہہ کہ متعلق نسوۃ ہو
یعنی وہ عورتین کہ ساکن شہر مصر تہین قولہ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا الخ یعنی چاک کیا حب یوسف نی شغاف
قلب زلیخا کو اور شغاف حجاب قلب کو کہتی ہین یا جلد باریک کہ جسکو لسان القلب کہتی ہین اور
مجمع البیان مین لکھا ہی کہ جناب امیر المومنین اور امام زین العابدین اور امام محمد باقر اور امام جعفر
صادق علیہم السلام نی قرائت اسکی بعین مہملہ کی ہی یعنی جلایا یوسف نی زلیخا کو از روی دوستی
کی قولہ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ الخ اور غیبت کا نام مکر رکہا ہی اسواسطی کہ غیبت خفیہ مین
ہوتی ہی اور مکر کرنیوالا بہی مکر خفیہ مین کرتا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مطلب اونکا اس غیبت اور سرزنش
سی یہہ تہا کہ واسطی دیکہنی حضرت یوسف کی مکر اور حیلہ برانگیختہ کرین لہذا تعبیر غیبت کی ساتہہ مکر کی گئی
قولہ مُتَّكَأً وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ الخ حاصل اسکا یہہ ہی ہر گاہ کہ مردمان ناز پرور وقت طعام
کہانیکی تکیہ کرتی ہین لہذا متکا کہا گیا اور بعضون نی کہا ہی کہ متکا طعام ہی اور مشتق ہی قول عرب
سی اِتَّكَأْنَا عِنْدَ فُلَانٍ ای کہایا ہمنی نزدیک اوسکی اور اصل اوسکی یہہ ہی جو شخص کہ
بلاتا ہی واسطی کہانا کہلانیکی تو مہیا کرتا ہی اوسکی واسطی مسند و تکیہ پس نام کہا طعام کا متکا بنا بر
استعارہ کی اور عکرمہ نی کہا ہی کہ وہ چیز کہ کاٹی جاتی ساتہہ چہری کی اسواسطی کہ اسی عند الاکثر تکیہ لگاکی
کہائی جاتی ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مطلق طعام کو کہتی ہین اور علی ابن ابراہیم نی تفسیر اپنی مین
متکا بسکون تا اور حذف ہمزہ روایت کی ہی اور تفسیر بہ ترنج کی ہی یعنی میٹہا اور
حاضر کی اونکی واسطی ترنج قولہ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ اثبات ملکیت کا واسطی یوسف کی اس
جہتہ سی ہی کہ طبایع انسانی مین مرتکز یعنی مستقر ہی کہ فرشتہ سی کوئی احسن نہین ہی جسطرح سی

که شیطان سی کوئی تشبیہ نہین ہی اور نفی بشریت کی یوسف سی اس جہتہ سی ہی کہ
جمال اونکا نہایت عجیب و غریب تہا حدیث معراج مین لکھا ہی کہ جناب نبوی صلعم
نی فرمایا کہ دیکھا مینی دوسری آسمان مین ایک شخص کو کہ صورت اوسکی مثل ماہ شب چاردہ
تہی کہا مینی جبرئیل سی یہہ کون ہی کہا کہ یہہ بہائی تمہارا یوسف ہی اور تفسیر خلاصۃ المنہج
مین لکھا ہی کہ صاحب وسیط نی باسناد خود جابر انصاری رحمۃ اللہ علیہ سی نقل کی
ہی کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئی اور کہا کہ
خدا نی تمہین سلام کہا ہی کہ ای حبیب میری تیری حسن روکو نور عرش سی مقرر کیا
مینی اور حسن یوسف نور کرسی سی اور کوئی مخلوق تمکو تجہسی نہین پیدا کیا مینی آنحضرت کو
کمال تہا اور یوسف کو جمال شہود جمال یوسفی مین دستہا بریدہ ہوئی اور ظہور کمال محمد
مین زنار بن قطع ہوئین اور اسی معنی مین کہتی ہین **شعر** از حسن روی یوسف دستی
بریدہ سہل است در پای دلبر من سرہا بریدہ بینی **قولہ** وَلَیَکُوناً مِنَ
الصّٰغِرِیْنَ اور نون ولیکونا مین خفیفہ ہی اور جسوقت کہ وقف کیا جاوی تو
الف سی بدلتی ہین اور یہہ بمنزلہ اوس تنوین کی ہی کہ حالت وقف مین الف
ہوجاتی ہی **قولہ** قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ الخ ابوحمزہ ثمالی نی روایت کی امام
زین العابدین سی کہ ہرگاہ وہ عورتین خانہ مصر سی باہر گئین ہر ایک نی باخفای دیگر
حضرت یوسف پاس پیغام بہیجا کہ ہماری پاس آؤ اور اپنی ملاقات سی مسرور کرو
یوسف نی قبول نکیا اور کہا کہ رب السجن احب الخ اور بعضی تفسیر مین یون منقول ہی کہ
جب یوسف نی بہہ بات ستی اوس مجلس سی روگردان ہوئی عورتون نی اونکا تعاقب

کیا اور زلیخا سی اظہار کیا کہ ہم اوسکو ملامت کرتی جاتی ہین حال آنکہ ہر ایک نی وہان
جا کی اپنی اپنی طرف بلایا یوسف نی اونکی باتون سی تنگ ہوکر دعا کی کہ ای پروردگار میری مجہی
زندان دوست تر ہی بلانی ان عورتونکی سی اور اگر تو انکی مکر وحیلہ سی نہ بچاویگا تو خواہش
کرونگا مین طرف اونکی بسبب بشریت کی اور ہوجاؤنگا مین نادانون مین سی پس
قبول کی اسنی دعا اوسکی منقول ہی کہ بعد از یاس و نا امیدی اون عورتون
نی زلیخا سی کہا کہ صلاح کار اور مشورہ یہہ ہی کہ یوسف کو چندی زندان مین قید کیا جاوی
شاید بسبب رنج اور محنت زندان کی فرمانبردار تیرا ہو اور قدر راحت اور نعمت کی معلوم کرکی
سر تسلیم خط فرمان تیری پر رکہی زلیخا کو یہہ مشورہ پسند آیا اور نزدیک عزیز کی آکر اظہار کیا
کہ اس غلام کنعانی کی سبب بدنامی کی میری طبیعت کو نفرت ہوگئی ہی تو صلاح یہہ ہی
کہ اسکو مع طوق و زنجیر زندان مین قید کیا جاوی تاکہ لوگ جانین کہ یوسف ہی گنہکار ہی اور
مین طعنہ اور ملامت سی خلق کی رہائی پاؤن عزیز کو یہہ بات پسند آئی اور یوسف کو
زندان مین بہیجا اور اسیطرف اشارہ ہی اس قول حق تعالی کا ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِنْ بَعْدِ
مَا رَأَوُا الْآيَاتِ یعنی بعد از دیکہنی دلایل عصمت کی مثل گواہی دینی لڑکی کی اور چاک
ہونی پیراہن کی جانب پشت سی اور قطع کرنی ہاتہہ عورتونکی اور منع کرنی یوسف کی تدبیر
اور مصلحت اونکی اسباب پر ٹہری کہ انکو قید کیا جاوی چنانچہ زلیخا نی اہنگر کو بلا کر
کہا کہ ایک بیڑی اور زنجیر محکم تیار کر تا اس غلام عبری کو قید کرین اور گوشمالی دین
جب کہ حداد نی ہاتہہ دہرا تو یوسف کی دیکہی بولا کہ ای ملکہ جہان یوسف لڑکا ہی اور طاقت
زنجیر اور قید زندان کی نہین رکہتا ہی زلیخا نی خفا ہوکر کہا کہ تو قیدیون پر رحم کرتا ہی آخر حداد

نی بند و زنجیر موافق مرضی زلیخا کی تیار کیا اور یوسف کو مطوق و مسلسل کر کی حکم کیا کہ اسکو
گھوڑی پر سوار کر کی بازار مصر میں پھراؤ اور منادی کرو کہ جو شخص کہ حرم عزیز سی ارادہ
خیانت رکھتا ہو اوسکی سزا یہہ ہی اور زلیخا جامۂ کثیف اور کہنہ پہنکر سر راہ یوسف
پر کھڑی ہوئی کہ تا کوئی نہ پہچانی اور گفتگوی یوسف سُنی پس جب یوسف کو مرکب پر سوار کیا
تو اوسوقت یوسف نی روکر مناجات کی کہ الٰہی تو میری بھید سی خبردار آگاہ ہی ایک تو غم فراق
پدر سی نالہ و افغان میں ہوں اور جفای برادران سی رنج غربت میں سرگردان اور دوسری
گرفتار بند و زندان کا ہوا ہوں میں اب ای استعانت تیری کی ملجا اور ماوا نہیں رکھتا
ہوں پس اوسیوقت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئی اور کہا کہ ای یوسف بند و زنجیر سی
غم نکھا کہ سلسلہ گردن شہروں میں زیور ہی تمہارا نکلنا جس سی لشتک اور جفای قید
سی بند و ہناک نہو نا کہ بیٹھنا زاویۂ زندان کا موجب خلل ریاض جنان ہوگا لیکن ای یوسف
زلیخا آئی ہی او تیری رہگذر میں بیٹھی ہی تا دیکھی کہ کسطرح تضرع اور بیتابی کرتا ہی اور کسکو شفیع
اپنا لاتا ہی ای یوسف تمہارا ترشرو ہونا اور چین جبین پر مت ڈالنا اور خندان رہنا
اسطرح سی کہ بانجھ زندان سی طرف گلستان کی لیجاتی ہیں تا میں اوس بند انکو واسطی
تیری گلستان کرون جسوقت کہ یوسف کو سرای عزیز سی باہر لیگئی تو قریب لاکھ مرد اور
عورت کی واسطی تماشی کی باہر آئی اور مرد پتھرا ہی جاتیوں پر مارتی تھی اور عورتین منہ اپنا
ناخن سی خراشیدہ کرتی تہین اور یہہ خروش اہل مصر سی بلند تہا کہ افسوس ان ہاتہوں کو
کہ ہاتہہ حوریان بہشتی کی واسطی حمایل کرنی اوسکی جسم میں طوق گلوگیر سی کیا واسطہ اور
ہاتہہ کہ گردن دلبران سنگین ہو اوسکی آرزو میں مقید قید حسرت کی ہی زنجیر سی کیا علاقہ

جو شخص کہ جمال یوسف دیکھتا تہا دیوانہ و عاشق ہو جاتا تہا مگر جب یوسف زلیخا کی پہنچی منادی کار اکہ هٰذا غلامٌ

اَحْمَرُ كَنْعَانٌ یعنی یہ غلام مرد کنعانی ہی فَالْعَزِيْزُ عَلَيْهِ غَضْبَانٌ اور عزیز اوپر اوسکی خشمناک ہی پس

جبرئیل آئی اور کہا کہ جواب منادی اسطرح کی هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ غَضَبِ الرَّحْمٰنِ وَمَعْصِيَةِ الدَّيَّانِ یعنی بہتر ہی

غضب رحمان و معصیت دیان سی وَمِنْ دُخُوْلِ النِّيْرَانِ وَسَرَابِيْلِ الْقَطِرَانِ اور داخل ہونی آتش سی اور لباس قطران

سی نا بجال قدرت آغاز شیرین گوش زلیخا میں پہنچا زمین کپر اور کوئی نسنی یوسف نی اسکو کہا اور زلیخا کی سنا پیچ و تاب کہا کر گہر میں گئی

او دو انکو زندانکو حکم کیا کہ اس غلام کو جاتی پاکی میں بکر ناکو کہانی پینی میں تنگی کرنا پس یوسف کو زندان میں لائی

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ط قَالَ اَحَدُهُمَا اِنِّيْ اَرٰىنِيْ اَعْصِرُ خَمْرًا ج وَ

او داخل ہوئی ساتہہ یوسف کی بیچ قید کی دو جوان کہا ایک نی اون دونوں سی تحقیق کہ میں دیکھتا ہوں کہ نچوڑتا ہوں شراب کو اور

قَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ط

کہا دوسری نی بدرستیکہ دیکھتا ہوں میں اوٹھا تا ہوں اوپر سر اپنی کی روٹی کو کہ کہاتی ہیں پرندی اوس سی

نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ج اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ

آگاہ کر ہمکو تعبیر اسکی سی بدرستیکہ ہم دیکھتی ہیں تجکو نیکو کاروں سی کہا یوسف نی نہ آویگا تمکو طعام

تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ط ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ

کہ روزی دی جاوو تم ساتہہ اوسکی مگر یہہ کہ آگاہ کرونگا میں تمکو ساتہہ عاقبت اوسکی کی قبل اسکی کہ آوی تمکو یہ تاویل اوسکی یہہ اوس چیز سی کہ تعلیم کیا مجہے

رَبِّيْ ط اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ

میری رب نی بدرستیکہ ترک کیا میں نی دین اوس قوم کا کہ وہ ایمان نہیں لاتی ساتہہ خدا کی اور آخرت کی وہ

كٰفِرُوْنَ ۝ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ط

کافر ہیں اور پیروی کی میں نی دین اپنی باپ دادوں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کی

مَا كَانَ لَنَا أَنْ نُشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا

نہین ہی واسطی ہماری یہہ کہ شریک لاوین ہم ساتہہ خدا کی کسی چیز کو یہہ ہی فضل خدا سی اوپر ہماری

وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ۝

اور اوپر لوگون کی اور لیکن بہت لوگ نہین شکر کرتی ہین

يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ

ای دو یار میری زندان کی آیا خدایان متفرق بہتر ہین یا خدای یکانہ

الْقَهَّارُ ۝ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا

قہار نہین عبادت کرتی ہو تم ای نادانیان ورا خدا کی مگر ناموں کو کہ نام رکہہ لیا ہی اونکا

أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ ۚ إِنِ

تمنی اور پدرون تمہاری نی کہ نہین نازل کیا خدا نی ساتہہ عبادت اونکی کوئی حجت نہین

الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ ۚ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ۚ ذٰلِكَ الدِّينُ

حکم ہی مگر واسطی خدا کی کہ حکم کیا ہی خدا نی یہہ کہ نہ عبادت کرو تم مگر اوسی خدا کی یہہ دین

الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ يَا صَاحِبَيِ

درست ہی اور لیکن بہت لوگ نہین جانتی ای دو یار میری

السِّجْنِ أَمَّا أَحَدُكُمَا فَيَسْقِي رَبَّهُ خَمْرًا ۖ وَأَمَّا الْآخَرُ فَيُصْلَبُ

زندان کی لیکن ایک تم مین سی پس پلاویگا بادشاہ اپنی کو شراب اور لیکن دوسرا پس سولی دیا جاویگا

فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَأْسِهِ ۚ قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ ۝

پس کہاوین گی پرندی سر اوسکی سی جاری کیا گیا ہی حکم کہ وہ بیچ اوسکی تعبیر خواب پوچہتی تہی

وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ

اور کہا یوسف نے واسطے اوسکے کہ جانتا تہا بتحقیق کہ نجات پاونگا اون دونوں سے ذکر کر میرا نزدیک بادشاہ اپنے کے

فَأَنْسَاهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ

پس بہلادیا اوسکو شیطان نے یاد کرنی یوسف کو نزدیک بادشاہ اپنے کے پس رہے یوسف بیچ قیدخانہ کے چند برس

قوله وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ الخ اور داخل ہوئے ہمراہ اوسکے دو جوان بندکان ریان سے کہ ایک اونمین سے ساقی بادشاہ تہا اور نام اوسکا بونان تہا اور دوسرا باورچی کہ نام اوسکا مخلب تہا اس واسطے کہ بادشاہ اونسے بدگمان تہا کہ یہہ زہر دینگے چنانچہ مروی ہے کہ باورچی نے کہانا لاکر آگے بادشاہ کے رکہا شرابدار نے عرض کیا کہ اے بادشاہ اسمین زہر ملا ہے اسکو نہ کہا باورچی نے کہا کہ اے بادشاہ اسی شراب مین زہر ملا ہے پس اوس کہانیکو ایک جانور کو کہلایا اور وہ جانور مرگیا تو اس سبب سے بادشاہ نے دونوں کو زندان مین بہیجا اور حال یوسف زندان مین یہہ تہا کہ جستجو میں حال قیدیوں مین مصروف رہتے تہے اور اونکی بیماریمین عیادت اونکو جاتے تہے اور معالجہ انکا کرتے تہے اور کپڑے پہٹے اونکے سیتے تہے اور تشفی اونکی کرتے تہے خبر مین وارد ہے کہ جب یوسف زندان مین داخل ہوئے تو قیدیونکو دلتنگ پایا کہا اونسے کہ خوشدل رہو اور صبر کرو کہ خدا تمکو فردوس دیگا ساتہہ خوشی اور ثواب عقبی کے اونہون نے سنے اس بات کے سے خوش ہو کر کہا کہ رحمت خدا کی ہو اوپر تیرے کیا زیبا روا ورنگ ہے تو کون ہے اور کس قبیلے سے ہے حضرت نے کہا کہ مین یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم خلیل اللہ ہون داروغہ زندان نے کہا کہ اے پیغمبر زادہ اگر مجہسے ہوسکتا تو مین تجہے چھوڑ دیتا مگر اب بہی تیری خدمتگذاریمین تقصیر نکرونگا اور تمام زندانی واسطے زیارت یوسف

کی اگر اظہار محبت و الفت کیا کرتی تہی یوسف نی فرمایا کہ ای بار و میری محبت مین غلو نکرو کہ جسنی
مجسی محبت کی اوسی نی محنت دیکہی چنانچہ پہوپہی میری مجہی بہت دوست رکہتی تہی اور چاہتی تہی کہ
مجہی اپنی پاس رکہی لہذا ایک کمربند کہ میراث ابراہیم سی اونکو پہنچا تہا کمر مین میری باندہا اور
جب مین سو گیا تو کہول لیا اور مجہی متہم بدزدی کیا تا کہ مدت ایک سال مجہی اپنی پاس رکہین
اعدا اوس ہنگام مین چوری کی یہی سزا مقرر تہی اور بسبب دوستی الد کی جفائی اور ان مین گرفتار
ہو کر زلیخا تک پہنچا اور دوستی زلیخا سی بند زندان مین گرفتار ہوا قیدیون نی کہا کہ ہم تیری
الفت سی دست بردار نہونگی القصہ وہ سب قیدی بانواع فوائد مستفید ہوتی تہی اور تعبیر خواب
پوچہتی تہی اور وہ تعبیر موافق ہوتی تہی اسواسطی تمام زندانی نزدیک یوسف کی حاضر رہتی تہی اور تعبیر
خواب کی پوچہا کرتی تہی ایک شب اون دونون شخصون نی کہ ساتہہ یوسف کی قید ہوئی تہی
خواب دیکہا اور حضرت یوسف سی بیان کیا اور بعضون نی کہا ہی کہ خواب دیکہا تہا مگر برای
امتحان پوچہا تہا اور تفسیر عیاشی مین جناب صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ جب کہ عزیز مصر نی
یوسف کو قید کیا تو حقتعالی نی یوسف کو قید ہی مین علم تعبیر خواب عطا کیا اور اوہنین دونو
جوان نی زندان مین یوسف سی پوچہا کہ تم کیا کمال رکہتی ہو یوسف نی کہا کہ کمال میرا بیان کرنا
تعبیر خواب کا ہی انتہی کلامہ اور تفصیل اوس خواب کی یہہ ہی کہ ساقی نی دیکہا کہ نچوڑتا ہو مین
تین خوشہ انگور کی واسطی شراب عزیز کی اور اطلاق خمر کا اوپر انگور کی مجازا ہی اور کہا باورچی
نی کہ دیکہتا ہو مین اپنی تئین باورچی خانہ مین بادشاہ کی کہ مین اوٹہاتی ہون اوپر سر اپنی کی روٹی کو کہ
کہاتی ہین اوسکو پرندی پس آگاہ کر ہمکو ساتہہ تعبیر اس خواب کی اور محمد بن مسعود عیاشی نی اپنی تفسیر مین
لکہا ہی کہ جناب صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ یہہ آیت اسطرح سی ہے اِنّی اَرانی اَحمِلُ

قوله انی اعصر خمرا ... **فوقہا اسی خفیة فیہا خبز** یعنی بدرستیکه دیکها مینی که اوٹهائی هوئی هین اوپر
سر اپنی کی ایک کاسه کو که اوسمین روٹی هی **قوله یا صاحبی السجن** الخ اس آیه کی دو معنی هین
ایک یهه که ای دو یار میری زندان کی بنابر محذوف هونی یای متکلم کی اور دوسری معنی یهه که ای
دو ساکن زندان کی که صاحب بمعنی ساکن کی هی **قوله قضی الامر** الخ علی بن ابراهیم نی اپنی تفسیر
مین لکها هی که جوان اول نی خواب دیکها تها اور حضرت یوسف سی تعبیر اوسکی پوچهی تهی اور
جوان ثانی نی خواب نه دیکها تها لیکن بنابر امتحان کی پوچها تها بعد اوسکی اوسنی کها که مینی
جهوٹ کها تها حضرت یوسف نی کها که **قضی الامر قوله وقال للذی ظن انه** الخ
منقول هی که بادشاه نی فرمایا که باورچی کو دار پر کهینچو اور ساقی کو که صفت امانت اوسکی
ثابت هوئی تهی منصب اول عطا کیا اور هرگاه که یوسف متوسل بمخلوق هوئی واسطی نجات
اپنی کی اور ترک اولی عمل مین لائی جبرئیل نازل هوئی اور یوسف کو گوشهٔ زندان مین لیگئی اور
پر اپنا زمین پر مارا که طبقه اول شگافته هوگیا یوسف سی کها که دیکهو کیا هی یوسف نی کها که
دوسرا طبقه دیکهتا هون پس اسیطرح بتدریج ساتون طبقونکو شگافته کیا اور حضرت یوسف
کو دکهلایا بعد اسکی ایک سنگ بزرگ دکهلایا اور اوسپر بهی پر مارا که وه شگافته هوگیا
اور ایک کیڑا اوسمین سی باهر آیا که اوسکی موهنه مین برگ سبز تها تب جبرئیل علیه السلام نی
کها که پروردگار عالمیان نی بعد سلام کی فرمایا هی که شرم نهین کرتا هی تو مجهسی که مخلوق سی تو نی
اعانت چاهی اسکی عوض مین سات برس اور قید رکهونگا حضرت یوسف اسبات سی غمناک
هوئی اور پوچها که ای جبرئیل اتنی خدا مجهسی راضی هیگا جبرئیل نی کها که آری یوسف نی کها که جب
الله مجهسی راضی هی تو اگر ستر برس بهی قید مین رهون تو خوف نهین هی اور ابو عبدالله سی روای

ہی کہ جبریل یوسف پاس آئی اور کہا کہ ای یوسف یہہ حسن وجمال تجکو کسنی دیا ہی کہ کوئی
دنیا مین مانند تیری نہین ہی یوسف نی کہا کہ میری پروردگار نی پہر کہا کہ محبت تیری تیری
باپ کی قلب مین کسنی ڈالی اور کاروان کو سر چاہ پر کسنی پہنچایا اور تجکو نہین کسنی بچایا کہ
بہائیون نی تہین پہینکا تہا اور کید زنان کسنی تم پر غالب نہونی دیا یوسف نی کہا کہ میری خالق
اکبر نی تو کہا جبریل نی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ کیا باعث ہوا کہ اب تو نی حاجت اپنی مخلوق سی
طلب کی اس سبب سی سات برس اور قید رکہونگا جب یوسف نی جبریل سی یہہ سنا تو استقدر
روئی کہ در و دیوار رونی لگی اور اہل زندان کریہ اونکی سی تنگ ہوئی اور مصالحہ اسپر قرار پایا کہ
ایکروز رویا کرو اور ایکدن چپ رہا کرو کوئی یہہ نسمجہی کہ استعانت مخلوق سی واسطی دفع مضرت
کی درست نہین اور باجماع جواز اسکا ثابت ہی بلکہ بہی احب تا ہی پس روایت مذکور دلالت
حرمت استعانت پر نہین کرتی بلکہ عتاب یوسف پر بسبب ترک عادت جمیلہ اونکی کی تہا
کہ ہر بلا مین صبر اور تحمل اور توکل بخدا کرتی تہی اور قبح استعانت اوس صورت مین ہی کہ اعتماد
کلی مخلوق پر ہوا اور توکل بخدا نکری اور اگر باوجود توکل بخدا مخلوق کو واسطہ کری دفع بلا کی
لی تو گنہگار نہین ہوتا ہی ہکذا فی الخلاصۃ مولف کہتا ہی کہ جواب اس توہم کا وجوہ دیگر سی
بہی ممکن ہی اول یہہ کہ در صورت تاویل ترک اولی پیغمبر کی نسبت یہہ توہم دور ہوجاتا ہی اوسکا ثانیا یہہ
کہ تکالیف انبیا کی مختلف ہوتی ہی ممکن ہی کہ واسطی ہماری استعانت مخلوق سی درست ہو
اور اونکی واسطی ممنوع چنانچہ ذبح کرنا اپنی فرزند کا حضرت ابراہیم کو بہی اسیطرح ہی اور
ثالثا اسواسطی کہ امتحانا فرماتی اپنی مقربان مخصوص کی نہایت قبیح اور بد معلوم ہوتی ہی لہذا
حقتعالی نی اونکو تہدید کی ہوا نتہی کلامہ ہرگاہ سابق مرتبہ تقرب کو پہنچا پس بہلا دیا اوسکو

شیطان نی یوسف کو اور رہی یوسف زندان مین چند سال اور بعضی علما کہتی ہین کہ تین سال پر
اور نوسی پر ہوا اور بعضون نی کہا ہی کہ سات برس قید مین رہی اور بعضون نی کہا ہی کہ اٹھارہ برس
چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہی کہ حضرت یوسف کی قید ہونیکی بارہ برس
کی تہی اور اٹہارہ برس قید رہی اور بعد نکلنی قید کی آسی برس جیتی تو سب عمر اونکی ایکسو دس برس کی
ہوتی ہی اور بعضون نی ضمیر فانسٰہ الشیطان کی طرف یوسف کی پہیری ہی کہ سوای
رونیکی حضرت یوسف کو کچھہ کام نہتا تا اینکہ یہہ خبر زلیخا کو پہنچی زلیخا نی حکم کیا کہ زندان مین ایک دریچہ
مشرف شارع عام کہولین اور اوسمین یوسف کو بٹہلاوین کہ دیکہنی مین رہگذر کی مشغول ہین اور
اتفاقا وہ دریچہ طرف کنعان کی واقع ہوا تہا ہر گاہ کہ شب جمعہ کی تہی تو یوسف اوس دریچہ
مین بیٹہتی تہی اور جو ہوا کہ کنعان کیطرف سی آتی تہی بزبان حال پرسان احوال کنعان ہوتی تہی اور جو ہوا
کہ اودہر سی کنعان کو جاتی تہی پیغام اپنی حال کا بہیجتی تہی ایک شب بیٹہی تہی ایک اعرابی کو دیکہا کہ شتر
پر سوار جنگل کو جاتا ہی شتر نی سرکشی کی اور متوجہ زندان کا ہوا ہر چند اعرابی نی مہمیز کیا مگر نہ کا آخر
اعرابی تنگ ہو کر پیادہ ہوا اور شتر نی مہار اپنی اوسکی ہاتہہ سی چہوڑا کر نزدیک دریچہ کی کہڑا ہوا
اور بزبان فصیح یوسف سی کہا کہ ای یاسمین چمن نبی اور ای گلبن گلشن یعقوب نبی کنعان سی مصر کو آیا
تہا اور اب مصر سی کنعان کو جاتا ہون اوس پیر محنت زدہ کو کوئی پیغام بہیجتا ہی تو یوسف نی
جب کہ نام پدر اور کنعان کا سنا خروش اور فریاد کرنی لگی ناگاہ اعرابی نی چاہا کہ شتر کو عصا
مارے زمین مین تا نصف ساق دہس آیا یوسف نی آواز دی کہ یا اخا العرب کچھہ دیر توقف کر کہ یہی
ایجاب کہو نہین اعرابی نی کہا کہ زمین مجکو پکڑی ہی کہین جا نہین سکتا ہون جو کچھہ چاہی ہو تو کہو
یوسف نی کہا کہ سنتی تو ہی تو کہا کنعان سی حضرت یوسف نی کہا کہ شتر تیرا کس جا گاہ مین تہا

کہا اوسنی کہ چراگاہ آل یعقوب بن اوچشمہ سار کنعان سی ملی ہی بیتا ہی یوسف نی کہا کہ زمین کنعان مین ایسا
درخت کوئی تو جانتا ہی کہ اوسکی بارہ شاخین تہین اور ایک ان شاخون مین سی جدا ہوئی ہی کتنی سال گذری ہین کہ
بیچ اوسکی فراق شاخ مین نالہ کرتی ہین اعرابی نی کہا کہ یہہ جو تم کہتی ہو یہہ حال یعقوب ہی کہ بارہ بیٹی کہتی تہی
ایک اون مین سی غائب ہو گیا ہی مدت گذری کہ فراق مین اوسکی روتی ہین اور جو راہہ کہ بنایا ہی کہ
نام اوسکا بیت الحزن کہا ہی اوسکو کوئی دو دہری گذرتا ہی وتی احوال فرزند گم شدہ پوچھتی ہین اور
کوئی نام و نشان سی اوسکی خبر نہین دیتا یوسف یہہ بات سنکر نہایت محزون ہوئی اور رونی
لگی اور کہا کہ ای اعرابی یہانسی کہان جائیگا تو کہا اوسنی کہ بادیہ کو جاتا ہون کہ متاع مناسب
بیچون اور بعد اوسکی کنعان جاؤن یوسف نی کہا کہ اس بیع مین کسقدر نفع کی طمع ہی تجہی کہا
اوسنی کہ سو درہم کی یوسف نی کہا کہ مین ایک بات تجہی دیتا ہون کہ ہزار درہم کو بکی کا یہانسی تو
کنعان کو جا جسوقت کہ کنعان مین پہونچی تو بیت الحزن مین جائیو اور دیکہیو کہ پیغمبر خدا مین قاصد
غریبان ہون کہ زندان مین گرفتار ہین دست تضرع درگاہ خدا مین اوٹہاؤ اور ہمارے واسطی دعا
کرو اور جسطرح کہ مینی تجہی فراموش نہین کیا ہی تو بہی مجہی فراموش نکر اعرابی نی کہا کہ نام تمہارا
کیا ہی حضرت یوسف نی کہا کہ مجہی اون نام بتانی کا نہین ہی لیکن تو میری منہہ پر نگاہ کر اور شکل و
شمائل میری روح دل پر ثبت کر اور حرف بحرف صورت میری ذہن مین لا اور اگر خال رخسار میری
سی پوچہین تو کہیو اوس محروم و مظلوم نی کہا ہی کہ ہر گاہ وہ خال ہکذر سیلاب بدیدہ مین پڑا تہا
از بسکہ فراق مین تیری زار زار رویا کہ محو ہو گیا ای اعرابی سلام اور پیام بخوبی پہنچانا کہ تیری تئین
بعوض اس خوشخبری کی کہ اونکو پہنچاویگا تو برکت بہت ہوگی ای اعرابی جب کہ محنت خانہ یعقوب مین تو پہنچی تو
اسقدر صبر کرنا کہ ایکپاس شب گذری اور ہنگامہ و غوغا آدمیونکا کم ہووی اور یعقوب ردمی فارغ

ہون اور متوجہ اپنی کلبۂ احزان کی ہوئی تو کہیو السلام علیک ایہا المغموم اور اسکی بعد حال میرا بیان کرنا ای
اعرابی اپنی قوت کرلی اور جو دعا کہ چاہی حضرت یعقوب سی درخواست کرنا کہ دعا اوسی دردمندکی
درگاہ خدا مین مستجاب ہی اعرابی نی کہا کہ کسطرح آونگا کہ زمین نی مجھی پکڑ رکھا ہی یوسف نی کہا کہ ہیچ
دینی شترکی سی باز آ کہ حال کو بیت الاحزان سی خبر دیتا ہی اعرابی نی کہا کہ مارنی سی شترکی درگذرا
مین فی الحال پاون اوسکی زمین سی نکل آئی پس نزدیک حضرت کی آیا اور شعاع اونکی چہری نشانیان کہ جانب
خیال مین رکہکر رخصت ہوئی کر کنعان کو کیا یوسف پیچہی اوسکی دیکہتی تہی اور فرماتی تہی ایکاش مان میری
نی مجہی جنا ہوتا کہ مین اس ورطۂ بلا مین نپڑتا پس اعرابی کنعان مین آیا اور صبر کیا کہ ایک مقدار شب کی
گذری در بیت الاحزان پر آیا اور کہا کہ السلام علیک یا نبی اللہ حضرت یعقوب کی دلکو اوس سلام
سی ایک راحت پہنچی اور اوٹہی اور باہر آئی اور کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو کون ہی اور کہان سی آیا
ہی کہا اوسنی کہ مین پیغام لایا ہون کہا یعقوب نی کہ کسکا قاصد ہی تو کہا اوسنی کہ رسول غریبان اور
پیک مہجوران اور قاصد زندانیان اور زمین مصر سی آیا ہون اور تمام قصہ اوسنی نقل کیا ہرگاہ
یہہ حکایت یعقوب نی سنی فریاد کی اور کہا کہ اگر تو رسول غریبان ہی تو مین بہی فراق غریبان مین مبتلا
ہون اور اگر تو پیک بیکسان و مہجوران ہی تو مین بہی سوختہ آتش ہجران بلا ہون اور اگر تو فرستادۂ زندانیان
ہی تو مین بہی ساکن بیت الاحزان ہون ای اعرابی ایسی خوشخبری دی کہ اوسی بوی محبت میری مشام جان مین پہنچی اور
ایسی خبر دی تو نی کہ اوسنی گرہ حسرت میری دل کی کہول دی عوض اسکا کیا چاہتا ہی تو کہا اوسنی کہ ای نبی
اللہ جو کچہہ کہ مقصود میرا تہا سو اوسنی پایا یعنی لبن شتر سی متوقع تہا ہون یعقوب نی کہا کہ الٰہی سکرات مرگ
اس بندہ پر آسان کرنا اور شتر اعرابی کا بولا کہ سبب پیغام مین ہوا تہا اور اسکی فرزند زندان پر مین ہی لیگیا تہا
اور یہہ خوشبو یوسف کی مینی لی تہی اللہ دلائی اس حالت مین شریک ہون میری اصلی ہی کہ بچہ جا کچہی یعقوب نی کہا کہ الٰہی

اس شکر کو تھا ای بہشت میں محسوب کرا عرابی نے کہا کہ ابھی برگزیدہ خدا یوسف نہ انکی بھی ہے علی عا کر حضرت
یعقوب نے کہا کہ خدا یا یوسف نہ انکو قید سے نجات دے اور ساتھ اقربا اور خویشوں کی وصل کر پس اثر دعای
یعقوب ظاہر ہوا کہ بادشاہ مصر نے خواب دیکھا چنانچہ قول حقتعالی کا ہے وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْ اَرٰى اشارہ
طرف اسیکی ہے اور علی بن ابراہیم نے حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ ہرگاہ مدت رہنے زندان کی تمام
کو پہنچی جانب حقتعالی سے اذن پہنچی دعا کی فرج کا حاصل ہوا یوسف نہ اپنا خاک پر رکھکر پڑھا کہ اَللّٰهُمَّ
اِنْ كَانَتْ ذُنُوْبِيْ قَدْ اَخْلَقَتْ وَجْهِيْ عِنْدَكَ فَاِنِّيْ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ
بِوَجْهِ اٰبَائِيَ الصَّالِحِيْنَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ.
اور بعد پڑھنے اس دعا کی حقتعالی نے اسکو زندان سے خلاصی دی اور راوی کہتا ہے کہ مینے جناب صادقؑ سے
سوال کیا کہ آیا ہم بھی اس دعا کو پڑھ سکتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ مثل اس دعا کی پڑھ اَللّٰهُمَّ اِنْ
كَانَتْ ذُنُوْبِيْ قَدْ اَخْلَقَتْ وَجْهِيْ عِنْدَكَ فَاِنِّيْ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ
نَبِيِّ الرَّحْمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
وَالْاَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اور ہرگاہ خوشی یوسف کی نزدیک ہوئی بادشاہ مصر نے
خواب عجیب دیکھا اور جاہا جو تعبیر کرنیوالے تھے انکو طلب کیا اور بادشاہ نے کہا کہ اِنِّيْ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ
يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ الخ
وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ
اور کہا بادشاہ یان نے کہ بدرستیکہ دیکھا ہے مینے خواب میں سات گاو خشک سے باہر آئیں جو کہ کھاتی ہیں انکو سات گاو لاغر
وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ
اور دیکھی مینے سات خوشہ سبز کا اور سات خوشہ اور دیکھی خشک   ای گروہ کا مان اشراف قوم کے جواب دو مجکو

فی رءیای ان کنتم للرءیا تعبرون ۝ قالوا اضغاث

بیچ تعبیر خواب میری کی اگر ہو تم کہ واسطی خواب کی تعبیر کرتی ہو کہا اونہون نی خواب ہای

احلام وما نحن بتاویل الاحلام بعالمین ۝ وقال الذی

پریشان ہین اور نہین ہین ہم ساتہہ تعبیر خواب کی دانا اور کہا اوس شخص نی

نجا منہما وادکر بعد امۃ انا انبئکم بتاویلہ فارسلون

کہ نجات پائی اون دونوسی اور یاد کیا قول یوسف کو بعد مدت کی مین آگاہ کرتا ہون تمکو ساتہہ تعبیر خواب کی پس بہیجو تم مجکو زندان مین

یوسف ایہا الصدیق افتنا فی سبع بقرات سمان یاکلہن

پس کہا اوسنی ای یوسف ای سچ بولنی والی خبر دی ہمکو بیچ سات گاو فربہ کی کہ کہاتی ہین اون کو

سبع عجاف وسبع سنبلات خضر واخر یابسات لعلی ارجع

سات گاو لاغر اور خبر دی ہمکو بیچ سات خوشہ سبز کی اور سات خوشہ دیگر خشک کی تا ہو کی جاؤن مین

الی الناس لعلہم یعلمون ۝ قال تزرعون سبع سنین

طرف لوگان پادشاہ کی شاید کہ وہ جانی تعبیر خواب تمہارا کو کہا یوسف نی کہ تم کہیتی کرو گی سات برس

دابا فما حصدتم فذروہ فی سنبلہ الا قلیلا مما تاکلون

درحالیکہ مستمر عادت اپنی کی رہو گی پس جس چیز کو کہ کاٹو گی تم پس چہوڑو تم اوسکو بیچ خوشہ اوسکی کی مگر اندک اوس چیز سی کہ کہاو گی تم

ثم یاتی من بعد ذلک سبع شداد یاکلن ما قدمتم لہن

پس آویگی بعد اسکی سات برس سخت کہاوینگی یہہ اوس چیز کو کہ ذخیرہ کیا ہی تم نی واسطی اون کی

الا قلیلا مما تحصنون ۝ ثم یاتی من بعد ذلک عام فیہ

مگر اندک اوس چیز سی کہ نگاہ رکہا ہی تمنی پس آویگا بعد اس کی سال قحط کی ایک سال کہ بیچ اوسکی

يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ

برسایا جاویگا پانی اوپر لوگون کی اور بیچ اوس سال کی نچوڑینگی وہ انگور وغیرہ سی

قوله تعالیٰ روضہ کافی بین توم ہی کہ حضرت صادق نی فرمایا کہ خواب تین وجہ پر ہوتا ہی ایک بشارت ہی خدا کی طرف سی مومن کی اور ایک خواب ڈرانا شیطان کا ہی اور ایک خواب بہانہ پریشان دروغ ہوتی ہین اور حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سی مروی ہی کہ حضرت رسالت صلعم سی سوال کیا مینی کہ کسواسطی بعضی خواب حق ہوتی ہین اور بعضی باطل حضرت نی فرمایا کہ ای علی نہین ہی کوئی بندہ کہ خواب کری مگر یہ کہ عروج کرتی ہی روح اوسکی طرف پروردگار عالمیان کی وہ روح جو کچھہ نزدیک پروردگار اپنی کی دیکھتی ہی وہ حق ہی اور مقرون بصدق اور جسکا حکم حقتعالیٰ کا ساتھہ ورود روح کی طرف بدن اوسکی ہوتا ہی بالضرور روح اوسکی اوس رتبہ بلند سی نزول کرتی ہی جسوقت کہ وقت نزول درمیان آسمان و زمین کی دیکھتی ہی وہ اضغاث احلام سی ہی حضرت امام علی بن موسی الرضا علیہ السلام سی مروی ہی کہ سنا مینی پدر بزرگوار اپنی سی اور اونہون نی جد بزرگوار سی اور اونہون نی اپنی باپ سی تا اینکہ سنا جناب نبوی صلعم سی کہ جو شخص خواب مین مجھے دیکھی بالتحقیق اوسنی دیکھا مجھے اسواسطی کہ شیطان صورت میری مین نہین ہوسکتا ہی اور نہ ساتھہ صورت کسی اوصیا میری کی اور نہ کسی صورت شیعہ سی لوگ بدرستیکہ رویای صادقہ ایک جزو نبوت سی ہی اور بعضی نسخ حدیث مین بجای صادقہ صالحہ اور وصف کرنا رویا کا ساتھہ صالحہ کی اسواسطی ہی کہ غیر صالحہ کا نام حلم ہی اور بیچ اسی حدیث کی ہی **رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْيَاهُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ عَلَى سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ** یعنی ایمن کی خواب اوسکا آخر زمان مین اوپر ساٹھہ جز کی ہی اجزا نبوت سی بعضون نی کہا کہ مراد اول سی یعنی ایمن سی وہ چیزی کہ پیدا کرتا ہی خدا بیچ دل مومن کی صلوٰۃ علیہ کی حالت بیداری مین اور ثانی سی یعنی خواب سی چیزی کہ پیدا کرتا ہی خدا قلب مومن

میں یہہ حالت نوم کی ہی اور مراد آخر زمان سی زمان ظہور صاحب الزمان علیہ السلام ہی اسواسطی کہ بعضی اخبار
میں بتصریح واقع ہی کہ زمان ظہور صاحب الزمان علیہ السلام میں حقتعالی جمع کریگا قلوب مومنین کو اوپر صلاح کی
خالی خطا سی ہوا اور بعضون نی کہا ہی کہ لفظ علی کی پہنچی ہی یعنی اوپر اسکی نہج کی یعنی ایام میں اور رویا بھی
مومن مثل وحی کی ہی کہ موافق ہین یہہ دونو واسطی واقع کی اور یہہ اسی خبر کی ہی کہ مخرج رویا صادقہ و
کاذبہ کا قلب ہی پس رویا کاذبہ مختلفہ وہ ہی کہ دیکہتا ہی اوسکو انسان بیچ اول شب کی یا وقت
تسلط مردہ و فسقہ شیاطین کی اور نہین ہین وہ مگر تخیلات کاذبہ کہ نہین ہی بہتری بیچ اسکی
اور لیکن رویا صادقہ پس دیکہتا ہی اوسکو بعد انقضای دو ثلث کی شب سی ساتہہ نزول ملائکہ کی یعنی یا
قبل سحر کی ہی کہ نہین اختلاف ہوتا بیچ اوسکی مگر یہہ کہ جنب ہوا ہو سویا ہوا اوپر غیر طہارت کی یا نہ ذکر خدا کیا
ہو پس اسصورت مین مختلف ہوتا ہی اور دوسری حدیث مین وارد ہی کہ خواب پرندہ ہی اڑنیوالا ہی اوپر آدمی کی تا وقتیکہ
تعبیر نکیا جاوی اور جب کہ تعبیر کیا گیا اسیطرح واقع ہوتا ہی بعضی شارحین نی کہا ہی کہ وجہ جمع کی درمیان اس
خبر کی اور ماقبل کی یہہ ہی کہ مطلق خواب کو تعبیر بطایر کیا ہی کہ جسکی واسطی قرار ہی اور نہ ثبات تا اینکہ تعبیر
اوسکی حاصل ہو پس اوسوقت حال اوسکا مثل طایر کی ہی کہ صدمہ اوسکو ضربت کا یا تیر کا پہنچی ہو [illegible]
کر پڑا ہو اور خواب حقیقی کہ جسکو تعبیر بشر کیا ہی پس وہ خواب ہی کہ مشاہدہ کیا ہی اوسکو نفس مطمئنہ نی دنیا
سی اور عالم علوی سی یہہ خواب واقع ہوتا ہی خواہ تعبیر کیجاتی یا نہ کہی اسواسطی کہ جو چیز اس عالم مین ہی ثابت [illegible] ہوی
حقیقت کی ہی کہ کچہہ اوسمین تغیر اور تبدل نہین ہوتا اور لیکن وہ خواب کہ جسکی تعبیر بحر(?) بشیطان کیا ہی پس وہ
خواب ہی کہ مشاہدہ کیا ہو اوسکو نفس نی وقت غلبہ قوت شہوت یا غضب کی پس [illegible] یہہ خیالات [illegible] اس
سی ہی کہ حاصل ہوتی بسبب اوسکی امور شر کی بسبب دیکہنی اس شخص کی امور واقع کو عالم جسمانی مین کہ حصول [illegible]
اس نفس شیطان سی ہوا ہی وہ اسیطرح وہ چیز کہ دیکہا ہی اوسکو انسان نی وہ امور سی کہ جو گزری ہین بیچ نفس

کی بسبب قوت متخلیہ اور متوہمہ کی پیدا ہوتی ہیں بحسب تعبیر واقع ہوتی ہیں اور وجہ وقوع ان دونوں کی یہہ ہی کہ جو چیزیں کہ خواب میں
دیکھتی ہیں اوسکی اصلی حقیقت نہیں ہی بلکہ فقط صورتیں ہیں اسیطرح صاحب مجمع البحرین نی لغت رویا میں اور لغت حلم میں
لکھا ہی کہ حدیث میں آیا ہی کہ احلام فی النوم زمانہ سابقہ میں نہوتا تہا بلکہ یہہ بعد حادث ہوا ہی اور باعث اسکا
یہہ ہی کہ حقتعالی نی ایک زمانہ میں ایک رسول بہیجا کہ اوس زمانہ کی لوگونکو دعوت کرے طرف عبادت خدا کی پس کہا اونہوں نی کہ اگر ہم
عبادت خدا کی کریں تو ہمارے لئی کیا ہوگا اوس رسول نی کہا کہ درصورت طاعت داخل کریگا تمکو جنت میں اور درصورت
نافرمانی داخل کریگا دوزخ میں اونہوں نی کہا کہ جنت اور دوزخ کیا ہی اوس پیغمبر نی اون دونوں کی حقیقت سی آگاہ
کیا تو اونہوں نی کہا کہ کب ہمکو ملیگا رسول نی کہا کہ بعد از مرگ تب اونہوں نی کہا کہ ہم کیونکر باور کریں
حال آنکہ ہم دیکھتی ہیں کہ اموات ہماری خاک ہوجاتی ہیں اور بہت سا انکار کرنیلگی اور مضحکہ بعد اسکی اوس شب کو
خواب نظر آئی اور سبہوں نی آکی رسول کی پاس کہی رسول نی سنکر کہا کہ حقتعالی نی تمپر اتمام حجت کی تا تمہیں
معلوم ہو کہ ارواح بعد کی معذب ہونگی گو جسم پوسیدہ ہو گیا ہوتا و قتیکہ مبعوث ہوں اس حدیث سی چند
امر مستفاد ہوتی ہیں ایک یہہ کہ احلام حادث ہیں اور دوسرا یہہ کہ عالم برزخ مشابہ عالم احلام ہی اور تیسرا یہہ
ارواح معذب ہوتی ہیں قبل بعثت ابدان کی انتہی کلامہ علی اللہ مقامہ **قَوْلُهٗ يَعْصِرُوْنَ** یہہ کنایہ ہی کثرت
ثمار سی اور قرأت ائمہ ہدا علیہم السلام میں یعصرون بضم یای تحتانی و فتح صاد بصیغہ مجہول ہی بمعنی مطرونگی بنا بر
اسکی معنی آیہ یہہ ہیں کہ پس آویگا بعد سال قحط کی ایک سال کہ اوس میں باد رسیدہ ہونگی لوگ اور
اوس سال برسیگا باران پس کلمہ یغاث بنا بر معنی اول مشتق غیث سی ہوگا بمعنی باران
کی بنا بر قرأت ثانیہ کی مشتق غوث سی ہوگا بہ معنی فریاد رسیدن سی کی

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى

اور کہا بادشاہ نی کہ لاؤ یوسف کو پس ہرگاہ آیا نزدیک یوسف کی قاصد کہا یوسف نی پہر جا تو طرف

رَبِّكَ فَسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ اِنَّ رَبِّيْ

مرلی اپنی کی پس سوال کر اوسی کو تفحص کری کیا حال ہی ان عورتون کا کہ انہون نی کاٹا تہا ہاتہون اپنی کو بدرستیکہ پروردگار میرا

بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ

ساتہہ مکر زنان کی دانا ہی کہا بادشاہ نی کیا ہی حال تمہارا وقتیکہ طلب خواہش کی تمنی یوسف سی

عَنْ نَّفْسِهٖ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ قَالَتِ

جانب نفس اپنی سی کہا اونہون نی پاک ہی خدا نہین جانتی ہم اوپر اوسکی کوئی بدی سی کہا

امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْئٰنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ

زن عزیز نی اب ظاہر ہوا حق مینی طلب کیا تہا اوسکو جانب نفس اپنی سی

وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ

اور بدرستیکہ وہ ہرائنہ راستگوونسی ہی یہہ درخواست واسطی اسکی تہی کہ جانی عزیز بدرستیکہ مین نہین خیانت کی اوسکی بیچ غائب کی

وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ۝

اور بدرستیکہ خدا نہین ہدایت کرتا بیچ مکر کی خائنون کو

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ

اور نہین بری کرتا مین نفس اپنی کو بدرستیکہ نفس امر کرنی والا ہے

بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَقَالَ الْمَلِكُ

ساتہہ بدی کی مگر اوس شخص کو کہ رحمت کری پروردگار میرا بخشنی والا مہربان ہی اور کہا بادشاہ نی

ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ

لاؤ تم یوسف کو تا خالص کرون مین اوسکو طرف نفس اپنی کی پس ہرگاہ کلام کیا یوسف نی کہا اوسی بادشاہ نی بدرستیکہ تو آج کی دن

لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ○ قَالَ اجْعَلْنِىْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ

نزدیک ہمارے با جاہ ہی امین ہی کہا یوسف نے کردان تو مجکو حاکم اوپر خزائن زمین مصر کی

اِنِّىْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ○ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ يَتَبَوَّاُ

بدرستیکہ میں نگاہ رکہنی والا ہون دانا ہون اور اسیطرح سے حکبہ دی ہمنی یوسف کو بیچ زمین مصر کی کہ تصرف کرتی تہی

مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ط نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيْعُ

اوسمین جس جگہہ چاہا پہنچاتا ہون ہم ساتہہ رحمت اپنی کی جسکو کہ چاہتا ہون اور نہین ضائع کرتی ہم

اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ○

مزدوری نیکو کارونکی اور ہر آئینہ اجر آخرت بہتر ہی اسطی ان لوگونکی ایمان لائی ہین اور ہین کہ پرہیز کرتی ہین

قولہ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ صاحب مجمع البیان نی لکہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ سی روایت کی گئی ہی بدرستیکہ کہا نبی صلعم نی ہر آئینہ تعجب کرتا ہون یوسف سی اوکرم اور صبر اوسکی سی اور خدا بخشی اسطی اوسکی وقتیکہ سوال کیا گیا بقرات عجاف اور سمان سی اگر ہوتا مین جگہہ اونکی پس نہ آگاہ کرتا مین اونکو تعبیر خواب تا اینکہ شرط کرتا مین نکالنی اپنی کی قید سی اور بالتحقیق تعجب کرتا ہون مین یوسف سی اور کرم اور صبر اوسکی سی اور خدا بخشی اسطی اوسکی وقتیکہ آیا واسطی اوسکی قاصد کہا یوسف نی کہ جا تو طرف باپ نی کی او اگر ہوتا مین جگہہ اونکی برا در قید مین رہا ہوتا بقدر اوسکی کہ جسقدر یوسف ہی تہی ہر آئینہ جلد قبول کرتا مین حکم اونکی کو اور جلدی کرتا مین طرف دروازی کی اور طلب عذر نہ کرتا بدرستیکہ وہ تہی ہر آئینہ بردبار انتہی اوکرم اور حسن ادب اوسکی سی یہہ تہا کہ نہ ذکر کیا اسم سیدہ یعنی زلیخا کا باوجود بدسلوکی اوقید مین رکہنی اونکی کی اوقتصار کیا اوپر ذکر کرنی اون عورتونکی کہ جنہون نی ہاتہہ اپنی کاٹی تہی ہکذا فی المدارک یعنی اسیطرحسی تفسیر مدارک مین ہی اور اس کلام مین تامل ہی زیر اشکال ہی سو سطی کہ خطا سی زلیخا عزیز مصر پر ظاہر ہو چکی تہی بسبب گواہی کودک کی پس ذکر زلیخا

اس مقام مین پیدا ہوتا ہی ذکر زنان کیا کہ انہون نی پوشیدہ کی پیغام بہیجا تہا بجا ہوا ہی **قولہ قال ما**
خطبکن الخ ابن عباس سے مروی ہی کہ اگر یوسف ولن انکشاف حال کی زندان سی باہر آتی بادشاہ مصر
جسقدر انکو دیکہتا کہتا کہ یہہ وہ شخص ہی کہ جسنی عزیز سی خیانت کی ہی پس کہا کہ قاصد بادشاہ پہر آیا
اور پیغام یوسف پہنچایا بادشاہ نی کہا کہ ان عورتونکو جمع کرو اور زلیخا کو بہی واسطی تحقیقات حال کی
بلایا اور پوچہا بادشاہ نی کہ کیا حال تہارا کہا حاش للہ الخ قولہ وما ابرئ نفسی الخ نزدیک اکثر مفسرین کی
کلام یوسف کا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ **ذلک لیعلم** سی **غفور رحیم** تک تمہ کلام زلیخا ہی
اور حاصل اسکا یہہ ہی تا یوسف جانی کہ مینی اسکی غیبت مین خیانت نہین کی ہی یعنی تکذیب اسکی نہین
کی مینی اور تکذیب کرنا میرا اسکو واسطی برائی نفس میری کی نہین ہی بلکہ نفس میرا امر بدی کرنیوالا ہی
چنانچہ مینی کو غیبت اور خیانت انکی کی لیکن بالمشافہ تکذیب کی انکی اور انکو ناحق زندان مین بہیجا
مینی اور معنی **الا ما رحم** کی دو طرح پر ہین ایک یہہ کہ ما معنی من ہی یعنی مگر وہ شخص کہ رحم کیا ہو اوسکو
پروردگار میری نی اور دوسرا یہہ کہ ما وقتیہ ہو یعنی مگر وقتیکہ رحم کیا ہو رب میری نی **قولہ**
وقال الملک ائتونی بہ تفسیر مین لکہا ہی کہ بادشاہ مصر نی ستر حاجب اور ستر مرکب آراستہ
کر کی ساتہ تاج اور لباس ملوکانہ کی زندانکو بہیجا اور بتعظیم یوسف کو بارگاہ مین لائی اور
وقت خروج یوسف کی زندانسی زندانیان رونی لگی اور کہا کہ ہم بغیر تمہاری کیونکر جیین کی اور
کسکی ساتہہ انس پکڑینگی یوسف نی انکی دلنوازی کی اور انکی حق مین دعا کی کہ ای بار خدایا دلہای
بزرگونکو ان پر مہربان کر اور بند سی خلاصی دی ہی او وقت باہر آنیکی در زندان پر لکہا کہ یہہ قبر زندون
کی ہی اور گہر اندوہونکا اور تجربہ دوستونکا اور شماتت دشمنونکی بعد اسکی حمام مین گئی اور
غسل کیا اور خلعت پہن کر متوجہ بارگاہ ہوئی ہر گاہ چشم یوسف کی بادشاہ پر پڑی اوسوقت

یہہ دعا پڑہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِخَیْرِكَ مِنْ خَیْرِهٖ وَاَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ وَ
قُدْرَتِكَ مِنْ شَرِّهٖ ثُمَّ سَلَّمَ عَلَیْهِ یعنی پس سلام کیا بادشاہ کو اور بادشاہ باحترام
پیش آیا اور نزدیک اپنی تخت پر بٹہایا اور ہرگاہ کہ سلام یوسف نی عبرانی زبان مین کیا تہا بادشاہ
نی پوچہا کہ یہہ کونسی زبان ہی کہا یوسف نی کہ یہہ زبان چچا میری اسمعیل کی ہی بعد اسکی دعا اوسکو
زبان عبری مین دی کہا بادشاہ نی کہ یہہ کونسی زبان ہی کہا کہ یہہ زبان پدران میری کی ہی اور
وہب نی کہا ہی کہ بادشاہ ستر زبان جانتا تہا جس زبان مین کہ یوسف سی کلام کیا اوسی زبان مین جواب
سنا بادشاہ متعجب ہوا کہ اس حداثت سن مین یہہ کثرت علم اسکو حاصل ہی اور کہا کہ ای یوسف
چاہتا ہون کہ تعبیر اپنی خواب کی تجہ سی سنون یوسف نی کہا کہ اول خواب تیرا تفصیل وار بیان
کرتا ہون اور بعد اسکی تعبیر کہونگا بادشاہ نی کہا بہتر ہی بیان کر پس کہا کہ ای بادشاہ تو نی
سات گاو فربہ دیکہین کہ نہایت سفید اور روشن تہین کہ رود نیل سی نکلین پستان اونکی
اونکی دودہ سی بہرا تہا اور تو اونکو دیکہتا تہا اور حسن منظر اونکی سی متعجب تہا تو نی ناگاہ دیکہا
تو نی کہ آب نیل خشک ہو گیا اور گل و لای اوسکی مین سی سات گاو لاغر آئین جنکی رنگ
کی دور شکم اونکی پشت سی لگی ہوئی تہی اور شیر تہین اور اونکی دانت و پنجی تہی مثل دندان و
پنجہ سگ کی اور بینی اونکی مثل بینی درندونکی تہی پس اون گاوان فربہ پر حملہ کیا اور پہاڑ ڈالا
اور استخوان اونکی توڑ ڈالی اور مغز استخوان اونکی کو کہا ڈالا اور تو نی وہی تعجب کیا بعد
اسکی سات خوشہ گندم تر و تازہ زمین سی باہر آئی اور سات خوشہ سیاہ و خشک اوسی
جگہہ سی نکلی تو نی از روی تعجب کی دل مین کہا تہا کہ کسطرح سی ایک ہی جگہہ مین سات خوشہ
تر و تازہ اور سات سیاہ اور خشک تہی بعد اسکی ایک ہوا چلی کہ خوشہ ہای [illegible]

ہمو شہانی تر و تازہ پر لگی اور اک وسی باہر آتی تہی اور دن خشک سنبر کو جلایا خواب تہی لیکن ہی بس دہشت اور خوف
اس واقعہ سی بیدار ہوا تو بادشاہ سنکر اس صورتکو متحیر و متعجب ہوا اور کہا کہ قسم خدا کی ایسا ہی تہا کہ بیان کیا
تمنی خواب میرے بسی عجیب ہی کہ گویا اس واقعہ کو دیکہا ہی تمنی بخدا کہ صواب کیا تمنی اور کچہہ خطا نکی
تمنی اور مجکو بعضی اوس سی فراموش ہوئی تہی بیان کرنی ہمارے سیتی یاد دہوئی پس تعبیر اوسکی وسطرح پر کہ
گذری فرمایا بادشاہ نی کہا اب ای راستگو زمانیکی رائی تیری اس امر مین کیا اقتضا کرتی ہی تا اوسپر
عمل کرون تب حضرت یوسف علیہ السلام نی کہا کہ ای بادشاہ حکم دیجیو کہ تمام گندم اور جو کہ تیری
مملکت مین ہی جمع کرین اور جو کچہہ خزانہ رکہتا ہی زراعت مین خرچ کر اسواسطی کہ وہ چند تجہی
اوسکی حاصل ہوگا اور ہر گاہ کہ وقت کاٹنی کا پہنچی حکم دی کہ اوسکو کاٹ کر خوشہ مین ہی رہنی دین تا آفت
کرم وغیرہ سی محفوظ رہی اور دانہ اوسکا واسطی آدمیونکی ہی اور گہاس چار پایونکی کام آوی
اور اس سات برس مین جو کچہہ تجہی حاصل ہو ہر سال خمس اوسکا واسطی سالہای قحط کی ذخیرہ کر اور جب
کہ یہہ سات سال گذر جائینگی اور سات برس قحط کی آوینگی تو لوگ اطراف عالم سی غلہ لینی کو آوینگی
جسقدر کہ غلہ تو نی سات برس مین جمع کیا ہوگا خاطر خواہ اپنی بیچنا اس سبب سی خزانہ تیرا زر و سیم سی
بہر جاویگا ساتہہ اس حد کی کہ کسی بادشاہ نی نہ دیکہا ہوگا اور نہ تصور کیا ہوگا بادشاہ نی اوسوقت کہا
اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ قوله اِنِّيْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ عیون اخبار الرضا مین اونحضرت
سی منقول ہی کہ اسکی معنی یون فرمایا حَافِظٌ لِمَا فِيْ يَدَيَّ عَالِمٌ بِكُلِّ لِسَانٍ
یعنی نگہبان تہی واسطی اوس چیز کی کہ بیچ ہاتہہ اونکی تہی اور دانا تمام زبانونکی تہی اور ظاہر یہہ عالم ہونکی یہہ
ہرگاہ کہ لوگ ہر طرف سی آوینگی اور کلام بلغات مختلفہ کرینگی لہذا چاہیی کہ جواب ہر ایک کا عالم بکل زبان
ہو چنانچہ صاحب مجمع البیان نی بہی اشارہ کیا ہی اسکی طرف اور بعضون نی حفیظ علیم کی معنی یہہ کہی ہین کہ لکہنی اور

اور حساب کرنیوالی تھی اور بعضون نی حفیظ کی معنی یہہ کہی ہین کہ جمع کر رکہتا تہا واسطی سالہای قحط کی اور بعضون
نی کہا ہی کہ نگہبان تہی واسطی حساب کی اور صاحب مجمع البیان نی کہا ہی کہ یہہ آیت دلالت کرتی ہی اس بات
پر کہ جایز ہی واسطی انسان کی اظہار اتصاف اپنا ساتھہ فضل و کمال کی نزدیک اوس شخص کی کہ نجانتا ہو واسطی
کہ بادشاہ فضل و کمال یوسف سی آگاہ نتہا کہ تا تولیت امور سلطنت اپنی کرتا کہ جسمین صلاح عباد اور
بلاد کی متعلق اور بسبب اس قول حقتعالی کی وَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ کی بظاہر ممکن نہین لیکن حالت اختیار مین یہہ قول دلالت
کرتا ہی حالت اضطرار مین چنانچہ اسی مضمونکو تفسیر عیاشی مین لکھا ہی کہ سفیان نی ابی عبداللہ ع سی عرض کی کہ آیا جایز ہی کہ رجل کا
واسطی نفس اپنی کی تعریف حضرت نی فرمایا کہ آری جسوقت مضطر ہو طرف اوسکی آیا نہین سنا تو نی قول
یوسف ع کا اِجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ یہہ حدیث بہی مؤید قول صاحب
مجمع البیان ہی اور تفاسیر معتبرہ مین مذکور ہی کہ ریان بادشاہ نی ایک تخت طلای احمر کا کہ بانواع
جواہر مرصع تہا واسطی یوسف کی مقرر کیا اور تاج مکلل جواہر کا سر پر رکہا اور کلیدین خزاین
سپرد کین اور زمام اختیار مملکت قبضہ مین اونکی دی بعد عزل عزیز مہمات امور کہ جو اوسی متعلق تہی عہدہ
یوسف مین آئی اور بعضون نی کہا ہی کہ اونہین یوسف کو عزیز مقرر کیا اور بادشاہ علم اور فضل اور حسن
معاشرت اور معدلت یوسف سی متعجب ہوتا تہا اور ہر روز بادشاہ کو محبت زیادہ ہوتی جاتی تہی
اور ابن عباس سی منقول ہی کہ حضرت رسالت صلعم نی فرمایا رَحِمَ اللّٰهُ أَخِي يُوسُفَ یعنی رحم کری خدا بہائی
میری یوسف کو اگر ملک سی التماس منصب کا نکرتی فی الحال یہہ منصب وہ نہین ملتا لیکن مہر کاہ خواہش
کی بعد ایکسال کی اس منصب کو پہنچی اور ایکسال تک مصاحب بادشاہ کی رہی کہ اوسکی صحبت سی مستفید ہوتا تہا اگرچہ
یوسف سی کہا اوسنی کہ آرزو رکہتا ہون کہ ہمیشہ تیری ساتھہ اکل و شرب کرون اور ہمکلام ہون لیکن
مجھی ننگ آتا ہی کہ تجہسی اسطرح پیش آؤن یوسف ع نی کہا کہ مین ساتھہ اس ننگ کی تجہسی اولیتر ہون کسواسطی کہ مین پسر

ومکاربی

یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم ہین کہا بادشاہ نی کہ تو راست کہتا ہی بعد اسکی ساتھہ یوسف کی اکل و شرب اور
ہمکلامی اختیار کی بعد ایکسال کی بادشاہ نی تاج مکلل یوسف کی سر پر رکہا اور پوشاک خاص اپنی پہنائی اور شمشیر خاص
اپنی حمائل کرکی تخت مرصع پر بٹہایا اور قبہ استبرق کا لائی اور انکی استادہ کیا کہ طول اوسکا تیس گز اور عرض دس گز کا
تہا اور بیس فرش اوس تخت پر بچہائی اور امرا و سلاطین کو خدمتگذاری مین انکی قائم کیا اور آپ خانہ نشین ہوا اور سال قحط مین
عزیز مر گیا اور بادشاہ نی بخواہش تمام زلیخا کو ساتھہ یوسف کی دیا ہر گاہ کہ یوسف نی اوسی خلوت کی باکرہ پایا
حضرت یوسف ع نی منشا اسکا پوچہا جواب دیا کہ عزیز عنین تہا اور اسکو رجولیت نہوتی تہی اور حقتعالی نی
دو فرزند اوسی دی ایکروز یوسف علیہ السلام نی زلیخا سی پوچہا کہ یہہ مرتبہ کہ اب کہتا ہون بہتر ہی یا وہ کہ تو مجکو
اوسوقت مین چاہتی تہی کہا ای صدیق مجکو ملامت نکر کہ مین ایک عورت جوان تہی اور بڑی پرورش پائی ہوئی ساتھہ
مال و جمال کی اور شوہر میرا ساتھہ عورات کی رغبت نہین کہتا تہا ہرگز نزدیک میری نہین ہوتا تہا اور تو خوبصورت
زمانی سی تہا سبب [illegible] حسن کی مبتلا ہوئی ہون ساتھہ ایسی بلا کی کہ کوئی مبتلا نہو منقول ہی کہ جب بادشاہت
یوسف علیہ السلام منتقل ہوئی کمر و دبدبہ اور حشمت یوسف کو زلیخا نی دیکہا روئی اور کہنی لگی کہ

الحمد لله الذی جعل الملوک بالمعصیة عبیدا و العبید بالطاعة ملوکا

یوسف نی کہا کہ یہہ حال تیرا ہی زلیخا نی کہا آرسی لیس اپنی ساتھہ وسکو لی آئی اور اپنی عیال مین داخل کیا
مولف کہتا ہی کہ یہہ نقل ضعیف ہی سو سطی کہ کتاب علل الشرایع مین لکہا ہی کہ ابی عبد اللہ سی مروی ہی ہرگاہ کہ
زلیخا نزدیک یوسف کی آئی کہا یوسف نی کہ کیا باعث ہی کہ رنگ تیرا متغیر ہی کہا زلیخا نی کہ الحمد لله

الذی جعل الملوک بمعصیتہم عبیدا و جعل العبید بطاعتہم ملوکا

کہا یوسف نی زلیخا سی کہ تو نی میری ساتھہ یہہ حرکت کی کیا چیز باعث ہوئی تجہی وسپر کہا زلیخا نی کہ تیری
خوبصورتی باعث اسکی ہوئی بعد اسکی یوسف نی کہا کہ کیا حال ہوتا تیرا اگر دیکہتی تو نبی آخر الزمان محمد مصطفی

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ مجھسی زیادہ خوبصورت اور خلیق ور سخی ہین زلیخا نی کہا کہ تم سچ کہتی ہو حضرت یوسف
نی کہا کہ تو نی کسطرح سی جانا کہ مین سچ کہتا ہون کہا زلیخا نی کہ جسوقت ذکر کیا تمنی اونکا واقع ہوئی محبت
اونکی بیچ دل میری کی پس وحی کی حق تعالی نی طرف یوسف کی کہ زلیخا اس قول مین صادقہ ہی مین اوسکو دوست
رکہتا ہون بسبب محبت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بعد اسکی حکم کیا حق تعالی نی کہ تم اوسکی عقد
کرو و تفسیر علی بن ابراہیم مین لکہا ہی کہ ہر کاہ عزیز بیچ سالہای قحط کی مر گیا زلیخا محتاج ہوئی اور لگی سوال
کرنی لوگون نی کہا کہ کیا مضائقہ ہی اگر عزیز مر گیا عزیز یوسف تو موجود ہی کہا زلیخا نی کہ مجہی حیا
آتی ہی کہ اوس سی کچہہ سوال کرون پس بہت کہا لوگون نی تا اینکہ وہ بیٹھی سر راہ یوسف مین بعد
اسکی یوسف با حشمت و جاہ اودہر سی گذری زلیخا کہڑی ہوئی اور کہا اوسی کہ سبحان الذی جعل
پس کہا یوسف نی زلیخا سی کہ یہہ کیا حال ہوا تیرا کہا زلیخا نی کہ جو دیکہتی ہو یہی حال ہی تب اسکی کہا یوسف نی
کہ اب بہی تجہی رغبت ہی طرف میری کہا زلیخا نی کہ ایسی گفتگو کرو بعد اسکی کہ مین بوڑہی ہو گئی یا ہنسی کرتی ہو
مجہسی یوسف نی کہا کہ ہنسی سی نہین کہتا ہون کہا زلیخا نی آرزو کرتی ہی اگر تمسخر نہین کرتی ہو کہا یوسف
نی اسی گہر مین لاؤ پس یوسف اوسی گہر مین لائی در حالیکہ [illegible] تہی پس کہا یوسف نی کہ تو نی [illegible]
اور یاد کرتی تو نی کیا کیا بدسلوکیان کین کہا زلیخا نی کہ ای نبی اللہ مجہی ملامت نکرو کیونکہ مبتلا ہوئی تہی
مین کہ کوئی مجہسا مبتلا نہوگا کہا یوسف نی کسطرح کسی بلا مین ہین کہا ایک بلا تو یہہ تہی کہ تیری محبت
عشق مین گرفتار ہوئی اور تو ایسا ہی کہ تیرا نظیر نہین دنیا مین دوسری مبتلا ہوئی اپنی حسن مین کہ کوئی عورت
مین موافق میری نہین ہی اور کوئی مالدار مجہسی زیادہ تہی سو وہ مال تلف ہو گیا اور اب مین سائل محتاج ہوئی
اور مبتلا ہوئی زوجیت عنین مین بعد اسکی کہا یوسف نی کہ اب کیا حاجت ہی تیری کہا کہ دعا کرو خدا
سی کہ جوان ہو جاؤن مین یوسف نی دعا کی اور وہ جوان ہو گئی اور اوسی نکاح کیا در حالیکہ وہ باکرہ تہی انتہی کلامہ

القصہ بادشاہی یوسف پر قرار پائی اور سب لوگ محکوم حکم اونکی کی ہوئی جس وقت کہ شروع سال قحط سی ہوئی یوسف نی حکم کیا
اوسی شب کہ طعام تیار کرین طباخون نی عرض کیا کہ عادت بادشاہ کی نہین ہی کہ نصف شب مین طعام
تناول کرین یوسف نی کہا کہ تمہین اس سی کیا تم پکا رکھو چنانچہ بحکم یوسف طعام تیار ہوا جس وقت کہ نیم
شب گذری بادشاہ خواب سی بیدار ہوا اور کہا کہ جو کچھ طعام تیار ہوا ہو لاؤ باورچیون نی جو کچھ
پکا رکھا تھا حاضر کیا بادشاہ نی کہا کہ تمنی کس طرح سی جانا کہ مین نصف شب کو گرسنہ خواب سی بیدار
ہونگا کہ یہہ طعام تیار کر رکھا کہا اونہون نی ہمین یوسف نی کہا تھا یوسف سی باعث اسکا پوچھا
یوسف نی کہا کہ علامت سال قحط سی یہہ ہی کہ لوگونکو خواہش طعام زیادہ ہوتی ہی لہذا مینی
کھانا پکوا رکھا تھا بادشاہ اونکی علم و ذکا سی متحیر ہوا اور امام رضا علیہ السلام سی منقول ہی ہر گاہ
سالہای فراخی تمام ہوئی اور سالہای قحط آئی اور تمام مصر و شام مین قحط ہوا اہل مصر متوجہ یوسف ع
کی ہوئی اول سال غلہ بدرہم و دینار لیا دوسری سال بعوض زیور وغیرہ کی اور تیسری سال بعوض غلام
و کنیز اور چوتہی سال بدواب و مواشی پانچوین سال بعوض باغات زمین وغیرہ کی اور چہٹی سال نفر زندان
و مزارع و انہار وغیرہ اور ساتوین سال سبہون نی خط غلامی اونکو دیا حاصل کلام یہہ ہی کہ سب
آزاد و بندی اور مال و نقد اور جنس زیور وغیرہ ملک مین اونکی آیا بعد اسکی یوسف نی صورت حال
بادشاہ سی بیان کی بادشاہ نی کہا کہ سب تیری بندی ہین اور اختیار تمہین ہی یوسف علیہ السلام نی سبکو
بحضور ملک آزاد کیا اور جو کچھ اونسی لیا تھا حوالی کیا ہر گاہ بادشاہ نی یہہ احسان دیکھی کہا کہ اشہد ان
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد انک رسولہ اور حکمت اسمین یہہ تہی کہ
اہل مصر نی یوسف کو بوقت خرید و فروخت بصورت بندگی دیکھا تھا بقدرت الہی سب کو اونکی طوق
بندگی مین داخل ہوئی تاکہ کوئی اونکی حق مین سخن ناروا نکہی اور منقول ہی کہ یوسف نی اس سات برس مین کبہی

سیر ہو کر طعام کھایا لوگون نی پوچھا کہ باعث اسکا کیا ہی کہ تم بھوکی ہی جو ایمین کہا کہ مبادا سیر ہونیسی بھوک کو
بھول جاؤن اور ہر گاہ کہ اثر قحط زمین کنعان تک پہنچا اولاد یعقوب نی عرض کی کہ ہمنی سنا ہی کہ زمین مصر مین ایک
بادشاہ ہی کہ بھوکون پر رحم کرتا ہی اگر کہو تو ہم بھی وسکی پاس جائین تا کہ کچھہ کھانا لاوین حضرت یعقوب
علیہ السلام نی اجازت دی اور بن یامین کو اپنی پاس رکھہ لیا اور سب فرزندونکو روانہ کیا اور مسافت
اٹھارہ روز کی تھی قولہ یتقون الخ اور بعضی تفاسیر مین لکھا ہی کہ بعد آزاد کرنی لوگونکی یوسف
نی بادشاہ سی کہا کہ یہہ ملک تھی اور تخت تیرا موجود ہی سی لیجیی اور حکمرانی کیجیی لیکن میری قاعدہ و سیرت
پر عمل کیجیی بادشاہ نی کہا فی الحقیقت یہہ شرف و فخر میرا ہی کہ تیری سیرت پر عمل کرون لیکن
ہر گاہ کہ تو نزدیک ہماری صاحب رتبہ و منزلت ہی اور کما ینبغی صفت امانت موجود رکھتا ہی یہہ چاہیی
کہ بطور سابق تو ولیعہد میرا رہی الخ اور ہر گاہ کہ اثر قحط زمین کنعان مین پہنچا اوس ہنگام مین
حضرت یعقوب ہمراہ فرزندان ایک صحرا مین تھی کہ وہانسی مسافت مصر اٹھارہ روز کی راہ تھی اور
اوس صحرا مین کوئی کل بہت پیدا تھا پس اولاد یعقوب نی سوای بن یامین کی شتر کو کل کا بہر روانہ مصر کی اور بعضی تفسیر مین لکھا ہی
کہ اونٹونکو لیسم تک گرد رہی کیا تھا اور قدری آرد جو گندم اپنی کھانیکو رکھہ لیا اور ایک شتر بن یامین کی واسطی ہمراہ نی لیکی

وَجَاءَ اِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ
اور آئی برادران یوسف پس داخل ہوئی اوپر یوسف کی پس پہچانا یوسف نی انکو حالانکہ وی اوسکو

مُنْكِرُونَ ۝ وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِاَخٍ لَكُمْ
نہ پہچانتی تھی اور ہر گاہ کہ کیا یوسف نی کام انکی کو کہا یوسف نی کہ لاو تم بہائی کو جو تمہارا ہی

مِنْ اَبِيكُمْ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّي اُوفِي الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ
جانب باپ تمہارسی آیا نہین دیکھتی تم بدرستیکہ مین تمام کرتا ہون پیمانہ کو اور مین بہتر اتارنی والا مہمانونکا ہون

فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ فَلَا كَیْلَ لَكُمْ عِنْدِیْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ○

پس اگر نہ لاؤ گے تم نزدیک میرے اوس بھائی کو پس نہیں ہی پیمانہ واسطے تمہارے نزدیک میرے اور نہ قریب ہونا مجھسے

قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفَاعِلُوْنَ ○ وَقَالَ لِفِتْیٰنِهِ

کہا اونہوں نے قریب ہی کہ طلب کرینگے ہم اوس بھائی کو باپ سے اوسکے اور بتحقیق ہم البتہ اس عمل کو کرنیوالے ہیں اور کہا یوسف نے واسطے غلاموں اپنے کے

اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِیْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ یَعْرِفُوْنَهَا اِذَا انْقَلَبُوْا

رکھدو تم مال اونکے کو بیچ باروں اونکے شاید کہ وہ پہچانیں اوسکو یعنی جس وقت کہ پھریں وہ

اِلٰی اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ○ فَلَمَّا رَجَعُوْا اِلٰی اَبِیْهِمْ قَالُوْا یَا

طرف اہل اپنے کی شاید کہ پھر آویں وہ پس ہر گاہ پھر گئے وہ طرف باپ اپنے کی کہا اونہوں نے اے

اَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَیْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَا اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ

باپ ہمارے کہ ہم لیتے ہیں کہ ہم منع کیا گیا ہمسے پیمانہ طعام کا پس بھیج ہمراہ ہمارے بھائی ہمارے کو لیں ہم پیمانہ طعام کو اور ہم

لَحٰفِظُوْنَ ○ قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَیْهِ اِلَّا كَمَا اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓی اَخِیْهِ

ہمراہ اوسکے البتہ نگہبان ہیں کہا یعقوب نے کہ نہیں امین جانتا ہوں تمکو اوپر اوسکے مگر جسطرح کہ امین کیا تھا میں نے تمکو اوپر بھائی اوسکے

مِنْ قَبْلُ فَاللّٰهُ خَیْرٌ حٰفِظًا وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ○ وَلَمَّا

آگے اس سے پس خدا بہتر نگاہ رکھنے والونکا ہی اور وہ بہتر رحم کرنے والوں کا ہی اور ہر گاہ کہ

فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَیْهِمْ ط قَالُوْا یَا

کھولا اونہوں نے اسباب اپنے کو پایا اونہوں نے بضاعت اپنی کو کہ عوض اوسکی غلہ لیا تھا کہ پھیر دیا ہے طرف انکی کہا اونہوں نے اے

اَبَانَا مَا نَبْغِیْ ط هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَیْنَا وَنَمِیْرُ اَهْلَنَا

باپ ہمارے کیا چیز طلب کریں ہم یہہ بضاعت ہماری ہی کہ پھیر دی گئی طرف ہماری اور کھانا لاتے ہیں ہم واسطے اہل اپنی کی

وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ

اور نگہبانی کرینگی بھائی اپنی کی اور زیادہ لینگی ہم پیمانہ بقدر ایک شتر کی بسبب ہمراہی بن یامین یہہ پیمانہ چاہیئی بہتر میں ہم تمہارا

قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّىٰ تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ لَتَأْتُنَّنِي

کہا یعقوب نی ہرگز نہ بہیجونگا اوسکو ساتھہ تمہاری تا اینکہ دو تم مجکو پیمان جانب خدا سی ہر آئینہ لاؤ گی تم اوسکو

بِهِ إِلَّا أَنْ يُحَاطَ بِكُمْ فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَىٰ

ساتھہ میری مگر یہہ کہ گہیری جاؤگی تم کسی بلا میں پس ہرگاہ دیا اونہوں نی باپ کو پیمان اپنا کہا یعقوب نی خدا اوپر

مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ۝ وَقَالَ يَا بَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ

اوس چیز کی کہ کہتی ہیں ہم نگہبان ہی اور کہا یعقوب نی ای فرزندان میری نہ داخل ہو تم ایک دروازی سی

وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ وَمَا أُغْنِي عَنْكُمْ

اور داخل ہو تم ابواب متفرق سی اور نہیں دفع کرتی ہم تم سی

مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ

مشیت خدا سی کسی چیز کو نہیں ہی حکم مگر واسطی خدا کی اوپر اوسکی توکل کیا ہمنی

وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝ وَلَمَّا دَخَلُوا

اور اوپر اوسکی پس چاہیی کہ توکل کریں توکل کرنیوالی اور ہرگاہ داخل ہوئی وہ

مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُمْ مَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللَّهِ

جس طرح سی کہ امر کیا تہا اونکو باپ نی اونکی نہی تہی ای یعقوب کہ دفع کری اونسی مشیت خدا کو

مِنْ شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا وَإِنَّهُ لَذُو

کسی چیز سی مگر شفقت تہی بیچ نفس یعقوب کی کہ ظاہر کیا تہا اوسکو اور بدرستیکہ یعقوب صاحب

عَلِيْمٌ لِّمَا عَلَّمْنَاهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

عقل تھی واسطی اوس چیز کی کہ تعلیم کی ہمنی اونکو اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتی ہین

قولہ وَجَاءَ اِخْوَةُ الخ اور آئی برادران یوسف کنعانسی نزدیک یوسف کی پس داخل
ہوئی اور زبان عبری یوسف سی کلام کیا پس پہچانا اونکو یوسف نی اور انہون نی نہپچانا یوسف
کو اسواسطی کہ عرصہ بہت ہوا تہا چنانچہ بقول اصح عرصہ چالیس برس کا ہوا تہا اور اوسوقت مین
بسلطنت دیکہا کہ سریر بادشاہی پر بیٹہی اور جامہای ملوکانہ پہنی ہین اور تاج مرصع سر پر رکہا ہی اور
طوق زرین گلی مین اور بعضی حکمانی کہا ہی کہ اسمین حکمت یہہ تہی کہ برادران یوسف کی معصیت
کی تہی اور معصیت دیدہ عاصی کو تاریک کرتی ہی اور بعضون نی لکہا ہی کہ یوسف پس پردہ سی کلام
کرتی تہی اور یوسف نی پوچہا کہ تم کون لوگ ہو کہا اونہون نی کہ ہم جماعت گلہ بانونسی ہین اور
قحط رسیدہ آئی ہین تا ہمکو نوازش کری تو اور طعام اپنی ہمارے ہاتہ بیچہانی کری یوسف نی فرمایا کہ مبادا تم جاسوس
ہو کہ اس صورتسی آئی ہو تا ہماری حال سی دشمنون ہمارےکو آگاہ کرو اور فتنہ انگیزی مین مصر مین کرو کہا
اونہون نی کہ معاذ اللہ ای بادشاہ ہم ایک باپ کی اولاد ہین کہ وہ یعقوب صفی اللہ ہین یوسف نی
کہا کہ باپ تمہارا کی فرزند رکہتا تہا کہا اونہون نی کہ بارہ فرزند کہ ایک کو صغر سن مین بہیڑیا
کہا گیا اور ایک جو ہم بطن اوسکا تہا واسطی خدمت اپنی کی رکہہ لیا ہی اور ہم دس شخص ملازمت
مین تیری آئی ہین یوسف نی کہا کہ آیا کوئی ہی کہ تمکو پہچانی کہا اونہون نی کہ ہمکو کوئی اہل مصر نہین جانتا
ہی یوسف نی کہا کہ جب تک اوس برادر دیگر کو نلاوگی صدق اور کذب تمہارا دریافت نہوگا اونہون
نی کہا کہ اب کی بار ہم اوسی ہمراہ لی آوینگی یوسف نی کہا کہ ایک کو اپنیمین سی چہوڑ جاؤ کہ تا تم اوسکو لی آؤ
بعد اسکی اونہون نی قرعہ دیکہا نام یہودا کا نکلا پس یوسف نی یہودا کو اپنی پاس رکہا اونکو بعوض انکی

بضاعت کی گندم دیا اور ہرگاہ کہ شتر ہر ایک کا گندم سی لیا کہا اوس وقت کہ شتر بن مین بہی دو کہ وہ خدمت
بدر مین ہی یوسف نی کہا کہ مینی تمہارا بردم اونٹونکو بہر دیا ہی اور تمہارا شتر نہ دونگا برادران یوسف نی
مبالغہ کیا واسطی شتر بنیامین کی یوسف نی کہا کہ لاؤ اوس بہائی کو کہ باب کی طرف سی ہی چند کہ طلب
برادر عینی یاد دہی حزن اور اندوہ یعقوب کا تہا لیکن یوسف نی اوسکو بوحی یا الہام بجا لائی
تا یہہ بہی ایک امتحان واسطی یعقوب کی ہو اور علی ہذا القیاس ہرگاہ کہ زنان یوسف کا پدر بزرگوار اپنی
کو اور کہا یوسف نی الا ترون انی اوف الکیل الخ قولہ قالوا یا ابانا ما نبغی
هٰذه بضاعتنا ردت الینا الخ اکثر مفسرین اسپر گئی ہین کہ ما نافیہ ہی یعنی نہین طلب کرتی
ہم تجسے بضاعت اور بہا غلہ کی اور بعضی اسکو استفہامیہ کہتی ہین اور یہ معنی کیا چیز طلب کرین ہم ملک مصر
سی کہ زیادہ اسی احسان نہین ہوتا ہی کہ اس سال قحط مین بضاعت ہمارے پہیر دیا پس بنا بر اسکی
ونمیر اهلنا معطوف محذوف پر ہوگا اور تقدیر کلام کی اسطرح سی ہوگی فنستظهر بها
ونمیر اهلنا یعنی پس ہم ساتہ اس بضاعت کی مستظہر اور قوی ہون اور مسلی اور طعام لاوینگی ہم واسطی
اہل و عیال اپنی کی قولہ موثقا من الله لتأتننی به الا ان الخ ابن عباس سی مروی ہی کہ پیمان یوسف نی
اسطرح پر لیا تہا کہ قسم کہاؤ تم محمد پیغمبر آخر الزمان صلعم ولما دخلوا علی یوسف
اور ہرگاہ داخل ہوئی وہ اوپر یوسف کی کی اور وہ مرسلونکی پہنچ غدر کرنی تم سب تہہ بہائی اپنی کی
اوی الیه اخاه قال انی انا اخوك فلا تبتئس بما كانوا
جگہہ دی طرف اپنی بہائی اپنی کو کہا یوسف نی بدرستیکہ مین بہائی تیرا ہون پس غمگین ہو ساتہ اوس چیز کی کہ
یعملون ۝ فلما جهزهم بجهازهم جعل السقایة فی رحل
عمل کیا انہون نی پس ہرگاہ کہ ساز راہ اونکا تیار کیا اور کہا ظرف پانی کو بیچ بار

اَخِيهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيرُ اِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ ○

بھائی اپنی کی بعد اسکی ندا کی نداکرنیوالی نی ای اہل قافلہ بدرستیکہ تم ہر ائینہ دزدی کرنیوالی ہو

قَالُوا وَاَقْبَلُوا عَلَيْهِمْ مَاذَا تَفْقِدُونَ ○ قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ

کہا انہون نی درحالیکہ وہ متوجہ ہوی طرف ملازمان یوسف کی کیا چیز گم کی تمنی کہ ڈھونڈتی ہو کہا اونہون نی کہ ڈھونڈتی ہین ظرف

الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَّاَنَا بِهِ زَعِيمٌ ○ قَالُوا تَاللّٰهِ

بادشاہ کو اور ابس شخص کو کہ لا دی اوسکو طعام ایک بوجہہ اونٹ ہی اور مین اوسکا کفیل ہون کہا اونہون نی قسم ہی خدا کی

لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ ○

بتحقیق کہ جانتی ہو تم نہین آئی ہم تا کہ فساد کرین ہم بیچ زمین کی اور نہین ہین ہم چوری کرنیوالی بھی

قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ اِنْ كُنْتُمْ كَاذِبِينَ ○ قَالُوا جَزَاؤُهُ مَنْ وُّجِدَ

کہا اونہون نی پس کیا جزا ہی اوس شخص کی اگر ہو تم جھوٹ بولنی والی کہا اونہون نی جزا اوسکی یہہ ہی جس شخص کو پایا جاوی

فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِينَ ○ فَبَدَاَ

بیچ بار اوسکی پیمانہ پس وہ شخص جزا اوسکی ہی جسطرحسی جزا دیتی ہین ہم ستمکارونکو پس شروع کیا

بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ اَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَاءِ اَخِيهِ

دیکھنا بار اونکی کا قبل بار بنیامین کی بعد اسکی نکالا اوس ظرف کو بار بنیامین سی

كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ

اسطرحسی مکر کیا ہمنی واسطی یوسف کی سزاوار نتھا یوسف تا کہ لی لی بھائی اپنی کو بیچ دین بادشاہ مصر کی

اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاءُ وَفَوْقَ كُلِّ

مگر یہہ کہ چاہا خدا نی بلند کرتی ہین ہم درجونکو جس شخص کی کہ چاہتی ہین ہم اور بالای ہر

ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ ۝ قَالُوا إِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَهُ مِنْ قَبْلُ

صاحب دانش کی دانا ہی کہا اونہون نی اگر چوری کی پس تحقیق کہ چوری کی تہی بہائی اوسکی یوسف نی اگی اس سی

فَأَسَرَّهَا يُوسُفُ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ قَالَ أَنْتُمْ شَرٌّ

پس چہپایا اس مقالہ کو یوسف نی بیچ نفس اپنی کی اور نہ ظاہر کیا اسکو واسطی بہائی اپنی کی کہا یوسف نی کہ تم بدتر ہو

مَكَانًا ج وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ ۝ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ إِنَّ

ازروی مرتبہ کی اور خدا دانا تر ہی ساتہہ اوس چیز کی کہ صفت کرتی ہو تم کہا اونہون نی ای عزیز مصر بدرستیکہ

لَهُ أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ ج إِنَّا نَرَاكَ مِنَ

واسطی اوسکی باپ ہی بڈہا پس لی ایک ہم مین سی بجای اوسکی بدرستیکہ ہم دیکہتی ہین تجکو

الْمُحْسِنِينَ ۝ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ نَأْخُذَ إِلَّا مَنْ وَجَدْنَا

نیکوکارون سی کہا یوسف نی کہ پناہ لیجاتی ہین ساتہہ خدا کی یہہ کہ لوین ہم کسیکو مگر اوس شخص کو کہ پاوین ہم

مَتَاعَنَا عِنْدَهُ إِنَّا إِذًا لَظَالِمُونَ

متاع اپنی کو نزدیک اوسکی بدرستیکہ ہم اوس وقت ستمکار وسی ہون

ع

قوله ولما دخلوا علی یوسف منقول ہی کہ سرکار اولاد یعقوب نی ایک

یوسف کی آئی دیکہا کہ سریر سلطنت پر بیٹہی ہین نقاب منہ پر ڈال کر پوچہا کہ تم کون ہو کہا

اونہون نی کہ ہم کنعانی ہین کہ آپ نی کہا تہا کہ اپنی بہائیکو لی آو پدر سی ہمنی درخواست کی

اور بہ این عہد پیمان اوسکو لی آئی کہ اوسکی محافظت مین کوئی تقصیر نکرین کی یوسف نی کہا

کہ مینی معلوم کیا بیٹہو تم پس وہ حاشیہ بساط پر بیٹہی اور حکم ہوا کہ چہہ خوان طعام آراستہ کرکی لاو

چنانچہ بموجب ارشاد حاضر کئی اور یوسف نی کہا کہ وہ بہائی جو ایک ماں باپ سی ہون وہ ایک خوان مین شریک

ہو گیا اوس بیس دن دو آدمی ایک ایک خوان اوٹھی اور بن میں تنہا رہی اور رونی لگی بحدیکہ بیہوش ہو گئی یوسف
نی فرمایا کہ انہیں کلمات کو تا اینکہ ہوش میں آئی وای حسرت و افسوس یہ احوال کسقدر ہیجان میں
لانیوالا غم و اندوہ کا سبب یاد آئی گریہ و زاری حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی ہوئی
چنانچہ منقول ہی کہ ہرگاہ آپ طعام و شراب آنحضرت کی آگی آتا تو اشکہای حسرت سی مخلوط کر کی تناول
فرماتی تھی یہاں تک حال اون کا یہی گذرتی تا اینکہ وفات پائی اور ایکدن غلام آزاد کردہ حضرت نی عرض
کی کہ یا حال غم آپکا کم ہوا فرمایا وای تجھپر کہ نہیں جانتا ہی تو کہ حضرت یعقوب پیغمبر و پیغمبر زادی
تھی بارہ بیٹی رکھتی تھی حقتعالی نی ایک فرزند کو نظر اونکی سی غایب کیا تھا اوسکی اندوہ نی پیر اور کوزہ
پشت کر دیا اور اسقدر روئی کہ بصارت کم ہو گئی باوجود اسکی کہ وہ جانتی تھی کہ بیٹا اونکا دنیا میں
زندہ ہی او میں نی باپ اور اٹھارہ شخص کو اہلبیت سی مقتول دیکھا پس کسطرح سی اندوہ میرا کم ہو پس اس
کلام کو حضرت کی تجویز دریافت کیا چاہیی کسقدر قصہ حضرت یعقوب تصور میں آنحضرت کی
رہتا تھا اور وقت کھانی اور پینی کی کیا کیا تصور میں آنحضرت کی آتا ہو گا کاہی یہ تصور ہوتا ہو گا کہ
بابا میں اسطرح تھا کھانی و پینی کی ایک خوان پینا برباد یوسف کی باوجود علم علم ہلاکت کی اسقدر
روئی کہ غش آگیا تھا اور حال تنہائی کا میری یہ ہی کہ علی اوسط اور علی اصغر سی دو بھائی میری
کہ یوسف ثانی تھی کس بیکسی سی و نیز پدر بزرگوار کی مرتبہ شہادت کو فایز ہوئی اور فرمانا پدر بزرگوار
کا یا بنی علی الدنیا بعدک العفا اور کبھی یہ خیال میں آتا ہو گا کہ وہ بھائی کس گرسنگی و تشنگی سی ہلاک
ہوئی اور ہم اسطرح سی اکل و شرب میں مشغول ہوئی اور کبھی ذہن میں یہ آتا ہو گا کہ خاک پر ڈالنا اون بدن کی
دنیا پر ایسی بدن پر شفقت کا بنا بر شہادت ایسی دو یوسف ثانی کی اور ہم زندہ ہیں اور زیادہ تر باعث اندوہ
آنحضرت کا یہ ہوتا ہو گا کہ دیکھو سطح کوئی تسلی دینی والا نہ تھا بجا اطراف بن میں کی چنانچہ بقیہ اس قصہ سی

معلوم ہوتا ہی کہ حضرت یوسف نی پوچھا کہ ای جوان کنعانی تجھی کیا ہوا کہ تو بیہوش ہو گیا کہا کہ ای بادشاہ
حکم کیا تو نی کہ ہر ایک ساتھ برادر عینی اپنی کی ایک خوان پر کہاوی میرا ایک برادر تہا ویسی کہ یوسف نام
رکھتا تہا اوسکو یاد کر کی رونی لگا پوچھا یوسف نی کہ وہ کیا ہوا کہا کہ برادران بہانہ کر کی حاضر
ہین بہیڑیی کو کہ گرگ نی اوسکو کہا لیا یوسف نی کہا کہ اس خبر وحشت اثر کی کسقدر حزن و اندوہ تجھ پر
حال ہوا ابن یامین نی کہا کہ حزن میرا اس مرتبہ کو پہنچا کہ گیارہ فرزند میری تولد ہوی اور ہر ایک کا نام میں نی
یوسف سی مشتق کیا کہ شاید مجھی اس وسیلہ سی تشفی ہو یوسف نی کہا کہ حزن و اندوہ تیرا مانع معانقہ
زنان نہوا اور متوجہ فرزندان کیونکر ہوا ابن یامین نی کہا کہ مجھی پدر صالح میری نی امر کیا کہ نکاح کر تا کہ
تیری نسل سی ذریت پیدا ہو کہ تسبیح و تقدیس الہی میں مشغول ہوں یوسف نی اس عذر کو پسند کیا
اور نزدیک بلا کر کہا کہ آؤ ہماری ساتھ کہاؤ کہ ہم تمہاری بہائی ہین اور اسی طرف اشارہ کیا ہی
حقتعالی نی کہ اٰوٰی اِلَیْہِ اَخَاہُ اور حضرت یوسف نی نقاب بستہ دست بطعام دراز کیا جب
نظر ابن یامین کی دست یوسف پر پڑی رونی لگی یوسف نی پوچھا کہ اب کیون روتا ہی کہا کہ ای ملک کسقدر
ہاتھہ تیرا مشابہ دست یوسف ہی یوسف نی بیتاب ہو کر نقاب چہرہ سی اٹہائی اور بطریق اخفا کہا اِنِّیْٓ اَنَا
اَخُوْکَ فَلَا تَبْتَئِسْ الآیۃ ابن یامین نی دیکھا یوسف کو مرتبہ دیگر بیہوش ہو گئی جب
پھر ہوش میں آئی گردن یوسف میں ہاتھہ ڈال کر بزبان حال کہتی تہی کہ جو کچھہ دیکھتا ہون میں ای پروردگار
میری بیداری میں ہی یا خواب میں اور دامن یوسف ہاتھہ میں تہام لیا اور کہا کہ اب میں تمسی جدا نہونگا
یوسف نی کہا کہ ای برادر اہتمام باپ تیر کا تیری حق میں بہت ہی اگر بحیلہ تجھی رکھون تو غم اوسکا اور
زیادہ ہوگا اگر مشورہ و مصلحت ہو تو کوئی حیلہ برانگیختہ کرون اور متہم بامر شنیع کرون تا اس جہت سی تجھی اپنی پاس
رکھون ابن یامین نی قبول کیا یوسف نی کہا کہ رات نزدیک اپنی بہائیون کی جا اور اس امر کو پوشیدہ رکھیو

بن یامین پس دہ سی باہر آئی اور جب کہ وقت شب ہوا طعام شب حاضر کیا اوسیطرح اونکو بلا کر پہر کہانا
کہلایا اور وقت خواب اسطی ہر دو بہائی کی ایک بستر لائی اور بسبب تنہائی بن یامین کی حضرت
یوسف نی کہا کہ بستر انکا میری پاس لاؤ چنانچہ بموجب حکم یوسف عمل مین لائی وہ بن یامین ایک
بستر پر ہمراہ یوسف کی سوئی وہ ان کو یوسف نی کہا کہ ای فرزند یعقوب تمکو مین دیکھتا ہون کہ
بایکدیگر الفت رکہتی ہو سوای بن یامین کی کہ وہ تنہا ہی لہذا اوسکو مینی طلب کیا اور اپنی پاس سولایا تا عزت
مین وہ غمزدہ اور محزون نہو اور بعضی روایات مین بلانا بن یامین کا نزدیک اپنی بوجہ دیگر مرقوم ہے بنابر
طول کی ذکر اوسکا نکیا قولہ لَسَارِقُوْنَ علی بن ابراہیم نی تفسیر اپنی مین لکہا ہی کہ
جناب صادق ع سی سوال کیا کہ اس قول حقتعالی کا اَیَّتُهَا الْعِیْرُ اِنَّکُمْ لَسَارِقُوْنَ سی
فرمایا کہ نہ اونہون نی چوری کی تہی اور نہ یوسف کاذب تہی مگر معنی اوسکی یہہ ہین کہ سَرَقْتُمْ
یُوْسُفَ مِنْ اَبِیْهِ یعنی چرا لیا یوسف کو باپ اونکی سی اور کتاب علل الشرایع مین جناب
صادق ع سی مروی ہی کہ معنی اِنَّکُمْ لَسَارِقُوْنَ مین فرمایا اَنَّهُمْ سَرَقُوْا یُوْسُفَ مِنْ اَبِیْهِ
اور بعد اسکی فرمایا حضرت نی کہ آیا نہین دیکہتا تو کہ جسوقت کہا اونہون نی کہ نَفْقِدُ صُوَاعَ
الْمَلِكِ اور کہا اونہون نی کہ سَرَقْتُمْ صُوَاعَ الْمَلِكِ نہین ولیا ہی مگر سَرَقْتُمْ یُوْسُفَ مِنْ اَبِیْهِ
اور اصول کافی مین حضرت صادق ع سی مروی ہی کہ حضرت رسالت صلعم نی فرمایا ہی لَا کَذِبَ عَلٰی
مُصْلِحٍ یعنی دروغ نہین اوپر اصلاح کرنیوالی کا سونکی پہر بعد اسکی آنحضرت نی اس آیہ کو پڑہا اَیَّتُهَا
الْعِیْرُ اِنَّکُمْ لَسَارِقُوْنَ یعنی موید اوسکی یہہ آیہ ہی اور پہر آنحضرت نی فرمایا کہ کلام مین ہین صدق
اور کذب اور اصلاح کرنا درمیان لوگونکی اور مراد مومنون سی حضرت یوسف ہین یا ایک ملازمان اونکی سی
کہ بحکم اونکی ندا کی تہی اور بعضی روایات مین آیا ہی کہ بن یامین کو لیجانا اس حیلہ سی تہا بالہام الہی چنانچہ قول حقتعالی

وکذلک

وکذلک کدنا لیوسف اشارہ طرف اسکی ہی قولہ قالوا نفقد صواع الملک الخ صواع پیمانہ غلہ ہی پس بنا بر اسکی معنی سقایہ کی ہین کہ پہلی وہ ظرف پانی پینی کا تہا اور بعد اسکی اوسکو پیمانہ غلہ کا مقرر کیا چنانچہ علی ابن ابراہیم نی لکہا ہی کہ وہ سقایہ صاع طلاسی تہا اوسی محصولات کو وزن کرتی تہی اور عیاشی نی حضرت امام محمد باقر سی روایت کی ہی کہ وہ سقایہ ایک قدح تہا طلاسی کہ اوسی وزن کرتی تہی قولہ کذلک کدنا لیوسف یعنی اسکی یہہ ہین کہ تعلیم کیا ہمنی اس تدبیر کید کو ساتہہ یوسف کی بطریق وحی یا الہام کو تا اس حیلہ سی بن یامین نزدیک اپنی نگاہ رکہی اور اس اخذ کو سبب کروا نا وسطی خبر پہنچنی یعقوب کی اور بعضون نی معنی اسکی یہہ کہی ہین کہ جزای کید انکی یہہ ہی اور یہہ لی لینا سارق کا مطابق مذہب ملک مصر کی تہا ملک مذہب وسکا ضرب دزد یا تاوان دو چند لینا تہا لہذا حقتعالی فرماتا ہی ما کان لیاخذ یعنی سزاوار نتہا یوسف کو یہہ لیلی بہائی اپنی کو بیچ مذہب بادشاہ مصر کی کسی حال مین مگر اوس حکمہ یہ خدا یتعالی چاہی قولہ فقد سرق اخ لہ اور بعضی تفسیر مین آیا ہی کہ ایک مرغ خانگی خانہ حضرت یعقوب مین تہا ایک سائل آیا اوسخانہ یعقوب مین کوئی حاضر نتہا یوسف نی مرغ اوسکی حوالی کیا اور بہائیون نی انکو بدزدی متہم کیا اور بعضون نی کہا ہی کہ تخم مرغ یا بزغالہ تہا اور بعضون نی کہا کہ ایک بت تہا اجداد و مادر کی میراث سی کہ اوسکو توڑ کر اور ایک کیسہ مین کہکر باہر پہینکدیا تہا اور وہب ابن منبہ سی منقول ہی کہ یوسف ع کی طفولیت مین یہہ عادت تہی کہ ہر گاہ وسطی تناول طعام کی بیٹہتی تہی قدری طعام سی مالونکی پنہان کرکہتی تہی اسی سبب سی بہائی نسبت دزدی طرف انکی کرتی تہی اور قول اصح اور مشہور یہہ ہی کہ ہر گاہ مادر یوسف نی کہ راحیل نام تہا رحلت کی یوسف طفل تہی اور یعقوب نی خواہر اپنی کو تربیت انکی نامزد کیا ہر گاہ یوسف پانچ چہہ برس کی ہوئی

حضرت یعقوب نی اپنی بہن سی کہا کہ یوسف کو میری حوالی کر تا مین بہت اونکو گرامی رکھون اونکی نی کہا کہ مین
تاب مفارقت کی نہین رکہتی ہون یعقوب نی اسبابت مین مبالغہ بہت کیا اونکی بہن نی کہا کہ تین روز
توقف کر کہ تا خوب سا مین اونکو دیکھہ لون یعقوب نی کہا کہ بہتر ہی ایکشب یوسف اپنی پہوپی کی پاس سوتی تہی
ایک کمربند کہ میراث اسحاق سی اونکو پہنچا تہا کمر یوسف مین باندہا ہرگاہ کہ یعقوب آئی اور چاہا کہ یوسف کو
ساتہہ اپنی لیجاوین خواہر کو متردد دیکہا منشاء تردد پوچہا کہا کہ کمربند میرا گم ہوگیا ہی وسی ڈہونڈہتی
ہون بعد جستجو کی کہا کہ جو شخص اس گہر مین ہین سب برہنہ ہوون تا جسنی کہ لیا ہو سو یافت ہو
پس ایک ایک برہنہ کیا تا نوبت یوسف پہنچی ہرگاہ کہ اونکو برہنہ کیا کمربند اونکی کمر مین پایا
اور مذہب ابراہیم مین یہہ مقرر تہا کہ دزد کو ایکسال اپنی گہر رکہتی تہی بعد یعقوب نی یوسف کو
اور ایکسال اونکی پاس رہنی دیا اور ہرگاہ برادرون نی نسبت دزدی کی یوسف کو دی یوسف نی اس
گفتگو کو دل مین پنہان رکہا اوسطرف اشارہ ہی قول خدا کا فَاَسَرَّهَا يُوسُفُ الیٰ قوله بِمَا تَصِفُونَ
یعنی خدا دانا تر ساتہہ اوس چیز کی ہی کہ وصف کرتی ہو تم حاصل اسکا یہہ ہی کہ خدا جانتا ہی کہ
اسطرحسی نہین ہین جیسا کچھہ تم کہتی ہو اسواسطی کہ یوسف کو اذن جانب پدر سی حاصل تہا کہ سائل کو
طعام دین اور کمربند عمہ نی اونکی باندہ دیا تہا منقول ہی کہ ہرگاہ صاع کو نزدیک ملک کی
لی گئی کہ اوسکو جام گیتی نما کہتی تہی اور ہرگاہ کہ اوسکو دیکہتی تہی تو ساتہہ اوسکی کہانت
کرتی تہی او فال لیتی تہی یوسف نی صاع کو دیکہا آواز اونکلی اندر اوسکی مارنی کی ایک آواز اوسی
پیدا ہوئی پس متوجہ طرف برادران ہوئی اور کہا کہ کیا جانتی ہو کہ یہہ صاع کیا کہتا ہی کہا
اونہون نی کہ نہین حضرت یوسف نی کہا کہ یہہ کہتا ہی کہ تم بارہ بہائی تہی ایک کو باپ سی جدا
کیا تمنی اور بیچ ڈالا بن یامین اوٹہہ کہڑی ہوئی اور کہا کہ ای ملک اس طاس سی دریافت کر کہ بہائی میرا

زندہ ہی یوسف نی ہاتھہ صاع پر مارا اور کہا کہ یہہ صاع کہتا ہی زندہ ہی اور تو اوسکو دیکھیگا بعد اسکی یوسف اوتہی
اور وضو کرکی نماز پڑہی اور بعد فراغ نماز کی پہر آئی بنیامین نی کہا کہ ایک بات اس طاس سی پوچہہ کہ تجہی کسنی بن
یامین مین پنہان کیا تہا یوسف نی کہا کہ وہ غضبناک ہی کچہہ نہ کہیگا علی بن ابراہیم نی لکہا ہی کہ ہر گاہ
برادران یوسف بواسطہ خلاصی بنیامین کی ساتھہ یوسف کی گفتگو مین آئی اور نوبت جدال کی پہنچی خون
زرد بدن اونکی سی متقاطر ہونیلگا کیونکہ قاعدہ اولاد یعقوب یہہ تہا کہ وقت غضب کی بدن جامہ
اونکی سی باہر نکل آتی تہی اور خون ہر مو سی متقاطر ہوتا تہا اور تفسیر عیاشی مین حضرت صادق علیہ السلام سی روایت
کی ہی کہ یہودا ہر کا ساتھہ یوسف کی دربات خلاصی بنیامین کی مقام گفتگو و جدال مین آئی اور یوسف نی قبول
سخن اوسکا نکیا تو رگ حمیت و غضب اوسکی حرکت مین آئی اور قاعدہ یہودا کا یہہ تہا کہ ہنگام
غضب موہای ویش راست اوسکی ایستادہ ہوتی تہی اور خون جاری ہوتا تہا اور جب تک کہ
بدن اوسکا ساتھہ بدن ایک ولد یعقوب کی ملصق نہوتا تہا آتش غضب اوسکی ساکن نہوتی تہی
یوسف نی ہر گاہ کہ حال اسطرح دیکہا اور اکی سی حضرت کی پسر کو چپکی اونکا ساتھہ گوی طلا کی
بازی کرتا تہا یوسف نی اوس گوی طلا کو لیکر طرف یہودا کی پہینکا ہر گاہ کہ طفل واسطی
لینی اوس گوی طلا کی نزدیک یہودا کی آیا اور ہاتھہ اوسکا بدن یہودا سی ملصق ہوا
التہاب غضب یہودا ساکن ہوا بعد اسکی پہر یوسف سی مقام گفتگو مین آیا تا اینکہ
تین مرتبہ اسیطرح سی ہوا اور ہر مرتبہ یوسف آتش غضب اوسکی کو ساتھہ
آب مساس فرزند اپنی کی بجہاتی تہی پس یہودا نی کہا کہ بالیقین اس گہر
مین کوئی اولاد یعقوب سی ہی اور بعد اسکی کہا اونہون نی کہ ای عزیز

إِنَّ لَهُ أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ

فلما استيئسوا منه خلصوا نجيا ط قال كبيرهم

پس جب کہ نا امید ہوئی یوسف سی علیحدہ ہوئی درحالیکہ مشورہ کرنیوالی تھی کہا بزرگ انکی نی یعنی روبیل الاوی نی

الم تعلموا ان اباكم قد اخذ عليكم موثقا من الله ومن

آیا نہیں جانتی تم بدرستیکہ باپ تمہاری نی تحقیق کہ لیا ہی اوپر تمہاری عہد پیمان جانب خدا سی اور اس سی

قبل ما فرطتم في يوسف ج فلن ابرح الارض حتى ياذن

آگی تقصیر کی تمنی بیچ حق یوسف کی پس نجاؤنکا این زمین مصر سی تا اینکہ اذن دی

لي ابي او يحكم الله لي ج وهو خير الحاكمين ۝ ارجعوا الى

مجکو باپ میرا یا حکم کری خدا واسطی میری اور وہ بہتر حکم کرنیوالونکا ہی جاؤ تم طرف

ابيكم فقولوا يا ابانا ان ابنك سرق ج وما شهدنا الا

باپ اپنی کی پس کہو تم ای باپ ہماری بدرستیکہ بیٹی تیری نی چوری کی اور نہیں گواہی دیتی ہم مگر

بما علمنا وما كنا للغيب حافظين ۝ واسئل القرية

ساتھ اوس چیز کہ جانا ہمنی اور نہیں ہیں ہم واسطی غیب کی نگہبان اور سوال کر تو اہل دہ سی

التي كنا فيها والعير التي اقبلنا فيها ط وانا لصادقون ۝

ایسا وہ کہ تھی ہم بیچ اوسکی اور کاروانسی وہ کہ متوجہ ہوئی ہیں ہم ساتھ اوسکی اور بدرستیکہ ہم ہر آینہ صادق ہیں

قال بل سولت لكم انفسكم امرا ط فصبر جميل ط عسى

کہا یعقوب نی بلکہ آراستہ کیا واسطی تمہاری نفسوں تمہاری نی ایک امر کو پس واسطی میری صبر نیک ہی قریب ہی

الله ان ياتيني بهم جميعا ط انه هو العليم الحكيم ۝ و

کہ خدا یہہ کہ لاوی نزدیک میری سب کو بدرستیکہ وہ داناہی راست کردار ہی اور

تَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يَا أَسَفٰى عَلٰى يُوسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ

سو منہہ پہیر لیا اون فرزندوں سی اور کہا یعقوب نی ای اندوہ اوپر یوسف کی اور سفید ہو گئین دونو آنکہین اونکی

مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ ۝ قَالُوا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوسُفَ

غم سی پس وہ فرو کرنیوالی ہوئی غصہ اپنی کی کہا اونہون نی کہ قسم ہی خدا کی ہمیشہ بزاری دیگا تو یوسف کی

حَتّٰى تَكُونَ حَرَضًا اَوْ تَكُونَ مِنَ الْهَالِكِينَ ۝ قَالَ اِنَّمَا

تا اینکہ ہو تو بیمار مشرف اوپر موت کی یا ہو تو ہلاک ہونی والون سی کہا یعقوب نی کہ نہین

اَشْكُوا بَثِّي وَحُزْنِي اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝

اظہار کرتا ہون مین رنجیدگی غم اور اندوہ اپنی کی مگر طرف خدا کی اور جانتا ہون مین خدا سی اوس چیز کو کہ نہین جانتی ہو تم

يَا بَنِيَّ اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا مِنْ يُوسُفَ وَاَخِيهِ وَلَا تَيْاَسُوا

ای فرزندان میری جاؤ تم پس تفحص کرو تم حال یوسف اور بہائی اوسکی سی اور نا امید ہو تم

مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُ لَا يَيْاَسُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ

رحمت خدا سی بدرستیکہ نہین نا امید ہوتی رحمت خدا سی مگر گروہ

الْكَافِرُونَ ۝ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يَا اَيُّهَا الْعَزِيزُ

کافرین پس ہرگاہ کہ داخل ہوئی برادران اوپر یوسف کی کہا اونہون نی کہ ای عزیز مصر

مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُزْجٰىةٍ فَاَوْفِ

پہنچی ہمکو اور اہل ہماریکو سختی اور لائی ہم بضاعت اندک کو کل کو پس تمام کر

لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ ۝

واسطی ہماری پیمانہ کو اور تصدق کر اوپر ہماری بدرستیکہ خدا جزا دیتا ہی تصدق دینی والون کو

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَاَخِيهِ اِذْ اَنْتُمْ

کہا یوسف نے آیا جانا تمنے کہ کیا کیا تہا تمنے ساتھہ یوسف کے اور بہائی اوسکے کے جدا کیا اوسکو یوسف سے جس وقت تھے تم

جٰهِلُونَ ۝ قَالُوٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوسُفُ ط قَالَ اَنَا

نادان سیکھے کہا اونہون نے کہ آیا تو یوسف ہی کہا مین

يُوسُفُ وَهٰذَآ اَخِي قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ط اِنَّهُ مَنْ

یوسف ہون اور یہہ بہائی میرا ہی بتحقیق کہ منت رکہی خدا نے اوپر ہمارے بدرستیکہ جو شخص

يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝

پرہیزکاری کرے اور صبر کرے پس بدرستیکہ خدا نہین ضایع کرتا ہی اجر نیکوکارون کا

قَالُوا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِئِينَ

کہا اونہون نے کہ قسم ہی خدا کی بتحقیق کہ برگزیدہ کیا خدا نے تجکو اوپر ہمارے حال آنکہ تھے ہم خطا کرنے والے

قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ط يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ

کہا یوسف نے کہ نہین ہی سرزنش اوپر تمہارے آج کے دن بخشے گا خدا واسطے تمہارے اور وہ

اَرْحَمُ الرّٰحِمِينَ ۝ اِذْهَبُوا بِقَمِيصِي هٰذَا فَاَلْقُوهُ

مہربان ترین مہربانونکا ہی لیجاؤ تم اس کرتی میری کو پس ڈالو تم اوسکو

عَلٰى وَجْهِ اَبِي يَاْتِ بَصِيرًا ج وَاْتُونِي بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِينَ ۝

اوپر موکھہ باپ میری کی تا ہوجاوے بینا اور آؤ تم ساتھہ اہل اپنے کی سب کی سب

قوله قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ الخ حاصل اسکا یہہ ہی کہ آراستہ کیا ہی

واسطے تمہارے نفسون تمہارے نے ایک کام کو کہ تمنے چاہا اور قرار دیا ہی ما لا ملک کیا جاتا تہا

کہ جزای سارق کی قید کرنا بقدر ایک سال کی ہی قولہ یا اسفیٰ علیٰ یوسف یعنی اسکی
یہہ ہین کہ ای طول حزن میرا اوپر یوسف کی اور یای اضافت بدلی الف کی ہی اور بعضی تفاسیر
مین لکھا ہی کہ اصل اسکی یای متکلم ہی کہ اوسکو بدل با الف کیا ہی جسطرح سی قاعدہ در باب
منادی ہی اور اظہار شدت حزن دربارہ یوسف دال اسپر ہی کہ مصیبت
مفارقت یوسف نزدیک یعقوب کی اسقدر تہی کہ کنجایش سیح و تدبر ہو سکتی تہی اور
ہر گاہ کہ غیر شریعت محمدؐ مین وقت نزول مصیبت کلمہ استرجاع تہا لہذا حضرت
کو یا کلمہ یا اسفیٰ ہوئی ور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا علی بن ابراہیم نی حضرت صادق
علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ اونحضرت نی فرمایا کہ یعقوب نجانتی تہی کلمہ استرجاع کو پس یا اسفیٰ
ہوئی اور مروی ہی کہ اونحضرت سی پوچھا کہ اندوہ یعقوب کسقدر تہا فرمایا کہ برابر کہ ستر عورتونکی
غم فرزند مین روتی ہوں اور تفسیر عیاشی مین لکھا ہی کہ جناب صادق سی پوچہا کہ حضرت یعقوب کس واسطی
غم یوسف مین محزون ہوئی حال آنکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نی خبر حیات اونکی کی دی تہی اور
فرمایا تہا کہ یوسف تمسی ہر ملین کی جناب صادقؑ نی فرمایا کہ نسی ذلک یعنی بہول گئی تہی
اسکو پوشیدہ نہ ہی کہ یہہ حدیث موید مذہب صدوق کی ہی کہ نسیان انبیا کا غیر امور تبلیغی
مین جایز ہی ولیکن بنابر مذہب حق اون لوگونکی کہ اصلا نسیان انبیا کا جایز نہین جانتی ہین اس حدیث
کو اور امثال کو اگر صحیح جانی محمل تقیہ پر کرتی ہین انتہی کلام بعض اصحاب التفاسیر اور یوسف مشتق
اسف سی ہی ای غضب سو واسطی کہ بہائی اونکی غضبناک ہوئی بسبب دشمنی کی کہ ظاہر ہوا
فضل اونکی سی اور شدت محبت والد سی کہ اونسی تہی ہکذا فی مجمع البحرین قولہ وابیضت عیناہ
یعنی اسکی یہہ ہین کہ بسبب گریہ کی سیاہی چشم یعقوب کی گئی تہی اور سفیدی کچہہ تہوڑی سی رہ گئی تہی

اور علی بن ابراہیم نے اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ معنی ابیضت کی کور ہونیکی ہین اور بعضون نے کہا ہی قلت
بینائی اسّی مراد ہی قولہ کظیم اُسکی معنی دو طرح سی ہین ایک یہہ کہ وہ بہرا غصہ فرزندان سی
اور اظہار نکرتی تہی اور دوسری یہہ ہین کہ وہ فرو خورندہ خشم فرزندون اپنی کی تہی بنابر اول
کظیم بمعنی مکظوم ہی اور بنابر ثانی بمعنی فاعل کی ہرگاہ فرزندان یعقوب نی فریاد یا اسفی
کی سنی اور اضطراب انکا مشاہدہ کیا کہا اونہون نی کہ تاللہ تفتؤا قولہ
اشکوا بثی الخ معنی شکوہ کی اظہار بدی مشغل ہی اور شکوہ دو طرح پر ہی ایک مذموم ہی اور وہ
یہہ ہی کہ حضرت ابیعبد اللہ سی مروی ہی کہ نہین ہی شکوا مذموم مگر یہہ کہ کہی ہرآئینہ
بتحقیق مبتلا ہوا مین ساتہہ وسکی کہ نہین مبتلا ہوا ساتہہ وسکی کوئی شخص اور یا کہی
بتحقیق کہ پہنچی مجہی وہ مصیبت کہ نہین پہنچی کسیکو اور شکوا مذموم یہہ نہین ہی بیداری
کی مینی کل کی شب اور اسیطرح سی اور امور اور کتاب معانی الاخبار مین حضرت صادق ع
سی مروی کہ انحضرت نی فرمایا کہ من شکی مومن فقد شکی الی اللہ عزوجل
اور بعضی تفاسیر مین لکہا ہی کہ ایکروز کوئی شخص ہمسایہ یعقوب سی نزدیک یعقوب کی آیا اور
کہا کہ ای یعقوب ہم تجہی بہت ضعیف و ناتوان دیکہتی ہین حالانکہ ابہی تو اس سن کو نہین
پہنچا ہی کہ یہہ حال تیرا ہم پہنچا حضرت یعقوب نی فرمایا کہ خدا نی مجہی مبتلا کیا غم یوسف مین
اس سبب سی یہہ حال میرا ہوا حقتعالی نی وحی بہیجی کہ ای یعقوب اپنا شکوہ میرا بندون سی میری کرتا ہی
تو یعقوب نی کہا کہ بار خدایا ساتہہ تیری رجوع اور عہد کرتا ہون کہ اسکی بعد کسی سی شکایت
غم یوسف نکرونگا مین چنانچہ بعد ازین جس شخص کہ انکی حال کا پرسان ہوتا تہا تو فرماتی تہی کہ انما
اشکوا بثی وحزنی الی اللہ اور احادیث ثقہ مین وارد ہوا ہی کہ سبب امتحان کی یہہ تہا کہ

ایک خطاب بهیجا که ای یعقوب ایک روز ایک درویش تیری دروازه پر آیا اور تو نی کچهه نه دیا هرگاه که تجهی یهه امر واقع هوا مینی
تجهی بلا مین مبتلا کیا اور هرگاه که منع اس بلا کا دینا طعام کا سائل کو تها لهذا طعام فقرا بلد
کر تو که بسبب اسکی تیری فراق کو بوصال یوسف مبدل کرونگا مین بعد اسکی یعقوب نی طعام جمع
کیا اور فقرا بلد کو طلب کر کی کهانا کهلایا حقتعالی نی بعد اسکی وحی اوس بلا کو دور کیا
قوله یا بنی الخ کتاب علل الشرایع مین سدیر اور حنان سی روایت کی هی کها اونهون نی که هم نی
امام محمد باقر سی سوال کیا وقتیکه یعقوب نی فرزندون اپنی سی کها فتحسسوا من یوسف
واخیه الخ آیا جانتی تهی که یوسف قید حیات مین هین باوجود اسکی که عرصه مفارقت بیس
برس کا هوا تها اور چشمهای یعقوب غم سی جاری گئین تهین یا نهین جانتی تهی حضرت نی فرمایا که
حیات فرزند اپنی سی مطلع تهی راوی کهتا هی که پس مینی پوچها که یعقوب کو یهه دانش کهان سی بهم
پهنچی تهی حضرت نی فرمایا که یعقوب نی وقت سحر که اوقات اجابت دعا سی هی حقتعالی سی
درخواست کی که ملک الموت حاضر هو پس بحکم الهی تریال که نام ملک الموت کا هی نزدیک حضرت
یعقوب کی آیا اور خطاب کیا که حاجت تیری کیا هی یعقوب نی کها که آگاه کر مجهی ارواح خلائق کو
مجتمعه قبض کرتا هی تو یا متفرق تریال نی کها که هر ارواح کو جدا جدا قبض کرتا هون مین پس یعقوب
نی کها که روح یوسف کو قبض کیا هی تو نی یا نهین تریال نی کها که نهین پس اسوقت یعقوب نی جانا
که یوسف ابهی قید حیات مین هی اور بنابر اسکی اپنی فرزندون سی کها تحسسوا من یوسف
اور بعضون نی کها هی که یهه حدیث سدیر روضه کافی مین بهی اسیطرح سی مذکور هی لیکن بدل
تریال که بتا دو نقطه فوقانی هی بریال بیک نقطه تحتانی مذکور هی اور تفسیر عیاشی مین اسی حدیث
مین بریال هی اور حدیث دیگر مین تریال هی والله اعلم اور کتاب جرایح مین حضرت

صادق سے مروی ہی کہ وقت قحط ایک اعرابی خدمت یوسف مین آیا اور غلہ اوسنی مول لیا یوسف نی
اوس اعرابی سی کہا کہ ہرگاہ فلانی وادیکو پہنچی تو بآواز بلند کہنا کہ ای یعقوب پاس ایک شیخ تیری
پاس آونیکی اوسنی کہی کہ مصر مین ایک شخص کو دیکہا ہی میننی اور اوسنی تمہین سلام کہا ہی اور
کہا ہی کہ امانت تیری نزدیک میری محفوظ ہی اور ضایع نہین ہوئی ہی ہرگاہ کہ حضرت یعقوب کو
یہہ خبر اعرابی نی پہنچائی بیہوش ہو گئی اور بعد افاقہ کی اوس اعرابی سی کہا کہ تجہی کچہہ حاجت ہی
تا حقتعالی سی تیری واسطی طلب کرون اعرابی نی کہا کہ دختر عم زوجہ میری ہی اور کوئی فرزند اوسکی
نہین ہوتا ہی دعا کیجیی کہ مجہی اللہ فرزند عطا کری پس حضرت نی دعا کی اور اوسی وجہ اعرابی کی
چار فرزند متولد ہوئی کہ ہر مرتبہ دو فرزند پیدا ہوئی پس فرزندان یعقوب نی خط یعقوب کا لیکر داخل مصر ہوئی
قولہ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ الخ توضیح اسکی یہہ ہی کہ یعقوب نی عزیز مصر کو خط لکہا باین عبارت
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ خط ہی طرف عزیز مصر اور مظہر عدل کی اور تمام دینی الوزن کیل کی جانب
یعقوب ابن اسحاق ابن ابراہیم خلیل الرحمان سی ایسی خلیل کہ نمرود نی آگ مین ڈال دیا اور حقتعالی
نی اوس آگ کو بَرْدًا وَسَلَامًا کیا آگاہ ہو تو ای بادشاہ مصر کہ ہم اہلبیت نبوت اور
رسالت ہین کہ ہمیشہ مبتلا ببلا رہتی ہین اور ہمیشہ پی بہ پی ہم پر مصیبتین نازل ہوتی ہین
پہلی مصیبت یہہ ہی کہ یوسف نامی ایک فرزند میرا تہا کہ نور چشم اور سرور دل میرا تہا کہ دنیا
مین کسیکو اوسقدر دوست نرکہتا تہا بہائی اوسکی کہ دوسری ماؤن سی تہی مکاری سی مجہسی اجازت
لی کر اوسکو صحرا مین لیکئی اور کہا اونہون نی کہ اوسکو بہیڑیا لیکیا اور مینی اوسکی غم فراق مین
اسقدر گریہ کیا کہ نور آنکہون میری کا جاتا رہا اور بار الم مہاجرت سی پشت میری خم ہو گئی اور
ایک بہائی اوسکا اعیانی تہا کہ بعد اوسکی الفت اپنی کو اوسی سی شاد رکہتا تہا مین بالفعل لوگ کہتی ہین کہ

تونی اوسکو بواسطہ زردی کی حبس کیا ہی اور ہم اہل بیت رسالت ہین کہ ہمنشینی زنی اور کار فاحشہ عمل مین
نہین آتی ہین سزاوار ہی تحقیق معشوق پہلا ابراہیم و اسحاق یعقوب اوسکو نزدیک میری کی وانہ کرو اور
اوسکی چھوڑ دینی سی مجبیر جیسا ان کروڑ در ہرگاہ کہ بہنہ یا منہ نے نظر یوسف آیا بوسہ دیا اور آنکھون پر رکہا
اور رونا شروع کیا اور نہو سکا کہ ضبط کرین پھر کہا کہ آیا جانتی ہو تم **مَا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ** الخ

قوله جَاهِلُونَ حضرت صادق ع سی مروی ہی جو گناہ کہ بندہ اوسکا مرتکب ہوتا ہی ہر چند عالم اور سمجہ بوجہ
حکم جاہل کا رکہتا ہی اسواسطی کہ اوسنی نفس اپنی کو بارتکاب گناہ خطر مین ڈالا اور دانا اپنی تئین
ہرگز خطر مین نہین ڈالتا ہی جسطرحسی کہ حق تعالی نی حکایۃ قول یوسف مین فرمایا ہی **هَلْ عَلِمْتُمْ مَا
فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنْتُمْ جَاهِلُونَ قوله وَإِنْ كُنَّا لَخَاطِئِينَ**
بنابر اس معنی کی واو حالیہ ہی اور کلمہ ان مخففہ ہی اور تقدیر اوسکی یون تہی **وانه كنا لخاطئين**
یعنی حال اور شان یہ ہی کہ تہی ہم ہر آئینہ خطا کرنیوالی سنی محمد بن مسعود عیاشی رح نی حضرت
امام محمد باقر ع سی روایت کی ہی کہ برادران یوسف نی کہا **فَلَا تَفْضَحْنَا وَلَا تُعَاقِبْنَا الْيَوْمَ وَ
اغْفِرْ لَنَا** کہا یوسف نی جواب درانمین **لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ** الخ **قوله اذْهَبُوا
بِقَمِيصِي هَذَا فَأَلْقُوهُ عَلَى وَجْهِ أَبِي يَأْتِ** الخ اور کیفیت اس قمیص کی اسطرحسی ہی
کہ نمرودیون نی آگ واسطی جلانی ابراہیم کی روشن کی حضرت جبرئیل ایک جامہ جا بہشت
سی لائی اور ابراہیم کو پہنایا کہ مضرت حرارت اور بردسی محفوظ رہین ہرگاہ کہ وفات ابراہیم نزدیک
ہوئی اوس پیراہن کو بطور تعویذ بازوی اسحاق پر باندہا اور اسحاق نی بازوی فرزند اپنی یعقوب
پر باندہا اور جسوقت یوسف متولد ہوئی یعقوب نی بازوی یوسف پر باندہا اور یوسف نی
اوسی پیراہن کو واسطی باپ کی بہیجا مفضل کہتی ہین کہ بعد اس حدیث کی حضرت صادق ع سی عرض

کیا یعنی کہ قربانی ہونی تھا ری وہ پیراہن اسکو پہنچا فرمایا کہ ساتھہ اہل اوسکی کی ور بعد از خروج قائم آل محمد کی

اونکی ساتھہ ہوگا اور بعد اسکی فرمایا کہ جو پیغمبر کہ علم یا غیر علم کو بطریق وارث کی چہوڑ جاوین وہ

منتہی طرف محمد اور آل محمد کی ہوگا اور احادیث ایسے بہی بین اکثر واقع ہوا ہی کہ عصای

موسی او خاتم سلیمان او قمیص یوسف نزدیک صاحب الزمان کی ہی او بعضی تفاسیر مین وارد

ہوا ہی کہ حضرت جبرئیل نی قعر چاہ مین بازوی یوسف سی قمیص کو کہولکر یوسف کو پہنایا تہا

ہرگاہ کہ حکم ہوا کہ خوشخبری یعقوب کو بہیجین جبرئیل نازل ہوئی اور کہا کہ ای یوسف پیراہن مین بو بہشت

ہی اس مین شفا ہر مرض کی ہی اسکو کنعان کو بہیج تا باپ اپنی آنکہون پر ملی اور بینا

ہو لہذا حضرت یوسف نی کہا اذهبوا بقمیصی اھ اور تفسیر مجمع البیان

مین لکہا ہی کہ یعقوب نی اوس پیراہن کو قصبہ فضہ مین رکہہ کر گردن یوسف

مین ڈالا تہا اور بہائی اونکی نکالتی تہی ھ

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ

اور ہرگاہ کہ جدا ہوا قافلہ کہا باپ اونکی نی بدرستیکہ مین ہر آئنہ پاتا ہون بوی یوسف کو

لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ ۝ قَالُوا تَاللَّهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ

اگر تم بی عقل نٹہراؤ مجکو کہا اونہون نی قسم خدا کی بدرستیکہ تو ہر آئنہ بیچ حیرت

الْقَدِيمِ ۝ فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ فَارْتَدَّ

قدیم کی ہی پس ہرگاہ کہ آیا بشارت دینی والا ڈالا اوس پیراہن کو اوپر منہہ باپ اپنی کی پس ہو نی

بَصِيرًا ج قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝

بینا کہا یعقوب نی آیا نہ کہتا تہا مین تمسی بدرستیکہ مین جانتا ہون خدا سی وہ چیز کہ نہین جانتی ہو تم

قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ ۝ قَالَ

کہا اونہوں نی کہ ای باپ ہماری طلب بخشش کر و واسطی ہماری گناہوں ہماری کی بدرستیکہ تھی ہم خطا کرنیوالی کہا یعقوب نی

سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي ط إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ فَلَمَّا

قریب ہی کہ مین طلب بخشش کرون واسطی تمہاری پروردگار اپنی سی بدرستیکہ وہ بخشنیوالا ہی مہربان ہی پس ہرگاہ کہ

دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوا

داخل ہوئی اوپر یوسف کی جگہہ دی طرف اپنی پدر اور خالہ اپنی کو اور کہا یوسف نی داخل ہو تم

مِصْرَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ ط وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ

مصر مین اگر چاہی خدا درحالیکہ امن مین ہو تم اور بلند کیا لیا پدر اور خالہ اپنی کو اوپر تخت کی

وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا ج وَقَالَ يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ

اور گری وہ واسطی یوسف کی درحالیکہ سجدہ کرنیوالی تھی اور کہا یوسف نی ای باپ ہماری یہہ تعبیر ہی خواب میری کی

مِنْ قَبْلُ ز قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا ط وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ

اگلی سے بتحقیق کہ کردانا اوس خواب میری کو میری رب نی راست اور بتحقیق کہ نیکی کی ساتھہ میری ہرگاہ کہ

أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ أَنْ

نکالا مجکو قیدخانہ سی اور لایا تمکو جنگل سے بعد اسکی

نَزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي ط إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ

فساد کیا شیطان نی درمیان میری اور درمیان برادران میری کی بدرستیکہ خدا لطف کرنیوالا ہے

لِمَا يَشَاءُ ط إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝ رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي

جسکو کہ چاہتا ہی بدرستیکہ وہ دانا ہی محکم کار ہے ای پروردگار میری بدرستیکہ دیا تو نی مجکو

مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ

بادشاہی اور تعلیم کی تو نے مجھکو تعبیر خواب کی اور احادیث کی اور پیدا کرنیوالا آسمانوں کا

وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا

اور زمین کا تو متولی امور میری کا ہی بیچ دنیا اور آخرت کی موت دے مجھکو در حالت اطاعت

وَأَلْحِقْنِي بِالصّٰلِحِينَ ○ ذٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ

اور ملا مجھکو ساتھ نیکوں کی یہہ قصہ یوسف کا خبرہا ے غیب سے ہی کہ وحی کی ہمنے اسکو

إِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ

طرف تیری اور تھا تو نزدیک برادران یوسف کی وقتیکہ جمع کیا انہوں نے رایا اپنی اوپر یوسف کی

وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ ○ وَمَا تَسْأَلُهُمْ

اور نہیں ہیں بیشتر لوگ اگرچہ حریص ہی تو ساتھ مومن ہونے انکی کی اور نہیں سوال کرتا ہے تو انسی

عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعٰلَمِينَ ○

ع

اوپر تبلیغ رسالت و اخبار قرآنی کچھہ مزدوری نہیں وہ مگر پند دنیا واسطی تمام عالم کی

قولہ ان تفندون اس مقام میں جواب ولا محذوف ہی پس معنی اسکی یہہ ہیں کہ اگر تم مجھی بنقصان عقل و خرافت منسوب نکرو ہرآئنہ تم تصدیق میری کرو گی تفسیر عیاشی میں حضرت امام محمد باقر سے مروی ہی کہ اسوقت میں یعقوب فلسطین میں تھے اور علی بن ابراہیم نے بھی روایت کی کہ یعقوب فلسطین میں تھے اور ابن اسمعیل بن بزیع نے روایت کی ہی کہ یعقوب نے بوے قمیص یوسف کو بفاصلہ مسافت راہ دس شب سے دریافت کیا اور تھے یعقوب بیت المقدس میں اور علل الشرایع میں جناب صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ یعقوب اسوقت ساکن رملہ تھے اور بعضوں نے کہا ہی کہ دس

شب کی راہ سی بو اون تک پہنچی اور مراد اس بعض سی ابن عباس ہین حسن نی کہا ہی آٹھ فرسخ سی بو آئی تہی
اور اصم نی کہا ہی کہ مہینی بہر کی راہ سی بو آئی تہی و مورخین نی بیچ قصہ یوسف کی ذکر کیا ہی کہ باد صبا نی
حقتعالی سی اذن چاہا در باب پہنچانی بوی قمیص یوسف کی طرف یعقوب کی قبل پہنچنی بشیر
بالقمیص کی پس اذن اوسکو حاصل ہوا اور بو پہنچائی اور اسی واسطی شعرا وغیرہ باد صبا کو غماز کہتی ہین
قولہ اِنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ الخ کتاب کمال الدین بیچ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی
روایت کی ہی اور تفسیر عیاشی مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی کہ پیراہن یوسف کو نہایت
سرور اور خوشی سی عرصہ نو روز مین مصر سی جس جا دیہ ہین کہ یعقوب تہی لائی اور کتاب کمال الدین
مین حضرت صادق سی مروی ہی کہ حضرت یعقوب بہی ہمراہ اہل و عیال اپنی کی عرصہ نو روز مین یوسف
تک مصر مین آئی باوجود اسکی کہ مسافت اونکی نو روز کی تہی قولہ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰہِ یعنی بدرستیکہ جانتا ہون
مین اوس چیز کو کہ نہین جانتی ہو تم حیات یوسف و زوال سرور اور فرح جانب حقتعالی سی بنا بر آگاہی
اِنِّیْ اَعْلَمُ مقولہ قول وال و تتمہ کلام سابق ہی و بعضون نی کہا ہی کہ انی اعلم جملہ مستانفہ ہی اور مقولہ
قول محذوف ہی اس تقدیر پر کہ اَلَمْ اَقُلْ لَّکُمْ اِنِّیْ اَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ اور حذف اس کلام کا بجہت دلالت
کلام سابق کی ہی قولہ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَکُمْ رَبِّیْ احادیث ائمہ علیہم السلام مین اسطرح
مستفاد ہوتا ہی کہ سبب تاخیر طلب مغفرت یہ تہی کہ وقت اجابت دعا و اسطی اونکی طلب آمرزش
کرین اور کتاب من لا یحضرہ الفقیہ مین حضرت صادق سی مروی ہی کہ تاخیر تا سحر شب جمعہ تہی اور
اصول کافی مین لکہا ہی کہ تاخیر مطلق سحر تہی جسطرح سی کہ روایت کی ہی اصول کافی مین حضرت صادق
سی کہ انحضرت نی فرمایا کہ جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ بہترین اوقات دعا وقت سحر ہی
اور اس آیہ کو حضرت نی تلاوت فرمایا سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَکُمْ رَبِّیْ اور فرمایا کہ تاخیر کی یعقوب نی دعا کی

مغفرت انکی مین سحر تک اور سید مرتضی تفسیر عیاشی مین جناب صادق علیہ السلام سے مروی ہی کہ تاخیر کی یعقوب
نی سحر تک اور کہا کہ ای رب میری گناہ کیا انہون نی درمیان میری اور اپنی پس وحی کی حقتعالی نی کہ
ہمنی انکو عفو کیا اور کتاب علل الشرایع مین اسمعیل بن فضیل ہاشمی سی روایت کی ہی کہ مینی حضرت صادق
علیہ السلام سی سوال کیا کہ کسواسطی یعقوب نی استغفار کو تاخیر مین ڈالا اور یوسف نی تاخیر مین
نہ ڈالا اور کہا کہ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ حضرت نی فرمایا قلب جوان رقیق
ہوتا ہی قلب پیر سی اور تھی خیانت فرزندان یعقوب کی اوپر یوسف کی بلا واسطہ اور خیانت
انکی اوپر یعقوب کی بواسطہ یوسف تھی پس جلدی کی یوسف نی طرف عفو کی حق اپنی سی اور
تاخیر کی یعقوب نی حق غیر سی عفو انکی مین پس تاخیر کی تا سحر شب جمعہ اور وہب سی منقول ہی کہ یعقوب
زیادہ بیس سال تک ہر سحر جمعہ واسطی فرزندان کی استغفار کرتی تھی پس حقتعالی سر گناہان انکی سی
درگذرا اور بعضی روایت مین آیا کہ جسوقت سحر شب جمعہ ہوتی تھی یعقوب فرزندون اپنی کو جمع
کرتی تھی اور کہتی تھی کہ پیچھی میری صف باندہ کر کھڑی ہو اور حضرت یعقوب استغفار کرتی تھی اور وہ
سب آمین کہتی تھی تا اینکہ بعد بیس برس کی توبہ انکی قبول ہوئی اور بعضی علمای مفسرین نی لکھا ہی کہ وجہ
تاخیر دعا یعقوب یہہ تھی تا معلوم کری کہ یوسف نی انسی عفو کیا کہ نہین بعد اسکی کہ مصر مین آئی
اور علم یعقوب کو حاصل ہوا شب کو نماز تہجد اٹھی بعد فراغ نماز رو بقبلہ ہو کر کھڑی ہوئی اور یوسف کو اپنی پیچھی
کھڑا کیا اور بیٹونکو یوسف کی پیچھی اور واسطی دعا کی ہاتھ اوٹھائی اور سب فرزند آمین کہتی تھی تا آنکہ حقتعالی نی
دعا انکی قبول کی اور ایکروایت مین آیا ہی کہ جبرئیل نی حضرت یعقوب کو یہہ دعا تعلیم کی یَا رَجَاءَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَا تُخَیِّبْ
رَجَائِیْ وَیَا غَوْثَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَغِثْنِیْ وَیَا حَبِیْبَ التَّوَّابِیْنَ تُبْ عَلَیَّ پس حقتعالی نی
دعا انکی قبول کی قولہ فَلَمَّا دَخَلُوْا منقول ہی کہ ہر گاہ یعقوب ہمراہ اولاد و احفاد و سائر

اور نزدیک مصر کی پہنچی یوسف نے ملک ریان سی کہا کہ پدر بزرگوار میری پیغمبر خدا ہیں اور فرزند پیغمبر اور پدران
ہماری سب پیغمبر ہوتی آئی ہیں آج کی دن ساتھہ تمام اہل بیت اپنی کی داخل مصر ہوا چاہتی ہیں امید
ہی کہ واسطی استقبال اونکی کی چلی تو بعد اسکی ملک ریان ساتھہ چار ہزار خواص اپنی کی باکمال شوکت
سوار ہوا اور یوسف نی اکابر اور اشراف مصر کو حکم کیا کہ بابر آستگی تمام استقبال یعقوب کو جائیں اور
یعقوب ہمراہ فرزندان ایک ٹیلی پر بیٹھی تھی اور شوکت یوسف دیکھکر خوش ہوتی تھی اور تعجب کرتی تھی کہ جبرئیل
نازل ہوئی اور کہا کہ کر کبہ و شوکت اس لشکر سی تعجب کرتا ہی تو آسمان کی طرف دیکھہ کہ جنود ملائکہ
از زمین تا آسمان صف کھینچی ہوئی ہیں اور تیری خوشی سی خوشی کر رہی ہیں جسطرحسی کہ اس مدت میں اندوہ
تیر یسی مخزون تھی ہرگاہ کہ یعقوب نی یوسف کو بشان بادشاہی دیکھا یہوداسی کہا کہ یہہ فرعون
مصر ہی اور ملک مصر کو فرعون کہتی تھی یہودا نی کہا کہ نہیں بلکہ فرزند تمہاری یوسف ہیں
ہرگاہ کہ یوسف نی باپ کو دیکھا پیادہ ہوئی اور یعقوب ٹیلی سی نیچی اوتری اور یہہ روایت
پیادہ ہونیکی بعضی تفاسیر مین ہی اور کتاب علل الشرایع مین اور تفسیر علی بن ابراہیم مین حضرت
صادق علیہ السلام سی اور حضرت کاظم علیہ السلام سی مروی ہی کہ ہرگاہ یعقوب نزدیک یوسف
کی پہنچی تجمل سلطنت مانع یوسف ہوا پیادہ ہونی سی اوسوقت جبرئیل نازل ہوئی اور کہا کہ حق
سبحانہ تعالی فرماتا ہی کہ کیا چیز مانع پیادہ ہونیکی ہوئی واسطی بندہ نیکوکار ونکی بعد اسکی
جبرئیل نی یوسف سی کہا کہ کھول تو ہاتھہ اپنی کو اور جسوقت کہ حضرت یوسف نی ہاتھہ
اپنی کو کھولا ایک نور کف دست تا انگشتان اونکی سی جدا ہوا یوسف متعجب ہوئی اور کہا کہ
یہہ کیسی روشنی ہی کہ میری ہاتھہ سی نکل گئی جبرئیل نے کہا کہ یہہ نور نبوت تھا کہ بجہت ترک اولی
صلب تیری سی باہر گیا اور ہرگاہ کہ لاوی برادر تیری نی قتل تیری سی برادرانکو منع کیا اور جسوقت

تو نے اے یوسف بیٹا مین کو حبس کیا کہا لاوی نے کہ نجات و تکایت اس مین سے تا انیکہ اجازت دی

واسطے میری باپ میرا اس افعال کو اوسکی حقتعالی نے پسند کیا اور اس نور نبوت کو صلب لاوی

مین بامانت کہا چنانچہ موسی کلیم اللہ جملہ فرزندان لاوی سے ہین اور نسل اونکی لاوی تک پہنچتی ہے

اسطرحسے کہ موسی بیٹے عمران کے اور وہ بیٹے یصہر کے اور وہ بیٹے واہب کے اور وہ بیٹے لاوی کے اور

وہ بیٹے یعقوب کے اور وہ بیٹے اسحاق کے اور وہ بیٹے ابراہیم کے اور ہر گاہ کہ یعقوب نے یوسف

کو دیکھا کہا السلام علیک یا مذہب الاحزان اور ساتھ اسکے یکدیگر کردن مین ڈالکر رونیلگی نہایت

شادیسی بعد اسکی داخل ہوئی وہ ساتھ یوسف کی ایک قصر رفیع مین کہ نزدیک مصر کی حضرت یوسف

نی بنا کیا تھا قولہ قال ادخلوا مصر الخ ابن عباس سے روایت کی ہی کہ متعلق کرنا دخول کو

بمشیت اسوجہ سے ہی کہ اوسوقت مین لوگ ملوک مصر سی خائف تھی اور بے رضا کوئی شخص مصر مین

داخل نہوتا تھا لہذا حضرت یوسف نی کہا کہ انشاء اللہ تعالی تمکو کچھہ ضرر نہوگا امن مین ہوگی

قولہ علی العرش وخروا لہ الخ تفسیر عیاشی مین جناب صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ مراد عرش

سے سریر ہی قولہ اذ اخرجنی من السجن الخ مروی ہی کہ یوسف یعقوب کو خزانی اپنی دکھلاتی تھی

جسوقت کہ گذر اونکا دفترخانہ پر ہوا کاغذ بہت سے وسحکہ دیکھکر یعقوب نے کہا کہ اے یوسف تجھے

کسچیز نے غافل کیا تھا کہ اتنی مدت مین ایک پرچہ کاغذ مجھے نبھیجا تو نے باوجود اس بات کے کہ فاصلہ

درمیان میری اور تیری زیادہ آٹھہ منزل سے نتھا کہا یوسف نے کہ جبرئیل نے مجھے اسطرح امر کیا تھا

یعقوب نے کہا کہ وجہ اسکی دریافت کی تھی کہا یوسف نی کہ مجھی درجبرئیل سے بی تکلفی زیادہ ہی تم ہی

دریافت کرو چنانچہ یعقوب نے جبرئیل سے پوچھا کہا جبرئیل نے کہ میں نے بامر الہی کہا تھا اور حقتعالی نی

فرمایا تھا کہ ہر گاہ تو نے وقت مفارقت یوسف کی کہا انی اخاف ان یاکلہ الذئب حقتعالی نے

فرمایا کہ کسو طرحکی کسی سی ڈرا تو مجھسی ڈرا تو قسم ہی بعزت و جلال اپنی کی کہ درمیان تیری اور یوسف کی مفارقت
بعید کر دیکا ہون باوجود مسافت قریب کی کتاب نبوت مین ابو عبد اللہ سی منقول ہی کہ یعقوب نی
یوسف سی کہا کہ ای یوسف آگاہ کر مجھکو تیری ساتھہ تیری بہائیون نی کیا سلوک کیا تہا کہا کہ ای پدر
بزرگوار مجھی اس سی معاف رکہہ یعقوب نی کہا کہ سوگند دیتا ہون تجھی کہ مجھی اس سی آگاہ کر تو یوسف نی کہا کہ
برادران مجھی سر چاہ لائی اور کہا کہ پیراہن اپنی بدن سی اوتار و گرنہ ہم چہری مارین گی یعقوب بمجرد سننی
اس سخن کی بیہوش ہو گئی اور جب ہوش مین آئی پوچہا کہ پہر کیا کیا ساتہہ تمہاری اونہون نی یوسف
نی کہا کہ التماس کرتا ہون کہ بحرمت ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق مجھی اس سی معاف رکہئی بعد اسکی
یعقوب نی نپوچہا اور ایک خبر مین آیا ہی کہ یوسف نی کہا کہ سلوک بہائیونکا مجھسی نپوچہو بلکہ یہہ
سوال کرو کہ خدا نی مجھسی کیا سلوک کیا یعقوب نی فرمایا کہ بیان کر یوسف نی کہا کہ قَدْ اَحْسَنَ بِیْ
اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ الخ اور لطائف ائمہ ہدی سی روایت کی ہی کہ حضرت یعقوب کی ایکسو
چالیس برس کے عمر تہی جسوقت کہ مصر مین آئی تہی ایکسو تیس برس کی تہی اور نزدیک یوسف کی سولہ برس
زندہ رہی اور روایت ابن اسحاق سی معلوم ہوا کہ چوبیس برس زندہ رہی اور ہرگاہ اونہون نی وفات
پائی زمین شام مین لیگئی اور بیت المقدس مین دفن کیا اور یوسف پہر مصر مین آئی اور ابی عبد اللہ
سی مروی ہی کہ یوسف بارہ برس کی تہی کہ بند زندان مین گرفتار ہوئی اور اٹھارہ برس زندان مین رہی اور
بعد باہر آنی زندان کی اسی برس جیئی پس مجموع عمر اونکی ایکسو دس برس کے ہوئی اور بعضی تفاسیر
مین لکھا ہی کہ ہرگاہ تیس برس وفات یعقوب سی گذری یوسف نی خواب مین دیکھا کہ والد بزرگوار اونکی
کہتی ہین کہ ای یوسف نہایت مشتاق ملاقات تیری کا ہون مین اس تین دن کی عرصہ مین نزدیک
میری آ تو یوسف خواب سی بیدار ہوئی اور بہائیونکو بلا کر وصیت کی اور یہودا کو ولیعہد اپنا کیا اور

اپنی فرزند کو بہی دکہو سنپا اور اسطرح سے مناجات کی رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْکِ وَاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ

اور کیفیت مناجات کی اسطرح تہی کہ بعد فراغ وصیت وغیرہ صحرا کو گئی اور چند رکعت نماز ادا کرکی ہاتہہ آسمان کیطرف اوٹہا کی

اور مناجات کی رب قد اٰتیتنی الخ اور بعد انقضاء تین دن کی وفات پائی اور رود نیل مین دفن کیا ایک صندوق سفید پتھر کا رکہکر اور باعث

اسکا یہہ تہا کہ جب یوسف نی وفات پائی اہل مصر نی منازعہ کیا کہ ہم اپنی اپنی محلہ مین دفن کرینگی حتی کی نوبت بقتال پہنچی آخر قرار پایا کہ رود

نیل مین دفن کیجیی کیونکہ پانی اس پر ہوکر گذریگا اور پانی ہر محلہ مین پہنچیگا اور ہر گاہ سی بعثت ہوئی یوسف کو وہانسی نکال کر مقبرہ

آبا و اجداد مین دفن کیا اور بعد بیان قصہ یوسف کی حقتعالی خطاب بحضرت رسالت صلعم کرتی ہی ذٰلِکَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَیْبِ

اور ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت موسی تفحص قبر یوسف کرتی تہی اور کوئی بتاتا تہا آخر ایک پیرزن نی کہ زمان بنی اسرائیل سی تہی

قبر یوسف کا کنارہ رود نیل نشان بتایا بعد اسکی موسی نی استخوان یوسف معہ صندوق سنگ مرمر نکال کر ارض شام مین یعقوب کی پاس دفن کیا

وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ

اور بہت سی نشانیان ہین بیچ آسمانون اور زمین کی کہ گذرتی ہین اوپر اوسکی لوگ اور وہ اونسی تغافل کرنیوالی ہین

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝ اَفَاَمِنُوْٓا

اور نہین ایمان لاتی اکثر اونکی ساتہہ خدا کی مگر یہہ کہ وہ لوگ شرک لانی والی ہین آیا پس بیڈر ہوئی وہ مشرک

اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ

یہہ کہ آوی اونکو ڈہانپنی والا عذاب خدا سی یا آوی اونکو قیامت یکایک اور وہ

لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ

سمجہتی نہین ہون کہہ تو ای محمد یہہ ہی راہ میری کہ بلاتا ہون طرف خدا کی اوپر بینائی کی

اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ وَمَآ اَرْسَلْنَا

مین اور جو شخص کہ پیروی کری میری اور پاک ہی خدا اور نہین مین شرک لانیوالونسی اور نہین بہیجا ہمنی

مِن قَبلِكَ اِلّا رِجَالاً نُّوحِي اِلَيهِم مِّن اَهلِ القُرَىٰ اَفَلَم يَسِيرُوا فِي

اگی تیری مگر اون لوگون کو کہ وحی کیی گئی طرف انکی اہل دہ سے آیا پس نہین سیر کرتی وہ بیچ

الاَرضِ فَيَنظُرُوا كَيفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبلِهِم وَلَدَارُ الاٰخِرَةِ

زمین کی پس دیکھین وہ کیونکر ہوا سرانجام اون لوگونکا اگلی اونسے ہی اور ہر آئینہ سرای آخرت

خَيرٌ لِّلَّذِينَ اتَّقَوا اَفَلَا تَعقِلُونَ ○ حَتّىٰ اِذَا استَيأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا

بہتر ہی اسطی اون لوگونکی کہ پرہیز کرتی ہین آیا پس نہین جانتی تم تا آنکہ ناامید ہوئی انبیا اور جانا اونہون نی

اَنَّهُم قَد كُذِبُوا جَاءَهُم نَصرُنَا فَنُجِّيَ مَن نَّشَاءُ وَلَا يُرَدُّ بَاسُنَا

بتحقیق کہ وہ تکذیب کی گئی آئی اونکو مدد ہماری پس نجات پایا گیا وہ کہ جسکو چاہا ہمنی اور نہین پھیرا جاتا عذاب ہمارا

عَنِ القَومِ المُجرِمِينَ ○ لَقَد كَانَ فِي قَصَصِهِم عِبرَةٌ لِّاُولِي الاَلبَابِ

گروہ گنہ کارون سی بتحقیق ہی بیچ قصہ انبیا کی پند واسطی صاحبان عقل کی

مَا كَانَ حَدِيثاً يُّفتَرىٰ وَلٰكِن تَصدِيقَ الَّذِي بَينَ يَدَيهِ وَتَفصِيلَ كُلِّ شَيءٍ وَّهُدًى

نہین ہی قرآن سخن کہ وضع کیا گیا ہو ولیکن ہی تصدیق اوس چیز کی کہ اگی اوسی ہی توریت و انجیل بیان کنندہ ہر چیز کا ہی اور ہدایت کرنیوالا

وَّرَحمَةً لِّقَومٍ يُّؤمِنُونَ ○ اور رحمت اسطی گروہ مومنین کے ○ قولہ انا و من اتبعنی لم اصحابنا کانی

مین حضرت امام محمد باقر سی روایت کی ہی کہ مراد انا سی محمد رسول اللہ صلعم اور من اتبعنی سی امیر المومنین اور اوصیا حضرت ہین

اور ایضاً حضرت کا فیمین مروی ہی کہ علی ابن ابراہیم نی کہا ہی کہ سنی امام محمد باقر سی عرض کی کہ لوگ بعض واسطہ حضرت آپکی

انکار امامت ہماری کا کرتی ہین حضرت نی فرمایا کہ جو کچھ یہ انکار کرتی ہین از انجملہ یہ آیۃ حقتعالی کا کہ مخصوص ہی پیغمبر اور حضرت پر

ہی قل هذه سبيلي ادعوا الى الله على بصيرة انا ومن اتبعني قسم بخدا کہ تبعیت پیغمبر خدا کی و حقیقت مین کی کرعلی

ابن ابیطالب نے اور سوای علی کی کوئی نہین کرتا تھا اور بیچ اوسکی نام تھا علی ابن ابیطالب کا قولہ قد کذبوا عاصم بتخفیف ذال پڑہا تعلیم الصیغہ مجہول انکی

اور بعد ظاہر آیت کا یہی کہ مہلت دی ہمنے ایام ماضیہ کو تا یہانتک کہ رسل مایوس ہوئے نصرت سے اور گمان کیا انہوں نے کہ بتحقیق خبر دروغ
دی گئی تھی ہمکو یعنی ملائکہ نے دروغ خبر دی تھی قریب الحال ہماری نصرت ہوگی اور کافرین پر عذاب نازل ہوگا حقیقت کچھ نہ تھی اور ظن لائق
حال دلی مومنین بھی نہیں نہ کہ مومن نسبت اس ظن کی بوجہ ایمان سے قطع ہو پس کس طرح ایسے ظن لاتے تو حال انبیا کے
ہو کہ صاحبان نفوس قدسی ہیں اور بزیور عصمت آراستہ اور علی ابن ابراہیم نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت
نے فرمایا وَكَلَهُمْ اِلٰى اَنْفُسِهِمْ فَظَنُّوْا اَنَّ الشَّيَاطِيْنَ قَدْ تَمَثَّلُوْا بِصُوْرَةِ الْمَلٰئِكَةِ یعنی واگذاشت کیا حقتعالے
نے ان رسل کو ساتھ نفسہای انکے کی پس گمان کیا انہوں نے بمقتضای بشریت کے کہ شیاطین بصورت ملائکہ متمثل ہوکے
وعدہ نصرت دروغ دی گئی اور محمد بن مسعود عیاشی نے بھی روایت کی ہے کہ آنحضرت نے کہا وکلهم الی انفسهم اقل من
طرفة عین اور یہ روایت بتقدیر صحت محمول تقیہ ہے چنانچہ مامون نے تفسیر اس آیت کو احتیاطیہ ذکر کیا ہے کہ کسی
نے کہا یا ابا الحسن معنی اس آیت کے کیا ہیں کہ عصمت سے منافات رکھتا ہو حضرت امام ثامن ضامن سے استفسار کیا حضرت نے فرمایا کہ ضمیر جمع
وظنوا کی راجع بہ رسل الیہم ہے اگرچہ مرسل الیہم مذکور نہیں ہوا لیکن لفظ رسل سے انتزاع کر سکتے ہیں اور ضمیر انہم راجع برسل ہے اور
بنابر اسکے کہ امین الاسلام نے جوامع الجامع میں کہا ہے معلوم ہوتا ہے کہ قرات ائمہ سے تخفیف ذال اور بصیغہ معلوم ہے اسواسطے کہ
انہوں نے کتاب مذکور میں کہا ہے کہ التخفیف قرات ائمة الهدی علیهم السلام ومعناه وظن المرسل الیهم ان الرسل قد کذبوهم فیما اخبروهم به
من نصرة الله ایاهم یعنی گمان کیا مرسل الیہم نے بواسطہ تمادی ایام نصرت کی اس بات کا کہ بتحقیق جھوٹ بولے ان رسولوں نے
ساتھ انکے بیچ وعدہ کی کہ خبر دی تھی انکو ساتھ نصرت دینی حقتعالی کی اسطرح کہ کوئی نصرت قریب الحال انکی ہوگی
اور اگر بطریق تخفیف اور بصیغہ مجہول موافق قرات عاصم کے پڑھی جاوے ممکن ہے تفسیر آیہ کی اس نحو سے کہ منافات
عصمت سے نہ رکھتا ہو چنانچہ ظن بمعنی یقین ہے اور ضمائر راجع طرف رسل کی ہوں حاصل یہ ہے
کہ یقین رسولوں نے اس بات کا اپنے دل میں کیا کہ بالتحقیق ہم بدروغ خبر دئے گئے تھے کہ وعدہ نصرت
ساتھ انکے کیا تھا اور جبکہ ایمان نہ لانے کی یہ ہوئی کہ ان پر کوئی عذاب نازل نہ ہوا اور انبیا کو نصرت حاصل نہ ہوئی

آیاتها ٤٣ كلماتها ٨٥٥ سورة الرعد مكية حروفها ٣٥٠٦ ركوعها ٦

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ

یعنی خدا دانا ہون کہ دیکھتا ہون ان آیتون کو قرآن کو اور وہ چیز کہ نازل کی گئی ہی طرف تیری رب تیرے سی حق ہی

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ

اور لیکن اکثر لوگ نہین ایمان لاتی ہین　خدا ایسا ہی کہ بلند کیا آسمانون کو بن

عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ

ستون کی کہ دیکھتی ہو تم اوسکو بعد اوسکی ارادہ کیا اوپر خلق عرش کی سیدھا ہوا عرش بچا اور مسخر کیا آفتاب اور ماہتاب کو ہر ایک چلتی ہی

لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ

واسطی وقت معین کی تدبیر کرتا ہی امر اپنی کو بیان کرتا ہی آیتہای و انکو شاید کہ تم ملاقات کرنی رب اپنی کی

تُوْقِنُوْنَ ○ وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَ

یقین لانی والی ہو　اور وہ خدا ایسا ہی کہ بچھایا زمین کو　اور پیدا کیا بیچ اوسکی کوہای محکم کو اور

اَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي

نہرون کو اور سب میوون سے پیدا کیا بیچ اوسکی دو دو قسم　چھپاتا ہے

الَّيْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○

رات کو ساتھ دن کی درستیکہ بیچ اوسکی ہر آینہ نشانیان ہین واسطی قوم کی کہ فکر کرتی ہین ۰

وما ابرئ

وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُتَجَاوِرَاتٌ وَجَنَّاتٌ مِنْ أَعْنَابٍ وَزَرْعٌ

اور بیچ زمین کی قطعہائی مین ہین کہ پیوستہ ہین اور باغات ہین انگور سے اور کھیتیان ہین

وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقَىٰ بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَنُفَضِّلُ

اور درختہای خرما چند شاخ آمیختہ ہین ایک جڑ سی اور غیر آمیختہ سینچی جاتی ہین ساتہہ پانی واحد کی اور فضیلت دیتی ہین ہم

بَعْضَهَا عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ

بعضی اونکی کو اوپر بعضون کی بیچ کھانی کی بدرستیکہ بیچ اسکی ہر آئینہ نشانیان ہین واسطی قوم عقل مندون کے

وَإِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا أَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ

اور اگر تعجب کرتا ہی ای محمد تو پس اور تعجب ہے کہنا اونکی کہ آیا جسوقت کہ ہونگی ہم خاک آیا ہم البتہ بیچ پیدائش نئی ہونگی

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ

یہہ وہ لوگ ہین کہ نہ ایمان لائی ساتہہ رب اپنی کی | اور واسطی ان گروہ کی طوق ہین بیچ گردنہای اونکی

وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ

اور یہہ ملازمان آتش ہین کہ وہ بیچ اوسکی ہمیشہ رہین گے اور طلب جلد کرتی ہین تجہہ سی ای محمد

بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلَاتُ وَإِنَّ رَبَّكَ

ساتہہ عذاب کی قبل از عاقبت کے اور حال آنکہ گذری قبل اونکی مثل ان عقوبتونکی اور بدرستیکہ پروردگار تیرا

لَذُو مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلَىٰ ظُلْمِهِمْ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ

ہر آئینہ صاحب مغفرت ہے واسطی لوگونکی اوپر ظلم اونکی کے اور بدرستیکہ پروردگار تیرا ہر آئینہ سخت عذاب کرنیوالا ہے

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ إِنَّمَا

اور کہا اون لوگون نی کہ کافر ہوی کیون نہ نازل کی گئی اوپر محمد کی آیہ جانب رب اوسکی سی نہین ہی

إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ○

نہین ہی تو مگر ڈرانیوالا اور واسطے ہر قوم کی ہدایت کرنیوالا ہے

ابی ابن کعب نے جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ سی روایت کی ہی جو شخص کہ پڑہی سورہ رعد کو دی جاوے
بعدہ ہر ابر کی کہ برروی ہوا واقع ہوی ہین اور ہونگی قیامت تک دس حسنہ لکہتا ہی اور قیامت مین
جملہ مومنین سی ہوگا بسبب عہد خدا کی اور جناب ابو عبد اللہ علیہ السلام سی مروی ہی جو شخص کہ سورہ
رعد کو کثرت سے پڑہی کبہی بصدمہ صاعقہ گرفتار نہوگا اور ہوگا جملہ مومنین سی اور داخل کیا جاویگا جنت مین
بدون حساب اور شفاعت کریگا اہلبیت اپنی کی اور برادران دینی کی قولہ الٓمٓرٰ جناب صادق علیہ السلام
سی مروی ہی کہ معنی الٓمٓرٰ کی انا اللہ اعلم واری کی ہین اور بیچ الف اور لام اشارہ ساتہہ اسکی
ہی اور میم سی یحیی و یمیت اور را سی اشارہ مرازق یعنی ہین جلانیوالا اور مارنیوالا اور روزی دینیوالا
ہون قولہ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسکی معنی مین دو قول مین ایک یہہ ہی کہ تم دیکہتی ہو ان آسمانو کو
بدون ستون کی بنا بر اسکی ترونھا کلام مستانف ہوگا کہ تعلق ماقبل سی نہین رکہتا اور ضمیر اسکی راجع بسما
اور تقدیر اسکی اسطرح سی ہی کی فَأَنْتُمْ تَرَوْنَهَا اور دوسرے یہہ ہی کہ ترونھا صفت عمد کی ہو اور
ضمیر ہی راجع طرف عمد کی ہو حاصل معنی اسکی یہہ ہین کہ خدای تعالی نی بلند کیا آسمان کو بے ستون کے
کہ دیکہو تم اونکو بلکہ حق تعالی نی بلند کیا ہی آسمانکو ساتہہ ان ستونونکی کہ تم انکو نہین دیکہتی ہو اور یہہ
تفسیر مروی حضرت امام رضا علیہ السلام سی ہی اور صاحب مجمع البیان نی قول اول اصح لکہا ہے
ظاہر یہہ حدیث انکو نہین پہونچی ہی یا یہہ کہ اسکو ضعیف سمجہتی ہین اور جوامع الجوامع مین دونو تفسیرونکو
نقل کیا ہی اور احدہما کو دوسرے پر ترجیح نہین دی ہی قولہ رَوَاسِيَ یعنی کاو جبال اسباب تولد
انہار کا ہی لہذا تعلیق جبال اور انہار بفعل واحد کہ جعل ہی کیا تا اشارہ اس معنی پر ہو بکلامی

بعض التفاسیر قوله زوجین اثنین یغشی اللیل النهار المراد مثل سیاه اور سفید اور
ترش اور شیرین اور بری اور بستانی اور من کل الثمرات متعلق جعل کا ہے
اور تقدیر کلام اسطرح سے ہی جعل فیہا من کل الثمرات زوجین اثنین اور
اثنین بجہت تاکید زوجین کی ہی قوله لکل قوم هاد شاہ عبدالعزیز نے تحت اس آیہ کے
کی لکہا ہی کہ خبر متفق علیہ ابن عباس سے مروی ہی کہ جناب نے صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ مین
منذر ہون اور علی ہادی ہین اور یہہ روایت ثعلبی کی ہی کہ اوسکو حدیثدان اعتبار نہین اور قطع نظر
اس سے مطلقًا اور اصلًا امامت جناب امیر علیہ السلام و نفی امامت غیر ثابت نہین ہوتی اس خبر سے
اسواسطی کہ ہادی ہونا کسی کا مستلزم امامت اوسکی کا نہین ہوتا اور نفی امامت غیر نہین کرتا اور
اگر فقط ہدایت کرنا دلالت امامت پر رکہتا ہو امامت مصطلحہ اہل سنت کہ معنی پیشوائی دین
کی ہی ہو گی اور یہہ غیر محل نزاع ہی انتہی کلامہ جواب اسکا اولا یہہ ہی کہ فقط ثعلبی اس روایت مین متفرد
نہین ہی کہ تا حرج اوسکی سے ادعای شاہ صاحب ثابت ہو بلکہ شواہد التنزیل مین ابی بردہ اسلمی سے مروی
ہی کہ ایکروز رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے آب وضو طلب کیا اور ہرگاہ کہ وضو سے فارغ ہوئے ہاتھ علی کا
لیکر اپنے سینہ پر رکہا اور فرمایا کہ انما انا منذر بعد اسکی سینہ علی پر رکہکر فرمایا ولکل قوم ہاد
بعد جناب نے فرمایا کہ گواہی دیتا ہون کہ تو ایسا ہی ہی اور حافظ ابونعیم اصفہانی کہ مشاہیر
محدثان اہل سنت سے ہی کتاب ما نزل من القرآن فی علی مین بچند سند ابن عباس سے راوی
ہی کہ ہرگاہ یہہ آیہ نازل ہوئی دست مبارک اپنا دوش امیرالمومنین علیہ السلام پر رکہا اور فرمایا
کہ ای علی تو ہادی ہی اور ساتھہ تیرے ہدایت پاوینگی ہدایت پانیوالی بعد میری پس شاہصاحب نے
کہ روایت ثعلبی کو مقبول نکیا حافظ ابونعیم وغیرہ نے کہ اس آیہ کو علی کی شان مین نقل کیا ہی سوای

سوای قبول کرنی کی کیا چارہ ہی اور ثانیاً یہہ ہی کہ مقبول ہونا تعلیقات کا جو ضمن دا اقوال شاہ صاحب کے ہے درمیان آیہ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللہ کی کَنَسْجِ العنکبوت درست کے کی تہی محولی مہی ہاں کی احتیاج تکرار نہین ہی منشا فَقَدْ یَجْمَع اِلَیْہِ اور قول انہکا ہادی ہونا کسی کا مستلزم امامت نہین ہوتا ہی مسلم لیکن اوس مقام مین کہ جہان حضرت نہو اور مَا نَحْنُ فِیْہِ مین اِنَّمَا حصر کا موجود ہی چنانچہ مطول مین اِنَّمَا کو اقسام حصر مین محسوب کیا ہے بس صورتین سوای امامت کے اور معنی مراد نہین ہوسکتی ہین خصوصاً نظر روایت حافظ ابونعیم کہ لکہا ہی کہ بسبب ہدایت ابنیاء دین کی ہدایت پانی والی بعد میری سواسطی کہ قید بعدیت ہی معلوم ہوتا ہے کہ مراد ہدایت سی امامت ہے اور بنا کہنی شاہ صاحب کے لازم آتا ہی کہ منذر ہونا ہی کسی کا مستلزم نبوت نہو بس جو جواب کہ اہل سنت اسکا دین گی بس وہی جواب ہمارا ہی اور بقیہ اقوال شاہ صاحب علاحدہ ایک رسالہ مین مذکور ہوی ہین بنا بر طول کی اس مقام مین ذکر نہوی مین احادیث اس کی مذکور ہوتی ہین چنانچہ علی بن ابراہیم نے حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ المنذر رسول اللہ ص والہادی امیر المومنین علیہ السلام بعدہ الائمہ صلوات اللہ علیہم اجمعین اور یہہ ہی قول حق تعالی کا ہی وَلِکُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ای کل زمان ہادی اور بعد اسکی علی بن ابراہیم نی کہا ہی کہ یہہ آیہ کریمہ رد کرتی ہی قول اوس جماعت کو کہ کہتی ہین کہ ہر عصر مین وجود امام مفترض الطاعت لازم نہین ہوتا ہی اور ہر چند اہل خلاف بسبب تخلف کی سفینہ اہل بیت سے اس معنی کو کب مسلم رکہین کی لیکن بانضمام اس حدیث کہ متفق علیہ فریقین ہی مَنْ لَمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِہٖ مَاتَ مِیْتَۃً جَاہِلِیَّۃً برغم الف مخالفین ہو کی اور قطع نظر اس سی کل قوم سی معلوم ہوتا ہے کہ تا قیام قیامت ہر قوم کی واسطی ہادی چاہیی اور اگر اہل خلاف کل قوم سی وہ مراد لیین کہ جو زمان نزول آیہ مین تہی

جواب مین کہین کی ہم کہ روایت حافظ ابو نعیم کی کہ جسمین قید بعدیت کی ہی ناقص اسکی ہوتی
ہی کما لا یخفی علی المنذرین اور بعد اسکی کی علی ابن ابراہیم نی لکھا ہی کہ یہہ حدیث دلالت
رکھتی ہی اس بات پر کہ زمین جب اکسی ہنگام مین حجت خدا سی خالی نہین ہی جسطرح کی جناب امیر صلوات اللہ
علیہ و آلہ نی فرمایا ہی کہ زمین خالی حجت اللہ سی نہین ہی ظاہر اور مشہور یا پوشیدہ اور مستور اوریہہ
علی ابن ابراہیم نی کہا ہی کہ لفظ ہدی کی کتاب خدا مین مجید بمعنی مستعمل ہوی ہی اور جملہ ان معانی کی ائمہ
علیہم السلام مین چنانچہ حق تعالی نی فرمایا ہی وَلِکُلِّ قَوْمٍ ہَادٍ یعنی واسطی ہر قوم کی ہر وقت مین امام ہو
کہ ظاہر کرنی والا حق کا ہو اور تفسیر عیاشی مین حضرت امام محمد باقر سی مروی ہے
کہ اونحضرت نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ منذرین ہین او علی علیہ السلام
ہادی ہین واسطی اوس قرن کی کہ جس مین وہ ہین اور اس بات مین احادیث بہت
وارد ہوی ہین اگر تمامہ مذکور ہون طول ہوجاتا ہی لہذا بطریق انموذج کی ذکر کیا گیا

اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَ

خدا جانتا ہی اوس چیز کو کہ اوٹھاتی ہی ہر عورت اور جس کو کہ نقصان کرتی ہین رحم اور جس کو کہ زیادہ کرتی ہین

کُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِمِقْدَارٍ ۝ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ

تمام چیزین نزدیک اوسکی ایک قدر سی ہی جاننی والا غیب کا ہی اور ظاہر کا بزرگ ہے بلند ہی رفعت اوسکی

سَوَاءٌ مِّنْکُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَہَرَ بِہٖ وَمَنْ ہُوَ مُسْتَخْفٍ

برابر ہی علم تمسی وہ شخص چھپاوی گفتگو کو اور جو شخص کہ ظاہر کری اوسکو اور جو شخص کہ چھپانیوالا ہو

بِالَّیْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّہَارِ ۝ لَہٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَ

بیچ رات کے اور ظاہر ہونی والی ہو بیچ دن کی واسطی اوسکی فرشتے کہ پیچھی آنی والی ہین آگی اوسکی سی اور

وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى

اور پیچھی سی نگاہ میں رکھتی ہیں اوسکو بسبب فرمان خدا کی بدرستیکہ خدا نہیں تغیر دیتا ہی اوس چیز کو ساتھہ ایک گروہ کی تو انکہ

يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا

تغیر دیں وہ اوس چیز کو کہ بیچ نفسوں اونکی کی ہی اور جسوقت چاہتا ہے خدا ساتھہ ایک گروہ کی ورعذاب اور بلا کو پس نہیں ہے پھیرنیوالا واسطی اوسکی اور نہیں

لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۞ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا

واسطی اونکی سوای خدا کی کوئی متولی کار وہ خدا ایسا ہے کہ دیکھلاتا ہی تمکو برق واسطی خوف اور طمع کے

وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۞ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ

اور پیدا کرتا ہی بادل بھر کے ہوئے پانی سی اور تسبیح کرتا ہی رعد ساتھہ شکر اوسکی کی اور فرشتہ مان

خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ

خوف اوسکی سی اور بھیجتا ہی صاعقہ کو پس پہچاتا ہی اوسکو جس شخص پر کہ چاہتا ہی اور وہ

يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ۞ لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ

جدال کرتی ہیں بیچ حق خدا کی اور وہ نہایت قوی ہی عذاب کرنی میں واسطی اوسکی ہی بلانا طرف حق کی اور وہ کو

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ

بلاتی ہیں ورای اوس خدا سی نہیں جواب دیتی وہ واسطی اونکی کسی چیز سی مگر مانند پھیلانیوالی دونو کف اپنی

اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ

طرف پانی کی کہ دور ہو تاکہ پہونچی منہہ اوسکی میں اور نہیں وہ پانی پہونچنی والا اوسکو اور نہیں ہی بلانا کافروں کا

اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۞ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا

مگر بیچ گمراہی کی اور واسطی خدا کی سجدہ کرتی ہی جو چیز کہ بیچ آسمانوں اور زمین کی ہے آرزو اور طاعت

وَكَرْهًا وَّظِلٰلُهُم بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ

اور کراہت کے اور سجدہ کرتی ہین سایہ باتبعیت اونکی ساتھہ صبح کی اور مابین عصر اور مغرب کے

قولہ اللّٰہ یعلم ما تحمل کلمہ ما الکشیح ماتحمل کی بہی مصدری ہی بنا براسکی معنی اس آیہ کی یہہ ہین کہ
خدا جانتا ہی حمل کل زنان کو اور ممکن ہی کہ ما بمعنی الذی کی ہو اس معنی کہ خدا جانتا ہے اوس چیز کو
کہ حاملہ ہوتی ہی اوس سی عورت کو اور اناث سی قولہ وما تغیض الارحام الخ ممکن ہی کہ
آیہ مین بہی ما مصدریہ ہو بایمعنی کہ اللہ یعلم غیض الارحام ازدیاد بایعنی خدا تعالی جانتا ہی کم اور زیادہ
ہونی ارحام کو یعنی کمی اور زیادتی اوس چیز کو کہ جو رحم مین ہی اور ممکن ہی بمعنی الذی کی ہو بایمعنی کہ
خدا تعالی جانتا ہی اوس چیز کو کہ کم کرتی ہین رحم نو مہینی سی اور زیادتی کرتی ہین نو مہینی سی اور تفسیر مروی
ائمہ صادقین علیہم السلام سی اور بعد سکی فرمایا حضرت نے بس کاہ کہ دیکھی عورت خون حیض کو ایام حمل مین
بس زیادہ ہو جاتی ہین ایام حمل کی بعد داوس ایام کی کہ جسمین خون حیض دیکھا ہی و محمد ابن مسلم سی مروی
ہی کہ کہا اونسی کہ سوال کیا مینی ابو عبد اللہ علیہ السلام سی قول حق تعالی کا وما تغیض الارحام
سی فرمایا کہ مراد اس سی یہہ ہی کہ خدا تعالی جانتا ہی اس رحم کو کہ جو بار ور نہین ہوتا ہی اور مراد
وما تزداد سی یہہ ہی کہ حق تعالی جانتا ہی اوس رحم کو کہ زیادہ ایکہ فرزند سی جنتی اور بہی اسکو جانتا ہے
کہ بسیار یا دختر ہی قولہ وسارب بالنہار سارب معطوف ہے اوپر مستخف باللیل کی اور محتمل ہی کہ
عطف من پر ہو وی ای سواء منکم سارب بالنہار یعنی مساوی ہین تم سی دیگر
وہ چیز کہ ظاہر ہو دن ہی اور علی ابن ابراہیم نی لکھا ہی کہ مراد مستخف باللیل وہ شخص ہی کہ پوشیدہ ہے
گھر مین اور سارب بالنہار سی وہ شخص ہی کہ جو زمین مین چھپا برا سکی سارب تحت سرب سے بمعنی زیر زمین
کی چنانچہ دستور اللغت مین تصریح اس معنی کی واسطی سرب کے ہوئی ہی قولہ لہ معقبات من

من بین الخ له کی مرجع مین اختلاف واقع هوا هی بعضی کهتی هین که ضمیر اسکی من اسر القول
و من جهر به کی طرف پهرتی هی اور بعضون نی کها هی که طرف اسم الله تعالی کی که وه عالم الغیب والشهادة
هی اور بعضون نی کها هی که طرف نبی صلی الله علیه وآله وسلم کی که انما انت منذر سی استفاده
هوتا هی اور اسطرحسی اختلاف هی من امر الله مین بعضی کهتی هین که تقدیر اسکی من اجل امر الله
تهی یعنی وه حفظ نگاه مین کهتی هین جماعت مذکوره کو واسطی امر کی حق تعالی کی که انکو نگاه مین رکهو اور
بعضون نی کها هی که تقدیر اسکی بامر الله هی یعنی من بمعنی با کی هی اور هر گاه ظاهر معقبات سی یهه هی
که در پی آنی والی اوس شخص کی لهذا یهه معنی منافات کهتی هین ساتهه معنی من مین یه کی اور اسطرحسی منافات
هوتی هی که حفظ شدائد نازله سی کسی کو ممکن نهین هی لهذا احادیث اهلبیت علیهم السلام مین وارد هوا هی
که یهه آیه جسطرحسی مشهور هی نازل نهین هوی هی سو اسطی که روایت کی هی که ایک شخص نی اس آیه کو
موافق مشهور کی روبرو حضرت صادق علیه السلام کے قراءت کیا حضرت نے فرمایا کیف
یحفظ الشیء من امر الله وکیف یکون المعقب من بین یدیه یعنی کیونکر هو سکتا هی
که نگاه مین رکهی جای کوئی چیز حکم خدا سی اور کیونکر هو سکتا هی معقب هوے آگی سی پس کها اوسنی که ای ابن رسول الله
صلی الله علیه وآله کسطرحسی هی یهه آیه فرمایا حضرت نے که اسطرحسی نازل هوی هی یهه آیه له
معقبات من خلفه ورقیب من بین یدیه یحفظونه بامر الله یعنی واسطی
اوس شخص کی آنی والی پس سر اوسکی سی اور ایک موکل هی آگی اوسکی سی که نگاه مین رکهتی هین اوسکو
حوادث اور شداید سی ساتهه حکم حق تعالی کی اور تفسیر عیاشی مین حضرت صادق علیه السلام سی روایت هی
هی و آنحضرت نے شریک عجل کو منع کیا تلاوت کرنی اس آیه سی موافق مشهور کی اور فرمایا کیسے
کیونکر هو سکتا هی که معقبات من خلفه هو اور حق تعالی نی اسکو نازل کیا هی اسطرحسی که له رقیب

مِن بَینِ یَدَیہِ وَمُعَقِّبَاتٌ مِّن خَلفِہِ یَحفَظُونَہُ بِاَمرِ اللّٰہِ اور یہہ عکس حدیث سابق
ہی اور تفسیر علی ابراہیم سی معلوم ہوتا ہی کہ مطابق روایت ابی الجارود کی کہ ابی جعفر علیہ السلام
سی کہ یہہ آیہ موافق مشہور کی ہی لیکن معنی اوسکی یہی ہین حضرت نی فرمایا کہ نگاہ مین رکہتی ہین اوسکو
بسبب حکم خدا کی اس امر سی کہ وہ گر پڑی کنوئین مین یا یہہ کہ گری اوسپر کوئی دیوار یا یہہ کہ پہونچی اوسکو
کوئی بلا اوسوقت تک کہ پہونچا شدائد اور بلا کا کہ بقضا و قدر الہی مقدر ہوا ہی برابر ہو
محافظ باز رہتی ہین اور وہ حفظہ چار فرشتی ہین دو فرشتی شب کو محافظت کرتی ہین اور
دو دنکو اور پیوستہ عقب اوس شخص مین رہتی ہین اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ اس آیہ مین ایک
موضع مین کہ وہ من امر اللہ ہی تغیر اور تحریف واقع ہوئی ہی قولہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ
مَا بِقَومٍ تفسیر عیاشی مین حضرت صادق سی مروی ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ پدر بزرگوار
میری فرماتی تہی بدرستیکہ حق سبحانہ تعالی نی بحکم حتمی فرمایا ہی کہ جو نعمت کہ ہمنی اپنی بندیکو
دی ہی سلب اوس نعمت کا اوس شخص سے نہین کرتا مین تا اینکہ وہ بندہ کسی معاصی مین مشغول ہو کہ بوسیلہ اوسکی
لائق سلب نعمت کا ہوا اور بعد اسکی حضرت نی فرمایا کہ یہی معنی قول حق تعالی کی کہ اِنَّ اللّٰہَ
لَا یُغَیِّرُ بِقَومٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوا مَا بِاَنفُسِہِم اور قرب الاسناد مین حضرت امام رضا علیہ السلام سی
مروی ہی کہ قدریہ ساتہہ اس آیہ کی استدلال کرتی ہین کہ تفویض افعال انکی مین مستقل ہین حال انکہ
اسطرح نہین ہی اسواسطی کہ حق تعالی بعد اس آیہ کی فرماتا ہی وَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِقَومٍ سُوءًا
مترجم کہتا ہی کہ بعضی خبر سی معلوم ہوتا ہی کہ نہین تغیر دیتا ہی حق تعالی کسی حال پر کو یہانتک
کہ تغیر دیوی وہ قوم اوس چیز کو کہ جو بیچ نفسہا اونکی ہی چنانچہ تفسیر خلاصۃ المنہج مین ایک خبر
وارد ہوئی ہی کہ وہ دلالت اسپر کرتی ہی اور وہ خبر یہہ ہی کہ جسوقت تحریم خمر ہوئی

ہوکر ہوئی جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ ایک کوچہ میں کوچہای مدینہ سے جاتی تھی ایک جوان انصار کو
دیکھا کہ آتا ہی سر پر ایک قرابہ شراب کا لئی ہوئی ہر گاہ کہ جناب نے صلی اللہ علیہ وآلہ کو اون نی دیکھا
متغیر ہوا اور ڈرا اور دل میں اون نی نیت صادق خالص کی کہ اگر پردہ پوشی میری کری تو اس بار دیگر
معصیت کو عمل میں نہ لاؤنگا ہراسان اور لرزان آتا تھا تا اینکہ وہ متصل ہونچا اور سلام کیا جناب
نبی نی پوچھا تیری سر پر کیا ہی اوس نی رعب خوف کہا کہ سرکہ ہی جناب نے نی فرمایا کہ لا تا ملاحظہ
کروں میں باخوف تمام اور دست لرزان قرابہ کو سری وتارا اور تہوڑا سا دست مبارک میں دیا
اور حضرت نے اوسی چکہا کہ وہ سرکہ پاکیزہ تہا وہ شخص متعجب کیا اور عرض کی وسنی کہ یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ قسم ہی وس خدا کی کہ تجھی سچ بخلق بہیجا ہی کہ میں شراب قرابہ میں بہی تہی جناب نے
نی فرمایا کہ درست ہی لیکن جسوقت کہ تو نی مجھی دیکھا دلمیں تو نی توبہ نصوح کیا اور اپنی خدا سے عہد کیا
کہ اگر مجھی تو رسوا نکری تو ایسی خطا نکرونگا حق تعالی نی بصدق نیت تیری شراب کو سرکہ کیا اوسکی بعد
حضرت نے اس آیہ کو تلاوت فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ الخ قولہ وَيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ
الآیہ ثقال جمع ثقیلہ کی ہی اور وجہ صفت اوسکی ثقال کی سحاب سے یہہ ہی کہ سحاب اسم جنس ہے
بمعنی جمع کی قولہ خَوْفًا وَّطَمَعًا یعنی واسطی ڈرانے ایک جماعت کے نزول صاعقہ سی کہ برق
کی ساتہہ ہو اور واسطی طمع ایک دہ کی نزول باران سی کہ بسبب اوسکی خلاصی قحط سی پاتی ہیں بنا بر
اسکی خوفا وطمعا مفعول لہ یریکم کا ہی اور فاعل مفعول لہ اور فاعل فعل مفعول لہ ایک ہی کہ وہ
حق سبحانہ تعالی ہی اور اگر خوف اور طمع کو بحال خود رکہہ بحذف مضاف قائل ہوا چاہی تا
تقدیر ارادہ خوف اور طمع یعنی دکہلاتا ہی خدا تمکو برق اسلئی ارادہ کرنی خدا تعالی کی ڈرانے
ایک جماعت کو اور طمع میں ڈالنا جماعت دیگر کا اور عیون اخبار الرضا میں وہی ہی کہ مراد خوف سے

خوف مسافرون کی باران سی اور طمع سی طمع مقیم ہی ول یا بارش سی واسطی نمو زراعت اور اشجار کی قولہ
وَیُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ مراد تسبیح اور حمد سی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ہی اور علی بن ابراہیم
نی لکہا ہی کہ رعد ایک فرشتہ ہے کہ ابر کو لیجاتا ہی اور روایت ابن عباس سی معلوم ہوتا ہی کہ بعد
رعد تازیانہ ہای آتش ہین کہ بسبب اوسکی لیجاتا ہی ابر کو بنابر فرشتہ ہونی رعد کی معنی تسبیح الرعد
کی بی تکلف ہوتی ہین اور در صورتیکہ معنی رعد سی آواز فرشتہ ہو تکلف ور تاویل لازم آتی ہی
تاویل اسکی یہہ ہی یُسَبِّحُ سَامِعُوا الرَّعْدِ یعنی تسبیح کرتی ہین سننی والی رعد کی درحالیکہ ملتبس
بحمد ہین اور ایک روایت مین آیا ہی جسوقت کہ پیغمبر خدا آواز رعد سنتی تہی تو فرماتی تہی سُبْحَانَ
اللّٰہِ مَنْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ قولہ وَیُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ احادیث اہل بیت علیہم السلام
مین بکثرت وارد ہی جو شخص کہ ذاکر ہو صاعقہ اوسکو نہین پہونچتا ہی برید عجلی کہتا ہی کہ بعد اس
حدیث کے حضرت صادق علیہ السلام سی سوال کیا مینی کہ ذاکر کون ہی فرمایا کہ جو شخص سو آیہ
قرآن تلاوت کری اور دوسری حدیث مین وارد ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا
جو کوئی کہ نوافل مین سورہ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ تلاوت کری نہین پہونچتا اوسکو زلزلہ اور صاعقہ
اور نہین مرتا ہی بسبب کسی آفت کے آفات دنیوی سی قولہ شَدِیْدُ الْمِحَالِ مروی ہی کہ جناب
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نی ایک جماعت کو نزدیک ایک شخص کی کہ معاندان مشرکان عرب سے تہا
بہیجا تا با سلام اوسکو دعوت کرین سرکاہ کہ اوسکو دعوت کیا کہا اوسنی کہو تم کہ خدای محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وآلہ کس جنس سی ہی مروارید ہی یا یاقوت سی یا طلائی سرخ سی کہا اونہون نی کہ خدا کی مثل
و بی مانند ہی کسی کو سزاوار نہین ہی کہ اللہ کو تشبیہ کسی چیز سی کری پس وہ جماعت نزدیک رسول کی
آئی اور آگاہ کیا گفتار اوسکی سی جناب نبی صلعم نی فرمایا کہ بار دیگر اوسکو دعوت کرو اس مرتبہ بہی

بھی اوسنے کہا تا وقتیکہ خدای محمد کو ہم انکھہ سی نہ دیکھین کی قبول دعوت نکرین کی اس کفتار کو بھی سو تقف عرض مین بہونچایا حضرت نے فرمایا کہ بار سوم پھر اوسی دعوت کرو تا حجت الٰہی اوسپر تمام ہو
اس مرتبہ بھی اوسنے گفتگو کی فی الحال سحاب قہر الٰہی سی صاعقہ ظاہر ہوا اور اوسکو جلایا اور یہہ آیہ نازل ہوئی اور معنی محال کی مجمع البحرین شدید العقوبۃ اور نکال کی لکھی ہین اور بیضاوی مین لکھا ہی محال مشتق مماحلہ سی ہی یعنی مکائدہ اعدا کی عربین بولتی ہین محل بفلان جسوقت متعرض ہلاک اور کید مین اوسکو لاوی قولہ لہ دعوۃ الحق مراد دعوت حق سی دعوت مجابہ ہی یہ معنی کہ جسوقت اوسکو دعا کرین اجابت کرتا ہی اگر مصلحت جانتا ہی اور موید اسکی یہ مابعد ہی والذین من دونہ اہ یا مراد دعاء حق سی وہ دعا ہی سزاوار ہی کہ اوسطرحسی عبادت کیا جای اور بعضون نے کہا ہی کہ حق سی مراد حق تعالیٰ ہی اور حد دعا کہ طرف اوسکی ہی وہ دعای الحق ہی قولہ والذین یدعون اہ ممکن ہی کہ مراد الذین سی اصنام ہون تقدیر الاصنام الذین یدعوھم المشرکون لہم یعنی ایسی اصنام کہ بلاتی ہین اونکو مشرک اصح پس حذف کیا گیا راجع کہ وہ ضمیر ہم کی ہی اور ربا تقدیر اسکے اسطرحسی ہی المشرکون الذین یدعون الاصنام پس حذف کیا گیا مفعول یعنی اصنام واسطی دلالت کرنی من دونہ کی اوپر اسی مفعول کی قولہ اصال جمع اصیل کی ہے اور وہ مابین عصر اور مغرب ہے اور تخصیص ان دونو وقتونسی اس جہت سے ہی کہ ظلال انہیں دونو وقتونمین بزرگ ہوتا ہی علی بن ابراہیم نی امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ اہل سموات وہ لوگ کہ جو بغیب سجدہ کرتے ہین ملائکہ ہین اور وہ لوگ کہ جو زمین پر ہین برغبت سجدہ کرتی ہین وہ ہین کہ جو اسلام مین آئین اور کامل ہین اور وہ لوگ کہ سجدہ بکراہت کرتی ہین وہ جماعت ہین کہ بجبر انکو باحاطہ اسلام کے لاہون اور وہ لوگ کہ سجدہ نہین کرتی ہین مانند کفار

اور مشرکین کی ہین کہ سایہ انکی خدای تعالی کو سجدہ کرتی ہین صبح کو اور عشا کو اور مجاہد کہتا
ہی کہ مراد اس عبارت سے یہہ ہو کہ کافر کہ بدل سجدہ حق تعالی کو نہین کرتی ہین ظلال انکی
سجدہ کرتی ہین اور مراد ظلال سی ابدان انکی ہین کہ وقت نزول مصائب اور حوادث
کی سجدہ خدای تعالی کرتی ہین اور راہ کہ ابدان تابع ارواح ہین جس طرح سی ظل
تابع ذی ظل ہی ممکن ہی کہ ظل سی مراد ابدان ہون اور ابن انباری نی لکہا ہی دور
نہین کہ حق تعالی ظلال کو اسقدر عقل و ادراک عطا کری سجدہ رب اپنے کا کری اور
محتمل ہی کہ مراد سجود سی انقیاد ہو مجازًا یا بہ معنی اگرچہ کفار فرمان بردار اوامر الٰہی
نہین ہین لیکن ظلال انکی منقاد امر الٰہی ہین کہ طول اور قصر انکا اطاعت حسب مصالح کرتی ہین

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۭ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ

کہہ تو اے محمد کون ہی پیدا کرنیوالا آسمانون اور زمین کا کہہ ای محمد خدای حق پیدا کرنیوالا ہی کہہ تو اے محمد آیا پس لیتی ہو تم

مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ

ورای خدا سے دوستان کہ نہین مالک ہین واسطی نفسون اپنی کی نفع اور نہ ضرر کے

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ڏ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي

کہہ تو اے محمد کہ آیا برابر ہوسکتی ہین اندھے اور بینا آیا برابر ہوسکتے ہے

الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ڬ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ

تاریکی اور روشنی بلکہ نہین کردانا انہون نی واسطی خدا کی شریکان کہ پیدا کیا انہون نی مثل خلق اوس خدا کی مشتابہ ہو

الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۭ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝

خلق اوپر اونکے کہہ تو اے محمد کہ خدا خالق تمام شی کا ہی کہ وہ یکانہ غالب ہے

أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ

نازل کرتا ہی آسمانسی پانیکو پس رواں ہوی بھرین ساتہہ اندازہ اپنی کی پس اوٹہایا

السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ۚ وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ

سیل نے کف بلند کو اور پیدا ہوتا ہی اوس چیز سی کہ جلاتی ہین لوگ اوسکو بیچ آتش کی واسطے

حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهُ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْحَقَّ

زیور کی یا واسطی اور آلات ظروف حرب وغیرہ کی کف مانند کف آب کی اسی طرحسی بیان کرتا ہی خدا حق کو

وَالْبَاطِلَ ۚ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً ۖ وَأَمَّا مَا يَنفَعُ

اور باطل کو پس لیکن کف پس جاتا رہتا ہی درحالیکہ جدا ہوی اور لیکن وہ چیز کہ نفع دیتی ہے

النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ

لوگون کو پس رہ جاتا ہی بیچ زمین کے اسیطرحسی بیان کرتا ہی خدا

الْأَمْثَالَ ۝ لِلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَالَّذِينَ لَمْ

مثل کو واسطی اون لوگونکی کہ قبول کیا اونہون نے مخصوص حکم رب اپنی کا ثواب نیک ہی اور وہ لوگ کہ نہین

يَسْتَجِيبُوا لَهُ لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ

قبول کیا اونہون نی مخصوص حکم اوسکا اگر ہو بدرستیکہ ہو واسطی اونکی وہ چیز کہ بیچ زمین کی ہی سب اور مانند اوسکی ساتہہ اوسکی ہو

لَافْتَدَوْا بِهِ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْحِسَابِ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝

ہر آئنہ فدیہ دیں واسطی اوسکی اونکی واسطی ہی بدی حساب کی اور جای بازگشت اونکی جہنم ہی بد جگہہ ہی جہنم

نصف ع

قولہ اَمْ جَعَلُوا لِلّٰہِ اہ کلمہ ام منقطعہ ہی بمعنی بل جعلوا اور ہمزہ انکاریہ ہی یعنی ملکہ نہین

کردانا ان مشرکون نی واسطی خدا تعالی کی شرکا کہ یہہ صفت رکہتی ہون قولہ قُلِ اللّٰہُ خَالِقُ

مخفی نرہی کہ مجبرہ خذلہم اللہ عموم اس آیہ سی استدلال کرتی ہین کہ افعال عباد مخلوق خدای تعالی ہین جواب
اسکا یہی کہ ہر گاہ یہہ آیہ بعمومہ باقی رہجاوی کہ وہ عبادت کہ مشرکین اصنام کی کرتی ہین یہی مخلوق خدا
ہووین یہہ آیہ حجت مشرکین ہووی کی حق تعالی پر اسواسطی کہ اس ہنگام مین ممکن ہے اونکو کہ کہین یا رب خدایا تو نی عباد
اصنام ہم مین خلق کی پس کسوجہ سی توبیخ اور سرزنش ہمکو کرتا ہی بنابر اسکی فائدہ اس آیہ کا کہ توبیخ مشرکین
ہی باطل ہی پس مراد کل شی سی مخصوص آسمان و زمین حیوانات و نباتات اور جمادات اور اصناف خلق جواہر
اور اعراض سی ہوگا سواے حرکات اور افعال عباد کی اور معتزلہ نی اس آیہ کریمہ سی استدلال عینیہ صفات
الہی پر کرتی ہین اسطرحسی کہ اگر صفات خدای تعالی زائد بر ذات ہون محتاج خالق اور موجد اپنے
کی ہونگی اور خالق اونکا سوای حق تعالی کی اور کوئی نہین ہوسکتا ہی بسبب عموم اس آیہ کی اسواسطی کہ
صفات خدا بھی داخل شی مین ہی اور اگر خدا یتعالی خالق اونکا ہو تسلسل لازم آتا ہی اسواسطی کہ بدون
وجود اور حیات اور علم اور قدرت اور ارادہ کی ایجاد کسی چیز کا احاطہ امکان سی باہر ہی تتمہ
مذہب امامیہ کا یہی ہی کہ صفات الہیہ عین ذات ہین اور ممکن ہی کہ مراد عموم خالق کل شی یہہ ہو کہ
خالق کل شی کا ہی بواسطہ یا بیواسطہ پس صورتمین اعتراض خلق افعال بندگان کی اور ملزم ہونا حق تعالی کا
لازم نہ آویگا قولہ اَوْدِيَةٌ آہ اودیہ جمع وادی ہی اور وادی اصل لغت مین جای پست کو
کہتی ہین کہ جسمین کثرت سے پانی بہے اس آیہ مین مضاف محذوف ہی ای فسالت میاہ الاودیہ
ای جاری ہوی پانی نہرونکی بمقدار اپنی کمی اور زیادتی مین اوس قدر کہ حق جانتا ہی کہ نافع ہی
قولہ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ آہ یعنی طلا اور نقرہ اور مس اور فولاد سے کہ آگ ویسے جلاتی ہین
بواسطہ بنانے زیور و آلات حرب وغیرہ کی ایک کف اور ایک میل مانند کف آب کی پیدا ہوتا ہی بنابر
اسکی کلمہ من کہ مما یوقدون مین ہی واسطی ابتدای غایت کی اسواسطی کہ اس صورتمین معنی نشا کی ہوتا ہے

ہوتا ہی چنانچہ جمع الجوامع مین تصریح اسکی واقع ہوئی ہی اور ممکن ہی کہ مِن واسطی تبعیض کے
ہو یعنی پارہ اوس چیز سی کہ آگ اوسپر جلاتی ہین بواسطہ زیور یا ظروف یا آلات جنگ وغیرہ کے
ایک کف ہی مانند کف آب کی قولہ الحق والباطل الآیہ یعنی اسطرحسی بیان کرتا ہی حق تعالی مثل
کو واسطی حق اور باطل کی محصل اسکا یہہ ہی کہ حق کو نفع پہنچانی مین اور ثابت رہنی مین تمثیل دی ہی آب
صاف اور طلا اور نقرہ خالص سی کہ لوگ اوس سی منتفع ہوتی ہین اور مدت مدید باقی رہتا ہے
اور باطل اور شہادت لاطائل کو تمثیل دیتا ہی ساتھہ کف آب کی اور مثل فلزات سی کہ لوگ اوس سے
منتفع نہین ہوتی ہین اور نہ مدت کثیر اوسکی واسطی ہی قولہ فیمکث فی الارض ابراہ علی بن
ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نی بیچ بیان اون امثال کی کہ حق تعالی نی بیچ ان آیا کی لکھا ہی یعنی خداتعالی نی حق کو بوسیلہ
جبرئیل بھیجا پس لیا اوس حق کو قلوب مردم نی ساتھہ خواہشون اپنی کی صاحبان یقین نی بقدر
یقین اپنی کی اور صاحبان شک نی بمقدار شک اپنی کی پس دوڑھایا [illegible] بقدر خواہش مردمان نے
بطلان کثیر کو اور زوائد کو کہ وہ زبد ہے مراد آب صافی سی حق ہی اور مراد اودیہ سی قلوب مردم مین کہ
محل رای اور اعتقاد ہی اور مراد سیل سی ہوا اور خواہش ہی کہ لوگونکو جوش اور خروش مین لاتی اور
مراد زبد اور خبث سی غلزات باطل ہی اور متاع حلیہ سی مراد حق ہی پس جس شخص نی کہ دار دنیا مین زبد
اور خبث کو لیا نفع اوس سے نہین پاتا ہی اسی طرح سی صاحب باطل روز قیامت مین نفع پاتا ہی حق
قولہ للذین استجابوا معنی اس آیہ مین دو احتمال مین ایک یہہ ہی کہ للذین متعلق یضرب
الامثال کا ہو اس صورت مین حسنی صفت مفعول مطلق محذوف کی ہی یعنی استجابوا الاستجابۃ الحسنی
یعنی قبول کیا اونہون نی ساتھہ قبول کرنی نیک کی اور دوسرا یہہ ہی کہ للذین استجابوا
کلام مستانف ہو بنابر اسکی ممکن ہی للذین استجابوا مبتدا ہو اور الحسنی کہ بمعنی مثوبۃ حسنہ کے

ہی اوسکی ہو بالعکس اسکی کی جو نعمتیں ثابت ہیں واسطی ان جماعت کے منسوب نیک ہی یا منسوب نیک واسطی اون لوگوں کی ہی قول سوء

الحساب مجمع البیان میں لکہا ہی اور ابن عباس دقت کی فرمایا ہی کہ سوء حساب وہ ہی کہ حسنہ مقبول نہو اور سیئہ مغفور نہو

أفمن يعلم أنما أنزل إليك من ربك الحق كمن هو أعمى إنما

آیا پس وہ شخص کہ جانتا ہے اسبات کو کہ وہ چیز کہ نازل کی گئی طرف تیری محمد پروردگار تیرے سی حق ہی مانند اوس شخص کی ہی کہ وہ نابینا ہو نہیں

يتذكر أولوا الألباب الذين يوفون بعهد الله ولا ينقضون

پند لیتے ہیں مگر صاحبان عقل وہ لوگ کہ وفا کرتی ہیں ساتہہ عہد خدا کی اور نہیں توڑتی وہ

الميثاق والذين يصلون ما أمر الله به أن يوصل ويخشون

پیمان کو اور وہ لوگ کہ وصل کرتی ساتہہ اوس چیز کی کہ حکم کیا خدا نے ساتہہ اوسکی کہ وصل کیے جاوے اور ڈرتے ہیں وہ عذاب

ربهم ويخافون سوء الحساب والذين صبروا ابتغاء وجه

رب اپنی سی اور خوف رکہتی ہیں وہ سختی حساب سے اور وہ لوگ کہ صبر کیا اونہوں نے واسطی طلب رضای

ربهم وأقاموا الصلوة وأنفقوا مما رزقناهم سرا و

رب اپنی کے اور برپا رکہتی ہیں نماز کو اور خرچ کرتی ہیں وہ اوس چیز سی کہ روزی دی ہم نے اونکو پوشیدہ میں اور

علانية ويدرءون بالحسنة السيئة أولئك لهم عقبى

آشکارا اور دفع کیا ساتہہ نیکی کی بدی کو اونکی واسطی ہی انجام نیک

الدار جنات عدن يدخلونها ومن صلح من آبائهم

آخرت کا باغات میں ہمیشہ رہنی کی کہ آوینگی بیچ اوسکی وہ لوگ اور آوینگی وہ شخص کہ شایستہ ہیں آبا اور اونکی

وأزواجهم وذرياتهم والملائكة يدخلون عليهم

اور زنان اونکی سی اور فرزندان اونکی سے اور فرشتی آوینگی نزدیک اونکے

عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ

نزدیک اونکی ہر دروازی سی یہ کہتی ہوئی وہ ملائکہ کہ سلام ہو اوپر تمہارے بسبب اوس چیز کی کہ صبر کیا تمنی مشقت ہای دنیا پر پس کیا ہی نیک

عُقْبَى الدَّارِ ۝ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ

سرانجام آخرت کا اور وہ لوگ کہ توڑتی ہین پیمان خدا کو بعد محکم کرنے اوسکی کے

وَيَقْطَعُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ

اور قطع کرتی ہین اوس چیز کو کہ حکم کیا ہی خدا نی ساتھ اوسکی کہ پیوند کیا جای اور فساد کرتی ہین بیچ زمین کے

اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

اونکی واسطی دوری رحمت سے ہی اور واسطی اونکی بدی آخرت کی ہی خدا کھولتا ہی روزی کو

لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ

واسطی اوس شخص کی کہ چاہتا ہے اور تنگ کرتا ہی اور خوش ہوی وہ ساتھ زندگانی دنیا کی اور نہین ہی زندگانی

الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝ ع

دنیا بیچ آخرت کے مگر فائدہ قلیل

قولہ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ تفسیر علی بن ابراہیم مین لکھا ہی کہ ابوالحسن نی فرمایا کہ یہہ آیہ نازل ہوی ہی حق آل محمد مین باب ولایت امیرالمومنین علیہ السلام اور ائمہ ہدی علیہم السلام کی قولہ يَصِلُوْنَ الخ اصول کافی مین حضرت صادق سی مروی ہی کہ یہہ آیہ صلہ رحم آل محمد اور صلہ رحم کل مومنین مین نازل ہوی ہی اور مجمع البیان مین لکھا ہی کہ ولید بن ابان نی ابی الحسن الرضا سی نقل کی ہی عرض کی مینی یا لازم ہی جل پر کہ مال اپنی مین سوائی کوہ کی کوئی اور چیز دیا کہ آپنی حسبکہ کہ حق تعالی اس آیہ مین فرماتا ہی قولہ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ علی بن ابراہیم نی حضرت صادق

علیہ السلام روایت کی ہی کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نی حضرت علی مرتضی سی فرمایا کہ ای علی
ہرگاہ کہ تہہ کار بد کری بعد اوسکی کار نیک بجالاتا وہ کار نیک محو کری اس کار بد کو لازم ہی العلم علی
اوبریتہ کارہای خوب اسواسطی کہ کار نیک دفع کرتا ہی اقسام بدیکو اور یہہ کہنا حضرت رسالت پناہ کا
واسطی تہنیتی کی اس حیثیت [illegible] تہا کہ اونسی کار بد ہوتا تہا یہہ قول بواسطہ تادیب غیرونکی ہی چنانچہ
مؤید اسکی وہ حدیث ہی کہ علی بن ابراہیم نی حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ ایکروز امیر المومنین
علیہ السلام متوجہ طرف حضرت رسالت پناہ کی ہوی اوس ہنگام مین کہ وہ حضرت دست مبارک اپنا
دوش عباس پر رکہی ہوی تہی ہرگاہ امیر المومنین نزدیک پہونچی حضرت رسالت پناہ نی اونکو آغوش مین
لی لیا اور پیشانی پر بوسہ دیا بعد اسکی عباس نی امیر المومنین علیہ السلام کو سلام کیا اونحضرت نی جواب سلام
اسطرح دیا کہ جس سی تعظیم وتکریم نہ نکلتی تہی عباس غضبناک ہوی اور کہا کہ ای رسول خدا علی
اکبر کو نہین [illegible] کرتی حضرت نی فرمایا کہ ای عباس حق علی مین ایسی گفتگو نکر اسواسطی قبل اسکی جبرئیل سی
ملاقات ہوی جبرئیل نی کہا کہ مجہسی اور اون دنو فرشتونسی ملاقات ہوی کہ معین مرتضی علی
پر ہین اونہون نی کہا جسدن سی کہ علی متولد ہوی ہین اوسوقت تک صحیفہ اعمال اونکی مین عمل بد
نہین لکہا ہی قولہ جَنّٰتُ عَدْنٍ اہ کتاب من لا یحضرہ الفقیہ مین بیچ حدیث بلال کی توصیف
جنت مین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی روی ہی کہ جنت عدن وسط جنات مین ہی کہ حصار اوسکا یاقوت
سرخ سی ہی اور سنگ ریزی اوسکی مروارید ہین اور کتاب خصال مین حضرت صادق علیہ السلام سی روی ہی کہ جنات عدن ایک درخت ہے
کہ بید قدرت حق تعالی نی اوسکو پیدا کیا ہی اور اصول کافی مین حضرت صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ جناب
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا ہی جو شخص کہ چاہتی زندگی مثل زندگانی میری کی اور مری مثل مرنی میری کی اور داخل ہو
جنت عدن مین کہ بویا ہی اوسکا حق تعالی نی بدست قدرت اپنی پس چاہئی کہ قبول ولایت علی ابن ابیطالب کری اور ان دونو حدیثی

سی ثابت ہوتا ہی کہ جنت عدن ایکدرخت ہی بہشت مین بنابر اسکی نام رکھنا ہی بطریق مجاز ہوتا ہی
کہ ہر گاہ محل اوس درخت کا جنت عدن بطریق تسمیہ حال باسم محل ہوگا اور کتاب ثواب الاعمال مین
جناب صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ طوبی ایکدرخت ہی جنت عدن مین کہ بویا ہی اوسکو رب
میری نی بید قدرت خود بنابر اسکی نام حقیقی اوسکا ہی قولہ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ
جناب صادق علیہ السلام سی مروی ہی نَحْنُ صُبَّرٌ وَ شِيعَتُنَا اَصْبَرُ مِنَّا لِاَنَّا
صَبَرْنَا بِعِلْمٍ وَ صَبَرُوا عَلٰى مَا لَا يَعْلَمُونَ یعنی ہم صبر کرنیوالی ہین اور شیعہ ہماری صبر کنندہ تر
ہین ہم سب سی اسواسطی کہ ہم صبر کرتی ہین اوپر علم اور دانش اشیا کی اور شیعہ ہماری صبر کرتی ہین
بدون دانش انکی قولہ وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ الخ تفسیر ابن ابراہیم مین لکھا ہی وَالَّذِينَ
يَنْقُضُونَ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ سی اعدای آل محمد مراد ہین اور میثاق سی وہ میثاق کہ حق
نی اوسکو لیا تھا حق امیرالمومنین علیہ السلام مین بیچ عالم ذر کی کہ مخلوقات بصور ذرات دینی دکھلائی تھی اور پیغمبر نی غدیر خم مین لیا تھا
وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِنْ رَبِّهِ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ
اور کہتی ہین وہ لوگ کہ کافر ہوئی کیون نہین نازل کی جاتی اوپر اوسکی کوئی آیت جناب رب اوسکی سی کہہ تو اے محمد بدرستیکہ خدا
يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۝ اَلَّذِينَ اٰمَنُوا
چھوڑتا ہی جسکو کہ چاہتا ہی اور راہ دکھلاتا ہی طرف اپنی جس شخص نی کہ رجوع کی طرف اوسکی ایسی وہ کہ ایمان لائی
وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ
اور مطمئن ہین قلوب اونکی ساتھ ذکر خدا کی آگاہ ہو کہ ساتھ ذکر خدا کی مطمئن ہوتی ہین
الْقُلُوبُ ۝ اَلَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبٰى
قلوب اون لوگونکی کہ ایمان لائی ہین اور عملہای شائستہ کئی اونہون نی خوشی زندگانی ہی

لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ ۝ كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ

واسطے اونکی اور نیک آخر تک ہے اسیطرح سی بھیجا ہمنی تجکو اے محمدؐ بیچ ایک گروہ کے

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟ عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ

تحقیق گذری آگی اونکی سی امتین دیکر تاکہ پڑہی تو اوپر اونکے اوس چیز کو کہ وحی کی ہمنی

اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

طرف تیری درحالیکہ وہ انکار کرتی ہین ساتہہ خدای رحمن کی کہہ اے محمدؐ وہی پروردگار میرا ہے نہین کوئی خدا مگر وہی

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ۝ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ

اوپر اوسکی توکل کیا ہی مینی اور طرف اوسکی بازگشت ہی میری اور بدرستیکہ ہوتا قرآن حرکت دی جاتی

بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ

سبب اوسکی پہاڑ یا قطع کی جاتی سبب اوسکی زمین یا سخن مین لائی جاتی سبب اوسکی مردی قرآن ہوتا یہی بلکہ واسطے خدا کے

الْاَمْرُ جَمِيْعًا اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ

حکم سب آیا پس نہین ناامید ہوی وہ لوگ کہ ایمان لائی یہہ کہ اگر چاہے

اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

خدا ہرآئنہ ہدایت کرتا سب لوگونکو اور ہمیشہ ہین وہ لوگ کہ کافر ہوے

تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ

پہنچتی ہی اونکو سبب اوس چیز کی کہ کرتی ہین مصیبت سخت یا نازل کرے بلا نزدیک گہرون اونکی کی

حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ وَلَقَدِ

تا آنکہ آوے وعدہ خدا کا موت یا قیامت یا فتح مکہ کی بدرستیکہ خدا نہین خلاف وعدہ کرتا ہی اور ہرآئنہ بدرستیکہ

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ

اور بہر آئنہ ٹھٹھا کیا گیا ساتھ رسولوں کی آگی تجھسی پس مہلت دی میں نی واسطی ان لوگوں کی کہ

كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝ أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ

کافر ہوئی بعد اسکی لیا میں نی انکو عذاب میں پس کیونکر ہوا عذاب میرا آیا پس وہ شخص کہ نگہبان ہو

عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ قُلْ سَمُّوهُمْ

اوپر ہر نفس کی ساتھ اوس چیز کی کہ عمل کرتا ہی برابر اوس شخص سی کہ ایسا نہو اور کر دانا انہوں نی واسطی اللہ کی شریک کہہ نام کہو انکا

أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ أَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ

آیا خبر دیتی ہو تم خدا کو ساتھ اوس چیز کی کہ نہیں جانتا ہی وہ کہ بیچ زمین کی ہی یا ساتھ ظاہری کی گفتگو سے

بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ

بلکہ آراستہ کیا واسطی اون لوگوں کی کہ کافر ہوئی کفر اور مکر اونکا اور باز رکھی گئی ہیں راہ خدا سے

وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝ لَهُمْ عَذَابٌ فِي

اور جس شخص کو کہ ترک کری خدا پس نہیں ہی واسطی اوسکی ہدایت کرنیوالا واسطی اونکی عذاب ہی بیچ

الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَقُّ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللَّهِ

زندگانی دنیا کی اور بہر آئنہ عذاب آخرت سخت تر ہی اور نہیں ہی واسطی اونکی عذاب خدا سے

مِنْ وَاقٍ ۝ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۝ تَجْرِي

کوئی بچانی والا صفت بہشت کی کہ وعدہ دی گئی ہیں پرہیزگاران کہ بہتی ہیں

مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا تِلْكَ عُقْبَى

نیچے درختوں کی نہریں ماکولات وہاں ہمیشہ ہیں اور سایہ اوسکا ہمیشہ ہی یہہ بہشت

الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ

اون لوگونکی کہ پرہیزگاری کرتی ہین اور عاقبت کافرونکی آتش ہے اور اون لوگونکو کہ دی ہمنی اونکو

الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ

کتاب خوش ہوتی ہین ساتہہ اوس چیز کی کہ نازل کی گئی طرف تیری اور لشکرہای کفر سی وہ شخص ہی کہ

يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ

کہ انکار کرتا ہی بعض اوس قرآن کو کہہ تو اے محمد نہین امر کیا گیا مین مگر یہہ کہ عبادت کرون خدای کی اور نہ شرک لاؤن مین ساتہہ اوسکی

اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ۝ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ

طرف اوسکی بلاتا ہون مین اور طرف اوسکی بازگشت ہی میری اور اسیطرحسی نازل کیا ہمنی اوسکو کتاب محکم عربی

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ

اور بہر آئنہ اگر پیروی کری تو آرزوہای سر کون کو بعد اسکی کہ آئی ساتہہ تیری دانائی سی نہوگا واسطی تیری

مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ۝ ع

عذاب خدا سی کوئی یار کرنیوالا اور نہ بچانے والا

قولہ تعالی اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۔ تفسیر علی بن ابراہیم مین لکھا ہی کہ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سی مراد شیعہ ہین اور ذکر اللہ سی امیر المومنین اور ائمہ علیہم السلام ہین بنابر اسکی معنی اس آیت کی یہہ ہین کہ آرام پاتی ہین دلہای شیعیان ساتہہ ولایت امیر المومنین اور ائمہ علیہم السلام مترجم کہتا ہی کہ قبول ولایت ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین موجب قرب الہی اور درگاہ ربانی تہی بنابر اسکی بذکر اللہ تعبیر کیا قولہ تعالی طوبی لہم احادیث صحیحہ سی ثابت ہوتا ہی کہ طوبی درخت بہشت میں ہی کہ اصل اوسکی خانہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ مین ہی کہ کوئی قصر اور

اور کوئی غرفہ نہین ہی کہ شاخ اوسکی وہان نہو اور چشمہ سلسبیل اور کافور نیچی اوس درخت کی
روان ہی اور جمیع میوہ ہا اور شگوفہ ہا اوسمین ہین آور ابو سعید خدری نی روایت کی ہی کہ ایک شخص نی
جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ سی پوچھا کہ طوبی کیا ہی فرمایا کہ نام درخت کا ہے
کہ سایہ اوسکا سو برس کی راہ تک ہی اور جامہای اہل بہشت اوسکی شگوفہ سی نکلتی ہین آور ثعلبی
سی منقول ہی کہ ہر برگ اوسکا سایہ ہر ایک خلائق پر ڈالتا ہی اور ایکفرشتہ اوسپر معین کہ خدا کی
تسبیح کرتا ہی آور وہب بن منبہ سی منقول ہی کہ بہشت مین ایک درخت ہے کہ اوسکو طوبی کہتی ہین کہ اگر
سوار تیز رفتار سو برس سایہ اوسکی مین راہ جائی وس سی باہر نکل نہین سکتا ہی اور زمین اوسکی یاقوت
سی ہی اور گل اوسکی مشک ہی اور جڑ اوسکی بیچ ہی شہد و شیر اور شراب جاری ہین اور موضع اہل بہشت
ہی کہ وہ بیچ مجلس کے بیٹھی ہونگی کہ اونکی پاس آوین کی ساتھ [illegible] ہی ملایکہ اونکی واسطی زین ہونگی اور
الواح اونکی یاقوت سی ہونگی اور مہار اونکی طلا سی اور جہولین اونکی سندس و استبرق سی ہونگی اور اون
ناقون پر سوار ہونگی اور پرواز کرینگی جہان کی تا ہی جا بی قرار پر پہونچین اور بیچ اوس جگہہ کی نعمتہا دیکھین
کہ وہم اور گمان مین ہی اونکی نہو گی آور ثعلبی تفسیر اپنی مین کلینی سی نقل کی ہی کہ ابو صالح نی عبد اللہ بن
عباس رضی اللہ سی نقل کی ہی کہ جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا کہ درخت طوبی خانہ علی بن ابیطالب علیہ السلام
مین ہی کہ سرای ہر مومن مین ایکشاخ اوسکی آئی ہوی ہی انتہی کلام الثعلبی آور حضرات ائمہ معصومین علیہم السلام
سی مروی ہی کہ جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ سی استفسار کیا کہ اول آپنی ارشاد فرمایا کہ اصل میری
گہر مین ہی اور شاخ اوسکی خانہای اہل جنت مین ہین آور ثانی فرمایا آپ نی کہ اصل اوسکی خانہ علی
بن ابی طالب مین ہی ان دونو قولونمین جمع کسطرحسی ہوسکتا ہی فرمایا کہ گہر میرا اور علی کا بہشت مین
ایک ہی بنابر اس حدیث کی معنی طوبی لہم کی یہہ ہین کہ سایہ درخت طوبی اور میوہ اوسکا واسطی اونکی

ہی قولہ بالرحمن اور یہ کاہ کہ مشرکونسی کہتی تہی کہ سجدہ کرو رحمن کا کہا اونہون نی کہ نہین جانتے
ہم مگر رحمن یمامہ کہ مسیلمہ کذاب ہی اور سوای اوسکی رحمان کون ہی لہذا حق تعالی نی اونکی رد مین کہا
قل ہو ربی الخ قولہ ولو ان قرآنا سیرت ہر کاہ کہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ کفار
مکہ کو دعوت باسلام کرتی تہی کہتی تہی کہ ہم اوسوقت ایمان لاوین کی کہ بسبب برکت اس قرآن کی پہاڑ
مکہ کی مکہ سی دور جائین تاکہ ہم تنگی ارض مکہ سی خلاصی پائین اور زراعت کرین ہم اور بعضی اموات ہمارے
ہی برکت اس قرآن سی زندہ ہون تاکہ حقیقت تیری ہم اونسی دریافت کرین ہم لہذا حق تعالی نی اونکی جواب مین
یہہ آیت نازل کی ولو ان قرآنا سیرت بہ الجبال الخ یعنی اگر ہوتا عالم مین ایسا قرآن کہ برکت
تلاوت اوسکی سی حرکت دیجاتی پہاڑ تا قطع کیجاتی بسبب اوسکی زمین یا بولتی بسبب اوسکی مردگان تو
یہہ قرآن مقبول اونکی ہوتا بنابر اسکی جواب لو محذوف ہی اور ممکن ہی کہ جواب لو کا یہہ ہو کہ یہہ
وہ کفار ایمان اوس ہنگام مین بہی لاتی قولہ ییاس الذین قرات ائمہ علیہم السلام مین افلم
یتبین ہی ابن عباس سی مروی ہی کہ افلم ییاس افلم یتبین تہا کاتب نی بسبب نعاس
کی افلم ییاس لکہا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ افلم ییاس بمعنی افلم یعلم کی ہی کہ ایک قوم
قبیلہ نخع سی بمعنی افلم یعلم کی افلم ییاس کو بولتی ہین اور کہتی ہین کہ اطلاق یاس علم پر ہوسکتا ہی
اس جہت سی کہ یاس علم کو لازم ہی اسواسطی کہ مایوس کسی چیز سی عالم ہو کا فقدان اوس چیز سی اور بنابر تقدیر
اولی معنی اسطرح سی ہین کہ آیا ظاہر نہوا اور بیان نہوا اور نہ جانا اون لوگون نی کہ ایمان لائی ہین اسبات کی
کہ اگر خدا چاہتا ہر آینہ ہدایت کرتا جمیع مردمان کو لیکن متکلف کیا ہی کہ بقدر عمل و استحقاق اونکی
ثواب یا عقاب پاوین اور اگر یاس بمعنی خود ہو معنی آیہ کی اسطرح سی ہوتی ہین کہ آیا پس نا امید نہوی
مومنین ایمان معاندین کفرہ سی یعنی چاہی کہ نا امید ہون بجہت اس امر کی کہ وہ جانتی ہین کہ اگر حق تعالی چاہی

حقتعالی چاہتا بجبر و اکراہ سبکو ہدایت اور توفیق ایمان کی عطا کرتا لیکن ہرگاہ جبر منافی تکلیف

اس سببسے حقتعالی جبر نہیں کرتا اور وہ معاندین حالت کفر مین باقی رہین کی قولہ تعالی اَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ

ا ہ یعنی وہ خدا نگاہ رکھنی والاہی اور مدبر عالمیان ہی اور دانا ہی سو اونکی کا برابر نہین ہی ان

شرکاسی کہ جن مین یہہ اوصاف نہین ہین بنابراسکی خبر اَفَمَنْ ہو کی کَمَنْ لَيْسَ كَذٰلِكَ

ہی کہ وہ محذوف ہی اور محتمل ہی کہ خبر لَمْ يُوَحِّدُوْهُ محذوف ہو اسصورتمین وَجَعَلُوا لِلّٰهِ

شُرَكَآءَ عطف اسپر ہوگا اور تقدیر اوسکی اسطرحسی ہی اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ

لَمْ يُوَحِّدُوْهُ وَجَعَلُوا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الی قولہ اَمْ تُنَبِّئُوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ ا ہ حاصل ان آیات کا

یہہ ہی کہ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکہو تم اور وصف بیان کرو تم ان شرکوںکا ساتہہ ایسی اسما

اور اوصافکے کہ لائق اونکی ہو اور دیکہو تم کہ یہہ لیاقت شرکت اور عبادتکے رکہتی ہین یا نہین

بلکہ آیا تم خبر دیتی ہو ساتہہ ایسی خبر کی کہ نہین جانتا ہی خدا اوسکو کہ وہ چیز بیچ زمین کی ہی اسواسطے

کہ تم خبر شریک خدا دیتی ہو حالانکہ شریک خدای تعالی موجود نہین ہی اور ہستی اوسکی جملہ محالات سی ہی یا

شریک کرنا بتونکا ظاہر گفتگوی ہین کرتی ہو اور باطن مین جانتی ہو کہ محال ہی مثل ان کہتی ہی کا ساتہہ گان

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ

اور تحقیق کہ بہیجا ہمنی رسولونکو آگی تجہسی اور کردانا ہمنی واسطی اونکی

اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةًؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ

زنان اور فرزندان کو اور نہین چاہیے واسطی رسول کی یہہ کہ لاوے کوئی معجزہ

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ع يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ

مگر ساتہہ اذن خدا کی واسطی ہر ایک مدت کی ایک نوشتہ ہے نابود کرتا ہی خدا جس چیز کو چاہتا ہے اور برقرار کرتا

وَعِندَهُ اُمُّ الکِتٰبِ ○ وَاِن مَّا نُرِیَنَّکَ بَعضَ الَّذِی

اور نزدیک اسکی اصل کتاب ہے اور اگر نہ دکھلاوین ہم تجکو بعض اوس چیز کو

نَعِدُهُم اَو نَتَوَفَّیَنَّکَ فَاِنَّمَا عَلَیکَ البَلٰغُ وَعَلَینَا

کہ وعدہ کیا ہے ہمنے اوسکا یا وفات دین ہم تجکو پس نہین ہے اوپر تیرے مگر پہونچانا احکام کا اور اوپر ہمارے

الحِسَابُ ○ اَوَلَم یَرَوا اَنَّا نَاْتِی الاَرضَ نَنقُصُهَا مِن

حساب ہے آیا نہین دیکھتی ہین کافران مکہ تحقیق کہ ہم آتی ہین یعنی حکم ہمارا آتا ہے زمین پر کم کرتی ہین ہم

اَطرَافِهَا ط وَاللّٰهُ یَحکُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُکمِهٖ ط وَهُوَ سَرِیعُ

اہل اطراف زمین کو اور خدا حکم کرتا ہی نہین ہے روکنی والا کوئی حکم اوسکی کو اور وہ جلد کرنیوالا

الحِسَابِ ○ وَقَد مَکَرَ الَّذِینَ مِن قَبلِهِم فَلِلّٰهِ المَکرُ جَمِیعًا ط

حساب کا ہی اور تحقیق کہ مکر کیا اون لوگون نی کہ اگلی اون سے تھی پس خدا کی ہی سب مکر کی ہی

یَعلَمُ مَا تَکسِبُ کُلُّ نَفسٍ ط وَسَیَعلَمُ الکُفّٰرُ لِمَن

جانتا ہے اوس چیز کو کہ کسب کرتا ہی ہر نفس اور قریب ہے کہ جانینگی کفار واسطی کس شخص کے

عُقبَی الدَّارِ ○ وَیَقُولُ الَّذِینَ کَفَرُوا لَستَ مُرسَلًا ط

نیکی آخرت کی ہی اور کہتی ہین وہ لوگ کہ کافر ہوے نہین ہی تو رسول

قُل کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیدًا بَینِی وَبَینَکُم وَمَن عِندَهٗ عِلمُ الکِتٰبِ ○

کہہ تو ای محمد کافی ہی خدا ازروی گواہی کی درمیان میرے اور درمیان تمہارے اور وہ شخص کہ نزدیک اوسکی علم قرآن ہے

قولہ ذُرِّیَّةً اہ جناب صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ بعد قراءت اس آیہ کی فرمایا نحن

ذُرِّیَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ یعنی پس ہم ذریہ رسول ہیں بعد سی مین اور بھی مروی ہی کہ تھی رسول بعد

رسول اللہ کو مانند انبیاء سابق کی حق سبحانہ تعالی نی گردانا واسطی رسول اللہ کی صبا کے
انبیاء سابق کی گردانا تھا زنان اور فرزندان وغیرہ سی پس مطیع نہوی کسی پیغمبر یا تند سکی کہ منقاد اور
مسلمان ہوی ساتھہ پیغمبر خدا کی محاسن برقی مین حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہے کہ حق سبحانہ تعالی
نی جسطرح سی کہ انبیاء سابق کو ازواج اور ذریات دی تھی اسی طرح سی حضرت رسالت کو ازواج
اور ذریت عطا کی پس ہم ذریت اونکی ہین آخر اللہ لآخرنا مثل ما اجری اللہ لاولنا جاری کیا اللہ نی
واسطی آخر ہمارے کی مثل اوس چیز کی کہ جاری کیا اللہ نی واسطی اول ہمارے کی تفسیر عیاشی مین اون حضرت سی
مروی ہی کہ ہم ذریت رسول خدا ہین اور لوگ عداوت نہین کرتی ہمسی مگر بواسطہ ایسی قرابت
کی کہ ہمکو ساتھہ پیغمبر کی ہی قولہ ام الکتاب الخ مراد ام الکتاب سی لوح محفوظ ہی کہ محو اور
اثبات سی مبرا ہی تفسیر علی ابن ابراہیم مین حضرت صادق علیہ السلام سے مروی ہی کہ ہرگاہ شب قدر
ہوتی ہی ملائکہ اور جبرئیل اور کاتبان اعمال منازل رفیعہ اپنی سی آسمان دنیا پر نزول کرتی ہین
پس لکھتی ہین جو کچھہ کہ اوس سال مین بقضای الٰہی ظاہر ہوگا اور جسوقت کہ حق تعالی چاہتا ہے
کسی چیز کو مقدم کرے یا موخر کرے یا نقص کرے حکم کرتا ہی فرشتی کو محو کا جس چیز کو کہ چاہتا ہی اور ثابت کرتا ہی جسکو کہ
چاہتا ہی راوی کہتا ہی کہ بعد اس حدیث کی حضرت سی میں پوچھا کہ آیا جمیع اشیا کا علم کامل حق تعالی مین ثابت
نہین ہی حضرت نی فرمایا آرے ثابت ہی پس کہا مینی کہ کیا چیز بعد اسکی خدا ثابت کرتا ہی حضرت نی
جواب مین فرمایا کہ سبحان معد بعد اسکی سی جو حادث کرتا ہی خدا جس چیز کو کہ چاہتا ہی اور تفسیر عیاشی مین
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ حق سبحانہ و تعالی نی جس وقت مخلوقات کو
معہ ذریت حضرت آدم کو دکھلائی اسماء انبیا او عمر اونکی آدم پر عرض کی اور ہر گاہ کہ عمر داود کے
چالیس برس کی معلوم ہوی عرض کی کہ بارخدایا عمر میری اسقدر دراز او عمر داود کی اسقدر کم

آیا اگر مین کچھہ اپنی عمر سی اودکو دون قبول کریگا وحی آئی کہ ہان پس حضرت آدم نی عمر اپنی سی تیس
برس دی پس حقتعالی نی ثابت کی واسطی داود کی تیس برس اور وہ کہ نزدیک حق تعالی کی ثابت
نہ تہی اور محو کی عمر آدم سی تیس برس کہ وہ نزدیک حقتعالی کی ثابت تہی یہہ ہین معنی قول
حق تعالی کی یَمْحُو اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَ یُثْبِتُ وَ عِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ امام نی فرمایا کہ جب وقت
عمر آدم کی ملک الموت نی چاہا کہ قبض روح انکی کری آدم نی کہا کہ ابہی تیس برس میری عمر سی باقی
ہین ملک الموت نی کہا کہ وہ تمنی اپنی فرزند کو بخشی ہین اور اس بخشش کو حق تعالی نی زبور مین لکہا
ہی اوسی روز بندونکو حکم کیا ہی کہ معاملہ مین کاغذ لکہو کہ عند الحاجت سند ہوا اور انکار اوسکا
نکرسکین مروی ہی کہ دو کتابین ہین دوسری ام الکتاب کی کہ اوسمین محو اور اثبات ہوتا ہی اور
لیکن جو کچھہ ام الکتاب مین ہی محو نہین ہی اور کتاب قرب الاسناد مین ابو الحسن الرضا سی روایت
ہی کہ حضرت صادق اور امام محمد باقر اور امام زین العابدین اور حسنین علیہم السلام نی فرمایا ہی کہ اگر
یہ یَمْحُو اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَ یُثْبِتُ نہوتا ہر آینہ ہم خبر دیتی تمکو جو کچھہ کہ قیامت تک ہوتا تنبیہ
متوہم نہو در صورتیکہ کل ما یکون الی القیمۃ علم الہی مین ہی پس معنی محو و اثبات بیجا ہوتی ہین
اسواسطی کہ محو اور اثبات بنا بر ورا علم خدا کی ہی کہ بمقتضای مصلحت اور وقت اظہار ایک حکم
کرتا ہی اور وقت دیگر مین محو اوسکا مثل اسکی کہ حق تعالی ایک اجل کو واسطی ایک بندی کی لکہتا ہی
ہرگاہ کہ وہ بندہ دعا کرتا ہی یا صدقہ دیتا ہی یا کوئی طاعت بجا لاتا ہی اور مصلحت مقتضی زیادتی عمر
اوسکی کی ہوتی ہی پس اوس مدت مکتوبہ کو حق تعالی محو کرتا ہی اور بجای اوسکی زیادتی کو ثبت کرتا ہی
اور یا بعضی احکام شرایع کو بحسب زمانی کی نسخ کرتا ہی اور حکم دیگر کو ثابت کرتا ہی حق تعالی بیون
حفظ سی اوس چیز کو کہ تیرا اوس پر تعلق نہین ہوتی اور یا معنی محو اور اثبات بنا بر اسکی ہی کہ ہرگاہ کہ

علم مین جمیع امور ثابت ہین پس مجبوریت حق تعالی کی لازم آتی ہی لہذا حق تعالی فی یہ آیہ نازل
کی کہ ہمکو اب بہی طاقت محوا ور ثابت کی ہی با وجود اس امر کی کہ علم تابع معلوم ہے اور یہ معلوم تابع علم
پس درحقیقت علم اشیا باعث مجبوریکا نہین ہوتا ہی قولہٗ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ مجمع البیان
مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ او نحضرت نی دست مبارک اپنی سینہ پر رکہا اور
فرمایا کہ عِنْدَنَا وَاللّٰهِ عِلْمُ الْكِتَابِ كُلُّهٗ اور کتاب احتجاج مین حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے
یا ای عنی بمن عنده علم الکتاب یعنی مراد ہم ہین علم الکتاب سے اور مجمع البیا مین لکہا کہ قرات شاذہ قرات پیغمبر اور
قرات علی علیہم السلام اور من عنده کو بکسر میم و دال پڑہتی تہی و علی علیہ السلام علم الکتاب کو بصیغہ مجہول پڑہتا ہے یعنی کہ
خدا تعالی گواہ درمیان میری اور درمیان تمہاری اور نزدیک حقتعالی کی پہچانی حقیقت قرآن کی اور معنی اس قول کی کہ بکسر
میم اور دال ہی یہہ ہی کہ نزدیک اونکی ہی جاننا کتاب کا اور تفسیر ثعلبی مین لکہا ہی کہ حضرت رسالت پناہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ مراد من عنده علم الکتاب سی علی بن ابی طالب علیہ السلام ہین

ایاتہا اثنتان و خمسون کلماتہا ۸۵۵ سورۃ ابراہیم مکیۃ حروفہا ۳۴۳۴ رکوعاتہا ۷

سورہ ابراہیم مکہ مین اوتری ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ كِتَابٌ اَنْزَلْنَاهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ
مین خدای دانا ہون اور بنایہ قرآن ہے کہ نازل کیا ہمنی طرف تیری ای محمد تاکہ باہر لاوے تو لوگونکو تاریکی کفر سی
اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ اللّٰهِ
ساتہہ روشنی ایمان کی بحکم توفیق پروردگار اونکی کی طرف راہ غالب ستودہ خدا کی
الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَوَيْلٌ
ایسا خدا کہ واسطی اوسکی ہی وہ چیز کہ بیچ آسمانونکی ہی اور وہ چیز کہ بیچ زمین کی ہی اور فرمایا و معاذ

لِّلْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ۝ الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ

واسطی کافرونکی عذاب سخت سی ایسی وہ کافر کہ دوست رکہتی ہین

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

زندگانی دنیاکو اوپر آخرت کے اور باز رکہتی ہین لوگونکو راہ خدا سے

وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلَالٍ بَعِيْدٍ ۝ وَمَآ

اور طلب کرتی ہین زندگی دنیاکو از راہ کجی کی یہہ گروہ بیچ گمراہی دور و دراز کے ہین اور نہین

اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ

بہیجا ہمنے کسی پیغمبر کو مگر ساتہہ زبان قوم اوسکی کی تاکہ بیان کری واسطے اونکی

فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

پس ترک کرتاہی خدا جس شخص کو چاہتا ہے اور ہدایت کرتاہی جسکو کہ چاہتا ہے اور وہ خدا غالب ہے

الْحَكِيْمُ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ

حکیم ہی اور ہر آئینہ بتحقیق کہ بہیجا ہمنے موسی کو ساتہہ معجزات اپنے کی یہہ کہ نکال تو

قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۝ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ

قوم اپنی کو تاریکی کفر سی طرف روشنی نور کی اور پند دی اونکو ساتہہ روزہا خدا کی

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ وَاِذْ قَالَ

مدرستیکہ بیچ اس پندکی ہر آئینہ ولالتین ہین واسطی ہر صبر کنندہ شکر کرنیوالی کی اور یاد کر اسوقت کہ کہا

مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ

موسی نے واسطی قوم اپنی کی یاد کرو تم نعمت خدا کو کہ اوپر تمہارے ہی ہر گاہ کہ نجات دی تمکو

مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ

قوم فرعون سے کہ چکہاتی ہتی تمکو تلخی عذاب کی اور ذبح کرتی ہتی

اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۚ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝

ع

فرزندان تمہاریکو اور زندہ رکہتی ہتی عورات تمہاریکو اور بیچ اسکی آزمایش ہے جانب پروردگار تمہاری سے بزرگ

ابی عبداللہ سی علیہ السلام سی روایت ہی کہ جو شخص سورۂ ابراہیم علیہ السلام اور سورۂ حجر کو ہر نماز جمعہ مین پڑہی درویشی اور دیوانگی اور بلا اوسکو نہین پہونچی قولہ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مراد اذن سی حکم پروردگار ہی اور حاصل اس کا یہہ ہے کہ خارج کری تو لوگون کو تاریکیہائی کفر سی اور نفاق سی بسبب روشنی ایمان کی ساتہہ حکم پروردگار اون کی کی طرف راہ خداوند غالب کی کہ تعریف اوسکی مشہور ہے اور مراد صراط عزیز سی راہ اسلام ہے

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ

اور یاد کرو بنی اسرائیل وقتیکہ آگاہ کیا پروردگار تمہاری نی البتہ اگر شکر کرو تم البتہ زیادہ کرونین و پر تمہاری نعمت اپنی کو اور البتہ اگر کفران کرو

اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ

بدرستیکہ عذاب میرا ہرآینہ سخت ہی اور کہا موسی نے اگر کفران نعمت کرو تم تم

وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ اَلَمْ يَاْتِكُمْ

اور وہ شخص کہ بیچ زمین کے ہین سب پس بدرستیکہ خدا ہرآینہ بی نیاز ہے اور ستودہ ہے آیا نہین آئی تمکو

نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۛ۬ وَالَّذِيْنَ

خبر اون لوگونکی کہ آگی تمہارے ہتی قوم نوح اور عاد اور ثمود سی اور وہ لوگ

مِنْ بَعْدِهِمْ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

کہ بعد اونکی تھی نہین جانتا تفصیل اونکی مگر خدا آئی اونکو پیغمبران اونکی

بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا

ساتھہ معجزات کی پس کیا اونہون نے ہاتون اپنی کو بیچ وہن ہا اپنے کی اور کہا اونہون نے تحقیق ہم منکر ہوئی

بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ

ساتھہ اوس چیز کے کہ بھیجی گئی ہو تم ساتھہ اوسکی اور تحقیق ہم البتہ بیچ شک کے ہین اوس چیز کہ بلاتی ہو تم ہمکو طرف اوسکی شک

قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کہا پیغمبران اونکی نی آیا بیچ خدا کی شک ہی ایسا خدا کہ پیدا کیا آسمانون اور زمین کو

يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ

بلاتا ہی خدا تمکو طرف ایمان کی تاکہ بخشی واسطی تمہارے گناہان تمہاریکو اور تاخیر مین ڈالے تمکو اجل

مُّسَمًّى قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِيْدُوْنَ اَنْ

مسمی تک کہا اونہون نے نہین ہو تم مگر آدمی مانند ہمارے چاہتی ہو تم یہہ کہ

تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ

باز رکھو ہمکو اوس چیز سی کہ تھی عبادت کرتی پدران ہمارے پس لاؤ واسطی ہمارے ساتھہ حجت روشن کے

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ

کہا واسطے اونکی پیغمبران اونکی نی نہین ہین ہم مگر آدمی مانند تمہارے اور لیکن خدا

يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ

منت رکھتا ہے اوپر جس شخص کہ چاہتا ہے بندگان اپنی سی اور نہین واسطے ہمارے یہہ کہ لاوین تمہارے

بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ○

معجزہ مگر بحکم خدا اور اوپر خدا کی پس چاہیے کہ توکل کرین ایمان لانےوالی

وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ

اور کیا ہے واسطی ہمارے یہہ کہ نہ توکل کرین اوپر خدا کے حال آنکہ دکھلائی ہمکو راہ راست ہمارے اور البتہ صبر کرینگے ہم

عَلَىٰ مَا آذَيْتُمُونَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ○

اوپر اوس چیز کے کہ ایذا دیتی ہو ہمکو اور اوپر خدا کے پس چاہیے کہ توکل کرین توکل کرنیوالی قولہ

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ الخ ایا نہین آئی تمکو یعنی استفہام یہہ بجای اثبات کی ہی یعنی البتہ خبر آئی اونکی جو لوگ پہلی تمہاری تہی گروہ نوح اور قبیلہ عاد اور قبائل ثمود کی اور خبر اونکی جو بعد اونکی ہتی کہ نہین جاتا شمار اونکا بسبب کثرت کے مگر خدا تعالی ابن عباس سے نقل کی ہی کہ درمیان عدنان کہ نام ہی جد ادرسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا اور ابراہیم علیہ السلام کی تیس قرن گذری کوئی خبر نہین رکہتا ہی مگر خدا تعالی ای پیغمبران اونکی ساتہہ دلیلین ظاہر اور روشن کے کہ وہ کتاب خدا تہے یا معجزات اونکی پس پہیرتی ہتی اپنی ہاتونکو اپنی مونہون مین یعنی غصہ سی اپنی ہاتونکو بیچ دانت کے لیتی تہی و دانت کاٹتی ہتی یہان تک کہ قہقہہ اونپر غالب ہوتا تہا اور کہتی ہتی کہ تحقیق ہم منکر ہین ایمان لانے کی ساتہہ اوس چیز کی کہ تم بہیجی گئی ہو ساتہہ اوسکی اپنی عم مین اور ہر آینہ ہم شبہہ مین ہین اوس چیز سے کہ جسکی دعوت کرتی ہو تم طرف اوسکی تعبید دراینما تنک لگی ہی کہ تہمت مین ڈالتا کہ اضطراب و تزلزل لگا ہوا نہ ہو اطمینان کنندی یعنی سبحان سعید...

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُم مِّنْ أَرْضِنَا

اور کہا اون لوگون نے کہ جو کافر ہوی واسطی پیغمبران اپنی کی ہر آینہ خارج کرینگے ہم تمکو زمین اپنی سے

اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ

یا یہہ کہ عود کرو تم بیچ دین ہمارے کی پس وحی کی طرف اونکی رب اونکی نے ہر آئینہ ہلاک کرینگے ہم

الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۭ ذٰلِكَ

کافروں کو اور ہر آئینہ ساکن کرینگے ہم تمکو بیچ زمین کی بعد ہلاک اون کافروں کی یہہ

لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ○ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ

واسطے اوس شخص کے ہی کہ خوف کری مقام کہڑے ہونے محشر سی اور خوف کری وعدہ عذاب میرے سی اور طلب فتح کی پیغمبروں نے اونپر اور نامراد ہوا

كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ○ مِّنْ وَّرَاۗىِٕهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّاۗءٍ

ہر متکبر عناد کرنیوالا پیچھے اوسکی جہنم ہی اور پلایا جاتی مینہ خون اور پیپ کی نہر سی

صَدِيْدٍ ۙ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ

نگلتا ہی وہ حالیکہ بتکلیف پیتا اوسکو تہوڑا تہوڑا اور نہین قریب ہے کہ پیئے اوسکو اور آوے اوسکو موت

مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۭ وَمِنْ وَّرَاۗىِٕهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ

ہر جانب سے اور نہین ہے وہ مردہ کہ آسایش ہو اور آگی اوسکی عذاب سخت ہی

مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ اشْتَدَّتْ

مثل اون لوگونکی کہ کافر ہوئے ساتہہ رب اپنے کی اعمال اونکی مانند خاکستر کی ہین کہ بشدت چلی

بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا

اوسپر ہوا بیچ دن ہوای تند کے کہ نہین قادر ہین وہ کفار اوس چیز سی کہ کسب کیا اونہون نے

عَلٰي شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ○ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ

اوپر کسی چیز کے یہہ وہی گمراہی دور ہے آیا نہین جانتا تو ای محمد یہ ستکہ خدا نے

خلق

خلق السموات والارض بالحق ان یشأ یذہبکم ویأت

پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو ساتھ حق کی اگر چاہی خدا ہلاک کرے تمکو اور لاوے

بخلق جدید ○ وما ذلک علی اللہ بعزیز ○ وبرزوا للہ

خلق نو کو اور نہیں ہی یہہ اوپر خدا کی متعذر اور ظاہر ہونگی واسطی خدا کے

جمیعا فقال الضعفؤا للذین استکبروا انا کنا لکم تبعا فہل

سب پس کہا ضعیفوں نے واسطی اون لوگونکی کہ سرکشی کی بدرستیکہ تھی ہم واسطی تمہارے تابع پس آیا

انتم مغنون عنا من عذاب اللہ من شیء قالوا لو ہدینا اللہ

تم ہو دفع کرنیوالی ہمسی یعنے عذاب خدا سے کسی چیز کو کہا متکبرون نی اگر نجات دیتا ہمکو خدا

لہدینکم سواء علینا اجزعنا ام صبرنا ما لنا من محیص ○ وقال

ہر آئینہ ہم خلاص کرتی تمکو عذاب سے برابر ہی اوپر ہمارے بیتابی کریں ہم یا صبر کریں ہم نہیں واسطی ہمارے کوئی گریزگاہ

لا یہتدون فائدہ یعنی فائدہ ہونگی کفار اوس چیز سے کہ کسب کیا ہی اونہوں نے دار دنیا مین مطلقا اور اصلا کفار

ثواب دنیا وین کی اسواسطی کہ اعمال اونکی دنیا مین نیت قربت نہیں ہی تا ثواب اوسپر حاصل ہوتی

وقال الشیطان لما قضی الامر ان اللہ وعدکم وعد

اور کہا شیطان نی ہر گاہ کہ جاری کیا گیا حکم دخول بدرستیکہ خدا نی وعدہ دیا ہی تمکو وعدہ

الحق ووعدتکم فاخلفتکم وما کان لی

راست اور وعدہ دیا میں نے تمکو پس وعدہ خلافی کی میں نے تمکو اور نہیں ہی واسطی میرے

علیکم من سلطان الا ان دعوتکم فاستجبتم لی

اوپر تمہارے کوئی تسلط اور غلبہ مگر یہہ کہ بلایا تمکو پس قبول کیا تم نے واسطے میری

ع

فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا أَنفُسَكُم مَّا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنتُم

پس نہ ملامت کرو تم مجھکو اور ملامت کرو تم نفسوں اپنی کو نہیں ہوں میں فریادرس تمہارا اور نہیں ہو تم

بِمُصْرِخِيَّ إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ مِن قَبْلُ إِنَّ الظَّالِمِينَ

فریادرس میرے بدرستیکہ میں بیزار ہوا بسبب اوس چیز کی کہ شریک کیا تھا مجھکو آگے اس سے بدرستیکہ ظالموں

لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَأُدْخِلَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

واسطے عذاب دردناک اور داخل کئے جاوینگے وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کرتی ہیں عمل نیک

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا

بیچ بہشتوں کی کہ جاری ہوتی ہیں نیچے درختوں کی نہریں کہ ہمیشہ رہیں گی بیچ اوسکی

بِإِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ ۝ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ

ساتھ حکم رب اپنے کی تحیت ملائکہ کی اوپر انکی بیچ جنات کی سلام ہوا کیا نہیں دیکھا تو نے کس طرح سے

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا

بیان کیا خدا نے مثل کو یعنی کردانا کلمہ طیب کو مانند درخت پاکیزہ کے کہ بیخ اوسکی

ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ۝ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ

ثابت ہے اور شاخیں اوسکی بیچ آسمان کی دیتا ہے میوہ اپنا ہر وقت میں ساتھ فرمان

رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ

رب اپنے کی اور بیان کرتا ہے خدا مثل کو واسطے لوگوں کی شاید کہ وہ پند لیں

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِن

اور مثل سخن زشت کی مانند درخت ناپاک کی ہے اوکھاڑا گیا ہو

ابراهیم

فوق الارض ما لها من قرار ۝ يثبت الله الذين

اوپر زمین سی کہ نہین ہی واسطی اوسکی ثبات ثابت کرتا ہی خدا اون لوگونکو

آمنوا بالقول الثابت في الحيوة الدنيا وفي الآخرة

کہ ایمان لائی ساتھہ سخن ثابت کی بیچ زندگانی دنیا کی اور بیچ قبر کی

ويضل الله الظالمين ويفعل الله ما يشاء ۝

ع

اور ترک کرتا ہی خدا کافرونکو اور کرتا ہی خدا جس چیز کو چاہتا ہی

قوله كلمة طيبة مراد کلمہ طیب سی کلمہ پاکیزہ لا اله الا الله ہی یعنی عوض کرنا باسلام ہی اس کلمہ طیبہ کو تشبیہ دی ہی ساتھہ درخت خرما کی ایکدرخت ہی بیچ بہشت کی کہ بیخ اوسکی زمین مین محکم اور استوار ہی اور شاخ اوسکی جانب آسمان آیا اور یہہ مبالغہ ہی نہایت بلند مین کہ حاصل ہوتی ہین وس سی میوی اوسکی ہر وقت اور بعضون نی لکھا ہی کہ وقت سی مراد چھہ مہینی ہین وقت شگوفہ سی تا وقت پختگی اس مدت مین خرما اوس سی حاصل ہوتا ہی اور حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ مثل اسلام مانند اوس درخت کی ہی کہ اول مومن مین اصل ایمان محکم ہی اور جسم اوس درخت کا نماز پنجگانہ ہی اور ثمرہ اوسکا روزہ ماہ رمضان ہی اور پوست اوسکا خوشخوئی ہی اور برگ اوسکی زکوۃ ہین اور حضرت امام محمد باقر سی مروی ہی کہ مراد شجرہ سی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ ہین اور فرع اسکی علی بن ابیطالب علیہ السلام ہین اور شاخ کو جناب فاطمہ ہین اور ثمر اوسکا اولاد انکی ہین اور اوراق وسکی شیعہ مین بعد اسکی فرمایا کہ اگر کوئی شیعہ ہمارے سی مرتا ہی تو ایک برگ جھڑتا ہی اور ہرگاہ پیدا ہوتا ہی تو ایک برگ نیا پیدا ہوتا ہی

الم تر الى الذين بدلوا نعمت الله كفرا واحلوا قومهم

آیا نہین دیکھا یا محمد طرف اون لوگونکی کہ تبدیل کیا اونہون نی نعمت خدا کو بکفران اور داخل کرینگی قوم اپنی کو

دَارَ الْبَوَارِ ۝ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا وَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝ وَجَعَلُوا

سرای ہلاک مین کہ وہ جہنم ہی درحالیکہ داخل ہونگی اوسمین اور بدہے جای قرار ونکی اور کروانا اونہون نے

لِلّٰهِ أَنْدَادًا لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِهِ قُلْ تَمَتَّعُوا فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ

واسطی خدا کی شرکا تاکہ گمراہ کرین وہ لوگونکو راہ خدا سے کہہ تو ای محمد فائدہ مند ہو تم پس بتحقیکہ بازگشت تمہاری

إِلَى النَّارِ قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ

طرف دوزخ کی ہی کہہ تو ای محمد واسطے بندگان میری کی ایسی وہ بندے کہ ایمان لائے تاکہ برپا رکھین نماز کو

وَيُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ

اور تا خرچ کرین اوس چیز کو کہ رزق دی ہے ہمنے اونکو پوشیدہ اور آشکارا قبل اسکی کہ آوے وہ

يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ ۝ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

دن کہ نہ خرید و فروخت ہے بیچ اوسکی اور نہ دوستی خدا ایسا ہے کہ پیدا کیا آسمانون

وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ

اور زمین کو اور نازل کیا آسمان سے پانی کو پس نکالا اوسی پانی سی انواع میوون کو

رِزْقًا لَكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَسَخَّرَ لَكُمُ

درحالیکہ وہ میوے رزق ہی واسطے تمہارے اور تابع کیا واسطے تمہارے کشتیونکو تا کہ جاری ہون بیچ دریا ساتھ فرمان خدا کے اور تابع کیا واسطی تمہارے

الْأَنْهَارَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ

نہرونکو اور تابع کیا واسطے تمہارے آفتاب اور ماہتاب درحالیکہ ہمیشہ حرکت کرنیوالے ہین اور تابع کیا واسطے تمہارے

اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۝ وَآتَاكُمْ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ وَإِنْ تَعُدُّوا

رات اور دن اور دیا تمکو موافق مصلحت کے بعضی ہر چیز سے کہ سوال کیا تمنی اوسکا اور اگر چاہو تم کہ شمار کرو

نِعۡمَتَ اللّٰهِ لَا تُحۡصُوۡهَا اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَظَلُوۡمٌ كَفَّارٌ

نعمت خدا کو نہ شمار کر سکو گی تم اوسکا بدرستیکہ آدمی ہر آئینہ کثیر الظلم ہی اور شدید کفر ہی

قولہ قُلۡ لِّعِبَادِيَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا يُقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنۡفِقُوۡا مِمَّا کہہ تو ای محمد یعنی حکم کر ہماری

بندونکو کہ جو ایمان لائی ہین نماز کو ادا کرین اور زکوۃ دین تیری حکم کرنی سی فرض ادا کرین

اور نفقہ دین ادا اس سی زکوۃ فرض ہی اور تمام نفقہ واجبی مانند کہانا دینا باپ اور ماں اور جورو اور

لڑکونکا اوس چیز سی کہ ہمنی اونکو روزی دی ہی اور بخشا ہی نفقہ دینا حال پوشیدہ اور ظاہر مین مراد یہہ ہی

کہ ہر حال نفقہ دینی کا شغل رکہین اور نزدیک اکثر علما کی مراد پوشیدہ سی مراد دینا کہ تعلق نہو اور ظاہر

مراد دینا وجہی ہی مثل زکوۃ واجبی وغیرہ کی اور دینی سنتی مین پوشیدہ کرنا اسواسطی ہی تاکہ

کہ ریاسی دور رہی اور دینی واجبی مین ظاہر اسواسطی ہی کہ رفع تہمت کا ہوجاتا ہی حاصل یہہ ہی

کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ کہہ امت کو کہ نماز پڑہین اور زکوۃ دین پہلی اوس دن کی کہ جسمین خرید

اور فروخت نہو تاکہ جسکی کچہہ نہین ہی وہ کچہہ خرید کی تدارک اوس سی اپنی کئی کا سکی کرنا

مراد اس سی روز قیامت ہی یعنی قبل قیامت کی افعال نیک کرو اور نہین وہ روز ہی کہ دوستی

کری ساتہہ کسی کی کہ موجب شفاعت وسکی کا ہو قولہ دَآئِبَيۡنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيۡلَ وَ

وَالنَّهَارَ وَاٰتٰىكُمۡ مِّنۡ كُلِّ مَا سَاَلۡتُمُوۡهُ حاصل اسکا یہہ ہی کہ

حق تعالی نی آفتاب و ماہتاب کو مسخر تمہارا کیا درحالیکہ ہمیشہ اوپر ایک عادت اپنی کی حرکت کرتی

رہتی ہین واصلاح مین لاتی ہین میوونکو اور پرورده کرتی ہین زراعت کو اور سوی اسکی منافع بہت سی ہین کہ نگاہ لوگونکا باطن کی

وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهِيۡمُ رَبِّ اجۡعَلۡ هٰذَا الۡبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجۡنُبۡنِيۡ

اور یاد کر ای محمد قبیلہ کہا ابراہیم نی کہ ای پروردگار میری کر دان اس شہر مکہ کو جای امن کی اور دور کر مجکو

وما لی

وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۝ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ

اور اولاد میری کو یہہ کہ عبادت کرین ہم اصنام کی ای پروردگار میرے بدرستیکہ وہ نہین اصنام گمراہ کیا بہتونکو

النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ

آدمیون سے پس جس شخص نے کہ پیروی کی میری پس بیشک وہ مجہسے ہی اور جس شخص نے کہ نافرمانی کی میری پس بدرستیکہ تو بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ۝ رَبَّنَا اِنِّيْ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ

مہربان ہے ای پروردگار میرے بدرستیکہ مین ساکن کیا بعضی فرزندان اپنی کو ساتہہ ایسی مکان کی کہ غیر صاحب

زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ

زراعت ہے نزدیک گہر تیری کہ معظم ہی ای پروردگار ہمارے تاکہ برپا رکہین وہ نماز کو پس کردان

اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ

دلہا بعضی لوگونکا کہ میل کرین طرف اونکی اور روزی دے اونکو انواع میوون سے

لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝ رَبَّنَا اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ

تا اینکہ شکر کرین وہ ای پروردگار ہمارے بدرستیکہ تو جانتا ہے اوس چیز کو کہ چہپاتے ہین ہم اور جس چیز کو ظاہر کرتے ہین ہم

وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

اور نہین پوشیدہ اوپر خدا کے کوئی چیز بیچ زمین کی اور نہ بیچ آسمان کی جمیع حمد ثابت ہے واسطے خدا کے

الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ

ایسا خدا کہ بخشا واسطے میری ساتہہ پیری کی اسمعیل اور اسحاق کو بدرستیکہ پروردگار میرا البتہ سننے والا

الدُّعَآءِ ۝ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا

دعا کا ہے پروردگار میرے کردان واسطے میری برپا رکہنے والا نماز کا اور اولاد سے میری ای پروردگار ہمارے

وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ

اور قبول کر دعا میری ای پروردگار ہمارے بخش تو مجھکو اور والدین میرے کو اور مومنین کو

يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۝ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا

اوس دن کہ برپا ہو حساب اور نہ گمان کر ای محمد خدا کو بیخبر اوس چیز سے

ع

يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ ۝ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ ۝

کہ بجا لاتے ہین ستم کرنیوالے نہین تاخیر کرتا عذاب انکی مگر واسطی اوس دن کی کہ کہلی رہ جاوینگی اوس مین آنکہین

مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَأَفْئِدَتُهُمْ

درحالیکہ جلدی کرنیوالے ہونگی طرف اسرافیل کی اوٹہانے والے ہونگے سرون اپنے کو طرف آسمان کی نہ پہرینگی طرف انکی آنکہین اونکی اور دل انکے حیرت سے

هَوَآءٌ ۝ وَأَنذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ

خالی ہین ہمیشہ اور ڈرا تو اون لوگونکو اوس دن سے کہ آوی انکو عذاب پس کہینگے وہ لوگ

ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ

کہ ستم کیا نفسون اپنی کو ای پروردگار ہمارے تاخیر کر عذاب ہمارا رکہو مدت نزدیک تک تا قبول کرین ہم دعوت تیری کو اور پیروی کرین ہم

الرُّسُلَ أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ ۝

رسولونکی کیا نہ تہی تم قسم کہاتی تہی تم آگی سی کہ نہین ہی تمکو زوال سی

وَسَكَنتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ

اور ساکن ہوئی تم بیچ جاہاے اون لوگونکی کہ ظلم کیا اونہون نے نفسون اپنے پر اور ظاہر ہوا

لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ ۝ وَقَدْ

واسطے تمہارے کیسا سلوک کیا ہمنے ونکے اور بیان کیا ہمنی واسطے تمہارے مثل کو اور تحقیق

مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ

کہ مکر کیا اونہون نے ساتھہ مکر اپنی کی اور نزدیک خدا کی ہی جزا مکر اونکی کی اور نہ تہا مکر اونکا

لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ ۝ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ

تاکہ دور ہوون اوس سے کوہہا پس نہ گمان کر تو خدا کو کہ خلاف کرنیوالا وعدہ کا اپنے

رُسُلَهٗ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ

پیغمبران اپنے سی بدرستیکہ خدا غالب ہے صاحب انتقام ہے بیچ اوس دن کہ بدلی جاوے زمین

غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝

سوا اس زمین کے اور آسمانہا سوا اس آسمانکی اور ظاہر ہوئی خلائق واسطے خدای یکتا کے غضب کرنیوالا

وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ۝

اور دیکھیگا تو گناہ کارونکو بیچ اوس دن حالیکہ باندہی گئی ہونگی بیچ طوق اور بند کے

سَرَابِيلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ وَتَغْشٰى وُجُوهَهُمُ النَّارُ ۝

پیراہن اونکی قطران سے ہین اور چہپالیتی ہین روہا اونکی کو آتش

لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ إِنَّ اللّٰهَ سَرِيعُ

تاکہ جزا دے خدا ہر شخص کو اوس چیزکی کہ کیا ہے بدرستیکہ خدا جلد

الْحِسَابِ ۝ هٰذَا بَلَاغٌ لِلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوا

حساب لینے والا ہے یہہ قرآن کافی ہی واسطی لوگونکی اور تا ڈرائے جاوین ساتھہ اسکی اور تاکہ جانے وہ

أَنَّمَا هُوَ إِلٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝ ع

کہ وہ خدا معبود ہے یکتا ہی اور تاکہ پند لیوین صاحبان عقل

وقف

وَاِنْ کَانَ مَکْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نی نقل کی ہی کہ
یہہ آیہ قصہ نمرود بن کنعان مین وارد ہی اور کیفیت اوسکی یہہ ہی کہ ہر گاہ نمرود نی سلامتی
ابراہیم کی آتش سی مشاہدہ کی کہا اوسنی کہ ابراہیم کا خدا بہت بزرگ ہی کہ اوسکو آتش عظیم سی
نجات دی چاہتا ہون کہ اس آسمان پر جاؤن اور اوسکی خدا کو دیکہون ارکان دولت نی عرض
کی کہ آسمان بہت بلند ہی باسانی جانا میسر نہین ہی حکم کیا کہ ایک مینار بلند تیار کرو چنانچہ مدت
سہ سال مین درست ہوا ہر گاہ اوس مکان پر گیا دیکہا کہ آسمان اوسی قدر بلند ہی کہ زمین سی
تہا متحیر ہوا اور کہا کہ کیا تدبیر کیا چاہیی آخرالامر دوسری دن وہ سب گر پڑا اور بہت سی خلائق
ہلاک ہوئی بسبب اسکی نمرود نی غصہ مین آکر کہا کہ مین آسمان پر جاکر خدای ابراہیم سی جنگ کرونگا
بعد اسکی چار کرگس کو پرورش کیا تا نہایت قوت دار ہوئی اور ایک صندوق چہار گوشہ تیار کیا
اور دو دروازی اوسمین رکہی ایک اوپر اور ایک نیچی اور چہار طرف اوسکی چار نیزی نصب کئی
اور اون کرگسونکو چند روز گرسنہ رکہا اور چار مردی اوپر باندہ دئی اور اون کی
جسم مین صندوق کو باندہا بسبب گرسنگی کی اوس صندوق کو پرواز مین لائی آپ اور ایک
رفیق اوسمین بیٹہا بعد ایک شبانہ روز کی دروازی بالا کو کہولکر دیکہا کہ آسمان اوسیطرح
ہی نیچی سی کہا کہ دریائین سی دیکہہ کہ زمین کسقدر دور ہی اوسنی کہا کہ سوائی پانی کی کچہہ
نظر نہین آتا بعد اسکی ایک شبانہ روز اور اوپر گیا پہر اوسی حال پر آسمانکو دیکہا اور جانب زمین
مین دہوان اور تاریکی دیکہی گہبرایا اور کہا کہ ان کرگسونکو اوپر نیزونکی باندہوا اور مردونکو
نیچی تاکہ وہ کرگسین طرف زمین کی رخ کرین لکہا ہی وقت نیچی آنی کی آواز ہیبت اون کرگسون
کی ظاہر ہوئی کہ کوہہائی بزرگ شق ہوجائین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ [illegible] سی [illegible]

طرف آسمانکی پہنچیگا وہ چون آلودہ بہرا اوسوقت کہا اوسنی کہ کار آسمان ہوچکا اور لکہا ہی کہ وہ تیر ایک مچہلی پر لگا تہا کہ وہ مچہلی دریامین ہی وہ دریا مابین زمین و آسمان ہی قولہ مِنْ قَطِرَانٍ وَتَغْشَى وُجُوهَهُمُ قطران ایک روغن سیاہ ہی کہ شتر خارشتی کو ملتی ہین کہ اوسکی حدتسی خارش دور ہوجاتی ہی تکملہ کلمہ طیبہ آٹہہ حرف ہین زبر اوس کا نوسی گیارہ حرف ہین ہین و بینات اوس کا ایک سے ستہتر ہوتی ہین اور مجموع اوس کا ایک ہزار اٹہاسی نکلی اوس سے یہہ عبارت دعوۃ المرسلین باسلامہم جلّ قولہ کشجرۃ طیبۃ نو حرف ہین بینات اوس کا نوسی ستہتر ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت ہی هی محمّد الامّی جلّ وقولہ وعمل چہہ حرف ہین بینات اوس کا ایک سی اسی نکلی اوس سی یہہ عبارت ہو علی الهادی جلّ قولہ کشجرۃ خبیثۃ دس حرف ہین زبر اوس کا دوہزار چارسی چھبیس نکلی اوس سی یہہ عبارت وهی غاصب حق آل محمّد الزکی فظالمہم قولہ نعمۃ اللہ آٹہہ حرف ہین بینات اوس کا تین سی ساٹہہ ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت علی الهادی وصی النبی مؤید اسکی یہہ روایت ہی کہ محمد بن یعقوب کہ اون نی ابا عبداللہ علیہ السلام سی روایت کی

آیاتها ۹۹ كلماتها ۶۵۴ سورة الحجر مكية حروفها ۲۷۱۰ ركوعها ۶

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع کرتا ہوں ساتھ نام خدای رحمن اور رحیم کے

الر تلك آيات الكتاب وقرآن مبين ○

الف اشارہ اسم الله و لام اشارہ جبرئیل اور را اشارہ رسول کی یہہ ہیں آیات اس کتاب کے اور قرآن ظاہر کی

ربما يود الذين كفروا لو كانوا مسلمين ○

بہت ہی کہ دوست رکھیں گی وہ لوگ کہ کافر ہوی کاش کہ ہوتی وہ مسلمان

ذرهم يأكلوا ويتمتعوا ويلههم الأمل فسوف

چھوڑ دے ای محمد ان کافروں کو کہا ویں اور فائدہ مند ہوں دنیا سے اور غفلت میں ڈالے اونکو آرزو دنیا کی

يعلمون ○ وما أهلكنا من قرية إلا ولها كتاب

پھر جانینگے بدے اعمال اپنے اور نہیں ہلاک کیا ہمنی کسی اہل دہ کو مگر یہہ کہ واسطے اوسکی ایک اجل

معلوم ○ ما تسبق من أمة أجلها وما يستأخرون ○

معلوم ہے نہیں سبقت کرتی کوئی امت مدت ہلاکت اپنی سی اور نہ طلب تاخیر کر سکتی ہے

وقالوا يا أيها الذي نزل عليه الذكر إنك لمجنون ○

اور کہا اون کافروں نے ای وہ شخص نازل کیا گیا اوپر اوسکی قرآن بدرستیکہ تو ہر آئنہ دیوانہ ہی

لو ما تأتينا بالملائكة إن كنت من الصادقين ○

کیوں نہیں لاتا تو واسطے ہمارے فرشتوں کو تا گواہی دیں تیرے اگر [illegible]

ربع الجزو الرابع عشر

مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ۝

نہین بہیجتی ہم ملائکہ کو مگر ساتہہ حق کی اور اگر نازل کرتی ہم ملائکہ کو تو نہوتی وہ اوسوقت مین مہلت دیے گئی

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

بدرستیکہ ہمنی نازل کیا قرآنکو اور بدرستیکہ ہم واسطے اوسکی نگہبانی کرنیوالے ہین اور البتہ تحقیق کہ بہیجا ہمنی رسولونکو

مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا

اگلی تیری ای محمد بیچ گروہ سابقین کی اور نہین آتی ہتی اونکو کوئی رسول سی مگر

كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ

تہی وہ ساتہہ اوسکی استہزا کرتی اسطرحسی لاتی ہین ہم قرآنکو بیچ دلہای

الْمُجْرِمِيْنَ ۝ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

گنہگارونکی حال آنکہ نہین ایمان لاتی وہ ساتہہ اوسکی اور تحقیق کہ گذری سنت خدا کی سابقین مین وہ ہلاک کرنا اونکا

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ

اور اگر کہولین ہم اوپر ان کفار کی ایک دروازہ آسمان سے پس ہونگی وہ بیچ اوسکی

يَعْرُجُوْنَ ۝ لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ۝ ع

کہ بالا جاتی مین طرف آسمانکی ہر آئینہ کہین گے وہ نہین ہی مگر یہہ کہ نشی مین لائی گئین آنکہین ہماری بلکہ ہم ایک گروہ ہین کہ جادو کی گئی

ابی ابن کعب نے حضرت پیغمبر سی روایت کی ہی کہ جو شخص اس سورہ کو پڑہی حق تعالی بعدد مہاجر اور انصار دس نیکیان اوسکی واسطی لکہتی ہی قولہ منظرین حاصل اسکا یہہ ہی کہ نازل کرنا ملائکہ کا نہین ہوتا مگر واسطی وحی کی یا عذاب کی جیسا کہ قوم ثمود نے آواز مہیب جبرئیل کو سنا اور دیکہا بہی اونکو پس اوسوقت مہلت نہین دی جاتی وہ اسواسطی کہ اگر آسمان سی نازل ہوتی بطریق خبر جبکہ کرتی کفار کو ساتہہ ایمان لانیکی اور یہہ منافی تکلیف ہی پس رہی واسطی ملائکہ کو نازل نکیا حق تعالی نے

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ۝

اور ہر آئنہ بتحقیق کہ کردانا ہمنے بیچ آسمانکی بارہ برج اور زینت دی ہمنی اون آسمانکو ساتھ ستارونکی اسطی دیکھنے والونکی اور

حَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ

نگاہ رکھا ہمنی اون آسمانونکو ہر شیطان راندے ہوئی سے مگر وہ شیطان کہ چوری سے آسمان کی

السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا

سنے کو پس تعاقب کری اوسکا بعد ظہور محمد کی شعلہ آتش ظاہر اور زمین کو بچھایا ہمنے

وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ۝

اور ڈالے ہمنی بیچ اوسکی زمین کے کوہہای بلند اور رجمایا ہمنے بیچ اوسکی ہر چیز موزون مثل طلا و نقرہ وغیرہ

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ۝

اور کردانا ہمنے واسطی تمہارے بیچ اوسکی اسباب معیشت کے اور نیز کردانا ہمنی اوس شخص کو کہ نہین ہو تم واسطے اوسکی روزی دینے والے

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ

اور نہین ہے کوئی چیز مگر یہہ کہ نزدیک ہمارے خزائن اوسکی ہین اور نہین نازل کرتی ہم اوسکو مگر ساتھ اندازہ

مَّعْلُوْمٍ ۝ وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ

معلوم کے اور بہیجا ہمنے ہواؤنکو بارور کرنی والی درختونکی پس نازل کیا ہمنی آسمان سے

مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ۝ وَاِنَّا لَنَحْنُ

پانیکو پس پلایا ہمنی تمکو وہ پانی اور نہین ہو تم واسطے اوسکی ذخیرہ کرنیوالے اور مقرر بسبکہ ہم ہر آئنہ

نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْنَا

زندہ کرتی ہین اور مارتے ہین اور ہم ہین کہ باقی رہنی والی ہین اور ہر آئنہ بتحقیق کہ جانتے ہین ہم

الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ ۝ وَ

آگے لوگوں کو تم میں سے اور ہر آئینہ تحقیق کہ جانتے ہیں ہم باقی ماندہ کا کو پیچھے اور

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝ وَلَقَدْ خَلَقْنَا

بدرستیکہ پروردگار تیرا وہ ہے کہ جمع کریگا خلائق کو بدرستیکہ وہ درست کردار اور دانا ہے اور ہر آئینہ تحقیق کہ پیدا کیا ہم نے

الْإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ۝ وَالْجَانَّ

آدم کو مٹی خشک سے کہ وہ از جنس گل سیاہ ہے کہ وہ تصویر کی گئی ہے اور پیدا کر جن کو کہ نام جان تھا

خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ مِن نَّارِ السَّمُومِ ۝ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ

پیدا کیا ہم نے اسکو پیش از خلق آدم کے آتش سوزندہ سے اور یاد کر ای محمد وقتیکہ کہا پروردگار تیرے نے

لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِّن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ۝

واسطے ملائکہ کی بدرستیکہ میں پیدا کرنیوالا ہوں آدم کو گل خشک سے کہ گل سیاہ رنگ صورت دار ہے

فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ۝

پس جس وقت کیا درست کیا میں نے اسکی صورت آدم کو اور لاؤں میں بیچ اسکی روح مخلوق اپنی کو پس جھکو تم ای ملائکہ واسطے آدم کی درحالیکہ سجدہ کرنیوالے

فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ۝ إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ أَن

پس سجدہ کیا فرشتوں نے سب نے مگر ابلیس نے کہ انکار کیا اس بات کا

يَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ ۝ قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا لَكَ أَلَّا تَكُونَ مَعَ

کہ ہو وہ سجدہ کرنیوالوں سے کہا ای ابلیس کیا ہے یہ کہ نہو تو ساتھ

السَّاجِدِينَ ۝ قَالَ لَمْ أَكُن لِّأَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُ مِن صَلْصَالٍ

سجدہ کرنیوالوں کی کہا ابلیس نے نہیں ہوں میں تا کہ سجدہ کروں میں واسطے آدم کی کہ پیدا کیا تو نے آدم کو گل خشک سے

مِنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ۝ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ۝

کہ وہ جنس گل سے یا رنگ صورت دار سے ہی کہا خدا نے پس باہر جا تو اس آسمان سے بدرستیکہ تو دور کیا گیا ہے رحمت سے

وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ۝ قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي

اور بدرستیکہ اوپر تیرے دوری رحمت سے ہی روز جزا تک کہا ابلیس نے پروردگار میرے پس مہلت دے مجھکو

إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ۝ إِلَىٰ يَوْمِ

تا اوس روز کہ لوگ برانگیختہ ہوون کہا خدا نے پس بدرستیکہ تو مہلت دی ہو دن سے تا روز

الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ۝ قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ

وقت معلوم کی کہا ابلیس نے کہ رب میرے بسبب دور کرنی تیری کی رحمت سے مجھکو ہر آئینہ زینت دونگا مین واسطے اونکی

فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ

بیچ زمین کے اور ہر آئینہ گمراہ کرونگا مین اون سبکو مگر بندگان تیری کو اون مین سے

الْمُخْلَصِينَ ۝ قَالَ هَٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ۝ إِنَّ عِبَادِي

کہ خالص کئی گئی ہین کہا خدا نے یہہ طریق مخلصون کا راہ حق ہے کہ لازم ہی اوپر میری رجوع اوسکی طرف میری بدرستیکہ بندگان میرے

لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ

نہین ہے واسطے تیرے اوپر اونکی تسلط مگر وہ شخص کہ متابعت کری تیری گمراہون سے

وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ

اور بدرستیکہ جہنم وعدہ گاہ اون سب کے ہی کہ واسطے اوسکی سات دروازے ہین

لِّكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ

واسطے ہر دروازے کی اور نہین گمراہون سے ایک گروہ ہی کہ قسمت کیا گیا ہی

قوله ومن لستم له برازقين مراد اس سے یہہ ہے کہ واسطے تمہارے تمہین دیے اولاد
اور خدمت کار اور کنیزان وغیرہ سے قوله من صلصال من حمإ مسنون
معنے صلصال کے گل خشک کے ہین کہ وہ پکائی نہ گئی ہو اور حمإ گل سیاہ ہے اور معنے مسنون
کے تصویر کردہ شدہ کے ہین کہ اوس سے شکل تیار ہوئی آدم کی قابل داخل کرنے روح کے اور
داخل کیا معنی روح پیدا کی ہوئی اپنی کو اور روح پڑنے سے آدم زندہ ہوئے قوله سبعة ابواب
دوزخ کے سات در ہین کہ ہر در مین ایک گروہ جاوینگے پہلا طبقہ جہنم ہے کہ وہ جاے گنہ گاران
توحید ہے اور دوسرا طبقہ لظی ہے کہ مقام ترسایان ہے اور تیسرا حطمہ کہ ماوای یہودان ہے اور چہارم سعیر کہ
مکان ستارہ پرست ہے اور پنجم سقر کہ جاے گبرونکا ہے اور چھٹا جحیم کہ محل مشرکان ہے اور ساتوان ہاویہ کہ وہ درجہ
پایان ہے کہ جاے جمیع منافقین سے مروی ہے کہ رسول خدا مسجد مین تنہا نماز پڑہتے تھے کہ ایک زن عرابیہ آئی اور اقتدا ساتھ
آنحضرت کے کی ہر گاہ آنحضرت نے اس آیہ کو تلاوت کیا اوس عورت نے نعرہ مارا اور بیہوش ہو کر گر پڑی ہر گاہ
جناب نماز سے فارغ ہوئے فرمایا کہ پانی اسکے مونہہ پر چھڑکو جب ہوش مین آئی کہا اوسنے کہ واویلاہ ہر عضو میرا منقسم
ہو گا ساتھہ ہر در کے رہائی نہ ملیگی دوزخ سے حضرت نے فرمایا کہ خطر تجھ کو نہین ہے بلکہ ہر فرقہ ایک در مین معذب ہو گا بعد اسکے
اوس عورت نے کہا کہ مین سات غلام رکھتی ہون تم گواہ ہو کہ اُن سبکو آزاد کیا واسطے ہر ایک در دوزخ کے جبرئیل نازل ہوے
اور کہا کہ یا رسول اللہ بشارت دیجیے اس عورت کو کہ حقتعالی نے تمام در دوزخ کے تجھ پر حرام کیے اور در بہشت تجھ پر کشادہ کیے

ان المتقين في جنات وعيون ادخلوها بسلام امنين ونزعنا

بدرستیکہ پرہیزگار بیچ جنتونکے ہین اور چشمونکے ہین داخل ہو تم اونمین ساتھہ سلامتی کے در حالیکہ امن مین ہو اور نکالتے ہین ہم

ما في صدورهم من غل اخوانا على سرر متقابلين لا يمسهم فيها

جو کچھ بیچ سینون انکے ہے حسد سے حالیکہ برادران ہونگے بیٹھے تختونکے روبروے یکدیگر نہین پہنچیگا انکو بیچ اوسکے تعب

بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○

شہر کی کہ نہین ہوتم پہونچنی والی اوسکی مگر ساتہہ رنج اور سختی جانکی تحقیق پروردگار تمہارا البتہ مہربان ہے اور رحمت کنندہ

وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً وَّيَخْلُقُ مَا لَا

اور پیدا کیا اسپ اور استر اور خر کو تاکہ سوار ہو تم اوسپر اور آرایش کرو اور پیدا کرتا ہی وہ چیز کہ نہین

تَعْلَمُوْنَ ○ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ وَّلَوْ شَآءَ

جانتی ہو تم اور اوپر خدا کی ہی بتلانا راہ نیک کا اور بعضی اونہین راہ سی کج ہی اگر چاہتا خدا

لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ○

ہر آئینہ ہدایت کرتا سبکو

ع

ابی بن کعب نی پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ سی روایت کی ہی کہ جو شخص اس سوریکو پڑہی حق تعالی

حساب اوس سی نہین لیتا اور اوسکو اجر نیک دیتا ہی اور محمد بن مسلم نی ابی جعفر علیہ السلام سے

روایت کی ہی کہ جو شخص ہر ماہ اس سوریکو پڑہی حق تعالی ستر انواع کی بلا کی اوس سی دور

کرتا ہی کہ کمترین اوسکا جنون اور جذام اور برص ہے اور مسکن اوسکا جنت عدن ہی کہ بہترین مواضع بہشت ہے

منقول ہی کہ جسوقت آیہ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ حق تعالی نی نازل کی

کافرون نی بایکدیگر کلام کیا کہ محمد کہتی ہین کہ قیامت نزدیک ہوئی ہی پس بعضے

ہوکر چندروز ترک شرک اور انکار کا کیا اور منتظر رہی ہرگاہ کہ اثر نپایا پہر سر عناد اور کفر پر ہوئے

اوسوقتمین یہہ آیت نازل ہوئی اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ یعنی قریب

ہوا ہی وسطی لوگونکی حساب اونکا درحالیکہ وی بیچ غفلت کی اعراض کرنی والی ہین بعد نزول

آیہ کی خوفناک ہوتی اور مترصد اوسکی رہی جب آثار اوسکی ظاہر نہوتی زبان استہزا دراز کی

اور کہا اونہون نی کہ ہمید جو کچہہ کہ کہتا تہا تمنی اثر اوسکا ظاہر نہوا یہہ آیہ نازل ہوا أتى أمر الله
فلا تستعجلوه سبحانه وتعالى عما يشركون الخ نزدیک ہوا ہی حکم خدا کا کہ ساتہہ قائم ہونی
قیامت کی یا ساتہہ عذاب کفار کی پس جلدی نکرو اوسمین پاک ہی وہ خدا اور برتر ہی اوس چیز سی کہ
شریک لاتی ہین وہ بہیجتا ہی فرشتونکو بوحی یا بقرآن کہ سبب حیات دلونکی ہی اور بعضی کہتی ہین یا
کہ مراد روح سی جبرئیل ہی یعنی ملایکہ ہمراہ جبرئیل نازل ہوتی فرمان حق تعالی سی جس شخص پر کہ چاہتا ہے
بندگان اپنی سی اور کہتی ہین وہی فرشتی کہ اعلام و آگاہ کرو بدرستی کہ شان یہہ ہی کہ نہین
کوئی خدا مگر ہم ہین پس ڈرو تم مجہسی کہ پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو ساتہہ حق کی ساتہہ حکمت درست
اور غرض صحیح کی اور برتر ہی اوس چیز سی کہ شریک واسطے اوسکی کرتی ہین اور پیدا کیا انسانکو نطفہ
اور مراد نطفہ سی آب منی ہی پس ناگاہ وہی انسان خصومت کرنی والا ہوتا ہی ظاہر امراد
اس سی ابی ابن خلف ہی کہ استخوان کہنہ اور بوسیدہ آدمی کا نزدیک پیغمبر کی لایا اور کہا
کہ کسطرحسی اسکو زندہ کر سکتی ہین حق تعالی نی اوسوقت آیت بہیجی کہ جسطرحسی کہ ہمنی انسانکو نطفہ سی پیدا
کیا اسطرحسی ہم استخوانہای کہنہ کو بہی زندہ کر سکتی ہین اور پیدا کیا ہمنی چارپایونکو واسطی تمہاری کہ بیچ اونکی
پوشش ہی پشم وغیرہ سی اور منفعتہای دیگر ہین مثل شیر اور کرایہ اور سواری اور تجارت وغیرہ سی اور واسطی تمہاری
بیچ اونکی زینت ہی جسوقت کہ لاتی ہین وہ واسطی رات کی چراگاہ سی اور جسوقت کہ لیجاتی ہین چراگاہ کو اور اوٹہاتی ہین
بارہای گران تمہاری طرف اوس شہر کی کہ نتہی تم پہونچانیوالے اوسکو مگر بسختی نفس تمہاری بدرستیکہ رب تمہارا مہربان اور رحیم ہی قولہ تعالی و
زینۃ ویخلق ما لا تعلمون یعنی پیدا کیا حق تعالی نی قسم اسپ اور شتر اور خر کو تا منتفع ہو سوار اونکی اور زینت سی یعنی
ہولی تمہاری اور آرائش قولہ تعالی ولو شاء لہدیکم اجمعین یعنی اگر ارادہ کرتا خدا راہ نمائی اونکی کو بطریق جبر اور اکراہ ہر آئینہ راہ نمای
کرتا لیکن یہہ امر منافی تکلیف اور خلاف حکمت اور مصلحت ہے اسواسطی کہ اس ہنگام مین امتحان اور آزمایش باقی نرہے

هُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ

اور اللہ ایسا ہی کہ نازل کیا آسمان سی پانیکو واسطی تمہاری اوس سی پینا ہی اور اوس سی

شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُوْنَ ○ يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ

درخت ہین کہ بیچ اوسکی چراتی ہو اور پیدا کرتا ہی واسطی تمہاری سبب اوسکی زراعت کو اور زیتون کو

وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً

اور درخت خرما اور تاک انگور کو اور ہر ثمرات سی بدرستی بیچ اسکے ہر آینہ نشانی واسطی اوس

لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَ

قوم کے کہ فکر اور تامل کرتی ہین اور مسخر کیا واسطی تمہاری شب اور روز اور خورشید اور

الْقَمَرَ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

ماہ کو اور ستاری تابع کئی گئی ہین بحکم اوسی خدا کے بدرستی کہ بیچ اسکی ہر آینہ نشانیان ہین

لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○ وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا

واسطی اوس قوم کی کہ عقل مند ہین اور اوس چیز کو کہ پیدا کیا واسطی تمہاری بیچ زمین کی در حالیکہ مختلف ہین

اَلْوَانُهٗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ○ وَهُوَ الَّذِيْ

رنگہا اوسکی بدرستی کہ بیچ اسکی ہر آینہ نشانی ہی واسطی اوس قوم کی کہ فکر کرتی ہین اور وہ خالق ایسا ہے

سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ

کہ مسخر کیا دریا کو تا کہ کہاو تم اوسی دریا سی گوشت تازہ یعنی ماہی اور تاکہ نکالو تم اوس سی

حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَ

زیور کو کہ پہنتی ہو تم اوسکو اور دیکھتا ہی تو کشتیونکو کہ جاری ہین بیچ اوسکی اور

لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ○ وَأَلْقَى فِي

تاکہ طلب کرو تم روزی کو فضل اوسکی سی اور شاید کہ تم شکر کرو   اور پیدا کیا بیچ

الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَعَلَّكُمْ

زمین کی کوہہای بلند کو یہہ کہ متحرک نکری سی تمکو زمین اور پیدا کیا نہرین اور راہون کو شاید کہ تم

تَهْتَدُونَ ○ وَعَلَامَاتٍ ۚ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ○ أَفَمَنْ

ہدایت پاؤ   اور پیدا کیا نشانیوں کو اور بسبب ستارےکی لوگ ہی ہدایت پاتی ہین آیا پس وہ شخص ہے

يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ ۗ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ○ وَإِنْ تَعُدُّوا

کہ پیدا کرتا ہی   آیا پس   نہیں سمجھتی تم   اور اگر شمار کرو تم

نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ○ وَاللَّهُ

نعمت خدا کو نہ شمار کرسکو گی اوسکو بدرستیکہ خدا البتہ بخشنے والا ہی اور رحیم ہی   اور خدا

يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ○ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ

جانتا ہی اوس چیز کو کہ چھپاتے ہو تم اور اوس چیز کو کہ ظاہر کرتے ہو تم اور وہ لوگ کہ عبادت کرتے ہین

دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ○ أَمْوَاتٌ

ورای خدا کی نہیں پیدا کرتی ہین کچھہ اور وے اصنام پیدا کئی گئی ہین   یہہ اموات ہین

غَيْرُ أَحْيَاءٍ ۖ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ○

نہ زندہ   اور نہیں   جانتے ہین وہ کہ کب برانگیختہ ہونگی

ع

قوله منه شراب الخ یعنی منافع بارانسی مینہ ہی او جمادات کا ہی وغیرہ کی فیہ تسیمون مشتق ہی سوم سی و معنی اسکی چرانیکی قوله والنجوم مسخرات بامره الخ معنی اس آیہ مین دو احتمال ہین کہ تم انکو گا

ہیں سخر اور رام ہو بامر اوس خدا کی کہ چر دور دکار سبکا ہی اور حفص نی بالضم پڑہا ہی یعنی ستاری

تابع کئی گئی ہیں ساتھ امر اپنی کی اس صورت مین مسخرات صفت نجوم ہی صورت اول مین مفعول ثانی ہی

فعل محذوف کا وہ یہہ ہی جعل النجوم مسخرات بامرہ **قوله وما ذرا لكم** عطف ہی الليل پر ہی یعنی مسخر کیا

واسطی تمہاری لیل وغیرہا اور اوس چیز کو کہ پیدا کیا ہی واسطی تمہاری بیچ زمین کی سایر حیوانات

نباتات ومعدنیات سی درحالیکہ مختلف ہین ہیئت واشکال اور اقسام رکہتا ہی اونکی **قوله سخر البحر**

سہل اور آسان کیا دریا کو اس حیثیت سی کہ منافع اوسکی سی فائدہ مند ہو **قوله وترى الفلك مواخر** جمع

ماخر بر وزن فواعل یعنی جاری ہونی والی کہ شق اور چاک کرتی ہی پانیکو عرب مین بولتی ہین

مخرت السفينة مخرا ومخورا جسوقت کہ جاری ہو کشتی پس چاک کرتی ہی پانیکو سینہ اپنی

ساتھ آواز کی یعنی دیکھتا تو کشتیونکو شگافندہ آب بیچ دریا کی **قوله رواسى** مراد اس سی

کوہہای بلند ہین اور وجہ اسکی یہہ ہی کہ ہر گاہ حق تعالی نی زمین کو پیدا کیا متحرک تھی ملائکہ

نی عرض کی کہ یہہ بساط بسبب حرکت کی جائی قرار کسی چیز کی نہین ہو سکتی لہذا حق تعالی نی

کوہہای بلند کو پیدا کیا تا زمین حرکت سی سکوت مین آوی **قوله وبالنجم هم يهتدون** یعنی ساتھ

ستاری کی راہ پاتی ہین قتادہ سی منقول ہی کہ ستارکان تین چیز کی واسطی مخلوق ہین

مین ایک یہہ ہی کہ زینت آسمان اور دوسری رجم شیاطین ہوتی اور تیسری نشانیان

کہ بسبب اوسکی راہ لیتی ہین دریامین اور خشکی مین **قوله افمن يخلق** آہ یعنی مشرکین آیا نہین جانتی ہین

کہ حق تعالی خالق ہی اور اصنام خالق نہین ہین پس شبیہ خالق کی اصنام سی کیا کہ جو خالق نہین اور جو ہی کہ وہ اصنام خود مخلوق ہین

الٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ

خدا تمہارا خدا ہی واحد ہی پس وہ لوگ کہ نہین ایمان لاتی ساتھ آخرت کی قلوب اونکی

مُنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُسْتَكْبِرُوْنَ ۝ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا

انکار کرنی والی ہین اور وہی سرکشی کرتی ہین یعنی بتحقیق خدا جانتا ہی اوس امر کو

يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۗ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ۝

کہ چھپاتی ہین او اوس چیز کو کہ ظاہر کرتی ہین و بدرستی کہ خدا نہین دوست رکھتا ہی غرور کرنی والی کو

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

اور جس وقت کہ کہا گیا واسطی اونہین کفار کی کس چیز کو نازل کیا ہے رب تمہاری نی کہا اونہا دہنون قصہ ہاسی سابقین

لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ

تاکہ اوٹہاوین وہ گناہان اپنی کو بتمامہ روز قیامت مین اور بعضی گناہ اون لوگون کی

يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝ ع

کہ گمراہ کرتی ہین اونکو بغیر دانش کی آگاہ ہو بری وہ چیز کہ جو اوٹہاتی ہین اور

قولہ لیحملوا اوزارہم یعنی تاکہ اوٹہاوین بار گناہون اپنی کو تمام کمال روز رستخیز مین اور اوٹہاوین بعضی گناہ اون لوگون کی کہ گمراہ کیا ہی اونکو بدون علم کی یعنی یا بعین نہین جانتی تہی رو سا انکی گمراہ کرتی ہین

قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ

بدرستی مکر کیا اون لوگون نی کہ قبل انسی تہی پس آیا حکم خدا کا بنا اونکی کی

الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ

بیخ اوسکی سی پس گرے اوپر اونکی چہت جانب فوق سی اور آیا اونکو

الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

عذاب اس حیثیت سی کہ نہ جانتے تہی وہ بعد اسکی روز قیامت مین

يُخْزِيهِمْ وَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تُشَاقُّونَ

رسوا کریگا اونکو اور کہیگا کہاں ہیں شریک ہمارے ایسے وہ کہ تھے تم منازعت کرتے

فِيهِمْ قَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ إِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوءَ

بیچ انکی کہا اون لوگوں نے کہ صاحبان علم تھے بدرستی کہ رسوائی آجکے دن اور برے

عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ

اوپر کافروں کے ہی ایسے وہ کہ وفات دیتے ہیں اونکو ملائکہ درحالیکہ ستم کرنے والے ہیں نفسوں اپنی

فَأَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِن سُوءٍ بَلَىٰ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ

پس اتصال کیا صلح کا کہ نہیں تھے کہ ہم عمل کرتے تھے برائی کہیں کی فرشتے کہیں گے ہاں بدرستیکہ خدا عالم ہے

بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ فَادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا

ساتھ اوس چیز کی کہ تھے عمل کرتے تھے پس داخل ہو تم دروازہائے جہنم میں درحالیکہ ہمیشہ رہنے والے بیچ اوسکے

فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ۝ وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنزَلَ

پس ہر آئنہ برے ہی جا ہی متکبرین کے اور کہا گیا واسطے اون لوگوں کے کہ ڈرتے ہیں کس چیز کو نازل کیا

رَبُّكُمْ قَالُوا خَيْرًا لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا

رب تمہارے نے کہا اونہوں نے نیکی کو واسطے اون لوگوں کے کہ نیکی کی اونہوں نے بیچ اس دنیا کے

حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ ۝ جَنَّاتُ

اجر نیک ہی اور ہر آئنہ دار آخرت بہتر ہی اور ہر آئنہ بہتر ہی گھر متقیوں کا کہ وہ جنات

عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَهُمْ

عدن ہیں کہ داخل ہوتے ہیں اوسمیں جاری ہیں نیچے اوسکے نہریں واسطے اونکی

فِيهَا مَا يَشَاۤءُونَ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِينَ ○ الَّذِينَ

بیچ اوسکی جو کچھ چاہتی ہین اور اسیطرح جزا دیتا ہی خدا متقیون کو ایسی وہ کہ

تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰۤئِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ

وفات دیتی ہین اونکو ملائکہ درحالیکہ پاکیزہ ہین کہتی ہین فرشتی سلام ہی اوپر تمہارے

ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ○ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا

داخل ہو تم جنت مین بسبب اوس چیز کی کہ تہی عمل کرتی تم نہیں منتظر ہین کفار مگر یہہ کہ

أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلٰۤئِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ أَمْرُ رَبِّكَ كَذٰلِكَ فَعَلَ

یہہ کہ آوین اونکو بعض ارواح یا آوے حکم رب تیرے کا حسب حسی کہ کیا

الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ○

اون لوگون نے کہ آگی اون کے تہی اور نہین ظلم کیا اونکو خدا نے لیکن تہی نفوس اونکی ظلم کرتے ہوئے

فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ○ ع

پس پہنچی اونکو بدی اوس چیز کی کہ عمل کیا تہا اور گہیرا اونکو اوس چیز نے کہ تہی ساتہہ اوسکی ہنسی کرتے

قولہ فخر علیہم السقف یعنی پس گر پڑی اوپر اونکی سقف جانب فوق سی یعنی جو کہ اول منزل اونکی
مستحکم بنائی تہا ہائی اونکی کی ہو پس گر پڑی اوپر اونکی سقف مکانکی و نزدیک بعضی کی مراد اوس سے
بنای صرح یعنی قصر نمرود کہ بابل مین بنایا تہا کہ ارتفاع اوسکا پانچہزار گز کا تہا اور بعضی کہتی ہین فرسخ کا عرض اوسکا
تا استظام ہووے اوسکا بناسا کرے مثل اسکے کہ خدا ابراہیم مطلع ہو اور ساتہہ اوسکی مقابلہ کرے بعد تمام اوسکی کو ماند
چلی کہ بنا کو بیچ و بنیاد او کہا لیا اور سر اوس بنا کو دریا مین ڈالا اور بانی کو خانہای نمرود یان کر لیا اور ایک آواز
پیدا ہو کہ ہجت آزار کی ابنای نمرود مختلف ہو او ہر قوم ساتہہ ایک بات کی شروع تکلم کیا کہ ہر ایک دوسرا کا

اونکا زبان دیگر کو نہین جانتا تہا از انجملہ بہتر زبان مختلف دنیا مین ظاہر ہوئین قولہ من حیث
لا یشعرون یعنی آیا اونکو عذاب اس حیثیت سی کہ نہ جانتی ہتی وہ اور فارغ البال ہتی اور گمان
نرکہتی ہتی نزول اس عذاب سی اور بعضی نی نقل کیا ہی کہ مراد اس عذاب سی پشہ ہی کہ لشکر نمرود پر مسلط
کیا ہی اور لباب مین ذکر کیا ہی کہ حق تعالی نی مبتلا کیا نمرود کو ایک پشہ سی کہ ناک اوسکی مین داخل
ہوا اور مغز سر اوسکی مین قرار کیا اور بزرگ ہوا اور چارسی برس اوس موضع مین رہا اور اس مدت مین
ہمیشہ سر پر اوسکی ضربت مارتی تہی تا فی الجملہ آرام پاتا تہا قولہ فالقوا السلم یعنی جبکہ اعوان ملک
الموت قبض ارواح کرتی ہین اوس وقت مین کہ درحالیکہ ستمکار ہین اوپر نفسہای اپنی کی بسبب کفر کی پس
صلح کرتی ہین بیچ اقرار ربوبیت خداوند عالم کی اور کہنی لگی ہم عمل بد نکرتی تہی کہا فرشتون
نی کہ تم کافر اور معصیت کرتی تہی بدرستیکہ خدا دانا ہی اوس چیز کہ عمل مین لاتی تہی تم قولہ فادخلوا ابواب
جہنم یعنی فرشتی کہین کی کہ پس داخل ہو تم دروازہای جہنم مین بیچ درجات جہنم مین درحالیکہ ہمیشہ رہنی والی
ہو قولہ وقیل للذین اتقوا ماذا انزل ربکم یعنی کہا گیا واسطی مومنونکی کہ کیا چیز نازل کی پروردگار تمہاری
نی کہا اونہون نی کہ نازل کیا جمیع حسنات کو مراد اوس سی قرآن ہی کہ جامع جمیع خیرات اور حسنات اور برکات دنیا
اور آخرت مین مروی ہی کہ علمای عرب موسم حج مین ایک شخص بہیجتی تہی تا خبر حضرت رسالت پناہ کی تحقیق کرکی انکو پہنچاوین
ہر گاہ وہ لوگ کفار سی پوچہتی تہی کہ محمد پر کیا چیز نازل ہوتی ہی جواب دیتی تہی کہ افسانہا گذشتگان سی للذین احسنوا فی
ہذہ الدنیا یعنی واسطی اون لوگونکی کہ نیکی کرتی ہین اقوال و افعال مین یا کہتی ہین لا اله الا الله محمد
رسول الله جزا نیک ہی واسطی اونکی اور بنا برین معنی کی حسنة کو بضم و تنوین پڑہتی ہین قولہ تتوفاہم الملائکة یعنی وہ
لوگ کہ قبض ارواح انکی کرتی ہین ملائکہ درحالیکہ پاک ہین شرک اور عصیان سی کہتی ہین اونہین مومنین سی کہ سلام ہو تمپر یا سلامتی سی آئی ہو فرشتی
اور بعد سلام کی کہتی ہین کہ داخل ہو جنت مین بسبب اعمال خیر کی مروی ہی کہ جسوقت روح مومن کی حلقوم کو پہنچتی ہی فرشتہ کہتا ہی السلام علیک

یا ولی اللہ قولہ ھل ینظرون یعنی کفار منتظر ہین سوا اسکے کہ تحقیق پہنچے فرشتگان عذاب اور واسطی قبض ارواح کی ونیکی
آوی حکم خدا ساتہہ عذاب کی وسو تمین ملتجی ہون و رام حقتعالے کو اقبال کرین جسطرح کہ سابقین انکی عمل مین لاچکی

وَقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا عَبَدْنَا مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ

اور کہا اون لوگون نے کہ شرک لائے ہین اگر چاہتا خدا نہ عبادت کرتی ہم سوائے اوسکی کسی چیز کو

نَّحْنُ وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ

ہم اور نہ پدران ہمارے۔ اور نہ حرام کرتی ہم سوائے اوسکی کسی چیز کو اسیطرحسے کیا ہی اون لوگون نے

مِن قَبْلِهِمْ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ○ وَلَقَدْ بَعَثْنَا

کہ قبل انکی تہی پس نہین ہے اوپر رسولونکی مگر پہنچانا ظاہر اور ہر آینہ بتحقیق بہیجا ہمنے

فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ

بیچ ہر امت کی رسول کو یہہ کہ عبادت کرو خدا کی اور پرہیز کرو تم شیطان سے

فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ فَسِيرُوا

پس بعضی اون مین وہ شخص ہی کہ ہدایت کی خدا نے اور بعضی اون مین وہ ہین کہ واجب ہوا اوپر اوسکی گمراہی پس سیر کرو تم

فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ○ إِن تَحْرِصْ

بیچ زمین کی پس نظر کرو کیونکر ہوئی عاقبت تکذیب کرنیوالونکی اگر حرص کری تو

عَلَىٰ هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَن يُضِلُّ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ○

اوپر ہدایت اوسکی کی پس تحقیق کہ خدا نہین ہدایت کرتا ہی اوس شخص کو کہ گمراہ کرتا ہے بسبب ترک و نفاق کی اور نہین واسطے انکی کوئی یاری دینے

وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَن يَمُوتُ بَلَىٰ

اور قسم کہاتی ہین ... [illegible]

بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

آرہے یہہ وعدہ مبعوث ہونی کا اوپر اونکی ازروی حق کے ہی ولیکن اکثر مردمان نہین جانتے ہین

لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

تاکہ بیان کری واسطے اونکی اوس چیز کو کہ اختلاف کرتی تہی بیچ اوسکی اور تاکہ جانین وہ لوگ کہ کافر ہوے

اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ۝ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ

مقرر تحقیق وہی تہی دروغگو یون سے نہین ہے قول ہمارا واسطے کسی چیز کی جسوقت کہ ارادہ کرتی ہین ہم اوسکا

اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝

مگر یہہ کہ کہتی ہین واسطے اوسکی ہو پس ہو جاتا ہی

قولہ قَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا یعنی کہا اون لوگون نی کہ اگر خدا چاہتا نہ عبادت کرتی ہم غیر اوسکی کی نہ ہم نہ آبا و اجداد ہمارے حرام نکرتی بحکم اوسکی کسی چیز کو قولہ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ اسمو ضعمین لیقول مقدر محذوف ہے یعنی بیچا ہر امت مین اکر رسول تاکہ کہی ہی رسول اوس امت سے کہ عبادت کرو تم خدا کے اور پرہیز کرو تم شیطان سے قولہ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ یعنی یہہ برانگیختہ کرنا اسو اسطے ہے کہ تا بیان کری اور ظاہر کری واسطے اونہین کفار کی اوس چیز کو کہ جسمین اختلاف و نزاع کرتی تہی اور اسواسطے تاکہ جانین وہ لوگ کہ کافر ہوی بحقیقت کہ وہی کفار دروغگو تہی اپنی دعوی مین کہ خدا زندہ نہین کر سکتا ہی اور اسواسطے تا رد قول اونکی مین حق تعالی فرماتا ہے

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ

اور وہ لوگ کہ ہجرت کی اونہون نے بیچ راہ خدا کے بعد اوس چیز کے کہ ظلم کئی گئی تہی ہر آینہ جگہ دینگی ہم اونکو

فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۚ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝

بیچ دنیا کی نیکی کو اور ہر آینہ ثواب آخرۃ بزرگ ہی اگر ہوں کہ جانین وہ

الذين صبروا وعلى ربهم يتوكلون ○ وما ارسلنا

ایسے وہ لوگ کہ صبر کیا اونہون نے اور اوپر رب اپنے کی توکل کرتے ہین اور نہین بھیجا ہمنے

من قبلك الا رجالا نوحي اليهم فسئلوا اهل الذكر

آگے تیرے سے مگر آدمی کو کہ وحی کرتے تھے ہم طرف اونکی پس سوال کرو تم اہل کتاب سے

ان كنتم لا تعلمون ○ بالبينات والزبر وانزلنا اليك

اگر ہو تم نہین جانتے ہو تم ساتھ معجزات اور کتب کی اور نازل کیا ہمنے طرف تیرے

الذكر لتبين للناس ما نزل اليهم ولعلهم يتفكرون ○

قرآنکو تاکہ بیان کرے تو واسطے انسانکی اوس چیزکو کہ نازل کی گئی طرف اونکی اور شاید وہ فکر کرین

افامن الذين مكروا السيأت ان يخسف الله بهم

آیا پس امن ہو وہ لوگ کہ مکر کیا اونہون نے بدی سے بات سے کہ لیجا اللہ ساتھ اونکی

الارض او ياتيهم العذاب من حيث لا يشعرون ○

اندر زمین کے یا آوے اونکو عذاب اس حیثیت سے کہ نہین جانتے وہ

او ياخذهم في تقلبهم فما هم بمعجزين ○ او ياخذهم

یا لے اونکو بیچ معاملہ اونکی کے پس نہین ہین عاجز کرنیوالے خدا کی یا لے اونکو

على تخوف فان ربكم لرءوف رحيم ○ اولم يروا الى

اوپر خوف کے پس تحقیق کہ رب تمہارا ہر آئینہ مہربان ہے اور بخشاینده آیا نہین دیکھا کافرون نے طرف

ما خلق الله من شيء يتفيؤ ظلاله عن اليمين والشمائل

اوس چیز کے کہ پیدا کیا ہے اللہ نے کسی چیز سے گردش مین آتا ہے سایہ اونکا جانب راست اور چپ سے

سُجَّدًا لِلّٰہِ وَھُمْ دَاخِرُوْنَ ○ وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ

درحالیکہ سجدہ کرنیوالے ہین واسطے اللہ کے درحالیکہ وہ خوار ہین اور واسطے اللہ کے سجدہ کرتی ہی جو چیزین بیچ آسمانون کے ہین

وَمَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَھُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ

وقف لازم

اور جو کچھ بیچ زمین کے جنبش کرنیوالے حیوانات سے اور سجدہ کرتی ہین ملائکہ درحالیکہ وہ نہین سرکشی کرتی ہین

یَخَافُوْنَ رَبَّھُمْ مِّنْ فَوْقِھِمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ○

سجدہ ع

ڈرتی ہین وہ عذاب رب اپنے سی کہ نازل ہووا اوپر انکی سی اور بجا لاتی ہین وہی فرشتہ اوس چیز کو کہ امر کیجاتی ہین

قولہ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَیْءٍ الخ یعنی ہرشی کی پیدا کرنی مین کن کہنا ہمارا کفایت کرتا ہی یعنی جو شی

کہتی ہین ہم ہو پس ہوجاتا ہے قولہ فِی الدُّنْیَا یعنی دیا ہمنی اونکو دنیا مین بلدہ نیک

مراد اس سی مدینہ معظمہ ہی اور بعضون نی کہا ہی غنیمت نیک مراد ہی اور لفظ لَنُبَوِّئَنَّھُمْ

کی مشتق ہی تَبَوُّا سی اور معنی تبوا کی نازل کرنیکی ہین منزل مین چنانچہ کہا گیا ہی کہ معنی اسکی

لنبوئنھم کی مباءتہ حسنہ کی ہین قولہ اَلَّذِیْنَ صَبَرُوْا یعنی مہاجرین وہ لوگ ہین کہ

صبر کیا اونھون نی مفارقت وطن اور ایذا کفار پر منقول ہی کہ کفار قریش کہتی تہی کہ خدا

بزرگ ہی کہ بشر کو پیغمبری بہیجی بلکہ ملائکہ کو نازل کرتا تا خلق کو باسلام دعوت کرتی لہذا حقتعالے

در رد انکی مین فرماتا ہی قولہ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ یعنی نہین بہیجا ہمنی سالت نبیا کو یا محمد تم سی قبل مگر انکی امتون کو کہ

بزبان ملائکہ وحی بہیجتی تہی طرف اونکی اور حفص نی نون اور کسر حا پڑہا ہی اور بعضون نے

یا اور فتح حا سے پڑہا ہی قولہ فِیْ تَقَلُّبِھِمْ معنی تقلب کی بیچ لغت کی انقلاب کی

ہین ای مُنْقَلِبِیْنَ فِیْ مَتَاجِرِھِمْ یعنی درحالیکہ انقلاب کرتی معاملات تجارت

مین اور معنی تصرف ہی آیا ہی یعنی لی اونکو عذاب بیچ تصرف اونکی واسطی تجارت کی اور معنی

تردد کی بہی آئی ہین یعنی حالت آمد و شد اونکی مین واسطی تجارت کی حاصل یہہ ہی کہ ہنگام معاملہ
اور سودا اور تجارت کی کہ تردد کرتی ہین عذاب اونکو کہیر لی قولہ علی تخوف یعنی کہیر لی انکو
عذاب بنا بر خوف کی واوس عذاب سی کہ جسسے دہشت مین آئی ہین کے قولہ ظلاله عن الیمین
والشمائل سجدا لله وھم داخرون یعنی درحالیکہ وہی سایہ اونکی ذلیل و متواضع ہین اور مراد سجود
سی انقیاد اور فرمان برداری اور تفسیر زاہدی مین لکہا ہی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ کفار اگر باختیار
سجدہ نہین کرتی ہین سایہ اونکی بطبع مجہی سجدہ کرتی ہین اور حق یہہ ہی کہ سب اشیا خاضع اور خاشع
ہین اوسی کی واسطی قولہ من دابة یعنی جو کچہہ کہ زمین مین ہے حیوانات متحرک سی اور معنی دابہ کی
جنبندے کی ہین اور صاحب تبیان نی لکہا ہی کہ سجود دو نوع پر ہوتا ہی ایک سجدہ عبادت ہے کہ
وہ رکہنا زمین پر ہی پیشانی کا ازروی پرستش کی یہہ سجدہ ذوی العقول کا ہی و تذلل و خضوع
اور تسخیر سجدہ غیر عقلا ہی اور حضرت پیغمبر صلی الله علیه و آله سی منقول ہی کہ حق تعالی کی چند فرشتہ
ہین آسمان ہفتم پر کہ جسوقت سی پیدا ہوئی سجدہ مین ہین تا روز قیامت و نو دوش اونکی
اور پہلو اونکی لرزتی ہین خوف سی اور کوئی قطرہ اشک کا چشم اونکی سی جدا نہین ہوتا مگر یہہ
کہ فرشتہ اوس سی مخلوق ہوتا ہی جسوقت کہ روز قیامت ہیگا سر سجدہ سی اوٹہاوین گی
اور کہین کی بار خدایا عبادت تیری جسطرحسی کہ سزاوار ہی نہین کی قولہ من فوقهم
یعنی وڈرتی ہین فرشتی عذاب پروردگار اپنی سی کہ ناگاہ نازل ہو عذاب جانب فوق
اونکی سی اور مراد فوق سی جانب سر ہے تکملہ رکوع دوازدہم سیپارہ چہاردہم قولہ
اهل الذكر آٹہہ حرف ہین ہنیات اوسکی چار سی سولہ ہوتی ہین مطابق اوسکی
یہہ عبارت نکلی المصطفی وابن ابی طالب وآله

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

اور کہا خدا نے نہ لو تم دو خدا کو کہ نہیں ہی کوئی مگر وہی اللہ واحد

فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۝ وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ

پس تحقیق مجھسی خوف کرو تم اور واسطے اوسکی ہی وہ چیز کہ بیچ آسمانونکی اور زمین کے ہی اور واسطے اوسکی

الدِّيْنُ وَاصِبًا اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ۝ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ

دین درحالیکہ واجب و لازم ہے آیا پس غیر خدا کے ڈرتی ہو تم اور وہ چیز کہ پہنچی تمکو نعمت سی

فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْئَرُوْنَ ۝ ثُمَّ اِذَا

پس جانب خدا سے ہی بعد کی پہنچا تمکو ضرر پس طرف اوسیکی تضرع کرتی ہو بعد اسکی جس وقت

كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۝

دفع ہوتا ہے ضرر تمسی ناگاہ ایک گروہ تمسے ساتھ رب اپنے کی شرک کرتی ہین

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَ

تا کفران کرین ساتھ اوس چیز کی کہ دی ہمنے اونکو پس فائدہ مند ہو تم پس قریب ہے کہ جانو گی تم اور

يَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ تَاللّٰهِ

مقرر کرتی ہین واسطے اوس چیز کے کہ نہین جانتی ہین وہ ایک حصہ کو اوس چیز سے کہ روزی دی ہمنے اونکو قسم خدا کے

لَتُسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ۝ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ

ہرآئینہ پوچھی جاؤگی اوس چیز سے کہ تھی تم افترا کرتی اور کردانتی ہین واسطے اللہ کے بیٹیونکو

سُبْحٰنَهٗ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ

پاک ہی وہ خدا اور واسطے اونکی ہی جس چیز کو کہ آرزو کرتی ہین اولاد سے اور جب کہ بشارت دیا جاے ایک اونکا

بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۝ يَتَوَارٰى

ساتھہ دختر ہونیکی ہوتا ہے منہہ اوسکا سیاہ درحالیکہ وہی غصہ کرنیوالا ہوتا ہے پوشیدہ ہوتا ہے

مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ۭ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰي هُوْنٍ اَمْ

قوم سی ازجہت بدی اوس چیز کی کہ بشارت دیا گیا تہا ساتھہ اوس چیز کی آیا نگاہ رکھی ہی کو اوپر خواری کی

يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ لِلَّذِيْنَ

یا پوشیدہ کرتی ہین اوسکو بیچ خاک کی آگاہ ہو کہ بدہے وہ چیز کہ حکم کرتی ہین واسطی اون لوگونکی

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى

کہ نہین ایمان لاتے ساتھہ آخرت کی مثل بدہی اور واسطے اللہ کے مثل برترہے

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

اور وہی غالب حکم کنندہ ہی

قولہ تاللہ لتسئلن عما کنتم تفترون یعنی بافترا دروغ کہتی ہین کہ بت

خدا ہین اور زراعت اور چارپایون سی ایک حصہ اون بتون کی واسطی مقرر کیا ہی اور قرار

دیتی ہین واسطی اللہ کی دختران مراد اون سی بنی خزاعہ اور کنانہ ہین کہ وہ کہتی تہی کہ ملائکہ

دختران خدا ہین قولہ کظیم یعنی غصہ کرنی والا ہوتا ہی اوپر اہلیہ اپنی کی کہ کسواسطے

بیٹی پیدا ہوی پوشیدہ ہوتی ہین خویشان سی بسبب بدی اوس چیز کی کہ خبر دی گئی تہی ساتھہ

دختر ہونیکی قولہ الا ساء ما یحکمون یعنی آگاہ ہو بد ہی وہ چیز کہ حکم کرتے

ہین ساتھہ اوسکی یعنی عدم حرمت دختران بد ہی اور نسبت دینا انکا خدا سی یہہ ہی قبیح اور

ہی کفار ایام جاہلیت مین بیٹیونکو زندہ درگور کرتی تہی بعد ظہور اسلام حضرت رسالت پناہ کی

پناہ کی یہہ عادت قبیحہ برطرف ہوی اور فرزوق نامی ایک شخص تہا ہر کاہ مطلع ہوتا تہا کہ
کیسی کی کہر دختر پیدا ہوی چند شتر مدیہ کو بہیجتا تہا اوس دختر کو زندہ درکور کرین
قولہ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ یعنی وہ لوگ کہ نہین ایمان لاتی ساتہہ آخرت
کی مَثَلُ السَّوْءِ یعنی صفت بد ہی کہ وہ محتاج ہونا بطرف زن او رفرزند کی اور بد ہی اونکی اور مکروہ جاننا
دختر کا اور مارنا اوسکا بجہت سرزنش قوم کے اور خوف درویشی سی اور صفت
بالا ترہی واسطی خدا کی کہ احتیاج اسکو زن فرزند وغیرہ کی نہین ہے

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ
اور اگر لی الله لوگونکو ساتہہ کفر اونکی کی نہ چہوڑتا اوپر اوس زمین کی
دَابَّةٍ وَلَٰكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ
زندہ ولیکن مہلت دیتا ہے اونکو طرف موت مقرر کی پس جسوقت کہ آوی اجل اونکی
لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ۝ وَيَجْعَلُونَ
نہ تاخیر کر سکتی ہین اوسکو ایک ساعت اور نہ تقدم کر سکتی ہین اور کردانتی ہین
لِلَّهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ أَنَّ لَهُمُ
واسطے الله کے اوس چیز کو کہ کراہت رکہتی ہین اوس سے اور وصف کرتی ہین زبانین اونکی دروغ کو یہہ کہ واسطی اونکی
الْحُسْنَىٰ لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُمْ مُفْرَطُونَ ۝
بہشت ہے لازم ہی یہہ کہ واسطی اونکی ہی آگ اور بدرستیکہ وہ ہمیشہ رہنی والے ہین
تَاللَّهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ
بخدا ہر آئینہ بہیجا ہمنے پیغمبرونکو طرف امتونکی تیری آگی سی پس آراستہ کیا واسطے اونکی شیطان نی

أَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

اعمال بد اونکی کو پس دوستی شیطان دوست اونکا ہی وزرقیامت کو اور واسطے اونکی عذاب دردناک ہے

وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي

اور نہین نازل کیا ہمنے اوپر تیرے قرآنکو مگر تاکہ بیان کری تو واسطی اونکی اوس چیزکو

اخْتَلَفُوا فِيهِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝

کہ اختلاف کیا اونہون نے بیچ اوسکی اور واسطے ہدایت اور رحمت کے واسطی قوم کی کہ ایمان لاتے ہین

وَاللَّهُ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ

اور اللہ نے نازل کیا آسمان سے پانیکو پس زندہ کیا بسبب اوسکی زمین کو بعد

مَوْتِهَا إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ۝

خشکی کی بدرستیکہ بیچ اسکی ہر آئینہ نشانی ہی واسطے اوس قوم کی کہ سنتی ہین بانصاف

قولہ وَأَنَّهُمْ مُفْرَطُونَ یعنی فردای قیامت بدرستیکہ واسطی اونکی ہی دوزخ

اور بدرستیکہ اونکو مقدم کرینگی دخول جہنم مین اور ابن عباس سی مروی ہی کہ کہا ڈالی

جاوینگی آتش دوزخ مین یعنی حق تعالی انکو دوزخ مین رکہیگا اور ہرگز نہ نکالیگا جیسے

کہ کوئی کسی چیز کو فراموش کرتاہی اور کاہی خاطر اوسکی مین خطور نکری قولہ فَأَحْيَا بِهِ

الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا الخ یعنی زندہ کیا ساتہہ اوسی پانیکی زمین کو بعد مرگ

کی یعنی تازہ کیا زمین کو بانواع نباتات بعد پژمردگی اور خشکی کی

وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهِ

اور بدرستیکہ واسطے تمہارے بیچ چارپایونکی ہر آئینہ عبرت ہی پلاتی ہین ہم تمکو بعض اوس چیزسے بیچ شکم اونکی ہے

مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ

درمیان سرگین اور خون کی دودہ خالص کو درحالیکہ خوشگوار ہے واسطے پینے والونکی

وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ

اور کہلانی میوہ ہای خرما ہی اور تاکہائی انگور سی اور لیتی ہین اوس سی

سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ

نشہ کنندہ کو اور روزی نیک کو درستیکہ بیچ اسکی ہر آئینہ نشانی ہی واسطے اوس قوم کی عقل رکہتی ہین

وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا

اور وحی کی رب تیری نی طرف مکس شہد کی یہہ کہ لی تو کوہون سی گہرونکو

وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ ۝ ثُمَّ كُلِي مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ

اور درختون سی اور اوس چیز سی کہ بناتی ہین عمارات کو بعد اسکی کہا تو ہر میوون سی

فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ

پس راہ چل تو راہ رب اپنی کی درحالیکہ منقاد ہو نکلتا ہے پیٹہا اوسکی سی شربت

مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

کہ مختلف ہین رنگ اسکی بیچ اوسکی شفا ہے واسطے آدمیونکی درستیکہ بیچ اسکی

لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفَّاكُمْ

ہر آئینہ نشانی ہی واسطے اوس قوم کی کہ فکر کرتی ہین اور اللہ نی پیدا کیا تمکو بعد اسکی مارتا ہے تمکو

وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ

اور بعضی تم مین سی وہ شخص ہے کہ رد کیا جاتا ہے طرف خوارترین زندگی کی تاکہ نہ جانین وہ بعد

عِلْمٍ شَيْئًا اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝

دانش کی کسی چیز کو بدرستیکہ خدا دانا ہے اور قدرت رکھنی والا ہی

قولہ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ ابن عباس سی منقول ہی کہ ہر گاہ بہائم علف کہاتے
ہین اور شکم مین پختہ ہوتا ہی تین طبقی اوسمین پیدا ہوتی ہین اعلی اوسکا خون ہی کہ رگون مین
جاری ہوتا ہی اور اوسط اوسکا شکنبہ ہی اور اسفل اوسکا سرگین ہی قولہ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا
بالتحریک مست کنندہ کو کہتی ہین اور ضمیر منہ کی راجع ہی طرف ثمرات النخیل کے قولہ اَوْحٰی
رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ یعنی وحی کی رب تیری نی طرف مگس شہد کی کہ بناؤ تم سکاف کوہ مین
گھرونکو اور درختون مین اور مکانونمین اور کہاؤ تم ای مکہائی شہد ثمرات سی اور چلو راہہائے
رب کی درحالیکہ فرمان بردار و مطیع ہو اور نکلتا ہی شکم اوسکی سی شہد ایسا کہ مختلف ہی رنگ
اوس کا تفصیل اس اجمالکی یہہ ہی کہ مگس جوان کا شہد سفید ہوتا ہی اور میانہ سی زرد رنگ پیدا ہوتا ہے
اور مگس پیر سے سرخ رنگ پیدا ہوتا ہے اور سیاہ و سفید بر سبیل ندرت باختلاف الوان شہد کا بحسب اقسام
مگس کے ہی اور بیچ اوسکی شفا ہی واسطے لوگونکی اسواسطی کہ اکثر امراض کو نافع ہی اسیواسطے کم کوئی
معجون ہے کہ جسمین شہد شریک نہو اور ابن بابویہ نی لکہا ہی اعتقادات بیچ مین کہ اعتقاد ہمارا شہد
مین یہہ ہے کہ امراض بلغمی کو شفا دیتا ہے اور مذہب صحیح بعضونکی نزدیک یہہ ہی کہ شہد خواہ ساتہہ ادویہ
حارہ کی خواہ بدون اسکی شفا ہی امراض بلغمی کو اور ہمراہ ترشیکی مزیل صفرا ہی اور ہمراہ
روغن کے شفا ہی امراض سوداوی کا اور ہمراہ پانیکی شفائی امراض خونی ہی قولہ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ یعنی امر مگس عسل مین ہر آینہ حجت روشن ہے اسواسطے کہ حکیم
دانا نے [illegible] مین امانت رکھی ہین از انجملہ ایک انقیاد اوسکا ہی کہ حکم یعسوب ہے کہ

کہ بادشاہ انکا ہی خلاف کرنہین سکتی اور دوسرا یہہ ہی کہ مسافت بعید کی قطع کرتی ہین تیسری یہہ بات
ہی کہ حکم کہانی نجاسات کا اوسکو نہین ہی چوتہا صنعت ہے کہ اگر معماران عالم جمع ہون سطر حسی
خانہائی مسدس نہین بناسکتی پانچوان یہہ ہے کہ پادشاہ انکا بطریق پادشاہان جہان حکم اوس کا نافذ اور
جاری ہے اور چہٹا یہ ہی کہ شہد باعث شفاء امراض ظاہری ہا اسیطرحسی تفکر احوال انکی سی باعث شفاء
امراض باطنی ہی کہ وہ جہل ہی کہ قدرتہای عجیبہ الٰہی سی انکو حاصل ہوتا ہے اور وجہ لقب یعسوب المومنین
امیرالمومنین علی بن ابیطالب کی یہہ ہی کہ جسطرحسی کہ مگس شہد کہانی سی پاک چیز ونکو اور پرہیز
کرتی ہی نجس ونا پاک چیزون سی اور پیدا نہین ہوتا اوس سے مگر طیب اور طاہر اور لطافت اوسکی ایسی ہے
کو لطافت سی دل ہین کرتی اور بیٹہتی ہی پاکیزہ شاخ کی اوپر اور خوشبو شگوفہای پاکیزہ کی کہتی
اور عرصہ قلیل مین بشکل لعاب تازہ خوش مزہ شکم مین وسکی جمع ہوتا ہی اور شہد اوس سے
نکلتا ہی کہ دوا واسطے حکمت مین مثل اس دواشفائی کی کثرہی چنانچہ حدیث مین وارد ہی کہ آیا ہے
دوا شہد مین اور آیا ہی مین تمام دوا مین اسطرحسی جناب علی بن ابیطالب کہ یعسوب مومنین
ہین متصف اس صفات سی ہین اور مومنین مخلصین کہ تابع اونکی ہین مثل مگس شہد کی کہ چیزین پاکیزہ اور
ملیح کی کہانی مین اہتمام کرتی ہین اور پرہیز اشیاء نجس و خبیثہ سی کرتی ہین پس جناب
امیرالمومنین علیہ السلام کہ امیر مومنان ہین مثل امیر مگس شہد کی بکمال لطافت مین ہین
قولہ واللہ خلقکم الخ یعنی خدا نی پیدا کیا تم کو بعد اسکی مارا تم کو
ساتہہ اجلہای مختلفہ کی یعنی بعض تم مین سے وہ شخص ہے کہ بخوار ترین زندگانی
پہنچایا جاتا ہے اور وہ خوار ترین زندگانی وہ سن ہے کہ مشابہہ ہو مزاج
اوس کا مزاج طفولیت سی مثل اسکی کہ ہفتاد و پنج کو پہنچے یا ہشتاد کو

و نوکو له الکراس عمر مین جو اس حالی رہتی ہین اور دمیاطی نی کہا کہ مراد کفار ہین کسو اسطی کہ سلامتی زیادتی عمر کی طول عمر مگر کرامت و عقل بیچ طریق ہمارے کی بہی ارد ہوا کہ مومن کو ہرگز یہہ حال نہین پہنچتا

تکملہ کوع یازدہم قوله النحل پانچ حرف ہین مثنیات اوسکی دوئی و پانچ سو تی ہین نکلی اوس سی عبارت علی واله الهادین قوله لِلجبال چہہ حرف ہین مثنیات اوسکی تین سی تیرہ ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت موالی ال النبی محمد والاحیاء قوله النحر پانچ حرف ہین بینات اوسکی وسی پانسٹھہ ہوتی ہین نساء هي بالايمان

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ فَمَا الَّذِيْنَ

اور ہمارے نے زیادتی دی بعض تمہارے کو اوپر بعض کی بیچ روزی کی پس نہین وہ لوگ

فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ

فضیلت دئے گئے پہیر لانے والی روزے اونکی کو اوپر اوس چیز کی کہ مالک ہوئے ہین ہستہا اونکی

فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ○ وَاللّٰهُ

پس وہ بیچ اوسکی برابر ہین پس ساتہہ نعمت خدا کے انکار کرتی ہین اور خدا نے

جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ

کیا واسطے تمہارے نفوس تمہارے سی جوڑا یعنی زنان اور پیدا کیا واسطی تمہارے

اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ

عورات تمہاری سے فرزندان اور نبیرگان اور دئے تمکو روزی پاکیزہ چیزون سے

اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ○

آیا پس ساتہہ باطل کی ایمان لاتے ہین وہ اور ساتہہ نعمت خدا کے وہ کفران کرتی ہین

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا

اور پوجتے کرتے ہیں وہ سوائے خدا کے وہ چیز کہ نہیں مالک ہے واسطے اونکے روزی دینے کا

مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْئًا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ○

آسمانوں سے اور زمین سے کسی چیز کو اور نہیں قدرت رکھتے ہیں

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ

پس بیان کرو تم واسطے خدا کی مثلیں نکو بدرستیکہ خدا جانتا ہی اور تم

لَا تَعْلَمُوْنَ ○ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ

نہیں جانتے ہو مثل دی خدا نے مثل بندہ زرخرید کی کہ نہیں قادر ہے

عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ

اوپر کسی چیز کی اور اوس شخص کو کہ روزی دی ہمنے اوسکو روزی نیک پس وہ خرچ کرتا ہے

مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا هَلْ يَسْتَوٗنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ

اوس سے پوشیدہ اور ظاہر آیا برابر ہے بندہ اور آزاد جمیع حمد ثابت ہے واسطے خدا کے بلکہ

اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ

بہت اونکی نہیں جانتے ہیں بیان کیا خدا نے مثل دو مرد ونکی

اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ

ایک ان دونوں میں گونگا ہی نہیں طاقت رکھتا اوپر کسی چیز کی اور وہ گران اوپر مولی اپنے کی

اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ وَمَنْ

جس جگہ کہ متوجہ کرے اوسکو نہیں لاتا بھلائی کو آیا برابر ہے وہی گونگا اور وہ شخص کہ جو

يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ع

کلام کرتا ہی ساتھہ عدل کی اور وہ اوپر راہ استوار کی ہی

وَ قَوْلُهُ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا بِرَادِّي الخ یعنی نہین ہین وہ لوگ کہ زیادتی دی گئی ہین اموال مین

بہتر یعنی مالدار اپنی کو اونسی کہ مالک ہوی ہین ہتہا انکی یعنی روزی دینی والی غلام و لونڈی کی نہین

ہین بلکہ رازق حق تعالی ہی پس بخل اپنی بندون سی نکرین اور وہ خواجگان اور بندگان

بیچ اسی مال کی برابر ہین مروی ہی کہ یہہ خطاب بمشرکین ہی یعنی اہل شرک تم

تجویز نہین کرتی ہو کہ بندگان اپنی کو مال اپنی سی مقدر ہین کہ مثل اپنی کرین پس کسطرحسی روا رکھی خدا کہ اصنام

اور بندگان کو شریک الوہیت مین بنا کری اور نزدیک بعضون کی معنی یہہ ہین کہ حق تعالی

روزی کو اپنی تفضلات سی تقسیم بندونپر کرتا ہی ہر چند کہ خواجگان روزی کو غلامون

اپنی کو دیتی ہین لیکن رازق اون کی نہین ہوتی اور درحقیقت رازق مالک و مملوک خالق

ہی سو واسطی کہ دنیا مالک کا مملوک کو اوس چیز سی ہی کہ حق تعالی نی مالک کو روزی دی

ہی پس درحقیقت بواسطہ مالک رازق مملوک ہی قوله فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ

پس نہ بیان کرو تم واسطی خدا کی امثال و نظائر کو اسطرحسی کہ بتون کو مثل و برابر اوسکی کرو

یعنی جسوقت کہ وہ حق تعالی مثل و بی نظیر ہی پس کیونکر اصنام کو نظیر و شبیہ اوسکا کرتی ہو

بدرستیکہ خدا جانتا ہی فساد قول تمہارے کو اور تم نہین جانتی ہو اور اگر بروجہ تفکر اور تامل کی

دیکھو اسطرحسی اصنام کو شریک ہمارا نکرتی قوله ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا

یعنی ہرگاہ کہ ثابت ہوا کہ واسطی حق تعالی کی مثل و نظیر لانا گنجایش نہین رکہتا مگر مثل

دینا واسطی اپنی اور واسطی معبودان باطل کی اس حیثیت سی کہ ایک بندہ ناچیز کہ کسی چیز پر قادر

قادر نہو کیونکر برابر ہوسکتا ہی اوس شخص سی کہ ہمنی رزق دی وسیع دی ہے کہ وہ پوشیدگی مین اور آشکار امین صرف مال بنا کرتا ہی برابری نہین ہوسکتی اسطرح کی بندہ عاجز سی مالک قادر نہین مساوی ہی یعنی اصنام کہ عاجز ترین مخلوقات ہین کسطرحسی شریک قادر علی الاطلاق ہون قولہ ضرب اللہ مثلا رجلین توضیح اسکی یہہ ہی کہ مثل دوسری حق تعالی وارد کرتا ہی وہ یہہ ہی کہ دو شخص ہون کہ ایک اوسمین گنگ ہو کہ زبان نرکھتا ہو اور نہین قدرت رکھتا کسی چیز کی اور وہ ایسا ہی کہ آقا رعایت حال اوسکی سی درماندہ رہتا ہی اسواسطے کہ جس مہم پر کہ اوسکو بھیجی کوئی کار نیک اوس سی بر نہین آتا نہ ما فی الضمیر اپنی سی آگاہ کرسکتا ہی اور نہ جواب دوسری کا بوجہ نیک دی سکتا ہی پس آیا یہہ شخص برابر ہوسکتا ہے اوس شخص سی کہ وہ امر بعدل کرتا ہوا اور براہ راست ہو تکملہ رکوع شانزدہم قولہ ومن یامر بالعدل ستر ہ حرف ہین ہبیات اوسکی بیان سی اونسٹھہ ہوتی ہین نکلی اوس سے

یہہ عبارت وهو علی ثابت احمد علیهم السلام

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ

اور واسطے خدا کے ہی علم غیب آسمانونکا اور زمین کا اور نہین ہے حکم قیامت کا

اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

مگر بقدر بند کرنے آنکھہ کی یا اوس سی قریب تر ہے بدرستیکہ خدا اوپر ہر چیز کی قدرت رکھنی والا

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا

اور خدا نے باہر کیا تمکو پیٹوں ماؤں تمہاری سی نہ جانتی تھی تم کسی چیز کو

وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ

اور بنایا واسطے تمہارے کان اور آنکھیں اور دلونکو شاید کہ تم

تَشْكُرُونَ ۝ أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوِّ السَّمَاءِ

شکر کرو کیا نہیں دیکھتے وہ طرف پرندونکی درحالیکہ رام ہین بیچ اڑنیکی درمیان آسمانکی

مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝

نہین نگاہ رکہتا اونکو مگر خدا بدرستیکہ بیچ اسکی ہر آینہ نشانیان ہین واسطے اوس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین

وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ

اور خدانے گردانا ہے واسطے تمہارے خانہائے تمہارے سے آرامگاہ اور بنایا واسطے تمہارے

جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ

پوست چارپایون سے گہرونکو کہ سبک پاتے ہو تم اوسکو روز سفر کی اور روز

إِقَامَتِكُمْ وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا

حضر تمہارے کی اور پیدا کیا صوف اونکی سی اور پشم اونکی سی اور موہائے سخت انکی

أَثَاثًا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ۝ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِمَّا خَلَقَ ظِلَالًا وَجَعَلَ

اسباب اور فائدہ کو ایکوقت تک ۔ اور اللہ نے گردانا واسطے تمہارے اوس چیز سے کہ پیدا کیا سایہ [illegible] اور گردانا

لَكُمْ مِنَ الْجِبَالِ أَكْنَانًا وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ

واسطے تمہارے پہاڑون سے چہپنے کی جگہہ اور گردانا واسطے تمہارے پیراہنونکو کہ بچاتی تمکو حرارت گرمی کی اور پیراہنونکو

تَقِيكُمْ بَأْسَكُمْ كَذَٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ

کہ بچاتے تمکو وقت جنگ مین [illegible] تمام کرتا ہی نعمت اپنے کو اوپر تمہارے شاید کہ تم

تسلمون ۝ فان تولوا فانما عليك البلاغ المبين ۝

اسلام لاوے والی ہو پس اگر رو گردان ہوویں پس سوائے اسکے نہیں کہ اوپر تیرے ہے پہنچانا احکام کا ظاہر

ع

يعرفون نعمت الله ثم ينكرونها واكثرهم الكافرون

پہچانتے ہیں وہ نعمت خدا کو بعد اسکی انکار کرتی ہیں وہ اور بہتیرے اونکی کفران کرنیوالے ہیں

ويوم نبعث من كل امة شهيدا ثم لا يؤذن

اور یاد کر روز قیامت کو کہ اوٹھاوینگے ہم ہر است سے گواہ کو بعد اسکی نہ اذن دیا جائیگا

للذين كفروا ولا هم يستعتبون ۝ واذا رأ الذين

واسطے اون لوگوں کی کہ کافر ہوے اور نہ وہ راضی کیے جاوینگی اور جسوقت کہ دیکھینگے وہ لوگ کہ

ظلموا العذاب فلا يخفف عنهم ولا هم ينظرون

شرک لاے عذاب کو پس نہ تخفیف کیا جائیگا اون سے عذاب اور نہ مہلت دی جاینگی

واذا رأ الذين اشركوا شركاءهم قالوا ربنا هؤلاء

اور جسوقت کہ دیکھینگے وہ لوگ کہ شریک کرتی تھی شریکوں اپنی کہینگی ای رب ہمارے یہہ ہیں

شركاؤنا الذين كنا ندعوا من دونك فالقوا

شریک ہمارے ایسی کہ تھے ہم عبادت کرتی ورای تیرے سے پس القا کرینگی وہ اصنام

اليهم القول انكم لكاذبون ۝ والقوا الى الله يومئذ

طرف اونکی جواب کو بدرستیکہ تم ہر آئینہ کاذب ہو بیچ دعوی الوہیت ہمارے اور ڈالینگے طرف الله کے اوس دن

السلم وضل عنهم ما كانوا يفترون ۝ الذين كفروا

صلح کو اور باطل ہوئی اون سے وہ چیز کہ تھی کہ افترا کرتی وہ لوگ کہ کافر ہوے

وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ

اور باز رکھا راہ خدا سی زیادہ کرینگی ہم اونکو عذاب اوپر عذاب کی

بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ ○ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ

سبب اوس چیز کی کہ تہی کہ فساد کرتی اور یاد کر اوسدنکو کہ اوٹہاوینگی ہم بیچ ہر ایک امت کی

شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَى

گواہ کو اوپر اونکی ہم قوم اونکی سی اور لائی ہم تجھکو ای محمد گواہ اوپر

هٰؤُلَاءِ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ

اونہین امت کی اور نازل کیا ہمنی اوپر تیرے قرآنکو درحالیکہ بیان روشن ہی واسطی ہر چیز کی

وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ

اور ہدایت اور رحمت اور بشارت ہی واسطے مسلمین کے

قولہ يَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ اور یاد کر اوسدنکو کہ برانگیختہ کرینگی ہم ہر امت سی ایک گواہ کو اونکی ایمان لانی اور کفر پر مراد ان سی انبیا ہین کہ وہ گواہی دینگی ایمان اور کفر امت پر اور بعد اس گواہی دینی کی اجازت حاصل نہوگی عذر خواہی اونکی مین یا یہہ کہ وہ طلب کرینگی کہ ہمین پہر دنیا مین لی چلو تا عمل نیک کرین ہم یعنی دونو امر کی اونکو اجازت نہوگی اسواسطی کہ آخرت سرای تکلیف نہین ہی فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ یعنی پس حقتعالی کو یا اصنام کو کریگا اور وہ جواب دینگی کہ تم ہر آینہ دروغگو ہو کہ تم ہمکو خدا کہتی ہتی اسواسطی کہ تم نہین پہچانتے تم بلکہ خواہش اپنی کی عبادت کرتی ہتی تم ہمنی کاہی اظہار نہین کیا تہا کہ ہماری عبادت کرو تبیان مین لکہا ہی کہ نصاریٰ

نصاری و یہود جسوقت عیسیٰ و عزیر اور ملائکہ کو بہشت مین دیکہین گی درحالیکہ وہ دوزخ مین
ہونگی کہین گی خداوندا ہم انکی عبادت کرتی تہی پس وہ دونو پیغمبر اور فرشتی کہین گی کہ تم
جہوٹہ کہتی ہو اوسوقت مین یہہ شرمندہ ہونگی اور بہہ صلح پیش آوینگی اور کہین گی کہ اب
ہم اسلام لاتی ہین یہہ کہنا اونکا اوسوقت مین فائدہ نہین کرنا اور ناامید ہونگی شفاعت
تبون سی قولہ بما کانوا یفسدون یعنی واسطی ان کافرون کی دو عذاب مین ایکو واسطی
کفر کی اور دوسرا باز رکہنا اورون کا ایمان سے اور بعضون نے کہا ہی کہ زیادتی عذاب یہہ کہ مارنا
بزرگ خلقت اور عقربان عظیم الجثہ کہ مقابل چند درخت خرما کی اور چند شتر کی ہین معین ہوئین واسطی
عذاب کرنی اونکی تکملہ رکوع ہفدہم سپارہ چہاردہم قولہ شہیدا علیہم من انفسہم
اٹہارہ حرف ہین بینات اوسکی اٹہہ سی بس ہوتی ہین نکلی وس یہہ عبارت ابن ابیطالب والائمہ
اولاد النقباء قولہ ولاء پانچ حرف ہین بینات اوسکی اکسی اور ستہہ ہوتی ہین نکلی وس یہہ عبارت آل نبی اللہ

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ

بدرستیکہ خدا امر کرتا ہے ساتہہ عدل اور احسان کی اور دینی صاحبان قرابت کی

وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

اور نہی کرتا ہی بدی سے اور حرام سے اور ظلم سی نصیحت کرتا ہے تمکو شاید کہ تم یاد رکہو

وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ

اور وفا کرو ساتہہ عہد خدا کے وقتیکہ عہد کیا تہا تمنی اور نہ شکستہ کرو تم قسمونکو

بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا

بعد استوار کرنی اوسکی کی اور حالانکہ کردانا ہی تمنی خدا کو اوپر اپنی گواہ

إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ۝ وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ

درستیکہ خدا جانتاہے اوس چیز کو کہ کرتی ہو تم اور نہ ہو تم مثل اون عورتونکی کہ توڑدیتی تہی

غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا

رشتہ اپنی کو بعد مضبوطی کی ساتھہ ٹکڑے بہت کی لیتی ہو تم قسمہا اپنی کو واسطے مکر کی

بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللّٰهُ

درمیان قسمون اپنی کی بسبب اسکی ہو تم امت ایسی ہو کہ زیادہ امت دوسری سے اسکی نہین کچہ آزمائش کرتاہی تمکو خدا

بِهِ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ

ساتھہ وفائے عہد کی اور ہر آینہ بیان کرتاہے واسطے تمہارے روز قیامت کو کہ تہی تم بیچ اوسکی اختلاف کرتی

وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلٰكِنْ يُضِلُّ

اور اگر چاہتا خدا ہر آینہ کرتا تمکو ایک گروہ متفق الاسلام ولیکن گمراہ کرتاہے

مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ

جسکو چاہتاہے اور ہدایت کرتاہے جسکو چاہتاہے اور ہر آینہ سوال کیے جاوگی تم اوس چیز کہ تہی تم

تَعْمَلُونَ ۝ وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ

عمل کرتی اور نہ لو تم سوگندان اپنی کو واسطے مکر کی باہمدیگر پس لغزش کی

قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدْتُمْ عَنْ

قدم بعد قائم ہونے اوسی قدم کی اور چکہو تم بدی کو بسبب اوس چیز کی کہ باز رہتی تم

سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ وَلَا تَشْتَرُوا

راہ خداسے اور واسطے تمہارے عذاب بزرگ ہی اور نہ بدل کرو تم

بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيلًا اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ

عہد خدا کو بقیمت اندک سوا ے اسکی نہین ہی کہ نزدیک اللہ کے مگر وہی چیز بہتر ہی واسطے تمہارے اگر

كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ

ہو تم جاننی والے وہ چیز کہ نزدیک تمہارے ہی فنا ہی اور جو چیز کہ نزدیک خدا کی ہی

بَاقٍ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوا

باقی ہے اور ہر اینہ جزا دینگی ہم اون لوگونکو کہ صبر کیا اونہون نے مزد اونکی بہتر اوس چیز سے کہ تھی

يَعْمَلُونَ ۝ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ

عمل کرتے والے جسنے عمل کیا نیک مرد یا عورت سے درحالیکہ وہ مومن ہے

فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ

پس ہر اینہ زندگی دینگی ہم اونکو بزندگانی ستہرا اور ہر اینہ مکافات کرینگی ہم اونکو اجر اونکی کو بہتر

مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ

اوس چیز سے کہ عمل کرتی تہے وہ پس اے محمد وقتیکہ تلاوت کری تو قرآنکو پس پناہ مانگ

بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ۝ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ

ساتھ اللہ کے دیو مردود سی بدرستیکہ وہی نہین ہے واسطی اوسکی تسلط

عَلَى الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ اِنَّمَا

اوپر اون لوگونکی کہ ایمان لاے وہ اور اوپر رب اپنے کی توکل کرتی ہین جز این نیست

سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِينَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُونَ

کہ تسلط اوسکا اوپر اون لوگونکی ہی کہ دوست رکہتی ہین اوسکو اور وہ لوگ کہ وہ ہین بسبب اوسکی شرک لانیوالے

ع

قولہ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ یہہ آیت موعظہ ہی کہ جامع جمیع مواعظ
ہی اور اسی جہت سی خطیب روز جمعہ آخر خطبہ مین اس آیت کی تلاوت کرتا ہی مروی
ہی کہ سبب اسلام اکثم بن صیفی کہ اکابر عرب اور حکمائی انکی سی تہا یہہ آیت نازل ہوی ہوا
کہ یہہ جامع جمیع مکارم اخلاق ہی باوجود قلت لفظ کی کسقدر فصاحت اسمین واقع ہی
اور اس آیت مین اقوال علما اور مفسرین بروجہ کثرت مرقوم ہوی ہین لیکن اکتفا بقول
صاحب لطائف التقریر کہ بیچ تفسیر اسکی کے واقع ہی بیان ہوتا ہی کہ استقامت مملکت ملت
نبی ساتہہ تین چیز کی حکم کیا گیا ہی اور فساد اسکا ساتہہ تین چیزونکی منوط ہی اور ہر ایک ان
اشیاء ثلاثہ کا ایک نتیجہ ہی ثمرہ عدل ظفر ونصرت اور انتظام عالم ہی اور نتیجہ احسان ثنا
ومدح وتوانگری اور فائدہ صلہ رحم انس اور الفت اور نتیجہ فحشا فساد دین ودنیا ہی اور
ثمرہ منکر برانگیختن عداوت اور حاصل بغی محروم رہنا انجام کار سی اور یہہ آیت مذکورہ
جامع سب چیزون کی ہی پس عمل کرنا بمضمون اس آیت کی موجب فراغت اور مثوبات اخروی
ہی قولہ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ یعنی وفا کرو ساتہہ پیمان خدا کی مراد اس سی
عہد الست ہی کہ وہ ثابت رہنا ایمان پر ہی اور جو عہد کہ درمیان لوگون کی کرد وفا کرو
قولہ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ یعنی نہو
مانند اوس زن کی کہ کشادہ کیا رشتہائی اپنی کو بعد استحکام کی یعنی وہ زن کہ رشتہائی
اپنی کو بعد بنانی اور تاب دینی کی پہر پارہ پارہ کری اور کہول ڈالی منقول ہی کہ عرب
مین ایک عورت تہی کہ نام اوسکا ریطہ تہا وبجہ خرافت یعنی پیری کی پہنچی تہی اس جہت سی اوسکو
خرقہ ہی کہتی تہی اور معمول اوس کا یہہ تہا کہ اول صبح سی تا نصف روز رشتہ بناتی

نباتی ہتی کنیزونکو حکم کرتی ہتی کہ اسکی رسن بناؤ اور بعد اسکی کہتی ہتی کہ کہول ڈالو یہان تک کہ
وہ خراب وضائع ہوتا ہتا اور ہموارہ عادت اوسکی اسی نہج پر ہتی لہذا حق تعالی نے تشبیہہ دی
شکستن عہد کو ساتہہ وا ورکشادہ کرنی ریسمان اوس زنکی اور فرماتا ہی کہ جسطرح سی وہ
احمقہ رسی بٹی ہوئی کو کہولکی ضائع کرتی ہتی چاہیئی مرد عاقل کو سررشتہ عہد اپنی کو بسبب انگشت
نقض کی ارہ نکری بعد اسکی عہد شکنی سی سرزنش انکو کرتا ہی ساتہہ قول اپنی کی تتخذون
ایمانکم الخ قولہ دخلا اصل دخل وہ چیز ہی کہ ایک شی کو ایک چیز مین داخل
کرین حال آنکہ وہ جنس اوسکی سی نہو یعنی سوگند اور عہدون اپنی مین مکر وخیانت داخل کرین
قولہ ولکن یضل من یشاء ویہدی من یشاء یعنی وہ لوگ کہ باوجود
معجزات روشنکی بجہت فرط عناد نظر اوسمین نہین کرتی اور ایمان اختیار نہین کرتی حقتعالے
انکو ترک کرتا ہی اور نظر لطیف اپنی سی باز رکہتا ہے اور وہ لوگ کہ ان معجزات مین تامل اور تفکر
کرتی ہین اور آیات الہی سی پند لیتی ہین حق تعالی انکو توفیق ہدایت کرامت فرماتا ہی
قولہ ولا تشتروا بعہد اللہ ثمنا قلیلا یعنی نہ بیچو عہد خدا کو ساتہہ
قیمت تہوڑیکی کہ وہ حقیر دنیا ہے کہ قریش وعدہ دیتی اوسکی کا کرتی ہین بدرستیکہ جو چیز کہ نزدیک
خدا کی ہی واسطی وفا کنندکان کی بہتر ہی اوس چیز سی کہ وعدہ دینا اوسکی کا کرتی ہین
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی مروی ہی کہ یہہ آیت ولایت حضرت امیر المومنین ع
اور بیعت اونکی مین نازل ہوئی فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ یعنی ہر آینہ زندگانی
دینگی ہم اوسکو بیچ دنیا کی بزندگانی خوش اور توانگر کرینگی ہم اوسکو بنعیم دنیاوی صحاح
نی نقل کی ہی کہ جو شخص ایمان لاوے اور عمل صالح کری اگرچہ درویش ہو زندگانی اوسکی

خوش گذرتی ہی واسطی قناعت کی اور امیدواری ثواب آخرت کی اور جو شخص کہ فاسق ہو
اور عمل صالح نہ کری زندگانی اوسکی خوش نہین گذرتی اگرچہ تونگر ہو اسواسطی کہ حرص
اوسکی زیادہ ہوتی ہی اور امید ثواب کی نہین رکھتا تمّلہ رکوع ہیجدہم سیپارہ چہاردہم
قولہٗ الْعَدْلِ پانچ حرف ہین زبر اوسکی ایک سو سنتیس ہوتی ہین نکلی اوس سے یہہ عبارت
الاحمد الامی قولہٗ الْاِحْسَان سات حرف ہین زبر اوسکی ایک سو اکاون ہوتی ہین
نکلی اوس سی یہہ عبارت علی الہاد قولہٗ ذِی الْقُرْبٰی آٹھہ حرف ہین زبر
اوسکی ایک ہزار تیرہ ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت الائمۃ المعصومون ہم
النقباء جدّا قولہٗ الْفَحْشَاءِ سات حرف ہین زبر اوسکی چارسو الیس ہوتی ہین نکلی اوس سے
یہہ عبارت اعداء احمد المصطفی قولہٗ الْمُنْکَرِ چھہ حرف ہین زبر اوسکی تین سو
اکتالیس ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت عدوٌ ال محمد الامی کلہا قولہٗ
الْبَغْیِ پانچ حرف ہین زبر اوسکی ایکہزار تینتالیس ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت منکر
النبی وعلی اٰلہ الائمۃ قولہٗ بِعَھْدِ اللّٰہِ آٹھہ حرف ہین بینات اوسکی دوسو
چھیاسی ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت عہد علی الوکیل قولہٗ اِنَّمَا یَبْلُوکُمُ
اللّٰہُ یہہ سولہ حرف ہین بینات اوسکی سات سو دو ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت یعنی
بعلی وصی الاحمد المصطفی قولہٗ سَبِیْلِ اللّٰہِ آٹھہ حرف ہین بینات
اوسکی دو سو چھیانوی ہوتی ہین نکلی اوس سی یہہ عبارت علی ابن ابیطالب ہو
الزکی قولہٗ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا دس حرف ہین زبر اوسکی آٹھہ سو نواسی ہوتی ہین نکلی اوس سے
یہہ عبارت شیعۃ ال احمد واحبائہ

وَاِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَّكَانَ آيَةٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا

اور جسوقت تبدیل کیا ہمنی آیت کو بجای آیت دیگر کی اور خدا دانا تر ہی ساتھہ اوس چیز کی کہ نازل کرتا ہی کہا اونہون نی

اِنَّمَا اَنْتَ مُفْتَرٍ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ قُلْ نَزَّلَهُ

نہین تو مگر افترا کنندہ بلکہ اکثر اونکی نہین جانتی ہین کہہ تو ای محمد نازل کیا قرآنکو اوس

رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

جبرئیل جانب رب تیری کی ساتھہ حق کی تاکہ مستحکم کری اون لوگونکو کہ ایمان لائی ہین

وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ○ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ

ہدایت کنندہ اور بشارت دہندہ ہو واسطی مسلمین کی اور ہر آینہ بتحقیق جانتی ہین ہم درستیکہ وی لوگ کہتی

يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ

ہین سوای اسکی نہین تعلیم کرتا اوسکو مگر بشر زبان اوس شخص کی کہ اشارہ کرتی ہین طرف اوسکی تعلیم کا

اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا

عجمی ہی اور یہہ قرآن زبان عربی ظاہر درستیکہ وہ لوگ کہ

يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

نہین ایمان لائی ساتھہ آیات خدا کی نہین ہدایت کرتا اونکو اللہ اور واسطی اونکی عذاب دردناک

اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

سوای اسکی نہین ہی کہ باندہتی ہین جھوٹھہ کو وہ لوگ کہ نہین ایمان لاتی ساتھہ آیات خدا کی

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ○ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ

اور یہہ گروہ افترا کرنیوالی وہی دروغ گو ہین اور جو شخص کہ کافر ہوا ساتھہ اللہ کی بعد

ايمانه الا من اكره وقلبه مطمئن بالايمان ولكن

ايمان اوسكى كى مگر وه شخص كه اكراه كيا گيا ہو قلب اوسكا مطمئن ہو ساتهه ايمانكى وليكن

من شرح بالكفر صدرا فعليهم غضب من الله

وه شخص كه كشاده كرى ساتهه كفركى سينه كو پس اوپر اونكى ہى غضب جانب خدا سے

ولهم عذاب عظيم ۝ ذلك بانهم استحبوا الحيوة

اور واسطے اونكى ہى عذاب بزرگ يهه بسبب اسكى ہى كه وهى دوست ركهتى ہين حيات

الدنيا على الاخرة وان الله لا يهدى القوم الكافرين ۝

دنياكو اوپر آخرتكى اور بدرستيكه خدا نهين ہدايت كرتا قوم كافرين كو

اولئك الذين طبع الله على قلوبهم وسمعهم و

يهه وه لوگ ہين كه گويا مهر كى خدانى اوپر دلون اونكى كى اور كوشها اونكى كى اور

ابصارهم واولئك هم الغافلون ۝ لا جرم انهم

آنكهين اونكى كى يهه گروه وهى غفلت كرنيوالے ہين لازم ہے بدرستيكه

فى الاخرة هم الخاسرون ۝ ثم ان ربك للذين

بيچ آخرتكى زيانكارون سے ہين بعد اسكى بتحقيق كه رب تيرا واسطے اون لوگونكى

هاجروا من بعد ما فتنوا ثم جاهدوا وصبروا

كه ہجرت كى اونهون نے بعد اسكى رنج ديى گئى وه اور بعد اسكى جهاد كيا اونهون نے اور صبر كيا

ان ربك من بعدها لغفور رحيم ۝

بدرستيكه رب تيرا بعد ان چيزونكى ہر آئينه غفور ہے رحيم ہے

ع

قوله وَاِذَا بَدَّلْنَا اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ یعنی جسوقت کہ بدل کرتی ہین ہم آیت ناسخ کو بجا
آیت منسوخ کی کہتی ہین وی کافر کہ تو افترا کنندہ ہی اوپر خدا کی اور از جانب خود سخن کہتا ہی منقول
ہی کہ کفار مکہ بوقت نسخ بعضی احکام کی کہتی تہی کہ محمد اپنی اصحابونسے ہنسی کرتا ہی سو اسطی کہ پہلی
ایک امر کو حکم کرتا ہی اور بعد اسکی روز دیگر منع اوس سی کرتا ہی اور غالب یہہ ہی کہ یہہ کلمات اپنی
طرف سی کہتا ہی اور نسبت کرنا اسکا جانب خدا افترا ہی بنا بر اوسی قول کی حق تعالی نی اس آیت کو
نازل کیا قوله وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ یعنی ہر آینہ جانتی ہین ہم
اونکو کہ کہتی ہین کہ جبیر اور یسار سکہلاتی ہین اوسکو منقول ہی کہ ایک غلام رومی تہا عامر حضرمی کا
کہ اوسکو جبیر کہتی تہی اور بعضی کہتی ہین دو غلام تہی کہ جبیر اور یسار نام رکہتا تہا اور کام صیقل گری کا
کرتی تہی اور اہل کتاب سی تہی اور پیوستہ توریت اور انجیل کی تلاوت کرتی تہی ہر گاہ سید عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ انپر گذرتی تہی تلاوت انکی کو سنتی تہی کفار قریش کہنی لگی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ان دونو
غلام سی کلام سیکہتی ہین اور ہمسی کہتی ہین اوسوقت مین یہہ آیت نازل ہوئی اور بعد اسکی یہہ قول
انکی مین فرماتا ہی لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ
مُّبِيْنٌ یعنی زبان اوس شخص کی کہ تعلیم کرتا تہا پیغمبر ہمارے کو عجمی ہے کہ فہمیدہ ہوتی ہی اور
یہہ قرآن زبان عربی ہی کہ تم باوجود دعوی فصاحت کی لانی مثل اوسکی سی عاجز ہوئی پس
کیونکر ہوسکتا ہی کہ عجمی شکستہ زبان آنحضرت کو کلام عربی کہ نہایت فصاحت اور بلاغت
مین ہو تعلیم کری مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ منقول ہی کہ کفار
قریش درپیشان صحابہ کو کہ حمایت نرکہتی مثل بلال اور خباب سلمان اور عمار اور پدر انکی
یاسر اور مادر اونکی کی مشغول ایذا اور آزار انکی کی ہوئی تا اوس جماعت کو طریق ایمان سے

برگشتہ کرین لیکن ان حضرات نے ثبات قدمی اختیار کی تا بحدیکہ والدین عمارؓ نے شربت شہادت چکھا اور عمارؓ بسبب ضعف بدن کی متحمل ایذا کی نہوی اور جسوقت کہ مشرف بہلاکت ہوی تب اختیار کلمہ کفر موافق مرضی کافرونکی ظہار کیا ہرگاہ یہہ خبر حضرت کو پہنچی کہ عمارؓ نے کفر اختیار کیا حضرت نے فرمایا یہہ غلط ہی سرتاپای عمارؓ پرازایمان ہی بعد اسکی عمار گریہ کنان خدمت مین حضرکی آئی آنحضرت نے بدست مبارک اشک اونکی پاک کئی اور فرمایا کہ اگر پہر تجہپر ظلم کرین ایسا ہی کلمہ کہیو وسوقت اللہ نے یہہ آیت نازل کی تفصیل اس آیت کی کہ باب تقیہ مین ہی سابق ذکر ہوے

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ یعنی حق تعالی نے گویا مہر کی اونکی دلونپر اور تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ ہرگاہ کفار جہت عناد اور کفر سے تامل امر حق مین نہ کیا اور ناشنیدہ اور نادیدہ معلوم کیا لہذا حق تعالی نے ایک علامت اونپر لاحق کی تا ملائکہ نے بسبب اوس علامت کی علم کفر اونکی کا حاصل کیا پس وہ علامت گویا بجائی مہر ہے

یَوْمَ تَاْتِیْ کُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِہَا وَتُوَفّٰی کُلُّ نَفْسٍ

اوسدن کہ آویگا ہر نفس کہ ملامت کریگا نفس ہی کو اور تمام دیا جایگا ہر نفس جزا

مَّا عَمِلَتْ وَہُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ○ وَضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا قَرْیَۃً

اوس چیز کی کہ عمل کیا اور نہ وہ ستم کیجاینگی مکافات مین اور بیان کیا اللہ نے مثل ایک قریہ کو

کَانَتْ اٰمِنَۃً مُّطْمَئِنَّۃً یَّاْتِیْہَا رِزْقُہَا رَغَدًا مِّنْ کُلِّ

کہ تہا وہ قریہ امن مین اور اطمینان مین کہ آیا تہا اوسی قریہ مین رزق اوسکا بکثرت ہر

مَکَانٍ فَکَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰہِ فَاَذَاقَہَا اللّٰہُ لِبَاسَ الْجُوْعِ

جگہہ سی پس کفران کیا ساتہ نعمتہای خدا کے پس پہنایا خدا نے اوسکو لباس بہوک

وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ○ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ

اور خوف کا بسبب اوس چیز کی کہ تہی وہ عمل کرتی اور ہر آئنہ بتحقیق آیا اونکو رسول

مِنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظَالِمُونَ ○

اونہین سے پس تکذیب کی وہی محمد کے پس لیا اونکو عذاب نے درحالیکہ وہ ظلم کرنیوالی ہین

فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ

پس کہاؤ تم اوس چیز سے کہ روزی دی تمکو خدانے درحالیکہ وہ حلال ہے پاکیزہ اور شکر کرو نعمت

اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ○ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ

خدا کو اگر ہو تم کہ خاص عبادت کرتی ہو تم جز این نیست کہ حرام کیا اوپر تمہارے امیتہ

وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ

اور خون اور گوشت خوک کو اور وہ چیز کہ ذبح کی جاے بغیر نام خدا کی وقت ذبح کی پس جو شخص کہ مضطر ہو

غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ○ وَلَا تَقُولُوا

درحالیکہ غیر خواہان ہو اور غیر رغبت کنندہ ہو پس بیشکہ خدا بخشندہ ہی رحیم ہی اور نہ کہو تم

لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ

واسطے اوس چیز کے کہ وصف کرتی ہین زبانین تمہارے دروغ کو کہ یہہ حلال ہے اور یہہ حرام ہے

لِتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ

تاکہ باندہو اوپر خدا کے جہوٹہ کو بدرستیکہ وہ لوگ کہ باندہتی ہین اوپر خدا کی

الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ○ مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○

جہوٹہ کو نہ رستگاری پاینگی وہ یہہ متاع ہی قلیل اور واسطے اونکی عذاب دردناک

وعلى الذين هادوا حرمنا ما قصصنا عليك من

اور پر اون لوگوں کی که یهود هوی حرام کیا تها همنی اوس چیز کو که بیان کیا همنی اوپر تیری

قبل وما ظلمناهم ولكن كانوا انفسهم يظلمون

قبل نزول اس سوره کے اور نهین ظلم کیا همنی اوپر اونکی ولیکن تهی وه که نفس هی پر ظلم کرتی تهی

ثم ان ربك للذين عملوا السوء بجهالة ثم تابوا من

بعد اسکی بدرستیکه پروردگار تیرا واسطی اون لوگوں کی که عمل کیا اونهون نی بسبب نادانی کی پس توبه کی اونهون نی

بعد ذلك واصلحوا ان ربك من بعدها لغفور رحيم ع

بعد اس عمل کی اور صلاح مین لائی اپنی کو بدرستیکه رب تیرا بعد اس توبه کی هر آئینه بخشنی والا مهربان هی

قوله تجادل عن نفسها یعنی ملامت کریگا هر نفس نفس اپنی کو مثلا عاصی کهیگا کسواسطی معصیت کی مینی اور اطاعت کننده کهیگا که کسواسطی زیاده اطاعت اور فرمان برداری نه کی مینی اور اوسوقت مین سوای نفسی نفسی کوئی کلمه نه کهیگا قوله ضرب الله مثلا قرية ابن عباس سی منقول هی که مراد حق تعالی کی اس مثل سی مثل اهل مکه هی که پناه مین تهی قتل اور غارت سی اور ارزانی اور رفاهیت مین بسر کرتی تهی مجرد اسکی که نعمت نبوت محمد صلی الله علیه وآله سی منکر اور کافر هوی حق تعالی نی بعوض فراخی کی قحط سی مبتلا کیا اور سات برس بلای قحط اور خشکی سال مین گرفتار رهی اور نهایت گرسنگی سی مردار کهاتی تهی اور لهو پیتی تهی اور باوجود اسکی حق تعالی نی بطون انکی مین خوف مسلمین داخل کیا یا بحدی که هیبت

هیبت اهل اسلام سی آمد و رفت سفر شام ترک کی او ر نفس او ر مال اپنی سی
مطمئن نه تهی چنانچه حق تعالی فرماتا هی فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظَالِمُوْنَ یعنی
پس لیا اونکو قحط او ر ترس نی درحالیکه وه ظلم کرنیوالی تهی او پر نفس اپنی کی سبب
شرک او ر تکذیب جناب نبی کی او ر بعد اسکی اهل ایمان سی خطاب کرتا هی فَکُلُوْا
مِمَّا رَزَقَکُمُ قوله غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ معنی باغ کی طالب کی
هین یعنی درحالیکه غیر طالب قوت هو کهانی مَیْتَة وغیره سی عرب مین بولتی هین
بَغَیْتُ الشَّیْءَ اَبْغِیْهِ بَغْیًا جسوقت که طلب کری ایک شئ کو معنی عادٍ کی یهه مین که عود
کرنیوالا حد ضرورت سی حاصل اسکا یهه هی که جو شخص ساتهه کهانی ان محرمات کی
محتاج او ر مضطر هو درحالیکه بدون خواهش لذت او ر بدون تجاوز کرنی حد ضرورت
سی کهانا ان چیزون کا درست هی قوله وَلَا تَقُوْلُوْا او ر بعضون نی کذب کو نصب یا
بنا بر مفعول هونی لا تقولوا کی او ر معنی اسوقت مین یهه هوتی هین نه کهو تم دروغ
اوس چیز مین که بیان کرتی هین زبانین تمهاری حرام او ر حلال هی او ر بعضون نی
با لجزم پڑها هی بنا بر بدلیت کی لما تصف یعنی جو چیز که بیان کرتی هین زبانین تمهاری کذب کو
نه کهو اوسکو که یهه حلال هی او ر یهه حرام هی قوله مَتَاعٌ قَلِیْلٌ
یعنی جس چیز کی واسطی که افترا او ر کذب کرتی هین وه چیز ایسی هی که فائده
قلیل هی که بزودی تمام هو جاتی کا قوله عَلَی الَّذِیْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا
قَصَصْنَا عَلَیْکَ مِنْ قَبْلُ یعنی جو چیز کی که حرام کی همنی ذکر اوسکا قبل اسکی سوره انعام مین
هوا هی او ر وه اشاره طرف اس قول حق تعالی کی وَعَلَی الَّذِیْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا کُلَّ ذِیْ ظُفُرٍ

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

بدرستیکہ ابراہیم تہی جامع کمالات درحالیکہ مطیع تہی واسطی خدا کے مستقیم تہی وپرطاعت کے اور نہ تہی وہ شرک لانیوالے

شَاكِرًا لِأَنْعُمِهِ اجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ وَ

درحالیکہ شکر کرنیوالی تہی اسطی نعمتہای اوسکی کی برگزیدہ کیا اونکو اور ہدایت کی اونکی راہ مستقیم توحید کی اور

آتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ۝

دیا ہمنی اوسکو بیچ دنیا کی نیکی کو اور بدرستیکہ وہ بیچ آخرت کی صالحون سی ہے

ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا

بعد اسکی وحی کی ہمنی طرف تیری یہہ کہ پیروی کر تو ملت ابراہیم کے درحالیکہ مستقیم ہی اور نہ

كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ إِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا

تہے وہ شرک لانیوالون سی خرابی سبت کہ گردانا تعظیم روز شنبہ کو اوپر اون لوگونکی کہ اختلاف کیا اونہون نی

فِيهِ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ

بیچ اوسکی اور بدرستیکہ رب تیرا البتہ حکم کریگا درمیان اونکی روز قیامت مین بیچ اوس چیز کی کہ تہی وہ بیچ اوسکی

يَخْتَلِفُونَ ۝ ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ

اختلاف کرتے طلب کر طرف راہ پروردگار اپنی کے ساتہہ دلیل حق کی اور موعظہ

الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ

نیک کے اور مباحثہ کر اونسی ساتہہ اوس طریقہ کی کہ وہی نیک ہے بدرستیکہ پروردگار تیرا وہ زیادہ داناتر ہے

بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۝

ساتہہ اوس شخص کی کہ گمراہ ہوا راہ حق سی اور وہی داناتر ہی ساتہہ ہدایت پانی والونکی

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ

اور اگر عذاب کرو تم پس چاہیے کہ عذاب کرو تم مانند اوس چیز کی کہ عذاب کیے گئے ہو تم ساتھ اوس کی اور اگر

صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ○ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ

صبر کرو تم ہر آئینہ وہی بہتر ہی واسطی صابروں کی اور صبر کر اور نہیں ہی صبر ترا

اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ

مگر بتوفیق خدا اور نہ غمگین ہو تو اوپر اونکی اور نہ ہو تو بیچ تنگی کے

مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ○ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ

اوس چیز کہ مکر کیا اونہوں نے بدرستیکہ خدا ساتھ اون لوگوں کی کہ متقی ہیں

هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ○ ع

اور وہ لوگ وے نیکو کاروں سی ہیں

قولہ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ بر کاہ کہ قبل اسکی تحلیل محرمات مذکور ہوئی اب

انکو بطریقہ ابراہیم کرتا ہی اور معنی لفظ امت کے جامع کمالات و فضائل کی ہین اور

وجہ تسمیہ ابراہیم کی بلفظ امت یہہ ہی کہ جمیع کمالات کہ جو تمام امت مین ہوں وہ کمالات

حضرت ابراہیم مین تھی گویا کہ فقط ابراہیم ایک امت کی برابر تھے قولہ فِى الدُّنْيَا

حَسَنَةً مراد حسنہ سی ذکر جمیل ابراہیم یا محبت اونکی ہی کہ قلوب

خلائق مین داخل ہے یا مراد حضرت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وآلہ

ہین کہ نسل اونکی سی کردانا قولہ اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ الخ منقول ہی کہ حقتعالے

نی امر کیا موسی کو کہ بنی اسرائیل سی کہو روز جمعہ مہمات دنیوی سی دست بردار ہو اور ہمتن حق تعالے

ہر گاہ کہ فرمان الٰہی موسیٰ کی امت کو تھا چند اشخاص نے قبول کیا اور اکثر مردمان ہیتی کی اور درمیان انکے
اختلاف بہم پہنچا ایک جماعت نے کہا کہ روز شنبہ کو اختیار کرینگے ہم اسواسطے کہ روز شنبہ حقتعالے خلق عالم سے
فارغ ہوا اور ایکقوم اسطرف گئی کہ یکشنبہ اولی ہی اسواسطے کہ روز یکشنبہ حقتعالے نے ابتدا آفرینش کی بنا بر شامت
نافرمانی کی حقتعالے نے تعظیم شنبہ کی انپر فرض کی جسطرح کہ فرمایا إِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ الخ قولہ وَإِنْ
عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ منقول ہی کہ کفار نے روز احد بہت سے مسلمانونکو قتل کیا اور شکم انکے چاک کیے
مسلمین نے کہا کہ اگر ہمکو انپر دسترس ہو تو کامدار اس سے مکافات کرینگے اور جسطرح انہوں نے پارہ پارہ کیا ہم کرینگے کہ عرب میں مثل اسکی کیا ہو اور
اسی جنگ میں حمزہ بن عبدالمطلب کا شکم چاک کیا اور ہندہ دختر عتبہ نے جگر مبارک آنحضرت کا دہن میں لیا تا کہ کہا جاوے
حقتعالے نے اسکی دہن میں جگر انکا پتھر کر دیا کہ جب یہ خبر جناب نبی کو پہنچی فرمایا کہ ہر گاہ حمزہ نزدیک خدا کی گرامی
ہی چاہا کہ ہندہ اہل دوزخ ہی جگر انکا کو کہا اسکی بعد اسکی حضرت نے فرمایا کہ اگر خدا مجھے فتح دیگا ستر شخص کو
بعوض حمزہ پارہ پارہ کرونگا اسوقت میں حق تعالی نے یہ آیت بھیجی وَإِنْ عَاقَبْتُمْ الخ